حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعاؤں اور زیارات کا نایاب مجموعہ

صحیفۂ مہدیہ

تألیف
آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی

ترجمہ
عرفان حیدر

صحیفۂ مہدیہ

مؤلف:.....آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ:.....عرفان حیدر

نظر ثانی:.....سید محمد ساجد رضوی، سلمان حمزہ ہامدار

کمپوزنگ:.....حسنین عباس، فرحت عباس حیدری

ڈیزائن:.....شلیان حیدر، اظہر باقر خان

طبع:.....سوم

تاریخ طبع:.....۹ دسمبر ۲۰۱۶ء

تعداد:.....۱۰۰۰

قیمت:.....۸۵۰

ناشر.....جامعہ امام صادقؑ کوئٹہ پاکستان

ملنے کا پتہ:

جامعہ امام صادق بک سینٹر علمدار روڈ کوئٹہ فون نمبر: ۰۸۱_۲۶۴۷۳۵

مدرسہ امام خمینیؒ قدکمہ جادقم المقدس ایران ۰۰۹۸۹۱۹۵۱۹۵۹۷۲

ہم سے رابطہ: email:info@almonji.com

irfanhaider014@gmail.com

مؤلف کی ویب سائٹ www.almonji.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اس کنزالٰہی کے نام جو کُنہ خلقت کونین ہے
اس آیۂ کوثر کے نام جو آبروئے خاتم النبیین ہے
اس بیٹی کے نام جس کے استقبال میں مجسمۂ رحمت سراپا تعظیم کھڑا ہوتا رہا
اس پہلو شکستہ ماں کے نام
جس کی ''یافضۃ خذینی'' کی صدائے بازگشت آج تک سنائی دے رہی ہے،
جو خاموش تو ہوگئی مگر عالم بشریت کو کئی سوالوں کے منجدھار میں چھوڑ گئی کہ کیا یہی رسم الفت
اور اجر رسالت ہے؟
یعنی اس حقیر و ناچیز کاوش کو مادر سادات، ام ابیہا شفیعۂ روز جزا، سیدۃ النساء العالمین
حضرت فاطمۂ زہراء سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف مترجم

آج کا انسان اس نازک دور سے گذر رہا کہ جس میں گرم وسرد جنگ، اسلحہ کی دوڑ، طاقت کا حصول اور اس کا بے دریغ استعمال اور وحشت ناک بحرانوں نے اہل دنیا کو پریشان کر دیا ہے۔ آج دنیا کے کئی ملکوں میں عوام کو کھانے کی روٹی میسر نہیں ہے لیکن ارباب اختیار اس بارے میں سوچنے کی بجائے جنگی سامان کی تیاری وخریداری میں لگے ہیں۔ آج دولت اور طاقت کے نشہ میں چور حکمرانوں نے اقوام عالم کو زندگی کی تمام مسرتوں سے محروم کر دیا ہے۔ ترقی کا دعویٰ کرنے والے شاید یہ بھی نہیں جانتے کہ دنیا میں بسنے والے اکثر لوگ بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں۔ طاقتور کمزوروں کے حقوق پامال کر رہے ہیں لیکن کوئی ان کمزوروں اور مظلوموں کی فریاد سننے والا نہیں ہے، اقتصادی ماہرین کی ناقص منصوبہ بندیوں یا غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے غریب پستا جا رہا ہے اور امیر روز بروز امیر ہوتا جا رہا ہے۔ آج انسان اس قسم کے سینکڑوں مسائل کی وجہ سے پریشان ہے، بے چین ہے، حیران و سرگرداں ہے کیونکہ انسانیت کی بقاء کو خطرہ لاحق ہے۔

لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ جو مخلصانہ طور پر ان انسانی مسائل کو حل کرنے اور دنیا کے بحرانوں کے لئے کوشاں ہیں اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر دروازہ پر دستک دے رہے ہیں لیکن ان کی تمام کوششوں کے باوجود انہیں مأیوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کبھی انسان اپنے مستقبل سے ناامید ہو جاتا ہے۔ آج ہر مظلوم وبیکس کسی مسیحا کا منتظر ہے۔

لیکن ناامیدی ومأیوسی کفر ہے کیونکہ جس کے دل میں چراغ امید بجھ چکا ہو اور اس پر مأیوسی و ناامیدی چھائی ہو تو وہ ہرگز سعادت وکامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اسلامی تعلیمات میں یہ نوید

وبشارت دی گئی ہے کہ ایسا مسیحا ضرور آئے گا جو دنیا کو امن کا گہوارا بنا دے گا، جو دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح طرح بھر دے گا کہ جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، جو مظلوم کو اس کا حق دے گا، جس کے زمانے میں علم اپنے عروج پر ہوگا، ترقی اپنی اوج پر ہوگی اور ہر طرف عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا۔[1]

اس لئے مأیوس نہ ہوں بلکہ اس مسیحا کا صدق دل سے انتظار کریں اور اس کی آفاقی حکومت کے قیام کے منتظر رہیں۔ کیونکہ مسیحا اور اس پر مسرت وبابرکت زمانے کا انتظار کامیابی کی عظیم راہوں میں سے ایک راہ ہے۔

پیغمبر اکرمؐ کی روایات میں اس مسیحا کو مہدی موعود عجل اللہ فرجہ الشریف کہا جاتا ہے۔

مہدی موعود عجل اللہ فرجہ الشریف کا عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے کہ جو اما میہ مذہب کا بنیادی رکن شمار ہوتا ہے۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ جو متواترہ ومصدقہ احادیث وروایات کی رو سے ثابت ہے کہ جس میں شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس کے شیعہ اور اہلسنت سبھی معتقد ہیں لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ شیعہ عقیدہ کی رو سے زمین پر خدا کی آخری حجت یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت ہو چکی ہے اور اب وہ پردۂ غیب میں ہیں لیکن اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف پیدا ہوں گے۔

البتہ سب آخری زمانے میں امام برحق، خورشید زہرا، حجت الٰہی، ولی خدا، مہدی موعود، منجی بشریت کے ظہور کے معتقد ہیں اور سب نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور آپ کی آفاقی حکومت کے متعلق کتابیں لکھی ہیں۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، معجم الکبیر، آلوسی، الرویانی، الدارقطنی، مسند احمد بن حنبل اور صحیح للحاکم میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے بارے میں احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''اخبار المہدی''، الخطیب نے ''تاریخ بغداد'' اور ابن عساکر نے

۱۔ اس کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب ''امام مہدیؑ کی آفاقی حکومت'' کی طرف رجوع کریں۔

''تاریخ دمشق'' میں اس کے متعلق مفصل بحث کی ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ ہم کائنات کے اس عظیم مسیحا کی معرفت حاصل کریں، اس کے منتظر رہیں اور اس کے ظہور پرنور میں تعجیل کے لئے خدائے بے نیاز کے حضور میں دعا کریں؟

لیکن دعا کیسے کریں؟ کب کریں؟ کیا دعا کریں؟ دعا کی شرائط کیا ہیں؟ ہم کیسے دعا کریں تا کہ ہماری دعائیں باب اجابت سے ٹکرائیں اور مستجاب ہوں؟

اس مقام پر آکر عالم اسلام کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اگر اہلبیت اور خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام نہ ہوتے تو دعا کرنے کے معاملے میں ہم گونگے ہوتے اور نہ تو ہمیں دعا کا طریقہ ہوتا اور نہ ہی خدا کی بارگاہ میں جانے کا سلیقہ۔لیکن یہی وہ معصوم ہستیاں ہیں جنہوں نے کبھی صحیفۂ سجادیہ کی صورت میں تو کبھی صحیفۂ رضویہ[1] کی صورت میں ہمیں معبود حقیقی سے مخاطب ہونے کا سلیقہ سکھایا تو کبھی خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کی بارہویں کڑی اور روئے زمین پر خدا کی آخری حجت حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ''صحیفۂ مہدیہ'' کی صورت میں ہم کو خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا سلیقہ سکھا رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ اس مالک ازلی کی بارگاہ میں ایسے ہی نہ پہنچ جاؤ بلکہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے کچھ آداب ورسوم ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب ''صحیفۂ مہدیہ'' امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول بارگاہ خدا میں حاضر ہونے کے انہی آداب ورسوم، دعاومناجات، زیارات، غیبت کے پرآشوب دور میں ہماری اہم ذمہ داری یعنی انتظار اور تعجیل فرج کے لئے دعا کے متعلق ایک نایاب مجموعہ ہے کہ جسے آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی حفظہ اللہ نے تالیف فرمایا اور حقیر نے اسے فارسی زبان سے اردو کے قالب میں ڈھالا لیکن یہ معرکہ مجھ ناچیز سے اکیلے سر ہونے والا نہیں تھا لہذا سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں

۱۔امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے منقول دعاؤں، زیارات، نمازوں اور اعمال کا نہایت ہی خوبصورت اور نایاب مجموعہ ہے کہ جسے محترم مؤلف آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی صاحب نے تالیف فرمایا۔

اس معبود حقیقی کا جس نے اس عظیم کام کو انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائی۔

میں شکر گزار ہوں اپنے نانا حاجی خادم حسین جعفری صاحب جن کی راہنمائی اور تعلیم مذہب حقہ کی شناخت اور اسے قبول کرنے کا سبب بنی اور ہم ان کے اس احسان کو کبھی بھلا نہ سکیں گے۔ میں مشکور ہوں اپنے والدین کا کہ جن کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہیں۔

اور میں شکر گذار ہوں اپنے تمام اساتید بالخصوص جناب محمد جمعہ اسدی، جناب ابراہیم حلیمی، مرحوم غلام مہدی تجفی، اکبر حسین زاہدی صاحب، اپنے بھائیوں جناب عمران حیدر شاہد، علی اسدی اور بہن سکینہ رشاد کا کہ جن کی محبت وشفقت نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

نیز میں جناب سید محمد ساجد رضوی اور جناب سلمان حمزہ نامدار کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے نظر ثانی کے فرائض انجام دیئے۔

امید ہے کہ یہ کتاب یوسف زہراء اور قطب عالم کی مقدس بارگاہ کے پروانوں اور امامت و ولایت کی چوکھٹ کے خدمت گذاروں کی کیمیا گر نگاہوں کی منظور نظر قرار پائے گی اور وہ اس بندۂ حقیر سے اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائیں گے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الهدی

عرفان حیدر

۱۵ر شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ[۱]

حمد وشکر اس پروردگار کے لئے جس نے ہمیں خلق کیا اور ہماری ہدایت کے لئے اپنا نبی مبعوث فرمایا جو خاتم الانبیاء ہیں ،اور جس پروردگار نے کمال دین[۲] اور نیک اعمال[۳] کی طرف رغبت پیدا کرنے کے لئے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی ولایت ہمارے لئے ظاہر فرمائی اور ہمیں مکارم اخلاق[۴] سے آراستہ ہونے اور ثواب اعمال[۵] کے حصول کے لئے ہماری ہدایت فرمائی تا کہ بہشت[۶] میں داخل ہوسکیں اور بہشت کے ہمیشہ باقی رہنے والے باغات[۷] میں جاوداں[۸] ہوجائیں اور جنت الماویٰ[۹]

۱۔یہاں پر اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ محترم مولف نے کتاب کے مقدمہ میں فن بلاغت کیسا استفادہ کیا ہے اور اس کے مقدمہ کے ضمن میں ان کتابوں کے اسماء کا بھی تذکرہ کیا ہے جن سے استفادہ کیا گیا ہے اس فن کا مکمل حسن عربی عبارت میں نمایاں نظر آئے گا، اس فن کو علم بدیع و بلاغت میں براعت استہلال کہتے ہیں۔

۲۔''کمال الدین'' تالیف: محدث کبیر شیخ صدوقؒ۔

۳۔''اقبال الاعمال'' تالیف: جلیل القدر عالم سید علی ابن موسیٰ بن طاؤس۔

۴۔مکارم الاخلاق'' تالیف: جلیل القدر عالم دین ابونصر حسن طبرسیؒ۔

۵۔''ثواب الاعمال'' تالیف: شیخ صدوقؒ۔

۶۔''دار السلام''، ایک کتاب محدث نوریؒ کی تالیف ہے اور دوسری کتاب شیخ محمود عراقیؒ کی تالیف ہے۔

۷۔''جنات الخلود'' تالیف: بزرگ عالم امامی خاتون آبادیؒ۔

۸۔''القمام الاسنیٰ'' تالیف: مرحوم کفعمیؒ۔

۹۔''جنۃ الماویٰ'' تالیف: محدث نوریؒ۔

کے اس بلند مقام پر پہنچ جائیں جہاں ملائکہ کا مشاہدہ کریں اور وہ ہم سے مخاطب ہو کر کہیں:

﴿ سلام قولا من رب رحیم ﴾[۱]

درود وسلام ہو خاتم الانبیاء ختم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک وطاہر آل پر کہ جن کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کلمات[۲] کے ذریعہ بشریت کو اس کے فرائض کی تعلیم دیں[۳] اور ان کی ایسے الٰہی چراغ[۴] کے ذریعہ کہ جس کا نور ''کوکب دری[۵]'' یوقد من شجرة مبارکة زیتونة'' (وہ روشن ستارے جو درخت زیتون پر تابندہ ہیں) کے مانند ہے دریائے[۶] انوار کی طرف ہدایت کریں اور اس نور کے پرتو میں ان عارفوں کے راستوں کے[۷] کو ان پر واضح کریں جنہوں نے شہر علم وحکمت کے سفر کا عزم کیا ہے تا کہ وہ باب سعادت[۸] سے اس شہر میں داخل ہو جائیں۔

درود وسلام ہو اہلبیت اطہار علیہم السلام کی اس آخری فرد پر جو عدل وانصاف کے لئے قیام کرے گا اور دعوت نبوی، قوت حیدری، طہارت وعصمت فاطمی، صبر حسنی، شہامت وشجاعت حسینی، عبادت سجادی، فخر وعظمت باقری، علامت وآثار جعفری، ذکاوت کاظمی، دلیل وبرہان رضوی، عطا وبخشش تقوی، طہارت وانتخاب نقوی، ہیبت وبزرگی عسکری اور غیبت الٰہی کا مالک ہو۔

۱۔ سورہ یٰس آیت ۵۸۔
۲۔ ''الکلم الطیب'' تالیف: سید علی خان مدنیؒ
۳۔ ''تکالیف الانام'' تالیف: علی اکبر بہبہانیؒ
۴۔ ''المصباح'' تالیف: جلیل القدر عالم کفعمیؒ
۵۔ ﴿کوکب دري يوقد من شجرة مبارکة زيتونة﴾ سورۂ نور، آیت: ۳۵
۶۔ بحار الانوار'' تالیف: علامہ مجلسیؒ
۷۔ ''منہاج العارفین'' تالیف: محمد حسن سمنانی
۸۔ ''باب السعادت'' تالیف: مرحوم فیض کاشانیؒ

جوذات حق کے قیام کے لئے انسانوں کوصداقت اور سچائی کی دعوت دے گی، وہ کلمۂ خدا امان خدا اور حجت و برہان خدا ہے وہ خدا کے حکم کو زندہ کرنے میں غالب اور حریم الٰہی کی پاسبانی میں مستحکم ہے۔ وہ ذات ظہور اور غیبت میں غم وغصہ اور بلاؤں کو دفع کرنے والی ہے، صاحب جود وکرم ہے، بھلائی اور احسان اس کا شیوہ ہے اور وہ امام برحق ابوالقاسم محمد بن الحسن صاحب عصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف، الٰہی خلیفہ وجانشین ہیں جو جن وانس کے رہنما ہیں، تاریک راتوں میں تابندہ ستارہ ہیں سفر اور زمانہ کے خطرات کے وقت امن وامان[۲] کا باعث ہیں، سختیوں اور بلاؤں کے وقت محفوظ رکھنے والی سپر[۳] ہیں۔

یہ کتاب آپ کی بارگاہ میں ایک کمزور اور فانی بندہ کا نذرانہ ہے اگر قبول ہو تو یہ پروردگار عالم کا احسان عظیم ہوگا، وہ پروردگار جس نے آپ کے وجود واحسان سے ہم کو سرفراز کیا ہے۔

اے زمانہ کے مالک! اے میرے مولا اور سید وسردار! اس کتاب کا آپ کی نظر میں قبول ہو جانا ہمارے لئے باقیات صالحات[۴] اور روز قیامت کے لئے زاد راہ ہوگا[۵] جس دن نہ مال فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ اولاد[۶]، طلب کرنے والوں کے لئے نجات کا باعث ہے[۷] اور راتوں کو عبادت میں گذارنے والوں کے لئے مشعل راہ[۸] ہے اور اگر اسے پڑھیں تو بہشت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے[۹] کلید نجات[۱۰] ہے۔

۱۔ ''نجم الثاقب'' تالیف: محدث نوریؒ

۲۔ ''الامان من اخطار الاسفار والزمان'' تالیف: سید بن طاوسؒ

۳۔ ''الجنۃ الواقیۃ'' تالیف: میر داماد

۴۔ ''الباقیات الصالحات''، تالیف: محدث قمیؒ ۵۔ ''زاد المعاد'' تالیف: علامہ مجلسیؒ

۶۔ ﴿لا ینفع مال ولا بنون﴾ سورۂ شعراء، آیت: ۸۸

۷۔ ''فلاح السائل'' تالیف: سید بن طاوسؒ ۸۔ ''مصباح المتہجد'' تالیف: شیخ طوسیؒ

۹۔ ''مفتاح الفلاح'' تالیف: شیخ بہائیؒ ۱۰۔ ''فتح الابواب'' تالیف: سید بن طاؤسؒ

اے صاحب بخشش واحسان آپ کے قبول کرنے سے یہ کتاب احباب کے لئے مایۂ بصیرت[۱] ہوگی، غیب کی پوشیدہ کنجی[۲] کے حصول کے لئے اس کو غور سے پڑھیں نیز آپ کو چاہنے والے اور وہ افراد جو آمادہ اور قوی ہیں[۳] انہیں پروردگار عالم کی نصرت کے لئے آمادہ اور مستعد قرار دے۔

پس اے میرے عزیز! ﴿مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ﴾[۴]

اے عزیز! ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو مشکلات وضرورت نے گھیر رکھا ہے ہم حقیر سی پونجی لے کر آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پیمانہ کو لبریز کر دیجئے ہم کو اپنا صدقہ خیرات فرما دیجئے اس میں تو شک نہیں کہ خدا خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

یہ کتاب ان نمازوں، دعاؤں اور زیارتوں کا مجموعہ ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ہم تک پہنچی ہیں یا پھر روئے زمین پر خلیفۂ خدا حضرت حجت بن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔

مؤلف کی یہ کوشش رہی ہے کہ معتبر کتابوں میں بیان ہونے والی اور ہم تک پہنچنے والی دعاؤں اور زیارات کو جمع کیا جائے[۵] اگر چہ ان کا دعویٰ نہیں ہے کہ یہ کتاب تمام دعاؤں کا جامع اور کامل مجموعہ

۱۔ ''تبصرۃ الولی'' تالیف: سید ہاشم بحرانیؒ

۲۔ ''مفتاح الغیب'' تالیف: علامہ مجلسیؒ

۳۔ ''العدد القویۃ'' تالیف: جلیل القدر عالم ''رضی الدین علیؒ''

۴۔ سورۂ یوسف، آیت: ۸۸

۵۔ ''اہل سنن میں تسامح'' کے قاعدے کی رو سے اسی طرح ''اخبار من بلغ'' کے تحت دعاؤں اور زیارتوں کی سند میں بہت زیادہ دقت ضروری نہیں ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ ''سنن میں قاعدۂ تسامح اور اخبار من بلغ'' کو دلیل قرار دے کر ہر طرح کی اور مجہول السند دعاؤں کو دوسروں کے لئے نقل کریں یا انہیں خود پڑھنے میں مشغول ہو جائیں بلکہ ہمیں چاہئے اس طرح کی دعاؤں اور زیارتوں سے دوری اختیار کریں کیونکہ اس قسم کی بہت سی دعاؤں میں غلط مضامین موجود ہیں، اس کے علاوہ ہمارے پاس خاندان وحی علیہم السلام سے صادر ہونے والی اس قدر دعائیں اور زیارتیں موجود ہیں کہ مجہول السند دعاؤں اور زیارتوں کے پڑھنے یا نقل کرنے کی.....

ہے اس لئے کہ ایک طرف تو غیبت کا طولانی زمانہ، حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوری اور جدائی سبب بنی کہ آنحضرتؑ نے بہت سی دعائیں اور ذکر بیان ہوئے لیکن ہم تک پہنچ نہیں سکے اور ہم ان سے بے خبر ہیں۔

ممکن ہے آنحضرت کی طرف سے چاہنے والوں تک بعض مطالب پہنچے ہوں اور انہوں نے انہیں پوشیدہ رکھا ہو، اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے ہم آپ کے لئے مرحوم آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ مرتضیٰ حائریؒ کا واقعہ نقل کرنا چاہتے ہیں، آپ یوں فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست تھا جس کا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ تھا وہ بعض اوقات میرے پاس آتا تھا اس کے اور ہمارے درمیان انقلاب ایران کے اوائل تک رابطہ رہا لیکن انقلاب کے بعد یہ رابطہ منقطع ہوگیا اور کئی سال گزر گئے اور ان کا دیدار نہیں ہوا۔

جب ہمارا ان سے رابطہ تھا تو اس وقت ہمیں ایک مشکل درپیش ہوئی ہم نے اپنی مشکل ان سے بیان کی اور درخواست کی کہ اس مشکل کو حل کردیں، وہ مشکل یہ تھی کہ بعض طلاب اور ضرورت مند افراد ہمارے پاس آتے تھے اور مدد طلب کرتے تھے لیکن چونکہ ہم ان میں سے بعض کو نہیں جانتے تھے لہٰذا ان کی مدد کرنے میں ہم تردد کے شکار تھے کہ ان کی مدد کی جائے یا نہیں؟

چونکہ یہ احتمال تھا کہ اگر ہم کسی ایسے شخص کی مدد کریں کہ جسے ہم نہ جانتے ہوں لیکن وہ حقیقی مستحق نہ ہو اور جو واقعاً ضرورت مند ہو اس کی مدد نہ کریں۔

بہرحال ہم نے ان سے اپنی مشکل بیان کی اور انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں تمہاری مشکل کو

.....

.....ضرورت ہی نہیں ہے۔اس حقیقت کے پیش نظر وہ دعائیں اور زیارتیں جن کے موثق مصادر موجود نہیں ہیں نقل نہیں کی ہیں اور اس کتاب میں انہی نمازوں، زیارتوں اور دعاؤں کا ذکر کیا ہے کہ جو قدیم مصادر اور معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔بہت کم موارد کے علاوہ ہم اختلافی نسخوں کو ذکر نہیں کریں گے تاکہ قارئین حیران و سرگرداں نہ ہوں۔اختلافی نسخوں سے آگاہی کے لئے "الصحیفة المبارکة المهدیة" کی طرف رجوع فرمائیں۔

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں پیش کروں گا اور انشاء اللہ جواب بھی حاصل کر لوں گا۔

ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ہمیں ایک دعا تعلیم فرمائی اور کہا اگر کسی کو نہیں پہنچا نتے اور وہ تم سے مدد چاہتا ہو تو پہلے اس دعا کو پڑھو پھر اس کی مدد کرو اس لئے کہ حضرت نے فرمایا: اگر اس دعا کو پڑھنے کے بعد کسی شخص کی مدد کی جائے تو وہ اس مال کو کسی ایسی جگہ استعمال نہیں کر سکتا جہاں ہم راضی نہیں ہیں۔

یہ ایک مختصر سی دعا تھی اور ہم نے بارہا دیکھا کہ جب نا آشنا افراد آتے تھے اور ان محترم سے مدد چاہتے تھے تو آپ پہلے اس دعا کو پڑھتے تھے۔

ممکن ہے بعض افراد اس اہم واقعہ کا یقین نہ کریں لیکن ہم نے اس لئے ذکر کیا ہے تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ وہ تمام دعائیں اور ذکر جو آنحضرتؑ نے ارشاد فرمائے ہیں ہم تک نہیں پہنچے ہیں، ممکن ہے آنحضرتؑ کے دوستوں کے پاک دلوں میں بہت سی دعائیں، زیارتیں اور صلوات محفوظ رہی ہوں، لیکن عوام کے سامنے ان کا ذکر کئے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں۔

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: بعض قابل اعتماد علماء نے ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے بیداری کے عالم میں آنحضرتؑ کی زیارت کی ہے اور آپ کے متعدد معجزے دیکھے ہیں، آنحضرتؑ نے انہیں بہت سے پوشیدہ غیبی امور سے آگاہ کیا ہے اور ان کے لئے دعا فرمائی ہے اور انہیں مہلک خطرات سے نجات دی ہے جن کی تفصیل و توصیف الفاظ کے ذریعہ نہیں کی جا سکتی۔[1]

لہذا اس کتاب میں ہم نے جو کچھ بھی جمع کیا گیا ہے وہ ایسی دعائیں اور زیارتیں ہیں جو معتبر کتب میں موجود ہیں اور یہ تألیف میرے حق میں خدائے مہربان کا خاص لطف و کرم ہے۔

آپ کو اس کتاب میں جو بھی خوبصورتی اور حسن نظر آئے وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

۱۔ دار السلام: ۲/ ۱۳۷

کے طفیل ہے، اور جو بھی نقص وخامی نظر آئے وہ میری جانب سے ہے۔

خداوند عالم سے امید ہے کہ وہ ہمیں اس عمل میں صداقت واخلاص عطا کرے اور اس کتاب کو خدا اور ولی خدا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے تقرب کا ذریعہ قرار دے۔

یہ کتاب[1] مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ بارہ ابواب پر مشتمل ہے جیسا کہ:

"ان الشهور عندالله اثنی عشر شهراً، وأنّ الأئمة اثنی عشر اماماً، وأنّ النقباء اثنی عشر نقیباً". ۲

بے شک خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے اسی طرح ائمہ بھی بارہ ہیں اور نقیبوں کی تعداد بھی بارہ ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ:

﴿إِنَّ هَـذِهِ تَـذْكِرَةٌ فَمَن شَاء اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيْلاً﴾ ۳ ﴿فَـاقْـرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيْـمُـوا الـصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللّهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ﴾ ۴

۱۔ "الصحیفۃ المبارکۃ المہدیۃ" کی پہلی اشاعت کے بعد ہم نے جو اضافہ کیا اس میں چار سو سے زیادہ نمازیں، دعائیں، زیارات اور استخارے ہیں اور چونکہ چوتھا، پانچواں، گیارہواں، اور بارہواں باب (یعنی وہ دعائیں کہ جنہیں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے افراد کے لئے یا دوسروں کے خلاف استعمال کیا ہے اسی طرح وہ دعائیں جس کو ولادت کے وقت پڑھا ہے اور وہ دعائیں جن کو دیگر دعاؤں کے ضمن میں بیان فرمایا ہے نیز وہ دعائیں اور زیارتیں جو خود آنحضرتؑ کے متعلق وارد ہوئی ہیں) خاص پہلو کا حامل ہے اور تحقیق کرنے والے افراد کے لئے مفید ہیں یعنی عوام کے لئے اس کا پڑھنا ضروری نہیں ہے ان کو حذف کر دیا ہے اور اس کی ترتیب میں کچھ تبدیلی کے ساتھ کتاب "المختار من الصحیفۃ المبارکۃ المہدیۃ" مرتب کی ہے، جو انشاء اللہ عوام کے لئے مفید ہوگی۔

۲۔ بحار الانوار: ۳۶/۳۹۹

۳۔ سورۂ مزمل، آیت: ۱۹ ۴۔ سورۂ مزمل، آیت: ۲۰

یہ درحقیقت عبرت ونصیحت کی باتیں ہیں اور جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کے راستے کو اختیار کرلے۔ جس قدر ممکن ہو تلاوت کرو اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیک عمل پیش کرو گے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر پاؤ گے، اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اہم نکتہ

ائمہ معصومین علیہم السلام نے ایسے دور میں زندگی بسر کی جس میں جبتری[1] کی ملعون حکومت نے ایسی گھٹن پیدا کردی تھی جو علوی عدل پر مبنی حکومت کے معرض وجود میں آنے کی راہ میں رکاوٹ تھی۔

اسی وجہ سے ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام کے پاس عام لوگوں کے لئے اسرار الٰہی کو بیان کرنے کا موقع فراہم نہیں تھا کیونکہ اموی اور عباسی ستمگر اور سرکش اس کام سے روکتے تھے۔

یہی وجہ ہے سب امیروں کے برحق امیر حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کان لرسول اللّٰہ(ص): سر لا یعلمه الا قلیل.... ولولا طغاة هذه الامة لبثت هذا السر" [2]

رسول اکرمؐ کے پاس ایک ایسا راز تھا جس سے کم (مخصوص) افراد کے علاوہ دوسرے آگاہ نہیں تھے.... اگر اس امت کے سرکش افراد نہ ہوتے تو بلاشبہ اسے ہر ایک پر ظاہر کردیتا اور لوگوں میں پھیلا دیتا۔

اس بناء پر ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام نے تمام لوگوں کے لئے اسرار بیان نہیں فرمائے اور اسے چند مخصوص افراد (جو آپ کے قریبی اور بہترین دوستوں میں سے تھے) کے علاوہ کسی اور پر ظاہر نہیں کئے۔

۱۔ "جبر" اولیائے الٰہی کی خلافت کے اولین غاصب کے لئے کنایہ ہے۔ رجوع فرمائیں، بحار الانوار: ۳۳۶/۳۵

۲۔ بحار الانوار: ۳۰۶/۹۵

پس ان کے لئے افشاء راز اور اہم معنوی حقائق کا بیان ممکن نہ ہوا کیونکہ لوگوں میں اسے برداشت کرنے کی قوت و طاقت نہیں تھی نیز لوگ جبتری حکومت میں زندگی گذار رہے تھے اور یہ حکومت حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور تک جاری رہے گی۔

حضرت امام صادق علیہ السلام آیۂ مبارکہ ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾[1] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"هي دولة جبتر، فهي تسري الى قيام القائم عليه السلام"[2]

اس شب سے مراد جبتر کی حکومت ہے جو حضرت قائم کے قیام تک باقی رہے گی۔

یہی وجہ ہے کہ معصومین علیہم السلام نے بے شمار معنوی حقائق واسرار دعاؤں اور مناجات کے ضمن میں بیان فرمائے ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام نہ صرف سیاسی ماحول اور عوام کی سطح فکری کی وجہ سے اسرار کو صراحت سے بیان نہیں کر سکے اور انہیں دعاؤں، مناجات اور زیارات کے ضمن میں بیان کیا، بلکہ انہوں نے بہت سے ہم اعتقادی مسائل اور اعلی معارف کو بھی دعاؤں، مناجات اور زیارات کی صورت میں بیان کیا ہے۔ دعاؤں کی طرف رجوع کرنے اور ان میں تحقیق کے ذریعہ یہ حقیقت بخوبی واضح وآشکار ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان ہستیوں نے اسرار، عقائد اور بلند پایہ معارف سے قطع نظر انسان کی زندگی میں بنیادی اور حیاتی کردار رکھنے والے بہت سے مطالب اور مسائل بھی بیان فرمائے ہیں اور انسانی سماج کو زندگی کا بہترین درس دیا ہے۔

مثال کے طور پر صحیفہ کاملہ سجادیہ "جس کی صحت کی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے تائید فرمائی ہے" میں غور وخوض کریں اور دیکھیں کہ امام سجاد علیہ السلام نے زندگی کے عظیم حقائق کو مختصر الفاظ کے قالب میں دعا اور مناجات کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ اسی طرح آنحضرتؑ سے یا اہل بیت علیہم السلام سے

۱۔ سورۂ فجر آیت ۴

۲۔ بحار الانوار: ۲۴/۷۸

صادر ہونے والی دیگر دعاؤں پر توجہ کرنے سے بھی یہ حقیقت بخوبی واضح ہوتی ہے۔

ائمہ اطہار علیہم السلام نے ہمیں دعاؤں میں جو اہم تعلیمات دی ہے، ہم یہاں اس کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام مناجات انجیلیہ میں فرماتے ہیں:

"اسئلک من الهمم اعلاها"[۱]

پروردگارا! میں تجھ سے عالی ترین ہمت چاہتا ہوں۔

جو شخص بھی دعاؤں کو پڑھنے کے ذریعہ پروردگار عالم سے ہم کلام ہوتا ہے، اسے امام سجاد علیہ السلام کا یہ کلام بیدار کرتا ہے۔

یعنی دعا کرنے والا جو بھی ہو (اگر چہ خود کو بے ارادہ اور ناچیز سمجھتا ہے) اسے چاہئے کہ پروردگار عالم سے بہترین اور عالی ترین ہمت طلب کرے تا کہ اپنی زندگی میں عظیم تبدیلی پیدا کر سکے اور اپنے وجود کو معاشرے کے لئے حیاتی اور بنیادی بنا سکے، یہ وہ حقیقت ہے جو قلب پر نور امامت کی چمک کے ساتھ جاودانی بن جاتی ہے۔

معصومین علیہم السلام سے ہم تک جو کچھ دعاؤں کا ذخیرہ پہنچا ہے وہی ولایت کا طور سینا ہے اور جو کوئی بھی وادی ایمن تک پہنچنا چاہتا ہے اور ہدایت کے کوہ طور کی چوٹیوں کو سر کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جوتے اتار کر، پاک لباس پہن کر دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط سیکھے یہاں تک کہ دعا کے مستجاب ہونے کا مشاہدہ کرے۔

ہم نے جو کچھ بھی بیان کیا، وہی ہے جو قرآن و روایات سے ہم تک پہنچا ہے۔ انہیں غنیمت سمجھتے ہوئے، دل و جان سے اسے قبول کریں اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں کیونکہ: ﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾[۲]

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/۱۵۵ ۲۔ سورۂ یوسف، آیت: ۸۷

''رحمت خدا سے مایوس نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر قوم کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا ہے''

اس بنا پر خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کے نور امامت سے مستفید ہوتے ہوئے اپنے جسم وروح میں نور امید ویقین پیدا کریں کیونکہ ائمہ اطہار علیہم السلام نے اپنی دعاؤں اور مناجات کے ذریعہ ان اسرار وحقائق کی طرف ہدایت ورہنمائی فرمائی ہے۔

عقلی اور روائی دلیلوں کی رو سے دعا کی ترغیب

آداب دعا اور اس کے شرائط کی بحث سے پہلے ضروری ہے کہ دعا کی طرف ترغیب دلانے والے عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے جائیں:

۱۔عقلی دلیل:

اگر انسان کو کوئی خطرہ لاحق ہو تو عقل کا یہ تقاضا ہے کہ اگر وہ اسے برطرف کرسکتا ہو تو اسے دور کرنا ضروری ہے۔ ہر انسان ہمیشہ خطروں میں گھرا ہوا ہے اس لئے کہ انسان ان چیزوں سے مبرا نہیں ہے جو اس کے نفس کے اندر خطرات کو جنم دیتی ہیں اسے تشویش وپریشانی میں مبتلا کرتی ہیں اور تکلیف کا باعث ہوتی ہیں اور اس طرح کی مشکلات یا باطنی ہیں جیسے وہ عارضے جو انسان کے جسم کو بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں، یا خارجی جیسے اسے کسی ظالم سے کوئی نقصان پہنچے یا پڑوسیوں اور اطراف میں رہنے والوں سے کوئی ضرر پہنچے۔

اگر فی الحال اس قسم کی مشکلات سے دوچار نہ ہو تو عقل مستقبل میں ان حوادث کے درپیش ہونے کو ممکن قرار دیتی ہے۔ چنانچہ انسان کس طرح ان حوادث میں مبتلا اور گرفتار نہ ہوگا جب کہ ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہا ہے کہ جس میں کسی بھی صورت آرام وقرار نہیں ہے اور اس میں انسان سے مصیبتیں دور نہیں ہوسکتیں۔

لہذا دنیا کی مشکلات یا ہر آدمی کو درپیش ہیں یا ان کے درپیش ہونے کا خطرہ ہے، دونوں

صورتوں میں انہیں دور کرنے کی قدرت ہونے کی صورت میں انہیں دور کرنا چاہئے۔

اس طرح کے ضرر کو دور کرنے کے لئے دعا ایک ایسا وسیلہ ہے جو انسان کے اختیار میں بھی ہے لہذا عقلی لحاظ سے ضروری ولازم ہے کہ انسان دعا کے ذریعہ اس طرح کے ضرر کو خود سے دور کرے۔

جیسا کہ امیر المومنین، سید الوصیین امام علی علیہ السلام نے ہم کو اس معنی سے آگاہ فرمایا ہے۔

" ما من أحد ابتلي وان عظمت بلواه بأحق بالدعاء من المعافي الّذي لايأمن من البلاء" [1]

کوئی بھی ایسا فرد نہیں ہے جو گرفتار و مبتلا نہ ہو، اگر کسی کی مشکل بڑی ہے تو وہ اس شخص کی نسبت دعا کرنے کا زیادہ سزاوار ہے جو کہ سالم ہے لیکن مشکل میں گرفتار ہونے سے محفوظ نہیں ہے۔

۲۔ روائی دلیل:

احادیث کی رو سے یہ واضح ہے کہ ہر شخص دعا کا محتاج ہے چاہے وہ مشکلات میں مبتلا ہو یا نہ ہو اور دعا کا فائدہ یہ ہے کہ دعا انسان کو ہر اس بلا سے نجات دیتی ہے جس میں وہ گرفتار ہے اور اس بدی اور مشکل کو برطرف کر دیتی ہے جو پہنچنے والی ہے یا انسان جس فائدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو دعا انسان کو اس تک پہنچا دیتی ہے اور جو چیز موجود ہے اسے ثابت و استوار کر کے جاودانی کر دیتی ہے اور زوال و نابودی سے روکتی ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں معصومین علیہم السلام دعا کو بعنوان سلاح متعارف کراتے ہیں۔ سلاح وہ ذریعہ ہے جس سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس سے ضرر برطرف ہوتا ہے اور اسی طرح دیگر روایات میں معصومین علیہم السلام نے دعا کو سپر کہا ہے اس میں شک نہیں کہ انسان سپر کے ذریعہ خود کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۸۰

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"ألا أدلکم علی سلاح ینجیکم من أعدائکم ویدرّ ارزاقکم؟

قالوا: بلی یا رسول اللّٰه.

قال: تدعون ربکم باللیل والنهار، فانّ سلاح المؤمن الدعاء"[۱]

کیا تمہیں ایسے سلاح سے باخبر کروں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تمہارے رزق وروزی میں اضافہ کرے؟

لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہؐ!

آپؐ نے فرمایا: شب وروز اپنے پروردگار سے دعا کرو اس لئے کہ دعا مومن کا اسلحہ ہے۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الدعا ترس المؤمن، ومتی تکثر قرع الباب یفتح لک"[۲]

دعا مؤمن کی سپر ہے اور جب دروازے پر زیادہ دستک دو گے تو آخر کار وہ تمہارے لئے کھل ہی جائے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

" الدعا أنفذ من السنان الحدید"[۳]

دعا اپنی نیزے سے بھی کہیں زیادہ نفوذ کرتی ہے۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"ان الدعا یردّ ما قدّر وما لم یقدّر.

قال: قلت: وما قد قدّر فقد عرفته، فما لم یقدّر؟ قال: حتی لایکون"[۴]

۱،۲۔ الکافی: ۴۶۸/۲

۳،۴۔ الکافی: ۴۶۹/۲

بیشک جو کچھ مقدر کیا جا چکا ہے اور جو مقدر نہیں کیا گیا ہے، دعا اسے تبدیل کر دیتی ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے عرض کیا: جو کچھ مقدر کیا جا چکا ہے، وہ تو میری سمجھ میں آیا لیکن جو مقدر نہیں ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: دعا کریں کہ جو ابھی تک مقدر نہیں ہوا، آئندہ بھی مقدر نہ ہو۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام ایک اور روایت میں فرماتے ہیں:

" علیکم بالدعأ فانّ الدعأ و الطلب الی اللّٰہ تعالی یردّ البلاء، وقد قدّر وقضی فلم یبق الّا امضائہ فاذا دعی اللّٰہ وسئل صرّفہ صرّفہ" [1]

میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ دعا کرو اس لئے کہ پروردگار عالم سے دعا اور طلب بلاؤں کو دور کرتی ہے کہ جو تقدیر میں لکھی جا چکی ہیں اور حکم الٰہی اس پر جاری ہو گیا ہے صرف اس کا نافذ ہونا باقی ہے اور اگر اس طرح کی بلاؤں کے برطرف ہونے کے لئے دعا کی جائے اور خدا کو پکارا جائے تو پروردگار عالم اسے برطرف کر دے گا۔

زرارہؒ نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"اَلا أدلّکم علی شیء لم یستثن فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم؟

قلت: بلی.

قال: الدعاء یردّ القضاء و قد أبرم ابراماً، و ضمّ اصابعہ" [2]

کیا تمہاری ایسے مسئلہ کی طرف راہنمائی فرماؤں جس میں پیغمبرؐ نے استثناء نہیں فرمایا ہے؟

زرارہ نے عرض کیا: جی ہاں!

آنحضرتؑ نے اپنی مبارک انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہوئے فرمایا: دعا حتمی قضاء (تقدیر الٰہی) کو برطرف کر دیتی ہے اگر چہ وہ حتمی ہو چکی ہو۔

۱و۲۔ الکافی: ۴۷۰/۲

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انّ الدعأ و البلاء لیتوا فقان الی یوم القیامة ،انّ الدعا ء لیردّ البلاء و قد ابرم ابراماً " [۱]

بلاشبہ دعا اور بلاء قیامت تک ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔دعا، بلاء کو برطرف کردیتی ہے اگرچہ وہ حتمی اور استوار ہوچکی ہو۔

اسی طرح امام سجاد علیہ السلام نے دوسری جگہ فرمایا:

"الدعا یرد البلاء النازل ومالم ینزل " [۲]

دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی بلاؤں کو برطرف کردیتی ہے۔

آداب دعا

اس بیان سے دعا کرنے کی اہمیت اور اس کے حیرت انگیز اثرات واضح ہوگئے اور یہ کہ اگر دعا کرنے والا اس کے آداب کی رعائت کرنے کے ساتھ دعا کرے تو اسے اس کی دعا کے مستجاب ہونے میں عجیب آثار نظر آئیں گے۔لہذا ہم اس جگہ دعا کے آداب بیان کرتے ہیں:

کتاب ''المختار من کلمات الامام المہدیؑ'' میں کہا گیا ہے کہ دعا کے آداب سیکھو اور توجہ دو کہ کسے بلا رہے ہو؟ اور کس لئے بلا رہے ہو؟ غور کرو کس کے متعلق سوال کر رہے ہو؟ کتنا سوال کر رہے؟ اور کس لئے سوال کر رہے ہو؟

دعا یعنی ان تمام موارد کے لئے خدا کی بارگاہ میں سوال اور اجابت کا مطالبہ ہے، نیز سارے اختیارات کو ترک کرنا اور تمام ظاہری و باطنی امور خدائے برحق کے سپرد کردینا ہے۔

۱۔الکافی :۴۶۹/۲

۲۔عدۃ الداعی:۱۱

اگر دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ انجام نہ دیا تو اس کی قبولیت کے لئے منتظر نہ رہیں اس لئے کہ وہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے شاید خدا سے اس امر کے لئے دعا کر رہے ہو جس کے باطن میں خدا اس کے برعکس دیکھ رہا ہو۔

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ خدا اگر ہمیں دعا کا حکم نہیں دیتا لیکن ہم اخلاص کے ساتھ دعا کرتے تو وہ اپنے فضل کی بنیاد پر ہماری دعا کو قبول کرتا لہذا جب پروردگار عالم شرائط کے ساتھ انجام دی گئی دعا کی قبولیت کا ضامن ہے تو وہ اسے کیسے قبول نہ کرے گا؟[۱]

آداب دعا درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: دعا کو خدا نے نام سے شروع کرنا۔

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"لایردّ دعاء أوّله بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"[۲]

جس دعا کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ہو وہ رد نہیں ہو سکتی۔

دوسری شرط: دعا کرنے سے پہلے پروردگار کی حمد و ثناء بجالائی جائے۔

ہمارے سید و سردار حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کل دعاء لایکون قبله تحمید فهو أبتر"[۳]

ہر وہ دعا کہ جس سے پہلے پروردگار عالم کی حمد و ستائش نہ کی جائے وہ ابتر اور ناقص ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کے مکتوب میں یوں بیان ہوا ہے:

دعا اور طلب کرنے سے پہلے خدا کی حمد و ثناء ہوتی ہے، جب پروردگار عالم سے دعا کرنا چاہو تو

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۲

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۳

۳۔ الکافی: ۲/۵۰۳

پہلے اس کی تعریف کرو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس کی حمد وثناء کیسے کریں؟

فرمایا اس طرح کہو:

"یَامَنْ اَقْرَبُ إِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ یَا مَنْ هُوَبِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی،یَامَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ" ۱

اے وہ (پروردگار) جو مجھ سے میری رگ گردن سے زیادہ قریب ہے! وہ کہ جو انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوتا ہے! اے وہ جو نظر کرنے میں بلند مرتبہ ہے! اے وہ کہ جس کی مثل و مانند کوئی چیز نہیں ہے۔

تیسری شرط: محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا۔

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"صلاتکم علیّ اجابة لدعائکم وزکاة لاعمالکم" ۲

ہم پر تمہارا درود وصلوات بھیجنا تمہاری دعا کی قبولیت اور تمہارے اعمال کے پاکیزہ ہونے کا باعث ہے۔

ہمارے آقا ومولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لایزال الدعاء محجوبا حتی یصلّی علی محمد وآل محمد"

دعا اس وقت تک محجوب رہے گی جب تک محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجی جائے۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۵

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۲، ۳۱۶

۳۔ بحار الانوار: ۹۴/۵۴

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:

"من كانت له الى الله عز و جل حاجة فليبدأ بالصلاة على محمدو آله، ثمّ يسأله حاجته، ثمّ يختم بالصّلاة على محمّد وآل محمّد، فانّ الله أكرم من أن يقبل الطرفين ويدع الوسط، اِذا كانت الصلاة على محمد وآل محمد لاتحجب عنه" [1]

جو پروردگار عالم کی بارگاہ میں حاجت مند ہوا سے چاہئے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات سے ابتدا کرے اور پھر اپنی حاجت کو پروردگار عالم سے طلب کرے اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج کر تمام کرے، اس لئے کہ پروردگار عالم اس سے کہیں زیادہ کریم ہے کہ کلام کے دونوں سروں کو قبول کرے اور بیچ کے حصہ کو قبول نہ کرے۔ جب دعا محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات کے ساتھ ہو تو محجوب نہ ہوگی۔

چوتھی شرط: شفاعت طلب کرنا۔

ہمارے مولا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب خدا سے کوئی حاجت ہو تو کہو:

"اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ بِحَقّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ، فَاِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ، وَقَدْراً مِنَ القَدْرِ، فَبِحَقّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقّ ذٰلِكَ القَدْرِ أَنْ تُصَلّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا....." [2]

پروردگارا! میں تجھ سے محمدؐ اور علی علیہ السلام کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کیونکہ ان دو بزرگوں کی تیرے نزدیک مقام ومنزلت ہے اور یہ تیرے نزدیک قدر و قیمت رکھتے ہیں پس اس قدر ومنزلت اور اس شان کا واسطہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور میری فلاں حاجت کو پوری فرما۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۶

۲۔ بحار الانوار: ۹۴/۲۲

کیونکہ روز قیامت کوئی بھی ملک مقرب، پیغمبر مرسل اور آزمودہ مومن باقی نہیں ہوگا مگر یہ کہ اسے ان دو بزرگ ہستیوں کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو۔

حاجتوں کے پورا ہونے اور اپنی چاہت ومقصد کے حصول کے لئے خدا کی بارگاہ میں کوئی وسیلہ پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ خداوند عالم نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:

﴿وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾ [1]

''اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو''

اور خدا کے نزدیک محمد وآل محمد علیہم السلام سے بڑھ کر کوئی مقرب وسیلہ نہیں ہے اور یہی شفاعت ہے۔

زیارت جامعۂ کبیرہ میں اس طرح پڑھتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ، اَلْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي....."

پروردگارا! اگر تیرے نزدیک میں محمدؐ اور ان کے اہلبیت اخیار علیہم السلام اور آئمہ ابرار علیہم السلام سے بہتر کسی کو شفیع پاتا تو انہیں تیری بارگاہ میں اپنا شفیع قرار دیتا۔

نیز روایات واضح دلالت کرتی ہیں کہ کلام الٰہی میں وسیلہ سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں اور اگر ہم وسیلہ کو سیڑھی وغیرہ سے تعبیر کریں تو اس میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ یہاں پر سیڑھی سے مراد بلندی اور ترقی وپیشرفت کی منزل طے کرنے کا وسیلہ ہے۔

رسول اکرمؐ سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے:

''هم العروة الوثقى و الوسيلة الى اللّٰه'' [2]

وہ یعنی اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام خدا کی جانب مورد اطمینان وسیلہ، اور محکم رسّی ہیں۔

۱۔ سورۂ مائدہ آیت: ۳۵

۲۔ تفسیر صافی: ۱/۴۴۱

پھر اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾[۱]

اے ایمان لانے والو! خدا سے ڈرو اور اس کی (بارگاہ) کے لئے وسیلہ طلب کرو۔

شاید ایمان اور تقوا وسیلہ طلب کرنے کے لئے پروردگار عالم کی بارگاہ میں دو لازمی شرط ہوں چنانچہ تقوا اور ایمان کے بغیر وسیلہ طلب کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس بناء پر جب یہ دونوں صفات جمع ہوں تو مفید ہوں گے کیونکہ ایمان وتقویٰ کے بغیر ولایت کا وجود نہیں ہوسکتا۔

پانچویں شرط: گناہوں کا اعتراف کرنا۔

ایک روایت میں ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

"انما هي المدحة ثم الاقرار بالذنب ثم المسألة والله ما خرج عبد من ذنب الّا با لاقرار"[۲]

بیشک دعا میں پہلے خدا کی مدح وثنا پھر گناہ کا اقرار اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال ہونا چاہئے، خدا کی قسم کوئی بندہ بھی اپنے گناہوں کا اقرار کئے بغیر گناہوں سے نہیں نکل سکتا۔

چھٹی شرط: غفلت اور بے توجہی کے عالم میں دعا نہ کی جائے بلکہ خدا کی بارگاہ میں حضور قلب اور توجہ کے ساتھ دعا کریں۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انّ اللّٰه لا یستجیب دعاء بظهر قلب ساه، فاذا دعوت فأقبل بقلبک، ثم استیقن الاجابة"[۳]

۱۔ سورۂ مائدہ آیت: ۳۵

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۸

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۳

بیشک خداوند عالم غافل دل سے کی گئی دعا کو قبول نہیں کرتا ہے لہذا جب دعا کرنا چاہو تو حضور قلب اور توجہ کے ساتھ دعا کرو اور پھر اس کی مقبولیت کا یقین رکھو۔

چونکہ غافل درحقیقت دعا نہیں کرتا اس لئے کہ دعا خدا کی طرف حضور قلب اور توجہ کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی۔

ساتویں شرط: خوراک اور لباس کا پاک ہونا۔

چونکہ شائستہ دعا شائستہ عمل پر موقوف ہے۔ نیک اور شائستہ عمل حرام اور پلیدی کے ساتھ کیسے اکٹھے ہوسکتے ہیں؟ قرآن مجید میں خداوند عالم کا یہ فرمان ﴿یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً﴾ [۱] "یعنی اے پیغمبرو! پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح انجام دو، عمل صالح اور پاک و پاکیزہ غذا کے کھانے کے درمیان لازمہ پر بخوبی دلالت کرتا ہے۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

"من احبّ أن یستجاب دعائه فلیطیّب مطعمه و مکسبه" [۲]

جو چاہتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو تو اس کا کھانا اور درآمد پاک و حلال ہونی چاہئے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے:

"طهّر مأکلک، و لا تدخل فی بطنک الحرام" [۳]

اپنے کھانے کو پاکیزہ کرو اور اپنے شکم میں حرام مال داخل نہ کرو۔

ایک اور روایت میں نقل ہوا ہے:

"أطب کسبک تستجاب دعوتک، فان الرجل یرفع اللقمة الی فیه حراماً فما

۱۔ سورۂ مومنون، آیت: ۵۱

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۲

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

تستجاب له أربعين يوماً"[1]

اپنی درآمد کو پاک وحلال کروتا کہ تمہاری دعا مستجاب ہو اس لئے کہ جب انسان حرام لقمہ منہ میں ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اس کی دعا مستجاب نہیں ہوتی ہے۔

حدیث قدسی میں وارد ہے:

"فمنک الدعاء و علیّ الاجابة فلا تحجب عني دعوة الأدعوة آکل الحرام"[1]

تمہارا کام دعا کرنا ہے اور میرا لطف قبول کرنا ہے اور کوئی دعا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوتی مگر اس کی دعا جو حرام کھاتا ہو۔

ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"من سره أن يستجاب دعاؤه فليطيب كسبه"[2]

جو چاہتا ہے اس کی دعا مستجاب ہو اسے چاہئے کسب وکام اور درآمد کو پاک کرے۔

دوسری روایت میں فرمایا:

"إذا أراد أحدكم أن يستجاب له فليطيّب كسبه وليخرج من مظالم الناس، وانّ اللّٰه لايرفع دعاء عبد وفي بطنه حرام، او عنده مظلمة لأحد من خلقه"[3]

جب تم میں سے کوئی چاہتا ہو کہ اس کی دعا مستجاب ہو تو اسے چاہئے اپنی درآمد ومعاش کو پاکیزہ وحلال کرے اور خود کو لوگوں کے حق سے آزاد کرے کیونکہ خداوند اس شخص کی دعا کو بلند نہیں کرتا کہ جس کے شکم میں حرام ہو یا اس پر حق الناس ہو۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۱

آٹھویں شرط: واجب الذمہ حقوق کی ادائیگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اِنّ اللّٰه عزّوجلّ يقول: وعزّتي وجلالي لاُجيب دعوة مظلوم دعاني في مظلمة ظلمها، ولأحد عنده مثل تلك المظلمة"[۱]

پروردگار عالم فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس مظلوم پر ظلم ہوا ہے، جب کہ اس نے خود بھی دوسرے پر اسی طرح کا ظلم کیا ہو تو اس کی دعا مستجاب نہ کروں گا۔

ہمارے آقا ومولا امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنّ اللّٰه اوحى الى عيسى بن مريم: قل للملاء من بني اسرائيل:.....انّي غير مستجيب لأحد منكم دعوة ولأحد من خلقي قبله مظلمة"[۲]

پروردگار عالم نے حضرت عیسیٰ بن مریم پر وحی نازل فرمائی: بنی اسرائیل کے گروہ سے کہو: میں اس شخص کی دعا قبول نہیں کروں گا کہ جس کے پاس لوگوں کا حق ہے۔

نویں شرط: حاجت پوری ہونے کی راہ میں حائل گناہوں کو ترک کرنا۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان العبد يسأل الحاجة فيكون من شأنه قضاؤها الى أجل قريب، أو الى وقت بطيء فيذنب العبد ذنباً، فيقول الله تبارك وتعالى للملك: لاتقض حاجته وأحرمه ايّاها، فانّه تعرّض لسخطي واستوجب الحرمان منّي"[۳]

جب بندہ خدا سے حاجت طلب کرے تو ممکن ہے کہ اس کی حاجت جلد پوری ہو جائے یا اس

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۰

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۸

میں تاخیر ہو جائے لیکن اسی دوران بندہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو خداوند تبارک وتعالیٰ فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ کرو اور اسے محروم رکھو کیونکہ وہ میرے غضب کا حقدار ہو گیا ہے اور میری جانب سے محرومیت کا مستحق ہے۔

دسویں شرط: دعا کی قبولیت کی امید رکھنا۔

اس سے مراد یقین ہے اس لئے کہ پروردگار عالم سے وعدہ خلافی محال ہے کیونکہ خدا نے خود اپنے کلام میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی قبولیت کی ضمانت دی ہے:

﴿اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [۱]

مجھ سے دعا کرو میں مستجاب کروں گا۔

لہٰذا خدا وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا جیسا کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ فرماتا ہے:

﴿وَعْدَاللّٰهِ لَايُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ﴾ [۲]

یہ وعدۂ الٰہی ہے اور پروردگار عالم اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خدا کیسے وعدہ خلافی کر سکتا ہے جب کہ وہ بے نیاز، قادر، مہربان، رحیم اور صاحب عظمت ہے؟

ایک دوسری حدیث میں ہے:

"فاذا دعوت فأقبل بقلبک ثم استیقن الا جابة" [۳، ۴]

جب دعا کرو تو اپنے پورے وجود کے ساتھ پروردگار کو پکارو اور پھر دعا کی قبولیت کا یقین رکھو۔

۱۔ سورۂ غافر، آیت: ۶۰

۲۔ سورۂ روم، آیت: ۶

۳۔ بحار الانوار: ۱/۳۲۳

۴۔ المختار من کلمات الامام المہدی: ۱/۲۳۸

گیارہویں شرط: دعا میں اصرار اور استقامت۔

علامہ مجلسیؒ اسے دعا کے آداب اور شرائط میں شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں قدیم وحی میں وارد ہے:

"**لاتملّ من الدعاء فا نی لا أملّ من الاجابة**"[۱]

دعا کرنے سے تھکو مت، اس لئے کہ میں اجابت سے نہیں تھکتا۔

عبدالعزیز طویل نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"**انّ العبد ا ذا دعا لم یزل اللّٰه في حاجته مالم یستعجل**"[۲]

جس وقت بندہ دعا کرتا ہے تو پروردگار عالم اس کی دعا کی اجابت کی حالت میں ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ خود جلدی نہ کرے (یعنی دعا سے ہاتھ اٹھالے)

اسی طرح آنحضرتؑ سے روایت ہوئی ہے:

"**انّ العبد اذا عجّل فقام لحاجته 'یقول اللّٰه تعالی: استعجل عبدي أتراه یظنّ انّ حوا ئجه بید غیري**"[۳]

جس وقت بندہ اپنی حاجت طلب کرنے میں جلدی کرے تو پروردگار عالم فرماتا ہے: میرا بندہ جلدی کر رہا ہے کیا وہ خیال کرتا ہے اس کی حاجتیں میرے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں ہیں؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"**انّ اللّٰه یُحب السائل اللحو ح**"[۴]

پروردگار عالم اصرار کرنے والے سائل کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ بحارالانوار: ۹۳/۳۷۳

۲۔ الکافی: ۲/۴۷۴

۳، ۴۔ بحارالانوار: ۹۳/۴۷۵

ولید بن عقبہ ہجری کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"واللّٰہ لا یلحّ عبد مؤمن علی اللّٰہ في حاجته الّا قضاها له" [1]

خدا کی قسم کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی حاجت پر اصرار کرے اور پروردگار عالم اسے قبول نہ کرے۔

ابو صباح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

"ان اللّٰہ کره الحاح الناس بعضهم علی بعض في المسالة، وأحبّ ذالک لنفسه "انّ اللّٰہ یحبّ أن یسأل و یطلب ما عنده" [2]

بیشک پروردگار اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے کہ بعض لوگ دوسروں سے کسی مسئلہ میں اصرار کریں لیکن اس اصرار کو خود اپنے لئے دوست رکھتا ہے، اور بیشک پروردگار عالم دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور جو چیز اس کے پاس ہے، اسے سے طلب کی جائے۔

احمد بن محمد بن ابو نصر سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! میں فلاں سال سے اب تک پروردگار عالم سے ایک حاجت کا سوال کر رہا ہوں مگر حاجت کے پوری ہونے میں تاخیر کی وجہ سے اپنے دل میں کچھ چیزیں (شک ووسوسہ) محسوس کرتا ہوں۔

آنحضرتؑ نے اس کے جواب میں فرمایا:

"یا أحمد؛ إیّاک والشیطان أن یکون له علیک سبیل، حتّی یقنّطک، إنّ أبا جعفر علیه السلام کان یقول: انّ المؤمن لیسأل اللّٰہ حاجة فیؤخّر عنه تعجیل إجابته حبّاً لصوته واستماع نحیبه.

ثمّ قال: واللّٰہ ماأخّر اللّٰہ عن المؤمنین مایطلبون في هذه الدّنیا خیر لهم ممّا

---

[1] ۔ الکافی: ۴۷۵/۲

عجّل لهم ،وأيّ شيء الدنيا"[۱]

اے احمد! شیطان سے دوری اختیار کرو! کہیں وہ تمہارے اندر نفوذ نہ کر جائے اور تمہیں ناامید نہ کر دے۔جیسا کہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر مومن پروردگار عالم سے کوئی حاجت طلب کرتا ہے اور اس کی حاجت روائی میں تأخیر ہوتی ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ پروردگار عالم کو اس کی آواز اچھی لگتی ہے اور وہ اس کی فریاد کو مزید سننا چاہتا ہے۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم! اس دنیا میں مومنین جو کچھ طلب کرتے ہیں، پروردگار عالم انہیں وہ عطا کرنے میں تأخیر نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ وہ ان کے لئے ان چیزوں سے بہتر ہے جس میں ان کے لئے تعجیل فرمائی ہے اور دنیا کی کیا قیمت ہے؟!!

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان العبدالوليّ للّٰه يدعو اللّٰه في الأمر ينوبه، فيقال للملک الموكّل به:
اِقض لعبدي حاجته ولاتعجلّها، فانّي أشتهي أن أسمع ندائه وصوته.
وإنّ العبدالعدوّللّٰه ليدعواللّٰه في الأمر ينوبه فيقال للملک الموكّل به:
اِقض لعبدي حاجته وعجّلها، فاني أكره أن اسمع ندائه وصوته.
قال: فيقول الناس: ماأُعطي هذا اِلّا لكرامته، ومامنع هذا اِلّا لهوانه"[۲]

جس بندے کو پروردگار عالم دوست رکھتا ہے اور کسی حاجت کے متعلق وہ خدا سے دعا کرے تو اس کی حاجت کے لئے مأمور فرشتہ سے کہا جاتا ہے: میرے بندے کی حاجت پوری کرو لیکن جلدی نہ کرو اس لئے کہ مجھے اس کی ندا وصدا سننا پسند ہے۔

اور وہ بندہ جو خدا کا دشمن ہے اور جب وہ کسی امر میں دعا کرے تو اس کی حاجت کے لئے مامور فرشتہ سے کہا جاتا ہے: اس کی حاجت جلدی پوری کرو کیونکہ اس کی ندا وآواز مجھے پسند نہیں ہے۔

۱و۲۔ بحارالانوار: ۹۳/۳۷۴

حضرت نے فرمایا: لیکن لوگ یوں کہتے ہیں کہ دوسری قسم کے لوگوں کی حاجت پوری نہیں ہوئی مگر خدا کے نزدیک ان کی کرامت کی وجہ سے، اور پہلے قسم کے لوگوں کی حاجت روا ہونے میں تأخیر نہیں ہوئی مگر ان کے بارگاہ خدا میں پست ہونے کی وجہ سے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

"لایزال المؤمن بخیر ورخاء ورحمة من اللّٰه مالم یستعجل فیقنط فیترک الدعاء، قلت له: کیف یستعجل؟

قال: یقول: قد دعوت منذ کذا وکذا، ولا أری الاجابة" [1]

مؤمن جب تک جلدی نہ کرے، پشیمان نہ ہو اور دعا سے ہاتھ نہ اٹھا لے، وہ ہمیشہ خیر و آسائش اور رحمت الٰہی میں ہے۔

ہم نے امامؑ سے عرض کیا: کیسے جلدی کرتا ہے؟

حضرت نے فرمایا: کہتا ہے ایک مدت سے پروردگار سے دعا کر رہا ہوں مگر وہ قبول نہیں ہوتی۔

اسی طرح دوسری جگہ فرماتے ہیں:

" إنّ المؤمن لیدعو اللّٰه في حاجته فیقول عزّ وجلّ: أخّروا إجابته، شوقاً إلی صوته ودعائه، فاذا کان یوم القیامة قال اللّٰه: عبدي دعوتني وأخّرت إجابتک وثوابک کذا وکذا، ودعوتني فی کذا وکذا فأخّرت إجابتک وثوابک کذا.

قال: فیتمنّی المؤمن أنّه لم یستجب له دعوة فی الدنیا ممّا یری من حسن الثواب" [2]

بندۂ مؤمن خدا سے اپنی حاجت کے لئے دعا کرتا ہے تو پروردگار عالم فرماتا ہے اس کی دعا کی اجابت میں تأخیر کرو چونکہ مجھے اس کی آواز اور دعا سننے کا اشتیاق ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا تو

۱و۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۴

پروردگار عالم فرمائے گا: میرے بندے! تو نے مجھ سے دعا کی اور میں نے اسے قبول کرنے میں تأخیر کی اور اب یہ اس تأخیر کا ثواب اور جزا ہے جو تو نے مجھ سے فلاں مورد میں بھی دعا کی تھی اور میں نے اس کا جواب دینے میں تأخیر کی، اب یہ اس کی جزا و ثواب ہے۔

حضرت نے فرمایا: اس روز مومن آرزو کرے گا کہ اے کاش! دنیا میں اس کی کوئی دعا مستجاب نہ ہوتی اور یہ وہ وقت ہوگا جب آخرت میں اس کی نیک جزا دیکھے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"رحم اللّٰه عبداً طلب من اللّٰه حاجة فألحّ في الدعاء، اُستجيب له أولم يستجب له، وتلا هذه الآية: ﴿وَأَدْعُو رَبِّي عَسىٰ أَنْ لَا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيّاً﴾ [1، 2]

رسول خداؐ نے فرمایا: خداوند اس بندے پر رحمت کرے کہ جو خدا سے کوئی حاجت طلب کرے اور پھر دعا کرنے میں اصرار کرے، چاہے اس کی دعا مستجاب ہو یا نہ ہو اور پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اور اپنے پروردگار کو ہی پکاروں گا، امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکارنے میں محروم نہیں رہوں گا۔

توریت میں ذکر ہوا ہے:

يا موسىٰ! من أحبّني لم ينسني، ومن رجا معروفي الحّ في مسألتي.

يا موسىٰ! إنّي لست بغافل عن خلقي ولكن أُحبّ أن تسمع ملائكتي ضجيج الدعاء من عبادي، وتري حفظتي تقرّب بني آدم إليّ بما أنا مقرّبهم عليه ومسبّبه لهم،

ياموسىٰ! قل لبني اسرائيل: لاتبطرنّكم النعمة فيعاجلكم السلب، ولاتغفلوا عن الشكر فيقارعكم الذلّ، و ألحوّ في الدعاء تشملكم الرحمة بالاجابة، وتهنئكم العافية"[3]

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۴۸

۲، ۳۔ بحار الانوار: ۹۳/ ۳۷۵

اے موسیٰ! جو تمہیں دوست رکھتا ہے وہ مجھے فراموش نہیں کرتا، جو مجھ سے خیر کی امید رکھتا ہے وہ اپنی دعا پر اصرار کرتا ہے۔

اے موسیٰ! میں اپنی مخلوقات سے غافل نہیں ہوں لیکن مجھے پسند ہے کہ میرے فرشتے میرے بندوں کا فریاد اور ان کی دعا سنیں اور میرے عرش کے محافظ مشاہدہ کریں کہ انسان اور اولاد آدم دعا اور فریاد (جس کی قوت میں نے خود انہیں عطا کی ہے اور دعا کے اسباب بھی انہیں فراہم کئے ہیں) کے ذریعہ کس طرح مجھ سے نزدیک ہوتے ہیں۔

اے موسیٰ! بنی اسرئیل سے کہہ دو: نعمت اور آسائش تمہیں ناشکری اور غرور میں مبتلا نہ کردے کیونکہ اس صورت میں جلد ہی تم سے نعمت چھین لی جائے گی اور حمد و شکر سے غفلت نہ کرو تا کہ ذلت و رسوائی تمہارے دامن گیر نہ ہو، دعا میں اصرار کرو تا کہ رحمت الٰہی دعا کی اجابت کی صورت میں تمہارے شامل حال ہو اور عافیت و سلامتی سے سرفراز رہو۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لایلحّ عبد مؤمن علی اللّٰہ في حاجتہ الّا قضاھالہ" [۱]

کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو اپنی حاجت پر اصرار کرے اور خدا اس کی حاجت روائی نہ کرے۔

منصور صیقل کا بیان ہے:

"قلت لأبی عبداللّٰہ علیہ السلام: ربّما دعا الرجل فاستجیب لہ ثمّ أُخّر ذلک إلیٰ حین؟

قال: فقال علیہ السلام: نعم

قلت: ولم ذلک لیزداد من الدعاء؟

قال: نعم" [۲]

۱،۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۵

میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ممکن ہے کہ بعض اوقات ایک شخص دعا کرے اور وہ مستجاب ہو لیکن ایک مدت تک اس میں تأخیر ہو؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: ہاں

ہم نے عرض کیا: ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے؟

حضرت نے فرمایا: ہاں۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا وہ دعا کے شرائط اور آداب کا نہایت اہم حصہ تھا اب ہم بعض امور کو زیادہ تأکید کے ساتھ بیان کریں گے۔

دعا پڑھنے میں مداومت کی اہمیت

مقصد تک پہنچنے اور حاجت کے حصول کے لئے دعاؤں میں تکرار و دوام کا بہت اہم کردار ہے۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے کہ جو افراد بھی دعاؤں کی کتابوں سے سروکار رکھتے ہیں انہیں ان پر توجہ کرنی چاہئے کیونکہ اکثر افراد اس کی قدرت و توانائی نہیں رکھتے کہ ایک دعا یا ایک زیارت پڑھنے کے ذریعہ یا ایک ذکر کرنے یا ایک ختم پڑھ سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اپنی مراد و مقصود تک پہنچ جائیں۔

اس مطلب کی وضاحت کے لئے ایک مثال پیش کرتے ہیں: بہت سے جسمانی امراض میں اگر بیماری ابتدائی مرحلہ میں ہو یا ابھی ابھی شروع ہوئی ہو اور پیچیدہ نہ ہو تو صرف ایک نسخہ سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر مرض طولانی ہو جائے یا انسان کے بدن میں اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو ظاہر سی بات ہے ایسی بیماری کا علاج ایک نسخے یا ایک دوا کے ذریعہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے علاج کے لئے طویل مدت تک دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہوگی۔

روحانی بیماریوں میں بھی یہی صورت حال ہے اگر کوئی شخص کسی اہم روحانی بیماری میں مبتلا ہو جائے یا وہ اہم نہ بھی ہو لیکن وقت گذرنے کی وجہ سے روح میں اس کی جڑیں مضبوط ہو گئی ہوں اور وہ

اس کا عادی بن گیا ہو تو ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ایک بار دعا پڑھنے سے ایسے افراد کی مشکلات بر طرف نہیں ہوں گی بلکہ دعا پڑھنے میں تکرار و دوام کی ضرورت ہے جیسا کہ بعض جسمانی بیماریوں میں انسان کو دوا کے بار بار استعمال اور دوا جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس بناء پر جس طرح جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے دوا جاری رکھتے ہیں تا کہ دوا پوری طرح اپنا اثر دکھائے اسی طرح جن موارد میں دعا کی ضرورت ہے، ان میں دعا پڑھنا جاری رکھیں تا کہ اس کا اثر ظاہر ہو جائے۔

البتہ ممکن ہے بعض افراد ایک دعا یا کسی ذکر یا اسمائے الٰہی میں سے کوئی ایک اسم پڑھنے کے ذریعہ نتیجہ و مقصد تک پہنچ جائیں۔ لیکن اس طرح کے افراد نایاب یا کمیاب ہوتے ہیں لہذا عام لوگوں کو اس طرح کی توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ ان کی طرح یہ بھی صرف ایک مرتبہ دعا کرنے سے ہی اپنا مقصد حاصل کر لیں۔

یہ ایک وجہ ہے کہ روایات میں دعا کی تکرار و دوام اور پابندی کے متعلق بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔

دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت

دعا کی قبولیت میں دو چیزیں بنیادی تأثیر کی حامل ہیں:

۱۔ موانع برطرف کرنا: یعنی قلبی رکاوٹوں کو دور کرنا اور دل سے باطنی تاریکی کے پردوں کو ختم کرنا۔

۲۔ مقتضی کا موجود ہونا: یعنی باطنی نورانیت و پاکیزگی پیدا کرنا۔

انسان کی دعا کا تیر نشانہ پر لگے اس کے لئے ان دو چیزوں کی ضرورت ہے لہذا ان دونوں چیزوں کو مہیا کرے تا کہ اضطرار کی نوبت نہ آئے۔

اس بناپر پہلے تو دل سے تاریکیوں کے پردے برطرف کر دیئے جائیں اور ثانیاً اس کی جگہ پر انوار الٰہی کو جاگزیں کریں۔ اور ''یقین'' یہی کام انجام دیتا ہے یعنی یہ دل سے ظلمت و تاریکی اور شک

کودور کرتا ہے اور دل کے اندر پاکیزگی اور نورانیت بھی پیدا کرتا ہے۔

وہ تمام افراد صحیح معارف اور عقائد میں یقین کی منزل پر پہنچے جو پاکیزہ اور نورانی قلب کے مالک تھے اس لئے کہ یقین پیدا ہونے کا لازمہ قلب میں نورانیت کا پیدا ہونا ہے اور نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"لانور کنور الیقین"[1]

نور یقین کی مانند کوئی بھی نور نہیں ہے۔

واضح ہے کہ جب دل میں یقین پیدا ہو جائے اور قلب منور ہو جائے تو اس سے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں کیونکہ نور و ظلمت ایک جگہ پر جمع نہیں ہو سکتے۔

لہذا یقین پیدا کرنے سے ان تمام تاریکیوں کو دور کیا جا سکتا ہے جو دعا کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور پاکیزگی و نورانیت کو بھی پیدا کیا جا سکتا ہے جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔

اب دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت سے مزید آشنا ہونے کے لئے ایک اہم واقعہ کی طرف توجہ فرمائیں جسے ہم نے کتاب "کامیابی کے اسرار" کی پہلی جلد میں بیان کیا ہے:

اگر ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ یقین سے پڑھی جائے تو اس کے بہت نمایاں اثرات ہیں۔ آیت اللہ العظمیٰ خوئی قدس سرہ نے اس کے اثرات کے متعلق استاد الفقہا مرحوم مرزا شیرازی کے خادم سے ایک بہت ہی پیارا واقعہ نقل کیا ہے، ان کا بیان ہے:

مرحوم مرزا شیرازی کا ایک دوسرا خادم بھی تھا جس کا نام "شیخ محمد" تھا مرحوم کے انتقال کے بعد اس نے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا۔ ایک دن ایک آدمی شیخ محمد کے پاس آیا اس نے دیکھا کہ شیخ نے غروب کے وقت چراغ کو پانی سے پر کیا اور پھر روشن کر دیا اور چراغ اچھی طرح جلنے لگا اس شخص کو

۱۔ بحار الانوار: ۸/۷، ۱۶۵

بہت تعجب ہوا اور اس کی علت پوچھی؟

شیخ محمد نے جواب دیا: مرحوم مرزا بزرگ کے انتقال کے بعد آنجناب کی جدائی وفراق اور غم و اندوہ کی وجہ سے میں نے لوگوں کے ساتھ معاشرت ختم کردی اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ میرا دل بہت بھرا رہتا اور میں شدید حزن واندوہ میں مبتلا رہتا تھا۔

ایک دن شام کے وقت ایک جوان میرے پاس عرب طالب علم کی صورت میں آیا، مجھے اس سے انس بھی ہوگیا اور وہ غروب تک ہمارے پاس ہی رہا اس کی گفتگو اتنی دلنشین تھی کہ میرا تمام غم واندوہ برطرف ہوگیا اس کے بعد بھی وہ کئی بار آیا اور ہمیں اس سے خاص لگاؤ ہوگیا ایک دن وہ مجھ سے گفتگو کررہا تھا لیکن اس درمیان ہمیں یاد آیا کہ آج چراغ میں تیل نہیں ہے اور چونکہ اس وقت رسم یہ تھی کہ دکانیں غروب کے وقت بند ہوجاتی تھیں اس لئے ہمیں اس وقت فکر ہوئی کہ اگر اس سے اجازت لے کر تیل خریدنے کے لئے باہر جاتا ہوں تو میں اس کی گفتگو سے محروم ہوجاؤں گا اور اگر تیل نہ خریدوں تو رات تاریکی میں گزارنا پڑے گی۔

وہ میری اس کیفیت کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ آج ہماری باتوں پر توجہ نہیں دیتے۔

میں نے کہا: میری توجہ آپ کی طرف ہے۔

فرمایا: نہیں، میری باتوں پر تم ٹھیک طرح سے توجہ نہیں دے رہے ہو۔

میں نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ آج چراغ کے لئے تیل نہیں ہے۔

فرمایا: بہت تعجب ہے! ہم نے تمہارے لئے اتنی ساری حدیثیں بیان کیں اور تمہیں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کی فضیلت کے متعلق بتایا تم اتنا فائدہ نہ اٹھا سکے کہ مٹی کا تیل خریدنے سے بے نیاز ہوجاؤ؟!

میں نے کہا: مجھے یاد نہیں ہے کہ آپ نے اس قسم کی کوئی حدیث بیان فرمائی ہو۔

فرمایا:تم بھول گئے اور پھر فرمایا ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے خواص میں یہ ہے کہ اگر تم کسی مقصد سے اسے پڑھو تو تمہیں وہ مقصود حاصل ہو جائے گا،

تم اپنے چراغ کو پانی سے بھر دو اور اس قصد سے کہ پانی میں مٹی کے تیل کی خاصیت پیدا ہو جائے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھو۔

میں یہ بات مان کر اٹھا اور چراغ کو پانی سے بھرا اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی۔اور پھر جب اسے روشن کیا تو وہ روشن ہو گیا اس وقت سے جب بھی یہ خالی ہوتا ہے اسے پانی سے بھرتا ہوں اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ کر اسے روشن کرتا ہوں۔

مرحوم آیت اللہ خوئی اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: تعجب کا مقام یہ ہے اس واقعہ کو بتانے کے بعد شیخ محمد کے عمل سے اثر ختم نہیں ہوا۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اگر یقین اور اعتقاد کے ساتھ ایک بار ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی جائے تو اس کے غیر معمولی اور تعجب آمیز نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جو اسم اعظم جانتے ہیں وہ بھی ان اسماء کو پڑھتے ہیں جنہیں لوگ عام طور سے استعمال کرتے ہیں لیکن جو چیز ان کے عمل کو دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے وہ صرف ان کا یقین ہے کیونکہ ان کا یقین اس اسم کے اثر میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے جسے وہ تلفظ کرتے ہیں۔

یقین اور اس کے حیرت انگیز آثار

چونکہ یقین بنیادی حیثیت اور اہم آثار کا مالک ہے لہذا اس کے بارے میں بحث کو جاری رکھتے ہوئے اس کے متعلق ایک مختصر مقدمہ بیان کرتے ہیں:

عرفان اور معنویت کی راہ میں کوشش کرنے والے بہت سے افراد سب سے پہلے اپنی راہ میں رکاوٹ کو پہچاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون سے عوامل ہیں جنہوں نے ان کا راستہ بند کر رکھا ہے اور رکاوٹ کی

صورت پیدا کردی ہے اور جوان کی معنوی ترقی وپیشرفت کی راہ میں رکاوٹ ہیں بلکہ بعض اوقات روحانی تنزلی اور پسماندگی کا بھی باعث بنتے ہیں۔

تنزل اور رکود کا باعث بننے والے وہ کون سے عوامل ہیں؟ انہیں کیسے پہچانا جاسکتا ہے؟ سب سے زیادہ اہم یہ کہ انہیں کس طرح ختم اور نابود کیا جاسکتا ہے؟

یہ وہ اہم سوالات ہیں جو معنوی امور کے متلاشی بہت سے افراد کے لئے پیش آتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کس طرح اپنی مشکل حل کریں؟ کس طرح اپنے سوالات کا جواب حاصل کریں؟

ان سوالات کے ساتھ دوسرے بنیادی سوال بھی پیش آتے ہیں کہ جن کا جواب حاصل کرنے کے بعد پہلے والی مشکلات آسان ہوجاتی ہیں وہ یہ کہ کیا عرفان کی راہ طے کرنے اور اس راستہ کو پہچاننے کے لئے کہ جو عالم معنی تک پہنچادے موانع کی شناخت ضروری ہے؟

کیا انسان کی ترقی میں جمود وتوقف اور بعض اوقات تنزل کا سبب بننے والے امور کو پہچاننا ضروری ہے تاکہ انہیں پہچاننے کے بعد انہیں برطرف کرنے کی کوشش کی جائے یا پھر کوئی ایسا راستہ ہے کہ جس کے طے کرنے کے بعد ساری رکاوٹیں ختم ہوجائیں اور منزل مقصود پر پہنچنا ممکن ہوجائے؟ کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے جو ہر طرح کے زہر کے اثر کو ختم کردے؟

اگر کوئی ایسی چیز ہو جو ہر طرح کے درد کا علاج ہو اور ہر طرح کے زہر کے اثر کو نابود کردے تو ہمیں ہر صورت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور پھر اس زہر کو پہچاننے کی ضرورت نہیں ہے جس میں انسان گرفتار ہے۔

بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ ایسے بھی راستے ہیں جن کی شناخت کے بعد سو سالہ راہ کو ایک ہی شب میں طے کیا جاسکتا ہے اور ایسے عوامل ہیں کہ جن کے ہونے کے بعد رکاوٹوں کی شناخت کے بغیر انہیں راستے سے ہٹا کر منزل مقصود تک پہنچا جاسکتا ہے۔

مرحوم محدث نوریؒ یقین کو انہیں عوامل میں سے قرار دیتے ہیں اور یقین کی تأثیر اس قدر زیادہ

ہے کہ رکاوٹوں کے جزئیات کو پہنچانے بغیر ان کے آثار کو نابود کر کے انسان کی ترقی کے اسباب فراہم کئے جا سکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: جو اپنے دل کو بری صفات سے پاک کرنا اور پسندیدہ صفات سے آراستہ کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ قلبی بیماریوں کی جزئیات و علاج اور اس کی ضد کی شناخت کی زحمت برداشت کرنے کی بجائے نور یقین حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ایسا یقین جو دل میں جگہ بنالے وہ خود بخود دل کو تمام آلودگیوں سے پاک کر دے گا اور تمام پسندیدہ صفات کے نور سے منور کر دے گا اس لئے کہ یقین کے بغیر قلبی و روحانی امراض کو دور کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اپنے اندر پسندیدہ خصلت پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روایات میں ان تمام پسندیدہ عادتوں کو یقین کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے[1]

اس کے بعد مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: جوئے شیر لانا، یقین کی منزل پیدا کرنے سے کہیں آسان ہے لیکن جو اس کا مالک ہو اس کا دل ایسا نورانی ہو جاتا ہے کہ رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں یا کم سے کم وہ بے اثر ہو جاتی ہیں۔

ہم یہاں اسی پر ہی اکتفا کرتے ہیں اس سے زیادہ تفصیل کے طالب کتاب ''کامیابی کے اسرار'' کی پہلی جلد کے باب یقین کی طرف رجوع کریں۔

۱۔ دار السلام: ۳/ ۱۵۰

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ضروری ہے

سب سے ضروری اور اہم ترین دعا کہ غیبت کے زمانے کے لوگوں کو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا ہے کیونکہ آنحضرتؑ ہمارے سید وسردار اور ہمارے زمانے کے مالک ہیں۔یہی نہیں بلکہ صاحب امر، ولی اور تمام کائنات کے سرپرست ہیں۔

لیکن کیا آپ سے غافل ہوا جاسکتا ہے؟ جب کہ آنحضرت ہمارے امام ہیں اور امام سے غفلت یعنی اصول دین میں سے ایک اصل سے غفلت ہے۔

اپنے لئے اور اپنے اقرباء واحباب کے لئے دعا کرنے سے پہلے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔

مرحوم سید بن طاؤس کتاب ''جمال الاسبوع'' میں لکھتے ہیں:

ہمارے ہادی ورہنما علیہم السلام امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کے متعلق خاص اہمیت کے قائل تھے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرتؑ کے لئے دعا اہل اسلام وایمان کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ہم نے ایک روایت نقل کی کہ امام صادق علیہ السلام نماز ظہر کی تعقیب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق میں مکمل دعا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے لئے دعا کرتے تھے۔

ہم نے اعمال شب وروز کے باب میں نماز عصر کی تعقیبات میں ایک حصہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا سے مخصوص کیا ہے۔

اگر کوئی چاہے کہ اس عمل کی دلیل بیان کرے تو یہ واضح ہے کہ جو اسلام میں ان دو بزرگ ہستیوں کے مقام وحیثیت کو پہچان لے تو ان دونوں ہستیوں کا یہی کام بہت خوبصورت دلیل ہوگی۔[1]

نیز سید بن طاؤس برادران دینی کے لئے دعا کے فضائل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

۱۔جمال الاسبوع:۳۰۷

اگر دینی بھائیوں کے لئے دعا اس قدر ثواب وفضیلت رکھتی ہے تو تمہارے اس سلطان (ع) کے لئے دعا کی فضیلت کیا ہوگی جو کہ تمہاری خلقت کا باعث ہے؟ نیز یہ عقیدہ کہ اگر آنحضرتؑ نہ ہوتے تو پروردگار عالم تم کو خلق نہ کرتا ان کا مرتبہ بہت بلند اور عالی ہے۔

اگر یہ امام نہ ہوتے تو نہ صرف ان کے زمانے میں بلکہ تمہارے زمانے میں بھی کسی مکلف کا وجود نہ ہوتا۔ یہ اس امام کا مقدس وجود ہے جو تمہارے اور دوسروں کے لئے لطف پروردگار کا سبب ہے اور بشریت کی تمام خوبیاں اسی کے طفیل ہیں۔

پرہیز کریں! پرہیز کریں! کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے فرد کو دوستی و دعا میں آنحضرتؑ پر مقدم کردیں۔ اس عظیم الشأن مولا کے حق میں دعا کرنے کے لئے اپنے دل وزبان کو ایک کرلیں۔

ہم نے جو کچھ عرض کیا اس سے آپ کہیں یہ خیال نہ کریں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہماری دعا کے محتاج ہیں۔ اگر کسی کا ایسا عقیدہ ہو تو وہ اپنے عقیدے اور دوستی میں بیمار ہے بلکہ ہم نے جو کچھ عرض کیا اس کا یہ مقصد تھا کہ ہم آپ پر آنحضرتؑ کے عظیم حق اور بزرگ احسان کو بیان کریں تا کہ آپ اسے پہچان سکیں۔

یہ ظاہر سی بات ہے کہ اگر آپ اپنے اور اپنے عزیز واقربا کے لئے دعا کرنے سے پہلے آنحضرتؑ کے لئے دعا کریں تو پروردگار عالم باب اجابت کو آپ پر جلدی کھولے گا اس لئے کہ اے بندہ خدا! تو نے باب اجابت دعا کو اپنے مظالم سے خود ہی بند کردیا ہے۔

لہٰذا اگر مولا کے لئے دعا کے ذریعہ خداوند متعال اور زندوں اور مردوں کے مالک ومختار کے حضور میں جائیں اور دعا کریں تو امید ہے کہ آپ کے لئے اس بزرگ ہستی کی وجہ سے باب اجابت کھل جائے تا کہ آپ اور جن کے لئے آپ نے دعا کی ہے، ان سب کے لئے فضل الٰہی شامل حال ہوسکے اور اس کی رحمت، کرم اور عنایت ہماری طرف متوجہ ہوجائے کیونکہ آپ نے اپنی دعا میں اس کی رسی کو تھام رکھا ہے۔

ممکن ہے کہ آپ یہ کہیں: ''میں ایسے افراد کو جانتا ہوں جو کہ میرے اساتذہ میں سے ہیں مگر وہ بھی یہ عمل انجام نہیں دیتے'' لیکن میں جانتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے مولا صلوات اللہ علیہ سے غفلت برتی اور ان کے متعلق کوتاہی اور سستی کی۔

اس اشکال کے جواب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے جو کام کہا ہے، اسے انجام دیجئے کیونکہ یہ حقیقت واضح وروشن ہے کہ جو ہمارے مولا کے متعلق سہل انگاری کرے اور سستی دکھائے تو خدا کی قسم وہ ایسے شبہ میں مبتلا ہوگا کہ جو اس کی رسوائی کا باعث بنے گا۔

پھر سید بن طاؤسؒ فرماتے ہیں: کیا آپ سوچ رہے ہیں کہ اس بارے میں ائمہ اطہار علیہم السلام کی کیا رائے ہے؟ کیا انہوں نے آپ کی طرح کبھی بھی آنحضرتؑ کے لئے دعا کی اہمیت سے لاپرواہی کی اور اسے سبک شمار کیا؟

اس بناء پر واجب نمازوں میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان لوگوں کے لئے زیادہ دعا کرنے سے گریز نہ کریں کہ جن کے لئے دعا کرنا جائز ہے۔

میں اپنی سند سے محمد بن علی بن محبوب سے روایت نقل کرتا ہوں جو کہ اپنے زمانہ میں اہل قم کے عالم دین تھے، انہوں نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''کلّما کلّمت اللّٰہ تعالیٰ فی صلاۃ الفریضۃفلیس بکلام''

واجب نماز میں خدا سے جو کلام کرے، وہ نماز کو باطل کرنے والا کلام نہیں ہے۔

نیز سیدؒ فرماتے ہیں: جو ہم نے بیان کیا اس کی بنا پر اب ہمارے پاس آنحضرتؑ کے لئے دعا نہ کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں بچتا ہے[1]

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: آیات قرآن اور روایات کی بنیاد پر دعا اہم ترین عبادت

۱۔فلاح السائل:۴۴

میں سے ہے اور اس میں شک وشبہ نہیں ہے کہ انسان کی سب سے اہم اور باعظمت دعا اس کے لئے ہے کہ پروردگار عالم نے جس کے حق کو اور جس کے لئے دعا کرنے کو سب پر واجب قرار دیا ہے اور اسی کے وجود کی برکت سے تمام مخلوقات تک نعمت الٰہی پہنچ رہی ہے۔

نیز اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ خدا کے ساتھ مشغول رہنے سے مراد اس کی عبادت میں مصروف رہنا ہے پس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ہمیشہ دعا کرنا خدا کی عبادت واطاعت کی توفیق کا باعث بنے گا اور خدا اسے اپنے اولیاء میں قرار دے گا۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے مولا حضرت حجت ارواحنافداہ کے لئے دعا میں پابندی کرنا اور آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے پروردگار عالم سے دعا کرنا اور اس عظیم امامؑ کے غم واندوہ کو برطرف کرکے نشاط پیدا کرنا خدا کی محبت تک رسائی اور عبادت الٰہی کی توفیق کے حصول کا باعث ہے۔

پس مومنوں پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ اس اہم ترین فریضہ کی طرف خاص توجہ دیں۔

جو واقعہ ہماری گفتگو کی تائید کرتا ہے وہ یہ ہے کہ میرے ایک عزیز برادر ایمانی (خدا ان کا سایہ سلامت رکھے) جناب مرزا محمد باقر اصفہانی کہتے ہیں:

میں نے انہی چند راتوں میں عالم مکاشفہ (خواب اور بیداری کی درمیانی حالت) میں حجت خدا اور اپنے آقا ومولا حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا:

اپنی تقریروں میں لوگوں سے کہو اور انہیں حکم دو کہ توبہ کریں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کریں اور یہ دعا نماز میت کی طرح واجب کفائی نہیں ہے کہ جو کچھ لوگوں کے انجام دینے سے دوسروں سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ پنجگانہ نماز کی طرح ہے کہ جو ہر بالغ وعاقل پر واجب ہے.....۔

مذکورہ مطالب سے واضح ہو گیا کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔

۱۔ فلاح السائل: ۴۴

کائنات کی سب سے مظلوم ہستی

ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کی ضرورت کو بیان کیا لیکن افسوس ہے کہ آج نہ صرف فردی عبادات میں بلکہ بہت سی اجتماعی مذہبی مجالس میں بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی یاد اوران کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا سے غفلت برتی جاتی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ابھی تک ہم کس حد تک آنحضرتؑ سے غافل رہے ہیں تو احساس ہوگا کہ آنحضرتؑ کائنات کی سب سے مظلوم ہستی ہیں۔

اب ہم آنحضرتؑ کی مظلومیت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

۱۔ حجۃ الاسلام والمسلمین مرحوم حاج سید اسماعیل شرفی نے نقل کیا ہے:

میں مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں مصروف تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے سرہانے زائرین کی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس لئے اس جگہ پروردگار عالم سے دعا کی کہ ہمیں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں مشرف فرمائے اور میری آنکھوں کو ان کے جمال پرنور سے منور فرمائے۔

میں زیارت میں مصروف تھا کہ اچانک خورشید تاباں کا جمال ظاہر ہوا۔ اگر چہ اس وقت میں آنحضرتؑ کو نہ پہچان پایا لیکن شدت سے ان کی طرف مائل ہو گیا، سلام کے بعد آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟

فرمایا: میں کائنات کی سب سے مظلوم ذات ہوں۔

میں سمجھ نہ پایا اور اپنے آپ سے کہنے لگا شاید آپ نجف کے بزرگ علماء میں سے ہیں لیکن چونکہ لوگ ان کی طرف راغب نہیں ہوئے ہیں اس لئے خود کو کائنات کی سب سے مظلوم ذات سمجھتے ہیں لیکن اسی وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی بھی میرے ساتھ موجود نہیں ہے۔

اب میں سمجھا کہ کائنات میں سب سے مظلوم ذات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سوا کوئی اور

نہیں ہے اور میں نے آنحضرتؑ کے حضور کی نعمت کو جلدی ہاتھ سے گنوا دیا۔

۲۔ حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید احمد موسوی حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے شیدائیوں میں سے ہیں انہوں نے حجۃ الاسلام والمسلمین عالم ربانی مرحوم حاجی شیخ محمد جعفر جوادی سے نقل کیا ہے کہ آپ عالم کشف وشہود میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں مشرف ہوئے اور آپؑ کو بہت ہی غمگین پایا آپ سے آپ کا حال معلوم کیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا: میرا دل خون ہے! میرا دل خون ہے!

۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عالم مکاشفہ میں قم کے ایک عالم دین سے فرمایا:

''..... ہمارے مہدی اپنے زمانہ میں مظلوم ہیں جہاں تک ہو سکے مہدی کے متعلق بیان کرو اور لکھو، اور ااگر اس معصوم کی شخصیت کے بارے میں کچھ کہا تو گویا تمام معصومین علیہم السلام کے بارے میں کہا ہے چونکہ تمام معصومین علیہم السلام ولایت وامامت میں ایک ہی ہیں اور چونکہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے لہٰذا مناسب یہی ہے کہ آپ کے متعلق زیادہ گفتگو کی جائے''۔

آخر میں فرمایا:

میں پھر تاکید کر رہا ہوں کہ ہمارے مہدیؑ کے بارے میں زیادہ بیان کرو اور لکھو، ہمارے مہدیؑ مظلوم ہیں اور ان کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا اور لکھا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ لکھنا اور بیان کرنا چاہئے تھا۔[1]

۱۔ بوستان ولایت: ۱۸/۲

مرحوم حاجی شیخ رجب علی خیاط کی ایک نصیحت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مظلومیت سے آگاہ ہو جانے کے بعد اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت کے لئے دعا کرنے سے ہمارا ہدف مختلف مقامات تک پہنچنا نہ ہو بلکہ تقرب الٰہی اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضایت وخوشنودی کو معیار قرار دیں۔

اب اس اہم واقعہ کی طرف توجہ فرمائیں:

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے منتظر مرحوم شرفی بیان کرتے ہیں:

جب میں تبلیغ کے لئے مشہد مقدس سے دیہاتوں میں جایا کرتا تھا تو ایک مرتبہ رمضان المبارک کے ایام میں ایک سفر کے دوران مجھے اپنے ایک دوست کے ساتھ تہران میں حاجی شیخ رجب علی خیاط سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جو ہمیشہ سے انتظار کی راہ میں ثابت قدم رہے اور ہم نے ان سے راہنمائی کی درخواست کی۔

انہوں نے ہمیں آیت کریمہ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ... ﴾ کے ختم کا طریقہ سکھایا[1] اور فرمایا: پہلے صدقہ دو اور چالیس دن روزہ رکھو اور یہ ختم روزہ کی حالت میں انجام دو۔

حاجی شیخ رجب علی خیاط نے جو اہم نکتہ بیان فرمایا وہ یہ تھا کہ اس ختم سے تمہارا مقصد یہ ہو کہ امام رضا علیہ السلام سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا تقرب طلب کرو اور مادی حاجتیں مدنظر نہ رکھو۔

مرحوم آقا شرفی نے فرمایا: میں نے ختم شروع کیا لیکن اسے جاری نہ رکھ سکا، لیکن میرا دوست کامیاب ہو گیا اور اس نے اسے مکمل کر لیا اور جب ہم مشہد پہنچے تو وہ امام رضا علیہ السلام کے حرم میں زیارت سے مشرف ہوا تو وہ متوجہ ہوا کہ آنحضرتؑ کو نور کی شکل میں دیکھ رہا ہے۔ رفتہ رفتہ اس میں یہ حالت قوی ہوتی گئی اور اب وہ آنحضرتؑ کو دیکھنے اور آپؑ سے بات کرنے پر قادر ہو گیا تھا۔

۱۔ اس ختم کا حکم رسول اکرمؐ سے نقل ہوا ہے اور مرحوم آیت اللہ حاج علی اکبر نہاوندی نے اسے کتاب "گلزار اکبری" میں روایت کیا ہے۔

اس واقعہ کو بیان کرنے سے ہمارا مقصد ایک اہم نکتہ ہے کہ جس کی دعاؤں اور توسلات میں رعائت کی جائے اور وہ یہ ہے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ نماز ادا کرنے ،دعائیں پڑھنے اور توسلات.....میں اخلاص کی رعائت کرنے کے علاوہ انہیں انجام دینے کا مقصد خدا کا تقرب ہونا چاہئے تا کہ اہلبیت اطہار علیہم السلام سے بھی نزدیک ہو جائے یعنی اپنے اعمال،خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت کی نیت سے انجام دے نہ کہ مقام ومنصب کے حصول لئے۔

مشہور روحانی افراد میں سے ایک صاحب دعاؤں اور ختم کے ذریعہ بہت سے افراد کی مشکلات حل کرتے تھے۔انہوں نے ایک شخص سے ملاقات کی جسے وہ صاحب بصیرت سمجھتے تھے اور اس سے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں خدا کے نزدیک میرا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

انہوں نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد جواب دیا:تم نے الٰہی امور میں بہت زیادہ دخل اندازی کی ہے!

اس بناء پر دعا کرنے والے کو کبھی بھی دعاؤں سے غلط استفادہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں پروردگار عالم کی اطاعت وبندگی کے قصد سے انجام دینا چاہئے نہ کہ اس کے ذریعہ خدائی امور میں دخالت کرے اور نہ ہی اسے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہئے۔

مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم تجربہ

اب ہم انتظار کے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم واقعہ بیان کرتے ہیں:

آپ بچپن سے ہی عبادت اور شرعی ریاضت میں مصروف رہتے اور آپ نے بلند روحانی ومعنوی مقاصد تک رسائی کے لئے غیر معمولی اور طاقت فرسا زحمتیں برداشت فرمائیں۔

اس بزرگ نے وہ تمام ذکر،ختم،دعائیں،نمازیں اور قرآنی آیات تحریر کر لیں تھیں جنہیں آپ

بچپن سے انجام دیتے رہے اور چونکہ اس کے ضمن میں ایسے اہم نکات اور اسرار بھی تھے جو انتہائی اہمیت کے حامل تھے لہٰذا انہی اسرار کی وجہ سے آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ ان تک سب کی رسائی ہو۔ اسی لئے آپ انہیں مخفی رکھتے تھے اور دوسروں سے چھپاتے تھے۔

مرحوم والد معظم اس کتاب کے متعلق فرماتے تھے:

مرحوم حاج شیخ حسن علی اصفہانی نے اپنی حیات کے آخری ایام میں یہ کتاب مرحوم حاج سید علی رضوی کو دے دی تھی [1]

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد ایک ایسا اہم نکتہ ہے جسے مرحوم حاج شیخ حسن علی اصفہانی نے کتاب کے آخر میں بیان فرمایا ہے اور یہ ان تمام افراد کے لئے بہت اہم درس ہے جو معنویت اور سیر و سلوک کی راہ طے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

اے کاش! میں نے یہ اذکار، اوراد و وظائف، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے نزدیک ہونے کے لئے انجام دیئے ہوتے۔

دیکھئے! ایک اہم شخصیت جس کا نام ہر خاص و عام کی زبان پر تھا اور ہے، وہ کس طرح اپنی عمر کے اختتام پر ان تمام زحمتوں اور کوششوں کے بعد آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! میں ان تمام زحمتوں اور رنج و مشقت برداشت کرنے کا ہدف امام زمانہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے تقرب کو قرار دیتا۔

کسی بھی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی غیر معمولی روحانی قوت رکھتے تھے اور لوگوں میں بہت ہی کم نظیر قدرت کے مالک ہونے کی حیثیت سے معروف تھے لیکن ان سب کے باوجود آرزو کرتے ہیں کہ کاش انہوں نے اپنی ساری جستجو اور کوششیں اپنے وقت کے

۱۔ مرحوم آیت اللہ حاج سید علی رضوی مشہد مقدس کے ربانی علماء میں تھے اور میرے والد بزرگوار کا ان سے خاص لگاؤ تھا۔

امام، کائنات کے امیر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تقرب کی راہ میں کی ہوتیں اور اس اہم قدرت و توانائی سے مریضوں کو صحت یاب کرنے اور اس طرح کے دیگر امور تک رسائی کے لئے سعی و کوشش نہ کرتا۔

انسانوں کے لئے سب سے بڑا درس یہ ہے کہ وہ جو بھی راستہ طے کریں، اس راہ کے بزرگ افراد کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور اس راہ میں ایک عمر تک تلاش و کوشش کرنے والوں کے تجربات سے سبق حاصل کریں اور ان کے سالہا سال کے تجربات کو اپنے لئے درس عبرت قرار دیں۔ ان کی زندگی کے طویل سفر کے درمیان ہاتھ آنے والے آخری نتیجہ پر پوری توجہ دیں اور اس پر عمل کریں۔

اس نکتہ پر توجہ کریں:

عظیم افراد کے اہم تجربات سے استفادہ کرنا زندگی کی قیمت اور اس کے نتیجہ میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ لہذا کوشش کریں کہ حاجی شیخ حسن علی اصفہانی کے تجربات اور ان کے مکتوبات میں کی گئی تاکید پر عمل کریں۔

ہمیں دعائیں، زیارتیں اور وہ تمام عبادتیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے تقرب کے لئے انجام دینی چاہئیں۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جس پر عمل کریں تو اپنی زندگی سے پورا پورا نتیجہ حاصل کر سکیں گے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے

دعا کرنے والے کے لئے آنحضرتؑ کی دعا

''مکیال المکارم'' کے مصنف کہتے ہیں: حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ آنحضرتؑ کی دعا بھی ہمارے شامل حال ہوتی ہے۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ نیکی اور احسان کا تقاضا ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرتؑ تمام دیگر انسانوں سے شائستہ ہیں۔ نیز کتاب ''منہج الدعوات'' میں نقل کی گئی دعا میں موجود ہے کہ آنحضرتؑ پروردگار عالم سے اپنے ظہور میں تعجیل کے لئے عرض کرنے کے بعد یوں فرماتے ہیں:

''.....وَاجْعَلْ مَنْ يَتَّبِعُنِي لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ مُؤَيَّدِيْنَ وَفِي سَبِيْلِكَ مُجَاهِدِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ أَرَادَنِي وَأَرَادَهُمْ بِسُوءٍ مَنْصُوْرِيْنَ.....''

جو تیرے دین کی نصرت میں میری پیروی کرتا ہے اس کی حمایت فرمایا اور اسے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں میں سے قرار دے اور انہیں ان افراد پر غلبہ عطا فرما جو ہماری اور ان کی نسبت برا قصد رکھتے ہیں۔

بلا شبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا آنحضرتؑ کی پیروی اور نصرت کی ایک قسم ہے اور چونکہ دین و ایمان اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کی ایک قسم زبان سے نصرت ہے اس لئے آنحضرتؑ کے لئے دعا کرنا زبانی نصرت شمار ہوتی ہے اور یہ کسی سے ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح علی بن ابراہیم قمی کا اپنی تفسیر میں بیان ہماری بات کی تائید کرتا ہے۔ وہ آیہ مبارکہ ﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا﴾[1] ''جب مورد تحیت

---

[1] سورہ نساء آیت: ۸۶

واقع ہوتو اس سے بہتر تحیت سے جواب دو یا کم از کم اسی طرح جواب دو'' کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یہاں پر تحیت سے مراد سلام اور دوسرے نیک اعمال ہیں۔

واضح ہے کہ دعا احسان و نیکی کی سب سے بہتر قسم ہے اس بناء پر اگر مومن اپنے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرے اور یہ کام مخلصانہ طور پر انجام دے تو اس کا مولا بھی جزا کے طور پر اس کے لئے مخلصانہ دعا کرے گا اور یہ واضح سی بات ہے کہ کسی شخص کے لئے آنحضرتؑ کی دعا ہر بھلائی کی کلید اور ہر نقصان و ضرر کو نابود کرنے کا وسیلہ ہے۔

ہمارے اس قول پر گواہ کتاب ''خرائج'' میں مرحوم قطب راوندی کا قول ہے، وہ کہتے ہیں:

اہل اصفہان کے ایک گروہ (جس میں ابوعباس، احمد بن نصر اور ابوجعفر بن محمد بن علویہ بھی شامل تھے) نے میرے لئے بیان کیا ہے کہ اصفہان میں عبدالرحمٰن کے نام سے ایک شخص تھا جو کہ شیعہ تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے سب لوگوں میں سے امام علی النقی علیہ السلام کی امامت قبول کی اور انہیں اپنا امام و پیشوا قرار دیا ہے؟!

اس نے جواب دیا: ہم نے کچھ ایسی چیزیں دیکھیں جن کی وجہ سے میں نے خود پر لازم جانا کہ میں انہیں اپنا امام قرار دوں۔ میں فقیر تھا لیکن جرأت مند اور قادرالکلام تھا یہی وجہ ہے ایک سال اہل اصفہان نے مجھے شہر سے نکال دیا میں بھی ایک گروہ کے ساتھ شکایت اور انصاف کے لئے متوکل عباسی (جو حاکم وقت تھا) کے دربار میں گیا۔

جب ہم اس کے دربار میں پہنچے تو اسی وقت امام علی نقی علیہ السلام کو حاضر کرنے کا حکم دیا گیا میں نے حاضرین میں سے کچھ افراد سے پوچھا: یہ کون ہے جسے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: یہ امام علی علیہ السلام کی اولاد میں سے ان کا ایک فرزند ہے جسے شیعہ اپنا امام و رہبر سمجھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ متوکل نے انہیں قتل کرنے کے ارادہ سے بلایا ہے۔

ہم نے کہا: اس وقت یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک یہ دیکھ نہ لوں وہ کیسے آدمی ہیں؟

کچھ دیر کے بعد اس نے آنحضرتؑ کو دیکھا کہ آپ ایک گھوڑے پر سوار ہوکر تشریف لائے اور لوگ آپ کے دائیں اور بائیں طرف صف باندھے آپ کو دیکھ رہے تھے اور انہیں دیکھتے ہی میرے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی اور میں نے دل ہی دل میں آپ کے لئے دعا مانگنا شروع کردی کہ پروردگارا! متوکل (لعین) کے شر کو آپ سے دور فرما۔

آنحضرتؑ لوگوں کے درمیان چل رہے تھے اور اپنے گھوڑے کی گردن کے بالوں پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ نہ داہنی طرف دیکھتے تھے نہ بائیں طرف اور میں بھی دل میں حضرت کے لئے دعا کررہا تھا۔ جب آپ میرے نزدیک پہنچے تو میری طرف دیکھ کر فرمایا:

"**استجاب اللّٰہ دعاک وطوّل عمرک وکثّر مالک وولدک**"

خدا تمہاری دعا مستجاب کرے، طول عمر دے اور مال واولاد میں کثرت عطا فرمائے۔

آپ کی ہیبت اور وقار سے میرا بدن کانپنے لگا اور میں اپنے دوستوں کے سامنے زمین پر گر پڑا۔

انھوں نے پوچھا: کیا ہوا؟

میں نے کہا: ٹھیک ہوں اور اس واقعہ کو کسی سے نقل نہ کیا۔

اس کے بعد اصفہان واپس آ گیا حضرت کی دعا کی وجہ سے پروردگار عالم نے مال وثروت کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے، یہاں تک کہ اگر آج اپنے گھر کا دروازہ بند کردوں تو جو سامان گھر کے اندر ہے اس کی قیمت ہزاروں درہم کے برابر ہوگی اور یہ ان اموال کے علاوہ ہے جو گھر کے باہر ہیں پروردگار عالم نے آپ کی دعا کی بنا پر مجھے دس فرزند عطا کئے اور میری عمر ستر سال سے زیادہ ہوچکی ہے۔

میں نے اس بلند مرتبہ شخص کو اپنا رہبر قرار دیا اور میں انہیں اپنا امام سمجھتا ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے میرے ضمیر کے متعلق خبر دی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی اور خدا نے بھی آپ کی دعا مستجاب فرمائی۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اے صاحب عقل وشعور! ذرا غور وفکر کرو اور دیکھو کہ ہمارے

سید وسردار حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اس اصفہانی شخص کی دعا واحسان کا بدلہ کس طرح چکایا؟ اور اس کے لئے کیسی دعا فرمائی حالانکہ جب اس شخص نے امامؑ کے لئے دعا کی تھی تو وہ امامؑ کے پیروکاروں میں سے نہیں تھا۔

کیا اس واقعہ کے باوجود آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ ہمارے مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کریں تو آنحضرتؑ آپ کے لئے دعائے خیر نہیں کریں گے جب کہ آپ مومن بھی ہیں؟

نہیں؛ خالق جن وانس کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اگر مومنین اس بارے میں غافل بھی رہیں تب بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مومنین کے لئے دعا کرتے ہیں کیونکہ آپؑ تمام احسانات اور نیکیوں کے پیکر ہیں۔

میرے دعویٰ کی تائید کرنے والے امور میں سے ایک یہ ہے کہ میرے بہترین و نیک دوست نے نقل کیا ہے کہ انہیں عالم خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آنحضرتؑ نے ان سے فرمایا:

"انی أدعو لکلّ مؤمن یدعولي بعد ذکر مصائب سید الشهداء علیه السلام في مجالس العزاء"

ہر وہ مومن جو مجالس سید الشہداء علیہ السلام میں ذکر مصائب کے بعد میرے لئے دعا کرے، میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

پروردگار عالم سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کی توفیق کے لئے دعا گو ہوں بیشک وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔[1]

۱۔ کمال الکارم: ۱/۳۳۳

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور

میں تعجیل کے لئے مجالس دعا کا انعقاد

جس طرح انسان تنہا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرتا ہے اسی طرح مل کر دعا کی محافل ومجالس تشکیل دیں اور آنحضرتؑ کے لئے دعا کریں اور آپ کی یاد کو تازہ کریں۔اس طرح کی مجلس ومحفل میں دعا کے علاوہ دوسرے بھی بہت سے نیک امور مترتب ہوتے ہیں مثلاً: ائمہ معصومین علیہم السلام کے امر وامامت کو زندہ رکھنا، اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کی حدیثوں کو بیان کرنا وغیرہ.....۔

گرانقدر کتاب ''مکیال المکارم'' کے مؤلف کہتے ہیں: امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں لوگوں کی ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی مجالس ومحافل کا انعقاد کریں جن میں ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کیا جائے، اس میں ان کے بے شمار فضائل ومناقب کے بارے میں گفتگو کی جائے، آنحضرتؑ کے لئے دعا ہو اور جان ومال کو اخلاص کے طبق میں رکھ کر حضرتؑ کے سامنے پیش کیا جائے۔

ایسی محافل کا انعقاد دین خدا کی ترویج بکلمۂ خدا کی سربلندی، نیکی کرنے میں تعاون اور تقویٰ و شعائر الٰہی کی تعظیم اور ولی خدا کی نصرت ہے۔

مذکورہ مطالب سے بڑھ کر ایسی مجالس ومحافل کے انعقاد کی اور بھی بہت اہمیت ہے۔''وسائل الشیعہ'' اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں امام صادق علیہ السلام سے منقول یہ روایت بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہے:

"تزاوروا، فإنّ في زيارتكم احياءً لقلوبكم وذكراً لأحاديثنا، وأحاديثنا تعطّف بعضكم على بعض، فان أخذتم بها رشدتم ونجوتم، وان تركتموها ضللتم وهلكتم

فخذوا بها و أنا بنجاتكم زعيم"[1]

ایک دوسرے سے ملاقات کرو کیونکہ اس طرح کے دیدار اور ملاقات تمہارے دلوں کو زندہ رکھنے اور ہماری احادیث کے ذکر کا باعث بنتی ہیں اور ہماری احادیث کا تذکرہ تمہیں ایک دوسرے کی نسبت دلسوز اور زیادہ مہربان کردے گا، اگر ہماری احادیث کو دل میں بٹھا لو اور عمل کرو تو ہدایت پاؤ گئے اور ہلاکتوں سے نجات حاصل کرو گیا وراگر انہیں چھوڑ دو تو گمراہ اور ہلاک ہو جاؤ گے لہذا تم ہماری احادیث کو قبول کرو، اور ہم تمہاری نجات کے ضامن ہوں ہے۔

ہمارے مذکورہ نکتہ پر یہ روایت اس طرح دلالت کرتی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس روایت میں ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جانے کا حکم اس لئے دیا ہے کیونکہ یہ ان کے امر و امامت کے زندہ کرنے اور ان کی احادیث کو یاد کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس اس کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ایسی مجالس ومحافل منعقد کرنا فضیلت واستحباب کا حامل ہے اور اس ائمہ اطہار علیہم السلام بھی اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی حدیث ''اربع مائۃ'' میں کچھ مطالب بیان فرمائیں ہیں کہ جو ہماری بحث کے موضوع سے مربوط ہیں:

"إنّ اللّٰه تبارک وتعالی إطّلع إلی الأرض فاختارنا، واختار لنا شيعة ينصروننا، ويفرحون لفرحنا، ويحزنون لحزننا، ويبذلون أموالهم وأنفسهم فينا، أُولٰئک منّا و إلينا، الخبر"[2]

بیشک پروردگار عالم کرۂ زمین سے واقف ہے اور اس نے ہمیں انتخاب کیا اور ہمارے لئے شیعہ منتخب کئے جو ہماری مدد کرتے ہیں، ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں، ہمارے غم میں محزون ہوتے

۱۔ وسائل الشیعہ: ۱۱/۵۶۷

۲۔ الخصال: ۲/۶۳۵

ہیں، اپنی جان مال ہماری راہ میں قربان کرتے ہیں وہ ہم سے ہیں اور ہماری ہی طرف پلٹ کر آئیں گے۔

توجہ: یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات ایسی بزم منعقد کرنا واجب ہے مثلاً جس وقت لوگ انحراف اور گمراہی میں مبتلا ہورہے ہوں اور اس طرح کی محافل ومجالس کا انعقاد ان کو فساد وگمراہی میں مبتلا ہونے سے روکنے اور ان کی ہدایت راہنمائی کا باعث ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دلائل کے پیش نظر گمراہوں کی راہنمائی، مفسدوں اور اہل بدعت کو روکنے کا وجوب حاصل ہوجاتا ہے البتہ ہر حال اور ہر صورت میں پروردگار عالم ہی انسان کی حفاظت کرنے والا اور اسے گناہوں سے بچانے والا ہے۔[1]

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقامات

ہم یہاں قارئین کرام کی معلوم میں اضافہ کے لئے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقامات کا تذکرہ کریں گے۔

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ کچھ ایسے مقامات ہیں کہ جو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہیں اور آپ کے نام سے ہی معروف ہیں جیسے: نجف اشرف میں ''وادی السلام'' مسجد سہلہ، مسجد حلہ، شہر مقدس قم میں مسجد جمکران اور.....

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جن افراد نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھا ہے وہ انہیں مقامات پر آنحضرتؑ کی زیارت سے شرفیاب ہوئے ہیں یا پھر ان مقامات پر آنحضرتؑ کے کچھ معجزے رونما ہوئے ہیں اسی لئے ان مقامات کو مبارک ومسعود شمار کیا جاتا ہے۔

۱۔ کمال الکلام: ۲/۱۶۹

یہ وہ مقامات ہیں جہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے زیادہ مانوس ہو سکتے ہیں یہاں ملائکہ الٰہی آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ان مقامات پر شیاطین کی آمد و رفت کم ہوتی ہے اور یہ امر بارگاہ معبود میں دعا اور عبادت کی قبولیت کا ایک سبب ہے۔

بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ پروردگار عالم مقدس مقامات جیسے مساجد، ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم، امام زادوں کے مقبرے اور شہر کے دور و نزدیک واقع صلحاء اور نیک افراد کی قبروں کے پاس عبادت کئے جانے کو دوست رکھتا ہے۔

یہ گمراہی سے دچار یا پریشان و مضطر، بیمار، مقروض، مظلوم، خوفزدہ محتاج و ضرورت مند اور ان جیسے دوسرے افراد کے لئے خداوند عالم کا غیبی لطف ہے۔ اسی طرح وہ تمام افراد جن کے وجود کو غم و اندوہ نے پوری طرح سے گھیر لیا ہے کہ جس کی وجہ سے ان کے افکار پراکندہ ہیں، ظاہر مضمحل اور حواس باختہ ہیں یہ سب کے سب ان مقدس مقامات پر پناہ حاصل کرتے ہیں اور تضرع و زاری اور صاحب مقام کو وسیلہ قرار دے کر پروردگار عالم کی بارگاہ میں دست نیاز بلند کرتے ہیں دردوں کی دوا اور شریر افراد کے گزند سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بہت سے موارد میں لوگ ان مقامات سے اپنی مرادیں پا کر لوٹے ہیں، شفا کی امید لے کر آنے والا بیمار شفایاب ہو کر پلٹے ہیں، انصاف کی امید لے کر آنے والا مظلوم اپنا حق لے کر واپس جاتا ہے اور مضطرب و پریشان حال پرسکون واپس جاتا ہے۔

البتہ یہ فطری بات ہے کہ جو بھی ان مقدس مقامات کی تعظیم و اکرام میں زیادہ کوشاں ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ خیر و برکت حاصل کر سکے گا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہ سارے مقامات خانہ خدا کا جزو ہوں جن کے متعلق پروردگار عالم نے حکم فرمایا ہے کہ یہ گھر مقدس شمار کئے جائیں اور ان میں پروردگار عالم کا نام لیا جائے۔ اور جو بھی ان میں صبح و شام پروردگار عالم کی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے ہیں، وہ کامیاب ہیں۔

یہاں اس مطلب کی اس سے زیادہ وضاحت نہیں کی جاسکتی ہے۔

۱۔ مسجد کوفہ کی فضیلت

﴿ظہور کے زمانہ میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا مصلیٰ﴾

مسجد کوفہ ان چار مسجدوں میں سے ایک ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس کی طرف کوچ کیا جائے اور اسے باعظمت سمجھا جائے۔

وہ چار مسجدیں مسجد الحرام (مکہ)، مسجد النبیؐ (مدینہ)، مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور مسجد کوفہ ہیں۔

مسجد کوفہ ان چار مقامات میں سے ہے جہاں انسان نماز قصر اور تمام پڑھنے میں مخیّر ہے اور وہ چار مقامات مسجد الحرام، مسجد النبیؐ، حرم امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ ہیں۔

مسجد کوفہ وہ مقام ہے جہاں انبیاء اور ان کے اوصیاء نے نماز ادا کی ہے اور انشاء اللہ عنقریب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اسی مقام پر نماز بجالائیں گے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے: اس مسجد میں ہزار پیغمبروں اور پیغمبروں کے ہزار اوصیاء نے نماز ادا کی ہے۔[۲]

مسجد کوفہ کے اعمال بہت زیادہ ہیں جنہیں سید عالی مقام علی بن طاؤسؒ نے کتاب ''مصباح الزائر'' میں بیان کیا ہے لیکن ہم نے یہاں بحث کے طولانی ہونے کے خوف سے انہیں بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔

۱۔ نجم الثاقب: ۴۷۳

۲۔ مفتاح الجنات: ۱/۴۱۰

۲۔ مسجد سہلہ کی فضیلت

﴿مقام حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف اس مسجد میں واقع ہے﴾

مسجد سہلہ شہر کوفہ میں مسجد اعظم کے بعد سب سے بافضیلت مسجد ہے کیونکہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کا گھر ہے۔اس طرح اس جگہ حضرت خضر علیہ السلام داخل ہوئے اور ان کا مسکن بھی یہیں ہے۔

روایت میں ملتا ہے کہ صالحین، پیغمبروں اور رسولوں کا مقام بھی یہاں ہی ہے اس مسجد کی فضیلت میں بہت سی روایتیں بیان ہوئی ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا:

" أترانی أنظر إلی صاحب الأمر داخلاً إلی مسجد السهلة بأهله وعیاله ومتّخذه منزلاً له، وإنّ اللّٰه تعالی لم یرسل نبیاً قطّ إلّا وصلّی فیه، وکلّ من أقام فیه فکأنّما أقام فی خیمة رسول اللّٰه وما من مؤمن ولامؤمنة الّا وقلبه یحنّ الیه، وفیه حجر علیه صور جمیع الأنبیاء صلوات اللّٰه علیهم.

وما من احد یصلّی فیه ویدعو بنیّة خالصة إلّا أعطاه اللّٰه حاجته، ومامن احد یطلب فیه الأمان إلّا آمنه اللّٰه من کلّ مایخاف، ومامن یوم او لیلة الّا وتنزّل الملائکة لزیارته وعبادة اللّٰه فیه، ومالم أذکره لک من فضیلة هذا المسجد أکثر مما ذکرته"

کیا یقین کرو گے کہ میں حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کو دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں داخل ہو گئے ہیں اور وہاں سکونت اختیار کر لی ہے؟ پروردگار عالم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے وہاں نماز ادا کی اور جو اس جگہ قیام کرے گویا اس نے رسول خداؐ

کے خیمہ میں قیام کیا ہے۔ایسا کوئی مؤمن مرد اور عورت نہیں ہے جس کا دل اس مقدس مقام پر جانے کے لئے آزردہ مند نہ ہو اس مسجد میں ایک پتھر ہے جس پر تمام انبیاء کی تصویر نقش ہے۔

جو بھی اس مسجد میں خالص نیت کے ساتھ نماز پڑھے اور دعا کرے پروردگار عالم اس کی حاجت کو پورا کرے گا اور جو بھی اس میں امان چاہے پروردگار عالم ہر اس چیز سے اسے امان دے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کوئی ایسا روز و شب نہیں ہے جس میں آسمان کے ملائکہ یہاں زیارت اور عبادت خدا کے لئے نہ آتے ہوں۔اس مسجد کے فضائل جو ہم نے بیان نہیں کئے وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ جو بیان کئے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

" من صلّى ركعتين في مسجد السهلة زاد اللّٰه في عمره عامين"

جو بھی مسجد سہلہ میں دو رکعت نماز پڑھے پروردگار عالم اس کی عمر میں دو سال اضافہ کردے گا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے:

"إنّ منه يكون النفخ في الصور، ويحشر من حوله سبعون ألفاً يدخلون الجنة بغير حساب"

اسی جگہ صور پھونکا جائے گا اور اس مسجد کے اطراف سے ستر ہزار افراد محشور ہوں گے اور حساب کے بغیر بہشت میں داخل ہوں گے۔

ابن قولویہ نے "کامل الزیارات" میں معتبر سند کے ساتھ حضرمی سے اور انہوں نے امام باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرمی کہتے ہیں:

میں نے امامؑ سے عرض کیا: حرم خدا اور حرم رسولؐ کے بعد سب سے افضل مقام کون سا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا:

"الكوفة يا أبابكر، هي الزكيّة الطاهرة، فيها قبور النبيين المرسلين وغير

المرسلين والأوصياء الصادقين، وفيها مسجد سهيل الذي لم يبعث اللّٰه نبياً إلّا وقد صلّى فيه.

ومنها يظهر عدل اللّٰه، وفيها يكون قائمه والقوّام من بعده، وهي منازل النبيين والأوصياء والصالحين"

اے ابا بکر! وہ مقام کوفہ ہے۔ وہ پاکیزہ وطاہر مقام ہے اس جگہ انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین اور ان کے اوصیاء صادقین کی قبریں ہیں، وہاں مسجد سہلہ بھی واقع ہے کہ جس میں ہر مبعوث ہونے والے نبی نے نماز ادا کی ہے۔

وہاں سے عدل خدا ظاہر ہوگا، قائم خدا اور ان کے بعد کے قائمین اسی شہر میں ہوں گے یہ انبیاء، اوصیاء اور صالحین کا شہر ہے۔[1]

۳۔ مسجد مقدس جمکران

جمکران (قم) میں اس مسجد کو بنانے کا حکم حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے دیا ہے اور وہ بھی بیداری کے عالم میں۔

پرہیز گار و پارسا شخص جناب شیخ حسن بن مثلہ جمکرانیؒ کہتے ہیں:

۳۹۳ ہجری ماہ مبارک رمضان کی سترہویں تاریخ اور سہ شنبہ کی رات تھی کہ جب میں اپنے گھر میں سو رہا تھا اور رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا کہ کچھ لوگ ہمارے گھر آئے اور مجھے بیدار کیا اور کہنے لگے اٹھو، چلو تمہیں حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ نے بلایا ہے ان کی دعوت قبول کرو۔

حسن بن مثلہ کا بیان ہے: میں تیزی سے اٹھ کر تیار ہوا اور پھر میں نے کہا مجھے کپڑے تبدیل کرنے کی اجازت دیں۔

۱۔ مفاتیح الجنات: ۱/۴۲۶

اچانک دروازے کی طرف سے آواز آئی یہ تمہارا پیراہن نہیں ہے، چنانچہ اسے رکھ دیا اور پاجامہ اٹھایا تو پھر آواز آئی وہ بھی تمہارا نہیں ہے اپنا پاجامہ پہنو، اسے پھینک دیا اور اپنا پاجامہ پہنا اور گھر کی چابی کی تلاش میں تھا کہ آواز آئی چابی کی ضرورت نہیں ہے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

دروازہ پر پہنچا دیکھا بزرگوں کی ایک جماعت میری منتظر ہے، سلام وآداب بجالایا۔ انہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید کہا اور ہمیں اس جگہ لے گئے جہاں اس وقت مسجد جمکران موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا فضا نورانی ہے ایک تخت لگا ہوا ہے اور اس پر خوبصورت قالین بچھا ہے اور خوبصورت تکیہ بھی لگا ہوا ہے ایک جوان جس کی عمر تیس سال ہوگی، اس تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا ہے۔ ایک ضعیف شخص ایک ہاتھ میں کتاب لئے ہوئے اس کے لئے پڑھ رہا ہے اور ان کے اطراف میں ساٹھ سے زائد افراد موجود تھے جو اس جگہ نماز ادا کر رہے تھے جن میں سے بعض افراد نے سفید اور بعض نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، وہ ضعیف شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھے بیٹھنے کا حکم دیا اور پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے مجھے میرے نام سے پکارا اور فرمایا:

حسن مسلم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم کئی سال سے اس زمین پر غاصبانہ قبضہ کئے ہوئے ہو اور اس پر زراعت کرتے ہو ہم اسے خراب کردیں گے، پانچ سال سے تم اس پر زراعت کر رہے ہو اور اس سال پھر زراعت کرنا چاہتے ہو اب تم کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس زمین پر زراعت کرو اور ابھی تک اس زمین سے جو فائدہ اٹھایا ہے اسے واپس کرو تاکہ اس جگہ مسجد بنائی جا سکے۔

نیز اس سے کہہ دو: یہ مقدس سرزمین ہے، پروردگار عالم نے ساری زمینوں میں اسے منتخب کیا ہے اور اسے منزلت بخشی ہے اور تم نے اس زمین پر قبضہ کرلیا ہے اور اپنی زمینوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔

پروردگار عالم نے اس کی سزا کے طور پر تمہارے دو جوان بیٹوں کو تم سے لے لیا لیکن تم متوجہ نہ ہوئے اور اگر اب بھی تمہیں جو حکم دیا ہے اس پر عمل نہیں کرو گے تو تمہارے لئے ایسا عذاب الٰہی آئے گا کہ تم خود بھی سمجھ نہ پاؤ گے۔

جناب حسن مثلہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سید وسردار! اس پیغام کو پہنچانے کے لئے میں کوئی نشانی یا علامت چاہتا ہوں اس لئے کہ لوگ علامت اور دلیل کے بغیر میری بات نہیں سنیں گے اور نہ ہی قبول کریں گے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

ہم اس جگہ ایک علامت چھوڑ جائیں گے، تم جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچادو اور سید ابوالحسن[1] کے پاس بھی جاؤ اور ان سے کہو: اٹھو اور اس زمین کی حدود معین کرو اور گذشتہ سالوں کا منافع حسن بن مسلم سے لے کر مسجد تعمیر کرنے کے لئے لوگوں کو دے دو اور اگر پیسہ کم پڑے تو باقی پیسہ رہق اردھال کی طرف زمین کے غلّہ سے لے لینا اور مسجد مکمل کرو ہم نے (رہق) کی آدھی ملکیت کو مسجد کے لئے وقف کر دیا ہے ہر سال اس کی درآمد کو وہاں سے لایا جائے اور اس مسجد کی عمارت پر صرف کیا جائے۔

اور لوگوں سے کہو: اس جگہ شوق واشتیاق کے ساتھ اکٹھے ہوں اور اس کی تعظیم کریں اور اس جگہ چار رکعت نماز ادا کریں[2]

جناب حسن بن مثلہ کہتے ہیں:

میں نے اپنے آپ سے کہا گویا یہ وہی جگہ ہے جسے آپ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی مسجد سمجھتے ہیں اور اس جوان کی طرف اشارہ کیا جو ٹیک لگائے بیٹھا تھا، پس اس جوان نے میری طرف

۱۔ قابل ذکر ہے مسجد جمکران کا واقعہ بیداری کے عالم میں حسن بن مثلہ کے لئے پیش آیا یہ جناب سید ابوالحسن الرضا کی شان و منزلت کو بیان کرتا ہے اس لئے کہ آپ کے زمانہ میں ائمہ اطہار علیہم السلام کی اولاد میں سے بہت سے سادات قم میں ساکن تھے لہٰذا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے آپ کا انتخاب اس بزرگوار کے مقام ومنزلت کو ظاہر کرتا ہے۔
ان کا مرقد خیابان آذر قم میں ہے اس جگہ تعیین اہل بیت علیہم السلام زیارت کی غرض سے مشرف ہوتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو مسجد جمکران مشرف ہوتے ہیں ان کے لئے شائستہ ہے اس بزرگوار کی زیارت کو بھی جائیں اور ان کی بارگاہ کے مجاوروں اور پڑوسیوں پر لازم ہے کہ اس مقدس مقام کا احترام کریں اور ان کی زیارت کا اہتمام کریں۔

۲۔ مسجد مقدس جمکران کی نماز کا طریقہ اسی کتاب کے ص ۱۳۱ پر نقل کریں گے۔

اشارہ کر کے جانے کو کہا ہے۔

روئے زمین پر مسجد مقدس جمکران بہت ہی اہم معنوی مقام ہے اور اس مقدس مسجد میں شرفیاب ہونے والوں کو اس کا پورا احترام کرنا چاہئے اور اس کی اہمیت اور معنوی مقام پر توجہ دینی چاہئے اور اس پر فیض مقام پر شرفیاب ہونے کے بعد اپنی روح و جان کو معنویت سے سرشار اور اپنے وجود کو نورانی کرنا چاہئے۔

اس جگہ ہم بعض ایسے نکات بیان کریں گے جو اس مقدس مقام پر شرفیاب ہونے والے افراد کے لئے جاننا ضروری ہیں۔

۱۔ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے بیداری کے عالم میں جناب حسن بن مثلہ جمکرانی کے توسط سے عظیم الشان امامزادہ سید ابوالحسن لرضا کو حکم دیا کہ وہ اس مقدس مسجد کی بنیاد رکھیں اور تمام منابع اور مصادر میں یہ واقعہ بیداری کے عالم میں نقل ہوا ہے نہ کہ خواب میں۔

۲۔ حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کے مسجد جمکران کی تعمیر کے حکم سے سینکڑوں سال پہلے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس واقعہ کی خبر دی تھی۔ ایک روایت جسے صاحب ''انوار المشعشعین'' نے ذکر کیا ہے اس میں امیر کائنات حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

اس روایت میں آنحضرتؑ نے مسجد مقدس جمکران کی عظمت کے متعلق وہ راز بیان کیا ہے جسے سب لوگ سننے کی قوت نہیں رکھتے۔

۳۔ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کوفہ کے بعد مسجد مقدس جمکران آنحضرتؑ کا دوسرا مرکز ہوگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس روایت میں فرمایا ہے:

۱۔ بحارالانوار: ۵۳/۲۳۰، نجم الثاقب: ۳۸۳، اس واقعہ میں ذکر ہونے والی تاریخ صحیح نہیں ہے کیونکہ اسے مرحوم شیخ صدوق نے نقل کیا ہے اور ان کی وفات اس تاریخ سے پہلے ہوئی ہے۔

ظہور کے وقت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے سپاہیوں کا پرچم کوہ خضر (جو مسجد جمکران کے نزدیک واقع ہے) پر لہرائے گا۔

۴۔ایک بہت ہی اہم نکتہ کہ جس پر توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ مسجد مقدس جمکران نہ صرف امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت ان کی قوت کا مرکز اور روحانی و معنوی تبدیلی کا مقام نہیں ہے بلکہ آنحضرتؑ کی غیبت کے زمانہ میں بھی اس میں وہ خصوصیت موجود ہے۔

یہ نکتہ خود امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے فرمودات سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

جو بھی اس جگہ یہ نماز پڑھے گویا اس نے خانہ خدا میں نماز ادا کی اور خانہ خدا نہ صرف زمین کے جاذبہ کا مرکز ہے جو روحی اور جسمی اعتبار سے انسان کے اوپر اثر انداز ہے اور یہ ہیت معمور، آسمانی و فضائی معنوی مقام کے مقابل ہے۔

اس بنا پر اگر انسان خانہ خدا میں ہو اور اس میں نماز ادا کرے تو اس کے لئے ارتباط کی راہ کھل جاتی ہے اور اپنے آپ کو زمین و آسمان کے روحی و جسمی جاذبہ کے درمیان قرار دے دیتا ہے اور نامرئی امواج انسان کے جسم و جان میں مفید تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں اور مسجد مقدس جمکران کی اصل جگہ بھی اسی طرح کی خاصیت رکھتی ہے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا کلام بھی اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اس مقام پر نماز پڑھنا خانہ خدا میں نماز پڑھنے کی طرح ہے۔

اسی طرح مسجد مقدس جمکران کے اصل مقام میں بہت سے اسرار پوشیدہ ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے۔اسی طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"**مامن علمٍ الّا و أنا افتحه وما من سرٍّ الّا و القائم یختمه**"[۱]

کوئی بھی ایسا علم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اسے برملا نہ کیا ہو اور کوئی بھی ایسا راز نہیں ہے مگر یہ کہ

۱۔بحار الانوار ۷۷/۲۶۹

قائم اسے اختتام تک پہنچائیں گے۔

مسجد مقدس جمکران کی تعمیر اس کی عظمت اور راز کے متعلق پہلے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خبر دی تھی اور اس کے تمام اسرار حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت لوگوں پر عیاں ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

ہم اس پر عظمت زمانہ کی یاد پھر سے تازہ کرتے ہیں اور پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں جتنی جلدی ممکن ہو اس نورانی دور کو پہنچا دے تا کہ عالم وجود کے اسرار فاش ہو جائیں اور تمام عالم لامحدود دانش اور عدل وانصاف سے بھر جائے۔

۵۔ جو افراد اس مقدس مقام پر مشرف ہوتے ہیں انہیں جاننا چاہئے کہ وہ بہت ہی مقدس مقام پر قدم رکھ رہے ہیں جس مقام پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی توجہ ہے اور آپ آنحضرتؑ کی نگاہوں کے سامنے ہیں اس طرح کہ جیسے آنحضرتؑ کے گھر میں داخل ہوئے ہوں اور آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوں۔

لہذا یہاں دیگر مقامات سے زیادہ حضور کے شرائط کی رعایت کریں اور یہ جان لیں کہ آپ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے ہیں اور وہ نہ صرف ہمارے اعمال، افکار، تصورات اور خیالات سے آگاہ ہیں بلکہ ہمارے نفس وضمیر سے بھی باخبر ہیں۔

اس لئے ہمیں ہر جگہ اپنی رفتار، گفتار اور افکار پر توجہ رکھنی چاہئے بالخصوص مسجد جمکران میں آنحضرتؑ کے مہمان ہیں اور ادب اور حضور کا زیادہ خیال رکھیں۔

۶۔ اس مقدس مقام کے ادب کی ایک شرط یہ ہے کہ انسان مسجد مقدس جمکران میں شرفیاب ہونے کے اپنے مقصد کو مشخص کرے اور اپنے لئے بہترین، عالی ترین اور اہم ترین ہدف کا انتخاب کرے اور خود کو چھوٹے مقاصد، مادی مسائل اور ذاتی فائدہ کا پابند نہ کرے اور یہ توجہ رکھے کہ اس زمانہ کا سب سے اہم مسئلہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل ہے۔

کیونکہ آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے میں ہی تمام انسانوں کی مادی ومعنوی مشکلات دور ہوں گی اور رنج وغم کا قلع قمع ہوگا۔لہذا اس سے بہتر اور کیا ہوگا کہ اس مقدس مقام پر تمام انسانوں کی مشکلات اور مصائب سے نجات کے لئے دعا کریں اور مسجد مقدس جمکران جانے کا اپنا اصلی ہدف امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے استغاثہ ودعا اور آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل قرار دیں۔

زمانۂ غیبت کے فرائض پر توجہ

اگر چہ ہم نے یہ کتاب پروردگار عالم کی توفیق اور حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لطف سے زمانۂ غیبت کی ایک اہم ذمہ داری یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کے متعلق تألیف کی ہے لیکن بہتر ہے اس کے مقدمہ میں غیبت کے اس تاریک اور پر آشوب دور میں بعض دیگر فرائض کا بھی ذکر کریں۔اگر چہ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہمارے ہی زمانہ میں غیبت کے زمانے کا اختتام ہو جائے کیونکہ ائمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہونے والی روایات کے مطابق ہمیں ہر صبح وشام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے۔

افسوس کہ اس سے متعلق اب تک کوئی جامع اور مکمل کتاب عوام کے ہاتھ نہیں لگی ہے جس میں غیبت کے زمانے کی تمام ذمہ داریوں کی تفصیل درج ہو اور اس بارے میں جو گرانقدر کتابیں لکھی گئی ہیں وہ غیبت کے تاریک زمانہ کے تمام فرائض پر مشتمل نہیں ہیں۔اگر لوگ روز اوّل سے اپنی زبوں حالی وتباہی کی طرف متوجہ ہو جاتے تو عصر ظلمت اتنا طولانی نہ ہوتا۔

بہر حال سب لوگ بالاخص وہ افراد جن کا فریضہ تھا کہ اس طرح کے مسائل بیان کریں اور اس سے انہوں نے غفلت کی اور تغافل سے کام لیا انہیں شدت سے غمگین اور شرمندہ ہونا چاہئے۔

کیا مناسب ہے کہ عالم ہستی وکائنات کے امیر جو اس منظومہ میں بلکہ تمام منظومہ کائنات اور کہکشانوں میں ہماری ضرورتوں سے واقف ہیں ہمارے درمیان ہوں اور ہم ان سے غافل ہوں؟

کیا یہ مناسب ہے کہ اربوں انسانوں کے ذہن اور دماغ کے خلیے نورِ خدا کے پنہان ہونے کی وجہ سے اسی طرح پردۂ ظلمت میں باقی رہیں؟

کیا یہ مناسب ہے کہ اربوں انسانوں میں سے ہر ایک کے پاس دل کے نام سے ایک چیز موجود ہو اور وہ اس کی عظمت سے بے خبر ہوں؟

کس زمانے میں دل اپنی حقیقی زندگی کی راہ میں دھڑکیں گے اور حقیقی انسانی زندگی کی عظمت سے آشنا ہو سکیں گے؟

کس زمانے میں انسان اپنے دل اور وجود کی عظمت سے آشنا ہوگا؟

کس زمانے میں انسانی مغز کے تمام خلیے متحرک ہوں گے؟ اور انسانی سماج لامحدود دانش کی وسعتوں سے سرشار ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا؟

کس دن انسان نورِ خدا سے آشنائی کی بنا پر ظلمت و تاریکی، استبداد اور ستم کے خاتمہ کے بعد الٰہی حکومت کے زیرِ سایہ عالمی انصاف کا دن دیکھ سکیں گے؟

اور کیا.....اور کیا.....

اور کیا یہ سب کچھ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے بغیر ممکن ہے؟

اگر ہے تو کیوں ہم اس زمانے کی عظمت کو محسوس نہیں کرتے؟

کیوں اس زمانہ کے اندھیرے کا رونا نہیں روتے ہیں؟

کیوں کائنات کے مستقبل سے آگاہ نہیں ہیں؟![1]

اور کیوں عصرِ غیبت میں اپنے ذمہ داریاں نہیں نبھاتے ہیں؟!

---

[1] اس بارے میں محترم مؤلف کی کتاب ''امام مہدیؑ کی آفاقی حکومت'' کی طرف رجوع فرمائیں۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کا عادی ہو جانا

ان سب سوالوں کا جواب یہ ہے کہ ہم غیبت کے زمانے کے عادی ہو گئے ہیں اور ہمیں اس دور کی ظلمت و تاریکی کی عادت ہو گئی ہے!

عادت خود ایک غیر محسوس قوی قدرت ہے جو انسانوں کو اچھائی یا برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ انسان کا کسی بھی چیز کا عادی ہو جانا انسانی فطرت اور طبیعت کے مانند آدمی کو اسی طرف کھینچتا ہے کہ گویا اس بارے میں انسان سے اختیار و ارادہ چھین لیا گیا ہو!

خداوند عالم نے انسان کی فطرت میں یہ قدرت و دیعت کی ہے کہ وہ کسی زحمت کے بغیر لاشعوری طور پر اچھائیوں کا عادی بن جائے اور ان کی طرف مائل ہو جائے اور گندگی و برائیوں سے دوری اختیار کرے۔

اسی وجہ سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام عادت کو انسان کی فطرت ثانیہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"العادة طبع ثانٍ"[1]

عادت (انسان کی) طبیعت ثانیہ ہے۔

یہ مختصر کلام حقائق کے عظیم نکات پر مشتمل ہے۔ اس روایت کی بنا پر جس طرح انسان اپنی فطری اور طبیعی خواہش کی طرف قدم بڑھاتا ہے اسی طرح ان چیزوں کی طرف چل پڑتا ہے جن کا وہ عادی ہو چکا ہو۔

انسان کو چاہئے کہ اپنی اس عظیم قدرت کو صحیح راستہ اور گرانقدر مقاصد میں استعمال کرے اور اپنے آپ کو بری اور ناپسندیدہ عادتوں میں مبتلا ہونے سے بچائے۔

---

[1] شرح غرر الحکم: ۱/۱۸۵

افسوس! ہمارا عالمی معاشرہ صحیح قیادت کے میسر نہ ہونے اور ہدایت کرنے والے کے اندر ایسی قدرت کے فقدان کی وجہ سے فردی اور اجتماعی غلط عادتوں میں گرفتار ہو گیا ہے جس کی بنا پر وہ سماج کو اخلاقی فضائل اور انسانی صفات سے آراستہ و پیراستہ کر سکے۔

اجتماعی عادت کی قدرت فردی عادت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور معاشرہ جس چیز کا عادی بن چکا ہو اسے بہت ہی آسان ہے اپنی طرف کھینچ سکتا۔

اجتماعی بری عادتوں میں سے ایک بری عادت کہ جس کی طرف معاشرہ نے ہمیں کھینچا ہے اور ہمیں اپنی قید میں جکڑا ہے، وہ جیسے گذر جائے گذارنا، موجودہ صورت حال کا عادی بن جانا اور روشن مستقبل عطا کرنے اور نجات دینے والے کے متعلق نہ سوچنا ہے۔

رسول اکرمؐ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے انتظار کے مسئلہ کو بیان کر کے اور اس کے متعلق لوگوں میں شوق پیدا کر کے لوگوں کو جس حال میں ہیں اس میں پڑے رہنے اور اس کا عادی بننے کی غلطی سے آگاہ فرمایا ہے اور مسئلہ انتظار بیان فرما کر انہیں امید اور روشن و بابرکت مستقبل کی طرف قدم بڑھانے کی دعوت دی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ جن افراد کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ عوام تک یہ پیغام پہنچائیں، انہوں نے اس اہم مسئلہ میں کوتاہی کی ہے جس کی وجہ سے لوگ بھی جس حالت میں ہیں اسی میں پڑے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں اور انہوں نے دنیا کے روشن مستقبل کے لئے کوشش ہی نہیں کی ہے اور نہایت افسوس ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت اب بھی جاری ہے!

جی ہاں! ابھی بھی ہمارے معاشرے کی اکثریت ایک طرح کی سماجی عادت یعنی ''امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے مسئلہ سے غفلت'' کا شکار ہے اور انہیں قانون وراثت کی دلیل کی بنا پر گذشتہ نسلوں سے ارث میں ملا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ آج بھی جمود کا شکار ہے! حالانکہ اگر کوئی غلط عادتیں ترک کر دے اور خود کو انسانی قیمتی صفات سے آراستہ کر لے تو وہ بلند مقام حاصل کر

سکتا ہے۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بغلبة العادات الوصول الی أشرف المقامات"[1]

عادات پر غلبہ پانے سے بلند مقامات تک پہنچا جا سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے کو چاہئے کہ اپنے اندر انتظار کی حالت پیدا کرے اور کائنات کو نجات دینے والے امام حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کر کے زمانہ غیبت کے اندھیروں سے غفلت کی دیرینہ عادت کو ترک کرے اور دل وجان سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عادلانہ اور آفاقی حکومت کے قیام کے لئے بارگاہ پروردگار میں دعا کرے۔

اپنی فکری روش کو تبدیل کریں!

روحانی پیش قدمی اور فکری تغیر کے ذریعہ اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں اور ایسے افراد سے اپنا راستہ جدا کریں کہ جن کے لئے غیبت اور ظہور میں کوئی فرق نہ ہو۔

یقین رکھیں کہ جس طرح جسمانی باپ کے بارے میں لاپرواہی اور غفلت گناہ عظیم ہے اسی طرح معنوی باپ کی نسبت بھی لاپرواہی اور بے توجہی بہت ہی عظیم گناہ ہے اور انسان کے لئے اس کا انجام نہایت تاریک ہوگا۔

اگر ابھی تک امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے غافل رہے ہیں اور آنحضرتؑ کے حیات بخش ظہور کے بارے میں نہیں سوچا ہے، اگر ابھی تک ظہور کے باعظمت دن کے آنے کے لئے دعا کرنے والوں میں نہیں تھے، اگر ابھی تک نہیں جانتے تھے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور اپنے مولا و آقا کی

۱۔ شرح غرر الحکم: ۳/ ۲۲۹

نسبت ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں ،مگر اب جب کہ اس حقیقت کا علم ہو گیا ہے اور اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں کہ غیبت کے زمانہ میں لوگوں پر بہت سنگین شرعی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں تو خود کو غفلت سے نجات دیتے ہوئے ایک مضبوط ارادے اور مستحکم عزم کے ساتھ اپنے ماضی کا جبران کریں اور حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے انتظار کی راہ میں تلاش وکوشش کے لئے قدم بڑھائیں اور یہ جان لیں کہ عاشقان ولایت سے آنحضرت کی شدید محبت اور ان کا لطف کرم لطف باعث ہوگا کہ ماضی کی غفلت وکوتاہیاں معاف کردی جائیں اور آنحضرتؑ کا مہربان قلب ہماری غلطیوں سے چشم پوشی کرلے۔

کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ان تمام مظالم وستم کے بعد نہیں فرمایا:

﴿قَالَ لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [1]

یوسف نے کہا کہ آج تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔خدا تمہیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ہم کو یقین ہونا چاہئے کہ انسان کی عظیم روح اس لئے خلق نہیں کی گئی کہ مادی اور دیگر غیر ضروری مسائل سے وابستہ رہے بلکہ یہ اس لئے خلق ہوئی ہے کہ معنوی مسائل سے آشنا ہو کر خدا اور خدا کے جانشینوں کو پہچانے اور الٰہی مسائل کی طرف راغب ہو۔انسان کی خلقت کا ہدف یہی ہے۔

کیا یہ مناسب ہے کہ جو انسان سید بحرالعلومؒ،مرحوم شیخ انصاریؒ اور دوسرے سینکڑوں مخلص افراد کی طرح امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ پیدا کرسکتا ہو وہ اپنی روح کو مادّی افکار میں غرق کرکے اپنے وجود کو غفلت کی قید وبند میں جکڑ دے؟!

کیا یہ مناسب ہے کہ جو انسان خاندان وحی علیہم السلام کی شناخت کے باعث معنوی فضا میں پرواز

---

[1] سورۂ یوسف، آیت: ۹۲

کر سکے وہ اپنے بال و پر توڑ کر قید خانہ دنیا میں خود کو شیاطین کا اسیر بنالے؟!

کیا یہ مناسب ہے کہ پوری کائنات میں انسانوں کی اربوں کی آبادی میں چند گنے چنے افراد ہی زمانہ غیبت کے کمر شکن مفاسد سے آشنا ہوں؟!

کیوں تمام انسان اپنی انسانی قدروں سے باخبر نہ ہوں اور وہ یہ جان لیں کہ صرف اسی صورت میں ان کی قدر و منزلت ہے کہ جب وہ اس دنیا میں اپنی توجہ خداوند اور اس کے جانشین کی طرف متمرکز کریں؟!

اگر سارے انسان ایسے مقام کی لیاقت نہیں رکھتے اور یہ مقام ایک خاص گروہ کا ہے تو کیوں ہم اور آپ ان میں سے نہ ہوں؟!

کاروان رفت و تو در خواب و بیابان در پیش
کی روی؟ رہ ز کہ پرسی؟ چہ کنی ؟ چون باشی؟

کائنات کے امیر کی جانب

یقین رکھیئے! جو بھی سچائی سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جستجو کرے اور آنحضرتؑ کی راہ میں خدمت کرے اور آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے کوشش کرے گا تو بالآخر وہ راستہ اسے ایسی جگہ لے جائے گا کہ جہاں اس محبوب عالم کی طرف ایک دریچہ کھلتا ہو۔

اس بناء پر آنحضرتؑ کی نسبت مدد اور فداکاری سے ہاتھ نہ اٹھایئے کہ جن کے ہاتھوں کو عصر غیبت نے اسی طرح باندھ دیا ہے جیسے دشمنوں نے اولین مظلوم ہستی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے گلے میں ریسمان ڈالا اور ان بزرگوار کے ہاتھوں کو باندھ دیا تھا۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے کوشش کر کے کم از کم غیبت کی رسی کا ایک تار ضرور توڑ دیں۔

اطمینان رکھیئے! اگر کوئی آنحضرتؑ کی راہ میں فداکاری کرے اور کسی فریب کاری کی فکر میں نہ ہو تو اس پر آنحضرتؑ کی عنایت ہوگی اور آپؑ ایک کلام یا پیغام، یا ایک نگاہ کے ذریعہ ضرور اس کے دل کو مسرور کریں گے کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی حقیقی تلاش میں ہو اور اس کے لئے کوشش کرے اور آخر میں اسے اپنے مکمل مقصد یا اس میں سے کم از کم کچھ حصہ بھی نہ ملے۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"من طلب شیئاً ناله او بعضه"[1]

جو کسی چیز کی تلاش میں ہو وہ اسے پوری طرح یا اس کا کچھ حصہ ضرور پالے گا۔

آپ اطمینان اور یقین رکھیں کہ اگر چہ یہ غیبت سیاہ اور تاریک دور ہے اور ابھی تک حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولایت کے ظاہر ہونے کا زمانہ نہیں آیا ہے لیکن اس کے باوجود آنحضرتؑ دائرہ امکان کے محور اور کائنات کے امیر ہیں اور آنحضرتؑ کی ولایت مطلقہ نے ساری کائنات کو اپنے اندر احاطہ کیا ہوا ہے۔

ہم آنحضرتؑ کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا قُطْبَ الْعالَمِ"

اے عالم ہستی کے محور! آپ پر ہمارا سلام ہو۔

اس کائنات کی ہر شئی غیبت کے تاریک دور میں اسی طرح ظہور کے نورانی زمانے میں اس مقدس وجود کے نور کے زیر سایہ اپنی حیات کو جاری رکھے ہوئے ہے اور جاری رکھے گی اور آنحضرتؑ کی امامت و رہبری کی ممنون کرم ہے، اور نہ صرف اس عالم کے مادی ذرات بلکہ جو مسیحا نفس ہیں وہ بھی ان بزرگوار کے حکم کے تابع ہیں بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دم مسیحائی بھی آنحضرتؑ اور آپ کے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے طفیل میں حاصل ہے اور صرف ظہور کے زمانے میں ہی نہیں بلکہ

---

[1] شرح غرر الحکم: ۳۰۵/۵

اس وقت بھی آنحضرتؑ کی امامت کے پرچم کے زیر سایہ فرائض کو انجام دینے میں مشغول ہیں۔

ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا اِمامَ الْمَسِیْحِ"

اے مسیح! کے امام آپ پر سلام ہو۔

یہ امامت و رہبری آنحضرتؑ کے ظہور کے پرشکوہ زمانے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس وقت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اس عظیم مقام کے باوجود آنحضرتؑ کی امامت و رہبری کا اتباع اور ان کے نقش قدم پر گامزن ہونے پر افتخار کرتے ہیں۔

تمام نجیب و نقیب افراد اور اولیائے خدا اتباع نفس سے دست بردار ہو گئے ہیں، ان کی پروردگار عالم کے نزدیک اتنی قدر و اہمیت ہے کہ انہوں نے اس زمانے میں عالم ہستی کے نور کی نورایت کی طرف راہ یا دریچہ پالیا ہے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف انہیں برتر افراد کی موجودگی سے غیبت کی غربت و تنہائی کی تلافی کرتے ہیں۔

ہم روایت میں پڑھتے ہیں:

" و ما بثلاثین من وحشة"[1]

(حقیقی محبوں میں سے) تیس افراد کے ہونے کے بعد آنحضرتؑ تنہائی محسوس نہیں کریں گے۔

گذشتہ مطالب کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ غیبت کے زمانے میں موجودات عالم سے حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ کی غیبی مدد کو اٹھالیا گیا ہے اور آنحضرتؑ کسی کی دستگیری نہیں فرماتے اور نہ ہی غیبت کے سیاہ و تاریک دور میں کسی کو نور و نورانیت کا دریچہ ملتا ہے بلکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ وہ افراد جو صداقت کے ساتھ آنحضرتؑ کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور امام کے معارف کے بحر بیکراں سے مستفید ہونے کے لئے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے پرشکوہ دور کے آنے

۱۔ بحار الانوار: ۱۵۳/۵۲

کے لئے ایک ایک لمحہ شمار کر رہے ہیں، وہ حضرتؑ کے پیغام یا ایک نگاہ کے ذریعہ اپنے قلب کو استوار سے استوارتر کر لیتے ہیں۔

جی ہاں! اس طرح کے افراد کسی حیلہ ومکر کی فکر میں نہیں ہیں اور وہ ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں۔

﴿فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوىً﴾ [1]

اپنے جوتے اتار دو اور دیکھو ابھی تک اپنے پاؤں کو کس طرح تکلیف دی اور اس طرح امیر عالم ہستی اور عالم امکان کے محور تک پہنچنے سے باز رہے ہیں!

افسوس! ہم میں سے بعض افراد نہ صرف حیلہ ومکر کو خود سے دور نہیں کرتے بلکہ دوسروں میں بھی یہ صفت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں بھی اذیت دیتے ہیں اس طرح کے افراد نیش زبان سے اپنے دوستوں کے دل میں ڈنگ مارتے ہیں کیونکہ شیطانی القائات کی بنا پر ہر ایک کو راہ راست سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ گویا وہ نہیں جانتے کہ آنحضرتؑ کی راہ کی مخالفت، آنحضرتؑ کے واقعی دوستوں سے دشمنی، آپ سے دشمنی ہے۔

کیا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں نہیں فرمایا ہے:

"أَصْدِقَاؤُكَ ثَلاثَة، وَأَعْدَاؤُكَ ثَلاثَة، فَأَصْدِقَاؤُكَ صَدِيقُكَ، وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ، وَعَدُوّ عَدُوّكَ، وَأَعْدَاؤُكَ عَدُوّكَ، وَعَدُوّ صَدِيقِكَ، وَصَدِيقُ عَدُوّكَ" [2]

تمہارے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔

تمہارے دوست یہ ہیں:

۱۔ خود تمہارے دوست ۲۔ تمہارے دوست کے دوست

۳۔ تمہارے دشمن کا دشمن

۱۔ سورۂ طٰہٰ، آیت: ۱۲ ۲۔ نہج البلاغہ حکمت: ۲۹۵

اور تمہارے دشمن یہ ہیں:

۱۔خود تمہارے دشمن ۲۔تمہارے دوست کے دشمن

۳۔تمہارے دشمن کا دوست۔

لہٰذا کیا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دوستوں سے دشمنی کرنا آنحضرتؑ کی مخالفت نہیں ہے؟!

اس گفتگو کو ترک کریں کیونکہ یہ سب کو اچھی نہیں لگے گی اس وقت ریگ اور ریگزار زیادہ ہیں اور تپتے ہوئے بیابانوں میں ریگ گرم قابل شمار نہیں ہے اور قحط وخشک سالی نے اپنا کریہہ چہرہ ہر ایک پر ظاہر کر دیا ہے اور بارش کی فکر نے ہر ایک کو پریشان کر رکھا ہے اور کچھ نماز استسقاء پڑھنے کے لئے چل پڑے ہیں۔

لیکن آب رحمت کی غیبت کو سیکڑوں سال گذر چکے ہیں اور لوگ اس کے مادّی ومعنوی فائدے سے محروم ہیں لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ بارش کی فکر میں ہیں جب کہ بارش آنحضرتؑ کے وجود بابرکت کی بنا پر ہوتی ہے۔

کیا ہم زیارت جامعہ میں نہیں پڑھتے ہیں:

"**بکم ینزّل الغیث**"

آپ کے وسیلہ ہی سے باران رحمت برستی ہے۔

لیکن ہم ایسے ہی تھے اور ایسے ہی ہیں کہ ہم اصل کو بھلا دیتے ہیں اور فرع کی تلاش میں رہتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ہم مسبب الاسباب کو فراموش کر دیتے ہیں اور اسباب کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔

حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کی طرف توجہ

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کا نتیجہ خداوند عالم کی طرف توجہ ہے۔جس طرح بقیہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف توجہ پروردگار عالم کی طرف توجہ ہے۔

لہذا ائمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت اوران سے توسل پروردگار عالم کی طرف توجہ کا باعث ہے۔اسی وجہ سے جو بھی پروردگار عالم سے تقرب کا قصد رکھتا ہو وہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا رخ کرتا ہے۔

ہم زیارت جامعہ میں پڑھتے ہیں:

"وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ"

جو بھی اس (خداوند) کا قصد کرے وہ آپ کی طرف توجہ کرے گا۔

انسان ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف توجہ کر کے نہ صرف کامیابی وترقی کے اسباب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے بلکہ عالی مقامات تک پہنچنے کی راہ میں موانع اور گناہوں کو بھی نابود کر دیتا ہے۔کیونکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور اسی طرح بقیہ ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف توجہ کرنے سے انسان پر رحمت ومغفرت الٰہی کے باب کھل جاتے ہیں اور اس کے باطن سے سیاہی دور ہو جاتی ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام کے کلام "أنا باب اللّٰه" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"يَعْنِي مَنْ تَوَجَّهَ بِي إِلَى اللّٰهِ غُفِرَلَهُ" [1]

یعنی جو بھی میرے ذریعہ خداوند عالم کی طرف توجہ کرے بخش دیا جائے گا۔

اس بناء پر "باب اللہ" کی طرف توجہ کرنے کی وجہ سے خداوند عالم انسان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کی روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کر دیتا ہے۔

اگر چہ چودہ معصومین علیہم السلام مقام نورانیت کے مالک ہونے کی بنا پر ہر عصر وزمان پر محیط ہیں،

۱۔بحار الانوار:۳۹/۳۴۹

اورانسانوں کو چاہئے کہ ہرعصر وزمان میں ان کی طرف توجہ کریں۔لیکن زمانے کے مقامات تنزلیہ کی بنیاد پر ہر دور کے انسان کو چاہئے کہ وہ دوسرے ائمہ اطہار علیہم السلام سے زیادہ اپنے وقت کے امام پر توجہ دے۔اب اس روایت پر توجہ فرمائیں:

"عن عبد اللّٰه بن قدامة التر مذی، عن أبي الحسن علیه السلام قال: مَنْ شَکَّ فِي أَرْبَعَة فَقَدْ کَفَر بِجَمِيْع ماأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزّوجلّ؛ أَحَدُها مَعْرِفَةُ الْإمامِ فِيْ کُلّ زَمانٍ وَأَوانٍ بِشَخْصِهِ وَنَعْتِهِ"[1]

جو چار چیزوں کے بارے میں شک کرے وہ ان تمام چیزوں کی نسبت کافر ہوگیا ہے جن کو پروردگار عالم نے نازل فرمایا ہے،اوران میں سے ایک ہرعصر وزمان میں امام کی معرفت حاصل کرنا ہے کہ انسان امام کو انہی کی صفات کے ساتھ پہچانے کہ جن کے وہ مالک ہیں۔

پس ہر زمانے میں اس وقت کے امام کی شناخت ومعرفت واجب ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو اپنے وقت کے امام کی معرفت ہو اوران کی عظمت سے آگاہ ہو لیکن اس سے بے توجہ ہو؟

لہٰذا امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت غفلت اور بے توجہی اوران کے اوصاف وخصوصیات اور بلند مرتبہ کو نہ پہچاننا صحیح نہیں ہے اگر چہ دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف اس کی توجہ ہو۔

اس عصر اور زمانہ میں ہمارا فریضہ یہ ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف خاص توجہ کریں کہ جن کی امامت کے زمانے میں ہم موجود ہیں۔

معروف عالم دین مرحوم ملا قاسم رشتی نے گذشتہ علماء سے بیان کیا ہے:

اولیاء خدا میں سے ایک نے ماضی کے ایک مشہور اور بزرگ عالم دین مرحوم ملا قاسم رشتی کو تعلیم دی اور فرمایا: اسے دوسروں کو بھی تعلیم دو اگر کوئی مؤمن کسی بلا ومصیبت میں گرفتار ہو تو اسے پڑھے،اس کا اثر مجرب ہے۔

۱۔بحارالانوار:۲/۷۲/۱۳۵

اور وہ دعا یوں ہے:

"یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فاطِمَۃُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِکْنِیْ وَ لاتُهْلِکْنِیْ"

میں نے وہ دعا پڑھتے وقت تھوڑا تأمل اور صبر کیا تو آپ نے فرمایا کیا اس عبارت کو غلط سمجھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! چونکہ اس میں چار افراد کو مخاطب کیا گیا ہے اور اس کے بعد آنے والا جمع ہونا چاہئے۔

آپ نے فرمایا: تم بھول رہے ہو اس لئے کہ اس زمانے میں کائنات کو نظم دینے والے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ ہم اس دعا میں حضرات محمد، علی و فاطمہ علیہم السلام کو ان بزرگوار کے یہاں شفاعت کے لئے پکارتے ہیں اور بس صرف امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے چاہتے ہیں۔[1]

اس نکتہ پر توجہ کرنا ضروری ہے کہ جس طرح پیغمبر اسلامؐ اور امیر المؤمنین حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے زمانے میں جناب سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ، مقدادؓ اور دیگر اولیائے خدا ان بزرگ ہستیوں سے متمسک تھے اور ان کے شمع وجود کے گرد پروانہ کی طرح اکٹھا رہتے تھے اسی طرح امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ..... کے زمانے میں اس وقت کے اولیائے خدا ان بزرگ ہستیوں کی طرف متوجہ تھے اور ان کی یاد سے غفلت نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح اس زمانے میں جنہیں حقیقی و معنوی تکامل کی راہ مل گئی ہو، وہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کرنا اور آپ کی طرف توجہ کرنا نہیں بھولتے۔ ہم دعائے ندبہ میں پڑھتے ہیں:

"أَیْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِیْ اِلَیْهِ یَتَوَجَّهُ الْاَوْلِیاءُ ؟"

کہاں ہے وہ چہرۂ الٰہی جس کی طرف اولیائے خدا توجہ کرتے ہیں؟

لہٰذا اس دور میں بھی پروردگار عالم کے بزرگ اولیاء اپنے وقت کے امام کی طرف متوجہ ہیں اگرچہ لوگوں نے انہیں پہچانا نہیں لیکن حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ان کا رابطہ برقرار ہے

---

[1] "دار السلام" مرحوم عراقی: ۳۱۷۔ ہم نے یہ واقعہ "صحیفۂ مہدیہ" کے صفحہ ۳۷۶ پر مکمل ذکر کیا ہے۔

اور آنحضرتؑ کے فرمودات سے مستفید ہوتے ہیں۔ ہم زیارت آل یٰسٓ میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقْرَءُ وَ تُبَیِّنُ"

آپ پر سلام ہو اس وقت جب آپ (قرآن کی) تلاوت کرتے ہیں اور (اس کے اسرار) بیان فرماتے ہیں۔

لہٰذا ہر دور اور زمانہ میں انسان کو چاہئے کہ اپنے وقت کے امام پر خاص توجہ رکھے۔

اب امام رضا علیہ السلام سے نقل ہونے والی اس روایت پر توجہ کریں:

"عن مولانا الرضا عن آبائه علیهم السلام قال: قال رَسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فی قول اللّٰه تبارک وتعالیٰ: ﴿یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ﴾ اِقال: یُدْعیٰ کُلُّ قَوْمٍ بِاِمامِ زَمانِهِمْ وَکِتابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ"[۲]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء واجداد سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اکرمؐ نے پروردگار عالم کے اس فرمان "اس روز جب تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے" کے متعلق فرمایا: ہر گروہ کو اپنے زمانہ کے امام، کتاب خدا اور پیغمبر اکرمؐ کی سنت کے ساتھ پکارا جائے گا۔

قیامت کے دن ہر انسان سے ان تین اہم بنیادی وحیاتی پہلوؤں کے بارے میں سوال کی جائے گا کہ کیا اس نے اپنے زمانہ کے امام، کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ سے وابستہ اپنے فرائض انجام دیئے ہیں یا نہیں؟

پس روز قیامت امامت کے اہم مسئلہ اور اپنے امام کی معرفت اور ان کی طرف توجہ یا ان سے کوتاہی کے متعلق سوال ہوگا۔

۱۔ سورۂ اسراء، آیت: ۷۱

۲۔ بحار الانوار: ۸/۱۰

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کا ایک اہم ذریعہ ان دعاؤں، نمازوں اور زیارتوں کا پڑھنا ہے جو آنحضرتؑ کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہوئی ہیں یا خود اس مقدس و بابرکت وجود کی طرف سے صادر ہوئی ہیں۔

احمد بن ابراہیم نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دوسرے نائب خاص جناب محمد بن عثمان سے جو درخواست کی تھی اس پر آپ نے یہ تاکید فرمائی:

"توجه اِلَیْهِ بالزیارة" [1]

حضرت کی طرف زیارت کے ذریعہ توجہ کرو۔[2]

اس کلام سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرتؑ کے متعلق زیارتوں اور دعاؤں کے ذریعہ انسان آنحضرتؑ کی طرف توجہ کر سکتا ہے اور اپنے قلب و باطن کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف مجذوب کر سکتا ہے۔

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے مقام، شخصیت اور ہجر و فراق کے غم واندوہ کی طرف توجہ کے مسئلہ کا ذکر نہ صرف آنحضرتؑ کی غیبت کے زمانہ میں بلکہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے زمانہ میں موجود ہے اور اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام میں سے ہر ایک نے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی شخصیت اور مقام کو بیان فرمایا ہے اور اس عالم امکان و کائنات کے امیر کی غیبت و فراق پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

درحقیقت اہلبیت اطہار علیہم السلام نے نہ صرف اپنے بیانات وارشادات سے لوگوں پر لازم فرمایا ہے کہ وہ عالم ہستی کے سرور وامیر کو یاد کرتے رہیں اور آنحضرتؑ کی غیبت اور فراق میں غمگین وغمزدہ رہیں بلکہ عملی طور پر بھی آنسو بہانے اور آنحضرتؑ کی طولانی غیبت پر بھرے ہوئے دل سے سرد آہیں

۱۔ بحار الانوار: ۵۳/۱۷۴

۲۔ یہاں زیارت مدنظر مقصود ہے جسے ہم اس کتاب میں زیارت کے باب میں بیان کریں گے۔

بھرنے کے ذریعہ ہر ایک کو انتظار کا سبق دیا ہے لیکن افسوس کہ شیعہ اس اہم مسئلہ سے غافل ہیں اور اسے بھول چکے ہیں یا اس کی طرف کم توجہ کرتے ہیں کہ جو ان کی دنیوی اور اخروی زندگی میں نہایت اہم اثرات کا حامل ہے۔

وہ بزرگ افراد جن کی ذمہ داری تھی اور ہے کہ لوگوں کو عالم ہستی پر بہت ہی اہم اثرات مرتب کرنے والے اہم موضوع سے باخبر کریں لیکن انہوں نے سستی برتی اور شیعہ معاشرہ غفلت و بے توجہی کی وجہ سے ماضی کی طرح حال میں بھی اس اہم حیاتی مسئلہ اور اسی طرح حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی نعمت سے محروم ہے اور سرور عالم صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوری اور غیبت کی وجہ سے عالم ہستی علمی و معنوی مراحل میں تکامل کی نعمت سے محروم ہے۔ دنیا اور دنیا والوں پر اسی طرح استبداد و تشدد حاکم ہے اور ملعون جبتری حکومت کے جاری رہنے کی وجہ سے اربوں مسلمان اور غیر مسلمان اس کے خونی چنگل میں گرفتار ہیں۔

ہمارا معاشرہ دنیاوی مسائل میں غرق ہے اور اس کے اسباب پر اس طرح نگاہیں گڑی ہوئی ہیں کہ اس نے مسبب الاسباب کو فراموش کر دیا ہے۔ دنیا دار اسباب ہے اور ہمیں چاہئے کہ اپنے کاموں کے لئے اسباب و وسیلہ کی تلاش میں رہیں لیکن یہ اس حد تک نہیں ہونا چاہئے کہ وسیلہ اور سبب کی تلاش میں مسبب الاسباب کو ہی بھول جائیں۔

ہمارا معاشرہ اس پروردگار عالم سے بے توجہ ہے جس نے اس کائنات کو وجود بخشا ہے اور اس کے ولی و جانشین سے بھی غافل ہے۔

حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے سلسلہ میں عوام کی غفلت اور بے توجہی کا ایک اہم عامل آنحضرت کی شخصیت اور مقام و منزلت کی صحیح واقفیت کا نہ ہونا ہے حالانکہ معصومین علیہم السلام کی روایت میں اس کی تصریح ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ بہت سے ایسے افراد جن کا فریضہ تھا کہ وہ یہ حقائق عوام تک پہنچائیں اور

انہیں عالم وجود کے سرور وسردار اور رہبر کائنات کی طرف متوجہ کریں لیکن وہ اس شرعی ذمہ داری کو نبھانیں میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔

یہاں جو کچھ برادران یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا وہی ہم حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے عرض کرتے ہیں اور اس طرح اپنے رؤف وکریم امام سے عفو اور بخشش طلب کرتے ہیں: ﴿يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ﴾[۱]

ان لوگوں نے کہا بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقیناً خطا کار تھے۔

امید ہے کہ ہمارے ماضی کی نسبت آنحضرتؑ کی عفو وبخشش ہمارے آئندہ کی تلافی ہو اور ہم ان بزرگوار کو یاد کرتے رہیں اور اپنی تمام تر قوت سے دوسروں کو اس مقدس وجود کی طرف متوجہ کریں۔

انتظار

اجتماعی عادت کے برخلاف حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کے ظہور سے غفلت کی قید وبند سے آزاد ہونا انسان کو با فضیلت ترین مقامات پر پہنچا دیتا ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے انتظار کے زیر سایہ نہ صرف آنحضرتؑ کے سلسلہ میں غفلت کی قید وبند سے آزاد ہو جائیں گے بلکہ غیبت اس کے لئے مشاہدہ کی طرح ہوگی۔

اب اس بہترین روایت پر توجہ کریں کہ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے فرمایا:

"تمتدّ الغيبة بوليّ الله الثاني عشر من أوصياء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والأئمة بعده.

يا أباخالد إنّ أهل زمان غيبته، القائلون بامامته، المنتظرين لظهوره أفضل أهل

---

[۱] سورۂ یوسف، آیت: ۹۷

کلّ زمان، لأنّ اللّٰه تعالیٰ ذکره أعطاهم من العقول والأفهام والمعرفة ماصارت به الغیبة عندهم بمنزلة المشاهدة وجعلهم فی ذلک الزمان بمنزلة المجاهدین بین یدی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم بالسیف، أولئک المخلصون حقاً وشیعتنا صدقاً والدعاة الی دین اللّٰه سراً وجهراً.

وقال علیه السلام: انتظار الفرج من أعظم الفرج." [1]

اے ابو خالد! سچ یہ ہے کہ ان کی غیبت کے زمانہ کے جو افراد ان کی امامت کے معتقد ہوں گے اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے، وہ ہر زمانہ کے افراد سے برتر ہیں۔

کیونکہ پروردگار عالم نے انہیں اس درجہ عقل وفہم اور معرفت عنایت کی ہے کہ ان کے لئے مسئلہ غیبت مشاہدے کی منزلت رکھتا ہے اور پروردگار عالم نے انہیں اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی جگہ پر قرار دیا ہے کہ جنہوں نے رسول خداؐ کے ہمراہ شمشیر سے جنگ کی ہے، وہ حقیقت میں صاحبان اخلاص ہمارے سچے شیعہ اور پوشیدہ وآشکار طور پر دین خدا کی طرف دعوت کرنے والے ہیں۔

نیز حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

ظہور کا انتظار ظہور کے لئے سب سے بڑی راہ ہے۔

امام سجاد علیہ السلام نے اس روایت میں زمانہ غیبت میں زندگی بسر کرنے والے ان لوگوں کو ہر زمانہ کے لوگوں پر افضل قرار دیا ہے جنہیں غیبت نے غفلت کی قید وبند میں گرفتار نہ کیا ہو اور جو آنحضرتؑ کے ظہور کے منتظر رہیں کیونکہ انہوں نے نہ صرف پروردگار عالم کی عطا کی ہوئی عقل وفہم کی بنا پر خود کو امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت معاشرے کی غفلت کی عادت سے محفوظ رکھا ہے بلکہ انہوں نے ذاتی طور پر اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کی ہے کہ ان کے لئے مسئلہ غیبت بھی مشاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۲۲/۵۲

امام سجاد علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اس طرح کے افراد اہلبیت اطہار علیہم السلام کے سچے شیعہ اور خاندان وحی علیہم السلام کے سچے پیروکار ہیں۔

ہم اگر سچے اور واقعی شیعوں کے مقام تک پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں وہی راستہ طے کرنا ہوگا جو انہوں نے طے کیا ہے اور اسی راستہ پر گامزن رہنا پڑے گا جس پر وہ گامزن رہے اور جس طرح انہوں نے خود سے غفلت کی عادت کو دور کیا اسی طرح ہم بھی غفلت کی عادت کو خود سے دور کریں اور خود کو توجہ اور ظہور کے انتظار سے آراستہ کریں کیونکہ انتظار فکر ساز، قوت بخش اور باعث عمل ہے۔ اسی بناء پر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے:

"افضل جهاد امتي انتظار الفرج" [1]

ہماری امت کا افضل ترین جہاد انتظار فرج ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام بندوں کی عبادت کے قبول ہونے کی ایک شرط حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے انتظار کو قرار دیتے ہیں اور اس موضوع کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"إنّ لنا دولة يجيئ اللّٰه بها إذاشاء ثمّ قال: من سرّ أن يكون من أصحاب القائم فلينتظر وليعمل بالورع ومحاسن الأخلاق وهو منتظر، فان مات وقام القائم بعده كان له من الأجر مثل أجر من أدركه، فجدّوا وانتظروا هنيئاً لكم أيتها العصابة المرحومة" [2]

ہماری حکومت ہوگی جب بھی خدا چاہے گا اسے قائم کرے گا۔

پھر فرمایا: جو بھی دوست رکھتا ہے کہ حضرت قائمؑ کے اصحاب میں ہو اسے چاہئے کہ ظہور کا منتظر رہے اور اپنے اندر پرہیز گاری و اچھے اخلاق پیدا کرے چونکہ صراط انتظار پر قدم رکھ رہا ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۷۷/۱۴۳

۲۔ بحار الانوار: ۵۲/۱۴۰

چنانچہ اگر ایسی حالت میں اس کو موت آ جائے اور قائم اس کے بعد قیام کریں تو اس کی جزا ایسے فرد کی ہے کہ جو آنحضرتؑ کے حضور میں ہو، لہٰذا کوشش کرو اور منتظر رہو تمہیں مبارک ہو، تم ایسی جماعت ہو کہ جس پر خدا کی رحمت ہے۔

امام صادق علیہ السلام ایک دوسری روایت میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں لوگوں کے فرائض کے متعلق فرماتے ہیں:

'وانتظر الفرج صباحاً و مساء"[۱]

صبح وشام ظہور کے منتظر رہو۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام انتظار کی حالت کو اہل بیت علیہم السلام کے محبوں کی صفات میں سے قرار دیتے ہیں اور خاندان وحی علیہم السلام کے پرستاروں کو صبح وشام انتظار کی صفت سے آراستہ بتاتے ہیں۔

آنحضرتؑ فرماتے ہیں:

"ان مُحِبّینا ینتظر الرَّوح والفرج کل یوم ولیلة"[۲]

بلاشبہ ہمارے دوست روز وشب آسائش وسکون کے دن اور ظہور کے منتظر ہیں۔

حضرت امام ہادی علیہ السلام کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ سے امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں شیعوں کے فرائض کے متعلق سوال کیا:

"کیف تصنع شیعتک؟ قال علیه السلام :علیکم بالدعاء و انتظار الفرج"[۳]

غیبت کے زمانہ میں آپ کے شیعہ کیا کریں؟

امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا فریضہ ہے کہ دعا کرو اور فرج کا انتظار کرو۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۳۳/۵۲ ۲۔ بحار الانوار: ۱۲۱/۲۷، اور ۳۸/۶۸

۳۔ نہج الدعوات، بحار الانوار سے نقل: ۳۳۶/۹۵

لہٰذا جس طرح روایت میں وارد ہوا ہے کہ مصلح عالم کے ظہور کا انتظار لوگوں کے اعمال کے قبول ہونے کی شرط اور خاندان رسالت علیہم السلام کے پرستاروں کی صفت ہے۔

پس جو بھی خود کو صالح سمجھتا ہے اسے مصلح عالم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر ہونا چاہئے اور مصلح کے ظہور کا انتظار کرنے والوں کو بھی نیک وصالح ہونا چاہئے۔

ہم اس جگہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی عالمی حکومت کے انتظار کے وجوب کے متعلق حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے گرانقدر کلام کے ذریعہ گفتگو کی اہمیت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دخلت على سيّدي محمد بن علي عليهما السلام وأنا اريد أن أسأله عن القائم، أهو المهدي، أوغيره؟ فبدأني، فقال عليه السلام:

يا أباالقاسم انّ القائم منّا هو المهديّ الذي يجب ان ينتظر في غيبته ويطا ع في ظهوره وهو الثالث من ولدي، والذي بعَث محمداً بالنّبوّة وخصّنا بالأمامة أنّه لو لم يبق من الدّنيا اِلّا يوم واحد لطوّل اللّٰه ذلک اليوم حتّىٰ يخرج فيملاء الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً، وانّ اللّٰه تبارک وتعالىٰ يصلح أمره في ليلة كما أصلح أمر كليمه موسىٰ عليه السلام ليقتبس لأهله ناراً فرجع وهورسول نبيّ،

ثمّ قال عليه السلام: افضل أعمال شيعتنا اِنتظار الفرج" [1]

میں اپنے مولا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں آنحضرتؑ سے قائم آل محمد علیہم السلام کے متعلق سوال کروں کہ کیا وہی مہدیؑ ہیں یا کوئی دوسرا ہے؟ قبل اس کے کہ میں کچھ کہتا حضرت نے فرمایا:

اے ابا القاسم! آل محمد علیہم السلام کے قائم وہی حضرت مہدیؑ ہیں جن کی غیبت کے زمانہ میں ان

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۱۵۶

کا انتظار اور ظہور کے زمانہ میں اطاعت واجب ہے۔

وہ ہماری نسل میں تیسرے فرد ہیں۔

اس ذات کی قسم! جس نے محمدؐ کو نبی مبعوث فرمایا اور مقام امامت کو ہم سے مخصوص کیا اگر دنیا صرف ایک روز کے لئے باقی بچے تو پروردگار عالم اس دن کو طولانی کردے گا کہ وہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

پروردگار عالم اپنے امر کی اصلاح ایک شب میں کرے گا بالکل اسی طرح جیسے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امر کی اصلاح فرمائی وہ اپنے اہل وعیال کے لئے آگ لینے گئے لیکن جب پلٹے تو ان کے پاس مقام نبوت ورسالت تھا۔

اور پھر اس وقت حضرت محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:

ہمارے شیعوں کا سب سے با فضیلت عمل انتظار فرج ہے۔

اس روز کی امید میں جب اس کی دلربا آواز کائنات میں گونجے گی اور افسردہ وغمگین دلوں کو حیات نو بخشے گی اور بزرگان الٰہی کہ جن کی توصیف میں خدا نے فرمایا ہے:

﴿اَیْنَمَا تَکُونُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیعاً﴾[1]

اس بزرگوار کی طرف تیزی سے بڑھیں اور.....

۱۔ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۴۸ ''جہاں کہیں بھی ہوگے خدا وند تم سب کو لے آئے گا''

ظہور کا انتظار یا ظہور کا اعتقاد؟!

انتظار کا معنی صرف ظہور کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہونا نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کی فکر میں رہنا اور اس کی آرزو رکھنا بھی ضروری ہے۔

ممکن ہے بہت سے افراد کے پاس مہمان کی ضیافت کے امکانات موجود ہوں لیکن نہ تو انہوں نے کسی کی دعوت کی ہو اور نہ ہی کسی کے آنے کے منتظر ہوں۔ ایسے افراد کو صرف ضیافت کا امکان رکھنے کی بناء پر کسی کا منتظر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نہ تو انہیں مہمان کے آنے کا خیال ہے اور نہ ہی مہمان کے نہ آنے پر آزردہ خاطر ہوں گے۔

اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ انسان انتظار کے اہم مسئلہ اور اور اس دن (جب پوری کائنات سے ظلم وستم کا صفایا ہو جائے گا) پر توجہ کئے بغیر اپنی ذاتی اصلاح اور خودسازی میں کمی محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ایسا ہے اس نے اپنی ایک بڑی ذمہ داری یعنی پوری دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے انتظار اور اس کے لئے کوشش کرنے کو فراموش کر دیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں: اسی صورت میں خودسازی اور اصلاح نفس کا تکامل اور عروج کی منزل پر پہنچ سکتا ہے جب انسان پورے عالم سے ظلم وستم کے خاتمہ کا منتظر ہو اور صرف اپنے نفس کی اصلاح کے بارے ہی میں نہ سوچے۔ پس جو اپنے نفس کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے اسے چاہئے دنیا کی اصلاح کرنے والے کا منتظر رہے اور صرف اس موضوع پر اعتقاد رکھنے پر ہی اکتفاء نہ کرے۔

اس بناء پر جس نکتہ پر توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ ظہور کا انتظار کرنے اور ظہور کے عقیدے میں بہت زیادہ فرق ہے۔ تمام شیعہ بلکہ دنیا کی بہت سی دوسری اقوام کا عقیدہ ہے کہ ایسا مصلح ظہور کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا لیکن اس واقعیت پر عقیدہ رکھنے والے وہ سب اس کے تحقق کے منتظر نہیں ہیں!

جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر ہو اسے چاہئے کہ عقیدے کے علاوہ آنحضرتؑ

کے زمانے کو درک کرنے کی امید وانتظار بھی رکھے اور انتظار وامید کی بنیاد پر عمل کرے۔

وہ تمام روایتیں جن میں انتظار کے مسئلہ کا ذکر ہوا ہے وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی امید اور آپ کے زمانے کو درک کرنے کی آرزو اور امید رکھنے کے لازمی ہونے کی دلیل ہیں۔ کیونکہ اگر انتظار اور امید نہ ہو اور انسان آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے کو درک کرنے سے مایوس ہو تو وہ کیسے انتظار کی روایات پر عمل کرسکتا ہے کہ جو انسان کو انتظار و آرزو کا سبق دیتی ہیں؟!

اس بناء پر انتظار کا درس دینے والی روایات کی رو سے ظہور کے عقیدے کے علاوہ اس زمانے کو درک کرنے کے لئے آمادگی ہر انسان کی ذمہ داری ہے اور ہر ایک کا فریضہ ہے کہ ظہور کی فکر میں ہو اور اپنے زمانے میں ظہور کے زمانے کو درک کرنے کی آرزو رکھتا ہو اور عافیت کے ساتھ عصر ظہور کو درک کرنے کی دعا کرے۔

معرفت یا راہِ انتظار

ہمیں انتظار کا سبق دینے والے امور میں سے ایک نہایت اہم چیز جس کی طرف ہمیں ہمیشہ توجہ کرنی چاہئے، وہ پروردگار عالم اور اس کے جانشینوں کی معرفت اور ان کے مقام کی عظمت کا عرفان ہے۔

اگر کوئی شخص صحیح معنی میں خدا اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی حقیقی معرفت کے لئے قدم بڑھائے تو وہ ان ذوات مقدسہ کے مورد توجہ قرار پائے گا اور اس کا دل خاندان وحی علیہم السلام کے معارف الٰہیہ سے روشن ہو جائے گا کہ اور اسی طرح اپنے دیگر فرائض سے بھی آشنا ہو جائے گا اور اس طرف بھی متوجہ ہو گا کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے غفلت ناپسندیدہ ہے۔

یہ نورانیت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے درخشاں نور کی بنا پر ہے کیونکہ امامؑ ہی ہر زمانہ میں اپنے واقعی چاہنے والوں کے دلوں کو منور کرتا ہے۔

اب یہاں اس روایت پر توجہ کریں:

عن أبی خالد الکابلی قال : سألتُ أبا جعفرعلیه السلام عن قول اللّٰه عزو جلّ﴿فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ أَنْزَلْنَا﴾ ۱

فقال: یا أباخالد،النور واللّٰه الأئمة من آل محمد صلی اللّٰه علیه وآله وسلم اِلی یوم القیامة،وهم واللّٰه نور اللّٰه الذي أنزل، وهم واللّٰه نوراللّٰه في السماوات وفي الأرض.

واللّٰه یا أباخالد، لنور الامام في قلوب المؤمنین أنور من الشمس المضیئة بالنهار،وهم واللّٰه ینوّرون قلوب المؤمنین، ویحجب اللّٰه عزّوجلّ نورهم عمّن یشاء فنظلم قلوبهم.

واللّٰه یا أباخالد،لایحبّنا عبد ویتولّانا حتّی یُطهّر اللّٰه قلبه، ولایُطهّر اللّٰه قلب عبد حتّیٰ یُسلّم لنا، ویکون سلماً لنا، فاذاکان سلماً لنا سلّمه اللّٰه من شدید الحساب، وآمنه من فزع یوم القیامة الأکبر" ۲

ابو خالد کابلی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت کریمہ ''پس ایمان لاؤ خدا، رسولؐ اوراس نور پر جسے تمہارے درمیان نازل فرمایا ہے'' کے متعلق سوال کیا۔

حضرت نے فرمایا: اے ابا خالد! خدا کی قسم! یہاں نور سے مراد روز قیامت تک باقی رہنے والے ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

خدا کی قسم! یہ وہی نور ہیں کہ جسے پروردگار عالم نے نازل فرمایا ہے۔

اے ابوخالد! خدا کی قسم! مومنین کے قلوب میں نور امامت روز روشن کے چمکتے ہوئے آفتاب سے کہیں زیادہ تابندہ ہے۔

۱۔ سورۂ تغابن، آیت: ۸

۲۔ الکافی: ۱/۱۹۴

خدا کی قسم! وہ مومنوں کے دلوں کو منور کرتے ہیں۔ پروردگار عالم ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے پوشیدہ رکھتا ہے اور اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔

اے ابو خالد! خدا کی قسم! کوئی بھی بندہ ہم سے محبت نہیں کرتا اور ہماری ولایت کو قبول نہیں کرتا مگر اس وقت جب پروردگار عالم اس کے دل کو پاک کر دیتا ہے اور پروردگار عالم کسی بھی بندے کے دل کو پاک نہیں کرتا جب تک کہ وہ ہمارا فرمانبردار اور مطیع نہ ہو جائے اور جب وہ ہمارا مطیع و فرمانبردار ہو جائے تو پرودگار عالم اس کو (روز قیامت) کے حساب و مشقت سے محفوظ کر دیتا ہے اور قیامت کبریٰ کے دن کے خوف و وحشت سے نجات عطا کرتا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کا قلب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نور سے روشن و منور ہو لیکن وہ آنحضرتؑ سے غافل بھی ہو؟

احساس حضور یا معرفت کی علامت

زمانہ غیبت میں لوگوں کے فرائض مجموعی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں:

۱۔ وہ فرائض جو غیبت کے زمانہ سے مخصوص ہیں۔

۲۔ وہ فرائض جو انسان پر صرف غیبت کے زمانہ میں عائد نہیں ہیں بلکہ ظہور اور امام کے حضور کے زمانہ میں بھی انجام دینا ضروری ہیں۔

دوسری قسم کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ کہ جو لوگوں کی زندگی میں بہت اثر انداز ہوتا ہے اور اگر اس کی رعایت کی جائے تو اس کی زندگی میں عظیم تبدیلی رونما ہوگی اور شربخش زندگی بطور تحفہ ہاتھ آئے گی اور یہ مسئلہ حضور کا اعتقاد اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

یعنی اگر انسان معتقد ہو کہ سبھی پروردگار عالم اور اس کے جانشینوں کے حضور میں ہیں اور وہ ان ہستیوں کے حضور یا غیبت کے زمانہ میں بھی ان کے حضور میں ہے، نیز یہ کہ زمان و مکان ہمارے لئے

محدودیت ایجاد کرتے ہیں نہ کہ ان مقدس ذوات کی نورانی منزلت کے لئے، ان کے حضور کو زمانہ یا کسی خاص مکان سے محدود یا مقید نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے کہ زمان و مکان مادہ کی خصوصیات میں سے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کا نورانی مرتبہ جس کے متعلق امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنی حدیث نورانیت میں تشریح فرمائی ہے کہ وہ مادہ سے بلند و برتر ہیں بلکہ اس پر محیط ہیں۔اس بناء پر زمان و مکان مقام نورانیت کی نسبت کوئی تغییر یا محدودیت پیدا نہیں کرتے۔

بحث کی مزید وضاحت کے لئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حدیث 'نورانیت'' کی طرف رجوع کرتے ہیں جسے آپ نے جناب سلمانؓ اور جناب ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا۔حدیث کے طولانی ہونے کی وجہ سے ہم یہاں اسے بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں اور اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بحث کی مناسبت سے ایک دوسری اہم روایت نقل کرتے ہیں جسے حضرت امام باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے جناب ابوبصیر کہتے ہیں:

" دخلت المسجد مع أبي جعفر عليه السلام ، والناس يدخلون ويخرجون.

فقال لي: سل الناس هل يرونني؟

فكلّ من لقيته قلت له: أرأيت أباجعفر عليه السلام فيقول: لا وهو واقف حتّى دخل أبو هارون المكفوف، قال: سَل هذا؟ فقلت: هل رأيت أباجعفر؟

فقال: أليس هو قائماً؟

قال: وما علمك؟

قال: وكيف لا أعلم وهو نور ساطع.

قال: وسمعته يقول لرجل من اهل الافريقية: ماحال راشدٍ؟

قال: خلفته حيّاً صالحاً يقرؤك السلام.

قال: رحمه اللّٰه ،قال: مات؟ قال: نعم، قال: متى؟

قال: بعد خروجک بيومين.

قال: واللّٰه مامرض ولاكان به علة، قال: وانما يموت مَن يموت من مرض أو علة، قلت: من الرجل؟ قال: رجل لنا موالٍ ولنا محبّ.

ثمّ قال: أترون أنّه ليس لنا معكم أعين ناظرة، أواسماع سامعة، لبئس مارأيتم، واللّٰه لايخفى علينا شيء من أعمالكم فاحضرونا جميعاً وعوّدوا أنفسكم الخير، وكونوا من أهله تعرفوا فانّي بهذا آمر ولدي وشيعتي"[1]

میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد داخل ہوا اور لوگوں کی آمد ورفت تھی ۔امامؑ نے مجھ سے فرمایا: ،لوگوں سے پوچھو کیا وہ ہم کو دیکھ رہے ہیں؟ میں نے جس سے بھی ملاقات کی اور اس سے سوال کیا کہ کیا تم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں؛ اتنے میں ابو ہارون نامی ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا۔

امامؑ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھو، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

ابو ہارون نے جواب دیا: کیا وہ اس جگہ نہیں کھڑے ہیں؟

ابوبصیر نے کہا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ امامؑ یہاں کھڑے ہیں؟

ابو ہارون نے جواب دیا: ہم ان سے کیوں آگاہ اور باخبر نہ ہوں جب کہ امامؑ واضح وآشکار نور ہیں۔

ابوبصیر کہتے ہیں: اس وقت میں نے سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام ایک افریقی شخص سے فرمارہے

۱۔ بحارالانوار: ۴۶/۲۴۳

تھے کہ راشد کا کیا حال؟اس نے جواب دیا جب میں افریقہ سے چلا تو زندہ وسالم تھا اس نے آپ کو سلام کہا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا: خدا اس پر رحمت کرے۔

افریقی شخص نے پوچھا: کیا وہ مر گیا؟

امامؑ نے فرمایا: ہاں، اس نے پوچھا: کب؟

امامؑ نے فرمایا: جب تم افریقہ سے نکلے تو اس کے دو روز بعد۔

اس افریقی نے کہا: خدا کی قسم! راشد نہ مریض تھا نہ ہی اسے کسی قسم کا درد تھا۔

امامؑ نے اس سے فرمایا: کیا جو بھی مرتا ہے کسی درد یا مرض کی بنا پر مرتا ہے؟

ابوبصیر کہتے ہیں: ہم نے امامؑ سے پوچھا یہ افریقی شخص کون ہے؟

امامؑ نے فرمایا: وہ ہمارا دوست اور ہمارے خاندان کا محبّ ہے۔

اس وقت امامؑ نے فرمایا: کیا تم معتقد ہو کہ ہمارے پاس تمہیں دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان نہیں ہیں؟ یہ عقیدہ کس قدر برا ہے۔

خدا کی قسم! تمہارا کوئی بھی عمل ہم سے پوشیدہ نہیں ہے لہذا ہم سب کو خدا کے نزدیک حاضر سمجھو، اپنے نفوس کو پسندیدہ اعمال کی عادت ڈالو اور نیک کام کرنے والے بنو تا کہ اس حقیقت کو پہچان سکو، اور میں نے جو کچھ کہا اس کا اپنے فرزندوں اور شیعوں کو حکم دیتا ہوں۔

اس روایت میں نہایت اہم مطالب موجود ہیں اور انہیں درک کرنے کے لئے غور وفکر کی ضرورت ہے۔

اس روایت سے استفادہ کیا جانے والا اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ خاندان وحی علیہم السلام کے حضور کا عقیدہ ہونا چاہئے اور اس واقعیت کو محسوس کرنا ممکن ہے بشرطیکہ امام باقر علیہ السلام نے حقیقت تک پہنچنے کی جو شرائط بیان کی ہیں، ان کی رعائت کی جائے۔

نہایت ہی اہم نکتہ جسے آنحضرتؑ نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا ہے کہ آنحضرتؑ نے اپنے تمام شیعوں اور اپنے فرزندوں کو اس کی تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امامؑ نے جو واقعیت بیان فرمائی ہے، ہر ایک کو اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس روایت کی رو سے ان ہستیوں میں سے ہر ایک عین اللہ ہیں جو ہمارے اعمال کو دیکھتے ہیں، اذن اللہ ہیں یعنی ہماری باتوں کو بھی سنتے ہیں۔اس مقام پر امامؑ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے اس حقیقت کو قبول نہیں کیا ہے اور فرماتے ہیں: واقعاً برا عقیدہ رکھتے ہو، خدا کی قسم! تمہارا کوئی بھی عمل ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان نکات کو بیان کرنے کے بعد اپنے بیان کا نتیجہ پیش کرتے ہیں اور چند نکتوں کی وضاحت کرتے ہیں:

۱۔ ہم سب کو اپنے سامنے حاضر سمجھو:

یہ فرمان اہل بیت علیہم السلام کے مقام نورانیت کی طرف اشارہ ہے چونکہ آپ زمانہ پر محیط مقام نورانیت کے مالک ہیں اور ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں ہے اور ہر شیعہ چاہے وہ کسی زمانہ میں ہو اسے خود کو ان بزرگ حضرات کے حضور میں سمجھنا چاہئے۔جس طرح انسان خود کو خدا کے حضور میں سمجھتا ہے اسی طرح اسے خود کو اہل بیت علیہم السلام کے حضور میں سمجھنا چاہئے۔

۲۔ اپنے نفوس کو نیک عمل کی عادت ڈالو اور اہل خیر بنو:

اس فرمان کے مطابق انسان کو نہ صرف برے اور ناشائستہ عمل کا عادی نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے نفس کو اچھے اور نیک عمل کی عادی بنایا چاہئے یعنی تہذیب نفس اور تربیت میں کوشاں رہنا چاہئے کہ نہ صرف اس کا نفس پسندیدہ کاموں کے انجام دینے سے متنفر نہ ہو بلکہ انہیں اپنی عادت بنالے۔

اس روایت میں قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ پسندیدہ کاموں کی عادت ڈالنا اس صورت میں قابل اہمیت ہے کہ جب انسان کی ذات کو ان کی عادت ہو جائے یعنی یہ اس کی ذات پر اثر انداز ہوں۔

لہذا اگر انسان کی ذات پر نیک اور پسندیدہ کام اثر انداز نہ ہوں تو ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے انسان معاشرے اور محل زندگی کے تقاضوں کے تحت بہت سے اچھے اور پسندیدہ کام انجام دینے کا عادی بن گیا ہو لیکن یہ اس کی ذات میں راسخ نہ ہوئے ہوں جس کے نتیجہ میں اس کی ذات اور اعمال کے درمیان کوئی ہماہنگی نہیں پائی جاتی ہے اور وہ ان کاموں کے اہل افراد میں شمار نہیں ہوتا۔ یہ بہت دقیق نکتہ ہے جس کی طرف پوری طرح توجہ ہونی چاہئے۔

اس کی مزید وضاحت کے لئے ہم کہتے ہیں کہ پسندیدہ کاموں کا عادی ہو جانا دو صورتوں میں ممکن ہے۔

پہلی صورت: نفس کی مخالفت، اپنی تربیت اور نفس کو نیک اور اچھے کاموں کو انجام دینے کے لئے مطیع بنانا۔ اگر اس طرح انسان نیک کاموں کے انجام دینے کا عادی بنا ہو تو انسان کی ذات اور سرشت نیک کاموں کی عادی ہو جائے گی۔ لہذا اس طرح عادی ہونا انسان کی ترقی اور تکامل میں بنیادی کردار رکھتا ہے۔

دوسری صورت: انسان نیک کاموں کا عادی ہو جائے اور پسندیدہ اعمال کو اپنی طبیعت ثانیہ بنالے اور یہ مخالفت نفس، اپنی تربیت اور خود اس طرح کے اعمال کو انجام دینے کے لئے آمادگی کی غرض سے نہ ہو بلکہ اس کا معاشرے اور ماحول اسے ان میں سے بعض چیزوں کا عادی بنادے۔

مثلاً وہ ایسے خاندان میں تھا کہ جس کے افراد نماز اوّل وقت یا جماعت سے پڑھنے کے عادی تھے لہٰذا اسے بھی اس کی عادت ہوگئی۔ اس صورت میں چونکہ اس نے اپنے اندر یہ عادت ذاتی طور پر پیدا نہیں کی ہے لہذا اگر اس کے گھر کا ماحول تبدیل ہو جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس کی عادت تبدیل ہو جائے گی اور وہ اسے چھوڑ دے گا۔

اس طرح کی عادت کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ جو انسان کی ذات پر اثر انداز نہ ہوئی ہو بلکہ ماحول کا رنگ اختیار کرنے کی بنا پر ہو اور ماحول کی تبدیلی کی بنا پر عادت ختم ہو جائے گی۔

لہٰذا حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم اپنے نفوس کو عمل خیر کا عادی بنانے کے علاوہ اس کے اہل بھی بنو؛ نہ یہ کہ صرف اچھے افراد کا رنگ اختیار کرو۔ کیونکہ نیک اعمال کا انسان کی ذات اور سرشت میں راسخ ہوئے بغیر صرف نیک افراد کا رنگ اختیار کر لینے سے رفتار و کردار میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس سے حقائق کو درک کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہوگا لیکن جب یہ انسان کی ذات میں راسخ ہو جائے تو اس سے عظیم اور اہم حقائق درک ہوتے ہیں۔

حضور کے معنی کیا ہیں؟

دوسرا نکتہ کہ جس کے متعلق بحث کی جانی چاہئے، وہ یہ ہے کہ حضور کے کیا معنی ہیں؟ کیا حضور سے مراد علمی حضور ہے یا عینی حضور؟

مرحوم علامہ مجلسیؒ روایت بیان فرماتے ہیں: اگر ''فاحضرونا'' باب افعال سے ہو تو روایت کا معنی اس طرح ہوگا: یہ جان لو کہ ہم سبھی تمہارے پاس اپنے علم کے ذریعہ حاضر ہیں۔ یہاں مرحوم مجلسیؒ کی مراد حضور علمی ہے۔

ایک روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

''انه لیحضر حیث ماذکر فمن ذکره منکم فلیسلّم علیه''

جب بھی انہیں بلایا جائے حاضر ہو جاتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو بھی ان کا نام لے ان پر سلام کرے۔

۱۔ بحار الانوار: ۴۶/۴۴

۲۔ کمال الدین: ۳۹۰/۳

مرحوم آیت اللہ مستنبط اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

حضرت خضر علیہ السلام کا رتبہ اس حد تک ہے جو کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تابع اور آپ کی رعیت میں سے ہیں تو پھر حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کا رتبہ کس عظمت کا حامل ہوگا؟!۱

اس روایت سے بعض زمانوں میں شخصی حضور استفادہ کیا جاتا ہے نہ کہ علمی حضور۔

مسئلہ حضور اہل بیت علیہم السلام کے معارف میں بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس میں تفصیل کی ضرورت ہے اس لئے اپنی گفتگو کو حضرت علی علیہ السلام کے دلنشین کلام کے ذریعہ تمام کرتے ہیں:

" **أحضروا آذان قلوبكم تفهموا!**"۲

(اگر حقائق کو درک کرنے کے خواہاں ہیں تو) اپنے دل کے کانوں کو کھولیں تا کہ سمجھ سکیں۔

اہل بیت علیہم السلام کے کلمات میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عظمت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عظمت سے واقفیت انتظار کی راہ پر چلنے کا بہت ہی مؤثر ذریعہ ہے لہذا ہم اس کے متعلق وضاحت کر رہے ہیں:

اہل بیت علیہم السلام سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی شخصیت وعظمت کے متعلق وارد ہونے والی روایات اس قدر اہم اور لرزا دینے والی ہیں جن سے آدمی سکتہ میں آجاتا ہے!

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ روح کی گہرائی پر اثر انداز ہونے والے ان تمام کلمات کے باوجود ہمارے معاشرے نے "طاؤس بہشت" کی بجائے زاغ وزغن کو دل سے لگالیا ہے؟

۱۔ القطرہ: ۵۳۶/۲

۲۔ بحار الانوار: ۲۱۲/۳۳

اتنی غفلت کیوں؟اور یہ سب فراموشی کس وجہ سے ہے؟

کیا علماء اور بزرگان دین نے اس راہ میں کوئی شائستہ کام انجام دیا ہے؟

کیا خود کو آنحضرتؑ سے وابستہ سمجھنے والے صاحبان قدرت اور حکام نے آپ کے لئے کوئی خدمت انجام دی ہے؟

کیا شیعہ ثروتمندوں اور قوت رکھنے والوں نے دین کے اس بنیادی اور حیاتی ترین عمل کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟

کیا لوگوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کے ذریعہ اپنی دردناک حالت تبدیل کی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ عوام کا ہر گروہ اس غفلت میں کم وبیش شریک رہا ہے (اگر چہ علماء اور غیر علماء میں سے کچھ ایسے افراد تھے اور ہیں کہ جنہوں نے اپنی توفیق اور توانائی کے مطابق دینی احکامات کو دل وجان سے زندہ رکھنے کی کوشش کی) خیر اس موضوع سے قطع نظر کرتے ہیں کیونکہ حقیقت تلخ ہے جو خود پسندوں کے دل کو تکلیف پہنچائے گی۔

اب ہم خاندان وحی علیہم السلام کے کچھ فرمودات کو پیش کرتے ہیں تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ انہوں نے آخری حجت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو کن الفاظ سے یاد کیا ہے؟ اور لوگوں کو آنحضرتؑ کی طرف متوجہ کرنے کی کس طرح کوشش کی ہے؟

کس طرح لوگوں کو آنحضرتؑ کے احترام کا درس دیا ہے؟

۱۔حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میرے ماں باپ ان پر قربان! وہ میرے ہم نام اور میری شبیہ ہیں۔

اس کلام کو رسول اکرمؐ نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے افسوسناک زمانے کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

"....سَيَكُونُ بَعْدِي فِتْنَة صَمّاء صَيْلَم يَسْقُطُ فِيْهَا كُلُّ وَلِيْجَة وَبَطانة، وَذٰلِكَ عِنْدَ فُقْدان شِيْعَتِكَ الْخامس مِنَ السّابع مِنْ وُلْدِكَ، يَحْزُنُ لِفَقْدِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالسَّماءِ، فَكَمْ مُؤْمِن وَمُؤْمِنَة مُتَأَسّف مُتَلَهّف حيران عِنْدَ فَقْدِه.

ثمّ أطرق مليّاً ثمّ رفع رأسه وقال:

بِأَبِي وَأُمّي سَمّي وَشَبيهي وَشَبيهِ مُوسى بن عمران عَلَيه جلابيب النُّور يَتَوَقّد مِنْ شُعاعِ الْقُدْسِ" [1]

میرے بعد ایسا فتنہ پیدا ہوگا کہ جو لوگوں کو بہرا کر دے گا اور یہ بہت ہی سخت مرحلہ ہوگا اس میں ہر برگزیدہ اور رازدار شخص گر پڑے گا اور یہ وہ وقت ہوگا جب تمہارے شیعہ تمہارے فرزندوں میں ساتویں امام کی اولاد میں پانچویں کو گم کر دیں گے اور ان کے غائب ہونے سے اہل آسمان و زمین غمگین ہوں گے، بہت سے باایمان مرد اور خواتین ایسے ہوں گے کہ جو ان کی غیبت کے وقت محزون اور غمزدہ ہوں گے۔

اس کے بعد آنحضرتؑ نے آہستہ سے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا:

میرے ماں باپ ان پر قربان!

وہ میرے ہم نام ہیں اور میری اور موسیٰ بن عمران کی شبیہ ہیں۔ ان پر نور کے پیراہن ہیں کہ جو شعاع قدس سے جلاء حاصل کرتے ہیں۔

۲۔امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام نے آپ کے متعلق فرمایا:

میری جان ان پر قربان!

علامہ مجلسیؒ نے اس کلام کی نسبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی طرف دی ہے اور فرمایا ہے:

---

[1] کفایۃ الاثر: ۱۵۸، بحار الانوار: ۳۶/۳۳۷ اور ۵۱/۱۰۹

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منسوب شعری دیوان میں آنحضرتؑ نے فرمایا:

فَثَمَّ یَقوم القائم الحَقّ مِنکُم وَبِالْحَقّ یَاْتِیکُمْ وَبِالْحَقّ یَعْمَل

سَمِیّ نَبِیّ اللّٰه نَفْسِي فِداؤُه فَلاتَخْذُلُوْه یا بُنَیّ وَعَجّلوا[1]

پس اس وقت (نا شائستہ حکومتوں کے بعد) تم میں سے حق کو قائم کرنے والا قیام کرے گا اور تمہارے لئے حق کو فراہم کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔

وہ پیغمبر خداؐ کا ہم نام ہے ہماری جان اس پر قربان! پس اے میرے بیٹو! اس کی مدد کو ترک نہ کرنا اور اس کی نصرت میں عجلت کرنا۔

۳۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

میرے پدر اس بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں[2]

اولین مظلوم عالم امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے جسمانی اوصاف کو بیان کرنے کے بعد ایک جملہ کے ذریعہ اپنے عظیم قلبی اشتیاق کا اظہار فرمایا ہے، جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

اس روایت کو جابر جعفیؒ نے نقل کیا ہے جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام صادق علیہ السلام کے خاص اصحاب میں سے تھے۔

اس روایت میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نیک جسمانی صفات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے اور آنحضرتؑ کے معنوی خصائل اور ملکوتی قدرت کو بیان کرنے سے پرہیز کیا ہے کیونکہ ایسے شخص سے گفتگو کر رہے تھے جو عالم خلقت میں تمام تباہی و فساد کی جڑ اور

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۱۳۱ ۲۔ حضرت نرجس خاتون علیہا السلام روم کی شاہزادی تھیں۔ خاندان وحی علیہم السلام سے ملحق ہونے کی غرض سے آپ نے کنیزوں کا لباس پہنا اور ان میں چلیں گئیں اور پھر آپ کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ماں ہونے کا افتخار حاصل ہوا۔ کنیزوں کا لباس پہن کر اسیر ہونے کی وجہ سے انہیں روایات میں بہترین کنیز کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔

بنیادی علت ہے۔

اب اس روایت پر توجہ کریں:

جناب جابرؒ بھی کہتے ہیں: ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

"سایر عمربن الخطّاب امیر المؤمنین علیه السلام فقال: أخبرني عن المهديّ ما اسمه؟

فقال: أما اسمه فانّ حبيبي عهد اليّ أن لا احدّث باسمه حتّى يبعثه اللّٰه.

قال فأخبرني عن صفته.

قال: هو شابّ مَربوع حَسَن الوَجه حَسَن الشَعر، يَسيل شَعْره عَلى مِنكَبيه، وَنُور وَجهه يَعْلو سَوادَ لحيَته وَرَأسه، بِأَبي ابن خِيَرة الاماء"[1]

عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام کے ساتھ چل رہا تھا۔

آپ سے عرض کیا: مجھے مہدی کے بارے میں خبر دیجئے، ان کا نام کیا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: لیکن میرے حبیب نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ ان کا نام کسی کو نہ بتاؤں، یہاں تک کہ پروردگار عالم انہیں مبعوث کرے۔

اس نے عرض کیا: پس مجھے ان کی صفت کے بارے میں بتایئے؟

حضرت نے فرمایا: وہ ایسا جوان ہے کہ چہار شانہ خوشرو حسین ہے، ان کے بال خوبصورت اور ان کے بال شانوں پر بکھرے ہوں گے اور ان کے چہرے کا نور ان کے بال اور داڑھی کی سیاہی پر ظاہر ہوگا، پس اس بہترین کنیز کے فرزند پر میرے باپ قربان ہو جائیں!

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۳۶

۴۔حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام:

میرے پدر اس بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں!

اس کلام کو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے پھر دہرایا ہے اور حارث ہمدانی نے اسے امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آنحضرتؑ نے اس روایت میں شمشیر انتقام (جو حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دست قدرت میں ہوگی) سے ظالموں کے ظلم وستم کے خاتمہ کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے:

وہ، وہ ہیں کہ جو دنیا کے تمام ظالموں اور ستمگروں کے حلق میں زہر کا کڑوا جام انڈیلیں گے۔

اب آنحضرتؑ کے اس کلام پر غور کریں کہ جو غمزدہ لوگوں کے دلوں کو شاد کر دیتا ہے:

بِأبي ابن خِيرَة الإماء، يعني القائم مِنْ وُلْده عليه السلام، يَسومُهم خَسْفاً، وَيُسقيهم بِكأْسٍ مُصْبِرة، وَلا يُعْطِيْهِمْ إلاَّ السَّيْف هَرَجاً.[1]

بہترین کنیز کے فرزند پر میرے پدر قربان جائیں!

یعنی حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کہ جو آنحضرتؑ کی اولاد سے ہیں، وہ انہیں ذلیل وخوار کریں گے اور وہ ظرف جو صبر (بہت ہی کڑوی دوا) سے بھرا ہوگا ان (ستمگروں) کو پلائیں گے اور انہیں فتنہ و آشوب کی شمشیر کے سوا کوئی چیز عطا نہیں کریں گے۔

ہاں! یہ وہ دن ہے کہ جب سقیفہ میں بیٹھنے والوں اور ان کے وارثوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگا اور وہ سب زہر کا تلخ جام پئیں گے۔

۱۔الغیبۃ مرحوم نعمانی:۲۲۹

۵۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

میرے پدر بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں!

حضرت علی علیہ السلام نے یہ جملہ ایک مرتبہ اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

" فَانْظُروا أَهْل بَيْت نَبِيّكُمْ فَان لبدوا فالبدوا وان استنصروكم فانصروهم، ليفرّجنّ اللّٰه برجل منّا أهل البيت، بأبي ابن خيرة الإماء لايعطيهم اِلاالسيف هرجاً هرجاً موضوعاً على عاتقة ثمانية" [۱]

اپنے پیغمبرؐ کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف دیکھو! اگر وہ چین سے بیٹھ جائیں تو تم بھی چین سے بیٹھ جاؤ اور اگر تمہیں مدد کے لئے بلائیں تو ان کی مدد کرو۔ یقیناً پروردگار عالم ہم اہل بیت علیہم السلام سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔

''بہترین کنیز کے فرزند پر میرے باپ قربان جائیں!'' انہیں سوائے شمشیر کے کچھ نہ دیں گے ،کیا معرکہ ہوگا! کیا آشوب ہوگا! آٹھ مہینے اپنے دوش پر شمشیر رکھیں گے۔

اس خطبہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام دنیا کی اصلاح، دنیا سے ستمگروں اور ظالموں کی نابودی کی خوشخبری دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں آٹھ مہینے اس زمین پر ستمگروں سے جنگ ہوگی اور پھر پورے عالم میں صلح ومحبت کی حکمرانی ہوگی۔

۶۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

آہ! میں کس درجہ ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ کلام حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نیک خصائل کو یاد کرنے اور فتنہ وفساد کے تذکرہ کے بعد فرمایا:

"هاه!و اومأ بيده الى صدره.شو قاً الى رؤيته" [۲]

۱۔بحار الانوار:۱۲۱/۵۱ ۲۔بحار الانوار:۱۱۵/۵۱

آہ!'' اور پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا'' ہم کس حد تک ان کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

کیونکہ آنحضرتؑ کو اپنے وسیع علم کی بنا پر معلوم تھا کہ سقیفہ میں جمع ہونے والوں نے فتنہ کا جو بیج بویا تھا وہ فتنہ ایسے ہی جاری رہے گا، اس کی آگ طویل عرصہ تک پورے عالم کو اپنی لپیٹ میں لئے رہے گی، یہ تاریکی و بدبختی دنیا کے تمام لوگوں کا احاطہ کرلے گی اور یہ ظلم وستم اس وقت تک جاری رہے گا جب تک منتقم آل محمد امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے ان ۳۱۳ ساتھیوں کے ساتھ قیام نہ کریں گے جنہوں نے تہذیب واصلاح نفس کے ساتھ امر ولایت کو اپنی روح میں بسا رکھا ہے اور وہ ظالموں سے دنیا کے تمام مظلوموں کا بدلہ لیں گے۔

اگر سقیفہ کے تاریک ایام میں اپنی جان کی بازی لگانے والے مددگار کائنات کے سب سے پہلے مظلوم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ہوتے تو دشمن خانہ وحی کو آگ نہیں لگا سکتے تھے۔ عالم ہستی کے امیر کے گلے میں رسی نہیں ڈال سکتے تھے اور ماہ عالم کے چہرے کو نیلا نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

" فَنَظَرْتُ فَإِذَا لَيْسَ لِي مُعِينٌ إِلَّا أَهْلُ بَيْتِي فَضَنَنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَوْتِ، وَأَغْضَيْتُ عَلَى الْقَذَى، وَشَرِبْتُ عَلَى الشَّجَا، وَصَبَرْتُ عَلَى أَخْذِ الْكَظْمِ، وَعَلَى أَمَرَّ مِن طَعْمِ الْعَلْقَمِ"

(جب مخالفین نے خلافت کو غصب کرلیا جو کہ ہمارا حق تھا تو اپنے امور اور کام میں) میں نے فکر کی تو دیکھا کہ میرے اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کوئی میرا مددگار نہیں ہے۔ میں اس پر راضی نہیں ہوا کہ وہ قتل ہوں اور وہ آنکھ جس میں تنکا چلا گیا تھا اسے بند کرلیا، جب کہ میرے گلے کی ہڈی کو جکڑ رکھا تھا لیکن میں نے وہ جام تلخ پی لیا (شدید غم واندوہ کی وجہ سے) سانس لینا مشکل تھا (جام تلخ) کے ذائقہ سے بھی زیادہ کڑوی چیزوں پر ہم نے صبر کیا ہے!

۱۔ نہج البلاغہ (فیض الاسلام) خطبہ: ۲۶ ص ۹۲

جی ہاں !اس کائنات کی مظلوم ترین ذات خود پر ہونے والے مظالم کو بیان کرنے کے بعد مستقبل میں ہونے والے فتنوں کو بیان کرتی ہے اور تمام ظلم وستم ختم کرنے والے کے نام کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہے۔

آہ! میں اس کے دیدار کا کس قدر مشتاق ہوں۔

۷۔امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر میں اس زمانہ میں رہا تو اپنی جان اس صاحب امر سے مخصوص کردوں گا۔

یہ کلام ان سے صادر ہوا ہے جنہوں نے سارے عالم میں علم وحکمت کی گرہ کشائی کی اور جو کائنات کی خلقت کے تمام اسرار سے واقف ہیں، وہ ذات جس کے لئے مستقبل اور مستقبل میں آنے والے، ماضی اور ماضی میں رہنے والے سب ایسے ہی ہیں جیسے آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

آنحضرتؑ نے جب مستقبل اور مستقبل میں آنے والوں کا تذکرہ کیا تو حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ہونے والے قیام کے متعلق یوں بیان فرمایا:

"..... اَما اِنّي لَوْ اَدرکتُ ذٰلِکَ لاَ سْتَبقَیت نَفْسي لِصاحِب هٰذا الْأمر"[۱]

آگاہ رہو! اگر میں اس زمانہ میں رہا تو اپنی جان کو اس صاحب امر سے مخصوص کردوں گا۔

مرحوم آیت اللہ شیخ محمد جواد نجفی اپنی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے کلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس زمانے سے آنحضرتؑ کا مقصود وہ زمانہ ہے کہ جب ''شیلا'' سے ایک گروہ حق کے حصول کے لئے قیام کرے گا۔

۱۔الغیبۃ، مرحوم نعمانی: ۲۷۳

۸۔امام محمد باقر علیہ السلام:

میرے ماں باپ اس پر قربان جائیں! وہ میرے ہم نام ہیں اور ان کی کنیت میری کنیت ہے۔

میرے باپ اس پر قربان جو پوری دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

اس روایت کو ابوحمزہ ثمالیؒ نے نقل کیا ہے جو حضرت کے بزرگ اصحاب میں سے ہیں، وہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا جب لوگ آنحضرتؑ سے رخصت ہو کر چلے گئے تو مجھ سے فرمایا:

"یا أبا حَمْزَة، مِنَ الْمَحتوم الّذي حَتَمه اللّٰه قيام قائمنا، فمَن شَكَّ فيما أقول لقي اللّٰه وهو به كافر.

ثمّ قال: بأبي وأُمّي المُسَمّٰى بِاسمي وَالْمُكَنّٰى بِكُنْيَتِي، السابع مِن وُلدي، بأبي مَن يَمْلأ الأَرْضَ عَدلاً وَقِسطاً كما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً.

يا أبا حَمْزَة، مَنْ أَدْرَكه فَيسلّم له ما سَلَّم لِمُحمّد وَعَليّ فَقَد وَجبت لَه الجَنّة، ومَن لَم يُسَلّم فَقَد حَرَّم اللّٰه عَلَيْه الجَنّة وَمأواه النّار وَبِئْس مَثْوَى الظّالِمِيْن"[۱]

اے ابوحمزہ! جن چیزوں کو پروردگار عالم نے حتمی قرار دیا ہے ان میں سے ایک ہمارے قائم کا قیام ہے اور ہم نے جو کچھ کہا اگر اس میں کوئی شک کرے تو وہ کفر کی حالت میں پروردگار عالم سے ملاقات کرے گا۔

پھر فرمایا: ہمارے ماں باپ ان پر قربان! ان کا نام میرے نام پر ہے اور ان کی کنیت میری کنیت پر رکھی گئی ہے وہ میری اولاد (نسل) میں سے ساتواں ہے۔

میرے باپ ان پر قربان! جو پوری زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۱۳۹، ۲۴/۱۴۱، ۳۶/۳۹۴

جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اے ابوحمزہ! جو بھی ان کے زمانے میں ہو بالکل اسی طرح ان کے حکم کے سامنے تسلیم ہو جائے جیسے محمدؐ اور علی علیہ السلام کی بارگاہ میں تسلیم تھا تو اس پر جنت واجب ہے اور جو ان کے حکم کے سامنے تسلیم نہ ہو تو پروردگار عالم اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ آتش (جہنم) ہوگا جو ظالموں کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے۔

۹۔امام صادق علیہ السلام:

اگر میں ان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے زمانہ میں ہوا تو جب تک زندہ رہا ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔

امام صادق علیہ السلام نے یہ کلام تب ارشاد فرمایا جب آپ سے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق سوال کیا گیا:

هَلْ وُلِد القائم؟

قال: لا، وَلَو أَدْرَكْتُه لَخدمته أَيّام حَياتي. [1]

کیا حضرت قائمؑ کی ولادت ہوگئی ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں انہیں درک کرلوں تو اپنی پوری زندگی ان کی خدمت کروں گا۔

۱۰۔امام صادق علیہ السلام:

میں نے نور آل محمد علیہم السلام کے لئے دعا کی۔

عباد بن محمد مدائنی کہتے ہیں: امام صادق علیہ السلام نے ظہر کی نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ بلند

۱۔الغیبۃ، مرحوم نعمانی: ۲۷۳، بحارالانوار: ۱۴۸/۵۱

عقدالدرر نے یہ روایت اور حضرت امام صادق علیہ السلام کی پچھلی روایات کو امام حسین علیہ السلام سے نسبت دی ہے۔ اس اشتباہ یا بھول کی وجہ دونوں اماموں کی مشترک کنیت ہو سکتی ہے۔

کئے اور دعا فرمائی۔

ہم نے کہا: ہماری جان آپ پر قربان ہو! آپ نے اپنے لئے دعا کی؟

فرمایا:

دَعَوْتُ لِنُور آل مُحَمّدعليهم السلام وَسابِقِهِمْ وَالْمُنْتَقِم بِأَمْرِاللّٰهِ مِنْ أَعْدائِهِم ۔[۱]

میں نے نور آل محمد علیہم السلام کے لئے دعا کی جو غائب ہے اور جو خدا کے حکم پر ان کے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

البتہ خاندان وحی علیہم السلام کے تمام ائمہ نور ہیں اور ان کی معرفت، معرفت خدا کی نورانیت کی طرح ہے لیکن اس روایت میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے بیان کے مطابق آنحضرت نور لاٴ نوار ہیں۔

۱۱۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

میرے والد اس پر قربان جائیں! جس پر خدا کی راہ میں ملامت کرنے والوں کی ملامت اثر انداز نہیں ہوتی۔

میرے والد اس پر قربان جائیں! جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

یحییٰ بن فضل نوفلی کا بیان ہے:

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے عصر کی نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کر کے ایک دعا پڑھی۔

ہم نے آنحضرتؑ سے عرض کیا: آپ نے کس کے لئے دعا فرمائی؟

"قال: ذٰلِک المَهدیّ من آلِ مُحَمّد عليهم السلام.

قال: بِأَبِي المُنبدح البَطن، المَقْرون الحاجِبَيْن، أَحْمَش الساقَيْن، بَعيد مابَيْنَ

۱۔فلاح السائل: ۱۷۰

السمنگبین، أسمَر اللّون، یعتاده مَع سمرته صفرة من سهر اللیل، بِأبي مَن لَیْله یرعی النُّجُوم ساجداً وراکعاً، بِأبي مَنْ لا یَأْخُذُه في اللّٰه لَوْمَة لائِم، مِصْباح الدُّجیٰ، بِأبي القائم بِأمرِ اللّٰه" [۱]

حضرت نے فرمایا: مہدی آل محمد علیہم السلام کے لئے۔

پھر فرمایا: میرے والد اس وجود پر قربان جائیں! جس کی ابرو ملی ہوئی ہیں، پنڈلیاں پتلی ہیں، چار شانہ قوی ہیکل اور گندم گوں ہے اور تہجد و شب زندہ داری کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہے۔

میرے والد اس پر قربان! جو راتوں کو سجدہ و رکوع کی حالت میں ستاروں کے غروب ہونے کا انتظار کرتا ہے۔

میرے والد اس پر قربان! جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

۱۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام:

میرے ماں باپ ان پر قربان! جو ہمارے جد رسول خداؐ کے ہمنام ہیں، جو میری اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے شبیہ ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں برپا ہونے والے شدید فتنہ کو ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

یہ فتنے اس حد تک شدید اور تباہی پھیلانے والے ہیں کہ نہایت ہوشیار اور چالاک افراد کو بھی اپنے جال میں گرفتار کر لیں گے۔

اگر چہ وہ دین اور دینداری کے دعویٰ دار ہیں لیکن ان کی گمراہی کی وجہ سے غربت و تنہائی اس طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو گھیر لے گی کہ آسمان و زمین اور ہر آگاہ اور دردِ دل رکھنے والا انسان آنحضرتؑ کے لئے گریہ کرے گا۔

۱۔ بحار الانوار: ۸۶/۸۱

اب حضرت امام رضا علیہ السلام کے کلام پر توجہ فرمائیں:

"لابدّ مِنْ فِتْنة صَمّاء صَيْلَم يَسْقُط فيها كُلّ بطانة وَ وَلِيْجَة، وذلكَ عِنْد فُقْدان الشّيعة الثالث مِن وُلدي، يبكي عَلَيْه أهل السماء و أهل الأرض، وَكُلّ حريّ وَحَرّان وَكُلّ حَزين وَلَهْفان.

ثمّ قال عليه السلام: بِأَبي وَأُمّي سَمِيّ جَدّي وَشَبيهي وشَبيه مُوسَى بن عِمْران عليه السلام، عَلَيه جُيوب النّور يَتَوَقّد مِن شُعاع ضِياء القُدْس" [1]

نہایت ہی سخت اور سنگین فتنہ ضرور واقع ہوگا، جس میں ہر راز دار اور منتخب فرد گر پڑے گا اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب شیعہ ہمارے فرزندوں میں تیسرے فرزند کو کھو دیں گے، اس پر اہل آسمان و زمین گریہ کریں گے اور تلاش و جستجو میں رہنے والا ہر مرد و عورت اور ہر غمگین و حسرت زدہ شخص اس پر گریہ کرے گا۔

پھر فرمایا: ہمارے ماں باپ اس پر قربان! جو ہمارے جد رسول خداؐ کا ہمنام اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے اس پر نورانی پیراہن ہے کہ جو قدس کی شعاعوں سے ضیاء حاصل کرتا ہے۔[2]

امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؑ خراسان میں اپنی ایک نشست میں لفظ "قائم" کے ذکر کے وقت خود کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور کہا:

" اَللّٰهمّ عَجّلْ فرجه و سَهّل مخرجه"

اور پھر لوگوں سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کی خصوصیات بیان فرمائیں۔

مرحوم محدث نوریؒ کتاب "نجم الثاقب" میں فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام اور بالخصوص آنحضرتؑ کا مخصوص لقب سننے کے بعد لوگوں کا تعظیم میں کھڑے ہو جانا تمام مما لک

۱۔ الغیبۃ (مرحوم نعمانی): ۱۸۰، کمال الدین: ۳۷۰، بحار الانوار: ۱۵/۱۵۲، الزام الناصب: ۱/۲۲۱

۲۔ ہم اس روایت سے مشابہ روایت پیغمبر اکرمؐ سے نقل کر چکے ہیں۔

میں سارے شیعوں کی روش وسیرت ہے۔عرب،عجم،ترک، ہند، دیلم حتیٰ اہل سنت بھی اس سیرت حسنہ پر عمل کرتے ہیں [۱]

مرحوم علامہ امینیؒ ''الغدیر'' میں لکھتے ہیں:

روایت ہوئی ہے کہ جب دعبل نے امام رضاعلیہ السلام کے لئے قصیدہ پڑھا اور حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کیا:

فلولا الّذي أرجوه في اليوم أو غدٍ تقطّع نفسي اثرهم حسراتي

خروج إمام لامحالة خارج يقوم على اسم اللّٰه والبركاتِ

جس کی مجھے آج یا کل امید ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میرا نفس حسرت کی وجہ سے قطع ہو جاتا۔

اور وہ امام کا خروج ہے کہ جو ضرور خروج کرے گا اور پروردگار کے نام اور خدا کی برکتوں سے قیام کرے گا۔

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے اپنے ہاتھ سر پر رکھ کر تعظیم فرمائی اور ساتھ ہی آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے دعا فرمائی [۲]

☆☆☆☆☆

کتاب کے مقدمہ کو ''تنزیۃ الخاطر'' میں آنے والی اس روایت پر تمام کرتا ہوں:

حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے القاب میں سے لفظ ''قائم'' کا ذکر ہو تو اس وقت کھڑے ہونے کی کیا وجہ ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اس وجہ سے کہ آپ کی غیبت بہت طویل ہے اور آنحضرتؑ بہت ہی محبت کے ساتھ اپنے دوستوں

۱۔الزام الناصب: ۱/۲۷۱

۲۔الغدیر: ۲/۳۶۱، ایسی ہی ایک روایت علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار: ۵۱/۱۵۴ میں نقل کی ہے۔

کی طرف دیکھتے ہیں۔ جو آپ کو اس لقب سے یاد کرے کہ جو آپ کی حکومت اور غربت کے متعلق حسرت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ بندہ جو اپنے آقا کے لئے خضوع سے پیش آتا ہے، اسے اس طرح تعظیم کرنی چاہئے کہ جب اس کا صاحب جلال آقا اپنی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھے تو اس کے سامنے اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

پس جو بھی یہ نام زبان پر جاری کرے اسے کھڑا ہو جانا چاہئے اور پروردگار عالم سے آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنی چاہئے [1]

پروردگار عالم سے دعا ہے کہ ہمیں اہل بیت علیہم السلام کے حقیقی شیعوں میں قرار دے تا کہ ہم عملی طور پر ان بزرگ ہستیوں کے پیروکار بن سکیں۔

وماتوفیقی الا باللّٰہ

مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

۱۔ الزام الناصب: ۱/۲۷۱

صحیفۂ مہدیہ

پہلا باب

نمازیں

پہلا باب: نمازیں

اس باب میں کچھ ایسی نمازوں کو بیان کریں گے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی ہیں یا آنحضرتؑ کے لئے نقل ہوئی ہیں۔

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز

قطب راوندیؒ لکھتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز دو رکعت ہے؛ دونوں رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ حمد پڑھے اور جب ﴿اِیّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو مرتبہ پڑھے۔ نماز کے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر سو مرتبہ درود بھیج کر خدا سے اپنی حاجات طلب کرے[1]

یہ نماز کسی خاص وقت اور جگہ سے مخصوص نہیں ہے اور سورۂ حمد کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھنا بھی شرط نہیں ہے اور اس نماز کے بعد کوئی مخصوص دعا پڑھنا بھی وارد نہیں ہوا۔

۱۔ دعوات راوندی: ۸۹

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری نماز

مرحوم سید بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: حضرت حجت بن الحسن عجل اللہ فرجہ الشریف کی یہ نماز دو رکعت ہے اور دونوں رکعتوں میں پہلے سورۂ حمد ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ تک پڑھے اور جب ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد باقی سورۂ حمد پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلاءُ وَبَرِحَ الْخِفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَضَاقَتِ الْأَرْضُ بِمٰا وَسِعَتِ

اے پروردگارا! مصیبت بڑھ گئی ہے، پوشیدہ در وظاہر ہو گئے ہیں اور پردہ ہٹ گئے ہیں اور زمین تنگ ہو گئی ہے، اگر چہ آسمان

السَّمٰاءُ، وَاِلَيْكَ يٰارَبِّ الْمُشْتَكىٰ ، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخٰاءِ،

وسیع ہیں، اور اے خدا! ہم اپنی شکایت تیرے پاس ہی لاتے ہیں اور ہر درد و سختی میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلَّذِيْنَ اَمَرْتَنٰا بِطٰاعَتِهِمْ. وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ

اے پروردگارا! درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر کہ جن کی اطاعت و فرمانبرداری کا تو نے ہمیں حکم دیا ہے، اور اے معبود! ان کے قائم کے ذریعے

بِقٰائِمِهِمْ، وَأَظْهِرْ اِعْزٰازَهُ، يٰامُحَمَّدُ، يٰاعَلِيُّ، يٰاعَلِيُّ، يٰامُحَمَّدُ اِكْفِيٰانِي فَاِنَّكُمٰا كٰافِيٰايَ

ان کو جلد آسودگی دے اور اس کی عزت کو ظاہر کر دے۔ یا محمدؐ، یا علیؑ، یا علیؑ، یا محمدؐ میری کفایت کیجئے کہ بیشک آپ دونوں میرے حامی ہیں

يٰامُحَمَّدُ، يٰا عَلِيُّ، يٰاعَلِيُّ، يٰا مُحَمَّدُ اُنْصُرٰانِي فَاِنَّكُمٰا نٰاصِرٰايَ ، يٰامُحَمَّدُ يٰا عَلِيُّ، يٰا عَلِيُّ،

یا محمدؐ ، یا علیؑ ، یا علیؑ ، یا محمدؐ میری مدد کیجئے کہ بیشک آپ دونوں میرے مددگار ہیں ۔ یا محمدؐ ، یا علیؑ ، یا علیؑ

يٰا مُحَمَّدُ اِحْفَظٰانِي فَاِنَّكُمٰا حٰافِظٰايَ يٰا مَوْلاٰيَ يٰا صٰاحِبَ الزَّمٰانِ، يٰا مَوْلاٰيَ يٰا صٰاحِبَ

یا محمدؐ میری حفاظت کیجئے کہ آپ دونوں میرے محافظ ہیں۔ اے میرے مولا! اے صاحب زمان، اے میرے مولا! اے صاحب

الزَّمٰانِ، يٰا مَوْلاٰيَ يٰا صٰاحِبَ الزَّمٰانِ، اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ، اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي،

زمان، اے میرے مولا! اے صاحب زمان، مدد کرنے والے، مدد کرنے والے، مدد کرنے والے، مجھے پہنچئے، مجھے پہنچئے، مجھے پہنچئے،

یَالَلْاَمَانَ الْاَمَانَ الْاَمَانَ [1]

مجھے پناہ دیجئے، مجھے پناہ دیجئے، مجھے پناہ دیجئے۔

یہ نماز بھی کسی خاص وقت اور جگہ سے مخصوص نہیں ہے لیکن اس میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص اور نماز کے بعد دعا پڑھنے کی شرط ہے۔

﴿۳﴾

مسجد مقدس جمکران کی نماز

جناب حسن بن مثلہ جمکرانیؒ کہتے ہیں:

ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے فرمایا:

لوگوں سے کہو: اس مکان کی طرف رغبت پیدا کریں اور اس کا احترام کریں۔ اس جگہ چار رکعت نماز پڑھیں: دو رکعت نماز تحیت مسجد کہ جس کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سات مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور ہر رکوع و سجدے میں سات مرتبہ ذکر پڑھیں۔

پھر دو رکعت نماز صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ پڑھیں اور اسی طرح جب سورۂ حمد پڑھتے ہوئے ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچیں تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں اس کے بعد سورۂ حمد آخر تک پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھیں اور ہر رکوع و سجدے میں سات مرتبہ ذکر پڑھیں۔ جب نماز تمام ہو جائے تو تہلیل یعنی "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ" کہیں اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھیں اور تسبیح پڑھنے کے بعد سر سجدہ میں رکھیں اور سو (۱۰۰) مرتبہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔

۱۔ جمال الاُسبوع: ۱۸۱، بحار الانوار: ۹۱/۱۹

پھر آنحضرتؑ نے اس طرح فرمایا:

فَمَنْ صَلّاها فَكَأَنَّما صَلّٰى فِي الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ .

جو بھی اس نماز کو پڑھے ایسا ہی ہے کہ اس نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے۔[1]

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقام حلہ و نعمانیہ[2]

میں آنحضرتؑ کی نماز

محدث نوریؒ کہتے ہیں: جلیل القدر فاضل مرزا عبداللہ اصفہانی معروف بہ افندی کتاب ''ریاض العلماء'' کی پانچویں جلد میں شیخ ابن ابی جواد نعمانی کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ وہ شخصیت ہے جنہیں غیبت کبریٰ کے زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کا شرف حاصل ہوا اور آنحضرتؑ سے حدیث نقل کی ہے۔

میں نے ایک دوسری جگہ شیخ زین الدین علی بن حسن بن محمد خازن حائری (شہید کے شاگرد) کی تحریر دیکھی کہ شیخ ابن ابی جواد نعمانی نے ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے سوال کیا ہے: میرے مولا کیا نعمانیہ اور حلہ میں آپ کا کوئی مقام ہے؟ اور آپ کس وقت ان دونوں مقامات پر ہوتے ہیں؟

۱۔ تحفۃ الہادی: ۲۳۱

۲۔ نعمانیہ عراق کا ایک شہر ہے جو واسط اور بغداد کے درمیان میں واقع ہے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

میں سہ شنبہ کی رات اور دن نعمانیہ میں ہوتا ہوں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن حلہ میں ہوتا ہوں لیکن حلہ کے لوگ ہمارے مقام و مرتبہ کا احترام نہیں کرتے۔ جو بھی احترام اور آداب کے ساتھ ہم سے مخصوص اس مقام پر وارد ہو اور مجھ پر اور ائمہ معصوم علیہم السلام پر سلام کرے نیز مجھ پر اور ائمہ معصوم علیہم السلام پر بارہ مرتبہ درود بھیجے پھر دو سوروں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا سے مناجات کرے تو پروردگار عالم اس کی جو بھی حاجت ہو اسے عطا فرمائے گا کہ ان میں سے ایک اس کے لئے گناہوں کی بخشش ہے۔

میں نے عرض کیا: مجھے وہ مناجات تعلیم فرمایئے۔ فرمایا: کہو:

أَللّٰهُمَّ قَدْ أَخَذَ التَّأْدِيبُ مِنِّي، حَتّٰى مَسَّنِي الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ، وَ اِنْ

اے خدا! میرے مکافات اعمال نے میرا پیچھا کیا، حتی کہ میں سختی میں گرفتار ہو گیا اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ مہربان ہے

كَانَ مَا اقْتَرَفْتُهُ مِنَ الذُّنُوْبِ أَسْتَحِقُّ بِهِ أَضْعَافَ أَضْعَافِ مَا أُذَّبْتَنِي بِهِ وَأَنْتَ حَلِيْمٌ ذُو

اگر چہ میں جس گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں، میں ان سے کئی گنا زیادہ مکافات کا مستحق تھا کہ جن کے ذریعے تو نے مجھے تأدیب کی ہے مگر

أَنَاةٍ، تَعْفُو عَنْ كَثِيْرٍ حَتّٰى يَسْبِقَ عَفْوُكَ وَرَحْمَتُكَ عَذٰابَكَ.

تو بردبار اور درگزر کرنے والا ہے، تو کثیر گناہوں سے چشم پوشی کرتا ہے یہاں تک کہ تیری بخشش و رحمت تیرے عذاب پر سبقت لیتی ہے۔

آنحضرتؑ نے یہ دعا تین مرتبہ تکرار فرمائی اور مجھے یہ یاد ہو گئی۔[1]

۱۔ جنات الماوی: ۲۷۰

﴿۵﴾

حاجتیں پوری ہونے کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منسوب ایک اور نماز

خاتون آبادیؒ نے ''جنات الخلود'' میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف اس نماز کی نسبت دی ہے۔ رات کو سونے سے پہلے صاف برتن میں پاک پانی کو باریک کپڑے سے ڈھانک کر اپنے سرہانے رکھا جائے اور جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوں تو اس پانی سے تین گھونٹ پی لیں اور بقیہ پانی سے وضو کریں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان و اقامت کے بعد جس سورۂ کے ساتھ بھی چاہیں دو رکعت نماز بجالائیں۔

سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جائیں اور رکوع میں پچیس مرتبہ کہیں: ''یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ'' (اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے) اور پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پچیس مرتبہ، پھر اسی طرح پہلے اور دوسرے سجدے میں اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد پچیس مرتبہ یہی ذکر پڑھیں۔

دوسری رکعت بھی اسی کیفیت سے پڑھیں تا کہ مجموعی طور پر یہ ذکر تین سو (۳۰۰) مرتبہ ادا ہو جائے۔ پھر تشہد اور سلام پڑھیں اور نماز کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھائیں اور تیس مرتبہ کہیں: ''مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ'' (خوار و ذلیل بندہ کی طرف سے بزرگ مولا کی طرف) پھر اپنی حاجتیں طلب کریں، انشاء اللہ بہت جلد پوری ہوں گی۔[1]

۱۔ جنات الخلود: ۴۱، الباقیات الصالحات: ۲۵۰

مؤلف کہتے ہیں: مرحوم محدث قمیؒ نے ''الباقیات الصالحات'' میں اسے نماز استغاثہ کے عنوان سے ذکر فرمایا ہے لیکن اس کی نسبت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف نہیں دی۔

﴿۶﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے نماز توجہ

احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: ہمارے مولا حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کی آرزو نے میرے دل میں کروٹیں لی۔ چنانچہ میں نے جناب ابوجعفر محمد بن عثمان (جو نواب اربعہ میں سے تھے) سے اپنی حالت کا اظہار کیا۔

جناب محمد بن عثمان نے فرمایا: کیا یہ تمہاری دلی تمنا ہے کہ آنحضرتؑ کی زیارت کرو؟

میں نے کہا: جی ہاں!

فرمایا: پروردگار عالم تمہیں اس دلی آرزو کا ثواب عطا فرمائے تمہارے انجام کو بخیر پاتا ہوں۔ اے ابا عبداللہ! آنحضرتؑ کے دیدار کے لئے التماس نہ کرو کیونکہ غیبت کبریٰ کے زمانے میں آنحضرتؑ کے دیدار کا اشتیاق تو پایا جاتا ہے لیکن ان کے دیدار کے متعلق سوال نہیں ہونا چاہئے! کیونکہ یہ ارادۂ الٰہی میں سے ہے اور اس کو تسلیم کر لینا چاہئے لیکن جب بھی ان کی طرف توجہ کرنا چاہو تو اس زیارت کے ذریعہ آنحضرتؑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

پہلے دو دو رکعت کی صورت میں بارہ رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھو پھر محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجو اور پروردگار عالم کے اس قول کو دہراؤ:

۱۔ یہ واضح ہے کہ محمد بن ابراہیم کا نصیب اور قسمت یہی تھی اور اس حکم میں سارے افراد شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک دوسرے شخص نے اس حاجت (امام کا دیدار) کی درخواست کی اور اسے آنحضرتؑ کا دیدار نصیب ہوا۔

﴿سَلامٌ عَلٰی آلِ یاسِیْنَ﴾ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ،وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

سلام ہو آلِ یاسین پر، خدا کی طرف سے یہ وہی واضح وآشکار فضل ہے، اور خدا عظیم و بزرگ فضل کا کا مالک ہے،

الْعَظِیْم، اِمامه مَنْ یَهْدِیْه صِراطه الْمُسْتَقِیْم، قَدْ آتاکُمُ اللّٰه خِلافَته یا آل یاسِیْنَ.....[1]

اس کا امام وپیشوا وہ ہے کہ جو اسے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے اور بیشک اے آلِ یاسین خدا نے تمہیں اپنی جانشینی عطا کی ہے۔

﴿۷﴾

اہم مشکلات کے حل کے لئے نماز اور دعائے فرج

ابوجعفر بن جریر طبری مسند فاطمہ علیہا السلام میں لکھتے ہیں:

ابوحسین کاتب کہتے ہیں: میں ابومنصور کے وزیر کی طرف سے ایک کام کے لئے مامور ہوا لیکن اسی دوران اس کے اور میرے درمیان اختلاف پیش آیا، نوبت یہاں تک آپہنچی کہ میں اس کے خوف

.....زہری کہتے ہیں: میں ایک مدت سے آنحضرتؑ کی جستجو میں تھا اور اس راہ میں بہت کوشش کی اور کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا ۔میں آنحضرتؑ کے نائب جناب شیخ عمری کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور ان کی خدمت کے لئے کمر ہمت کس لی، میں نے ان کی خدمت میں کوئی قصر نہ چھوڑی اور ان کا خادم بن گیا ۔ایک مدت کے بعد میں نے ان سے حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کے متعلق سوال کیا۔

فرمایا: اس مسئلہ کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے ۔میں نے التماس کی اور تواضح سے اس بات پر اصرار کیا ۔انہوں نے فرمایا: کل صبح آجانا۔ میں دوسرے دن صبح ان کی خدمت میں شرفیاب ہوا انہوں نے میرا استقبال کیا، ان کے ہمراہ ایک جوان تھا، جس کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور ان سے بہترین خوشبو آرہی تھی، ان کے لباس کی آستین تاجروں کی طرح تھی ۔جب میری نگاہ ان کے بے مثال جمال پر پڑی تو شیخ عمری کے پاس گیا ۔شیخ عمری نے اشارے سے مجھے آنحضرتؑ کی طرف جانے کو کہا، میں نے ان کی طرف رخ کر کے کئی سوال کئے، انہوں نے میرے ہر سوال کا جواب دیا، پھر وہ ایک کمرے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے عام طور پر کوئی بھی اس کمرے میں آتا جاتا نہیں تھا۔شیخ عمری نے مجھ سے کہا: اگر اور کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھ لو کہ اس روز کے بعد تم ان کا دیدار نہیں کرپاؤ گے۔''الاحتجاج:۲/۲۹۷''

۱۔بحارالانوار:۵۳/۱۷۷،ہم یہ زیارت ''باب زیارات'' میں بیان کریں گے۔

سے چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہو گیا جب کہ دشمیری تلاش میں تھا اور مجھے ڈرایا دھمکایا کرتا تھا۔

ایک مدت تک میں وحشت زدہ حالت میں چھپا رہا اور شب جمعہ (کہ جب بارش ہو رہی تھی) قریش کے قبرستان میں گیا اور میں وہاں ایک حجرے میں دعا و مناجات کے لئے بیٹھ گیا اور ابن جعفر قیم سے درخواست کی کہ وہ دروازوں کو بند کر دیں اور کوشش کریں کہ وہاں خلوت رہے تا کہ میں تنہائی میں خدا سے راز و نیاز کروں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مطہر کی زیارت سے مشرف ہوں گا تا کہ رات دعا اور راز و نیاز میں گذاروں اور ایسے شخص کے ورود سے محفوظ رہوں کہ جس سے مجھے کوئی خطرہ ہو۔اس نے میری درخواست قبول کر لی اور حرم کے دروازے بند کر دیئے۔

آدھی رات ہوگئی ،طوفان کے ساتھ تیز بارش کی وجہ سے اس مبارک جگہ پر لوگوں کی رفت و آمد بند ہو گیا۔حرم پوری طرح خالی ہو گیا، میں راز و نیاز میں مشغول ہو گیا۔کبھی دعا پڑھتا تھا تو کبھی زیارت اور نماز۔

اسی حال میں تھا کہ اچانک روضۂ میرے مولا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس سے میرے کانوں میں کسی کے چلنے کی آواز آئی ،ایک شخص زیارت میں مشغول تھا، وہ اپنی زیارت میں حضرت آدم علیہ السلام اور اولوا العزم پیغمبروں علیہم السلام پر سلام کر رہا تھا، پھر اس نے ائمہ معصوم علیہم السلام میں سے ہر ایک معصوم امام علیہم السلام پر سلام کیا، یہاں تک کہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا اسم مبارک آیا لیکن اس کا ذکر نہ کیا۔

ہمیں اس کے اس عمل پر تعجب ہوا اور میں نے اپنے آپ سے کہا: شاید بھول گئے ہوں یا اس شخص کا عقیدہ ہی یہی ہو۔

جب وہ زیارت سے فارغ ہو گئے تو دو رکعت نماز پڑھی اور ہمارے مولا امام محمد تقی علیہ السلام کی ضریح کے پاس گئے اور اسی طرح سے زیارت کی اور سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی ۔میں انہیں نہیں پہنچانتا تھا اسی وجہ سے میں ان سے ڈر رہا تھا، وہ ایک کامل جوان تھے انہوں نے سفید لباس زیب تن

کیا ہوا تھا اور سر پر بندھے ہوئے عمامہ سے تحت الحنک لٹک رہی تھی، عبا کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے میری طرف رخ کیا اور کہنے لگے:

اے ابوحسین ابن ابوالعلا! تم دعائے فرج کیوں نہیں پڑھتے؟

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! دعائے فرج کیا ہے؟

فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو اور کہو:

يا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ، يا مَنْ لَمْ يُؤاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ،

اے وہ کہ جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور قبیح کو چھپایا، اے وہ کہ جو گناہ پر مؤاخذہ نہیں کرتا اور پردہ فاش نہیں کرتا،

يا عَظِيمَ الْمَنِّ، يا كَرِيمَ الصَّفْحِ، يا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها، يا حَسَنَ التَّجاوُزِ،

اے عظیم احسان کرنے والے، اے چشم پوشی کرنے والے کریم، اے استحقاق سے پہلے نعمتیں عطا کرنے والے، اے بہترین درگزر

يا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يا باسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يا مُنْتَهى كُلِّ نَجْوى، وَيا غايَةَ كُلِّ شَكْوى،

کرنے والے، اے وسیع بخشش والے، اے وہ کہ جس کے دست رحمت کھلے ہیں، اے ہر راز کی انتہا اور اے ہر شکوہ و شکایت کی انتہا،

وَيا عَوْنَ كُلِّ مُسْتَعِينٍ، يا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها.

اور اے ہر مدد طلب کرنے والے کے مددگار، اے استحقاق سے پہلے نعمتیں عطا کرنے والے۔

پھر دس مرتبہ "**يا رَبّاهُ**" (اے میرے پالنے والے) دس مرتبہ "**يا سَيِّداهُ**" (اے میرے سرور و آقا) دس مرتبہ "**يا مَوْلاهُ**" (اے میرے مولا) دس مرتبہ "**يا غايَتاهُ**" (اے میرے مقصد کی انتہا) دس مرتبہ "**يا مُنْتَهى رَغْبَتاهُ**" (اے میری رغبت و شوق کی انتہا)۔

أَسْئَلُكَ بِحَقِّ هذِهِ الْأَسْماءِ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ الّا

میں ان اسماء کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمدؐ اور ان کی پاک آل کے طفیل کہ جن پر درود و سلام ہو، مگر یہ کہ میری

ما كَشَفْتَ كَرْبِي، وَنَفَّسْتَ هَمّي، وَفَرَّجْتَ غَمّي، وَأَصْلَحْتَ حالِي.

مصیبت و غم کو ختم کر دے، میرے غم کو برطرف کر دے اور میرے امور میں آسانی فرما اور میرے حال کی اصلاح فرما۔

اس کے بعد جو چاہو دعا کرو اور پھر اپنے داہنے رخسار کو زمین پر رکھو اور سجدہ میں سو مرتبہ کہو:

یٰا مُحَمَّدُ،یٰاعَلِیُّ،یٰا عَلِیُّ،یٰا مُحَمَّدُ،اِکْفِیٰانِي فَاِنَّکُمٰا کٰافِیٰانِي، وَانْصُرٰانِي

اے محمد،اے علی،اے علی اے محمد!میری کفایت کیجئے کہ بیشک آپ دونوں میرے حامی ہیں اور میری مدد کیجئے کہ

فَاِنَّکُمٰانٰاصِرٰانِي.

آپ دونوں میری مدد کرنے والے ہیں۔

پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھو اور سو مرتبہ کہو" أَدْرِکْنِي" (مجھے پہنچئے) یا اس سے بھی زیادہ بار کہو اور اس کے بعد ایک ہی سانس میں جتنی بار" أَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ" (مدد کرنے والے، مدد کرنے والے، مدد کرنے والے،) کہہ سکتے ہو کہو۔پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ، انشاء اللہ خداوند کریم تمہاری حاجت پوری کرے گا۔

جب میں نماز و دعا میں مشغول ہو گیا تو وہ حرم سے باہر چلے گئے۔میں نے نماز اور دعا تمام کی اور ابن جعفر کے پاس آیا تا کہ اس شخص کے بارے میں پوچھوں کہ وہ کیسے حرم میں داخل ہوئے؟

میں نے دیکھا کہ سارے دروازے بند ہیں اور تالے لگے ہوئے ہیں، مجھے تعجب ہوا۔اپنے آپ سے کہا: شاید وہ اوّل شب سے یہیں موجود ہوں اور مجھے علم نہ رہا ہو۔

میں ابن جعفر کے پاس گیا، وہ اس کمرہ سے باہر آئے جس میں حرم کے چراغوں میں ڈالا جانے والا تیل رکھا ہوا تھا ان سے اس بارے میں پوچھا۔

انہوں نے کہا: جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ سارے دروازے بند ہیں۔میں نے سارا ماجرا انہیں بتایا:

انہوں نے کہا: وہ ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔اسی طرح رات میں جب لوگ چلے جاتے ہیں اور حرم خالی ہو جاتا ہے تو میں نے کئی بار ان کی زیارت کی ہے۔

میں نے جو چیز کھو دی تھی، مجھے اس پر شدت سے افسوس ہوا، طلوع فجر کے وقت حرم مطہر سے باہر آیا اور ''کرخ'' (جہاں میں چھپا ہوا تھا) چلا گیا۔ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا کہ ابو منصور کے کارندے مجھ سے ملاقات کے لئے میرے دوستوں سے پوچھ رہے تھے۔ان کے ہاتھ میں وزیر کا امان نامہ تھا جسے خود اس نے لکھا تھا اس میں صرف اچھائی اور نیکی ہی لکھی ہوئی تھی۔

میں اپنے ایک قابل اطمینان دوست کے ساتھ وزیر کے پاس گیا، وہ اٹھا اور اس نے مجھے گلے لگالیا، اس نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ ابھی تک میں نے اس سے ایسا سلوک نہیں دیکھا تھا اور اس نے میری طرف دیکھ کر کہا:

اب یہ نوبت آ گئی ہے کہ تم حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے میری شکایت کرتے ہو؟

میں نے کہا: وہ ایک دعا اور درخواست تھی۔ اس نے کہا: تم پروائے ہو، کل رات یعنی شب جمعہ میں نے اپنے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے اچھے کاموں کا حکم دیا اور اس بارے میں مجھ سے ایسی سختی کے ساتھ پیش آئے کہ میں ڈر گیا۔

میں نے تعجب کیا اور کہا: لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور حق کی انتہا ہیں۔ گذشتہ رات میں نے اپنے مولا کی بیداری کے عالم میں زیارت کی اور مجھ سے اس طرح فرمایا۔ اور میں نے جو کچھ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں دیکھا تھا اس سے بیان کیا۔

وہ اس واقعہ سے حیران ہوا اور میرے ساتھ نیک سلوک کیا۔ اس کی طرف سے مجھے ایسا مقام ملا جس کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ سب کچھ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت تھی۔[1]

علامہ شیخ علی اکبر نہاوندی "عبقری الحسان" میں کہتے ہیں:

میں نے اس دعا و عمل کا کئی بار تجربہ کیا اور حاجت پوری ہونے میں اسے مؤثر پایا اور پھر انہوں نے مرحوم ملا محمود عراقی کے "دار السلام" میں بیان کو یوں نقل کیا: میں نے اس دعا میں عجیب اثر دیکھا سب سے پہلے میں نے تہران میں ۱۲۶۶ھ میں اس کا مشاہدہ کیا اور میں امام جمعہ حاجی مرزا باقر کے ساتھ تھا اور جناب مہدی ملک التجار تبریزی کے گھر میں تھے، انہیں ان کے وطن سے نکال دیا گیا تھا اور انہیں حاکم کی طرف سے تبریز واپس جانے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۔ تبصرۃ الولی: ۱۹۲، بحار الانوار: ۹۱/ ۳۴۹، دلائل الامامۃ: ۵۵۱

میں اگر چہ انکا مہمان تھا لہذا کھانے پینے کا خرچہ مجھ پر نہیں تھا لیکن دوسرے اخراجات کی وجہ سے میرے لئے قرض کا بھی کوئی امکان نہیں تھا کیونکہ میں وہاں کے لوگوں سے آشنا نہیں تھا جس کی وجہ سے تنگدستی کے عالم میں زندگی بسر کر رہا تھا۔

ایک دن میں امام جمعہ کے ساتھ صحن میں بیٹھا آرام کر رہا تھا اور پھر ظہر کے وقت میں نماز پڑھنے اور آرام کرنے کی غرض سے اوپر والے کمرے میں گیا اور ظہر وعصر کی نماز پڑھنے کے بعد کمرے میں ایک کتاب دیکھی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور دیکھا کہ وہ بحار الانوار کی تیرہویں جلد کا ترجمہ ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حالات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

میں نے کتاب کو کھولا اور آنحضرتؑ کے معجزات کے باب میں یہ دعا دیکھی اور میں نے اپنے آپ سے کہا۔ میں بھی اس وقت سخت مشکل میں گرفتار ہوں، اس عمل کا تجربہ کرنا چاہئے۔ میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھی اور دعا کی اور پھر سجدہ کیا۔ پھر میں شیخ کے پاس گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا اسی وقت ایک شخص ہاتھ میں کاغذ لئے امام جمعہ کے پاس آیا اور اس نے امام جمعہ کو سفید رومال کے ساتھ وہ خط دیا۔ امام جمعہ نے وہ خط پڑھا اور اس رومال کے ساتھ مجھے دے دیا اور کہے لگے: یہ تمہارے لئے ہے۔ جب میں نے وہ رومال کھولا تو دیکھا کہ تاجر علی اصغر تبریزی نے اس میں بیس تومان رکھے ہیں اور خط میں لکھا ہے کہ وہ مجھ تک پہنچا دیئے جائیں۔ میں نے غور کیا تو وہ خط ٹھیک اسی وقت لکھا گیا تھا کہ جس وقت میں نے دعا کی تھی۔ مجھے بہت تعجب ہوا اور سبحان اللہ کہتے ہوئے ہنسنے لگا۔

امام جمعہ نے مجھ سے اس کی علت پوچھی تو میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔

انہوں نے کہا: سبحان اللہ، اب میں بھی اپنی مشکل کے حل کے لئے یہ عمل انجام دوں گا۔

میں نے ان سے کہا اٹھو اور جلدی کرو۔

وہ اٹھے اسی کمرے میں گئے ظہر وعصر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد یہ عمل انجام دیا۔ ابھی تھوڑا وقت بھی نہ گذرا تھا کہ انہیں اطلاع ملی کہ جس امیر نے انہیں تہران بلایا تھا اسے معزول کر کے کاشان

بھیج دیا گیا تھا اور شاہ نے امام جمعہ سے معذرت کی اور انہیں نہایت احترام سے واپس تبریز بھیج دیا گیا۔

اس کے بعد میں نے یہ عمل محفوظ کرلیا اور اہم حاجات اور مشکلات کے وقت اسے انجام دیتا ہوں اور میں نے اس کے نہایت ہی سریع اور عجیب اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔

ایک سال نجف میں بیمارتی اور وباء پھیل گئی تھی جس کی وجہ سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے تھے اور لوگ بہت مضطرب اور پریشان تھے۔ جب میں نے انہیں ایسے دیکھا تو میں چھوٹے دروازے سے شہر سے باہر گیا اور خالی جگہ پر اس عمل کو انجام دیا اور خدا سے وباء کے خاتمہ کے لئے دعا کی۔ پھر جب میں شہر میں واپس آیا اور میں نے کسی کو بھی نہ بتایا کہ میں نے کیا عمل انجام دیا ہے، لیکن میں نے اپنے قریبی افراد کو وباء کے ختم ہونے کی اطلاع دی۔

انہوں نے مجھ سے کہا: تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟

میں نے کہا: میں اس کی علت بیان نہیں کروں گا۔

انہوں نے کہا: کل رات سے فلاں فلاں اس وباء میں مبتلا ہوا ہے۔ میں نے کہا: ایسا نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ کل رات سے پہلے اس وباء میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور تحقیق کرنے کے بعد میری بات درست ثابت ہوئی۔

کئی بار میرے دوست مشکلات میں گرفتار ہوئے اور میں نے انہیں یہ عمل تعلیم دیا اور جلد ہی ان کی مشکل حل ہوگئی۔

ایک دن میں اپنے ایک دوست کے گھر تھا اور مجھے اس کی مشکلات اور پریشانیوں کا علم ہوا تو میں نے اسے یہ عمل تعلیم دیا اور پھر اپنے گھر واپس چلا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد دروازے پر دستک کی آواز آئی، وہی شخص میرے گھر آیا اور اس نے کہا: دعائے فرج کی برکت سے میری مشکل حل ہوگئی ہے اور میرے ہاتھ کچھ مال آیا ہے۔ تمہیں جس قدر ضرورت ہو میں تمہیں دے دوں۔

میں نے اسے کہا: میں اس عمل کی وجہ سے محتاج نہیں ہوں لیکن تم بتاؤ کہ تمہاری یہ مشکل کیسے حل ہوئی؟

اس نے کہا: واقعہ یہ ہے کہ جب تم چلے گئے تو میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے حرم میں گیا اور میں نے یہ عمل انجام دیا اور جب حرم مطہر سے باہر نکلا تو میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور اس نے مجھے میری ضرورت کے مطابق رقم دے دیئے۔

المختصر یہ کہ ہم نے اس عمل کے بہت سے آثار دیکھے ہیں لیکن میں نے یہ دعا اسے ہی تعلیم دی جو بہت ہی تنگدست اور پریشان حال ہو اور میں خود بھی یہ عمل تب تک انجام نہیں دیتا مگر یہ کہ میں بھی کسی سخت مشکل میں گرفتار ہوں کیونکہ آنحضرتؑ نے اس دعا کو دعائے فرج کا نام دیا ہے تو یہ دعا سخت مشکلات کے وقت اثر رکھتی ہے۔[1]

﴿۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے نماز استغاثہ

ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز استغاثہ اس طرح ہے:

سید علی خان نے کتاب ''الکلم الطیب'' میں فرمایا ہے:

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے استغاثہ کے لئے جہاں کہیں بھی ہوں دو رکعت نماز حمد اور جس سورہ کے ساتھ چاہیں پڑھیں۔ اس کے بعد زیر آسمان قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

سَلامُ اللّٰهِ الْكامِلُ التّامُّ الشّامِلُ الْعامُّ، وَصَلَواتُهُ الدّائِمَةُ وَبَرَكاتُهُ الْقائِمَةُ التّامَّةُ،

خدا کا کامل، تمام، شامل اور عام سلام ہو اور اس کی دائمی و جاویدانی رحمت اور پائندہ رہنے والی ساری برکتیں اس ذات پر کہ جو

---

[1] العبقری الحسان: ۱/ ۱۲۹، المسک الأذفر و دار السلام عراقی: ۱۹۲، مگر کچھ فرق کے ساتھ۔

عَلى حُجَّةِ اللّٰهِ وَوَلِيِّهِ فِي أَرْضِهِ وَبِلادِهِ، وَخَلِيفَتِهِ عَلى خَلْقِهِ وَعِبادِهِ، وَسُلالَةِ النُّبُوَّةِ،

روئے زمین اور شہروں میں اس کی حجت اور ولی ہے اور جو اس کی مخلوق اور بندوں پر اس کا خلیفہ ہے، اور جو نبوت کی نشانی ہے اور جو

وَبَقِيَّةِ الْعِتْرَةِ وَالصَّفْوَةِ، صاحِبِ الزَّمانِ، وَمُظْهِرِ الْإِيمانِ، وَمُلَقِّنِ أَحْكامِ الْقُرْآنِ،

اہلبیت عترت کا آخری فردہ منتخب ہستی اور زمانہ حاضر کے امام ہیں اور جو ایمان کو ظاہر کرنے والے اور احکام قرآن کی تعلیم دینے والے

وَمُطَهِّرِ الْأَرْضِ، وَناشِرِ الْعَدْلِ فِي الطُّولِ وَالْعَرْضِ، وَالْحُجَّةِ الْقائِمِ الْمَهْدِيِّ، الْإِمامِ

اور زمین کو پاک کرنے والے اور اس کے طول وعرض میں عدل کو عام کرنے والے ہیں، وہ حجت قائم مہدی امام منتظر ہیں

الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِيِّ، وَابْنِ الْأَئِمَّةِ الطّاهِرِينَ، أَلْوَصِيِّ بْنِ الْأَوْصِياءِ الْمَرْضِيِّينَ، أَلْهادِي

اور خدا کے پسندیدہ ہیں، وہ پاک اماموں کے فرزند اور خدا کے برگزیدہ وپسندیدہ اوصیاء کے وصی ہیں، وہ معصوم ہادی ہیں

الْمَعْصُومِ بْنِ الْأَئِمَّةِ الْهُداةِ الْمَعْصُومِينَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُسْتَضْعَفِينَ،

اور جو ہدایت یافتہ معصوم اماموں کے فرزند ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے ضعیف مومنوں کو عزت دینے والے

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُذِلَّ الْكافِرِينَ الْمُتَكَبِّرِينَ الظّالِمِينَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ

سلام ہو آپ پر اے متکبر وظالم کافروں کو زیل کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے میرے آقا و مولا

يا صاحِبَ الزَّمانِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ،

اے صاحب زمان، سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول خدا، سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمہ زہراء کہ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے حجت ہائے

الْأَئِمَّةِ الْحُجَجِ الْمَعْصُومِينَ وَالْإِمامِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ

ائمہ معصومین کے فرزند پر اور تمام مخلوقات کے امام پر، سلام ہو آپ پر اے میرے آقا و مولا

سَلامَ مُخْلِصٍ لَكَ فِي الْوَلايَةِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمامُ الْمَهْدِيُّ قَوْلاً وَفِعْلاً، وَأَنْتَ الَّذِي

اس کا سلام کہ جو آپ کی ولایت سے مخلص ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ قول وفعل کے لحاظ سے آپ ہی امام مہدی ہیں، اور آپ وہی

تَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، بَعْدَ ما مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً، فَعَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ، وَسَهَّلَ

ہیں کہ جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے کہ جب وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، پس خدا آپ کو جلد سودگی ہے اور آپ کے ظہور کو

مَـخْرَجَکَ، وَقَرِّبْ زَمانَکَ، وَکَثِّرْ أَنْصارَکَ وَأَعْوانَکَ، وَأَنْجِزْ لَکَ ما وَعَدَکَ،

آسان بنائے، اور آپ کا عہد قریب تر کرے اور آپ کے اعوان وانصار میں اضافہ کرے اور آپ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے

فَهُوَ أَصْدَقُ الْقائِلِيْنَ ﴿وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ

پس وہی قائلین میں سب سے سچا ہے "ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں گے کہ جنہیں زمین پر کمزور کردیا گیا اور ان

أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ﴾ [1]

کو امام بنائیں اور ہم ان کو وارث قرار دیں گے"

يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، حاجَتِي كَذا وَكَذا.

اے میرے مولا، اے صاحب زمان، اے فرزند رسول خدا، کذا وکذا کی بجائے اپنی حاجات بیان کریں۔

فَاشْفَعْ لِي فِي نَجاحِها، فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْکَ بِحاجَتِي، لِعِلْمِي أَنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ

پس ان حاجتوں کی برآوری میں شفاعت کیجئے کہ میں اپنی حاجتیں لے کر آپ کی خدمت میں آیا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ خدا

شَفاعَةً مَقْبُوْلَةً، وَمَقاماً مَحْمُوْداً، فَبِحَقِّ مَنِ اخْتَصَّكُمْ بِأَمْرِهِ، وَارْتَضاكُمْ لِسِرِّهِ،

کے حضور آپ کی شفاعت مقبول اور آپ کا مقام پسندیدہ ہے، پس اس ذات کے واسطے کہ جس نے آپ کو اس امر میں خاص کیا اور اپنے

وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ، سَلِ اللّٰهَ تَعالى

اسرار کے لئے منتخب کیا ہے اور اس شان کے واسطے کہ جو آپ کو خدا کے حضور حاصل ہے جو آپ کے اور اس کے درمیان ہے، اللہ تعالی

فِي نُجْحِ طَلِبَتِي، وَاجابَةِ دَعْوَتِي، وَكَشْفِ كُرْبَتِي.

سے سوال کیجئے کہ وہ میری حاجت پوری کرے میری دعا قبول فرمائے اور میری مشکل آسان کرے۔

پھر جس چیز کے لئے بھی چاہیں دعا کریں، انشاء اللہ حاجت روا ہوگی [2]

کتاب "دار السلام" میں شیخ محمود عراقی (جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں بیان کیا کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے شرفیاب ہوئے) فرماتے ہیں:

میں نے خود اس عمل کا تجربہ کیا اور اس کے حیرت انگیز آثار دیکھے۔ بعض علماء اسے نااہل افراد کو

۱۔ سورۂ قصص، آیت: ۵

۲۔ مفاتیح الجنان: ۴۴۳، کلم الطیب: ۸۳

سکھانے سے گریز کرتے تھے لیکن ہم نے یہ عمل ان سے حاصل کیا۔[۱]

آپ ''دارالسلام'' میں لکھتے ہیں: ایسا لگتا ہے کہ اس نماز میں سورۂ فتح اور سورۂ نصر، سورۂ حمد کے بعد تعیین ہوئی ہے اور ان کے معاصر فاضل نے اسے معین فرمایا ہے۔ بعید نہیں کہ اس عمل کو آدھی رات کے وقت انجام دینے کا حکم دیا گیا ہو چونکہ راوی کو اسی وقت یہ عمل انجام دینے کا حکم دیا گیا تھا۔ نیز یہ کلام مطلق بھی نہیں ہے کہ جس میں کوئی دوسرا وقت بھی شامل ہو لہٰذا اس عمل کا حتمی و یقینی وقت آدھی رات کا وقت ہی ہے۔

فاضل معاصر نے کفعمی کے قول سے بیان کیا ہے کہ اس میں حمد کے بعد سورہ معین ہونے کے علاوہ نماز اور زیارت سے پہلے غسل بھی کرنا چاہئے اگر چہ کتاب ''مصباح الزائر'' میں سورہ معین نہیں ہوا ہے۔

اس بناء پر ان بزرگوں کے اقوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوروں اور وقت کا معین ہونا اگر چہ اقویٰ نہیں ہے لیکن یہ احتیاط سے نزدیک ہے اور غسل کرنا بھی شرط قرار نہیں دیا گیا اگر چہ یہ بھی احتیاط سے موافق ہے۔[۲]

﴿۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں نماز ہدیہ

سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو محمد صیمری نے کہا ہے: ابو عبداللہ احمد بن عبداللہ بجلی نے اپنی سند سے ائمہ اطہار علیہم السلام سے نقل کیا ہے:

۱۔ النجفۃ الرضویۃ: ۱۳۴

۲۔ دارالسلام عراقی: ۱۹۷

اگر کوئی اپنی پنجگانہ نمازوں اور نوافل کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھ سکتا ہو اگر چہ ہر دن دو رکعت ہی کیوں نہ ہو تو وہ اسے ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو ہدیہ کرے۔اس نماز کا آغاز اس طرح ہے کہ پہلی رکعت میں واجب نماز کی طرح ہی سات، تین یا ایک مرتبہ تکبیر سے نماز شروع کرے اور رکوع وسجود کے ذکر کے بعد تین مرتبہ کہے: ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ'' (خدا کا درود وسلام ہو محمد اور آپ کی پاک آل پر) اور تشہد وسلام کے بعد جب یہ نماز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہدیہ کر چکے تو کہے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پروردگارا! تو سلام (سلامتی کا سرچشمہ) ہے اور سلامتی تیری جانب ہے، اے صاحب جلال و اکرام، درود بھیج محمد

وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْأَخْيَارِ، وَأَبْلِغْهُمْ مِنِّي أَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ.

اور آل محمد پر کہ جو پاک و پاکیزہ اور نیکوکار ہیں۔اور میری طرف سے ان تک بہترین سلام وتحیت پہنچا۔

أَللّٰهُمَّ إِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلٰى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ

پروردگارا! میری طرف سے یہ دو رکعتیں تیرے بندے اور تیرے بندے کے فرزند، تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند،

سِبْطِ نَبِيِّكَ فِي أَرْضِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا وَلِيَّ

تیری زمین پر تیرے نبی کے نواسے اور تیری مخلوق پر تیری حجت کے لئے ہدیہ ہیں۔ اے مؤمنوں کے سرپرست، اے مؤمنوں کے

الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.[1]

اے مؤمنوں کے سرپرست، اے مؤمنوں کے سرپرست۔

۱۔ جمال الأسبوع: ۲۹

﴿۱۰﴾

پنجشنبہ کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو نماز ہدیہ کرنا

شیخ طوسیؒ کتاب ''مصباح کبیر'' میں لکھتے ہیں:

نماز ہدیہ آٹھ رکعت ہے اور یہ نماز ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے۔

جمعہ کے دن انسان کو آٹھ رکعت نماز ادا کرنی چاہئے جس میں چار رکعت رسول اکرمؐ کو ہدیہ کرے اور چار رکعت حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے اور روز شنبہ چار رکعت نماز پڑھ کر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو ہدیہ کرے اسی طرح ہر روز چار رکعت نماز پڑھے اور بالترتیب معصومین علیہم السلام کو ہدیہ کرے، روز پنجشنبہ حضرت امام صادق علیہ السلام کو چار رکعت نماز ہدیہ کرے۔

پھر جمعہ کے دن دوبارہ آٹھ رکعت نماز پڑھے اور چار رکعت رسول اکرمؐ کو ہدیہ کرے اور چار رکعت جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے اور روز شنبہ چار رکعت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کرے اسی طرح بعد کے دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام کو نماز ہدیہ کرے اور روز پنجشنبہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو چار رکعت نماز ہدیہ کرے اور اس نماز کی دو رکعتوں کے درمیان یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، وَإِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلامُ، حَيِّنا رَبَّنا مِنْكَ بِالسَّلامِ. أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ الرَّكْعاتِ هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلَى الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ، ا، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُ إِيّاها، وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجائِي فِيْكَ، وَفِي

پروردگارا! تو سلام (سلامتی کا سرچشمہ) ہے اور سلامتی تیری جانب ہے اور سلامتی تیری طرف ہی پلٹتی ہے، اے ہمارے رب ہمیں سلامت رکھ، اے پروردگارا! یہ چند رکعتیں ہماری طرف سے حجت بن الحسن کے لئے ہدیہ ہیں۔ پس درود بھیج محمد اور آل محمد پر، اور میری طرف سے یہ ہدیہ ان تک پہنچا دے اور مجھے اس سے زیادہ عطا فرما کہ جو امید و آرزو تجھ سے

ا۔ جس امام کو بھی نماز ہدیہ کر رہا ہو ان کا نام دعا میں ذکر کرے۔

رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَ آلِهِ (وَفِیْهِ).

تیرے رسول ،کران پراوران کی آل پر درود ہو،سے (حجیت کے بارے میں) ہے۔

پھراس کی جوبھی حاجت ہوطلب کرے۔[1]

﴿۱۱﴾

شب جمعہ اور روز جمعہ

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے نماز استغاثہ

کتاب ''التحفۃ الرضویۃ'' میں مرقوم ہے:بزرگ عالم دین سید حسین ہمدانی نجفیؒ نے مجھ سے فرمایا:

جس کسی کی کوئی حاجت ہووہ شب جمعہ اور روز جمعہ آسمان سر بہنہ اور پابرہنہ دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے ۵۹۵ مرتبہ کہے:''یا حُجَّةُ الْقائِمُ''

پھر سجدے میں سر رکھ کر ستر (۷۰) مرتبہ کہے:''یا صاحِبَ الزَّمانِ أَغِثْنِي'' (اے صاحب زمان میری فریاد کو پہنچئے) اور اس کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرے۔

یہ نماز اہم حاجتوں کے لئے مجرب ہے اور اگر پہلے ہفتہ حاجت پوری نہ ہوتو آئندہ ہفتہ دوبارہ یہ عمل انجام دے اور اگر پھر بھی حاجت پوری نہ ہوتو تیسرے ہفتہ یہ نماز پڑھے یقینی طور پر اس کی حاجت پوری ہوجائے گی۔

۱۔جمال الأسبوع:۳۴،الدعوات راوندی:۱۰۸،مصباح المتہجد:۳۲۲

سید محمد علی جواہری نے ہم سے فرمایا: میں نے یہ نماز کسی حاجت کے لئے پڑھی تو اسی رات خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا دیدار ہوا اور میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان فرمائی اور خداوند عالم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت سے میری حاجت پوری فرمادی۔

نیز انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خود اس عمل (نماز) کا تجربہ کیا ہے۔[1]

﴿۱۲﴾

نماز استغاثہ کا دوسرا طریقہ

اسی نماز کو صدر الاسلام ہمدانیؒ اپنی گرانقدر کتاب ''تکالیف الأنام في غيبة الامام ''میں دوسرے طریقہ سے بیان کرتے ہیں:

وہ قابل اعتماد سید، عالم ربانی، استاد حکیم، فقیہ و مجتہد کامل سید محمد ہندی نجفیؒ اور وہ عالم بزرگوار سید حسن قزوینی سے اور وہ سید حسین شوشتری (امام جماعت) سے اپنی سند کے ساتھ سید علی خان (شارح صحیفۂ سجادیہ) سے نقل کرتے ہیں:

شب پنجشنبہ یا شب جمعہ برہنہ سر اور پاؤں آسمان تلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ننگے سر ''یا حُجَّةُ الْقائِمُ''کو اس کے ابجد کی تعداد کے برابر یعنی ۵۹۵ مرتبہ پڑھے۔ اس عمل کی تأثیر تجربہ سے ثابت ہے۔ اس کے عدد ''۱۰ (ی)+۱۱ (ا)+۸ (ح)+ ۳ (ج)+۴۰۰ (ۃ)+۱۱ (ا)+ ۳۰ (ل) + ۱۰۰ (ق)+۱۱ (ا)+۱۱ (ء)+ ۴۰ (م)'' کہ جن کا مجموعہ ۵۹۵ بنتا ہے۔ نیز وہ کہتے ہیں: یہ عمل اس کے نااہل افراد سے مخفی رکھو چونکہ یہ اسرار میں سے ہے اور میں نے اس کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔[2]

۱۔ النجفۃ الرضویۃ: ۱۳۵

۲۔ تکالیف الأنام في غيبة الامام: ۲۵۱

﴿۱۳﴾

شب جمعہ کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز

سید علی بن طاؤوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے بزرگ فقیہ ابو علی فضل بن حسن طبرسیؒ کی تالیف "کنوز النجاح" میں دیکھا کہ انہوں نے ہمارے مولا حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے یوں نقل ہے: ابو عبداللہ حسین بن محمد بزوفری کہتے ہیں:

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے اس طرح بیان ہوا:

جس کی خدا سے کوئی حاجت ہو اسے چاہئے شب جمعہ آدھی رات کے بعد غسل کرے جانماز پر جائے اور دو رکعت نماز بجالائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد پڑھے اور جب ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ تکرار کرے اور پھر سورہ کو آخر تک پڑھے اور پھر ایک مرتبہ سورۂ "توحید" پڑھے اور پھر رکوع و سجود بجالائے البتہ ان کا ذکر سات مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت بھی اسی کیفیت سے پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ قطع رحم کے سوا جو بھی حاجت ہو خدا سے طلب کرے، خداوند متعال اس کی حاجت ضرور پوری فرمائے گا۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُکَ فَالْمَحْمَدَةُ لَکَ، وَاِنْ عَصَیْتُکَ فَالْحُجَّةُ لَکَ، مِنْکَ

اے پروردگارا! اگر میں تیری اطاعت کروں تو حمد تیرے لئے ہے اور اگر تیری نافرمانی کروں تو مجھ پر تیری حجت ہے، تیری

الرَّوْحُ وَمِنْکَ الْفَرَجُ، سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَکَرَ، سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ.

طرف سے آسائش اور حل مشکلات ہے، پاک ہے وہ جو نعمت دیتا ہے اور شکر کرتا ہے، پاک ہے وہ جو مقدر کرتا ہے اور معافی دیتا ہے،

اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ قَدْ عَصَیْتُکَ، فَاِنِّی قَدْ اَطَعْتُکَ فِی اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْکَ وَهُوَ الْاِیْمَانُ

اے پروردگارا! اگر میں نافرمانی کی ہے تو بھی ان باتوں میں تیری اطاعت کی ہے کہ جو تیری ہاں پسندیدہ ہیں اور وہ تجھ پر ایمان رکھنا ہے

بِکَ، لَمْ أَتَّخِذْ لَکَ وَلَداً، وَلَمْ أَدْعُ لَکَ شَرِیْکاً، مَنّاً مِنْکَ بِهِ عَلَیَّ لا مَنّاً مِنِّي بِهِ
تیرے لئے فرزند قرار نہ دینا اور کسی کو تیرا شریک قرار نہ دینا ہے، یہ مجھ پر تیرا احسان ہے نہ کہ ان باتوں میں میرا تجھ پر
عَلَیْکَ، وَقَدْ عَصَیْتُکَ یا اِلٰهِي عَلٰی غَیْرِ وَجْهِ الْمُکَابَرَةِ، وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِیَّتِکَ،
احسان ہے اے پروردگار! میں نے تیری جو نافرمانی کی ہے وہ تو وہ خود کو بڑا سمجھنے اور تیری بندگی سے نکل جانے کی وجہ سے نہیں ہے
وَلَا الْجُحُوْدَ لِرُبُوْبِیَّتِکَ، وَلٰکِنْ أَطَعْتُ هَوایَ، وَأَزَلَّنِي الشَّیْطَانُ، فَلَکَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ
اور نہ تیری ذات کے انکار کی وجہ سے ہے بلکہ میں نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور شیطان نے مجھے گمراہ کیا، پس مجھ پر تیری حجت
وَ الْبَیَانُ، فَاِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوْبِي غَیْرَ ظَالِمٍ، وَاِنْ تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي،
اور بیان تمام ہے، پس اگر تو مجھے عذاب دے تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہے کہ جو ظلم نہیں ہے اور اگر تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم
فَاِنَّکَ جَوادٌ کَرِیْمٌ یا کَرِیْمٌ یا کَرِیْمٌ.
کرے تو بیشک تو سخی و کریم ہے، اے کریم، اے کریم، اے کریم۔

یہ کلمہ ایک سانس میں جس قدر ممکن ہو پڑھے اور پھر کہے:

یا آمِناً مِنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْکَ خَائِفٌ حَذِرٌ، أَسْأَلُکَ بِأَمْنِکَ مِنْ کُلِّ
اے ہر چیز سے امان میں رکھنے والے کہ ہر چیز تم سے خوف کرتی اور ڈرتی ہے، میں تجھ سے ہر چیز سے امن کا سوال کرتا
شَيْءٍ، وَ خَوْفِ کُلِّ شَيْءٍ مِنْکَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِیَنِي أَماناً
ہوں اور ہر چیز تم سے ڈرتی ہے، یہ کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور یہ کہ مجھے اور میرے
لِنَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَسَائِرُ ما أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، حَتّٰی لا أَخَافَ أَحَداً، وَلا أَحْذَرَ
خاندان اور میری اولاد کو امان میں رکھ، اور تو نے مجھے جو نعمتیں دی ہیں، حتی کہ میں نہ کسی سے خوف کھاؤں اور کسی سے چیز سے
مِنْ شَيْءٍ أَبَداً، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، یا کَافِيَ
ہمیشہ کے لئے ڈروں، بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے کہ جو بہترین کارساز، اے
اِبْراهِیْمَ نُمْرُوْدَ، یا کَافِيَ مُوْسٰی فِرْعَوْنَ، أَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
نمرود کے مقابلہ میں ابراہیم کے کافی، اے فرعون کے سامنے موسیٰ کے لئے کافی، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج
وَأَنْ تَکْفِیَنِي شَرَّ فُلانِ بْنِ فُلانٍ.
اور فلاں بن فلاں کے شر سے میری مدد فرما۔

فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس کے شر سے خوف ہو۔ انشاء اللہ پروردگار عالم اسے اس کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا۔

پھر سجدے میں جائے اپنی حاجت طلب کرے اور بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرے۔ کیونکہ کوئی ایسا مومن مرد وعورت نہیں ہے جو اس دعا کے ساتھ یہ نماز پڑھے اور خلوص نیت سے دعا کرے مگر اس کے لئے آسمان کے باب اجابت نہ کھلیں۔ اسی وقت اور اسی رات اس کی جو بھی حاجت ہو، وہ پوری ہو جائے گی اور یہ پروردگار عالم کا ہم پر اور لوگوں پر فضل وکرم ہے۔[1]

﴿۱۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری نماز

کتاب ''نجم الثاقب'' میں یہ نماز سید فضل اللہ راوندی کی کتاب سے نقل کی گئی ہے اور اسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز کہا گیا ہے:

نماز کے بعد محمد وآل محمد علیہم السلام پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجیں لیکن نماز کے بعد کسی دعا کو ذکر نہیں کیا گیا اور اس کا کوئی خاص وقت بھی نہیں ہے۔[2]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۵۱، اور المصباح: ۵۲۲ تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

۲۔ کمال الکارم: ۲/۴۱۱

﴿۱۵﴾

ستائیس رجب کے دن کی نماز

ابوالعباس احمد بن علی بن نوحؒ کہتے ہیں:

یہ نماز مجھ سے ابو احمد محسن بن عبدالحکیم سجزی نے بیان کی اور میں نے ان کی کتاب سے لکھا کہ ابی نصر جعفر بن محمد بن حسن بن یثم کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ نماز ابوالقاسم حسین بن روحؒ سے منقول ہے:

ستائیس رجب کی نماز بارہ رکعت ہے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہیں پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

حمد خدا کے لئے ہے کہ جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی سلطنت میں اس کا شریک ہے نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار

وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً، يَاعُدَّتِي فِي مُدَّتِي، وَيَاصَاحِبِي فِي شِدَّتِي، وَيَا وَلِيِّي فِي

ہو اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کر، اے میری عمر میں میری آمادگی اور اے سختی میں میرے ساتھی، اے نعمت میں میرے سرپرست، اے میری توجہ

نِعْمَتِي، يَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي، يَا مُجِيبِي فِي حَاجَتِي، يَا حَافِظِي فِي غَيْبَتِي، يَا كَالِئِي فِي

پر میرے فریاد رس، اے میری حاجت میں میری کامیابی، اے میری پوشیدگی میں میرے نگہبان، اے میری تنہائی میں میری کفایت کرنے والے،

وَحْدَتِي، يَا أُنْسِي فِي وَحْشَتِي. أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَأَنْتَ الْمُقِيلُ

اے وحشت میں میرے مونس، تو میرے عیب کا پردہ پوش ہے، حمد تیرے لئے ہی ہے اور تو ہی میری لغزش سے درگذر کرنے والا ہے، حمد تیرے لئے

عَثْرَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ أَنْتَ الْمُنَفِّسُ صَرْعَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ، صَلِّ عَلٰى

ہی ہے اور تو ہی مجھے بے ہوشی سے ہوش میں لانے والا ہے، حمد تیرے لئے ہی ہے تنہائی میں میری کفایت کرنے والے، اے وحشت میں میرے

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاصْفَحْ عَنْ

مونس، تو میرے عیب کا پردہ پوش ہے، حمد تیرے لئے ہی ہے، درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر، اور میرے عیوب پر پردہ پوشی فرما اور مجھے خوف سے بچائے رکھ، میری خطا

جُرْمِي، وَتَجاوَزْ عَنْ سَيِّئاتِي فِي أَصْحابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كانُوا يُوعَدُونَ.

معاف فرما، اور میرے جرم سے چشم پوشی فرما اور میرے گناہوں سے درگزر فرما اور مجھے اہل جنت میں سے قرار دے کر انہیں یہ سچا وعدہ دیا گیا ہے۔

نماز اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد سورۂ حمد، سورۂ توحید، سورۂ کافرون، سورۂ ناس، سورۂ فلق، سورہ قدر اور آیۃ الکرسی میں سے ہر ایک کو سات سات مرتبہ پڑھیں اور پھر کہیں:

لاٰ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ،وَاللّٰـهُ أَكْبَـرُ ،وَسُبْـحـانَ اللّٰـهِ،وَلاٰ حَـوْلَ وَلاٰ قُـوَّةَ اِلّٰا بِـاللّٰهِ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بزرگ تر ہے اور خدا پاک ہے اور خدا کے سوا کوئی حرکت و قوت نہیں ہے۔

پھر سات مرتبہ کہیں:

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبّي ،لاٰ اُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

اللہ اللہ میرا رب ہے کہ میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا

اس کے بعد جو بھی حاجت ہو طلب کریں۔[1]

﴿۱۶﴾

شب نیمۂ شعبان کی نماز

ابو یحییٰ صنعانی اور تمیں قابل اطمینان افراد نے امام باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان دو بزرگ ہستیوں نے فرمایا:

جب بھی پندرہ شعبان کی رات ہو تو چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سو مرتبہ سورہ توحید پڑھو اور جب نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنّي فَقِيـرٌ وَمِنْ عَـذابِكَ خـآئِفٌ مُسْتَجِيـرٌ .أَللّٰهُمَّ لاتُبَدِّلِ اسْمِي، وَلاٰ

پروردگارا! میں فقیر ہوں اور تیرے عذاب سے خوفزدہ اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پروردگارا! میرے نام کو تبدیل نہ کر اور نہ ہی

۱۔ اقبال الاعمال:۱۸۱

تُغَيِّرْ جِسْمِي، وَلَاتُجْهِدْ بَلَائِي، وَلَا تُشْمِتْ بِي أَعْدَائِي، أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ

میرے جسم کو تبدیل کر اور میری بلا میں کو سخت نہ کر، اور میرے دشمنوں کو سرزنش کرنے والا قرار نہ دے، میں تیرے کرم کے ذریعے

عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ

تیرے عقاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رضا کے ذریعے تیری

سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری ثنا عظیم ہے تو (ایسا ہی ہے) جیسے تو نے خود اپنی حمد و ثنا کی ہے،

وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ.[1]

اور تو قائلین کے قول و گفتار سے برتر ہے۔

﴿۱۷﴾

شب نیمۂ شعبان کی دوسری نماز

ابو یحییٰ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پندرہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

شب قدر کے بعد پندرہ شعبان کی رات سب سے افضل اور با فضیلت رات ہے۔ اس رات خدا کا فضل اور رحمت بندوں کے شامل حال ہوتا ہے اور وہ انہیں احسان و بزرگواری کی بناء پر بخش دیتا ہے، اس رات خدا کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

کیونکہ یہ ایسی رات ہے کہ خدا نے خود پر لازم کیا ہے اور خدا نے قسم کھائی ہے کہ کسی سائل کو رد نہ کرے مگر یہ کہ وہ حرام اور گناہ کی متعلق سوال کرے اور خدا نے شب قدر ہمارے پیغمبرؐ کے لئے قرار دی ہے اور جس کے عوض یہ رات ہم اہلبیت علیہم السلام کے لئے قرار دی ہے۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۸۳۰

پس خدا کی حمد وستائش کی کوشش کرو کیونکہ جو کوئی بھی اس رات خدا کے لئے سو مرتبہ تسبیح کرے یعنی ''سُبْحانَ اللّٰہِ'' کہے اور سو مرتبہ خدا کی ستائش کرے یعنی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پڑھے اور سو مرتبہ اس کی بزرگی وعظمت کو یاد کرے یعنی ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے تو خدا اس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا اور اس کی دنیاوی واخروی حاجت کو پورا کرے گا نیز اگر اس کی کوئی حاجتیں ہوں مگر وہ خدا سے طلب نہ کرے تو خدا بندوں کے لئے اپنی عظمت اور رحمت سے انہیں بھی پورا کر دے گا۔

ابو یحییٰ کہتے ہیں: میں نے اپنے آقا حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آج کی رات بہترین دعا کون سی ہے؟

آپ نے فرمایا: جب نماز عشاء سے فارغ ہو جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ کافرون، اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید پڑھو۔ اور سلام کہنے کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ ''سُبْحانَ اللّٰہِ'' تینتیس مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' اور چونتیس (۳۴) مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو اور پھر یہ دعا پڑھو:

یا مَنْ اِلَیْہِ مَلْجَأُ الْعِبادِ فِي الْمُہِمّاتِ، وَ اِلَیْہِ یَفْزَعُ الْخَلْقُ فِي الْمُلِمّاتِ، یا عالِمَ

اے وہ جو مشکل امور میں بندوں کی پناہگاہ ہے، اور لوگ جس کی طرف ہر مصیبت میں فریاد کرتے ہیں، اے آشکار اور

الْجَہْرِ وَالْخَفِیّاتِ، وَیا مَنْ لاتَخْفٰی عَلَیْہِ خَواطِرُ الْأَوْہامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَراتِ، یا

مخفی چیزوں کے جاننے والے، اور اے وہ کہ جسے لوگوں کے وہم وخیال میں گردش کرنے والے افکار بھی پوشیدہ نہیں ہیں، اے

رَبَّ الْخَلائِقِ وَالْبَرِیّاتِ، یا مَنْ بِیَدِہِ مَلَکُوتُ الْأَرْضِیْنَ وَالسَّماواتِ، أَنْتَ اللّٰہُ

مخلوقات وموجودات کے پالنے والے، اے وہ ذات کہ جس کے قبضۂ قدرت میں زمینوں اور آسمانوں کی حکمرانی ہے تو ہی معبود ہے،

لاٰ اِلٰہَ اِلاّٰ أَنْتَ، أَمُتُّ اِلَیْکَ بِلا اِلٰہَ اِلاّٰ أَنْتَ، فَبِلا اِلٰہَ اِلاّٰ أَنْتَ،

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تیری طرف متوجہ ہوں کیونکہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس اے وہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اِجْعَلْنِي فِي ہٰذِہِ اللَّیْلَةِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَیْہِ فَرَحِمْتَہُ، وَسَمِعْتَ دُعائَہُ فَأَجَبْتَہُ، وَعَلِمْتَ

اس رات مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے کہ جن پر تو نے نظر (کرم) کی ان پر رحمت کی اور ان کی دعا سنی اور اسے قبول کیا اور تو ان کی

اسْتِقْالَتَهُ فَأَقَلْتَهُ، وَتَجاوَزْتَ عَنْ سالِفِ خَطِيْئَتِهِ، وَعَظِيْمِ جَرِيْرَتِهِ، فَقَدِ اسْتَجَرْتُ

پشیمانی سے آگاہ ہے پس تو نے انہیں معاف کر دیا اور ان کے گذشتہ گناہوں اور خطاؤں سے درگزر کیا، پس میں اپنے گناہوں سے تیری

بِكَ مِنْ ذُنُوْبِي، وَلَجَأْتُ اِلَيْكَ فِي سَتْرِ عُيُوْبِي.

پناہ کا طلبگار ہوں، اور اپنے عیوب کی پردہ پوشی کے لئے تجھ سے التجا کرتا ہوں۔

أَللّٰهُمَّ فَجُدْ عَلَيَّ بِكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ، وَاحْطُطْ خَطايايَ بِحِلْمِكَ وَعَفْوِكَ،

پروردگارا! مجھ پر اپنے فضل و کرم سے عطا و بخشش فرما، اور اپنے حلم و درگزر سے میری خطاؤں کو بخش دے

وَتَغَمَّدْنِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلِ بِسابِغِ كَرامَتِكَ، وَاجْعَلْنِي فِيْها مِنْ أَوْلِيائِكَ الَّذِيْنَ

اور اس رات میں مجھے اپنے انتہائی کرم کے زیر سایہ قرار دے، اور اس رات مجھے اپنے اولیاء میں سے قرار دے کہ جن کو تو نے اپنی

اجْتَبَيْتَهُمْ لِطاعَتِكَ، وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبادَتِكَ، وَجَعَلْتَهُمْ خالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ.

فرمانبرداری کے لئے پسند کیا، اور اپنی عبادت کے لئے منتخب کیا، اور ان کو اپنا خاص الخاص اور برگزیدہ بنایا ہے۔

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهُ، وَتَوَفَّرَ مِنَ الْخَيْراتِ حَظُّهُ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ سَلِمَ

پروردگارا! مجھے ان میں سے قرار دے کہ جو اپنی کوشش سے سعادتمند ہوئے اور جن کا خیرات میں زیادہ حصہ ہے، مجھے ان میں

فَنَعِمَ وَفازَ فَغَنِمَ، وَاكْفِنِي شَرَّ ما أَسْلَفْتُ، وَاعْصِمْنِي مِنَ الْإِزْدِيادِ فِي مَعْصِيَتِكَ،

سے قرار دے جو تندرست ہیں اور جنہیں نعمتیں ملیں، اور جو کچھ میں نے کیا اس کے شر سے بچا، مجھے اپنی نافرمانی میں بڑھ جانے سے

وَحَبِّبْ اِلَيَّ طاعَتَكَ وَما يُقَرِّبُنِي مِنْكَ وَيُزْلِفُنِي عِنْدَكَ. سَيِّدِي اِلَيْكَ يَلْجَأُ

محفوظ رکھ اور اپنی اطاعت کا شوق عطا کر اور اس کا جو مجھے تیرے قریب کرے اور مجھے تیرا پسندیدہ بنائے، میرے آقا بھاگنے والا تیرے

الْهارِبُ، وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطّالِبُ، وَعَلى كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيْلُ التّائِبُ، أَدَّبْتَ

ہاں پناہ لیتا ہے، طلبگار تیرے حضور میں عرض کرتا ہے، اور پشیمان توبہ کرنے والا تیرے کرم پر بھروسہ کرتا ہے، تو اپنے فضل و کرم سے

بِالتَّكَرُّمِ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ، وَأَمَرْتَ بِالْعَفْوِ عِبادَكَ وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ

سے بندوں کی پرورش کرتا ہے اور تو سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے، تو نے اپنے بندوں کو معاف کرنے کا حکم دیا اور تو بہت بخشنے والا

الرَّحِيْمُ. أَللّٰهُمَّ فَلا تَحْرِمْنِي ما رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ، وَلا تُؤْيِسْنِي مِنْ سابِغِ نِعَمِكَ،

رحم کرنیوالا ہے۔ پروردگارا! میں نے جو تیرے کرم کی امید لگا رکھی ہے اس سے محروم نہ کر، اور مجھے اپنی کثیر نعمتوں سے ناامید نہ ہونے

وَلاٰتُخَيِّبْنِي مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِأَهْلِ طَاعَتِكَ، وَاجْعَلْنِي فِي جُنَّةٍ مِنْ

دے اور آج کی رات مجھے اس بیشتر عطا سے محروم نہ کر کہ جو تو نے اپنے فرمانبرداروں کے لئے رکھی ہے، اور مجھے اپنی مخلوق کے شر سے

شِرَارِ بَرِيَّتِكَ. رَبِّ اِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ أَهْلِ ذٰلِكَ فَأَنْتَ أَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ،

محفوظ رکھ. پالنے والے! اگر میں اس سلوک کا اہل نہیں ہوں پس تو کرم و عفو و درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ،اور

وَجُدْ عَلَيَّ بِمٰا أَنْتَ أَهْلُهُ لاٰ بِمٰا أَسْتَحِقُّهُ فَقَدْ حَسُنَ ظَنِّي بِكَ، وَتَحَقَّقَ رَجٰائِي لَكَ،

مجھ پر ایسی بخشش فرما جس کا تو اہل ہے نہ کہ وہ جس کا میں حقدار ہوں پس میں تجھ سے حسن ظن رکھتا ہوں اور میری امید تجھ سے وابستہ ہے

وَعَلِقَتْ نَفْسِي بِكَرَمِكَ، فَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ وَأَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ.

اور میرا نفس تیرے کرم سے متعلق ہے جب کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

أَللّٰهُمَّ وَاخْصُصْنِي مِنْ كَرَمِكَ بِجَزِيْلِ قِسَمِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ،

پروردگارا! مجھے اپنے کرم میں زیادہ حصہ دینے میں خصوصیت عطا فرما، اور میں تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں،

وَاغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الَّذِي يَحْبِسُ عَلَيَّ الْخُلُقَ، وَيُضَيِّقُ عَلَيَّ الرِّزْقَ حَتّٰى أَقُوْمَ بِصَالِحِ

اور میرا وہ گناہ بخش دے کہ جس نے مجھے بدخلقی میں مبتلا کیا ہوا ہے اور جو میرے رزق میں میں تنگی کا باعث ہے تا کہ میں تیری بہترین

رِضٰاكَ، وَأَنْعَمَ بِجَزِيْلِ عَطٰائِكَ، وَأَسْعَدَ بِسٰابِغِ نَعْمٰائِكَ، فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِكَ،

رضا حاصل کر سکوں، اور تو مجھے اپنے کرم سے نعمتوں سے نواز، اور مجھے اپنی کثیر نعمتوں سے بہرہ مند فرما، پس میں نے تیرے آستانہ پر پناہ

وَتَعَرَّضْتُ لِكَرَمِكَ، وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِحِلْمِكَ مِنْ

مانگی ہے، اور میں تیرے کرم کی امید لگائے ہوں اور میں تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے حلم کے ذریعہ

غَضَبِكَ، فَجُدْ بِمٰا سَأَلْتُكَ، وَأَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ مِنْكَ،

تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں، پس مجھے وہ عطا کر کہ جس کا تجھ سے سوال کیا اور اس میں کامیاب کر کہ جس کی تجھ سے خواہش کی،

أَسْأَلُكَ لاٰ بِشَيْءٍ هُوَ أَعْظَمُ مِنْكَ.

میں تجھ سے تیرے ہی ذریعے سوال کرتا ہوں کہ تجھ سے بزرگتر کوئی چیز نہیں ہے۔

اس کے بعد سجدہ میں جاؤ اور بیس مرتبہ: ''یٰا رَبّ''، سات مرتبہ: ''یٰا أَللّٰهُ''، سات مرتبہ ''لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّٰا بِاللّٰهِ''، دس مرتبہ ''مٰا شٰاءَ اللّٰهُ'' اور دس مرتبہ ''لاٰ قُوَّةَ اِلّٰا بِاللّٰهِ'' کہو اور پیغمبرؐ اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر درود بھیجو اور خدا سے اپنی حاجت طلب کرو۔

خدا کی قسم! اگر بارش کے قطروں کے برابر بھی خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرو تو وہ اپنے فضل اور رحمت سے تمہاری حاجتوں کو پورا کرے گا۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: چار رکعت نماز وارد ہوئی ہے جو عاشورہ کے دن ظہر کے وقت ادا کی جاتی ہے اور نماز کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے۔ لیکن ہم اس کے طولانی ہونے کی وجہ سے اسے مہینوں کی دعا کے باب میں ذکر کریں گے۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۸۳۱

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

کے ظہور کے لئے نمازوں کے قنوت میں دعا

شہید اوّل کتاب ''ذکریٰ'' میں فرماتے ہیں:

ابن عقیل نے یہ دعا قنوت کے لئے منتخب کی جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ شَخَصَتِ الْأَبْصَارُ، وَنُقِلَتِ الْأَقْدَامُ ،وَرُفِعَتِ الْأَيْدِي ،وَمُدَّتِ

پروردگارا! نظریں تجھی سے وابستہ ہیں، قدم تیری طرف ہی بڑھ رہے ہیں، ہاتھ تیری ہی طرف اٹھے ہیں، گردنیں تیری طرف

الْأَعْنَاقُ وَأَنْتَ دُعِيْتَ بِالْأَلْسُنِ، وَ اِلَيْکَ سِرُّهُمْ وَنَجْوٰاهُمْ فِي الْأَعْمَالِ، رَبَّنَا افْتَحْ

بلند ہوئی ہیں، تجھے ہی زبانوں کے ذریعہ پکارا جاتا ہے، مخفی اعمال اور (لوگوں کے) راز بھی تجھ سے وابستہ ہیں، اے پروردگارا! میرے

بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمِنا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفاتِحِيْنَ. أَللّٰهُمَّ إِنّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ غَيْبَةَ نَبِيِّنا وَقِلَّةَ

اور میری قوم کے درمیان حق سے حکم فرما اور تو بہترین حکم و فیصلہ کرنے والا ہے۔ پروردگارا! ہم تجھی سے پیغمبروں کی غیبت اور اپنی قلت ،

عَدَدِنا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَتَظاهُرَ الْأَعْداءِ عَلَيْنا، وَوُقُوْعَ الْفِتَنِ بِنا،

دشمنوں کی کثرت اور ہمارے خلاف دشمنوں کا ایک دوسرے کی پشت پناہی کرنا اور ہمارے لئے فتنوں کے وجود کی شکایت کرتے ہیں

فَفَرِّجْ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ بِعَدْلٍ تُظْهِرُهُ، وَ إِمامِ حَقٍّ تُعَرِّفُنا،

پروردگارا! تو جو عدالت ظاہر کرے گا، اور امام برحق کہ جس کا تو نے تعارف کروایا ہے، ان پریشانیوں کو برطرف فرما اور راحت عطا فرما

إِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ.

اے معبود برحق، اجابت فرما، اے عالمین کے پالنے والے۔

نیز وہ فرماتے ہیں: میرے لئے نقل ہوا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے شیعوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ کلمات فرج کے بعد قنوت میں یہ دعا پڑھیں۔[1]

﴿۲﴾

دنیا سے ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے

حضرت امام سجاد علیہ السلام کا قنوت

یہ قنوت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تیسرے نائب خاص یعنی جناب حسین بن روح نوبختیؒ نے آپ کے دوسرے نائب یعنی جناب محمد بن عثمانؒ سے نقل فرمایا ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ جِبِلَّةَ الْبَشَرِيَّةِ، وَطِباعَ الْإِنْسانِيَّةِ، وَما جَرَتْ عَلَيْهِ تَرْكِيباتُ النَّفْسِيَّةِ،

اے پروردگارا! بیشک بشری فطرت اور انسانی طبیعت اور جو کچھ نفسانی ترکیبات سے اس پر عارض ہوتا ہے

۱۔ بحار الانوار: ۸۵/۲۰۷

وَانْعَقَدَتْ بِهِ عُقُوْدُ الْنَّشْئِيَّةِ (الْنَّسَيِّةِ، خ)، تَعْجِزُ عَنْ حَمْلِ وَارِداتِ الْأَقْضِيَّةِ اِلّا ما

اور ابتدائے خلقت سے اس سے وابستہ وراثتی امور قضا و قدرت کے احکام کو حمل نہیں کر سکتے مگر جن موارد میں تو نے

وَفَّقْتَ لَهُ أَهْلَ الْاِصْطِفاءِ، وَأَعَنْتَ عَلَيْهِ ذَوِي الْاِجْتِباءِ. أَللّٰهُمَّ وَ اِنَّ الْقُلُوْبَ فِي

اپنے برگزیدہ افراد کو کامیاب کیا اور لائق افراد کی مدد کی۔ پروردگارا! میں بخوبی جانتا ہوں کہ دل تیرے اختیار

قَبْضَتِکَ، وَالْمَشِيَّةَ لَکَ فِي مُلْکِکَ، وَقَدْ تَعْلَمُ أَيُّ رَبِّ مَا الرَّغْبَةُ اِلَيْکَ فِي

میں ہیں، اور تیرے فرمان روائی میں مشیت تیرے لئے ہی ہے، اے پالنے والے! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں جس کے بر طرف ہونے

کَشْفِهِ وَاقِعَةٌ لِأَوْقاتِها بِقُدْرَتِکَ، وَاقِفَةٌ بِحَدِّکَ مِنْ اِرادَتِکَ، وَ اِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ

کا مشتاق ہوں، وہ مقرر اوقات میں اپنی قدرت سے واقع ہوتا ہے، اور اسی جگہ سے تیرا ارادہ معین کر کے ٹھہر جاتا ہے اور میں بخوبی جانتا

لَکَ دارَ جَزاءٍ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَثُوْبَةً وَعُقُوْبَةً، وَأَنَّ لَکَ يَوْماً تَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ،

ہوں کہ تو اچھائیوں کی جزا اور برائیوں کی سزا دینے کا منبع و سرچشمہ ہے، اور تو ایک ایسا دن برپا کرے گا کہ جس میں حق سے فیصلہ کرے

وَأَنَّ أَناتَکَ أَشْبَهُ الْأَشْياءِ بِکَرَمِکَ، وَأَلْيَقُهَا بِما وَصَفْتَ بِهِ نَفْسَکَ فِي عَطْفِکَ

گا اور تیرا مہلت دینا تیرے کرم کی شبیہ ترین چیز ہے، اور ان میں سے شائستہ ترین وہ چیز ہے کہ جس کی تو نے خود توصیف کی ہے اور یہ

وَتَرائُفِکَ، وَأَنْتَ بِالْمِرْصادِ لِکُلِّ ظالِمٍ فِي وَحِيْمِ عُقَباهُ وَسُوْءِ مَثْواهُ.

تیرا لطف و کرم ہے، اور تو ہر ظالم کی کمین گاہ میں ہے کہ جن کا انجام بہت دردناک ہوگا اور تو انہیں بہت برے ٹھکانے سے دچار کرے گا۔

أَللّٰهُمَّ وَ اِنَّکَ قَدْ أَوْسَعْتَ خَلْقَکَ رَحْمَةً وَحِلْماً، وَقَدْ بُدِّلَتْ أَحْکامُکَ،

پروردگارا! تو نے اپنی تمام مخلوقات کے لئے رحمت و حلم کو وسعت دی، اور حالانکہ تیرے احکام تبدیل کئے گئے

وَغُيِّرَتْ سُنَنُ نَبِيِّکَ، وَتَمَرَّدَ الظّالِمُوْنَ عَلى خُلَصائِکَ، وَاسْتَباحُوا حَرِيْمَکَ،

اور تیرے نبیوں کی سنت کو تبدیل کیا گیا اور ظالموں نے تیرے خالص بندوں کے سلسلہ میں تیرے حکم کی مخالفت کی اور تیری حریم شکنی کی

وَرَکِبُوا مَراکِبَ الْاِسْتِمْرارِ عَلَى الْجُرْأَةِ عَلَيْکَ. أَللّٰهُمَّ فَبادِرْهُمْ بِقَواصِفِ سَخَطِکَ،

اور ہمیشہ تیرے خلاف جرأت کی سواری پر سوار رہے۔ پروردگارا! جلد ہی اپنی سخت اور خشمیں آواز سے ،

وَعَواصِفِ تَنْکِيْلاتِکَ، وَاجْتِياثِ غَضَبِکَ، وَظَهْرِ الْبِلادَ مِنْهُمْ،

اور اپنی تنبیہ کرنے والے شدید طوفانوں سے اور اپنے برباد کرنے والے غضب سے انہیں نابود فرما اور زمینوں کو ان سے پاک فرما

وَاعْفُ عَنْهَا آثَارَهُمْ،وَاحْطُطْ مِنْ قَاعَاتِهَا وَمَظَانِهَا مَنَارَهُمْ، وَاصْطَلِمْهُمْ بِبَوَارِكَ
اوران کے آثار کومٹادے،اورصحراؤں اوررستوں میں ان کی نشانیوں کومٹادے،اورانہیں ہلاکت سے نیست ونابودفرماحتی کہ ان کی
حَتّٰى لَاتُبْقِيَ مِنْهُمْ دِعَامَةً لِنَاجِمٍ، وَلَا عَلَماً لِاُمٍّ، وَلَا مَنَاصاً لِقَاصِدٍ، وَلَا رَائِداً
جستجو کرنے والوں کوان کی کوئی نشانی نہ ملے،نہ ہی ڈھونڈنے والوں کوان کا کوئی پرچم ملےاور نہ قصد کرنے والوں کو کئی علامت اور نہ ہی
لِمُرْتَادٍ. اَللّٰهُمَّ امْحُ آثَارَهُمْ، وَاطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَ دِيَارِهِمْ،
ان کی تلاش میں آنے والوں کوکوئی راہنمائی ملے۔پروردگارا!ان کی نشانیوں کومٹادےان کی مملکت اور زمینوں کونابود کردے،
وَامْحَقْ أَغْقَابَهُمْ، وَافْكُكْ أَصْلَابَهُمْ، وَعَجِّلْ اِلٰى عَذَابِكَ السَّرْمَدِ انْقِلَابَهُمْ، وَأَقِمْ
ان کی نسل کوہلاک کردے،ان کے اصلاب کی کمرکوست کردے،اورانہیں جلدہی اپنے جاویدانی عذاب کی طرف بھیج دے،اور
لِلْحَقِّ مَنَاصِبَهُ، وَاقْدَحْ لِلرَّشَادِ زِنَادَهُ ، وَأَثِرْ لِلنَّارِ مَثِيرَهُ، وَأَيِّدْ بِالْعَوْنِ مُرْتَادَهُ، وَوَفِّرْ
منصب حق کوبرپا کراورہدایت وکمال کے شعلوں کوافروزاں کر،اورانتقام کے لئے مقتم کوبھیج اورمدد مانگنے والوں کی مدد کراور پے درپے
مِنَ النَّصْرِ زَادَهُ، حَتّٰى يَعُودَ الْحَقُّ بِجِدَّتِهِ، وَتُنِيرَ مَعَالِمَ مَقَاصِدِهِ، وَيَسْلُكَهُ أَهْلُهُ
کامیابیوں کوان کا زادہ راقرار دے حتی کہ حق دوبارہ شاداب ہوجائے،اوراہداف کے چہرےپھر روشن ہوجائیں،اورحق کی جستجو کرنے
بِالْاَمَنَةِ حَقَّ سُلُوكِهِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ!
والے شائستگی سے راہ حق طے کریں اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿۳﴾

حضرت امام باقر علیہ السلام کا قنوت

مرحوم سید بن طاؤس نے یہ قنوت ''مہج الدعوات'' میں اور مرحوم کفعمیؒ نے ''البلد الأمین'' میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

۱۔ مہج الدعوات:۶۹،البلد الأمین:۲۵۰،کچھ فرق کے ساتھ۔

يا مَنْ يَعْلَمُ هَواجِسَ السَّرائِرِ، وَمَكامِنَ الضَّمائِرِ، وَحَقائِقَ الْخَواطِرِ، يا مَنْ هُوَ

اے اسرار و رموز، باطن میں مخفی امور اور (افراد کے) اذہان میں موجود حقائق و واقعات کو جاننے والے، اے وہ کہ جو ہر غیب

لِكُلِّ غَيْبٍ حاضِرٌ، وَلِكُلِّ مَنْسِيٍّ ذاكِرٌ، وَعَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قادِرٌ، وَ اِلَى الْكُلِّ ناظِرٌ،

کے لئے حاضر ہے، اور جو ہر بھولنے والے کو بھی یاد رکھتا ہے، اور جو ہر چیز پر قادر ہے، اور جو ہر ایک کا ناظر و سرپرست ہے

بَعُدَ الْمَهَلُ، وَقَرُبَ الْأَجَلُ، وَضَعُفَ الْعَمَلُ، وَأَرابَ الْأَمَلُ، وَآنَ الْمُنْتَقَلُ.

نیکی میں سبقت کا زمانہ گزر گیا اور موت نزدیک آ گئی، عمل ضعیف ہو گیا، آرزوئیں ناامید ہو گئی اور دوسری دنیا میں منتقل ہونے کا زمانہ آ گیا

وَأَنْتَ يا اَللّٰهُ الْآخِرُ كَما أَنْتَ الْأَوَّلُ، مُبْدِئُ ما أَنْشَأْتَ،

اے پروردگار! جس طرح تو ابتدائے ہستی تھا ویسے ہی تو انتہائے ہستی ہے، جس چیز کو بھی تو نے ایجاد کیا اس کو تو ہی نابود کرے گا

وَمُصَيِّرُهُمْ اِلَى الْبِلىٰ، وَمُقَلِّدُهُمْ أَعْمالَهُمْ، وَمُحَمِّلُها ظُهُورَهُمْ اِلى وَقْتِ نُشُورِهِمْ

اور انہیں بوسیدہ و فرسودہ بنائے گا، اور ان کے اعمال کو ان کی گردن میں آویزاں کرے گا، اور ان کی پیٹھ پر لاد دے گا یہاں تک کہ وہ صور

مِنْ بَعْثَةِ قُبُورِهِمْ عِنْدَ نَفْخَةِ الصُّورِ، وَانْشِقاقِ السَّماءِ بِالنُّورِ، وَالْخُرُوجِ بِالْمَنْشَرِ

پھونکے سے قبروں سے اٹھیں اور پراکندہ ہو جائیں، اور جب آسمان نور کی وجہ سے پھٹ جائے گا اور پھر اکٹھے ہونے کے اعلان کے بعد

اِلى ساحَةِ الْمَحْشَرِ، لاتَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ أَبْصارُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَواءٌ. مُتَراطِمِينَ فِي غُمَّةٍ مِمَّا

میدان محشر میں آئیں گے، ان کی آنکھیں ان کی طرف ہی نہیں پلٹیں گی، اور ان کے دل بے چین ہوں گے اور اپنے کل کے ناشائستہ

أَسْلَفُوا، وَمُطالَبِينَ بِما اجْتَقَبُوا، وَمُحاسَبِينَ هُناكَ عَلىٰ ما ارْتَكَبُوا،

اعمال پر رنجیدہ و غمزدہ ہوں گے، ان سے گذشتہ تباہی کے سلسلہ میں بازپرس کی جائے گی اور یہاں ان سے مرتکب شدہ امور کا حساب

الصَّحائِفُ فِي الْأَعْناقِ مَنْشُورَةٌ، وَالْأَوْزارُ عَلَى الظُّهُورِ مَأْزُورَةٌ، لاَ انْفِكاكَ وَلاَ

لیا جائے گا، ان کا نامۂ عمل ان کی گردنوں میں آویزاں ہو گا، ہر کسی کی پشت ہر بار سنگین ہو گا، جدائی، رہائی اور

مَناصَ وَلاَ مَحِيصَ عَنِ الْقِصاصِ قَدْ أَفْحَمَتْهُمُ الْحُجَّةُ، وَحَلُّوا فِي حَيْرَةِ الْمَحَجَّةِ

قصاص سے نجات کا کوئی سبب نہیں ہو گا، حجت الٰہی نے ان سب کو خاموش کر دیا ہے، اور وہ خدا کی دلیلوں کے سامنے حیرت زدہ اور

وَهَمْسِ الضَّجَّةِ، مَعْدُولٌ بِهِمْ عَنِ الْمَحَجَّةِ اِلّا مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنىٰ، فَنَجا

ہمچہ کناں ہیں، انہیں راہ سے پلٹا دیا گیا ہے مگر وہ کہ جن پر پہلے (دنیا) میں خدا کا لطف و کرم ہوا ہے، ایسا شخص ایسی عظیم

مِنْ هَوْلِ الْمَشْهَدِ وَغَيْظِ الْمَوْرِدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِمَّنْ فِي الدُّنْيا تَمَرَّدَ، وَلا عَلى أَوْلِيائِهِ
جگہ کے خوف و ہراس سے نجات پائے گا، وہ دنیا میں نافرمانی کرنے والوں میں سے نہیں تھا اور نہ ہی اولیائے الٰہی سے عناد و دشمنی
اللّٰهِ تَعَنَّدَ، وَلَهُمُ اسْتَبْعَدَ، وَعَنْهُمْ بِحُقُوقِهِمْ تَفَرَّدَ.
رکھنے والوں میں سے تھا اور نہ انہوں نے ان سے دوری اختیار کی اور انہوں نے ان کا حق انہی سے مخصوص سمجھا۔
أَللّٰهُمَّ فَإِنَّ الْقُلُوبَ قَدْ بَلَغَتِ الْحَناجِرَ، وَالنُّفُوسَ قَدْ عَلَتِ التَّراقِيَ، وَالْأَعْمارَ
پروردگارا! حقیقتاً دل گلے تک آ گئے ہیں، اور سانسیں حلق سے اوپر آ گئی ہیں، اور عمر انتظار میں اپنے اختتام
قَدْ نَفِدَتْ بِالْإِنْتِظارِ، لا عَنْ نَقْصٍ اسْتِبْصارٍ، وَلا عَنِ اتِّهامٍ مِقْدارٍ، وَلٰكِنْ لِمَا تُعانِي
کی طرف رواں دواں ہیں، اور یہ بینائی کو نقص کرنے کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ تقدیر سے اختلاف کی وجہ سے ہے، بلکہ یہ ہے شمار و فراوان
مِنْ رُكُوبِ مَعاصِيكَ، وَالْخِلافِ عَلَيْكَ فِي أَوامِرِكَ وَنَواهِيكَ، وَالتَّلَعُّبِ
گناہوں، تیرے احکام و دستورات اور منہیات (اوامر و نواہی) کی مخالفت کرنے اور تیرے اولیاء پر سبقت لینے
بِأَوْلِيائِكَ وَمُظاهَرَةِ أَعْدائِكَ. أَللّٰهُمَّ فَقَرِّبْ ما قَدْ قَرُبَ، وَأَوْرِدْ ما قَدْ دَنٰى، وَحَقِّقْ
اور تیرے دشمنوں کی پشت پناہی کرنے کی وجہ سے ہے۔ پروردگارا! اگرچہ فرج ظہور نزدیک ہے لیکن اسے مزید نزدیک فرما، اور اگرچہ
ظُنُونَ الْمُوقِنِينَ، وَبَلِّغِ الْمُؤْمِنِينَ تَأْمِيلَهُمْ، مِنْ إِقامَةِ حَقِّكَ،
وہ ہم سے بہت نزدیک ہے لیکن اس پہنچا دے اور اہل یقین کے گمان کو تحقق فرما، اور مومنین کی آرزوں کو پورا فرما کہ جو تیرے حق کو بپا
وَنَصْرِ دِينِكَ، وَإِظْهارِ حُجَّتِكَ، وَالْإِنْتِقامِ مِنْ أَعْدائِكَ إِ
کرنا، تیرے دین کی نصرت، تیری حجت کے آشکار ہونے اور تیرے دشمنوں سے انتقام لینا ہے۔

۱۔ مجمع الدعوات: ۷۲، البلد الأمین: ۲۵۱

﴿۴﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کا قنوت

ان دو بزرگوں نے یہ اور اس کے بعد والے تین قنوت حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کئے ہیں:

أَلْفَزَعُ الْفَزَعُ إِلَيْكَ يا ذَا الْمُحاضَرَةِ، وَالرَّغْبَةُ الرَّغْبَةُ إِلَيْكَ يا مَنْ بِهِ الْمُفاخَرَةُ،

پناہ پناہ تیری طرف ہی ہے اے وہ خدا کہ سب جس کے حضور میں ہیں، رغبت واشتیاق تیری طرح ہی ہے اے وہ خدا کہ جس پر

وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ مُشاهِدُ هَواجِسِ النُّفُوسِ، وَمُراصِدُ حَرَكاتِ الْقُلُوبِ، وَمُطالِعُ مَسْرُاتِ

افتخار کر سکتے ہیں، پروردگارا! تو ہی چلتی ہوئی سانسوں کا شاہد ہے اور دلوں کی دھڑکنوں کا مراقب ہے، اور تو بغیر کسی مشقت و زحمت کے

السَّرائِرِ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلاتَعَسُّفٍ، وَقَدْ تَرَى اللّٰهُمَّ ما لَيْسَ عَنْكَ بِمَنْطَوٍ، وَلٰكِنَّ

اندرونی اسرار و رموز سے مطلع ہے، پروردگارا! جو تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے تو اسے بھی بخوبی دیکھتا ہے، لیکن تیرے حلم و بردباری نے

حِلْمَكَ آمَنَ أَهْلَهُ عَلَيْهِ جُرْئَةً وَتَمَرُّداً وَعُتُوّاً وَعِناداً، وَما يُعايِنُهِ أَوْلِياؤُكَ

ایسے افراد کو امان بخشی ہے جو ایسے بدکار ہیں جو تیرے خلاف جرأت، لج بازی اور دشمنی کا باعث بنے، اور تو دیکھ رہا ہے کہ تیرے

مِنْ تَعْفِيَةِ آثارِ الْحَقِّ، وَدُرُوْسِ مَعالِمِهِ، وَتَزْيِّدِ الْفَواحِشِ، وَاسْتِمْرارِ أَهْلِها عَلَيْها،

اولیاء کیسی ہمکالیف انھار ہے ہیں کہ آثار حق نابود ہو رہی ہیں اور فحشاء میں اضافہ ہو رہا ہے، اور بدکار برائیوں کو

وَظُهُوْرِ الْباطِلِ وَعُمُوْمِ النَّغاشُمِ، وَالتَّراضِي بِذٰلِكَ فِي الْمُعامِلاتِ وَالْمُتَصَرَّفاتِ

جاری رکھے ہیں، اور باطل آشکار ہے، اور ہر طرف ظلم و ستم برپا ہے، اور طرفین معاملات اور ایسے کاموں میں ظلم و ستم پر راضی ہیں کہ جن

مُذْ جَرَتْ بِهِ الْعاداتُ، وَصارَ كَالْمَفْرُوْضاتِ وَالْمَسْنُوْناتِ. أَللّٰهُمَّ فَبادِرْنا مِنْكَ

کی انہیں عادت ہو چکی ہے اور جو کہ واجبات و مستحبات کی طرح ہو چکے۔ پروردگارا! جلد ہماری مدد کرنے میں جلدی کر

بِالْعَوْنِ الَّذِي أَعَنْتَهُ بِهِ فَازَ، وَمَنْ أَيَّدْتَهُ لَمْ يَخَفْ لَمْزَ لَمّازٍ، وَخُذِ الظّالِمَ أَخْذاً عَنِيْفاً،

کہ ہر کوئی اس مدد سے کامیاب ہو جائے، اور تو جسے کامیاب کرے پھر وہ دوسروں کی عیب جوئی سے نہیں ڈرتا اور ظالم کو شکل میں گرفتار

وَلاتَكُنْ لَهُ راحِماً وَلا بِهِ رَؤُوفاً. أَللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ بادِرْهُمْ. أَللّٰهُمَّ عاجِلْهُمْ.

کر اور اس کے حق میں کوئی رحم و کرم نہ فرما۔ پروردگارا! پروردگارا! جلدی فرما، پروردگارا! (ان کے سلسلہ میں) جلدی فرما۔

أَللّٰهُمَّ لاتُمْهِلْهُمْ. أَللّٰهُمَّ غادِرْهُمْ بُكْرَةً وَهَجِيرَةً وَسُحْرَةً وَبَياتًا وَهُمْ نائِمُونَ، وَضُحىً

پروردگارا! انہیں مہلت نہ دے، پروردگارا! انہیں علی الصبح دوپہر، وقت سحر اور رات کے وقت کہ جب وہ حالت خواب میں ہوں، اور دن

وَهُمْ يَلْعَبُونَ، وَمَكْراً وَهُمْ يَمْكُرُونَ، وَفُجْأَةً وَهُمْ آمِنُونَ.

کے وقت گرفتار فرما کہ جب وہ کہ مشغول ہوں اور جب وہ حیلہ گر ہوں تو انہیں فریب دے اور جب وہ خود کو سکون میں دیکھیں تو انہیں

أَللّٰهُمَّ بَدِّدْهُمْ، وَبَدِّدْ أَعْوانَهُمْ، وَافْلُلْ أَعْضادَهُمْ، وَاهْزِمْ جُنُودَهُمْ،

اچانک گرفتار و مبتلا فرما۔ پروردگارا! انہیں اور ان کے مددگاروں کو پراکندہ فرما اور ان کے جم دست افراد کو شکست دے اور ان کے سپاہیوں

وَافْلُلْ حَدَّهُمْ، وَاجْتَثَّ سَناماتِهِمْ، وَأَضْعِفْ عَزائِمَهُمْ.

کو بھگا دے، اور ان کی تلوار کی تیزی کو توڑ دے اور ان کے سربراہوں کو ہابو فرما، اور ان کے مضبوط ارادوں کو ناتواں فرما،

أَللّٰهُمَّ امْنَحْنا أَكْتافَهُمْ، وَمَلِّكْنا أَكْنافَهُمْ، وَبَدِّلْهُمْ بِالنِّعَمِ النِّقَمَ،

پروردگارا! لطف فرما اور انہیں ہمارا اسیر بنا دے اور ان کی زمینوں کو ہمارے تصرف میں قرار دے، ان کی نعمتوں کو بدبختی میں تبدیل فرما،

وَبَدِّلْنا مِنْ مُحاذَرَتِهِمْ وَبَغْيِهِمُ السَّلامَةَ، وَاغْنِمْناهُمْ أَكْمَلَ الْمَغْنَمِ. أَللّٰهُمَّ لاتَرُدَّ عَنْهُمْ

اور ان سے ہمارے خوف اور ان کے ظلم کو سلامت و راحت میں بدل دے اور ان سے ہمیں مکمل مال غنیمت پہنچا۔ پروردگارا! ان سے سختی

بَأْسَكَ الَّذِي إِذا حَلَّ بِقَوْمٍ فَساءَ صَباحُ الْمُنْذَرِينَ.[1]

اور عذاب کر نہ پلٹا ایسا عذاب کہ جو جس گروہ کو بھی ملے وہ بدبخت ہو جائے۔

﴿۵﴾

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قنوت

أَللّٰهُمَّ مَنائِحُكَ مُتَتابِعَةٌ، وَأَيادِيْكَ مُتَوالِيَةٌ، وَنِعَمُكَ سابِغَةٌ، وَشُكْرُنا قَصِيْرٌ،

پروردگارا! تیری خاص بخشش پے در پے ہیں اور تیری خوبیاں ایک کے بعد ایک ہیں، تیری نعمتیں فراواں ہیں اور ہمارا شکر کم ہے

۱۔ مُنتہی الدعوات: ۷۹، البلد الأمین: ۲۵۴

وَحَمْدُنا يَسِيرٌ، وَأَنْتَ بِالتَّعَطُّفِ عَلى مَنِ اعْتَرَفَ جَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ غُصَّ أَهْلُ الْحَقِّ

تیری لئے ہماری حمد چیز ہے، اور اگر کوئی اعتراف کرے تو اس پر مہربانی کرنا ہے۔ پروردگارا! بیشک (شدت غم کی وجہ سے) اہل حق کے

بِالرِّيقِ، وَارْتَبَكَ أَهْلُ الصِّدْقِ فِي الْمَضِيقِ، وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ بِعِبادِكَ وَذَوِي الرَّغْبَةِ

حلق سے آب دہن نیچے نہیں اترتا، اور اہل صدق مشکلات میں گرفتار ہیں، پروردگارا! تو اپنے بندوں اور اپنے مشتاق لوگوں کے لئے

إِلَيْكَ شَفِيقٌ، وَبِإِجابَةِ دُعائِهِمْ وَتَعْجِيلِ الْفَرَجِ عَنْهُمْ حَقِيقٌ.

شفیق و مہربان ہے، اور ان کی دعاؤں کو مستجاب کرتا ہے اور ان کے امور کو حل کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبادِرْنا مِنْكَ بِالْعَوْنِ الَّذِي لا خِذْلانَ بَعْدَهُ،

پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور اپنی طرف سے ہمارے لئے سریع امداد بھیج کہ جس کے بعد خواری و بیچارگی نہ رہے،

وَالنَّصْرِ الَّذِي لا باطِلَ يَنْكَأُ دُهُ، وَأَتِحْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ مُتاحاً فَيْحاً يَأْمَنُ فِيهِ وَلِيُّكَ،

اور اس طرح کامیاب فرما کہ کوئی باطل اسے مشکل میں مبتلا نہ کر سکے اور اپنی جانب سے ایسی راحت بھیج کہ جس سے تیرا ولی امان میں ہو

وَيَخِيبُ فِيهِ عَدُوُّكَ، وَيُقامُ فِيهِ مُعالِمُكَ، وَيَظْهَرُ فِيهِ أَوامِرُكَ، وَتَنْكَفُّ فِيهِ

لیکن تیرا دشمن ناکام ہو جائے، تیرے آثار و نشانیاں برپا ہوں، اور تیرے احکام آشکار ہوں، اور اس میں وہ نعمتیں فراہم ہوں کہ جن کا تو

عَوادِي عِداتِكَ. أَللّٰهُمَّ بادِرْنا مِنْكَ بِدارِ الرَّحْمَةِ، وَبادِرْ أَعْدائَكَ مِنْ بَأْسِكَ

نے وعدہ کیا ہے۔ پروردگارا! ہمارے لئے رحمت بھیجنے میں جلدی فرما اور اپنے دشمنوں کے لئے غضب و خشم اور انتقام لینے میں جلدی فرما۔

بِدارِ النِّقْمَةِ. أَللّٰهُمَّ أَعِنَّا وَأَغِثْنا، وَارْفَعْ نَقِمَتَكَ عَنّا، وَأَحِلَّها بِالْقَوْمِ الظّالِمِينَ.[1]

پروردگارا! ہماری مدد فرما اور ہماری فریاد سن، اور ہم سے مشکلات اور اپنے غضب کو دور فرما اور یہ ظالموں کے حق میں قرار دے۔

۱۔ مہج الدعوات: ۸۰، البلد الأمین: ۲۵۶

﴿۶﴾

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی قنوت میں دوسری دعا

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ بِلَا أَوَّلِيَّةٍ مَعْدُوْدَةٍ، وَالْآخِرُ بِلَا آخِرِيَّةٍ مَحْدُوْدَةٍ، أَنْشَأْتَنَا

پروردگارا! تو اوّل ہے لیکن تیری اوّلیت کو بطور عدد وقابل شمار نہیں ہے۔ تو آخر ہے مگر تیری انتہا محدود نہیں ہے، تو نے ہمیں بغیر کسی

لِأَلِعِلَّةٍ اقْتِضَارًا، وَاخْتَرَعْتَنَا لَا لِحَاجَةٍ اقْتِدَارًا، وَابْتَدَعْتَنَا بِحِكْمَتِكَ اخْتِيَارًا، وَبَلَوْتَنَا

جبر واکراہ کے جو وجود عطا کیا اور ہمیں حاجت اقتدار کی وجہ سے خلق نہیں کیا اور ہمیں اپنی حکمت سے بطور اختیار وجود عطا کیا اور تو نے اپنے

بِأَمْرِكَ وَنَهْيِكَ اخْتِبَارًا، وَأَيَّدْتَنَا بِالْآلَاتِ، وَمَنَحْتَنَا بِالْأَدَوَاتِ، وَكَلَّفْتَنَا الطَّاقَةَ،

امر ونہی کے ذریعے ہمیں آزمایا، آلات کے ذریعہ ہماری کامیابی کا سامان فراہم کیا، ہمیں ادوات عطا کیں، ہمیں اطاعت کرنے کا مکلّف

وَجَشَّمْتَنَا الطَّاعَةَ، فَأَمَرْتَ تَخْيِيرًا، وَنَهَيْتَ تَحْذِيرًا، وَخَوَّلْتَ كَثِيرًا، وَسَأَلْتَ يَسِيرًا،

قرار دیا اور اپنی اطاعت کو لازم قرار دیا، ہمیں بطور مختار حکم دیا اور بطور تحذیر ہمیں نہی کی اور ہمیں کثیر نعمتیں عطا کیں اور بہت کم (عبادت)

فَعُصِيَ أَمْرُكَ فَحَلُمْتَ، وَجُهِلَ قَدْرُكَ فَتَكَرَّمْتَ. فَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ وَ الْبَهَاءِ،

کا تقاضا کیا، تیرے حکم کی نافرمانی ہوئی تو تو نے حکم سے کام لیا، تیری عظمت کا پہچانا نہ گیا تو بھی تو نے کرم کیا، تو صاحب عزت، پرشکوہ

وَالْعَظَمَةِ وَ الْكِبْرِيَاءِ، وَالْإِحْسَانِ وَالنَّعْمَاءِ، وَالْمَنِّ وَ الْآلَاءِ، وَالْمِنَحِ وَ الْعَطَاءِ،

باعظمت اور کبریائی، صاحب احسان ونعمت، صاحب لطف وعنایت، صاحب بخشش وعطا پروردگار ہے اور تو اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے

وَالْإِنْجَازِ وَالْوَفَاءِ، وَلَاتُحِيطُ الْقُلُوْبُ لَكَ بِكُنْهٍ، وَلَاتُدْرِكُ الْأَوْهَامُ لَكَ صِفَةً،

اور اسے وفا کرتا ہے، قلوب تیری کنہ وحقیقت کا احاطہ نہیں کرسکتے، اور وہم وخیال تیری صفت کو درک نہیں کرسکتے،

وَلَايُشْبِهُكَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِكَ، وَلَايُمَثَّلُ بِكَ شَيْءٌ مِنْ صَنْعَتِكَ، تَبَارَكْتَ أَنْ

تیری مخلوقات میں سے کوئی بھی تیری شبیہ نہیں ہے، اور تجھے تیری بنائی ہوئی چیزوں میں سے کسی کی مثل قرار نہیں دیا جاسکتا، تو اس سے

تُحَسَّ أَوْ تُمَسَّ أَوْ تُدْرِكَكَ الْحَوَاسُّ الْخَمْسُ، وَأَنَّى يُدْرِكُ مَخْلُوْقٌ خَالِقَهُ،

بالاتر ہے کہ تجھے محسوس یا لمس کیا جاسکے یا حواس خمسہ کے ذریعہ تجھے درک کیا جاسکے، اور مخلوق اپنے خالق کو کہاں درک کرسکتی ہے،

وَتَعالَيْتَ يا اِلٰهِي عَمّا يَقُوْلُ الظّالِمُوْنَ عُلُوّاً كَبِيراً. أَللّٰهُمَّ أَدِلْ لِأَوْلِيائِكَ مِنْ أَعْدائِكَ

پروردگارا! ظالمین جو کچھ کہتے ہیں تو اس سے برتر و بزرگ تر ہے۔ پروردگارا! اپنے اولیاء کو اپنے ظالم، سرکش، بیان شکن، قاسطین اور دین

الظّالِمِيْنَ الْباغِيْنَ النّاكِثِيْنَ الْقاسِطِيْنَ الْمارِقِيْنَ، الَّذِيْنَ أَضَلُّوا عِبادَكَ، وَحَرَّفُوا كِتابَكَ،

سے خارج ہو جانے والے دشمنوں پر غلبہ عطا فرما ایسے دشمن کہ جنہوں نے تیرے بندوں کو گمراہ کیا، اور تیری کتاب میں تحریف کی،

وَبَدَّلُوا أَحْكامَكَ، وَجَحَدُوا حَقَّكَ، وَجَلَسُوا مَجالِسَ أَوْلِيائِكَ، جُرْأَةً مِنْهُمْ

اور تیرے احکام کو تبدیل کیا، اور تیرے حق کا انکار کیا، اور تیرے اولیاء سے مخصوص مقام پر قبضہ کیا، اور انہوں نے یہ کام تیرے خلاف

عَلَيْكَ، وَظُلْماً مِنْهُمْ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمْ سَلامُكَ وَصَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ

جرأت و بے باکی سے انجام دیا، اور تیرے نبی کی اہلبیت کہ جن پر درود و سلام اور تیری رحمت و برکت ہو، پر ظلم و ستم کے ذریعے یہ کام

وَ بَرَكاتُكَ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا خَلْقَكَ، وَهَتَكُوا حِجابَ سِتْرِكَ عَنْ عِبادِكَ.

انجام دیا، اور وہ اس کام سے خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا، اور انہوں نے تیرے بندوں سے تیرے حجاب و ستر کو پامال کیا،

وَاتَّخَذُوا اللّٰهُمَّ مالَكَ دُوْلاً، وَ عِبادَكَ خَوَلاً، وَ تَرَكُوا اللّٰهُمَّ عالِمَ أَرْضِكَ

پروردگارا! انہوں نے تیرے مال کو دولت کے عنوان سے لے لیا اور تیرے بندوں کو اپنا غلام و کنیز بنایا، اور پروردگارا! عالم و دانشمند نے

فِي بَكْماءَ عَمْياءَ ظُلْماءَ مُدْلَهِمَّةٍ ، فَأَعْيُنُهُمْ مَفْتُوحَةٌ، وَقُلُوْبُهُمْ عَمِيَّةٌ،

تیری زمین کو چھوڑ دیا جب کہ وہ تاریک فضا میں بہرے اور اندھے تھے۔ اور یوں ایسی شرائط پیش آئیں کہ وہ کھلی آنکھوں سے دیکھ

وَلَمْ تُبْقِ لَهُمُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ مِنْ حُجَّةٍ، لَقَدْ حَذَّرْتَ اللّٰهُمَّ عَذابَكَ، وَبَيَّنْتَ نَكالَكَ،

رہے تھے لیکن وہ دل کے اندھے تھے۔ پروردگارا! تیری طرف سے ان پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور انہیں اپنے عذاب سے ڈرایا

وَوَعَدْتَ الْمُسِيْئِيْنَ اِحْسانَكَ، وَقَدَّمْتَ اِلَيْهِمْ بِالنُّذُرِ فَآمَنَتْ طائِفَةٌ. فَأَيِّدِ اللّٰهُمَّ

اور شدید تنبیہ کی، اور اپنی اطاعت گزاروں کو احسان کا وعدہ کیا ہے اور اس سے پہلے انہیں تیرے عذاب سے ڈرانے والے کو بھیجا تا کہ

الَّذِيْنَ آمَنُوا عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّ أَوْلِيائِكَ، فَأَصْبَحُوا ظاهِرِيْنَ، وَ اِلَى الْحَقِّ

آخر میں وہ گروہ ایمان لے آئے۔ پروردگارا! ایمان لانے والے گروہ کو اپنے اور اپنے اولیاء کے دشمنوں پر غلبہ عطا فرما کہ وہ کامیاب

داعِيْنَ، وَلِلْإِمامِ الْمُنْتَظِرِ الْقائِمِ بِالْقِسْطِ تابِعِيْنَ، وَجَدِّدِ اللّٰهُمَّ عَلى أَعْدائِكَ

ہو جائیں اور حق کی طرف دعوت دیں اور امام کا انتظار کریں کہ جو عدل کے لئے قیام کرے گا۔ خدایا! آتش جہنم اور اپنے عذاب کو اپنے

وَأَعْدائِهِمْ نارَکَ وَعَذابَکَ، الَّذِي لاتَدْفَعُهُ عَنِ الْقَوْمِ الظّالِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
اور اپنے دشمنوں اور اولیاء کے دشمنوں پر برقرار رکھ کہ جو ظالموں سے برطرف نہیں ہوسکتا۔ پروردگارا! محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج۔ اور ہم
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَقَوِّ ضَعْفَ الْمُخْلِصِیْنَ لَکَ بِالْمَحَبَّةِ، اَلْمُشابِعِیْنَ لَنا بِالْمُوالاةِ،
سے خالصانہ محبت کرنے والوں کی ناتوانی کو طاقت میں بدل دے، وہ دوست و محبت کر جو ہمیشہ ہماری پیروی کرتے ہیں اور زبان عمل
اَلْمُتَّبِعِیْنَ لَنا بِالتَّصْدِیْقِ وَالْعَمَلِ، اَلْمُوازِرِیْنَ لَنا بِالْمُواساةِ فِیْنا، اَلْمُحِبِّیْنَ ذِکْرَنا عِنْدَ
اور دل سے تصدیق کرتے ہیں، اور ہمارے لئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کر کے ہماری مدد کرتے ہیں، اور جب بھی ایک ساتھ
اجْتِماعِهِمْ، وَشَدِّدِ اللّٰهُمَّ رُکْنَهُمْ، وَسَدِّدِ اللّٰهُمَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَیْتَهُ لَهُمْ، وَأَتْمِمْ
اکٹھے ہوتے ہیں ہمارا ذکر کرتے ہیں۔ خدایا! ان کی بنیاد کو مضبوط فرما اور ان کے لئے ان کے دین کو استوار فرما کہ جسے تو نے ہمارے
عَلَیْهِمْ نِعْمَتَکَ، وَخَلِّصْهُمْ وَاسْتَخْلِصْهُمْ، وَسُدَّ اللّٰهُمَّ فَقْرَهُمْ، وَالْمُمِ اللّٰهُمَّ شَعَثَ
لئے پسند فرمایا اور ان پر نعمتیں کامل فرما، انہیں خالصکر دے اور منتخب فرما، ان کے فقر کو برطرف فرما، اور ان کے فقر کی پریشانیوں اور
فاقَتِهِمْ. وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوْبَهُمْ وَخَطایاهُمْ، وَلاتُزِغْ قُلُوْبَهُمْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَهُمْ، وَلاتُخَلِّهِمْ
مشکلات کا جبران فرما، ان کے گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت فرما، اور ان کی ہدایت کے بعد ان کے دلوں کو منحرف نہ فرما، اور انہیں اپنی
أَیْ رَبِّ بِمَعْصِیَتِهِمْ، وَاحْفَظْ لَهُمْ ما مَنَحْتَهُمْ بِهِ مِنَ الطَّهارَةِ بِوِلایَةِ أَوْلِیائِکَ،
نافرمانی کی وجہ سے تنہا نہ چھوڑ، اور ان کی اس طہارت کو برقرار رکھ کہ جو تو نے انہیں ہم (اہلبیت) کی ولایت و محبت اور ہمارے دشمنوں
وَالْبَرائَةِ مِنْ أَعْدائِکَ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُجِیْبٌ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّیِّبِیْنَ
سے نفرت و بیزاری کی وجہ سے عطا کی ہے۔ بیشک تو سننے والا اور اجابت کرنے والا ہے۔ خدایا! محمدؐ اور آپ کی پاک و پاکیزہ آل پر
الطّاهِرِیْنَ.[1]
درود بھیج۔

۱۔ مفاتیح الدعوات: ۸۰، البلد الأمین: ۶۵۲

﴿۷﴾

حضرت امام ہادی علیہ السلام کا قنوت

أَللّٰهُمَّ مَنٰاهِلُ كَرَامٰاتِكَ بِجَزِيْلِ عَطِيّٰاتِكَ مُتْرَعَةٌ، وَأَبْوٰابُ مُنٰاجٰاتِكَ لِمَنْ

پروردگارا! تیری کرامت و بزرگواری کا چشمہ تیری شایان شان بخشش سے لبریز ہے، جو بھی تیرا قصد کرے اس کے لئے تیری

أَمَّكَ مُشْرَعَةٌ، وَعَطُوْفٌ لَحَظٰاتِكَ لِمَنْ ضَرَعَ اِلَيْكَ غَيْرُ مُنْقَطِعَةٍ، وَقَدْ أُلْجِمَ

مناجات کے دروازے کھلے ہیں، اور تو ہمیشہ اپنی بارگاہ میں عجز و فروتنی سے آنے والوں پر نگاہ کرم کرتا ہے جب کہ خوف و ہراس اپنے

اَلْحِذٰارُ، وَاشْتَدَّ الْاِضْطِرٰارُ وَعَجَزَ عَنِ الْاِصْطِبٰارِ أَهْلُ الْاِنْتِظٰارِ. وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ بِالْمَرْصَدِ

عروج پر ہے اور اضطرار و بیچارگی بھی شدید ہے اور انتظار کرنے والے بھی صبر سے ہاتھوں ہیں۔ پروردگارا! تو ماکروں کی کمینگاہ میں

مِنَ الْمَكّٰارِ، وَغَيْرُ مُهْمَلٍ مَعَ الْاِمْهٰالِ، وَاللّٰائِذُ بِكَ آمِنٌ، وَالرّٰاغِبُ اِلَيْكَ غٰانِمٌ،

ہے اور تیری دی گئی مہلت کے باوجود کام نہیں چھوڑا، اور صرف تجھ پر ہی تکیہ کرنے والا آرام و امن میں ہے، تیرا مشتاق ہی بہرہ مند ہے

وَالْقٰاصِدُ اللّٰهُمَّ لِبٰابِكَ سٰالِمٌ. أَللّٰهُمَّ فَعٰاجِلْ مَنْ قَدِ امْتَزَّ فِي طُغْيٰانِهِ، وَاسْتَمَرَّ عَلٰى

اور پروردگارا! صرف تیرا قصد کرنے والا ہی سالم ہے، اور خدایا! انتہائے سرکشی کرنے کو جلد سزا دے اور جنہوں نے اپنی نادانی کی وجہ

جَهٰالَتِهِ لِمُغْبٰاةُ فِي كُفْرٰانِهِ، وَأَطْمَعَهُ حِلْمُكَ عَنْهُ فِي نَيْلِ اِرٰادَتِهِ، فَهُوَ يَتَسَرَّعُ اِلٰى

سے کفر کیا اور نا شکری اختیار کی اور تیری بردباری و حلم کو انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کا سبب سمجھا اور یوں وہ سرعت سے تیرے

أَوْلِيٰائِكَ بِمَكٰارِهِهِ، وَيُواصِلُهُمْ بِقَبٰائِحِ مَرٰاصِدِهِ، وَيَقْصُدُهُمْ فِي مَظٰانِّهِمْ بِأَذِيَّتِهِ.

اولیاء سے بدی کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کی راہ میں بری چالیں چلتے ہیں اور انہیں تکلیف پہنچانے کے لئے ان کے محل کی طرف جاتے

أَللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْعَذٰابَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَابْعَثْهُ جَهْرَةً عَلَى الظّٰالِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اكْفُفِ

جاتے ہیں۔ خدایا! مؤمنوں سے اپنے عذاب کو ہر طرف فرما اور انہیں بطور آشکار ظالموں پر غلبہ دے۔ خدایا! تیری پناہ میں آنے والوں

الْعَذٰابَ عَنِ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ، وَاصْبُبْهُ عَلَى الْمُغَيِّرِيْنَ. أَللّٰهُمَّ بٰادِرْ غُصَّبَةَ الْحَقِّ بِالْعَوْنِ،

کو عذاب سے دور رکھ اور تبدیل کرنے والوں پر ڈال دے۔ پروردگارا! اہل حق کی جلد مدد فرما اور ظلم کرنے والوں کو جلد شکست دے۔

وَبادِرْ أَعْوانَ الظُّلْمِ بِالْقَصْمِ. اَللّٰهُمَّ أَسْعِدْنا بِالشُّكْرِ، وَامْنَحْنَا النَّصْرَ، وَأَعِذْنا مِنْ سُوْءِ

پروردگارا! اپنے شکر سے ہمیں خوش نصیب قرار دے، اور اپنی نصرت ہمیں نصیب فرما، اور جلدی کرنے والوں کی بدی سے اور عاقبت کی

الْبَدارِ وَالْعاقِبَةِ وَالْخَوَرِ. [۱]

بدی اور فریفتہ ہونے سے امان میں رکھ۔

﴿۸﴾

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی قنوت میں دعا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے اور جب اہل قم نے آپ سے موسیٰ بن نبی کی شکایت کی تو آپ نے حکم دیا کہ قنوت میں یہ دعا پڑھیں [۲]

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْراً لِنَعْمائِهِ، وَاسْتِدْعاءً لِمَزِيْدِهِ، وَاسْتِجْلاصاً لَهُ وَبِهِ دُوْنَ غَيْرِهِ،

حمد خدا کے لئے سزاوار ہے اس کی نعمتوں کے شکر اور اس میں اضافہ کی استدعا کی وجہ سے، اور اس کے ذریعہ سے نجات طلب

وَعِياذاً بِهِ مِنْ كُفْرانِهِ وَالْإِلْحادِ فِي عَظَمَتِهِ وَكِبْرِيائِهِ، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ ما بِهِ مِنْ

کرنا نہ کہ اس کے غیر سے، اور اس کے ذریعہ اس کی ناشکری اور اس کی عظمت و کبریائی کا انکار کرنے سے پناہ لینا، اس کا حمد کرنا جو یہ

۱۔ مہج الدعوات: ۸۲، البلد الأمین: ۶۵۷

۲۔ کتاب ''مکیال المکارم'' میں لکھتے ہیں: یہ دعائے قنوت ہمارے مولا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے اور شیخ طوسیؒ نے اسے کتاب ''المصباح'' میں اور ''مختصر المصباح'' میں نماز وتر کی دعائے قنوت میں بیان کیا ہے۔ سید بن طاؤسؒ نے اسے اپنی کتاب ''مہج الدعوات'' میں ائمہ اطہار علیہم السلام سے دعائے قنوت کے باب میں ذکر کیا ہے لیکن بعض روایات کی بنیاد پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا کسی خاص وقت سے مخصوص نہیں ہے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ یہ بہترین اوقات میں پڑھی جائے کہ جن کی بہت فضیلت ہے۔
سید بن طاؤسؒ کی روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا ظلم کے دفع ہونے اور ظالم سے اپنا حق لینے میں بہت مؤثر ہے نیز اس سے یہ بھی استفادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دعا اگر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل اور آپ کی نصرت کے لئے پڑھی جائے تو اس کا فائدہ یہ ہے کہ ظالم کا ظلم رفع و دفع ہوتا ہے۔
سید بن طاؤسؒ اس دعا کے بارے میں فرماتے ہیں: امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھی اور اہل قم کو.....

نَعْمائِهِ فَمِنْ عِنْدِ رَبِّهِ، وَما مَسَّهُ مِنْ عُقُوْبَتِهِ فَبِسُوْءِ جِنايَةِ يَدِهِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جانتا ہے کہ اس کے پاس موجود ہر نعمت اس کے پروردگار کی طرف سے ہے اور اس کی بدبختی وفسادات اس کی اپنی وجہ سے ہے۔خدایا! محمد

.....

.....جنہوں نے آپ سے موسیٰ بن بغی کی شکایت کی تھی، حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھیں۔

صاحب کتاب ''منح البرکات'' (جو کہ ''منح الدعوات'' کی شرح ہے) نے ابی سعید اسماعیل بن علی سمعانی کی تالیف ''اعلام الوریٰ فی تسمیۃ القریٰ'' سے نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن بغی بن بکلیب بن شمر بن مروان بن عمرو بن غطہ متوکل عباسی کے مددگاروں اور اس کے کارندوں میں سے تھا جو قم میں اس کا حکم نافذ کرتا تھا، یہ انتہائی خبیث آدمی تھا کہ جسے متوکل نے حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کو خراب کر کے کھیت میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ظالم، سفاک اور حرمت شکن قم کا حاکم تھا جس نے دس سال سے زیادہ اس شہر کے لوگوں پر حکمرانی کی۔ قم کے لوگ اس سے بہت خوف زدہ تھے اور چونکہ وہ ائمہ اطہار علیہم السلام کا دشمن تھا اور اس نے اہل قم کے درمیان فساد پھیلایا، انہیں قتل کی دھمکی دی اور وہ اس کام کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔ اس لئے شیعوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس کی شکایت کی تو آنحضرتؑ نے حکم دیا کہ قم کے لوگ ''نماز مظلوم'' پڑھیں اور حاکم وقت موسیٰ بن بغی پر نفرین کریں اور اس پر نفرین کے لئے یہ دعا پڑھیں۔ جب اہل قم نے یہ عمل انجام دیا تو اس کے بعد خداوند کریم نے اس ظالم حکمران کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دی اور اس کے ظلم واقتدار کو نابود کر دیا۔

مذکورہ کتاب کے مؤلف کہتے ہیں: ہم نے صاحب کتاب ''منح البرکات'' کے بیان کو کچھ تصرف کے ساتھ نقل کیا چونکہ وہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور انہوں نے ''نماز مظلوم'' پڑھنے کا طریقہ بیان نہیں کیا لیکن کتاب ''مکارم الاخلاق'' میں نمازوں کے باب میں نماز مظلوم ذکر ہوئی ہے، لہذا ہم اسی کو ذکر کرتے ہیں:

''مکیال المکارم'' کے مؤلف اپنی کتاب کے دوسرے حصہ میں لکھتے ہیں کہ نماز مظلوم کا یہ طریقہ ہے کہ جس سورہ کے ساتھ بھی چاہیں دو رکعت نماز پڑھیں اور جس قدر ہو سکے محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجیں اور پھر کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَکَ يَوْماً تَنْتَقِمُ فِيْهِ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظّالِمِ، لَكِنَّ هَلَعِي وَجَزَعِي لا يَنْلُهانِ

پروردگارا تیرے لئے ایسا دن بھی ہے جبکہ تو ظالم سے مظلوم کے لئے انتقام لے گا لیکن میری بے صبری اور جزع فزع اجازت نہیں دیتی کہ میں (ظالموں کے لئے)

بِيَ الصَّبْرَ عَلٰى اَناتِکَ وَحِلْمِکَ، وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ فُلاناً ظَلَمَنِي، وَاعْتَدىٰ عَلَيَّ بِقُوَّتِهِ عَلٰى

حلم پر مبر کروں جانتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم روا رکھا اور اس نے میری ناتوانی کے مقابلہ میں اپنی طاقت سے میرے حقوق پر تجاوز

ضَعْفِي، فَاَسْاَلُکَ يا رَبَّ الْعِزَّةِ، وَقاصِمَ الْجَبابِرَةِ، وَناصِرَ الْمَظْلُوْمِيْنَ، اَنْ تُرِيَهُ قُدْرَتَکَ،

کیا، اے صاحب عزت خدا! اے رزق تقسیم کرنے والے! اے ظالموں کی سرکوبی کرنے والے اے مظلوموں کے مددگار! میں تجھ سے تیری قدرت کا سوال کرتا

اَقْسَمْتُ عَلَيْکَ يا رَبَّ الْعِزَّةِ، اَلسّاعَةَ السّاعَةَ.

قدرت کا سوال کرتا ہوں کہ تو اسے دکھادے۔ اے صاحب عزت رب! تجھے قسم دیتا ہوں یہ کام ابھی اسی وقت، اسی وقت انجام دے۔

(مکیال المکارم: ۸۶/۲)

عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ، وَخِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ، وَذَرِيْعَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى رَحْمَتِهِ، وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

پر درود بھیج کہ جو تیرا عبد اور رسول ہے، جو مخلوقات الٰہی میں سے برگزیدہ ہے اور رحمت خدا تک پہنچنے کے لئے مؤمنوں کا وسیلہ ہیں، نیز اس

وُلَاةِ أَمْرِهِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ نَدَبْتَ اِلٰى فَضْلِكَ، وَأَمَرْتَ بِدُعَائِكَ، وَضَمِنْتَ الْاِجَابَةَ

پاک آل پر کہ جو صاحب امر الٰہی ہیں۔ خدایا! بیشک تو نے اپنے فضل و احسان کی تشویق کی اور تو نے حکم دیا کہ تجھ سے دعا کی جائے، اور

لِعِبَادِكَ، وَلَمْ تُخَيِّبْ مَنْ فَزِعَ اِلَيْكَ بِرَغْبَتِهِ، وَقَصَدَ اِلَيْكَ بِحَاجَتِهِ، وَلَمْ تَرْجِعْ

تو نے اپنے بندوں کو مثبت جواب دیا، اگر کوئی اشتیاق سے تیری پناہ میں آئے اور اپنی حاجت روائی کے لئے تیری درگاہ میں آئے تو اسے

يَدْ طَالِبَةٌ صِفْراً مِنْ عَطَائِكَ، وَلَا خَائِبَةً مِنْ نَحْلِ هِبَاتِكَ، وَأَيُّ رَاحِلٍ رَحَلَ

ناامید نہیں کرتا تو اپنی بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا اور اپنے ہدیہ سے محروم نہیں کرتا، اب تک کسی کو بچ کر نے والے

اِلَيْكَ فَلَمْ يَجِدْكَ قَرِيْباً، أَوْ وَافِدٍ وَفَدَ عَلَيْكَ فَاقْتَطَعَتْهُ عَوَائِقُ الرَّدِّ دُوْنَكَ، بَلْ

نے کوچ کیا اور تجھے اپنے نزدیک نہ پایا؟ یا تو نے اپنے پاس آنے والے کسی شخص کو روک دیا؟ یا کسی کے لئے تو نے اپنے فضل میں کمی

أَيُّ مُحْتَفِرٍ مِنْ فَضْلِكَ لَمْ يُمْهِهِ فَيْضُ جُوْدِكَ، وَأَيُّ مُسْتَنْبِطٍ لِمَزِيْدِكَ أَكْدىٰ دُوْنَ

کی ہو اور اپنے جود و کرم کے چشمہ سے سیراب نہ کیا ہو؟ کون ہے جو تیری جانب سے مزید کی جستجو کرے اور تو نے اسے اپنی عطا سے بہرہ

اسْتِمَاحَةِ سِجَالِ عَطِيَّتِكَ. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِرَغْبَتِي، وَقَرَعْتُ بَابَ فَضْلِكَ

مند نہ کیا ہو؟ پروردگارا! میں نے شوق و رغبت سے تیرا قصد کیا اور اپنی خواہشوں کے ہاتھ سے تیرے فضل کے دروازے پر دستک دی، اور

يَدُ مَسْأَلَتِي، وَنَاجَاكَ بِخُشُوْعِ الْاِسْتِكَانَةِ قَلْبِي، وَوَجَلْتُكَ خَيْرَ شَفِيْعٍ لِي اِلَيْكَ،

میرے دل نے نہایت بیچارگی اور خشوع سے تیری مناجات کی اور تجھے اپنی شفاعت کا بہترین واسطہ پایا تو میری سوچ میں آنے یا

وَقَدْ عَلِمْتَ مَا يَحْدُثُ مِنْ طَلِبَتِي قَبْلَ أَنْ يَخْطُرَ بِفِكْرِي، أَوْ يَقَعَ فِي خَلَدِي، فَصَلِ

میری خیال میں آنے سے پہلے ہی میری تازہ طلب کو تو جانتا ہے۔ پس پروردگارا! میری دعا کو مستجاب فرما، اور میری اس درخواست

اَللّٰهُمَّ دُعَائِي اِيَّاكَ بِاِجَابَتِي، وَاشْفَعْ مَسْأَلَتِي بِنُجْحِ طَلِبَتِي. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ شَمَلَنَا زَيْغٌ

کو پورا فرما کہ جس میں میری مصلحت ہو۔ پروردگارا! گمراہ کرنے والے فتنوں نے مجھے گھیر لیا ہے، اور مجھ پر حیرت و سرگردانی نے غلبہ

الْفِتَنِ، وَاسْتَوْلَتْ عَلَيْنَا غَشْوَةُ الْحَيْرَةِ، وَقَارَعَنَا الذُّلُّ وَالصَّغَارُ، وَحَكَمَ عَلَيْنَا غَيْرُ

کیا ہے اور ذلت و خواری نے مجھے پیس دیا ہے، اور جو تیرے دین کے امین نہیں ہیں وہ ہم پر حاکم بن گئے ہیں اور ہمارے امور ان لوگوں

الْمُتَأَمِّرِينَ فِي دِينِكَ، وَالْمُتَّزِّ أُمُورَنَا مَعَادِنُ الْأَبَنِ مِمَّنْ عَطَّلَ حُكْمَكَ، وَسَعىٰ فِي

کے ہاتھوں میں ہیں کہ جو میت میں غرق اور تیرے احکام کو پامال کرنے والے اور تیرے بندوں کو تلف کرنے اور شہروں میں فساد برپا

إِتْلَافِ عِبَادِكَ وَ إِفْسَادِ بِلَادِكَ. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ عَادَ فَيْئُنَا دَوْلَةً بَعْدَ الْقِسْمَةِ، وَ إِمَارَتُنَا

کرتے ہیں۔ خدایا! انہوں نے ہماری غنیمت کو (خود میں تقسیم کرنے کے بعد) غلبہ پانے کا ذریعہ قرار دیا تو نے خلافت ہمیں عطا کی

غَلَبَةً بَعْدَ الْمَشُورَةِ، وَعُدْنَا مِيرَاثاً بَعْدَ الْإِخْتِيَارِ لِلْأُمَّةِ، فَاشْتُرِيَتِ الْمَلَاهِي وَالْمَعَازِفُ

لیکن انہوں نے شوریٰ کی بنیاد پر کسی اور کو دے دی، برگزیدہ الٰہی ہونے کے بعد ان کے لئے ارث بن گئے، اور انہوں نے قیموں اور

بِسَهْمِ الْيَتِيمِ وَالْأَرْمَلَةِ، وَحَكَمَ فِي أَبْشَارِ الْمُؤْمِنِينَ أَهْلُ الذِّمَّةِ، وَوَلِيَ الْقِيَامَ بِأُمُورِهِمْ

بیواؤں کے مال سے لہو ولعب کا سامان خریدا اور اہل ذمہ مؤمنین کے حاکم بن گئے اور ہر قبیلے کے فاسق ان کے امور کے سرپرست بن گئے

فَاسِقُ كُلِّ قَبِيلَةٍ، فَلَا ذَائِدَ يَذُودُهُمْ عَنْ هَلَكَةٍ، وَلَا رَاعٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ، وَلَا

اور کسی کی ایسی حالت نہیں تھی کہ جو انہیں ہلاکت سے نجات دے، نہ کوئی سرپرست تھا کہ جو ان کی طرف نظر رحمت کرے، نہ کوئی ایسا پیدا

ذُو شَفَقَةٍ يُشْبِعُ الْكَبِدَ الْحَرّٰى مِنْ مَسْغَبَةٍ، فَهُمْ أُولُوا ضَرْعٍ بِدَارِ مَضِيعَةٍ، وَأُسَرَاءُ

ہوا کہ جس کا دل ان کے لئے جلے اور انہیں بھوک سے نجات دے، اس لئے وہ تباہ شدہ محل میں خواری میں زندگی بسر کر رہے تھے، اور

مَسْكَنَةٍ وَخُلَفَاءُ كَآبَةٍ وَذِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ وَقَدِ اسْتَحْصَدَ زَرْعُ الْبَاطِلِ، وَبَلَغَ نِهَايَتَهُ، وَاسْتَحْكَمَ

مسکین قیدی اور غلغا غمزدہ و خوار تھے، بارالہا! بیشک باطل کی فصل کاٹنے کا وقت آگیا اور وہ انتہا کو پہنچ گیا اور اس کی بنیادیں مضبوط ہو

عَمُودُهُ، وَاسْتَجْمَعَ طَرِيدُهُ، وَخَاذِرُهُ وَلِيدُهُ، وَبَسَقَ فَرْعُهُ، وَضُرِبَ بِجِرَانِهِ. اَللّٰهُمَّ

گئیں اور نکالے ہوئے جمع ہو گئے اور ان کی نسل زیادہ ہو گئی، شاخیں اور پیدا شدہ ان کی حکومت کی بنیادیں استوار ہو گئیں۔ خدایا!

فَأَتِحْ لَهُ مِنَ الْحَقِّ يَداً حَاصِدَةً تَصْدَعُ قَائِمَهُ، وَتَهْشِمُ سُوقَهُ، وَتَجُبُّ سَنَامَهُ، وَتَجْدَعُ

باطل کی جڑوں کو کاٹنے کے لئے حق کے ہاتھوں کو مضبوط فرما تا کہ ان کے بازو کو مسمار کرے اور ان کی برتری ختم ہو جائے، اور ان کی ناک

مَرَاغِمَهُ، لِيَسْتَخْفِيَ الْبَاطِلُ بِقُبْحِ صُورَتِهِ، وَيَظْهَرَ الْحَقُّ بِحُسْنِ حُلْيَتِهِ. اَللّٰهُمَّ وَلَا تَدَعْ

کو خاک پر ملتا کہ اس کے نتیجہ میں باطل اپنے غلیظ چہرے کو چھپانے پر مجبور ہو جائے اور حق بھی اپنا حسین چہرا آشکار کرے۔ خدایا!

لِلْجَوْرِ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا، وَلَا جُنَّةً إِلَّا هَتَكْتَهَا، وَلَا كَلِمَةً مُجْتَمِعَةً إِلَّا فَرَّقْتَهَا، وَلَا

باطل کے تمام ستونوں کو نابود کر دے، ہر سپر کو چھین لیا اور ہر اجتماعی کلمہ اور ان کے اتحاد کو پراکندہ کر دے، اور ان کے منظم لشکر کو بے قدر

سَرِيَّةً إِلَّا خَفَّقْتَهَا، وَلَا قَائِمَةَ عُلُوٍّ إِلَّا حَطَطْتَهَا، وَلَا رَافِعَةَ عَلَمٍ إِلَّا نَكَّسْتَهَا، وَلَا

(خاکی ہاتھ) کردے،اوران کے تمام بلند وبالا اور برتر ستونوں کو زیر کردے،ان کے ہر بلند علم کو سرنگوں فرما،اوران کے تمام کھیتوں کو

خَضْرَاءَ إِلَّا أَبَرْتَهَا .اَللّٰهُمَّ فَكَوِّرْ شَمْسَهُ، وَحُطَّ نُورَهُ، وَاطْمِسْ ذِكْرَهُ، وَارْمِ بِالْحَقِّ

خشک کردے،خدایا!باطل کے سورج کو بے فروغ کر کے اس کی روشنی کو ختم کردے،اس کی یاد کو مٹادے اور حق وحقیقت کے ذریعےان کے

رَأْسَهُ، وَفُضَّ جُيُوشَهُ، وَارْعُبْ قُلُوبَ أَهْلِهِ .اَللّٰهُمَّ وَلَاتَدَعْ مِنْهُ بَقِيَّةً إِلَّا أَفْنَيْتَ، وَلَا

سر کو جھکادے اوران کی سپاہ کو منتشر کردے اوران کے دلوں کو رعب ووحشت سے بھر دے۔خدایا!باطل میں سے کسی کو فنا کئے بغیر نہ چھوڑ

بُنْيَةً إِلَّا سَوَّيْتَ، وَلَا حَلَقَةً إِلَّا قَصَمْتَ، وَلَا سِلَاحاً إِلَّا أَكْلَلْتَ، وَلَا حَدّاً إِلَّا فَلَلْتَ، وَلَا

ان کی ہر عمارت کو زمیں بوس فرما،ان کے ہر محاصرہ کو توڑ دے،ان کے تمام اسلحوں کو بے اثر کر،ان کے تیروں کی نوک توڑ دے،ان کے

كُرَاعاً إِلَّا اجْتَحْتَ وَلَا حَامِلَةَ عَلَمٍ إِلَّا نَكَّسْتَ .اَللّٰهُمَّ وَأَرِنَا أَنْصَارَهُ عَبَادِيْدَ بَعْدَ الْأُلْفَةِ،

چارپایوں کو نابود کر،ان کے علمداروں کو زمین پر گرادے۔خدایا!ہماری طرف نظر فرما کہ اہل باطل ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے تو

وَشَتّٰى بَعْدَ اجْتِمَاعِ الْكَلِمَةِ، وَمُقْنِعِي الرُّؤُوسِ بَعْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْأُمَّةِ، وَأَسْفِرْ لَنَا عَنْ

غلام بن گئے،متحد ہونے کے بعد پراکندہ ہوگئے،امت پر غلبہ پانے کے بعد ذلیل وخوار ہوئے،(خدایا)ہمارے لئے روز عدل کو آشکار

نَهَارِ الْعَدْلِ، وَأَرِنَاهُ سَرْمَداً لَا ظُلْمَةَ فِيهِ، وَنُوراً لَا شَوْبَ مَعَهُ، وَاهْطِلْ عَلَيْنَا نَاشِئَتَهُ،

فرما،اوراسے ہماری طرف متوجہ کر جب کہ وہ پائندہ ہےاوراس میں کوئی تاریکی نہیں ہے،اس کے نور میں کوئی شائبہ نہیں ہے،اس میں

وَأَنْزِلْ عَلَيْنَا بَرَكَتَهُ، وَأَدِلْ لَهُ مِمَّنْ نَاوَاهُ، وَانْصُرْهُ عَلَى مَنْ عَادَاهُ .اَللّٰهُمَّ وَأَظْهِرِ الْحَقَّ،

سے ہم پر ہمیشہ بارش اوراس کی برکت نازل فرما اور اگر کوئی اس بارے میں برا ارادہ رکھتا ہے تو اسے مغلوب فرما اوراس کے تمام دشمنوں

وَأَصْبِحْ بِهِ فِي غَسَقِ الظُّلَمِ وَبُهَمِ الْحَيْرَةِ .اَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ

پر غلبہ دے۔پروردگارا!حق کو آشکار فرما،اور تاریکی وسرگردانی کا خاتمہ فرما۔خدایا!اس کے ذریعہ مردہ دلوں کو زندہ فرما،اور متفرق تمناؤں

الْأَهْوَاءَ الْمُتَفَرِّقَةَ، وَالْآرَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ، وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ،

اور خواہشات کو جمع فرما،اور مختلف نظریات کو متحد کردے،اور معطل حدود اور مہمل دینی احکامات کو دوبارہ قائم وبرپا فرما،اور بھوکوں کو سیر

وَأَشْبِعْ بِهِ الْخِمَاصَ الشَّاغِبَةَ، وَأَرِحْ بِهِ الْأَبْدَانَ اللَّاغِبَةَ الْمُتْعَبَةَ، كَمَا أَلْهَجْتَنَا بِذِكْرِهِ،

کردے،اور رنجیدہ وتھکی برداشت کرنے والے جسموں کو راحت عطا فرما،جس طرح ہماری زبان کو اس کی یاد سے گویا فرمایا ہے۔

وَأَخْطَرْتَ بِبالِنا دُعائَکَ لَهُ، وَوَفَّقْتَنا لِلدُّعاءِ اِلَیْهِ، وَحِیاشَةِ أَهْلِ الْغَفْلَةِ عَنْهُ،

او تو نے ہمارے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ تجھ سے دعا کی جائے، اور ہمیں کامیاب فرما کہ لوگوں کو اس کی طرف بلا سکیں، اور غافلوں کو اس

وَأَسْکَنْتَ فِي قُلُوْبِنا مَحَبَّتَهُ، وَالطَّمَعَ فِیْهِ، وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ، لِإقامَةِ مَراسِمِهِ.

سے دور کریں، اور تو نے اس کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دی، اور اس کی طرف دلچسپی اور اس کی حکومت کے قیام کے لئے تیرا حسن ظن

أَللّٰهُمَّ فَأْتِ لَنا مِنْهُ عَلٰی أَحْسَنِ یَقِیْنٍ، یا مُحَقِّقَ الظُّنُونِ الْحَسَنَةِ، وَیا مُصَدِّقَ الْآمالِ

عطا کیا۔ خدایا! اس کے متعلق تو نے ہمیں بہترین یقین عطا کیا، اے حسن ظن کو ثابت کرنے والے! اے اندرونی خواہشات کی تصدیق

الْمُسْطِنَةِ. أَللّٰهُمَّ وَأَکْذِبْ بِهِ الْمُتَأَلِّیْنَ عَلَیْکَ فِیْهِ، وَأَخْلِفْ بِهِ ظُنُوْنَ الْقانِطِیْنَ مِنْ

کرنے والے۔ خدایا! اس کے ذریعہ ان کی تکذیب فرما کہ جو اس کے بارے میں تیرے خلاف حکم کرتے ہیں، اور اس کے ذریعہ تیری

رَحْمَتِکَ، وَالْآیِسِیْنَ مِنْهُ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا سَبَباً مِنْ أَسْبابِهِ، وَعَلَماً مِنْ أَعْلامِهِ، وَمَعْقَلاً

رحمت سے مایوس ہونے والوں کو ان کے گمان سے ناامید فرما۔ خدایا! ہمیں اس کے اسباب میں سے سبب، اس کے علم میں سے علم اور

مِنْ مَعاقِلِهِ، وَنَصِّرْ وُجُوْهَنا بِتَحْلِیَتِهِ، وَأَکْرِمْنا بِنُصْرَتِهِ، وَاجْعَلْ فِیْنا خَیْراً تُظْهِرُنا لَهُ

اس کی پناہگاہوں میں سے پناہگاہ قرار دے، اسے زینت عطا کرنے کے ذریعہ ہمارے چہرے کو حسین بنا، اس کی مدد کے ذریعہ ہمارا

بِهِ، وَلا تُشْمِتْ بِنا حاسِدِی النِّعَمِ، وَالْمُتَرَبِّصِیْنَ بِنا حُلُوْلَ النِّقَمِ، وَنُزُوْلَ

اکرام فرما، ہمارے لئے خیر قرار دے تا کہ اس کے ذریعہ ہمیں اس کی نظر میں قرار دے، اور ہمیں ہماری نعمتوں پر حسد کرنے والوں کی

الْمُثَلِ، فَقَدْ تَرىٰ یا رَبِّ بَراءَةَ ساحَتِنا، وَخُلُوَّ ذَرْعِنا مِنَ الْإِضْمارِ لَهُمْ عَلٰی اِحْنَةٍ،

سرزنش، پشیمان ہونے والوں کی کمین اور عقوبت کے نزول سے محفوظ رکھ۔ خدایا! تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمارا دل پاک ہے، اور ہمارے

وَالتَّمَنِّي لَهُمْ وُقُوْعَ جائِحَةٍ، وَما تَنازَلَ مِنْ تَحْصِیْنِهِمْ بِالْعافِیَةِ، وَما أَضْبَؤُا لَنا مِنْ

دل لوگوں کے خلاف کینہ سے خالی ہیں اور ہمیں ان کی نابودی کی تمنا نہیں ہے، اور تو اسے دیکھتا ہے جو کچھ ان پر نازل ہوتا ہے، نیز ان کا

انْتِهازِ الْفُرْصَةِ، وَطَلَبِ الْوُثُوْبِ بِنا عِنْدَ الْغَفْلَةِ.

محفوظ رہنا، اس کے مقابلہ میں وہ کمین میں بیٹھے ہیں تا کہ انہیں ہمارے خلاف کوئی موقع ملے اور ہمارے خلاف غافلانہ حملہ کریں۔

أَللّٰهُمَّ وَقَدْ عَرَّفْتَنا مِنْ أَنْفُسِنا، وَبَصَّرْتَنا مِنْ عُیُوْبِنا خِلالاً نَخْشٰی أَنْ تَقْعُدَ بِنا

پروردگارا! تو نے خود ہمیں ہم سے آشنا کیا، ہمیں ہمارے عیوب دکھائے اور ہم ڈر گئے کہ تیری آشکار جواب گوئی تک دسترس

عَنِ اشْتِهارِ اجابَتِکَ، وَأَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ عَلى غَيْرِ الْمُسْتَحِقّينَ، وَالْمُبْتَدِئُ بِالْإِحْسانِ
حاصل کرلیں، جب کہ تو ان پر بھی فضل وکرم کرتا ہے کہ جو اسکے مستحق نہیں ہیں، اور جو تجھ سے سوال نہیں کرتے مگر تو پھر بھی ان پر احسان
غَيْرَ السّائِلِيْنَ، فَأْتِ لَنا مِنْ أَمْرِنا عَلى حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَفَضْلِكَ وَامْتِنانِكَ،
اور تفکل کرنا شروع کردیتا ہے، یوں ہمارے امور بھی کرم وسخاوت اور فضل وامتنان سے درست فرما۔ بیشک تو جو کام چاہتا ہے وہی انجام
اِنَّكَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ، وَتَحْكُمُ ما تُرِيْدُ، اِنّا اِلَيْكَ راغِبُوْنَ، وَمِنْ جَمِيْعِ ذُنُوْبِنا تائِبُوْنَ.
دیتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسی کا حکم کرتا ہے، ہم تیرے ہی طرف راغب ہیں اور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔
اَللّٰهُمَّ وَالدّاعِي اِلَيْكَ، وَالْقائِمُ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ، اَلْفَقِيْرُ اِلى رَحْمَتِكَ، اَلْمُحْتاجُ
پروردگارا! جو صرف تجھے ہی پکارتا ہے اور تیرے بندوں میں عدل قائم کرنے کے لئے قیام کرتے ہیں، اور خود کو تیری رحمت کا محتاج سمجھتے
اِلى مَعُوْنَتِكَ عَلى طاعَتِكَ، اِذِ ابْتَدَأْتَهُ بِنِعْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُ أَثْوابَ كَرامَتِكَ،
ہیں اور تیری اطاعت کے لئے تیری مدد کے ضرورت مند ہیں، جسے پہلے تو نے نعمتیں عطا کیں، اور اسے اپنے کرم و بزرگواری کا لباس پہنایا
وَأَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةَ طاعَتِكَ، وَثَبَّتَ وَطْأَتَهُ فِي الْقُلُوْبِ مِنْ مَحَبَّتِكَ، وَوَفَّقْتَهُ لِلْقِيامِ
اور اس کے دل میں اپنی اطاعت کی محبت ڈالی، اور تو نے اپنی محبت سے اپنا مقام دلوں میں محکم کیا، اور تو نے کامیاب کیا کہ وہ تیرے
بِما أَغْمَضَ فِيْهِ أَهْلُ زَمانِهِ مِنْ أَمْرِكَ، وَجَعَلْتَهُ مَفْزَعاً لِمَظْلُوْمِ عِبادِكَ، وَناصِراً لِمَنْ
بعض ایسا حکام کو انجام دیں جنہیں اہل زمانہ انجام نہیں دیتے، اور اسے اپنے مظلوم بندوں کی پناہ گاہ قرار دیا، اس کا ناصر و مددگار کر جسے
لايَجِدُ ناصِراً غَيْرَكَ، وَمُجَدِّداً لِما عُطِّلَ مِنْ أَحْكامِ كِتابِكَ، وَمُشَيِّداً لِما رُدَّ مِنْ
جسے تیرے سوا کوئی مددگار نہ ملا، تیری کتاب (قرآن) کے فراموش شدہ احکام کا مجدد، اور تیرے دین کی روشن شدہ نشانیوں کو محکم کرنے والا
أَعْلامِ دِيْنِكَ، وَسُنَنِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلامُكَ وَصَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكاتُكَ
اور تیرے پیغمبر (آپ پر اور آپ کی آل پر درود وسلام اور رحمت و برکت ہو) کی ترک کی گئی سنتوں کو محکم و مضبوط اور برپا کرنے والا قرار
فَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ فِي حِصانَةٍ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ، وَأَشْرِقْ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمُخْتَلِفَةَ مِنْ بُغاةِ
دیا۔ خدایا! اسے پناہ میں قرار دے تا کہ وہ تجاوز کرنے والوں کے شر سے محفوظ رہے، اور اس کے ذریعہ دین کے منکروں کی وجہ سے
الدِّيْنِ، وَبَلِّغْ بِهِ أَفْضَلَ ما بَلَّغْتَ بِهِ الْقائِمِيْنَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْباعِ النَّبِيِّيْنَ.
اختلاف کا شکار ہونے والوں کے دلوں کو روشن کر، اور اسے برترین چیزوں تک پہنچا کہ عدل کے لئے قیام کرنے والے تیرے انبیاء کے

أَللّٰهُمَّ وَأَذْلِلْ بِهِ مَنْ لَمْ تُسْهِمْ لَهُ فِي الرُّجُوعِ اِلٰى مَحَبَّتِکَ، وَمَنْ نَصَبَ لَهُ الْعَدٰاوَةَ،
اتباع تک پہنچیں۔خدایا!جن کے لئے تونے اپنی محبت کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ قرار نہیں دیا انہیں ذلیل فرما،اور انہیں بھی خوار کر کہ جن کے لئے دشمنی قرار

وَارْمِ بِحَجَرِکَ الدّٰامِغِ مَنْ أَرادَ التَّأْلِيْبَ عَلٰى دِيْنِکَ بِاِذْلَالِهِ،وَتَشْتِيْتِ أَمْرِهِ، وَاغْضَبْ
دی،اور ان سب کی طرف ناہود کرنے والا پتھر پھینک کہ جو تیرے دین کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا چاہتے ہیں،اور ان کے امور پراکندہ فرما، (خدایا)اس شخص پر

لِمَنْ لاٰ تِرَةَ لَهُ وَلاٰ طٰائِلَةَ، وَعٰادَ الْأَقْرَبِيْنَ وَالْأَبْعَدِيْنَ فِي مَنِّکَ عَلَيْهِ، لاٰ مَنَّاً مِنْهُ
غضب فرما کہ جو اس کے لئے خون طلب نہ کرنے والا نہ ہو اور جس کے لئے قوت نہ ہو،اور جو تیری راہ میں قریب وبعید والوں سے دشمنی کرتا ہے اور یہ تیری طرف

عَلَيْکَ .أَللّٰهُمَّ فَکَمٰا نَصَبَ نَفْسَهُ غَرَضاً فِيْکَ لِلْأَبْعَدِيْنَ، وَجٰادَ بِبَذْلِ مُهْجَتِهِ لَکَ
سے ان پر احسان ہے نہ کہ ان کی طرف سے تجھ پر احسان۔خدایا!جس طرح تیرے لئے اپنی جان مخالفین کے تیروں میں قرار دیا،اور

فِي الذَّبِّ عَنْ حَرِيْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَدِّ شَرَّ بُغٰاةِ الْمُرْتَدِّيْنَ الْمَرِيْبِيْنَ حَتّٰى أَخْفٰى مٰا کٰانَ
مؤمنین کی حرمت کے دفاع کے لئے اپنا خون دینے کی اچھی کوشش کی ہے اور سرکشوں،مرتدین اور شک کرنے والوں کے شر وبدی کے

جُهِلَ بِهِ مِنَ الْمَعٰاصِي ، وَأَبْدٰا مٰا کٰانَ نَبَذَهُ الْعُلَمٰاءُ وَرٰاءَ ظُهُوْرِهِمْ مِمّٰا أَخَذْتَ مِيْثٰاقَهُمْ
رد میں،یہاں تک کہ آشکار گمراہ پنہاں ہوگئے،اور ایسی چیزوں کو آشکار کیا کہ علماء نے عہد بیان کیا تھا کہ وہ چیزیں لوگوں کے لئے بیان و

عَلٰى أَنْ يُبَيِّنُوْهُ لِلنّٰاسِ وَلاٰيَکْتُمُوْهُ، وَدَعٰا اِلٰى اِفْرٰادِکَ بِالطّٰاعَةِ، وَلاٰ يَجْعَلُ لَکَ
روشن کریں اور انہیں نہ چھپائیں (لیکن وہ امور فراموش کر دیئے گئے تھے)اور لوگوں کی تیری اطاعت کی طرف بلائیں،اور تیری مخلوق

شَرِيْکاً مِنْ خَلْقِکَ يَعْلُوْ أَمْرُهُ عَلٰى أَمْرِکَ، مَعَ مٰا يَتَجَرَّعُهُ فِيْکَ مِنْ مَرٰارَاتِ الْغَيْظِ
میں سے کسی کو تیرا شریک قرار نہ دے،اور اپنا حکم تیرے حکم سے برتر قرار نہ دے،اس سے بڑھکر تلخیاں،سختیاں اور درد ورنج دلوں کو

الْجٰارِحَةِ بِحَوٰاسِّ (بِحَوٰاسِي خ)الْقُلُوْبِ، وَمٰا يَعْتَوِرُهُ مِنَ الْغُمُوْمِ، وَيَفْزَعُ عَلَيْهِ مِنْ
مجروح کرتے ہیں،اور تیری راہ میں گھونٹ گھونٹ پیتے ہیں،وہ مسلسل ملنے والے غم برداشت کرتے ہیں،ان کو ملنے والا تازہ درد کہ

أَحْدٰاثِ الْخُطُوْبِ، وَيَشْرَقُ بِهِ مِنَ الْغُصَصِ الَّتِي لاٰتَبْتَلِعُهَا الْحُلُوْقُ وَلاٰتَحْنُو عَلَيْهَا
جو ہر لمحہ تازہ ہوتے ہیں، گلے میں بندر بننے والا غصہ کہ جو حلق سے نیچے نہیں اترتا،اور انسان کا پہلو اسے تحمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا،جب کہ وہ تیرے احکام میں

الضُّلُوْعُ عِنْدَ نَظْرِهِ اِلٰى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِکَ، وَلاٰتَنٰالُهُ يَدَهُ بِتَغْيِيْرِهِ وَرَدِّهِ اِلٰى مَحَبَّتِکَ.
سے کسی حکم اور تیرے امور کی طرف دیکھتے ہیں لیکن ان میں توانائی نہیں ہے کہ وہ تغییر شدہ احکام کو بدل دیں کہ جس طرح تو انہیں قرار دینا چاہتا ہے،

فَاشْدُدِ اللّٰهُمَّ أَزْرَهُ بِنَصْرِکَ، وَأَطِلْ بٰاعَهُ فِيْمٰا قَصُرَ عَنْهُ مِنْ اِطِّرٰادِ الرّٰاتِعِيْنَ فِي
پروردگارا!اپنی مدد سے ان کی پشت محکم فرما،اور انہیں اس چیز کے بارے میں توانائی دے کہ جسے وہ راہ حرام میں راتعین کو دور کرنے میں

حِماكَ، وَزِدْهُ فِي قُوَّتِهِ بَسْطَةً مِنْ تَأْيِيدِكَ، وَلاتُوحِشْنا مِنْ اُنْسِهِ، وَلاتَحْتَرِمْهُ دُوْنَ

انجام نہیں دے، اور اپنی تائید سے اس کی قوت میں اضافہ فرما اور ہمیں اس سے مانوس ہونے سے نہ روک، اور لوگوں کے امور کی اصلاح کے سلسلہ

أَمَلِهِ مِنَ الصَّلاحِ الْفَاشِي فِي أَهْلِ مِلَّتِهِ، وَالْعَدْلِ الظَّاهِرِ فِي أُمَّتِهِ. اَللّٰهُمَّ وَشَرِّفْ بِمَا

میں اسے اس کی آرزو یعنی ان کے درمیان آشکار عدالت قائم ہو، سے نا امید نہ فرما خدایا! اپنے بندوں کے حساب وکتاب کے وقت تیرے حکم کو

اسْتَقْبَلَ بِهِ مِنَ الْقِيامِ بِأَمْرِكَ لَدىٰ مَوْقِفِ الْحِسابِ مَقامَهُ، وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً

بر پا کرنے کی وجہ سے اس کے مقام کو شرافت مند قرار دے اور اپنے نبی حضرت محمد (ان پر اور ان کی آل پر تیرا درود ہو) کو اس کے اور اس کی دعوت

صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلىٰ دَعْوَتِهِ، وَأَجْزِلْ لَهُ عَلىٰ ما وَأَيْنَهُ قائِماً بِهِ

کی پیروی کرنے والوں کے دیدار سے مسرور فرما اور تیرے حکم پر قیام کرنے اور تیرے حکم کے نفاذ کی وجہ سے ان کے ثواب میں اضافہ فرما کہ جس

مِنْ أَمْرِكَ ثَواباً، وَابْنِ قُرْبَ دُنُوِّهِ مِنْكَ فِي حَياتِهِ، وَارْحَمِ اسْتِكانَتَنا مِنْ بَعْدِهِ،

کا تو نے وعدہ کیا ہے، اور اس کی زندگی میں اسے اپنا مقام قرب عطا فرما اور اس کے بعد بھی ہماری بدبختی پر رحم فرما، (خدایا) اس کے چہرۂ

وَاسْبِغْ آنِسا لِمَنْ كُنّا نَفْمَعُهُ بِهِ اِذا فَقَدْنَا وَجْهَهُ، وَبَسَطْتَ أَيْدِيَ مَنْ كُنّا نَبْسُطُ

مبارک کو گم کرنے کے بعد بھی ہم پر رحم فرما، ان کے مقابلہ میں فروتنی پر مجبور ہوں کہ جن کے ذریعہ سے نابود کر دیتے اور جن کے لئے ہم

أَيْدِيَنا عَلَيْهِ لِنَرُدَّهُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ، وَاَفِرِاقَنا بَعْدَ الْأُلْفَةِ وَالْاِجْتِماعِ تَحْتَ ظِلِّ كَنَفِهِ،

مسلط ہوئے تھے وہ ہم پر مسلط ہو جائیں تا کہ انہیں آنحضرت کی نافرمانی سے روکیں، ہم پر رحم فرما کہ اس کی حمایت کے زیر سایہ ہماری جمعیتی و

وَتَلَهُّفَنا عِنْدَ الْفَوْتِ عَلىٰ ما أَقْعَدَتْنا عَنْهُ مِنْ نُصْرَتِهِ، وَطَلَبِنا مِنَ الْقِيامِ بِحَقِّ ما

دوستی کے بعد دوبارہ پراکندہ ہوں، ہماری حسرت باقی رہ جانے پر رحم فرما کہ ہمیں اس کی مدد اور قیام حق سے باز رکھا اور اب اس کی طرف واپس

لاسَبِيلَ لَنا اِلىٰ رَجْعَتِهِ. وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ فِي أَمْنٍ مِمّا يُشْفِقُ عَلَيْهِ مِنْهُ، وَرُدَّ عَنْهُ مِنْ سِهامِ

پلٹنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ خدایا! اسے ان چیزوں سے امان میں رکھ کہ جو اس کے خلاف ہیں، اور اس سے سازش کرنے والے مکاروں کے

الْمَكائِدِ ما يُوَجِّهُهُ أَهْلُ الشَّنْآنِ اِلَيْهِ وَ اِلىٰ شُرَكائِهِ فِي أَمْرِهِ، وَمُعاوِنِيهِ عَلىٰ طاعَةِ

تیروں کو دور رکھ کہ جو مکار اور بدنیت افراد ان کی اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی راہ میں ان کے ساتھیوں اور مددگاروں کی طرف پھینکتے

رَبِّهِ، الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمْ سِلاحَهُ وَحِصْنَهُ وَمَفْزَعَهُ وَاُنْسَهُ، الَّذِيْنَ سَلَوا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلادِ،

ہیں کہ جنہیں تو نے آنحضرت کے لئے اسلحہ، ڈھال اور مونس قرار دیا، وہی عزیز و یار کہ جو اپنے خاندان و اولاد سے دستبردار

وَجَفَوُا الْوَطَنَ، وَعَطَّلُوا الْوَثِيْرَ مِنَ الْمِهادِ، وَرَفَضُوا تِجارَاتِهِمْ، وَأَضَرُّوا بِمَعايِشِهِمْ،
ہوئے اور جنہوں نے اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور بستر و خواب کو ترک کر دیا اور اپنی تجارت کو چھوڑ دیا، اور اپنے روزگار کو تھا ن پہنچایا، اور

وَفَقِدُوا فِي أَنْدِيَتِهِمْ بِغَيْرِ غَيْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ، وَخالَلُوا الْبَعِيْدَ مِمَّنْ غاضَدَهُمْ عَلى أَمْرِهِمْ،
اپنے شہروں سے پنہاں ہوئے بغیر عمومی محافل و مجالس سے فاقد ہو گئے، اور دور کے افراد کی مدد اور ان کے کام کے لئے ان سے دوستی کی

وَقَلَوُا الْقَرِيْبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وِجْهَتِهِمْ ، فَائْتَلَفُوا بَعْدَ التَّدابُرِ وَالتَّقاطُعِ فِي ذَهْرِهِمْ،
اور ان کا راستہ روکنے والے قریبی افراد کو چھوڑ دیا، اس کے بعد ان کے زمانے نے اختلاف و دشمنی اور قطع تعلق کے لمبے دور کو تبدیل دیا۔

وَقَطَعُوا الْأَسْبابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعاجِلِ حُطامِ الدُّنْيا .فَاجْعَلْهُمُ اللّٰهُمَّ فِي أَمْنِ حِرْزِكَ
اور انہیں دنیا حاصل کرنے کے جلدی پہنچانے والے وسائل کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ خدایا! یوں انہیں امان میں رکھ، اور اپنی رحمت کا سایہ

وَظِلِّ كَنَفِكَ، وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِمْ بِالْعَداوَةِ مِنْ عِبادِكَ، وَأَجْزِلْ لَهُمْ
قرار دے، اور تیرے بندوں میں ان سے دشمنی کا ارادہ رکھنے والوں کے شر کو انہیں کی طرف پلٹا دے، اور تیری طرف رجوع دینے کی

عَلى دَعْوَتِهِمْ مِنْ كِفايَتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ، وَأَمِدَّهُمْ بِتَأْيِيْدِكَ وَنَصْرِكَ، وَأَزْهِقْ
وجہ سے ان کی سرپرستی اور اپنی مدد میں اضافہ فرما، اور اپنی توفیق، نصرت اور کامیابی سے ان کی حمایت فرما، اور ان کے حق کے ذریعہ

بِحَقِّهِمْ باطِلَ مَنْ أَرادَ اِطْفآءَ نُوْرِكَ .أَللّٰهُمَّ وَامْلَأْ بِهِمْ كُلَّ أُفُقٍ مِنَ الْآفاقِ، وَقُطْرٍ مِنَ
باطل کو نابود فرما کہ جو تیرے نور کو بجھانے کا قصد رکھتے ہیں۔ خدایا! ان کے ذریعہ کائنات کے آفاق میں سے ہر افق، ہر گوشہ کنارہ کو عدل

الْأَقْطارِ قِسْطاً وَعَدْلاً وَمَرْحَمَةً وَفَضْلاً، وَاشْكُرْهُمْ عَلى حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ
اور انصاف، رحم، مہربانی اور احسان و فضل سے بھر دے، اور انہیں (آنحضرت کے یاور و انصار) کرامت و سخاوت اور تیرے بندوں

وَما مَنَنْتَ بِهِ عَلَى الْقائِمِيْنَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ، وَادَّخَرْتَ لَهُمْ مِنْ ثَوابِكَ ما يَرْفَعُ
کے لئے عدل و انصاف کے قیام کی بنا پر اجر و پاداش عطا فرما، ان کے لئے ثواب کو ذخیرہ کیا اور ان کو بلند درجہ و مقام عطا کیا، اور یہ تک

لَهُمْ بِهِ الدَّرَجاتِ، إِنَّكَ تَفْعَلُ ما تَشآءُ وَتَحْكُمُ ما تُرِيْدُ[1]
تو جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسی کا حکم فرماتا ہے۔

۱۔ مہج الدعوات: ۸۵، البلد الأمین: ۶۲۰، مصباح المتہجد: ۱۵۶، کچھ فرق کے ساتھ۔

کتاب ''البلدالأمین'' میں یہ عبارت بھی موجود ہے:

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خِيَرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَجِدُ هٰذِهِ النُّدْبَةَ

خداوندا! اپنی برگزیدہ مخلوق یعنی محمدؐ و آپ کی آل اطہار پر درود بھیج۔ خدایا! میں یہ سوچتا ہوں کہ اس ندبہ و زاری کی دلالت محو ہو گئی

امْتَحَتْ دَلَالَتُهَا، وَدَرَسَتْ أَعْلَامُهَا، وَعَفَتْ اِلَّا ذِكْرُهَا، وَتِلَاوَةُ الْحُجَّةِ بِهَا. اَللّٰهُمَّ

ہے اور اس کی آشکار نشانیاں کہنہ ہو گئی ہیں، اور صرف اسے یاد کرنا ہی اس پر استدلال ہے، خدایا! میں اپنے اور اور تیرے درمیان کچھ

اِنِّي أَجِدُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مُشْتَبِهَاتٍ تَقْطَعُنِي دُوْنَكَ، وَمُبْطِئَاتٍ تَقْعُدُ بِي عَنْ اِجَابَتِكَ

مشتبہات دیکھتا ہوں کہ جو مجھے تجھ سے جدا کرتا ہے اور کچھ موانع کہ جو مجھے تیری اجابت سے روکتے ہیں، اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ میں

وَقَدْ عَلِمْتُ أَنِّي عَبْدُكَ وَلَا يُرْحَلُ اِلَيْكَ اِلَّا بِزَادٍ وَأَنَّكَ لَا تَحْجُبُ عَنْ خَلْقِكَ اِلَّا أَنْ

تیرا بندہ ہوں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ صرف زادِ راہ سے ہی تیری طرف کوچ کیا جا سکتا ہے، اور تو اپنی مخلوقات سے جدا نہیں ہے اور یہ

يَحْجُبَهُمُ الْأَعْمَالُ دُوْنَكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ زَادَ الرَّاحِلِ اِلَيْكَ عَزْمُ اِرَادَةٍ يَخْتَارُكَ

بندوں کے اعمال ہیں کہ جو انہیں تجھ سے محروم کر دیتے ہیں، اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ کوچ کرنے والے کا توشۂ راہ وہی مصمم و قطعی ارادہ

بِهَا، وَبَصِيْرُ بِهَا اِلٰى مَا يُؤَدِّي اِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ نَادَاكَ بِعَزْمِ الْإِرَادَةِ قَلْبِي فَاسْتَبْقِنِي

ارادہ ہے کہ جو تجھے اس کی طرف لے جائے، خدایا! میرا دل قطعی ارادہ سے تجھے پکار رہا ہے، پس حجت کو سمجھنے

بِفَهْمِ حُجَّتِكَ لِسَانِي وَمَا تَيَسَّرَ لِي مِنْ اِرَادَتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَلَا أُحْتَزَلَنَّ عَنْكَ

کے ذریعہ میرے لئے نعمت کو پائیدار فرما، اور جو بھی ممکن اپنے ارادہ سے میرے لئے فراہم کر۔ خدایا! میں نے تیرا قصد کیا ہے پس مجھے

وَأَنَا اُمُّكَ، وَلَا أُحْتَلَجَنَّ عَنْكَ وَأَنَا أَتَحَرَّاكَ. اَللّٰهُمَّ وَأَيِّدْنَا بِمَا نَسْتَخْرِجُ بِهِ فَاقَّةَ

خود سے جدا نہ کر، میں تیری جستجو میں ہوں پس خود سے الگ نہ فرما۔ خدایا! مجھے اس طرح سے کامیاب فرما کہ دنیا کی فقر کو ہمارے دلوں

الدُّنْيَا مِنْ قُلُوْبِنَا، وَتَنْعَشُنَا مِنْ مَصَارِعِ هَوَانِهَا، وَتَهْدِمُ بِهٖ عَنَّا مَا شُيِّدَ مِنْ بُنْيَانِهَا،

سے نکال دے، اور ہمیں دنیا کے پست محل سے بلند فرما، اور ہم میں سے دنیا کی دلچسپی کی بنیادوں کو منہدم کر دے اور اس سے جدائی کا

وَتَسْقِيْنَا بِكَأْسِ السَّلْوَةِ عَنْهَا حَتّٰى تُخَلِّصَنَا لِعِبَادَتِكَ، وَتُوْرِثَنَا مِيْرَاثَ أَوْلِيَائِكَ

جام پلا دے اور اپنی بندگی و عبادت کے لئے خالص کر دے، اور اپنے اولیا کی جاودانہ میراث ہمیں نصیب فرما، وہ اولیاء کہ جن کے لئے

الَّذِيْنَ ضَرَبْتَ لَهُمُ الْمَنَازِلَ اِلٰى قَصْدِكَ، وَآنَسْتَ وَحْشَتَهُمْ حَتّٰى وَصَلُوا اِلَيْكَ.

تو نے خود تک پہنچنے کا مقام بنایا ہے، اور ان کی وحشت کو انس و آرام میں تبدیل کیا ہے تا کہ آخر کار تیرے وصال تک پہنچ جائیں،

أَللّٰهُمَّ وَاِنْ كَانَ هَوًى مِنْ هَوَى الدُّنْيا أَوْ فِتْنَةٌ مِنْ فِتَنِهٰا عَلِقَ بِقُلُوبِنا حَتّٰى قَطَعَنا عَنْكَ

خدایا! اگر پھر بھی خواہشات یا دنیا کے فتنہ وفساد میں سے ہمارے دل میں باقی ہوں کہ ہمیں تجھ سے جدا کر دیں یا ہمیں تیری رضائیت اور

أَوْ حَجَبَنا عَنْ رِضْوانِكَ، وَقَعَدَ بِنا عَنْ اِجابَتِكَ، فَاقْطَعِ اللّٰهُمَّ كُلَّ حَبْلٍ مِنْ حِبالِهٰا

خوشنودی سے محروم کر دے اور تیری اجابت تک پہنچنے سے باز رکھے خدایا! دنیا میں دلچسپی کی ہر اس دنیا کو جو کہ جو ہمیں تیری

جَذَبَنا عَنْ طاعَتِكَ، وَأَعْرِضْ بِقُلُوبِنا عَنْ أَداءِ فَرائِضِكَ، وَاسْقِنا عَنْ ذٰلِكَ سَلْوَةً

فرمانبرداری سے روکے دنیا کی طرف مائل کرے یا ہمارے دلوں کو واجبات کی ادائیگی سے روکے اور اس کے مقابلہ میں ہمیں استقامت

وَصَبْراً يُوْرِدُنا عَلى عَفْوِكَ، وَيُقْدِمُنا عَلى مَرْضاتِ، اِنَّكَ وَلِيُّ ذٰلِكَ أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنا

کا جام پلا کہ جو ہمیں تیری بخشش تک پہنچا دے اور جس سے تیری خوشنودی حاصل ہو جائے او تو ہی اس کام کا ولی ہے خدایا! ہمیں ایسا

قائِمِيْنَ عَلى أَنْفُسِنا بِأَحْكامِكَ حَتّٰى تُسْقِطَ عَنّا مَؤُونَ الْمَعاصِي، وَاقْمَعِ الْأَهْواءَ أَنْ

بنا دے کہ تیرے احکامات کو انجام دیں تا کہ ہم سے گناہوں کی سنگینی و درد رفع ہو جائے، اور ہم سے ہوا وہوس کی سرکوبی فرما کہ جو ہمیشہ

تَكُوْنَ مُساوِرَةً، وَهَبْ لَنا وَطْءَ آثارِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، وَاللُّحُوْقَ

ہم پر حملہ آور رہتے ہیں، اور حضرت محمد اور آپ کی آل (کہ آپ اور آپ کی آل پر درود وسلام ہو) کی راہ کو طے کرنے اور ان بزرگوں

بِهِمْ حَتّٰى يَرْفَعَ الدِّيْنُ أَعْلامَهُ اِبْتِغاءَ الْيَوْمِ الَّذِي عِنْدَكَ. أَللّٰهُمَّ فَمُنَّ عَلَيْنا بِوَطْءِ اٰثارِ

سے ملحق فرما، تا کہ دین اور اس کے پرچم کو بلند کرے اس دن کی امید میں کہ جو تیرے پاس ہے خدایا! ہم پر یہ احسان فرما کہ گزشتگان کے

سَلَفِنا، وَاجْعَلْنا خَيْرَ فَرَطٍ لِمَنِ انْتَمَّ بِنا، فَاِنَّكَ عَلى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ وَذٰلِكَ عَلَيْكَ

کے آثار کو طے کر سکیں، اور ہمیں ان لوگوں کے لئے بہترین قرار دے کہ جو ہمارے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں، اور بیشک تو اس پر قادر ہے

يَسِيْرٌ، وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ سَيِّدِنا وَ آلِهِ الْأَبْرارِ وَسَلَّمَ[1]

اور تیرے لئے اسے انجام دینا بھی آسان ہے، تو ارحم الراحمین ہے خدایا! ہمارے سردار حضرت محمد اور آپ کے خاندان ابرار پر درود بھیج۔

---

[1] البلد الأمین: ۲۶۳

﴿۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعائے قنوت

بزرگ سید جناب علی بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مُہج الدعوات'' میں اس قنوت کو حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل کیا ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَكْرِمْ أَوْلِيَائَكَ بِإِنْجَازِ وَعْدِكَ، وَبَلِّغْهُمْ

پروردگارا محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اور اپنے اولیاء کا اپنے وعدے کے مطابق اکرام فرما، اور انہیں اپنی مدد سے وہ چیز عطا فرما کہ جس کی وہ آرزو

دَرْكَ مَا يَأْمُلُوْنَهُ مِنْ نَصْرِكَ، وَاكْفُفْ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلَافَ عَلَيْكَ، وَتَمَرَّدَ

کرتے ہیں، اور ان سے ان لوگوں کی سختی وعذاب کو دور رکھ کہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں اور گناہوں سے منع کرنے کے باوجود تیری بھی للت کرتے ہیں، اور

بِمَنْعِكَ عَلٰى رُكُوبِ مُخَالَفَتِكَ، وَاسْتَعَانَ بِرِفْدِكَ عَلٰى فَلِّ حَدِّكَ، وَقَصْدِ

تیری حرمت کو پامال کرنے کے لئے تیری ہی عطا سے مدد مانگتے ہیں، اور تیری عطا کی گئی نعمتوں کے ذریعے تجھے ہی فریب دینا چاہتے ہیں، البتہ تو نے

لِكَيْدِكَ بِأَيْدِكَ، وَوَسِعْتَهُ حِلْماً لِتَأْخُذَهُ عَلٰى جَهْرَةٍ، وَتَسْتَأْصِلَهُ عَلٰى عِزَّةٍ. فَإِنَّكَ

ان مخالفتوں کے باوجود بردباری سے کام لیا تا کہ انہیں اچانک اور آشکار گرفتار کرے اور انہیں ان کی طاقت کے باوجود بیچارہ کردے، اور شد لیا تو نے

اللّٰهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا

فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے ''یہاں تک کہ جب زمین نے سبز ہزار سے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مالکوں نے خیال کرنا شروع کر دیا کہ اب ہم اس زمین کے

أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلاً أَوْ نَهَاراً فَجَعَلْنَاهَا حَصِيداً كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ

صاحب اختیار ہیں تو اچانک ہمارا حکم رات یا دن کے وقت آ گیا اور ہم نے اسے بالکل کٹا ہوا کھیت بنا دیا گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں ہم اسی طرح

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ وَقُلْتَ ﴿فَلَمَّا آسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ﴾[2]،

اپنی آیتوں کو مفصل طریقہ سے بیان کرتے ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب فکر ونظر ہے'' تو نے فرمایا ہے ''پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غضبناک

۱۔ سورۂ یونس، آیت: ۲۴

۲۔ سورۂ زخرف، آیت: ۵۵

وَاِنَّ الْغَايَةَ عِنْدَنا قَدْ تَناهَتْ، وَاِنّا لِغَضَبِکَ غاضِبُوْنَ، وَاِنّا عَلى نَصْرِ الْحَقِّ مُتَعاصِبُوْنَ،
کر دیا تو ہم نے ان سے بدلہ لے لیا" (خدایا! درحقیقت ہم انتہا تک پہنچ گئے ہیں اور اب برداشت نہیں ہے، اور بیشک ہم تیرے غضب سے غضبناک
وَاِلى وُرُوْدِ اَمْرِکَ مُشْتاقُوْنَ، وَلِاِنْجازِ وَعْدِکَ مُرْتَقِبُوْنَ، وَلِحُلُوْلِ وَعِيْدِکَ بِاَعْدائِکَ
ہوتے ہیں، اور ہم حق کی نصرت کے لئے تیار ہیں، اور تیرے حکم کے آنے کے مشتاق ہیں، اور تیرے وعدے کی تحقق ہونے کے منتظر ہیں،
مُتَوَقِّعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ فَاْذَنْ بِذٰلِکَ، وَافْتَحْ طُرُقاتِهِ، وَسَهِّلْ خُرُوْجَهُ، وَوَطِّأْ مَسالِکَهُ، وَاَشْرِعْ
اور تیرے دشمنوں پر تیری تہدید کے متوقع ہیں۔ خدایا! اس کا مکی اجازت عطا فرما، اس کی راہیں کھول دے، اس کے قیام کو آسان فرما، اس کے مسالک
شَرائِعَهُ، وَاَيِّدْ جُنُوْدَهُ وَاَعْوانَهُ، وَمادِرْ بِاَسْکَ الْقَوْمَ الظّالِمِيْنَ، وَابْسُطْ سَيْفَ نَقِمَتِکَ
کو تیار فرما، اس کی راہوں کو آشکار فرما، اس کے سپاہیوں اور انصار کو قوی فرما، اور ظالموں کو جلد اپنے عذاب میں مبتلا فرما، اور اپنی شمشیر
عَلى اَعْدائِکَ الْمُعانِدِيْنَ، وَخُذْ بِالثّارِ، اِنَّکَ جَوادٌ مُکافِرٌ.[1]
انتقام اپنے دشمنوں پر مسلط فرما کہ جو گمراہانہ مخالفت کرتے ہیں، اور انتقام لے کر تو ہر طرح سے جواد ہے۔

﴿۱۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قنوت میں دوسری دعا

سید بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' اور مرحوم کفعمیؒ نے کتاب ''البلد الامین'' میں یہ قنوت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کیا ہے:

(قُلِ) اَللّٰهُمَّ مالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشاءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشاءُ،
(کہہ دو) خدایا! دنیا کا مالک و صاحب اختیار تو جسے چاہتا ہے حکمرانی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکمرانی چھین لیتا ہے،
وَتُعِزُّ مَنْ تَشاءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشاءُ، بِيَدِکَ الْخَيْرُ، اِنَّکَ عَلى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يا ماجِدُ
جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے خوار کر دیتا ہے اور خیر خواہی صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے،

---

[1] البلد الأمین: ۲۶۴

يا جَوادُ، يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، يا بَطّاشُ يا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، يا فَعّالاً لِمَا يُرِيدُ، يا

اے صاحب سخاوت، اے تجلی، اے صاحب عظمت وکرم، اے بہت نیاوہ بخشنے والے، اے شدید پکڑ والے، اے ہر وہ چیز انجام دینے والے کہ جسے

ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ، يا رَؤُوفُ يا رَحِيمُ، يا لَطِيفُ يا حَيُّ حِينَ لا حَيَّ. أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

چاہتا ہے، اے صاحب قوت محکم، اے رؤوف، اے مہربان، اے لطف کرنے والے، اے وہ زندہ کہ جب کوئی بھی زندہ نہیں تھا میں تجھ سے تیرے

الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ، الَّذِي اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَ لَمْ يَطَّلِعْ

ہی ذخیرہ شدہ و پنہاں اسم کے ذریعہ طلب کرتا ہوں کہ جو زندہ و پائیدار ہے اور جسے تو نے اپنے علم غیب میں مخفی کیا اور کوئی بھی تیری مخلوق

عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُصَوِّرُ بِهِ خَلْقَكَ فِي الْأَرْحامِ

سے آگاہ نہیں ہے، اور میں تجھ سے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس سے تیری مخلوق رحم مادر میں بھی جس

كَيْفَ تَشاءُ، وَبِهِ تَسُوقُ إِلَيْهِمْ أَرْزاقَهُمْ فِي أَطْباقِ الظُّلُماتِ، مِنْ بَيْنِ الْعُرُوقِ وَالْعِظامِ

طرح چاہتا ہے ویسا ہی بنا دیتا، اور ان کی روزی کو تاریک طبقات میں رگوں اور ہڈیوں کے ذریعے بھی پہنچاتا ہے

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَلَّفْتَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِ أَوْلِيائِكَ، وَأَلَّفْتَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنّارِ،

اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ تو نے اپنے اولیاء کے دلوں میں محبت قائم کی، اور برف و آگ

لا هذا يُذِيبُ هذا، وَلا هذا يُطْفِئُ هذا. وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ

کو ایسے اکٹھا کیا کہ نہ آگ برف کو پگھلا سکتی ہے اور نہ برف آگ کو بجھا سکتی ہے، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس

الْمِياهِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَجْرَيْتَ بِهِ الْماءَ فِي عُرُوقِ النَّباتِ بَيْنَ أَطْباقِ الثَّرىٰ،

کے ذریعہ تو نے پانی کو ذائقہ عطا کیا، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے تو نے زمین کی تہہ میں نباتات کی

وَسُقْتَ الْماءَ إِلَى عُرُوقِ الْأَشْجارِ بَيْنَ الصَّخْرَةِ الصَّمّاءِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

جڑوں میں پانی جاری کیا، اور سخت پتھروں سے درخت کی جڑوں تک پانی پہنچایا، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس

كَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ الثِّمارِ وَأَلْوانَها. وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ تُبْدِئُ وَتُعِيدُ، وَأَسْأَلُكَ

کے ذریعہ تو نے پھلوں کو مختلف رنگ اور ذائقہ عطا کیا، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس سے آغاز کرتا ہے اور جس سے

بِاسْمِكَ الْفَرْدِ الْواحِدِ، الْمُتَفَرِّدِ بِالْوَحْدانِيَّةِ، الْمُتَوَحِّدِ بِالصَّمَدانِيَّةِ، وَأَسْأَلُكَ

اعادہ کرتا ہے، اور میں تجھے تیرے اس یکتا و بے نیاز اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، وہ اسم کہ جو یکتائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جو بے نیازی کے

بِاسْمِكَ الَّذِي فَجَّرْتَ بِهِ الْماءَ مِنَ الصَّخْرَةِ الصَّمّاءِ، وَسُقْتَهُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ.

لئے یگانہ ہے، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعہ تو نے سخت اور مجسم پتھروں سے پانی کو قوت سے جاری کیا اور

وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ خَلْقَکَ، وَرَزَقْتَهُمْ کَیْفَ شِئْتَ وَکَیْفَ شَاؤُوا،
جہاں چاہا جاری کیا، اور میں تجھے تیرے اس اسم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو نے اپنی مخلوقات کو خلق کیا، اور جس طرح تو نے چاہا اور
یامَنْ لایُغَیِّرُهُ الْأَیّامُ وَاللَّیالِي، أَدْعُوکَ بِمٰا دَعاکَ بِهِ نُوحٌ حِیْنَ نٰادٰاکَ فَأَنْجَیْتَهُ
جس طرح انہوں نے چاہا انہیں روزی عطا کی۔ اے وہ کہ جس میں روز و شب تبدیلی ایجاد نہیں کرتے، میں تجھے اسی دعا کے ذریعہ پکارتا ہوں کہ
وَمَنْ مَعَهُ،وَأَهْلَکْتَ قَوْمَهُ، وَأَدْعُوکَ بِمٰا دَعاکَ بِهِ إِبْرٰاهِیْمُ خَلِیْلُکَ حِیْنَ نٰادٰاکَ
جس سے نوح نے تجھے پکارا تو تو نے اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ نجات دی تھی اور اس کی قوم کو ہلاک کیا تھا، میں تجھے اس دعا کے ذریعہ پکارتا ہوں
فَأَنْجَیْتَهُ وَجَعَلْتَ النّٰارَ عَلَیْهِ بَرْداً وَسَلاٰماً، وَأَدْعُوکَ بِمٰا دَعاکَ بِهِ مُوْسٰی کَلِیْمُکَ
کہ جس سے تیرے خلیل ابراہیم نے پکارا تو تو نے اس کے لئے آگ کو سرد و سلامت کر دیا، میں تجھے اس دعا کے ذریعہ پکارتا ہوں کہ جس
حِیْنَ نٰادٰاکَ فَفَلَقْتَ لَهُ الْبَحْرَ فَأَنْجَیْتَهُ وَبَنِي إِسْرٰائِیْلَ، وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فِي
سے تیرے کلیم موسیٰ نے جب پکارا تو تو نے اس کے لئے دریا کو شگافتہ کر دیا اور اسے بنی اسرائیل کے ساتھ نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو دریائی
الْیَمِّ.وَأَدْعُوکَ بِمٰا دَعٰاکَ بِهِ عِیْسٰی رُوْحُکَ حِیْنَ نٰادٰاکَ فَنَجَّیْتَهُ مِنْ أَعْدٰائِهِ
میں غرق کر دیا، میں تجھے اس دعا کے ذریعہ پکارتا ہوں کہ جس سے تیری روح عیسیٰ نے جب تجھے پکارا تو تو نے اسے اس کے دشمنوں سے نجات دی
وَإِلَیْکَ رَفَعْتَهُ، وَأَدْعُوکَ بِمٰا دَعاکَ بِهِ حَبِیْبُکَ وَصَفِیُّکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ
اور اسے اپنی طرف بلا لیا، میں تجھے اسی دعا کے ذریعہ پکارتا ہوں کہ جسے تیرے حبیب، تیرے برگزیدہ اور تیرے نبی محمد (ان پر اور ان کی آل پر
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَمِنَ الْأَحْزٰابِ نَجَّیْتَهُ، وَعَلٰی أَعْدٰائِکَ نَصَرْتَهُ
خدا کا درود ہو) نے تجھے پکارا تو تو نے انہیں مثبت جواب دیا اور مشکل گروہوں سے نجات دی اور تو نے انہیں اپنے دشمنوں پر نصرت عطا کی۔
وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي إِذٰا دُعِیْتَ بِهِ أَجَبْتَ، یا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، یا مَنْ أَحٰاطَ
اور میں تیرے اس اسم سے پکارتا ہوں کہ جس سے تجھے پکارا جائے تو تو جواب دیتا ہے، اے صاحب خلق و امر، اے وہ کہ جو سب چیزوں
بِکُلِّ شَيْءٍ عِلْماً،یا مَنْ أَحْصٰی کُلَّ شَيْءٍ عَدَداً،یا مَنْ لاتُغَیِّرُهُ الْأَیّامُ وَاللَّیالِي،وَلاتَشْتَبِهُ
کے بارے میں جانتا ہے، اے وہ کہ جو سب چیزوں کی تعداد جانتا ہے، اے وہ کہ جس میں روز و شب تبدیلی ایجاد نہیں کر سکتے، اور مختلف
عَلَیْهِ الْأَصْوٰاتُ،وَلاتَخْفٰی عَلَیْهِ اللُّغٰاتُ،وَلایُبْرِمُهُ الْحٰاحُ الْمُلْحِّیْنَ.أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ
آوازیں اسے مشتبہ نہیں کر سکتیں جس سے لغات پوشیدہ نہیں ہیں، اصرار کرنے والوں کا اصرار اسے افسردہ نہیں کرتا، میں تجھ سے
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ، فَصَلِّ عَلَیْهِمْ بِأَفْضَلِ صَلَوٰاتِکَ
درخواست کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیج کہ جو تیری مخلوقات میں سے برگزیدہ ہیں، پس ان پر اپنے بہترین درود کے ذریعہ درود بھیج،

وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، الَّذِيْنَ بَلَّغُوا عَنْكَ الْهُدٰى،وَأَعْقَدُوا لَكَ

اور اپنے تمام نبیوں اور رسولوں پر درود بھیج کہ جنہوں نے تیری طرف سے بندوں کے لئے بطور کامل ہدایت بھیجی، اور تیری فرمانبرداری کا

الْمَوَاثِيْقَ بِالطَّاعَةِ، وَصَلِّ عَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ. يَا مَنْ لَايَخْلِفُ الْمِيْعَادَ أَنْجِزْ لِي

محکم عہد دیان کیا، اور اپنے تمام صالح و نیک افراد پر درود بھیج، اے وہ کہ جو وعدہ خلافی نہیں کرتا، مجھ سے کئے گئے وعدہ

مَا وَعَدْتَنِي، وَاجْمَعْ لِي أَصْحَابِي وَصَبِّرْهُمْ،وَانْصُرْنِي عَلٰى أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ رَسُوْلِكَ،

کو پورا فرما، میرے تمام دوستوں کو جمع کر دے اور انہیں صبر عطا فرما، تیرے اور تیرے رسول کے دشمنوں پر مجھے غلبہ اور کامیابی عطا فرما،

وَلَاتُخَيِّبْ دَعْوَتِي، فَإِنِّي عَبْدُكَ ، اِبْنُ عَبْدِكَ ، اِبْنُ أَمَتِكَ، أَسِيْرٌ بِيْنَ يَدَيْكَ،

میری دعا کو غیر مفید قرار نہ دے، کہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری کنیز کا فرزند ہوں، تیری بارگاہ میں اسیر ہوں،

سَيِّدِي أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلَيَّ دُوْنَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ،

اے میرے آقا! تو نے ایسے مقام و منزلت کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا اور اس کے ذریعہ مجھے اپنی کثیر مخلوق پر برتری و فضیلت عطا کی ہے،

أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُنْجِزَ لِيْ مَا وَعَدْتَنِي، اِنَّكَ أَنْتَ

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و صلوات بھیج اور مجھ سے کئے گئے وعدہ کو پورا فرما، بیشک تو سچا ہے اور وعدہ خلافی

الصَّادِقُ وَلَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

نہیں کرتا، اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۔ مہج الدعوات:۹۱، البلد الأمین:۲۶۵

﴿۱۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قنوت میں تیسری دعا

مرحوم آیت اللہ سید نصر اللہ مستبط[1] کہتے ہیں:

میں نے امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو نماز کی حالت میں دیکھا اور آنحضرتؑ کی دلنشین دعا کو غور سے سنا۔ میں نے سنا کہ آنحضرتؑ اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ مُعٰاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيٰانَ قَدْ عٰادىٰ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طٰالِبٍ، فَالْعَنْهُ لَعْناً وَبِيلاً!

پروردگارا!! بیشک معاویہ بن ابی سفیان نے علی بن ابیطالب علیہما السلام سے دشمنی و عداوت کی، پس اس پر شدت سے لعنت کر۔

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

نماز جمعہ کے قنوت میں دعا

ابن مُتھاحل کہتے ہیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا؟ تم نماز جمعہ کے قنوت میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہی دعائیں پڑھتا ہوں جو لوگ پڑھتے ہیں۔

۱۔ معجم رجال الفکر و الادب في النجف خلال ألف عام: ۳/۱۱۹۹

حضرت نے فرمایا: وہ لوگ جو دعا پڑھتے ہیں اسے نہ پڑھو بلکہ قنوت میں یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ عَبْدَكَ وَخَلِيْفَتَكَ بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ أَنْبِيَائَكَ وَرُسُلَكَ، وَحُفَّهُ

پروردگارا جس وسیلہ سے تو نے اپنے نبیوں اور رسولوں کے امور کی اصلاح کی اسی سے اپنے عبد او جانشین (امام زمانہ) کی اصلاح فرما،

بِمَلَائِكَتِكَ، وَأَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مِنْ عِنْدِكَ، وَاسْلُكْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

اور اپنے فرشتوں کے ساتھ گرداگرد اس کا فرا نگہبان رہا اور اپنی جانب سے روح القدس کے ذریعہ اس کی تائید فرما، اور اس کی سامنے اور پس

رَصَداً يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، وَأَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً، يَعْبُدُكَ لَايُشْرِكُ بِكَ

پشت سے نگہبانی فرما، اور اسے ہر بدی و شر سے بچا، اور خوفناک حالات کے بعد اسے امن میں بدل دے تا کہ وہ تیری عبادت کرے

شَيْئاً، وَلَاتَجْعَلْ لِأَحَدٍمِنْ خَلْقِكَ عَلَى وَلِيِّكَ سُلْطَاناً، وَأْذَنْ لَهُ فِي جِهَادِ عَدُوِّكَ

اور کسی کو تیرا شریک قرار نہ دے، اور تیری مخلوق میں سے کسی کو تیرے ولی پر سلطان قرار نہ دے، اور اسے اجازت دے تا کہ وہ تیرے

وَعَدُوِّهِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ اَنْصَارِهِ، اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1]

اور اپنے دشمن سے جہاد کرے اور مجھے آنحضرت کے انصار میں سے قرار دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۳۶۲، جمال الاسبوع: ۲۵۶، بحار الأنوار: ۲۵۱/۸۹، ابواب الجنات: ۱۸۳

تیسرا باب

نماز کے بعد کی دعائیں

تیسرا باب

نماز کے بعد کی دعائیں

﴿۱﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

کتاب ''جمال الصالحین'' میں ہمارے آقا و مولا امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

شیعوں پر ہمارے حقوق میں سے یہ ہے کہ ہر واجب نماز کے بعد اپنے ہاتھ سے ٹھڈی پکڑ کر تین مرتبہ کہیں:

یا رَبَّ مُحَمَّدٍ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، یا رَبَّ مُحَمَّدٍ اِحْفَظْ غَیْبَةَ مُحَمَّدٍ، یا رَبَّ مُحَمَّدٍ اِنْتَقِمْ لابْنَةِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلام۔[1]

اے محمد کے ربّ! آل محمد کو جلد کشائش عطا فرما، اے محمد کے ربّ! محمد کی غیبت میں (دین کی) حفاظت فرما، اے محمد کے ربّ! ربّ! بنت محمد علیہا السلام کا انتقام لے۔

۱۔ مکیال المکارم: ۲/۷

﴿۲﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ہر واجب نماز کے بعد کی دوسری دعا

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب واجب نماز سے فارغ ہو تو کہو:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً، وَبِالْقُرْآنِ كِتَاباً، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں اس پر راضی ہوں کہ اللہ میرا ربّ ہے، اسلام میرا دین ہے، قرآن میری کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی

وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيّاً، وَبِعَلِيٍّ وَلِيّاً، وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ

ہیں اور علی میرے ولی ہیں اور حسن و حسین اور علی بن حسین اور محمد بن علی

عَلِيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى، وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ،

اور جعفر بن محمد ،اور موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ اور محمد بن علی

وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَئِمَّةَ. أَللّٰهُمَّ

اور علی بن محمد اور حسن بن علی اور حجت بن الحسن بن علی میرے امام ہیں ۔ پروردگارا! تیرے ولی حضرت حجت ہیں پس ان کی سامنے سے

وَلِيُّكَ الْحُجَّةُ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ

پشت سے، دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے، اوپر سے اور نیچے سے حفاظت فرما، ان کی عمر کو طولانی فرما، اور انہیں اپنے امر پر قیام

وَمِنْ تَحْتِهِ، وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ، وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ، الْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ، وَأَرِهِ مَا

کرنے والا قرار دے، تا کہ تیرے دین کا مددگار رہے، اور وہ جسے دوست رکھتا ہے اور جو اس کے لئے نور چشم کا باعث ہے، وہ اس کے

يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَفِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ، وَأَرِهِمْ

اپنے لئے اور اس فرزندوں، خاندان، مال، اس کے شیعوں اور اس اور اس کے دشمنوں کے لئے اسے دکھا دے اور اس کے دشمن اس کے بارے

مِنْهُ مَا يَحْذَرُونَ، وَأَرِهِ فِيهِمْ مَا يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَاشْفِ بِهِ صُدُورَنَا

میں جو کچھ کرتے ہیں وہ بھی اسے دکھا دے اور آنحضرت اپنے دشمنوں کے بارے میں جو پسند کرتے ہیں وہ انہیں دکھا دے کہ جو ان کے لئے نور چشم

وَصُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ.

ہے، ہمارے اور مومنین کے سینوں کو ان کے طفیل شفا دے۔

اس حدیث شریف سے ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے ہر واجب نماز کے بعد دعا کرنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے لئے دعائے تشرف

روایت ہوئی ہے: جو شخص بھی ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اور اس عمل کو پابندی سے انجام دیتا رہے تو اس کی عمر اتنی طولانی ہو جائے گی کہ اپنی زندگی سے تھک جائے گا اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوگا اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أَللّٰهُمَّ إِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ

پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج، پروردگارا! بیشک تیرے سچے اور مورد تائید رسول (ان پر اور ان کی آل پر درود ہو) نے فرمایا

صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ

ہے کہ بیشک تو نے فرمایا: میں نے جن کاموں کو بھی انجام دیا ان کی انجام دہی میں تردد کا شکار نہیں ہوا

رُوْحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ

مثلاً اپنے بندۂ مؤمن کی روح قبض کرنا کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کی ناراحتی و بے چینی کو پسند نہیں کرتا۔ خدایا! محمد و آل محمد

مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ لِوَلِيِّكَ الْفَرَجَ، وَالنَّصْرَ وَالْعَافِيَةَ، وَلَا تَسُؤْنِي فِي نَفْسِي، وَلَا فِي فُلَانٍ.

پر درود بھیج، اور اپنے ولی کے امور نصرت اور عافیت میں جلد کشائش عطا فرما، میرے فلاں کے لئے ناراحتی قرار نہ دے۔

فرمایا: فلاں کی جگہ پر جس کا بھی نام لینا چاہتے ہو لو۔[2]

۱۔ مکیال المکارم: ۱۳/۲، اور اسی طرح "تنزیہ الزاہد ۹۱" میں وارد ہوا ہے۔

۲۔ مکارم الاخلاق: ۳۵/۲.....

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کی دعا

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو بھی ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے عالم خواب یا بیداری میں حضرت امام حجت بن الحسن علیہما السلام کی زیارت کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، أَيْنَمَا كَانَ وَحَيْثُمَا كَانَ، مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ

پروردگارا! ہمارے مولا صاحب الزمان جہاں کہیں بھی ہوں، جیسے بھی ہوں، زمین کے مشرق و مغرب میں، اس کے بیابانوں

وَمَغَارِبِهَا، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، عَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ، وَعَنْ وُلْدِي وَإِخْوَانِي التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ

اور پہاڑوں میں، میری طرف سے اور میرے والدین، میرے فرزندوں اور میرے بھائیوں کی طرف سے ان تک خدا کی مخلوقات کی تعداد

عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ، وَزِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ، وَمَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ، وَأَحَاطَ عِلْمُهُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ

اور عرش الٰہی کی سنگینی، اور اس کی کتاب میں احصا کی ہوئی اور ان چیزوں کے برابر درود پہنچا کہ جن پر اس کا علم محیط ہے۔ خدایا! بیشک میں

فِي صَبِيْحَةِ هٰذَا الْيَوْمِ، وَمَا عِشْتُ فِيْهِ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِي، عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي،

آج کے دن کی صبح اور اپنی زندگی کے دوسرے دنوں میں ان کی طرف سے مجھ پر عائد ہونے والے عہد و پیمان کی تجدید کرتا ہوں،

لَا أَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا أَزُوْلُ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَنُصَّارِهِ الذَّابِّيْنَ عَنْهُ، وَالْمُمْتَثِلِيْنَ

ہرگز اس بیعت سے روگرداں نہیں ہوں گا۔ خدایا! مجھے ان کے انصار اور دفاع کرنے والے جانثاروں میں سے قرار دے، اور ان میں

لِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيْهِ فِي أَيَّامِهِ، وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ. أَللّٰهُمَّ فَإِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

سے کہ جن کی حکومت کے دوران ان کے امر و نہی کو نافذ کریں نیز ان کے رکاب شہداء میں سے قرار دے۔ خدایا! اگر ان کے میرے

.....

.....مصباح المتہجد: ۵۸۰، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۱۷۸، تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

اَلْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي،
درمیان موت نے فاصل پیدا کردیا کہ جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے حتمی وقطعی قرار دیا ہے ہ،پس مجھے اس حال میں میری قبر سے نکال
شاهِراً سَيْفِي، مُجَرِّداً قَناتِي، مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدّاعِي فِي الْحاضِرَةِ وَالْبادِي. اَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ
میرا کفن کمر پر بندھا ہواور اپنی شمشیر اٹھائی ہو،میرا نیزہ تیار ہواور شہر یا صحرا میں دعوت دینے والوں کی دعوت پر لبیک کہوں ۔خدایا! مجھے
الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ، وَاكْحُلْ بَصَرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ
راہ گشا طلعت وحمید چہرہ دکھادے،اور مجھ پر اس کی نگاہ سے آنکھوں میں سرمہ لگا دے،اور اس کی کشائش میں تعجیل فرما،اور اس کے خروج
أَللّٰهُمَّ اشْدُدْ أَزْرَهُ، وَقَوِّ ظَهْرَهُ، وَطَوِّلْ عُمْرَهُ، وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلادَكَ، وَأَحْيِ بِهِ
میں آسانی فرما۔خدایا! اس کی پشت کو محکم فرما،اس کی کمر کو قوی کر،اس کی عمر کو طولانی فرما، خدا! اس کے ذریعے اپنی زمینوں کو آباد کر اور اس
عِبادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِما كَسَبَتْ
کے بندوں کو زندہ کر، کیونکہ تو نے فرمایا ہے جب کہ تیرا قول حق ہے "لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی بنا پر فساد خشکی اور تری ہر جگہ غالب
أَيْدِي النّاسِ﴾[1] فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، اَلْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُولِكَ
آگیا ہے" پس خدایا! اپنے ولی اور اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کو کہ جو تیرے رسول کا ہم نام ہے (ان پر اور ان کی آل پر
صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى لا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْباطِلِ إِلّا مَزَّقَهُ، وَيَحِقَّ اللّٰهُ الْحَقَّ
تیرے درود ہوں)ہمارے لئے ظاہر فرما تا کہ باطل میں سے کوئی چیز بھی نہ ملے مگر یہ کہ وہ اسے پارہ کردے،اور خدا اپنے کلمات سے
بِكَلِماتِهِ وَيُحَقِّقَهُ. أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِظُهُورِهِ، إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً
حق کو ثابت کرے۔ خدایا! ان کے ظہور کے ذریعے اس امت سے اس گرفتاری اور غم واندوہ کو برطرف فرما، بیشک وہ (مخالفین) اسے دور
وَنَراهُ قَرِيباً، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ[2]
دیکھتے ہیں اور ہم قریب دیکھتے ہیں،اور خدا محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیجے۔

۱۔سورۂ روم،آیت:۴۱
۲۔بحارالأنوار:۹۶/۱۴۱

﴿۵﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

سید علی بن طاؤس کتاب ''مصباح الزائر'' میں لکھتے ہیں:

یہ ایسی دعا ہے کہ جس کے ذریعہ ہر روز نماز صبح کے بعد ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلانا صاحِبَ الزَّمانِ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ،

پروردگارا! ہمارے مولا صاحب الزمان (ان پر خدا کا درود ہو) تک مشرق ومغرب میں، خشکی اور دریا میں، بیابانوں اور

فِي مَشارِقِ الْاَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ، وَعَنْ

پہاڑوں میں تمام مؤمنین اور مؤمنات کی طرف سے اور ان میں سے زندہ اور مردہ افراد کی طرف سے اور میرے والدین، میرے

والِدَيَّ وَوُلْدِي، وَعَنِّي مِنَ الصَّلَواتِ وَالتَّحِيّاتِ، زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ، وَمِدادَ كَلِماتِهِ

فرزندوں کی طرف سے اور میری طرف سے عرش الٰہی کی سنگینی اور اس کے کلمات کی وسعت وگسترش، اور اس کی رضائیت کی انتہا اور

وَمُنْتَهىٰ رِضاهُ، وَعَدَدَ ما أَحْصاهُ كِتابُهُ، وَأَحاطَ بِهِ عِلْمُهُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُجَدِّدُ لَهُ فِي هٰذَا

اس مقدار کے برابر درود وتحیات پہنچا کہ جو اس کی کتاب میں احصا شدہ ہے اور جن پر اس کا علم محیط ہے۔ خدایا! بیشک میں آج کے دن

الْيَوْمِ، وَفِي كُلِّ يَوْمٍ، عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً (لَهُ) فِي رَقَبَتِي. اَللّٰهُمَّ كَما شَرَّفْتَنِي بِهٰذَا

اور ہر دن ان کی طرف سے مجھ پر عائد ہونے والے (زبانی) عہد، (قلبی) پیمان اور (عملی) بیعت کی تجدید کرتا ہوں۔ خدایا! جس طرح

التَّشْرِيفِ، وَفَضَّلْتَنِي بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ، وَخَصَصْتَنِي بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ، فَصَلِّ عَلىٰ مَوْلايَ

تو نے مجھے اس شرافت سے سرفراز کیا اور یہ فضیلت وبرتری عطا کی اور مجھ سے یہ نعمت خاص کی، پس میرے مولا وآقا صاحب الزمان پر

وَسَيِّدِي صاحِبِ الزَّمانِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصارِهِ وَأَشْياعِهِ، وَالذّابِّيْنَ عَنْهُ، وَاجْعَلْنِي مِنَ

درود بھیج اور مجھے ان کے یار وانصار، پیروکاروں اور ان کا دفاع کرنے والوں میں سے قرار دے، مجھے ان کے ہم رکاب شہادت طلب

الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، طائِعاً غَيْرَ مُكْرَهٍ، فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّ أَهْلَهُ فِي كِتابِكَ،

کرنے والوں میں سے قرار دے کہ جو مکمل شوق سے شہادت طلب کرتے ہیں نہ کہ جبر سے، اور ان کی صف میں جن کی صفت میں تو نے

فَقُلْتَ ﴿صَفّاً كَأَنَّهُمْ بُنْيانٌ مَرْصُوصٌ﴾ اِعَلى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ

کہا ہے "گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواروں کی مانند ہیں" تیری، تیرے رسول اور ان کی آل (ان پر درود وسلام ہو) کے فرمانبردار ہیں۔

السَّلامُ. اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ بَيْعَةٌ لَهُ فِي عُنُقِي اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ. ۲

پروردگارا!! یہ میری گردن پر روز قیامت تک ان کی بیعت ہے۔

﴿۶﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دعا

شیخ بہائیؒ نماز صبح کی تعقیبات میں بیان فرماتے ہیں: اپنی داڑھی کو دائیں ہاتھ سے پکڑیں اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی آسمان کی طرف اٹھائیں اور ساتھ مرتبہ کہیں:

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

اے محمدؐ اور آل محمدؐ کے پروردگار! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج

وَعَجِّلْ فَرَجَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. ۳

اور محمدؐ وآل محمدؐ کو جلد گشائش عطا فرما۔

۱۔ سورۂ صف، آیت: ۴

۲۔ زاد المعاد: ۲۸۷، مصباح الزائر: ۴۵۴.

کچھ بزرگوں نے اسے باب زیارت میں نقل کیا ہے کیونکہ یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کرنے اور آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے مترادف ہے۔

۳۔ مفتاح الفلاح: ۲۰۶، مصباح المتہجد: ۵۳ (کچھ فرق کے ساتھ)

﴿۷﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا

''منہاج العارفین'' میں ذکر ہوا ہے: یہ مستحب ہے کہ نمازی صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ کہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ'' ۱

پروردگارا! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور ان کو جلد گشائش عطا فرما

﴿۸﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی ایک اور دعا

علامہ مجلسیؒ نے کتاب ''المقباس'' میں نماز صبح کی تعقیب میں روایت کیا ہے:

کوئی بھی بات کرنے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ کہے:

یارَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ. ۲

اے میرے پروردگار! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور ان کو جلد گشائش عطا فرما اور مجھے آتش سے آزاد فرما،

۱۔ منہاج العارفین: ۱۰۸

۲۔ مکیال المکارم: ۲/۱۳

﴿۹-۱۱﴾

شدید مشکلات سے نجات پانے کے لئے

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعائیں

مرحوم محدث نوری کتاب ''دارالسلام'' میں لکھتے ہیں:

جلیل القدر عالم جناب حاج ملا فتح علی سلطان آبادیؒ نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں: مقدس فاضل آخوند ملا محمد صادق عراقیؒ نہایت ہی فقر وتنگدستی اور شدید پریشانی کے عالم میں زندگی گذار رہے تھے۔ مشکلات انہیں امان نہ دیتی تھی اور ایک عرصہ سے ان مشکلات سے رہائی کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا یہاں تک کہ ایک دن خواب میں صحراء کے اندر ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کا بڑا سا قبہ بھی تھا۔

شیخ نے پوچھا: یہ خیمہ کس کا ہے؟

جواب ملا: یہ خیمہ مظلوموں اور بیکسوں کے مسیحا اور ان کی فریاد سننے والے امام منتظر حجت قائم حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا خیمہ ہے۔

شیخ تیزی سے اس کی طرف گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کے سارے دردوں کا علاج وہیں تھا۔

اور جب بیکسوں کی اس پناہ گاہ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے تو روزگار کی سختی اور اہل وعیال کی فقر وپریشان حالی بیان کی اور آنحضرتؑ سے دعا کی درخواست کی تا کہ مشکلات اور پریشانیوں سے چھٹکارہ ملے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے فرزندوں میں سے ایک سید کے حوالے کیا اور اشارہ سے سید اور ان کا خیمہ دکھایا۔

مقدس فاضل آنحضرتؑ کے خیمہ سے نکل کر اس سید کے خیمہ کی طرف چلے جہاں حضرتؑ نے

اشارہ فرمایا تھا۔اچانک معتمداور دانشور سید محمد سلطان آبادیؒ (ناقل کے والد) کو دیکھتے ہیں جو سجادہ پر بیٹھے دعاوقرائت قرآن میں مشغول ہیں۔

سلام کے بعد آنحضرتؑ نے جس امر کے لئے ان کے حوالہ کیا تھا ان سے بیان کیا، انہوں نے ایسی دعا تعلیم فرمائی جوان کی تختی و پریشانی کو دور کردے اوران کے رزق وروزی میں اضافہ کردے۔

جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو انہیں دعایاد ہوچکی تھی۔اس بزرگ سید کے گھر کی طرف چل پڑے حالانکہ اس خواب سے پہلے ان کا سید سے کوئی اچھا رابطہ نہ تھا اوران سے اس طرح کنارہ کش تھے کہ جس کا یہاں ذکر نہیں کیا جاسکتا۔

جب اس بزرگ سید کے گھر داخل ہوئے تو وہ اسی حالت میں تھے کہ جس حالت میں انہیں خواب میں دیکھا تھا۔اسی طرح جانماز پر بیٹھے ذکر خدا و استغفار میں مشغول تھے۔سلام کیا اور سید نے جواب دیا اور دیکھ کر مسکرائے، گویا وہ اس سارے واقعہ سے باخبر ہیں اوراس راز سے واقف ہیں ان سے پھر وہی سوال کیا جو خواب میں کیا تھا اور سید نے پھر وہی دعا تعلیم کی جو خواب میں تعلیم فرمائی تھی۔

شیخ نے کچھ مدت کے لئے یہ دعا پڑھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا نے ان کی طرف رخ کیا اور مشکلات دور ہوگئیں۔

محدث نوریؒ کہتے ہیں: ہمارے استاد سید کے خاص احترام اوران کے بلند مقام کے قائل تھے اوران کی تعریف کرتے تھے۔آخری عمر میں انہوں نے سید سے ملاقات کی اوران کی شاگردی میں آگئے۔

عالم خواب اور بیداری میں سید نے شیخ کو تین چیزیں تعلیم فرمائیں:

۱۔طلوع فجر کے بعد سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستّر مرتبہ کہے: "یا فَتّاحُ"

مرحوم کفعمیؒ "کتاب المصباح" میں لکھتے ہیں: جو بھی یہ عمل انجام دے گا، پروردگار عالم اس کے دل سے حجاب اور پردوں کو اٹھادے گا۔

۲۔شیخ کلینیؒ نے کتاب ''کافی'' میں یہ روایت ذکر کی ہے: پیغمبر اسلامؐ کا ایک صحابی ایک مدت تک آنحضرتؐ کی خدمت میں نہ آیا اور جب ایک عرصہ کے بعد آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

کس چیز کی وجہ سے تم ایک عرصہ سے ہماری زیارت کو نہیں آئے؟

اس نے عرض کیا: بیماری وفقر کی وجہ سے نہ آ سکا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی دعا تعلیم دوں کہ تمہاری بیماری اور فقر دور ہو جائے؟ اس نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! حضرتؐ نے فرمایا: کہو:

لاٰ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ (الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لاٰيَمُوْتُ،

نہیں ہے کوئی حرکت وقوت نہیں ہے مگر وہ جو پروردگار (بلند وبرتر) سے ملتی ہے، میں نے اس زندہ خدا پر توکل کیا کہ جس کے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ (صاحِبَةً وَلاٰ) وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، وَ

لئے موت نہیں ہے اور حمد اس خدا کے لئے ہے کہ جس کی کوئی اولاد نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی اس کی سلطنت میں اس کا شریک ہے، اور

لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْراً.

نہ ہی اس کے عجز کے کوئی اس کا مددگار ہے اور تم کبریائی بیان کیا کرو۔

راوی کہتا ہے: کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ صحابی آیا اور کہنے لگا:

اے رسول خداؐ! پروردگار عالم نے میری بیماری وفقر دور کر دیا ہے۔

۳۔شیخ ابن فہد حلیؒ نے ''عدۃ الداعی'' میں رسول خداؐ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

جو بھی نماز صبح کے بعد اس دعا کو پڑھے اور بارگاہ خدا میں دست حاجت و نیاز بلند کرے تو پروردگار عالم جلد ہی اس کی حاجت کو پوری فرمائے گا اور اس کے تمام مہم کاموں کو پورا کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ

اللہ کے نام سے شروع اور خدا محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجے، اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں، بیشک خدا بندوں کو دیکھتا ہے

بِالْعِبادِ، فَوَقاهُ اللّٰهُ سَيِّئاتِ ما مَكَرُوا، لاٰ اِلٰهَ اِلّاٰ اَنْتَ، سُبْحانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمِيْنَ،

پس خدا اس شخص کو لوگوں کی پیدا کی ہوئی برائیوں سے بچائے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پاک ہے تیری ذات اور بیشک میں ظالموں

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

میں سے تھا تو ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم مؤمنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں، اور ہمارے لئے خدا

فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ، وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

کافی اور بہتر ذمہ دار ہے، پس خدا کے فضل و احسان سے اس حال میں نعمت ملی کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی، جو اللہ چاہے وہ ہوگا، اور نہیں

بِاللّٰهِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ، مَا شَآ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ. حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ

کوئی حرکت و قوت مگر جو اللہ سے ملتی ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوگا نہ وہ جو لوگ چاہیں، جو اللہ چاہے وہ ہوگا اگر چہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں

الْمَرْبُوْبِيْنَ، حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ

میرے لئے پلنے والوں کی بجائے پالنے والا کافی ہے، میرے لئے مخلوق کی بجائے خالق کافی ہے، میرے لئے رزق پانے والوں کی

اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، حَسْبِيَ مَنْ هُوَ حَسْبِيَ، حَسْبِيَ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيَ، حَسْبِيَ مَنْ

بجائے رزق دینے والا کافی ہے، میرے لئے عالمین کو پالنے والا اللہ کافی ہے، میرے لئے کافی ہے وہ جو میرے لئے کافی ہے، میرے

كَانَ مُذْ كُنْتُ (لَمْ يَزَلْ) حَسْبِيَ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

لئے کافی ہے جو ہمیشہ سے کافی ہے، میرے لئے کافی ہے جو کافی ہے جب سے میں ہوں اور کافی رہے گا میرے لئے، کافی ہے میرے

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

لئے وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دعا ان دعاؤں میں سے ہے جسے پابندی کے ساتھ پڑھنے کا خیال رکھا جائے اور فہم و نقل اور روایت بھی قول کی صداقت پر گواہ ہے۔[1]

۱۔ دار السلام: ۲/۲۶۶

﴿۱۲﴾

ہر روز صبح اور ظہر کی نماز کے بعد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو بھی روز جمعہ اور ہر دن صبح اور ظہر کی نماز کے بعد یہ ذکر کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ"

پروردگارا! محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کو جلد کشائش عطا فرما۔

تو وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کو درک کئے بغیر نہیں مرے گا۔[1]

﴿۱۳﴾

ہر روز ظہر کی نماز کے بعد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

کتاب ''فلاح السائل'' میں ذکر ہوا ہے: حضرت امام صادق علیہ السلام کی پیروی میں نماز ظہر کی اہم تعقیبات میں سے ایک حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ہے، وہ امامؑ جن کے آنے

۱۔ مصباح المتہجد: ۳۶۸، البحار: ۸۶/۷۷ اور ۸۹/۳۶۳، العبیۃ الصادقیۃ: ۱۲۹ میں وارد ہوا ہے کہ اس صلوات کو سو مرتبہ پڑھیں۔

کی خوشخبری حضرت رسول خداؐ نے صحیح ترین روایات میں بیان فرمائی ہے اور آخری زمانے میں ان کے ظہور کا وعدہ دیا ہے کہ آنحضرتؑ آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔

محمد بن رہبان دیبلی نے روایت کی ہے:

ابوعلی محمد بن حسن بن محمد بن جمہور قمی کہتے ہیں:

میرے باپ نے اپنے باباب محمد بن جمہور سے اور انہوں نے احمد بن حسین سکّری سے اور انہوں نے عباد بن محمد مدائنی سے نقل کیا ہے: میں مدینہ منورہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا، میں نے دیکھا کہ آنحضرتؑ ظہر کی نماز تمام کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے کہہ رہے ہیں:

يا سامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يا جامِعُ (كُلَّ)، فَوْتٍ)، يا بارِئَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ، يا

اے ہر آواز سننے والے، اے (ہر بابود ہونے والے کو جمع کرنے والے، اے موت کے بعد ہر نفس و جان کو خلق کرنے والے

باعِثُ، يا وارِثُ، يا سَيِّدَ السّادَةِ، يا اِلٰهَ الْآلِهَةِ، يا جَبّارَ الْجَبابِرَةِ، يا مَلِكَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ،

اے باعث، اے وارث، اے آقاؤں کے آقا، اے معبودوں کے معبود اے غلبہ پانے والوں پر غالب، اے دنیا و آخرت کے بادشاہ، اے

يا رَبَّ الْأَرْبابِ، يا مَلِكَ الْمُلُوكِ. يا بَطّاشَ، يا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، يا فَعّالاً لِما

اے پالنے والوں کے پالنے والے، اے بادشاہوں کے بادشاہ، اے بہت زیادہ سختی گیری کرنے والے، اے اپنے ارادہ کے مطابق انجام

يُرِيدُ، يا مُحْصِيَ عَدَدِ الْأَنْفاسِ وَنَقْلِ الْأَقْدامِ، يا مَنِ السِّرُّ عِنْدَهُ عَلانِيَةٌ، يا مُبْدِئُ، يا

دینے والے، اے نفسوں کی تعداد اور قدموں کی نقل و حرکت کو شمار کرنے والے، اے وہ جس کے سامنے مخفی بھی آشکار ہیں، اے خلقت کا

مُعِيدُ. أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلى خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ

آغاز کرنے والے، اے پلٹانے والے، میں تیری مخلوقات میں سے تیری برگزیدہ بندوں پر تیرے حق کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں، اور

عَلى نَفْسِكَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَأَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ

اس حق کے طفیل کہ جو تو نے ان کے لئے خود پر لازم کیا ہے کہ محمد اور آپ کی اہلبیت (ان پر سلام ہو) پر درود بھیج، اور اسی ساعت، اسی

السّاعَةَ السّاعَةَ بِفِكاكِ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ. وَأَنْجِزْ لِوَلِيِّكَ وَابْنِ نَبِيِّكَ الدّاعِيَ إِلَيْكَ

ساعت مجھ پر احسان فرما کر مجھے آگ سے نجات دے، اپنے ولی اور تیرے اذن سے تیری طرف دعوت دینے والے نبی کے فرزند کے

بِإِذْنِکَ، وَأَمِیْنِکَ فِي خَلْقِکَ، وَعَیْبَتِکَ فِي عِبَادِکَ، وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ

لئے اپناوعدہ پورا فرما کر جو تیری مخلوق میں سے تیرا امانتدار، تیری بندوں میں سے تیری آنکھ، تیری مخلوقات پر تیری حجت ہے، ان پر تیرا

عَلَیْهِ صَلَوَاتُکَ وَبَرَکَاتُکَ وَعَدْهُ. اَللّٰهُمَّ أَیِّدْهُ بِنَصْرِکَ، وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَقَوِّ أَصْحَابَهُ

درود اور برکات ہوں۔ پروردگارا! اپنی نصرت سے ان کی تائید فرما، اور اپنے بندے کی نصرت و مدد فرما، اور اس کے اصحاب کو قوت عطا

وَصَبِّرْهُمْ، وَافْتَحْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَأَمْکِنْهُ مِنْ أَعْدَائِکَ

کر اور انہیں صبر عنایت فرما، اور ان کے لئے اپنی طرف سے نصرت کرنے والی قدرت قرار دے، اور اسے جلد راحت عطا فرما، اور اسے

وَأَعْدَاءِ رَسُوْلِکَ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اپنے اور اپنے رسول کے دشمنوں پر قدرت عطا فرما، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیا آپ نے اپنے لئے دعا فرمائی؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: نور آل محمد علیہم السلام کے لئے اور جو ان میں غائب ہے اور جو خدا کے حکم سے ان کے دشمنوں سے ان کا انتقام لے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! آنحضرتؑ کب قیام کریں گے؟

آنحضرت نے فرمایا: جب خداوند چاہے کہ جس کے ہاتھ میں خلقت اور امور ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا ان کے قیام و خروج کی کچھ علامات اور نشانیاں ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: ہاں! اس کی مختلف نشانیاں ہیں۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی نشانیاں ہیں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: زمین کے مشرق اور مغرب سے ایک پرچم بلند ہوگا اور اہل ''زوراء'' کو فتنہ پوری طرح گھیر لے گا اور میرے چچا حضرت زید کے بیٹوں میں سے ایک شخص یمن سے قیام کرے گا اور خانہ کعبہ کا پردہ تاراج ہوگا! اور جو خدا کی مشیت کا تقاضا ہوگا، وہی ہوگا۔[2]

۱۔ بحار الأنوار: ۶۲/۸، فلاح السائل: ۱۷۰، المصباح: ۴۸۰، البلد الأمین: ۲۷۔

۲۔ کمال الکارم: ۱۱/۲۔

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: اس دعا سے چند چیزیں استفادہ کی جاتی ہیں:

۱۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے حق میں دعا کرنا اور ظہر کی نماز کے بعد آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

۲حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے لئے دعا کرتے وقت ہاتھوں کو بلند کرنا مستحب ہے۔

۳۔حاجت طلب کرنے سے پہلے ائمہ اطہار علیہم السلام کو اپنا شفیع قرار دینا اور ان کے حق میں دعا کرنا مستحب ہے۔

۴۔دعا کے آغاز میں خدا کی حمد وثناء کرنا مستحب ہے۔

۵۔حاجت طلب کرنے سے پہلے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا مستحب ہے۔

۶۔استغفار کے ذریعہ خود کو گناہوں سے پاک کرنا تا کہ پاکیزہ دل کے ساتھ اجابت دعا کے لئے آمادہ ہو۔اس مطلب کی دلیل وشاہد دعا کا وہ فقرہ ہے جس میں امامؑ نے بخشش ،مغفرت اور آگ سے رہائی کے لئے درخواست کی ہے۔

۷۔ائمہ اطہار علیہم السلام کے کلام میں ''ولی مطلق'' (جب یہ کسی قید واضافہ کے بغیر ہو) سے مراد حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

۸۔آنحضرتؑ نے اصحاب وانصار کے حق میں دعا کرنا بھی مستحب ہے۔

۹۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے اعمال کے شاہد ہیں اور اس مطلب پر یہ جملہ ''آپ کی نگاہیں آپ کے چاہنے والوں پر ہیں'' دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے القابات میں سے ایک لقب نور آل محمد علیہم السلام ہے۔اس بارے میں متعدد روایت بھی موجود ہیں اور محقق نوریؒ نے ان میں سے بعض روایات کو اپنی کتاب ''نجم الثاقب'' میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف امیر المؤمنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے

علاوہ بقیہ ائمہ اطہار علیہم السلام سے افضل ہیں اور بعض روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۱۲۔خداوند عالم نے ان کو محفوظ رکھا ہے اور خدا نے اپنے اور اپنے پیغمبروں کے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے ان کے ظہور میں تاخیر کی ہے۔اس بارے میں بھی متواتر روایات موجود ہیں۔

۱۳۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے ظہور کا وقت اسرار الٰہی میں سے ہے، یہ مصلحت الٰہی کا تقاضا ہے اور اس بارے میں بھی متواتر روایات موجود ہیں۔

۱۴۔مذکورہ علامتیں اور نشانیاں حتمی نہیں ہیں کیونکہ اپنے کلام کے آخر میں فرماتے ہیں ''مشیت الٰہی جس بات کا تقاضا کرے گی، وہی ہوگا''۔[1]

﴿۱۴﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے عصر کی نماز کے بعد دعا

سید بن طاؤس کتاب ''فلاح السائل'' میں لکھتے ہیں: میرے مولا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے نماز عصر کے بعد تعقیبات میں سے سب سے بہترین تعقیب ہمارے مولا حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ہے۔

چنانچہ یحییٰ بن فضل نوفلی کہتے ہیں: میں بغداد میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا، آنحضرتؑ نے نماز عصر کے بعد اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور میں نے سنا کہ

۱۔کمال الکلام: ۱۱/۴

آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، اَلْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظّٰاهِرُ وَالْبٰاطِنُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ

تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تو ہی اوّل و آخر اور ظاہر و باطن ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں

أَنْتَ،اِلَيْكَ زِيٰادَةُ الْأَشْيٰاءِ وَنُقْصٰانِهٰا، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،خَلَقْتَ الْخَلْقَ بِغَيْرِ

ہے،تیرے ہی اختیار میں چیزوں کی زیادتی و کمی ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تو نے مخلوقات کو دوسروں کی مدد

مَعُوْنَةٍ مِنْ غَيْرِكَ،وَلاٰ حٰاجَةٍ اِلَيْهِمْ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،مِنْكَ الْمَشِيَّةُ وَاِلَيْكَ

کے بغیر اور دوسروں کی ضرورت کے بغیر خلق کیا،،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،مشیت تیری طرف سے ہے اور ابتدا

الْبَدْءُ. وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ ، قَبْلَ الْقَبْلِ وَخٰالِقُ الْقَبْلِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،

بھی تیری طرف سے ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تو ہر قبل سے پہلے تھا اور تو خالق قبل ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا

بَعْدَ الْبَعْدِ وَخٰالِقُ الْبَعْدِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، تَمْحُو مٰا تَشٰاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ

کوئی معبود نہیں ہے،تو ہر بعد کے بعد ہے اور تو خالق بعد ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تو جو چاہتا ہے محو یا اثبات کرتا ہے،اور

الْكِتٰابِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، غٰايَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَوٰارِثُهُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،

ام الکتاب تیرے پاس ہے،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،اور تو ہر چیز کی غایت و وارث ہے،و تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی

لاٰيَعْزُبُ عَنْكَ الدَّقِيْقُ وَلاَ الْجَلِيْلُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، لاٰيَخْفٰى عَلَيْكَ

معبود نہیں ہے،کوئی چھوٹی یا بڑی چیز تیری نظروں سے چھپ نہیں سکتی،اور تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،تجھ پر کوئی

اللُّغٰاتُ، وَلاٰتَتَشٰابَهُ عَلَيْكَ الْأَصْوٰاتُ. كُلَّ يَوْمٍ أَنْتَ فِي شَأْنٍ، لاٰ يَشْغَلُكَ شَأْنٌ عَنْ

لغت پوشیدہ نہیں ہے اور نہ کوئی آواز تجھے مشتبہ کر سکتی ہے،ہر دن تو ہی شان میں ہے،اور کوئی شان تجھے دوسری شان سے روک نہیں سکتی،

شَأْنٍ ، عٰالِمُ الْغَيْبِ وَأَخْفٰى، دَيّٰانُ الدِّيْنِ ، مُدَبِّرُ الْأُمُوْرِ، بٰاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ، مُحْيِ

غیب اور پنہاں کا جاننے والا،اعمال کا اجر و پاداش دینے والا،امور کا مدبر،قبروں میں موجود لوگوں کو برانگیزندہ،ہڈیوں کو زندہ کرنے

الْعِظٰامِ وَهِيَ رَمِيْمٌ.أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ، اَلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، اَلَّذِي

والے جب کہ وہ خاکستر ہو چکی ہوں۔میں تجھ سے تیرے پنہاں و ذکیرہ شدہ اسم کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ زندہ و پائندہ ہے،کہ جو بھی

لاٰيَخِيْبُ مَنْ سَأَلَكَ بِهِ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ الْمُنْتَقِمِ لَكَ

تجھے اس نام سے پکارے تو ناامید نہیں کرتا،محمد و آل محمد پر درود بھیج،اور تیرے دشمنوں سے انتقام لینے والے کے امور میں جلد گشائش

مِنْ أَعْدائِکَ، وَأَنْجِزْ لَهُ ماوَعَدْتَهُ، یا ذَا الْجَلالِ وَالْإِکْرام.

اور تو نے اس سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما، اے صاحب جلال واکرام۔

یحییٰ بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض: آپ نے کس کے لئے دعا فرمائی؟

فرمایا: مہدی آل محمد علیہم السلام کے لئے۔

پھر فرمایا: میرے والد اس وجود پر قربان ہوں! جس کا شکم اندر، ابرو ملی ہوئی اور پنڈلیاں پتلی ہیں وہ چہار شانہ ہیں، ان کا بدن طاقتور اور رنگ گندمی ہے، اور تہجد و شب زندہ داری کی وجہ سے رنگ زردی مائل ہے۔

میرے پدر اس پر قربان! جو رات کو سجدہ اور رکوع کے ذریعہ صبح تک گذارتا ہے۔

میرے والد اس پر قربان! کہ خدا کی راہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوتا اور جو مطلق تاریکی و اندھیرے میں ہدایت کا چراغ ہے۔

میرے والد اس پر قربان! کہ جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

فرمایا: جب شہر انبار میں سپاہیوں کو نہر فرات اور دجلہ کے کنارے دیکھو اور دیکھو کہ کوفہ کا پل منہدم ہو جائے، کوفے کے بعض گھر آگ میں جل جائیں تو اس وقت جو کچھ پروردگار عالم کی مشیت کے مطابق ہوا انجام دے گا، کسی کو امر خدا پر غلبہ نہیں ہے اور اس کے حکم کو ٹالا نہیں جا سکتا۔[1]

۱۔ فلاح السائل: ۱۹۹، المصباح: ۵۱۱، البلد الأمین: ۳۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

﴿۱۵﴾

نماز شب کی پہلی دو رکعتوں کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: نماز شب کی شروع کی دو رکعتوں کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَ لَمْ يُسْأَلْ مِثْلُكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ مَسْأَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَ مُنْتَهٰى

خدایا! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جب کہ کوئی بھی تیری مانند نہیں ہے جس سے سوال کیا جائے تو سائلین کی درخواستوں کا محل ہے اور

رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ، أَدْعُوْكَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُكَ، وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ وَلَمْ يُرْغَبْ إِلٰى مِثْلِكَ،

مشتاق لوگوں کا انتہائے شوق ہے، میں تجھے پکارتا ہوں جب کہ کوئی بھی تیری طرح نہیں ہے کہ جسے پکارا جائے، میں تیرا مشتاق ہوں اور کوئی بھی

أَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ أَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ الْمَسَائِلِ

تیری طرح نہیں ہے کہ جس کا مشتاق ہوا جائے، تو مضطروں کی استجابت کرنے والا اور رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم ہے، میں

وَأَنْجَحِهَا وَأَعْظَمِهَا، يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَبِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى، وَأَمْثَالِكَ

تجھ سے ہی اپنی افضل، کامیاب اور بزرگ چاہتوں کا سوال کرتا ہوں، اے خدا، اے بخشنے والے، اے رحم کرنے والے، اور تیرے نیک حسن ناموں

الْعُلْيَا، وَنَعِمِكَ الَّتِي لَاتُحْصٰى وَبِأَكْرَمِ أَسْمَائِكَ عَلَيْكَ، وَأَحَبِّهَا إِلَيْكَ، وَأَقْرَبِهَا

تیرے بلند مرتبہ مثل اور تیری نعمتوں کے ذریعہ کہ جنھیں کوئی شمار نہیں کر سکتا، اور تیرے اکرم اسماء اور ان میں سے تیرے نزدیک محبوب ترین اور وسیلہ

مِنْكَ وَسِيْلَةً، وَأَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً، وَأَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَاباً، وَأَسْرَعِهَا فِي الْأُمُوْرِ

ہونے کے اعتبار سے سب سے قریب، اور منزلت کے لحاظ سے تیرے نزدیک سب سے شریف، اور تیری نزدیک ثواب کے لحاظ سے فروان، اور

إِجَابَةً، وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْأَكْبَرِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَعْظَمِ الْأَكْرَمِ، اَلَّذِي تُحِبُّهُ وَ

امور میں اجابت کے لحاظ سے سریع، اور تیرے پنہاں، بزرگ، عزیز ترین، بزرگوار ترین، عظیم ترین، اور اسم سے زیادہ کرم والے

تَهْوَاهُ، وَتَرْضٰى بِهِ عَمَّنْ دَعَاكَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ لَاتَحْرِمَ

ناموں کا واسطہ کر جنھیں تو پسند کرتا ہے اور جو تجھے ان اسماء سے پکارے تو ان سے راضی ہوتا ہے اور اس کی دعا مستجاب کرتا ہے، اور تم پر

سائِلَکَ وَلاتَرُدَّهُ. وَبِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ فِي التَّوْرٰاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْآنِ
سزاوار ہے کہ اپنے پکارنے والے کو محروم نہ کرے اور اسے رد نہ کرے، اور تجھے ہر اس کا واسطہ کہ جو تیرے لئے توریت، انجیل، زبور
الْعَظِيْمِ، وَبِکُلِّ اسْمٍ دَعاکَ بِهِ حَمَلَةُ عَرْشِکَ وَمَلائِکَتُکَ، وَأَنْبِياؤُکَ وَرُسُلُکَ،
اور قرآن عظیم میں موجود ہے اور ہر اس اسم کا واسطہ کہ جن کے ذریعے تجھے تیرے حاملین عرش، تیرے فرشتے، تیرے پیغمبر، تیرے رسول
وَ أَهْلُ طاعَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَ أَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ
اور تیری مطیع و فرمانبردار مخلوق پکارتی ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور اپنے ولی اور اپنے ولی کے فرزند کے امور میں راحت و آسانی میں تعجیل
وَلِيِّکَ وَابْنِ وَلِيِّکَ، وَتُعَجِّلُ خِزْيَ أَعْدائِهِ.
فرما، اور ان کے دشمنوں کی ذلت و خواری میں تعجیل فرما۔

اور پھر یہاں جو بھی چاہے دعا کرے[1]

کتاب ''کمیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے:

میں نے کتاب ''جمال الصالحین'' میں اس دعا میں کچھ اضافہ دیکھا جو یوں تھا:

وَتَجْعَلُنا مِنْ أَصْحابِهِ وَأَنْصارِهِ، وَتَرْزُقَنا بِهِ رَجاءَ نا، وَتَسْتَجِيْبُ بِهِ دُعائَنا[2]
اور ہمیں ان کے اصحاب و انصار میں سے قرار دے اور ان کے طفیل ہماری امید بر لا اور ہماری دعاؤں کو مستجاب فرما۔

مرحوم کفعمیؒ کہتے ہیں:

مستحب ہے یہ دعا نماز شب کی ہر دوسری رکعت کے بعد پڑھی جائے[3]

۱۔ مصباح المتہجد: ۱۳۹
۲۔ کمیال المکارم: ۲/۱۴
۳۔ المصباح: ۵۷

﴿۱۶﴾

نماز شب کی چوتھی رکعت کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

نماز شب کی چوتھی رکعت کے بعد دو سجدۂ شکر بجا لائیں اور ان دونوں سجدوں میں سو مرتبہ ''مٰا شٰآءَ اللّٰهُ، مٰا شٰآءَ اللّٰهُ'' کہیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

يٰا رَبِّ، أَنْتَ اللّٰهُ، مٰا شِئْتَ مِنْ أَمْرٍ يَكُوْنُ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَجْعَلَ

اے میرے پروردگار! تو ہی خدا ہے، امور میں سے جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے، پس محمد اور آل محمد پر درود بھیج، اور تو میرے لئے

وَاجْعَلْ لِي فِيْمٰا تَشٰآءُ أَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَرَجِي

جو چاہتا ہے اس میں یہ قرار دے کہ آل محمد کے فرج آسمانی میں تعجیل فرما، خداوند! آنحضرت پر اور ان پر درود بھیجے، آل محمد کی گھاٹی کے

وَفَرَجَ إِخْوانِي مَقْرُوْناً بِفَرَجِهِمْ، وَتَفْعَلَ بِي كَذٰا وَكَذٰا.

ساتھ میرے اور میرے بھائیوں کے امور میں بھی گھاٹی عطا فرما، اور میری ان حاجتوں کو پورا فرما۔

اور جس چیز کے لئے چاہیں، دعا کریں۔[1]

۱۔ مصباح المتہجد: ۱۴۵

چوتھا باب

ایّام ہفتہ کی دعائیں

چوتھا باب

ایام ہفتہ کی دعائیں

﴿۱﴾

روز پنجشنبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

سید بن طاوسؒ لکھتے ہیں:

پنجشنبہ کے اعمال و وظائف میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن مستحب ہے کہ انسان رسول اکرمؐ پر ہزار مرتبہ صلوات بھیجے اور اس طرح کہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ"[1]

پروردگارا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

۱۔ جمال الاسبوع: ۱۲۱

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

روز پنجشنبہ عصر سے روز جمعہ کے آخر تک صلوات

شیخ طوسیؒ لکھتے ہیں:

مستحب ہے انسان پنجشنبہ کے دن نماز عصر کے بعد جمعہ کے روز آخر تک پیغمبر اکرمؐ پر اس طرح سے زیادہ صلوات بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ

پروردگارا! محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کو جلد راحت و گشائش عطا فرما اور جن و انس اولین و آخرین

وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ.

میں سے ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما۔

اگر یہ ذکر سو مرتبہ کہے تو اس کی فضیلت اور زیادہ ہے۔[۱]

نیز مرحوم کفعمیؒ کہتے ہیں: مستحب ہے کہ انسان روز پنجشنبہ ہزار مرتبہ سورۂ ''قدر'' پڑھے اور رسول اکرمؐ پر ہزار مرتبہ صلوات بھیجے اور پھر مذکورہ صلوٰات پڑھے۔[۲]

۱۔ مصباح المتہجد ۲۶۵، اور ۲۵۷ میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

۲۔ المصباح: ۱۷۷

﴿۳﴾

شب جمعہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

مرحوم شیخ طوسیؒ کتاب ''مختصر المصباح'' میں شب جمعہ کے فرائض کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسول اکرمؐ پر سو مرتبہ یا جس قدر ممکن ہو اس طرح صلوات بھیجو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ

پروردگارا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما اور جن و انس اور اولین و آخرین

وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ. [1]

میں سے ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما۔

دعائے علوی مصری کا واقعہ

جلیل القدر سید بن طاؤسؒ ''مہج الدعوات'' میں فرماتے ہیں:

میں نے دعاء علوی مصری کو ایک قدیم نسخہ میں دیکھا جس کے مؤلف نے اپنا تعارف حسین بن علی بن ہند کے نام سے کروایا ہے اور جنہوں نے یہ کتاب شوال ۳۹۶ھ میں تحریر کی۔ مؤلف نے دعا کی سند کو یوں بیان کیا ہے: یہ وہ دعا ہے جسے ہمارے آقا و مولا حضرت امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے شیعوں میں سے ایک شخص کو خواب میں تعلیم فرمائی جو ظالم کے ہاتھوں ستایا ہوا تھا اور اس دعا کے سبب پروردگار عالم نے اس کے امور درست فرمائے اور اس کے دشمنوں کو نابود کیا۔

سید فرماتے ہیں: علوی مصری کے نام سے معروف یہ دعا ہر سخت، دشوار اور اہم کام کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

۱۔ مکیال المکارم: ۳۱/۲

سید بن طاؤس اس دعا کو دو طریقوں سے ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابو الحسن بن حماد بصری نے کہا: ابو عبداللہ حسین بن محمد علوی نے مجھے خبر دی کہ محمد بن علی علوی مصری کا بیان ہے: حاکم مصر کے پاس کسی نے میری شکایت کر دی جس کی وجہ سے میں سخت پریشانی اور غم میں مبتلا تھا اور کسی طرف سے کوئی راہ نجات دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لہذا میں اپنے اجداد طاہرین علیہم السلام کی زیارت کے قصد سے عراق گیا اور ان کے حرم میں پناہ گزیں ہو گیا۔ میں پندرہ دن حائر حسینی کے جوار میں پناہ گزیں رہا اور شب و روز گریہ وزاری اور دعا و مناجات میں مشغول رہتا اور ایک دن نیند اور بیداری کی درمیانی حالت تھی کہ میں نے اپنے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنے سامنے دیکھا اور انہوں نے مجھ فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم فلاں سے ڈرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! وہ میرے لئے اس کا کوئی اچھا ارادہ نہیں ہے اور میں نے اپنے مولا کے پاس پناہ لی ہے تا کہ میں ان سے اس کی شکایت کروں اور یہ مجھے اس کے شر سے نجات دلائیں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: تم نے خدا ''جو تمہارا اور تمہارے اجداد کا پروردگار ہے'' کو اس دعا کے ذریعہ کیوں نہیں پکارا جس دعا کو انبیاء علیہم السلام سخت مشکلات کے وقت پڑھتے تھے اور ان کی مشکلات ختم ہو جاتیں تھیں؟

میں نے عرض کیا: وہ کس طرح دعا کرتے تھے تا کہ میں بھی ویسے ہی دعا کروں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: شب جمعہ اٹھو اور غسل کرو، نماز شب پڑھو اور جب سجدہ شکر بجالاؤ تو دوزانو بیٹھ کر گریہ وزاری کے ساتھ یہ دعا پڑھو۔

محمد بن مصری کہتے ہیں: آنحضرتؑ متواتر پانچ شب تشریف لائے اور انہوں نے یہ دعا تکرار فرمائی یہاں تک کہ مجھے یاد ہو گئی اور شب جمعہ ان کے آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ میں اٹھا اور غسل کرنے کے بعد اپنے کپڑے تبدیل کئے، عطر لگایا اور نماز شب پڑھنے کے بعد دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور خدا کی بارگاہ میں وہ دعا پڑھی۔

ہفتہ کی رات بھی آنحضرتؑ اسی طرح تشریف لائے جیسے گذشتہ راتوں میں تشریف لائے تھے اور میری طرف رخ کر کے فرمایا: اے محمد! تمہاری دعا مستجاب ہوگئی اور تمہارا دشمن قتل ہوگیا، جیسے ہی تم نے دعا تمام کی، پروردگار عالم نے اسے ہلاک کر دیا۔

محمد بن علی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو مجھے کوئی پریشانی نہیں تھی سوائے یہ کہ میں اپنے اجداد علیہم السلام کو الوداع کہوں اور گھر چلا جاؤں۔ میں گھر کے لئے روانہ ہوا اور ابھی کچھ راستہ ہی طے کیا تھا کہ میں نے اپنے بیٹوں کے ایک قاصد کو خط کے ساتھ دیکھا جس میں لکھا تھا:

آپ جس شخص سے ڈرتے تھے اس نے کچھ لوگوں کو مہمان بلایا اور ضیافت کے بعد مہمان اپنے گھر چلے گئے لیکن وہ اپنے نوکروں کے ساتھ وہیں سو گیا۔

صبح ہوئی تو اس سے کوئی حس و حرکت دکھائی نہ دی جب اس کے سر سے لحاف اٹھایا تو دیکھا کہ اس کا سر تن سے جدا ہے اور اس سے خون جاری اور یہ واقعہ شب جمعہ پیش آیا ہے، جتنا جلدی ہو گھر واپس آجائیں۔ جب میں گھر پہنچا تو میں نے اس واقعہ کے رونما ہونے کا وقت پوچھا تو معلوم ہوا یہ ٹھیک اسی وقت پیش آیا جب میں نے اس دعا کو تمام کیا تھا اور وہ دعا یہ ہے [1]

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعائے علوی مصری

﴿جو سخت مشکلات میں پڑھی جاتی ہے﴾

رَبَّ مَنْ ذَا الَّذِي دَعاکَ فَلَمْ تُجِبْهُ، وَمَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَکَ فَلَمْ تُعْطِهِ، وَمَنْ ذَا

خدایا! کون ہے وہ جس نے تمہیں پکارا ہو اور تو نے اسے جواب نہ دیا ہو کون ہے وہ جس نے تجھ سے سوال کیا ہو اور تو نے اسے

۱۔ مُنتخب الدعوات: ۳۳۴ بحیۃ المأوی: ۲۲۷

الَّذِي نَاجَاكَ فَخَيَّبْتَهُ، أَوْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ فَأَبْعَدْتَهُ. وَ رَبِّ هٰذَا فِرْعَوْنُ

عطا نہ کیا ہو، کون ہے وہ جس نے تجھ سے مناجات کی ہو اور تو نے اسے نا امید کیا ہو، یا وہ تجھ سے نزدیک ہوا ہو اور تو نے اسے دور کر دیا ہو

ذُوا الْأَوْتَادِ، مَعَ عِنَادِهِ وَ كُفْرِهِ وَ عُتُوِّهِ وَادِّعَائِهِ الرُّبُوبِيَّةَ لِنَفْسِهِ، وَعِلْمِكَ بِأَنَّهُ

اے میرے خدا! یہ فرعون صاحب قوت ہے کہ جو حق سے اپنے انحراف، اپنے کفر، اپنی سرکشی اور اپنے لئے ربوبیت کا ادعا اور تیرا یہ علم

لَايَتُوبُ، وَلَا يَرْجِعُ وَ لَايَئُوبُ، وَلَايُؤْمِنُ وَ لَايَخْشَعُ، اِسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَأَعْطَيْتَهُ

کہ وہ توبہ نہیں کرے گا، اور پلٹے گا نہیں اور آئے گا نہیں، اور ایمان نہیں لائے گا، اور خشوع نہیں کرے گا تو نے اس کی دعا مستجاب کی اور

سُؤْلَهُ، كَرَماً مِنْكَ وَجُوداً، وَقِلَّةَ مِقْدَارٍ لِمَا سَئَلَكَ عِنْدَكَ، مَعَ عِظَمِهِ عِنْدَهُ، أَخْذاً

اور اس کی درخواست کو عطا کیا، اپنے جود و کرم سے اور تجھ سے کم مقدار میں طلب کی گئی چیز، اگر چہ ان کے نزدیک یہ عظیم چیز تھی، تا کہ ان

بِحُجَّتِكَ عَلَيْهِ، وَتَأْكِيداً لَهَا حِيْنَ فَجَرَ وَكَفَرَ، وَاسْتَطَالَ عَلٰى قَوْمِهِ وَتَجَبَّرَ، وَبِكُفْرِهِ

حجت تمام ہو جائے، اور جب تباہی و فساد کیا تو تاکید کی ہو، اور کفر کیا اور اپنی قوم پر جبر اور سرکشی کی، اور ان کے لئے اپنے کفر پر فخر کیا،

عَلَيْهِمُ افْتَخَرَ، وبِظُلْمِهِ لِنَفْسِهِ تَكَبَّرَ، وَبِحِلْمِكَ عَنْهُ اسْتَكْبَرَ، فَكَتَبَ وَحَكَمَ عَلٰى

اور اپنے نفس پر ظلم کر کے تکبر کیا، اور تیری بردباری کی وجہ سے سرپیچی کی اور سرانحراف، پس مقرر کیا اور اپنے لئے جرأت سے حکم کیا، اور بیشک

نَفْسِهِ جُرْأَةً مِنْهُ، أَنَّ جَزَاءَ مِثْلِهِ أَنْ يُغْرَقَ فِي الْبَحْرِ، فَجَزَيْتَهُ بِمَا حَكَمَ بِهِ عَلٰى نَفْسِهِ.

(کفر و تکبر میں) اس کی مانند جزاء یہ ہے کہ دریا میں غرق ہو جائے، اور پس تو نے اسے وہی جزاء دی کہ جو اس نے اپنے لئے قرار دی،

اِلٰهِي وَأَنَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، مُعْتَرِفٌ لَكَ بِالْعُبُوْدِيَّةِ، مُقِرٌّ بِأَنَّكَ

میرے خدا! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا، اور میں تیری بندگی کا اعتراف کرتا ہوں، اور میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو

أَنْتَ اللّٰهُ خَالِقِي، لَا اِلٰهَ لِي غَيْرُكَ، وَلَا رَبَّ لِي سِوَاكَ، مُوْقِنٌ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي،

میرا خالق خدا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میرا تیرے سوا میرا کوئی پروردگار نہیں ہے، مجھے یقین ہے کہ بیشک تو ہی میرا خدا اور

وَاِلَيْكَ مَرَدِّي وَاِيَابِي، عَالِمٌ بِأَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا

ربّ ہے، تیری طرف ہی میری بازگشت اور رجوع ہے، میں جانتا ہوں کہ تو ہر چیز پر قادر ہے، تو جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور اور جس کا

تُرِيْدُ، لَامُعَقِّبَ لِحُكْمِكَ، وَلَا رَادَّ لِقَضَائِكَ، وَأَنَّكَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ،

ارادہ کرے اسی کا حکم کرتا ہے، تیرے حکم میں کوئی تأخیر نہیں، کوئی تیرا فیصلہ رد کرنے والا نہیں ہے، اور بیشک تو اوّل و آخر اور ظاہر و باطن ہے

لَمْ تَكُنْ مِنْ شَيءٍ، وَلَمْ تَبِنْ عَنْ شَيءٍ، كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيءٍ، وَأَنْتَ الْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ

کسی چیز سے وجود میں نہیں آیا، اور کسی چیز سے بنایا نہیں گیا، تو ہر چیز سے پہلے تھا، اور تو ہر چیز کے بعد بھی ہو گا،

شَيءٍ، وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيءٍ، خَلَقْتَ كُلَّ شَيءٍ بِتَقْدِيرٍ، وَأَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. وَأَشْهَدُ

تو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو نے ہر چیز کا اندازہ و مقدار میں خلق کیا ہے تو سننے اور دیکھنے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اسی طرح

أَنَّكَ كَذٰلِكَ كُنْتَ وَتَكُونُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ، لاَ تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ، وَلاَ تُوصَفُ

تھا اور اسی طرح رہے گا، اور تو زندہ و پائندہ ہے، نہ تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے، اور خیالات سے تیری توصیف

بِالْأَوْهَامِ، وَلاَ تُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ، وَلاَ تُقَاسُ بِالْمَقَايِيسِ، وَلاَ تُشَبَّهُ بِالنَّاسِ، وَأَنَّ الْخَلْقَ

نہیں کیا جا سکتی، نہ تجھے حواس سے درک کیا جا سکتا ہے، نہ تجھے قیاس کے ترازو میں تولا جا سکتا ہے، نہ تجھے لوگوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے،

كُلَّهُمْ عَبِيدُكَ وَإِمَاؤُكَ، أَنْتَ الرَّبُّ وَنَحْنُ الْمَرْبُوبُونَ، وَأَنْتَ الْخَالِقُ وَنَحْنُ الْمَخْلُوقُونَ،

اور تمام مخلوقات تیرے بندے و کنیز ہیں، تو ربّ ہے اور ہم تیرے پرورش یافتہ ہیں، تو خالق ہے اور ہم تیری مخلوق ہیں،

وَأَنْتَ الرَّازِقُ وَنَحْنُ الْمَرْزُوقُونَ. فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلٰهِي، إِذْ خَلَقْتَنِي بَشَراً سَوِيّاً

اور تو رازق ہے اور ہم تیری روزی کھانے والے ہیں، پس اے میرے خدا حمد و ثنا تیرے لئے ہی ہے تو نے مجھے بے عیب بشر خلق کیا ہے

وَجَعَلْتَنِي غَنِيّاً مَكْفِيّاً، بَعْدَ مَا كُنْتَ طِفْلاً صَبِيّاً، تَقُوتُنِي مِنَ الثَّدْيِ لَبَناً مَرِيئاً، وَغَذَّيْتَنِي

اور مجھے بے نیاز کو کفایت شدہ قرار دیا ہے اس کے بعد کہ میں چھوٹا بچہ تھا تو نے پستان مادر سے دودھ کو میری خوراک قرار دیا، اور پاک

غَذَاءً طَيِّباً هَنِيئاً، وَجَعَلْتَنِي ذَكَراً مِثَالاً سَوِيّاً. فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً إِنْ عُدَّ لَمْ يُحْصَ

غذا کھانے کو میری غذا بنایا ہے اور مجھے مناسب و ہمہ رنگ شکل کا مرد قرار دیا، پس حمد تجھ سے ہی خاص ہے ایسی حمد کہ اگر اسے گنا جائے تو

وَإِنْ وُضِعَ لَمْ يَتَّسِعْ لَهُ شَيْءٌ، حَمْداً يَفُوقُ عَلٰى جَمِيعِ حَمْدِ الْحَامِدِينَ، وَيَعْلُو عَلٰى

وہ قابل شمار نہ ہو، اور اگر اسے (کسی جگہ) رکھا جائے تو کوئی چیز اس کی گنجائش نہیں رکھتی، ایسی حمد جو حمد کرنے والوں کی ہر حمد سے بالاتر ہے

حَمْدِ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَفْخُمُ وَيَعْظُمُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَكُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ. وَالْحَمْدُ

اور ہر چیز کی حمد سے برتر ہے، اور ان سب پر بلند مرتبہ و عظیم ہے، اور جب بھی کوئی خدا کی حمد کرے۔ اور حمد و ستائش خدا کے لئے ہے کہ

لِلّٰهِ كَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ أَنْ يُحْمَدَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَزِنَةَ مَا خَلَقَ، وَزِنَةَ أَجَلِّ مَا

جس طرح خدا پسند کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے، اور حمد خدا سے خاص ہے اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی مخلوق کے ہم موزن،

خَلَقَ، وَبِوَزْنِ أَخَفِّ مَا خَلَقَ، وَبِمَدَدِ أَصْغَرِ مَا خَلَقَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا

اور تیری مخلوق میں سے بزرگ ترین چیزوں اور تیری مخلوق میں سے ہلکی ترین چیز اور تیری مخلوق میں سب سے چھوٹی چیز کے برابر، اور حمد

وَبَعْدَ الرِّضٰا، وَأَسْئَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَنْ

خدا کے لئے ہے حتی کہ ہمارا خدا راضی ہوجائے، اور تیری رضائیت کے بعد خدا سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمد پر درود بھیج، اور میرے

يَحْمَدَ لِي أَمْرِي، وَيَتُوبَ عَلَيَّ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. إِلٰهِي وَإِنِّي أَنَا أَدْعُوكَ وَأَسْأَلُكَ

گناہ کو بخش دے، اور میری امور کو سراہے، اور میری توبہ کو قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ میرے خدا! بیشک میں تجھے

بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ صَفْوَتُكَ أَبُوْنَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ مُسِيءٌ ظَالِمٌ حِيْنَ

پکارتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیرے اس اسم کے ذریعہ کہ جس سے تیرے برگزیدہ (بندے) اور ہمارے باپ آدم علیہ السلام

أَصَابَ الْخَطِيْئَةَ، فَغَفَرْتَ لَهُ خَطِيْئَتَهُ، وَتُبْتَ عَلَيْهِ، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ

نے پکارا حالانکہ جب ان سے خطا سرزد ہوئی تو وہ کہ گناہگار اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والے بن گئے، پس تو نے ان کی خطا بخش دی اور

قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي خَطِيْئَتِي وَتَرْضٰى عَنِّي،

ان کی توبہ قبول کی اور ان کی دعا قبول کی اور تو ان سے نزدیک تھا اے قریب! محمدؐ و آل محمد پر درود بھیج اور میرے خطا کو بخش دے اور مجھ

فَإِنْ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فَاعْفُ عَنِّي، فَإِنِّي مُسِيءٌ ظَالِمٌ خَاطِئٌ عَاصٍ، وَقَدْ يَعْفُو السَّيِّدُ عَنْ

سے راضی و خوشنود ہوجا، اور اگر تو مجھ سے راضی نہ ہوتا تو مجھے مورد عفو قرار دے کہ بیشک میں گناہگار ظالم خطا کار اور سرکش ہوں، اور آقا

عَبْدِهِ، وَلَيْسَ بِرَاضٍ عَنْهُ، وَأَنْ تُرْضِيَ عَنِّي، خَلْقَكَ، وَتُمِيْطَ عَنِّي حَقَّكَ. إِلٰهِي

اپنے بندہ کو معاف کر دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے راضی نہیں ہوتا، اور اپنی مخلوقات کو مجھ سے راضی فرما، اور مجھ سے اپنا حق اٹھالے۔

وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ إِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجَعَلْتَهُ صِدِّيْقاً نَبِيّاً،

پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ جس سے ادریس علیہ السلام نے تجھے پکارا، اور تو نے انہیں صدیق اور اپنا

وَرَفَعْتَهُ مَكَاناً عَلِيّاً، وَاسْتَجَبْتَ دُعَائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

نبی قرار دیا، اور انہیں بلند مرتبہ عطا کیا اور ان کی دعا مستجاب کی، اور تو ان سے نزدیک تھا قریب! محمدؐ و آل محمد پر درود بھیج ، اور ہمارا مآل

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ مَآبِي إِلٰى جَنَّتِكَ، وَمَحَلِّي فِي رَحْمَتِكَ، وَتُسْكِنَنِي فِيْهَا

بازگشت اپنی جنت کی طرف قرار دے، اور میری جگہ اپنی رحمت کے زیر سایہ قرار دے اور مجھے وہاں اپنے عفو سے ساکن فرما، اور اپنی حوروں

بِعَفْوِکَ، وَتُزَوِّجَنِي مِنْ حُوْرِها، بِقُدْرَتِکَ یا قَدِیْرُ. اِلٰهِي وَأَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي
میں سے میرا ازدواج فرما، اپنی قدرت تو انائی سے، اے صاحب قدرت خدا، پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا
دَعاکَ بِهِ نُوْحٌ، اِذْ نادیٰ رَبَّهُ ﴿أَنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾، فَفَتَحْنا أَبْوابَ السَّماءِ بِماءٍ
ہوں جس سے نوح نے تجھے پکارا، کہ جب اس نے اپنے پروردگار کو ندا دی "میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد فرما تو ہم نے ایک موسلا
مُنْهَمِرٍ، وَ فَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُیُوْناً فَالْتَقَی الْماءُ عَلیٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ﴾[1] وَنَجَّیْتَهُ عَلیٰ
دھار بارش کے آسمان کے دروازے کھول دیئے، اور زمین سے بھی چشمے جاری کر دیئے اور پھر دونوں پانی ایک خاص مقررہ مقصد کے
ذاتِ أَلْواحٍ وَدُسُرٍ، فَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْباً یا قَرِیْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
لئے باہم مل گئے" اور انہیں نجات دی جب کہ وہ تختہ اور کیلوں سے بنی چیز (کشتی) پر سوار تھے، تو نے ان کی دعا قبول کی اور تو ان
وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُنْجِیَنِي مِنْ ظُلْمِ مَنْ یُرِیْدُ ظُلْمِي، وَتَکْفُفَ عَنِّي بَأْسَ مَنْ یُرِیْدُ هَضْمِي،
سے قریب تھا اے قریب! محمد آل محمد پر درود بھیج اور مجھے ان لوگوں کے ظلم سے نجات دے کہ جو مجھ پر ظلم کرنا چاہتے ہیں، اور مجھے
وَتَکْفِیَنِي شَرَّ کُلِّ سُلْطانٍ جائِرٍ، وَعَدُوٍّ قاهِرٍ، وَمُسْتَخِفٍّ قادِرٍ، وَجَبّارٍ عَنِیْدٍ، وَکُلِّ
ان کے شر سے بچا کہ جو مجھے شکست دینا چاہتے ہیں، اور تو مجھے کفایت کر ہر ظالم سلطان کے شر سے، قاہر دشمن سے، ہٹ دھرم جابر سے، ہر
شَیْطانٍ مَرِیْدٍ، وَاِنْسِيٍّ شَدِیْدٍ، وَکَیْدِ کُلِّ مَکِیْدٍ، یا حَلِیْمُ یا وَدُوْدُ. اِلٰهِي وَأَسْئَلُکَ
سرکش شیطان سے، سخت گیری کرنے والے انسان سے، اور مکر کرنے والوں کے مکر سے، اے حلیم و بردبار اور بے بہت مہربان۔ پروردگارا!
بِاسْمِکَ الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ صالِحٌ عَلَیْهِ السَّلامُ فَنَجَّیْتَهُ مِنَ الْخَسْفِ،
میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے عبد اور نبی صالح علیہ السلام نے تجھے پکارا اور تو نے انہیں نیچے گرنے (خوار
وَأَعْلَیْتَهُ عَلیٰ عَدُوِّهِ، وَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْباً یا قَرِیْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ
وغیرہ) سے نجات دی، اور انہیں ان کے دشمنوں پر برتری دی، اور تو نے ان کی دعا قبول کی اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد آل محمد پر
آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخَلِّصَنِي مِنْ شَرِّ ما یُرِیْدُنِي أَعْدائِي بِهِ، وَسَعیٰ بِي حُسّادِي، وَتَکْفِیَنِیْهِمْ
درود بھیج، اور مجھے ان دشمنوں کے شر سے بچا کہ جو میرے لئے حاسد تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اپنی کفایت سے مجھے ان لوگوں کے لئے
بِفِکایَتِکَ، وَتَتَوَلّٰنِي بِوِلایَتِکَ، وَتَهْدِیَ قَلْبِي بِهُداکَ، وَتُؤَیِّدَنِي بِتَقْواکَ، وَتَنْصُرَنِي [2]
کافی فرما اور اپنی ولایت سے میری سرپرستی فرما، اور اپنی ہدایت سے میرے دل کی ہدایت فرما، اور اپنے تقویٰ سے مجھے قوت و طاقت عطا فرما

۱۔ سورۂ قمر، آیت: ۱۰۔۱۲ ۲۔ وَتَنْصُرَنِي

بِمٰا فِيْهِ رِضٰاکَ، وَتُغْنِيَنِي بِغِنٰاکَ يٰا حَلِيْمُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعٰاکَ
جس میں تیری رضائیت سے مجھے اس سے آگاہ فرما،اور اے حلیم مجھے اپنی بے نیازی سے بے نیاز فرما۔پروردگارا!میں تجھ سے تیرے
بِهٖ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَخَلِيْلُ اِبْرٰاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، حِيْنَ أَرٰادَ نُمْرُوْدَ اِلْقٰائَهٗ فِي النّٰارِ
اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تیرے بندہ، نبی اور دوست ابراہیم علیہ السلام نے تجھے پکارا کہ جب نمرود انہیں آگ میں
فَجَعَلْتَ لَهُ النّٰارَ بَرْداً وَسَلاٰماً، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعٰائَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يٰا قَرِيْبُ، أَنْ
پھینکنا چاہتا تھا اور تو نے ان کے لئے آگ کو ٹھنڈا اور سلامت قرار دیا اور ان کی دعا قبول کی۔اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد و
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبَرِّدَ عَنِّي حَرَّ نٰارِکَ، وَتُطْفِئَ عَنِّي لَهِيْبَهٰا، وَتَکْفِيَنِي
آل محمد پر درود بھیج، اور آگ کی حرارت کو مجھ پر ٹھنڈا فرمادے، اور مجھ پر اس کے شعلوں کو بجھا دے اور اس کی حرارت کو میرے
حَرَّهٰا، وَتَجْعَلَ نٰائِرَةَ أَعْدٰائِيْ فِي شِعٰارِهِمْ وَ دِثٰارِهِمْ، وَتَرُدَّ کَيْدَهُمْ فِي نُحُوْرِهِمْ،
کافی فرما، اور میرے دشمنوں کے فتنہ کی آگ کو ان کے ظاہر و باطن میں قرار دے، اور ان کی مکاریوں کو انہی کی طرف پلٹا دے، اور تو نے
وَتُبٰارِکَ لِي فِيْمٰا أَعْطَيْتَنِيْهِ، کَمٰا بٰارَکْتَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ، اِنَّکَ أَنْتَ الْوَهّٰابُ الْحَمِيْدُ
مجھے جو کچھ عطا کیا اس میں برکت عطا فرما، جس طرح تو نے انہیں ان کی آل کو برکت عطا کی، بیشک تو بہت بخشنے والا حمید اور صاحب
الْمَجِيْدُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعٰاکَ بِهٖ اِسْمٰاعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، فَجَعَلْتَهُ
عظمت ہے۔پروردگارا!میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے اسماعیل علیہ السلام نے دعا کی اور تو نے انہیں
نَبِيّاً وَرَسُوْلاً، وَجَعَلْتَ لَهُ حَرَمَکَ مَنْسَکاً وَمَسْکَناً وَمَأْوىً، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعٰائَهُ
نبی اور رسول قرار دیا اور ان کے اپنے حرم کو محل عبادت، رہائش اور پناہگاہ قرار دیا، اور ان کی دعا مستجاب کی اور انہیں ذبح ہونے
وَنَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ[1]، وَقَرَّبْتَهُ رَحْمَةً مِنْکَ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يٰا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
سے نجات دی، اور اپنی رحمت و لطف سے تو نے انہیں اپنا مقرب قرار دیا، اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد و آل محمد پر
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْسَحَ لِي فِي قَبْرِي، وَتَحُطَّ عَنِّي وِزْرِي، وَتَشُدَّ لِي أَزْرِي،
درود بھیج، اور میری قبر کو وسعت دے، اور مجھ سے گناہوں کا بار سنگین ہٹا دے، اور میری پشت کو محکم فرما، اور میرے
وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَتَرْزُقَنِي التَّوْبَةَ بِحَطِّ السَّيِّئٰاتِ، وَتَصْاعُفِ الْحَسَنٰاتِ، وَکَشْفِ الْبَلِيّٰاتِ،
گناہوں کو بخش دے، برائیوں سے چھٹکارے کے ذریعہ مجھے (توفیق) توبہ عطا فرما، اور نیکیوں میں اضافہ فرما، بلاؤں کو برطرف فرمادے،

۱۔الذبح (ذال پر فتحہ کے ساتھ یعنی قتل ہونا اور ذال پر کسرہ کی صورت میں یعنی جو چیز قتل ہوئی ہو)

وَرِبْحِ التِّجارَاتِ، وَدَفْعِ مَعَرَّةِ السِّعايَاتِ، اِنَّکَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ، وَمُنْزِلُ الْبَرَکَاتِ،
تجارت میں نفع عطا فرما، برائیوں کو دور اور نکتہ چینی کرنے والوں کی اذیت سے بچا، بیشک تو دعاؤں کو مستجاب کرنے اور برکتیں نازل
وَقَاضِي الْحَاجَاتِ، وَ مُعْطِي الْخَيْرَاتِ ، وَ جَبَّارُ السَّمٰوَاتِ . اِلٰهِيْ وَأَسْأَلُکَ بِمَا
کرنے اور حاجتوں کو پورا کرنے اور خیرات عطا کرنے والا اور آسمانوں کا حاکم وجبار ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے
سَأَلَکَ بِهِ ابْنُ خَلِيْلِکَ اِسْمَاعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَلَّذِي نَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ ،وَفَدَيْتَهُ
ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تیرے دوست کے فرزند اسماعیل علیہ السلام نے دعا کی جنہیں تو نے ذبح ہونے سے نجات دی اور ان کی
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ، وَ قَلَّبْتَ لَهُ الْمِشْقَصَ حِيْنَ(حتّٰی) نَاجَاکَ مُوْقِناً بِذَبْحِهِ،رَاضِياً بِأَمْرِ
طرف سے عظیم قربانی کو فدیہ قرار دیا اور ان کے لئے چاقو کو پلٹا دیا کہ جب انہوں نے تجھ سے مناجات کی حالانکہ انہیں اپنے ذبح ہونے
وَالِدِهِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ
کا یقین تھا، اور وہ اپنے والد کے حکم پر راضی تھے، پس تو نے ان کی دعا قبول کی اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد وآل محمد پر
مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُنْجِيَنِي مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَبَلِيَّةٍ، وَتَصْرِفَ عَنِّي کُلَّ ظُلْمَةٍ وَخِيْمَةٍ، وَتَکْفِيَنِي
درود بھیج، اور مجھے ہر بدی و بلا سے نجات دے، اور مجھ سے ہر شدید تاریکی کو پلٹا دے، اور دینا وی واخروی امور میں مجھے شمگین کرنے
مَا أَهَمَّنِي مِنْ اُمُوْرِ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، وَمَا اُحَاذِرُهُ وَأَخْشَاهُ، وَمِنْ شَرِّ خَلْقِکَ أَجْمَعِيْنَ،
والے امور میں میری کفایت فرما، اور جن سے میں پرہیز کرتا ہوں اور ان سے ڈرتا ہوں اور اپنی تمام مخلوقات کے شر سے بچا، آل محمد علیہم
بِحَقِّ آلِ يٰسٓ. اِلٰهِيْ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعَاکَ بِهِ لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَجَّيْتَهُ
السلام کے طفیل۔ پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے لوط علیہ السلام نے دعا کی پس تو نے انہیں
وَأَهْلَهُ مِنَ الْخَسْفِ وَالْهَدْمِ وَالْمُثُلَاتِ وَالشِّدَّةِ وَالْجُهْدِ، وَأَخْرَجْتَهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْکَرْبِ
اور ان کے اہل کو (زمین میں) دھنسنے، (گھروں کے) ویرانی مشکلات، سختیوں اور مشقتوں سے نجات دی۔ اور انہیں اور ان کے اہل کو
الْعَظِيْمِ،وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ
عظیم کرب سے رہائی دی اور ان کی دعا مستجاب فرمائی، اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد وآل محمد پر درود بھیج، اور مجھے
مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَأْذَنَ لِي بِجَمِيْعِ مَا شُتَّتَ مِنْ شَمْلِي، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِيْ وَأَهْلِي وَمَالِي،
میرے تمام پراکندہ امور سمیٹنے کی اجازت دے، اور میری آنکھوں کو میرے فرزند اور میرے خاندان اور میرے مال سے روشن فرما اور میرے

وَتُصْلِحَ لِي أُمُوْرِي، وَتُبَارِكَ لِيْ فِي جَمِيْعِ أَحْوَالِي، وَتُبَلِّغَنِي فِيْ نَفْسِيْ آمَالِي. وَأَنْ

امور کی اصلاح فرما، اور میرے تمام حالات وتحولات کو مبارک فرما، اور مجھے میری آرزوں تک پہنچا دے، اور مجھے آتش (جہنم) سے

تُجِيْرَنِي مِنَ النَّارِ، وَتَكْفِيَنِيْ شَرَّ الْأَشْرَارِ بِالْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ، الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ، وَنُوْرِ

نجات دے اور بدکاروں کی بدی سے نیک وبرگزیدہ افراد یعنی نیک وابرار ائمہ، نورانوار،

الْأَنْوَارِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْأَخْيَارِ، الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ، وَالصَّفْوَةِ

محمد اور ان کی طیب وطاہر اور پاکیزہ آل، ہدایت کرنے والے رہنما پیشوا، برگزیدہ نجیب (ان سب پر

الْمُسْتَجِيْبِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَ تَرْزُقَنِي مُجَالَسَتَهُمْ ، وَتَمُنَّ عَلَيَّ

خدا کا درود ہو) کے ذریعے میری کفایت فرما، اور مجھے ان کی ہمنشینی عطا فرما، اور مجھ پر ان کی رفاقت وہمراہی

بِمُرَافَقَتِهِمْ، وَتُوَفِّقَ لِي صُحْبَتَهُمْ ، مَعَ أَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ،

کے ذریعے مجھے پر احسان فرما، اور مجھے ان کی صاحب رسالت انبیاء اور تیرے مقرب ملائکہ، تیرے نیک وصالح بندوں، تیرے تمام

وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، وَأَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ، وَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَالْكَرُّوْبِيِّيْنَ.

فرمانبرداروں ، تیرے عرش کے حاملین اور قروبین فرشتوں کی صحبت میں کامیاب فرما۔

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ يَعْقُوْبُ ،وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ، وَشُتَّتَ شَمْلُهُ

پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا کی جب کہ ان بصارت

(جَمْعُهُ)، وَفُقِدَ قُرَّةُ عَيْنِهِ ابْنُهُ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ،وَجَمَعْتَ شَمْلَهُ، وَأَقْرَرْتَ عَيْنَهُ،

چلی گئی تھی اور ان کا اجتماع پراکندہ ہو چکا تھا، اور ان کا نور چشم (یعنی فرزند) گم ہوگیا تھا، پس تو نے ان کی دعا مستجاب کی اور ان کی

وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَأَنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

پراکندگی کو جمع کیا اور ان کی آنکھوں کو روشن کیا، اور تو ان سے قریب تھا، اے قریب! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور مجھے میرے تمام پراکندہ

تَأْذَنَ لِي بِجَمِيْعِ مَا تَبَدَّدَ مِنْ أَمْرِيْ، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِيْ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، وَتُصْلِحَ

امور سمیٹنے کی اجازت دے، اور میری آنکھوں کو میرے فرزند اور میرے خاندان اور میرے مال سے روشن فرما اور میرے تمام امور کی اصلاح

شَأْنِيْ كُلَّهُ، وَتُبَارِكَ لِي فِيْ جَمِيْعِ أَحْوَالِيْ، وَتُبَلِّغَنِي فِيْ نَفْسِي آمَالِيْ،وَتُصْلِحَ لِيْ

فرما، اور میری زندگی کے تمام حالات وتحولات کو میرے لئے مبارک فرما، مجھے میری آرزوں تک پہنچا دے، اور میرے تمام افعال کی

أَفْعالِي،وَتَمُنَّ عَلَيَّ يا كَرِيمُ، يا ذَا الْمَعالِي بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ. اِلٰهِي

اصلاح فرما،اور مجھ پر احسان فرما،اے کریم!!اے صاحب بزرگی وبرتری،تیری رحمت سے اے مہربانوں میں سے مہربان۔پروردگارا!

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَاسْتَجَبْتَ

میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس سے تیرے عبداور نبی حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی اور تو نے ان کی

لَهُ، وَنَجَّيْتَهُ مِنْ غَيابَتِ الْجُبِّ، وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَكَفَيْتَهُ كَيْدَ إِخْوَتِهِ،وَجَعَلْتَهُ بَعْدَ

دعا مستجاب فرمائی،اور انہیں کنویں کی گہرائی سے نجات دی،اور ان کی مشکل کو برطرف فرمایا،اور ان کے بھائیوں کے مکر سے کفایت

الْعُبُودِيَّةِ مَلِكاً، وَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ

فرمائی اور غلامی کے بعد انہیں بادشاہ قرار دیا،اور ان کی دعا مستجاب فرمائی، اور تو ان سے قریب تھا۔ اے قریب!محمد وآل

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَدْفَعَ عَنِّي كَيْدَ كُلِّ كائِدٍ، وَشَرَّ كُلِّ حاسِدٍ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ

محمد پر درود بھیج۔ اور مجھ سے ہر مکار کے مکر اور ہر حاسد کے حسد کو دور فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قَدِيرٌ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُوسَى بْنَ عِمْرانَ

پروردگارا!میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس سے تیرے عبد ونبی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے دعا

إِذْ قُلْتَ تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ ﴿وَنادَيْناهُ مِنْ جانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْناهُ نَجِيّاً﴾ [1]

کی اور اسے پاک وبلند مرتبہ جب تو نے فرمایا"اور ہم نے انہیں کوہ طور کے دائیں جانب سے پکارا اور انہیں رازونیاز کے لئے اپنے

وَضَرَبْتَ لَهُ طَرِيقاً فِي الْبَحْرِ يَبَساً، وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ بَنِي إِسْرائِيلَ، وَأَغْرَقْتَ

قریب بلایا"اور اس کے لئے دریا میں خشک راستہ بنایا،اسے ان کے ساتھیوں کو بنی اسرائیل سے نجات دی،اور فرعون وہامان اور ان

فِرْعَوْنَ وَهامانَ وَجُنُودَهُما، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ

کے سپاہیوں کو غرق کیا، اور موسیٰ کی دعا مستجاب فرمائی اور تو ان سے قریب تھا۔ اے قریب! محمد و آل

تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعِيذَنِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ، وَتُقَرِّبَنِي مِنْ عَفْوِكَ،

محمد پر درود بھیج، اور مجھے اپنی مخلوقات کے شر سے اپنی پناہ میں رکھ،اور اپنے عفو سے مجھے اپنا مقرب قرار دے،

وَتَنْشُرَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ ما تُغْنِيَنِي بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَيَكُونُ لِي بَلاغاً أَنالُ بِهِ

اور اپنے فضل سے مجھے وسعت دے کہ جس سے مجھے اپنی تمام مخلوقات سے بے نیاز کردے،اور میرے لئے اس قدر کافی ہو کہ جس کے

۱۔سورۂ مریم،آیت:۵۲

مَغْفِرَتَکَ وَرِضْوانَکَ، یا وَلِیّی وَوَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ. اِلٰهِیْ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي

واسطہ تیری مغفرت ورضائیت تک پہنچ جائیں ما ے میرے اورمؤمنوں کے ولی ،میرے پروردگارا میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعے سوال

دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ داوُدَ ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ،وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبالَ

کرتا ہوں جس سے تیرے عبداور تیرے نبی داؤد نے تجھ سے دعا کی اوتو نے ان کی دعا مستجاب فرمائی،اوران کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا،

یُسَبِّحْنَ مَعَهُ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْکارِ، وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً کُلٌّ لَهُ أَوّابٌ، وَشَدَدْتَ مُلْکَهُ،

کہ ان کے ساتھ صبح وشام تسبیح کرتے ہیں،اور پرندے کہ جو ان کے تابع تھے اوران کے پیروکار تھے،اوران کی سلطنت کو محکم کیا،اورانہیں

وَآتَیْتَهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطابِ، وَ أَلَنْتَ لَهُ الْحَدِیْدَ، وَ عَلَّمْتَهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَهُمْ،

حکمت اورفیصل خطاب (قطعی حکم جس سے اشتباہات کا خاتمہ ہوجائے)عطا کیا،اوران کے لئے لوہے کو نرم کیا،اورانہیں زرہ سازی کی صنعت

وَغَفَرْتَ ذَنْبَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْباً یا قَرِیْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

تعلیم دی،اوران کے گناہ کو بخش دیا، اور تو ان سے قریب تھا۔ اے قریب! محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور میرے تمام امور کو

تُسَخِّرَ لِي جَمِیْعَ أُمُوْرِي، وَتُسَهِّلَ لِي تَقْدِیْرِي، وَتَرْزُقَنِي مَغْفِرَتَکَ وَعِبادَتَکَ،

میرے لئے مسخر فرما اور میری تقدیر کو میرے لئے آسان فرما، اور مجھے اپنی عبادت و مغفرت عطا فرما

وَتَدْفَعَ عَنِّي ظُلْمَ الظّالِمِیْنَ، وَکَیْدَالْکائِدِیْنَ، وَمَکْرَ الْماکِرِیْنَ، وَسَطَواتِ الْفَراعِنَةِ

اورمجھ سے ظالموں کے ظلم، اورحیلہ گروں کی سازشوں، اورمکاروں کے مکر، اور جابر فرعونوں کے حملوں،

الْجَبّارِیْنَ، وَحَسَدَ الْحاسِدِیْنَ، یاأَمانَ الْخائِفِیْنَ، وَ جارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ، وَثِقَةَ الْواثِقِیْنَ،

اور حاسدین کے حسد کو دور فرما ما ے خوفزدہ لوگوں کے لئے امان،اور پناہ لینے والوں کو امان دینے والے،اور اعتماد کرنے والوں کے

وَذَرِیْعَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ،وَرَجاءَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ، وَمُعْتَمَدَ الصّالِحِیْنَ، یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ. اِلٰهِیْ

لئے محل اطمینان،اوتو کل کرنے والوں کی امید،اور صالحین کے لئے باعث اعتماد،اے مہربانوں میں سے نیا دہ مہربان ۔میرے پروردگارا!

وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ سُلَیْمانُ بْنُ داوُدَ عَلَیْهِمَا

میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس سے تیرے عبداور تیرے نبی سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے تجھ سے دعا کی

السَّلامُ، اِذْ قالَ ﴿رَبِ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْکاً لاَیَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي اِنَّکَ أَنْتَ

کہ جب انہوں نے کہا:''پروردگارا! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کوئی اس کا سزاوار نہ ہو کہ بیشک تو بہت

الْوَهّابُ﴾[1] فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَأَطْعَمْتَ لَهُ الْخَلْقَ، وَحَمَلْتَهُ عَلَى الرِّيحِ، وَعَلَّمْتَهُ

بخشنے والا ہے" پس تو نے ان کی دعا مستجاب فرمائی، اور مخلوقات کو ان کا مطیع بنایا، اور انہیں ہوا پر سوار کیا، اور انہیں پرندوں کی بولیاں

مَنْطِقَ الطَّيْرِ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الشَّياطِينَ مِنْ كُلِّ بَنّاءٍ وَغَوّاصٍ، وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفادِ،

سکھائیں، بنے ہوئے اور پانی میں ڈوبے شیاطین کو ان کے لئے مسخر کیا، اور دوسروں کو ان کی زنجیروں میں جکڑ دیا

هٰذا عَطاؤُكَ لا عَطاءُ غَيْرِكَ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ

یہ تیری ہی عطا و بخشش ہے نہ کہ تیرے غیر کی بخشش، اور تو ان سے قریب تھا۔ اے قریب! محمد و آل محمد پر درود بھیج

مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَهْدِيَ لِي قَلْبِي، وَتَجْمَعَ لِي لُبِّي، وَتَكْفِيَنِي هَمِّي، وَتُؤْمِنَ خَوْفِي،

اور میرے لے میرے دل کی ہدایت فرما، اور میری عقل کو میرے لئے متمرکز فرما، میرے غموں پر تو کفایت فرما، میرے خوف کو امان عطا کر

وَتَفُكَّ أَسْرِي، وَتَشُدَّ أَزْرِي، وَتُمْهِلَنِي وَتُنَفِّسَنِي، وَتَسْتَجِيبَ دُعائِي، وَتَسْمَعَ

مجھے غلامی کی زنجیروں سے آزاد فرما، میری پست کو محکم فرما، اور مجھے مہلت دے اور راحت و سکون مہیا کر، اور میری دعا مستجاب فرما اور

نِداءِي، وَلاتَجْعَلَ فِي النّارِ مَأْوايَ، وَلاَ الدُّنْيا أَكْبَرَ هَمِّي، وَأَنْ تُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِي،

ندا کو سن، اور آتش جہنم کو میرا ٹھکانہ قرار نہ دے، اور دنیا کو میرا مقصد عظیم قرار نہ دے، اور میرے لئے میرے رزق میں وسعت عطا فرما،

وَتُحَسِّنَ خُلُقِي، وَتُعْتِقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلايَ وَمُؤَمِّلِي. إِلٰهِي

اور میرے اخلاق کو نیکو حسن فرما، اور مجھے آتش جہنم سے آزاد فرما، بیشک تو میرا آقا، میرا مولا اور میری انتہائے آرزو ہے میرے پروردگارا

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ أَيُّوبَ، لَمّا حَلَّ بِهِ الْبَلاءُ بَعْدَ الصِّحَّةِ،

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، خدایا! تیرے اس اسم سے کہ جس سے ایوب نے تجھے پکارا کہ جب صحت کے بعد انہیں بلا نے آلیا، اور ان

وَنَزَلَ السَّقَمُ مِنْهُ مَنْزِلَ الْعافِيَةِ، وَالضِّيقُ بَعْدَ السَّعَةِ وَ الْقُدْرَةِ، فَكَشَفْتَ ضُرَّهُ،

کی عافیت کی جگہ بیماری آگئی، تنگ دستی وسعت کے بعد تنگدستی و شدت آگئی، پس تو نے ان کی مشکل کو آسان فرمایا ان کے خاندان اور ان جیسے

وَرَدَدْتَ عَلَيْهِ أَهْلَهُ، وَ مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ، حِينَ نادٰاكَ، داعِياً لَكَ، راغِباً إِلَيْكَ،

دوسرے لوگوں کو ان کی طرف پلٹا دیا کہ جب انہوں نے تجھے پکارا، جب کہ وہ تیرے لئے دعا کر رہے تھے، اور تیری طرف راغب تھے۔

راجِياً لِفَضْلِكَ، شاكِياً إِلَيْكَ رَبِّ ﴿إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ﴾[2]

تیرے فضل کی امید رکھتے تھے، اور تجھ سے شکوہ کرتے ہوئے کہا خدایا "بیشک مجھے بیماری نے چھولیا ہے اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے"

۱۔ سورۂ ص آیت: ۳۵ ۲۔ سورۂ انبیاء آیت: ۸۳

فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ

پس تو نے ان کی دعا مستجاب کی،اور ان کی بیچارگی کو رفع کیا،،اور تو ان سے قریب تھا۔ اے قریب! محمد و آل محمد پر درود بھیج

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَكْشِفَ ضُرِّيْ، وَتُعافِيَنِي فِي نَفْسِيوَأَهْلِي وَمالِي وَوَلَدِيْ وَاِخْوانِي

اور میری بیچارگی کو رفع فرما،اور میرے نفس اور میرے خاندان اور میرے مال اور میری اولاد اور میرے دینی بھائیوں کی عافیت فرما

فِيْكَ، عافِيَةً باقِيَةً شافِيَةً كافِيَةً، وافِرَةً هادِيَةً نامِيَةً،مُسْتَغْنِيَةً عَنِ الْأَطِبّاءِ وَالْأَدْوِيَةِ،

ایسی عافیت کہ جو پائیدار،شفا بخش،کافی بفراواں،ہدایت گر،رشد دینے والی،طبیب وحکماء اور دواؤں سے بے نیاز کرنے والی ہو،

وَتَجْعَلَها شِعارِي وَدِثارِي، وَتُمَتِّعَنِي بِسَمْعِيوَبَصَرِي، وَتَجْعَلَهُمَا الْوارِثَيْنِ مِنّي، اِنَّكَ

اور اسے میرا ظاہری دباطنی لباس قرار دے،اور مجھے میری سماعتوں اور بصارت سے بہرہ مند فرما اور ان دو کو میرا وارث قرار دے، بیشک

عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اِلهِي وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ يُوْنُسُ بْنُ

تو ہر چیز پر قادر ہے۔میرے پروردگار!میں تجھ سے سوال کرتا ہوں،خدایا!تیرے اس اسم سے کہ جس سے یونس بن متی نے ماہی شکم میں

مَتّى فِي بَطْنِ الْحُوْتِ حِيْنَ ناداكَ فِي ظُلُماتٍ ثَلاثٍ ﴿اَنْ لا اِلهَ اِلّا أَنْتَ سُبْحانَكَ

تجھے پکارا کہ جب اس نے تین ظلمتوں میں تجھے پکارا(اور کہا)''پروردگار تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک و بے نیاز ہے اور میں

اِنّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمِيْنَ﴾ [1] وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِيْنَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَأَنْبَتَّ عَلَيْهِ

اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے تھا''(حالانکہ)تو مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان ہے،پس تو نے ان کی دعا مستجاب کی اور

شَجَرَةً مِنْ يَقْطِيْنٍ، وَأَرْسَلْتَهُ اِلى مِأَةِ اَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ، وَاَنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ. أَنْ

ان کے لئے کدو کا پودا اگا دیا،اور انہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی لوگوں کی طرف بھیجا،اور تو ان سے قریب تھا اے قریب!

تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعائِي، وَتُدارِكَنِي بِعَفْوِكَ، فَقَدْ

محمد و آل محمد پر درود بھیج ،اور میری دعا کو مستجاب فرما،اور اپنی عفو وبخشش سے مجھ میرے گزشتہ کا جبران فرما، کیونکہ میں خود پر

غَرِقْتُ فِي بَحْرِ الظُّلْمِ لِنَفْسِي، وَرَكِبَنِي مَظالِمُ كَثِيْرَةٌ لِخَلْقِكَ عَلَيَّ، صَلِّ عَلى

ظلم وستم کے دریا میں غرق ہوں، اور مجھ پر تیرے بندوں کے بہت زیادہ حق وحقوق ہیں، محمد و آل محمد پر

مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاسْتُرْنِي مِنْهُمْ، وَأَعْتِقْنِي مِنَ النّارِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ عُتَقائِكَ

درود بھیج اور مجھے ان سے پنہان رکھ،اور مجھے آتش جہنم سے نجات دے،اور مجھے آتش سے آزاد ہونے والوں اور رہائی پانے والوں میں

۱۔سورۂ انبیاء،آیت:۸۷

وَطُلَقائِکَ مِنَ النّارِ، فِي مَقامِي هٰذا، بِمَنٍّکَ يا مَنّانُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ
قرار دے، اسی مقام پر، اپنے لطف واحسان کی خاطر، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے۔ پروردگارا! میں تجھے تیرے اس اسم کے
الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ إِذْ أَيَّدْتَهُ بِرُوحِ
ذریعے پکارتا ہوں کہ جس سے تیرے عبد و نبی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے تجھے پکارا کہ جب تو نے انہیں روح القدس کے ساتھ قوت
الْقُدُسِ، وَأَنْطَقْتَهُ فِي الْمَهْدِ، فَأَحْيِي بِهِ الْمَوْتَ، وَأُبْرِأُ بِهِ الْأَکْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِکَ،
عطا کی، اور انہیں گہوارہ میں نطق کرنے والا بنا دیا، اور ان کے وسیلے سے مردوں کو زندہ کیا، اور ان کے وسیلے اور تیرے اذن سے پیدائشی
وَخَلَقَ مِنَ الطِّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَصارَ طائِراً بِإِذْنِکَ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ، أَنْ
اندھوں اور کوڑھ زدوں کو شفا ملی، اور مٹی سے پرندہ کی شکل بنائی پس تیرے اذن سے وہ پرندہ بن گیا، اور تو ان سے قریب تھا اے قریب!
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُفَرِّغَنِي لِمٰا خُلِقْتُ لَهُ، وَلاٰ تَشْغَلَنِي بِمٰا قَدْ
محمد وآل محمد پر درود بھیج اور میں جس کے لئے خلق ہوا (مشغولیات) سے فارغ رکھ، اور مجھے ان چیزوں میں مشغول نہ کر جن کو میرے
تَکَفَّلْتَ لِي، وَتَجْعَلَنِي مِنْ عُبّادِکَ وَزُهّادِکَ فِي الدُّنْيا، وَمِمَّنْ خَلَقْتَهُ لِلْعافِيَةِ،
لئے مکلف بنایا، اور مجھے دنیا میں بندوں اور زاہدوں میں سے قرار دے، اور ان میں سے قرار دے کہ جنہیں عافیت کے لئے خلق کیا ہے،
وَهَنَّأْتَهُ بِهٰا مَعَ کَرامَتِکَ يا کَرِيمُ يا عَلِيُّ يا عَظِيمُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي
اور تو نے اپنے کرم سے ان کے لئے زندگی کی عافیت کے ساتھ بہتر بنا دیا، اے کریم! اے بلند مرتبہ! اے بزرگ! پروردگارا! میں تجھے تیرے
دَعاکَ بِهِ آصَفُ بْنُ بَرْخِيا عَلٰى عَرْشِ مَلِکَةِ سَبا، فَکانَ أَقَلَّ مِنْ لَحْظَةِ الطَّرْفِ، حَتّٰى
اس اسم کے ذریعہ پکارتا ہوں کہ جس سے آصف بن برخیا نے تخت ملکۂ سبا (کو حاضر کرنے کے لئے) تجھے پکارا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے
کانَ مُصَوَّراً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمّا رَأَتْهُ ﴿قِيلَ أَهٰکَذا عَرْشُکِ قالَتْ کَأَنَّهُ هُوَ﴾[1]
وہ اس کی آنکھوں کے سامنے حاضر ہو گیا کہ جب ملکہ نے اسے دیکھا تو کہا "کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا کہ بالکل ایسا ہی ہے"
فَاسْتَجَبْتَ دُعاءَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
پس تو نے ان کی دعا مستجاب کی، اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمد و آل محمد پر درود بھیج
وَتُکَفِّرَ عَنِّي سَيِّئاتِي، وَتَقْبَلَ مِنِّي حَسَناتِي، وَتَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَتَتُوبَ عَلَيَّ، وَتُغْنِيَ فَقْرِي،
اور میرے گناہوں کو پوشیدہ رکھ، اور میرے نیک اعمال کو قبول فرما، اور میری توبہ کو قبول فرما، اور میرے پر نگاہ کر، اور میرے فقر کو بے نیازی میں بدل دے،

۱۔ سورۂ نمل، آیت: ۴۲

وَتَجْبُرَ كَسْرِي، وَتُحْيِيَ فُؤَادِي بِذِكْرِكَ، وَتُحْيِيَنِي فِي عَافِيَةٍ، وَتُمِيتَنِي فِي عَافِيَةٍ.

اور میری شکست کا جبران فرما، اور اپنے ذکر سے میرے دل کو زندہ کردے، اور مجھے عافیت میں زندہ رکھ اور عافیت میں موت دے،

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

پروردگارا میں تجھے تیرے اس اسم کے ذریعے پکارتا ہوں کہ جس سے تیرے عبد و نبی زکریا علیہ السلام نے تجھے پکارا، کہ جب انہوں نے

حِينَ سَئَلَكَ، دَاعِياً لَكَ، رَاغِباً اِلَيْكَ، رَاجِياً لِفَضْلِكَ، فَقَامَ فِي الْمِحْرَابِ

تجھ سے سوال کیا، جب وہ تجھ سے دعا کرنے والے تھے، تیری طرف راغب تھے، انہیں تیری بخشش کی امید تھی، پس وہ محراب میں کھڑے

يُنَادِي نِدَآءً خَفِيّاً، فَقَالَ رَبِّ ﴿ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً ﴾[1]، يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ

ہوئے اور مخفی آواز سے کہا پروردگارا! "اپنی طرف سے مجھے جانشین (فرزند) عطا فرما کہ جو مجھ سے اور آل یعقوب سے ارث لے اور

يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيّاً﴾ اِلٰهِي فَوَهَبْتَ لَهُ يَحْيىٰ، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ

اے صالح و پسندیدہ وارث قرار دے" پس تو نے انہیں یحییٰ عطا فرمایا، اور ان کی دعا مستجاب کیا،، اور تو ان سے قریب تھا

قَرِيباً يَا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبْقِيَ لِي أَوْلَادِي، وَأَنْ تُمَتِّعَنِي

اے قریب! محمدؐ آل محمد پر درود بھیج، اور میرے لئے میری اولاد کو باقی رکھ، اور مجھے ان کے وجود سے بہرہ مند فرما، اور مجھے اور انہیں اپنے

بِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي وَإِيَّاهُمْ مُؤْمِنِينَ لَكَ، رَاغِبِينَ فِي ثَوَابِكَ، خَائِفِينَ مِنْ عِقَابِكَ،

مؤمنین میں سے قرار دے، اور اپنے ثواب کے مشتاقین میں سے، اور تیرے عذاب سے خائف لوگوں میں سے قرار دے اور جو کچھ

رَاجِينَ لِمَا عِنْدَكَ، آيِسِينَ مِمَّا عِنْدَ غَيْرِكَ حَتّٰى تُحْيِيَنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً، وَتُمِيتَنَا مِيتَةً

تیرے پاس ہے اس کی امید رکھنے والا قرار دے، اور تیرے غیر کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید قرار دے، اور ہمیں پاک زندگی سے

طَيِّبَةً، اِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِي سَئَلَتْكَ بِهِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ،

زندہ رکھ اور پاک موت سے مار، بیشک تو جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے۔ پروردگارا! میں تجھے اس اسم کے ذریعے پکارتا ہوں جس سے تجھے

﴿ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ

فرعون کی زوجہ نے پکارا "اس نے دعا کی کہ پروردگار میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے کاروبار سے نجات دلا

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴾[1]، فَاسْتَجَبْتَ لَهَا دُعَائَهَا، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يَا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى

دے اور اس پوری ظالم قوم سے نجات عطا کردے" پس تو نے ان کی دعا مستجاب کی، اور تو ان سے قریب تھا اے قریب! محمدؐ آل محمد پر درود

۱۔ سورۂ تحریم، آیت: ۱۱

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُقِرَّ عَيْنِي بِالنَّظَرِ إِلَى جَنَّتِكَ، وَوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَأَوْلِيَائِكَ،
بھیج، اور میری آنکھوں کو اپنی جنت ، اور اپنے ولی کے کریمانہ چہرے کے دیدار سے روشن فرما، اور
وَتُفَرِّجَنِي بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتُؤْنِسَنِي بِهِ وَبِآلِهِ، وَبِمُصَاحَبَتِهِمْ وَمُرَافَقَتِهِمْ، وَتُمَكِّنَ لِي
رحمد وآل محمد کے واسطے مجھے گشائش عطا فرما، اور مجھے ان کی اور ان کی آل سے مانوس، ان کا مصاحب اور ان کا رفیق وہمراہ قرار دے،
فِيهَا، وَتُنْجِيَنِي مِنَ النَّارِ، وَمَا أُعِدَّ لِأَهْلِهَا مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ، وَالشَّدَائِدِ
اور مجھے جنت میں ساکن فرما، اور آتش جہنم سے نجات دے، اور زنجیر وطوق میں سے جو کچھ اہل آتش کے لئے تیار کیا ہے، اور سختیوں،
وَالْأَنْكَالِ، وَأَنْوَاعِ الْعَذَابِ، بِعَفْوِكَ يَا كَرِيمُ . إِلَهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي
فشار اور مختلف قسم کے عذاب سے نجات عطا فرما، اپنے عفو وبخش سے اے بخشنے والے پروردگار! میں تجھے اس اسم کے ذریعے پکارتا
دَعَتْكَ بِهِ عَبْدَتُكَ وَصِدِّيقَتُكَ مَرْيَمَ الْبَتُولُ وَأُمُّ الْمَسِيحِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ،
ہوں جس سے تجھے تیری عبد اور تیری تصدیق کرنے والی پاکدامن مریم اور مادر مسیح رسول علیہما السلام نے پکارا،
إِذْ قُلْتَ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ
جب تو نے کہا: "اور مریم بنت عمران کی مثال جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے
بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾ [1] فَاسْتَجَبْتَ لَهَا دُعَائَهَا، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً
رب کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ ہمارے فرمانبردار بندوں میں سے تھی" پس تو نے ان کے لئے ان کی دعا مستجاب کی اور تو
يَا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُحْصِنَنِي بِحِصْنِكَ الْحَصِينِ،
ان سے قریب تھا اے قریب! محمد و آل محمد پر درود ، اور اپنے محکم حصار سے میری حفاظت فرما،
وَتَحْجُبَنِي بِحِجَابِكَ الْمَنِيعِ، وَتُحْرِزَنِي بِحِرْزِكَ الْوَثِيقِ، وَتَكْفِيَنِي بِفِكَايَتِكَ
اور اپنے منع کرنے والے حجاب سے مجھے چھپا لے، اور اپنے محکم حرز سے مجھے محفوظ رکھ اور اپنی کافی کفایت سے میری کفایت فرما،
الْكَافِيَةِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ طَاغٍ، وَظُلْمِ كُلِّ بَاغٍ، وَمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ، وَغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ،
اور ہر سرکش شر سے اور تجاوز کرنے والے ظلم وستم سے ، اور ہر مکار کے مکر سے ، اور ہر خیانت کرنے والی کی خیانت سے ،
وَسِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ، وَجَوْرِ كُلِّ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، بِمَنْعِكَ يَا مَنِيعُ . إِلَهِي وَأَسْأَلُكَ
اور ہر جادوگر کے جادو سے، اور ہر ظالم وجابر بادشاہ کے ظلم سے، اپنی نگہداشت سے اے نگہداری کرنے والے۔ پروردگارا! میں تجھے اس

۱۔ سورۂ تحریم، آیت: ۱۲

بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ،
اسم کے پکارتا ہوں کہ جس سے تجھے تیرے عبد اور تیرے نبی اور تیرے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سے منتخب شدہ،
وَأَمِينُكَ عَلَى وَحْيِكَ، وَبَعِيثُكَ إِلَى بَرِيَّتِكَ، وَرَسُولُكَ إِلَى خَلْقِكَ مُحَمَّدٌ
اور تیری وحی پر تیرے امین، اور تیری جانب سے تیری مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے، اور تیری مخلوق کی جانب رسول محمد، تیرا
خَاصَتُكَ وَخَالِصَتُكَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَجَبْتَ دُعَائَهُ، وَأَيَّدْتَهُ
خاص اور خالص بندہ کہ خدا کا درود وسلام ہو ان پر اور ان کی آل پر، نے تجھے پکارا، پس تو نے ان کی دعا مستجاب فرمائی اور دکھائی نہ
بِجُنُودٍ لَمْ يَرَوْهَا، وَجَعَلْتَ كَلِمَتَكَ الْعُلْيَا، وَكَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى، وَكُنْتَ مِنْهُ
دینے والے سپاہیوں سے ان کی تائید و مدد کی، اور اپنے کلمہ کو برتر قرار دیا، اور کفر اختیار کرنے کے کلمہ کو پست کیا، اور تو ان سے قریب تھا
قَرِيباً يَا قَرِيبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلٰوةً زَاكِيَةً طَيِّبَةً، نَامِيَةً بَاقِيَةً
اے قریب! محمد و آل محمد پر درود بھیج، پاک و پاکیزہ، رشد کرنے والا، پائیدار، مبارک درود جیسا کہ
مُبَارِكَةً، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى أَبِيهِمْ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ كَمَا بَارَكْتَ
ان کے اجداد ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا، اور پر مبارک فرما جیسا کہ آل ابراہیم پر مبارک فرمایا،
عَلَيْهِمْ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَيْهِمْ، وَزِدْهُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ كُلِّهِ زِيَادَةً مِنْ عِنْدِكَ،
اور آل محمد پر سلام بھیج جیسا کہ آل ابراہیم پر سلام بھیجا، اور اپنی جانب سے مذکورہ موارد سے زیادہ ان کے مقام میں اضافہ فرما،
وَاخْلُطْنِي بِهِمْ، وَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ، وَاحْشُرْنِي مَعَهُمْ، وَفِي زُمْرَتِهِمْ حَتّٰى تَسْقِيَنِي مِنْ
اور مجھے ان سے مخلوط اور ان میں سے قرار دے، اور مجھے ان کے ساتھ محشور فرما، اور مجھے ان کے زمرہ میں سے قرار دے حتی کہ مجھے ان کے
حَوْضِهِمْ، وَتُدْخِلَنِي فِي جُمْلَتِهِمْ، وَتَجْمَعَنِي وَإِيَّاهُمْ، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِهِمْ، وَتُعْطِيَنِي
حوض (کوثر) سے سیراب فرما، اور مجھے ان کے گروہ میں داخل فرما، اور مجھے ان کے ساتھ یکجا جمع فرما، ان (کے دیدار) سے میری آنکھیں
سُؤْلِي، وَتُبَلِّغَنِي آمَالِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي، وَتُبَلِّغَهُمْ سَلَامِي،
کو روشن فرما، اور میری تمنا مجھے عطا فرما، اور دین و دنیا اور آخرت میں اور حیات و موت میں میری آرزوؤں کو پورا فرما، اور ان تک میرا سلام پہنچا
وَتَرُدَّ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. إِلٰهِي وَأَنْتَ الَّذِي
اور ان کی جانب سے جواب مجھ تک پہنچا دے، ان پر خدا کا سلام اور رحمت اور برکات ہوں۔ میرے پروردگار! اور تو ہی ہے جو ہر نصف

تُنادِي فِي أَنْصافِ كُلِّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ داعٍ فَأُجِيبَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ

شب ندا دیتا ہے: کیا کوئی سائل ہے کہ جسے میں عطا کروں؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ میں جس کی اجابت کروں؟ کیا کوئی استغفار

مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ راجٍ فَأُبَلِّغَهُ رَجاءَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ مُؤَمِّلٍ فَأُبَلِّغَهُ أَمَلَهُ، ها أَنَا

کرنے والا ہے تا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کوئی امیدوار ہے کہ میں جس کی امید کو پورا کروں؟ کیا کوئی آرزو مند ہے کہ میں جس کی آرزو

سائِلُکَ بِفِنائِکَ، وَمِسْکِینُکَ بِبابِکَ، وَضَعِیفُکَ بِبابِکَ، وَفَقِیرُکَ بِبابِکَ،

پوری کروں؟ اب میں تیری درگاہ پر تیرا سائل ہوں، تیرے در پر بیچارہ ہوں، اور تیرے در پر تیرا ناتوان ہوں، اور تیرے در پر تیرا فقیر ہوں،

وَمُؤَمِّلُکَ بِفِنائِکَ، أَسْأَلُکَ نائِلَکَ، وَأَرْجُوْ رَحْمَتَکَ، وَأُؤَمِّلُ عَفْوَکَ، وَأَلْتَمِسُ

اور تیری درگاہ کا آرزو مند ہوں، تجھ سے تیری عطا و بخشش کا طلبگار ہوں، اور تیری رحمت کا امیدوار اور تیری بخشش کا آرزو مند ہوں، اور تیری

غُفْرانَکَ، فَصَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. وَأَعْطِنِي سُؤْلِي، وَبَلِّغْنِي أَمَلِي، وَاجْبُرْ فَقْرِي،

بخشش کی تمنا رکھتا ہوں، پس محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور میری تمنا عطا فرما، اور مجھے میری آرزو تک پہنچا دے، اور میرے فقر کا جبران فرما،

وَارْحَمْ عِصْیانِي، وَاعْفُ عَنْ ذُنُوْبِي، وَفُکَّ رَقَبَتِي مِنَ الْمَظالِمِ لِعِبادِ رَکِّبْنِي، وَقَوِّ

میری عصیان و سرکشی پر رحم فرما، میرے گناہوں سے درگزر فرما، مجھ پر بندوں کے حق و حقوق سے مجھے رہائی عطا فرما، میری ناتوانی کو قوت

ضَعْفِي، وَأَعِزَّ مَسْکَنَتِي، وَثَبِّتْ وَطْأَتِي، وَاغْفِرْ جُرْمِي، وَأَنْعِمْ بالِي، وَأَکْثِرْ مِنَ الْحَلالِ

عطا فرما، اور میری بیچارگی کو عزت بخش، اور میرے قدموں کو محکم فرما، اور میرے جرم کو بخش دے، اور میرے فقر کو رشد دے، اور مال حلال

مالِي، وَخِرْ لِي فِي جَمِیعِ أُمُوْرِي وَأَفْعالِي، وَرَضِّنِي بِها، وَارْحَمْنِي وَوالِدَيَّ وَما وَلَدا

سے میرے مال میں اضافہ فرما، میرے تمام امور و افعال میں خیر و خوبی عطا فرما، اور مجھے ان سے راضی و خوشنود فرما، مجھ پر اور میرے والدین

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِناتِ، وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِماتِ، اَلْأَحْیاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْواتِ، إِنَّکَ

اور ان کی اولاد میں سے مؤمنین و مؤمنات اور مسلمین و مسلمات، ان میں سے زندہ اور مردہ، بیشک تو دعائیں سننے والا

سَمِیعُ الدَّعَواتِ، وَأَلْهِمْنِي مِنْ بِرِّهِما ما أَسْتَحِقُّ بِهِ ثَوابَکَ وَالْجَنَّةَ، وَتَقَبَّلْ حَسَناتِهِما،

ہے، مجھ پر ان دونوں (والدین) سے نیکی کرنے کا الہام فرما کہ جس سے تیرے ثواب و جنت کے لائق بن سکوں، اور ان کے نیک اعمال کو قبول

وَاغْفِرْ سَیِّئاتِهِما، وَاجْزِهِما بِأَحْسَنِ ما فَعَلا بِي ثَوابَکَ وَالْجَنَّةَ. إِلهِي وَقَدْ عَلِمْتُ

فرما، اور ان کے گناہوں کو بخش دے میرے لئے انہوں نے جو خوبیاں کی اس کے ثواب میں انہیں جنت نصیب فرما، میرے پروردگار میں یقین

يَقِيناً أَنَّكَ لاتَأْمُرُ بِالظُّلْمِ وَلاتَرْضاهُ، وَلاتَمِيلُ اِلَيْهِ وَلاتَهْواهُ وَلاتُحِبُّهُ وَلاتَغْشاهُ،
سے جانتا ہوں کہ تو ظلم و ستم سے حکم نہیں کرتا، اور تو اس پر راضی نہیں ہے، اور اس کی طرف مائل نہیں ہے اور اسے نہیں چاہتا اور اسے پسند نہیں
وَتَعْلَمُ ما فِيهِ هؤُلآءِ الْقَوْمُ مِنْ ظُلْمِ عِبادِكَ وَبَغْيِهِمْ عَلَيْنا،وَتَعَدِّيهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ وَلا
کرتا، اور اسے پوشیدہ نہیں رکھتا، اور تو جانتا ہے کہ اس قوم نے تیرے بندوں پر جو ظلم کیا اور انہوں نے ہم پر جو تجاوز کیا، اور نا حق اور نا معروف
مَعْرُوفٍ، بَلْ ظُلْماً وَعُدْواناً وَزُوراً وَبُهْتاناً، فَإِنْ كُنْتَ جَعَلْتَ لَهُمْ مُدَّةً لابُدَّ مِنْ بُلُوغِها،
تجاوز کہ جو ظلم و دشمنی اور زور و تہمت کی وجہ سے انجام دیتے ہیں، پس اگر ان کے لئے کوئی مدت قرار دی تو وہ مدت تمام ہو جانی چاہئے
أَوْكَتَبْتَ لَهُمْ آجالاً يَنالُوْنَها، فَقَدْ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الصِّدْقُ﴿يَمْحُو
یا انہیں کوئی مہلت دی ہے تو وہ تمام ہو جانی چاہئے، پس تو نے کہا ہے اور تیرا قول حق اور تیرا وعدہ سچا ہے "اللہ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا
اللّٰهُ ما يَشاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتابِ﴾ اِفَأَنا أَسْأَلُكَ بِكُلِّ ما سَئَلَكَ بِهِ أَنْبِيائُكَ
ہے اور برقرار رکھتا ہے کہ اصل کتاب اسی کے پاس ہے" پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان تمام چیزوں کے واسطے سے کہ جن سے تیرے انبیاء
الْمُرْسَلُوْنَ وَرُسُلُكَ، وَأَسْئَلُكَ بِما سَئَلَكَ بِهِ عِبادُكَ الصّالِحُوْنَ، وَمَلائِكَتُكَ
مرسل اور تیرے رسولوں نے سوال کیا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کے واسطے سے کہ جس سے تیرے صالح بندوں اور تیرے
الْمُقَرَّبُوْنَ،أَنْ تَمْحُوَ مِنْ أُمِّ الْكِتابِ ذٰلِكَ، وَتَكْتُبَ لَهُمُ الْإِضْمِحْلالَ وَالْمَحْقَ،
مقرب ملائکہ نے سوال کیا، کہ امّ الکتاب (لوح محفوظ) سے اس مہلت و مدت کو مٹا دے، اور ان کے لئے نابودی و پراکندگی لکھ دے تا کہ ان
حَتّٰى تُقَرِّبَ آجالَهُمْ، وَتَقْضِيَ مُدَّتَهُمْ، وَتُذْهِبَ أَيّامَهُمْ،وَتُبَتِّرَ أَعْمارَهُمْ، وَتُهْلِكَ
کی اجل کو نزدیک کر دے، اور ان کی مدت کو تمام کر دے، اور ان کے دنوں کو گزار دے، اور ان کی عمر کو تمام کر دے، اور ان کے فاسقوں کو ہلاک
فُجّارَهُمْ، وَتُسَلِّطَ بَعْضَهُمْ عَلىٰ بَعْضٍ، حَتّٰى لاتُبْقِيَ مِنْهُمْ أَحَداً، وَلاتُنَجِّيَ مِنْهُمْ
کر دے، اور ان میں سے بعض کو دوسرے بعض پر مسلط فرما، حتی کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے، اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نجات
أَحَداً، وَتُفَرِّقَ جُمُوْعَهُمْ، وَتَكِلَّ سِلاحَهُمْ، وَتُبَلِّدَ شَمْلَهُمْ،وَتُقَطِّعَ آجالَهُمْ، وَتُقَصِّرَ
نہ دے، اور ان کے اجتماع کو متفرق کر، ان کے اسلحہ کو بے اثر فرما، ان سب کو پراکندہ فرما، ان کی مہلت کو تمام فرما، ان کی عمر کو تمام کر دے،
أَعْمارَهُمْ، وَتُزَلْزِلَ أَقْدامَهُمْ، وَتُطَهِّرَ بِلادَكَ مِنْهُمْ، وَتُظْهِرَ عِبادَكَ عَلَيْهِمْ، فَقَدْ
ان کے قدموں کو متزلزل فرما، اپنی زمین کو ان کے وجود سے پاک فرما، اپنے بندوں کو ان پر مسلط فرما، کیونکہ انہوں نے

۱۔ سورۂ رعد، آیت: ۳۹

غَيَّرُوا سُنَّتَکَ، وَنَقَضُوا عَهْدَکَ، وَهَتَکُوْا حَرِيْمَکَ، وَأَتَوْا عَلٰى مَانَهَيْتَهُمْ عَنْهُ،
تیری سنت کوتبدیل کیا،اور تیرے عہد کوتوڑا،تیرے حریم کی ہتک حرمت کی،اورانہوں نے وہ انجام دیا کہ جس سے تونے منع کیا،

وَعَتَوْا عُتُوّاً كَبِيْراً، وَضَلُّوْا ضَلالاً بَعِيْداً. فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأْذَنْ
اور(تیرے حکم) کی نافرمانی کی،بزرگ اور بڑی نافرمانی،اور عمیق گمراہی سے گمراہ ہوئے،پس محمدوآل محمد پر درود بھیج،اور ان کے اجتماع

لِجَمْعِهِمْ بِالشَّتَاتِ، وَلِحَيِّهِمْ بِالْمَمَاتِ، وَلِأَزْوَاجِهِمْ بِالنَّهْبَاتِ، وَخَلِّصْ عِبَادَکَ مِنْ
پر پراکندگی اوران کے زندوں کے لئے موت اوران کے ازواج کے لئے تابودی وغارت کاارادہ فرما،اوراپنے بندوں کوان کے ظلم سے

ظُلْمِهِمْ، وَاقْبِضْ أَيْدِيَهُمْ عَنْ هَضْمِهِمْ، وَطَهِّرْ أَرْضَکَ مِنْهُمْ، وَأْذَنْ بِحَصْدِ نَبَاتِهِمْ،
نجات دے،اوران کی تہکست سے ان کے ہاتھوں کوباندھ دے،اوراپنی زمین کوان سے پاک فرما،اوران کی زراعت کی تابودی کاحکم دے،

وَاسْتِيْصَالِ شَافَتِهِمْ، وَشَتَاتِ شَمْلِهِمْ، وَهَدْمِ بُنْيَانِهِمْ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.
اوران کے اموال کے ختم ہونے،اوران کے امور کے پراکندہ ہونے،اوران کی اصل وبنیاد کوتابودفرما،اے صاحب جلال واکرام!

وَأَسْأَلُکَ يَا إِلٰهِي وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، وَرَبِّي وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَأَدْعُوْکَ بِمَا دَعَاکَ بِهِ
اورمیں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے میرے معبود!اور ہرچیز کے معبود،اوراے میرے پروردگار!اور ہرچیز کے پروردگار!اورمیں تجھ سے دعا

عَبْدَاکَ وَرَسُوْلاکَ، وَنَبِيَّاکَ وَصَفِيَّاکَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، حِيْنَ
کرتا کہ جس کے ذریعہ تیرے دوبندوں اورتیرے دورسولوں اورتیرے دونبیوں،اورتیرے دوبرگزیدہ موسیٰ وہارون علیہما السلام نے دعا کی کہ

قَالاَ دَاعِيَيْنِ لَکَ، رَاجِيَيْنِ لِفَضْلِکَ ﴿رَبَّنَا إِنَّکَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلأَهُ زِيْنَةً وَأَمْوَالاً
جب انہوں نے تیری درگاہ میں دعا کرتے ہوئے اور تیرے فضل کی امید رکھتے ہوئے کہا:"پروردگارتو نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيْلِکَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى
زندگانی دنیامیں اموال عطاکئے ہیں-خدایا یہ تیرے راستے سے بہکائیں گے-خدایا ان کے اموال کوبرباد کردے-ان کے دلوں پرسختی نازل

قُلُوبِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ﴾ [1] فَمَنَنْتَ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِمَا بِالْإِجَابَةِ
فرمایہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنی آنکھوں سے دردناک عذاب نہ دیکھ لیں"پس ان کی دعا کی قبولیت سے ان پر

لَهُمَا إِلٰى أَنْ قَرَعَتْ سَمْعَهُمَا بِأَمْرِکَ، فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ رَبِّ ﴿قَدْ أُجِيْبَتْ دَعْوَتُکُمَا
احسان کراورنعمت عطا کی تاکہ اپنا حکم ان کے کانوں تک پہنچایا،پس تونے کہا اے خدا!اے ربّ!"تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی تو اب

۱۔سورۂ یونس،آیت:۸۸ ۲۔سورۂ یونس،آیت:۸۹

فَاسْتَقِيمَا وَلاَ تَتَّبِعَانِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ﴾[1] اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
اپنے راستے پر قائم رہنا اور جاہلوں کے راستے کا اتباع نہ کرنا "(میں چاہتا ہوں کہ) محمد و آل محمد پر بھیج،
وَأَنْ تَطْمِسَ عَلٰى أَمْوَالِ هٰؤُلاَءِ الظَّلَمَةِ،وَأَنْ تَشْدُدَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ،وَأَنْ تَخْسِفَ بِهِمْ بِرَّكَ،
اور ان ظالموں کے مال کو نیست و نابود کردے،اور ان کے دلوں کو سخت کر دے اور انہیں اپنے بیابانوں گھاڑ دے،اور اپنے
وَأَنْ تُغْرِقَهُمْ فِي بَحْرِكَ، فَإِنَّ السَّمٰاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمٰا لَكَ، وَأَرِ الْخَلْقَ
دریا میں انہیں غرق کردے، بیشک آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ تیرے ہی اختیار میں ہے اور ان کے بارے میں اپنی قدرت اور ان پر
قُدْرَتَكَ فِيْهِمْ، وَبَطْشَتَكَ عَلَيْهِمْ، فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِهِمْ، وَعَجِّلْ لَهُمْ ذٰلِكَ،يَا خَيْرَ
اپنی سخت گیری لوگوں کو دکھادے،ان کے لئے یہ کام انجام دے اور ان کے لئے اس کام میں جلدی فرما،اے وہ بہترین کہ جس سے سوال کیا
مَنْ سُئِلَ، وَخَيْرَ مَنْ دُعِيَ، وَخَيْرَ مَنْ تَذَلَّلَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ، وَرُفِعَتْ اِلَيْهِ الْأَيْدِي، وَدُعِيَ
جائے،اور وہ بہترین کہ جسے پکارا جائے،اور وہ بہترین کہ جس کے لئے چہرے خاک میں غطاں ہوں،اور اسی کی طرف ہاتھ اٹھائے جائیں،
بِالْاَلْسُنِ، وَشَخَصَتْ اِلَيْهِ الْأَبْصَارُ،وَأَمَّتْ اِلَيْهِ الْقُلُوْبُ، وَنُقِلَتْ اِلَيْهِ الْأَقْدَامُ،
اور زبان سے پکارا جائے،اور نگاہیں اسی کی جانب لگی ہوں،اور دل اسی کی طرف مائل ہوں،اور قدم اسی کی طرف بڑھائے جائیں،
وَتُحُوْكِمَ اِلَيْهِ فِي الْأَعْمَالِ اِلٰهِي وَأَنَا عَبْدُكَ أَسْئَلُكَ مِنْ أَسْمَائِكَ بِأَبْهَاهَا، وَكُلُّ
اور اعمال میں حکم اسی کی جانب پیش کیا جائے۔میرے پروردگار!میں تیرا بندہ ہوں کہ تجھ سے تیرے بہترین نام کے ذریعہ مانگتا ہوں،
أَسْمَائِكَ بَهِيٌّ، بَلْ أَسْئَلُكَ بِأَسْمَائِكَ كُلِّهَا،اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
البتہ تیرے سب نام بہترین ہیں، بلکہ تجھ سے تیرے سب ناموں کے واسطے سے مانگتا ہوں، کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج،
وَأَنْ تَرْكَسَهُمْ عَلٰى أُمِّ رُؤُسِهِمْ فِي زُبْيَتِهِمْ، وَتُرْدِيَهُمْ فِي مَهْوٰى حُفْرَتِهِمْ، وَارْمِهِمْ
کہ اہل ستم کو ان کے سر کو اغر کے ساتھ ان گڑھے میں سرنگوں کر کہ جس نے ان کے چہروں کو چھپایا ہے اور انہیں ان کے گڑھوں کی گہرائی میں پھینک،
بِحَجَرِهِمْ، وَذَكِّهِمْ بِمَشَاقِصِهِمْ،وَاكْبُبْهُمْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، وَاخْنُقْهُمْ بِوَتَرِهِمْ، وَارْدُدْ
اور ان کے پتھروں سے ان کو مار،اور انہیں ان کے تیروں سے قتل کردے،اور ان کی ناک کو زمین پر رگڑ،اور ان کی کمانوں سے ان کو مار
كَيْدَهُمْ فِي نُحُوْرِهِمْ وَأَوْبِقْهُمْ بِنَدَامَتِهِمْ، حَتّٰى يَسْتَخْذِلُوا وَيَتَضَائَلُوا بَعْدَ نُخُوَتِهِمْ،
دے،اور ان کی مکاریوں کو انہی کی طرف پلٹادے،اور انہیں ان کی پشیمانی کے ساتھ ہلاک کر تا کہ اپنے غرور کے بعد ذلیل وخوار ہوں،

۱۔سورۂ یونس،آیت:۸۹

وَيَسْقِمُوا بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِمْ، أَذِلَّاءَ مَأْسُورِيْنَ فِي رِبَقِ حَبَائِلِهِمْ، اَلَّتِي كَانُوا يُؤَمِّلُوْنَ أَنْ

اوران کی اونچی ناک چھوٹی ہوجائے، اور نافرمانی کے بعد خوار ہوں، جب کہ وہ اپنی رسیوں میں اسیر شدہ ذلیل ہوں، وہی رسیاں کہ جن سے

يَسْرُوْنَا فِيْهَا، وَتُرِيَنَا قُدْرَتَکَ فِيْهِمْ، وَسُلْطَانَکَ عَلَيْهِمْ، وَتَأْخُذَهُمْ أَخْذَ الْقُرىٰ وَهِيَ

وہ ہمیں باندھنا چاہتے تھے، اوران کے بارے میں ہمیں اپنی قدرت اور سلطنت دکھادے، اور انہیں ان کی جزا دے ان شہروں کی جزا کی مانند

ظَالِمَةٌ، اِنَّ أَخْذَکَ الْأَلِيْمُ الشَّدِيْدُ، وَتَأْخُذَهُمْ يَا رَبِّ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُقْتَدِرٍ، فَإِنَّکَ عَزِيْزٌ

کہ جن کے اہل ظالم تھے، بیشک تیری جزا دردناک اور شدید ہے، اے میرے پروردگار! انہیں صاحب عزت ومقتدر لوگوں کی مانند

مُقْتَدِرٌ، شَدِيْدُ الْعِقَابِ، شَدِيْدُ الْمِحَالِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ

جزا دے، کیونکہ تو عزیز ومقتدر ہے، تیری کزاء سخت اور تیری توانائی شدید ہے۔ پروردگارا! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور (ظالموں) کو اپنا

إِيْرَادَهُمْ عَذَابَکَ الَّذِي أَعْدَدْتَهُ لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أُمَمِ الْمِهِمْ، وَالطَّاغِيْنَ مِنْ نُظَرَائِهِمْ، وَارْفَعْ

عذاب دینے میں جلدی کر کہ جو ان جیسے ظالموں اور نافرمانوں کے لئے تیار کیا ہے، اور ان سے اپنا

حِلْمَکَ عَنْهُمْ، وَاحْلُلْ عَلَيْهِمْ غَضَبَکَ الَّذِي لَايَقُوْمُ لَهُ شَيْءٌ، وَأْمُرْ فِي تَعْجِيْلِ

حلم وبردباری اٹھالے اوران پر اپنا غضب روا رکھ، ایسا غضب کہ جس کے مقابلہ میں کوئی مقاومت نہیں کرسکتی، اوران پر غضب کی تعجیل

ذٰلِکَ عَلَيْهِمْ بِأَمْرِکَ الَّذِي لَايُرَدُّ وَلَايُؤَخَّرُ، فَإِنَّکَ شَاهِدُ كُلِّ نَجْوىٰ، وَعَالِمُ كُلِّ

کا حکم دے، ایسا حکم کہ جو پلٹ نہیں سکتا اور جس میں کوئی تأخیر نہیں ہے، بیشک تو ہر راز دار گفتگو کا شاہد ہے، اور ہر کلام کے مفہوم سے آگاہ

فَحْوىٰ، وَلَاتَخْفىٰ عَلَيْکَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ خَافِيَةٌ، وَلَاتَذْهَبُ عَنْکَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ خَائِنَةٌ،

ہے اوران کے کاموں میں ان کی مخفیات تجھ پر مخفی نہیں ہیں اور ان کے خائنانہ اعمال میں سے کوئی بھی تیری نظروں سے بچ نہیں سکتا اور تو غیب

وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، عَالِمٌ بِمَا فِي الضَّمَائِرِ وَالْقُلُوْبِ. وَأَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ وَأُنَادِيْکَ

کے بارے میں بہت داناوعالم ہے اوراس سے بھی آگاہ ہے کہ جو کچھ ضمائر اور دلوں میں پوشیدہ ہے۔ اے میرے خدا! میں تجھ سے سوال کرتا

بِمَا نَادَاکَ بِهِ سَيِّدِي، وَسَئَلَکَ بِهِ نُوْحٌ، إِذْ قُلْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَيْتَ ﴿وَلَقَدْ نَادَانَا

ہوں اور تجھے پکارتا ہوں کہ جس سے میرے سردرمردار نے تجھے پکارا، اور جس کے ذریعہ نوح نے تجھ سے سوال کیا کہ جب تو نے کہا اے

نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ﴾ لِـ أَجَلِ اللّٰهُمَّ يَا رَبِّ أَنْتَ نِعْمَ الْمُجِيْبُ، وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ، وَنِعْمَ

وہ کہ پاک ومنزہ اور بلند مرتبہ ہے" اور بیشک نوح نے ہمیں پکارا پس ہم کتنے بہتر اجابت کرنے والے ہیں" جی ہاں! خدایا! اے میرے پروردگار!

۱۔ سورۂ صافات، آیت: ۷۵

الْمَسْئُوْلُ، وَنِعْمَ الْمُعْطِي،أَنْتَ الَّذِي لاتُخَيِّبُ سائِلَکَ، وَلاتَرُدُّراجِيَکَ، وَلاتَطْرُدُ

تو بہترین اجابت کرنے والا، اور بہترین ہے کہ جسے پکارا جائے، اور بہترین ہے مسؤل، اور بہترین عطا کرنے والا ہے تو ہی وہ ہے کہ اپنے

الْمُلِحَّ عَنْ بابِکَ، وَلاتَرُدُّ دُعاءَ سائِلِکَ، وَلاتَمُلُّ دُعاءَ مَنْ أَمَّلَکَ،وَلاتَتَبَرَّمُ بِکَثْرَةِ

سائل کو امید نہیں کرتا، اور خود پر امید کرنے والے کو رد نہیں کرتا، اور اپنے در پر اصرار کرنے والے کو رد نہیں کرتا، اور اپنے سائل کی دعا کو رد

حَوائِجِهِمْ اِلَيْکَ، وَلا بِقَضائِها لَهُمْ، فَإِنَّ قَضاءَ حَوائِجِ جَمِيْعِ خَلْقِکَ اِلَيْکَ فِي

نہیں کرتا، اور تیری آرزو کرنے والے کی دعا کو ال نہیں دیتا، اور ان کی کثیر حاجتوں اور ان کی استجابت سے نہیں تھکتا، بیشک تیری تمام مخلوقات

أَسْرَعِ لَحْظٍ مِنْ لَمْحِ الطَّرْفِ، وَأَخَفُّ عَلَيْکَ، وَأَهْوَنُ عِنْدَکَ مِنْ جَناحِ بَعُوْضَةٍ.

کی حاجتیں پلک جھپکنے سے پہلے تیرے پاس ہی ہیں، اور یہ تیری لئے بہت ہلکا اور مکھی کے پر سے زیادہ آسان ہے اور میری حاجتیں،

وَحاجَتِيْ يا سَيِّدِيْ وَمَوْلايَ، وَمُعْتَمَدِيْ وَرَجائِيْ،اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

اے میرے آقا و مولا! اے میری تکیہ گاہ اور اے میری امید! میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج

وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، فَقَدْ جِئْتُکَ ثَقِيْلَ الظَّهْرِ بِعَظِيْمِ ما بارَزْتُکَ بِهِ مِنْ سَيِّئاتِي،

اور میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیری بارگاہ میں آیا ہوں جبکہ میری پشت گناہوں کے بوجھ سے سنگین ہو چکی ہے ایسے بزرگ گناہ کہ جن

وَرَكِبَنِي مِنْ مَظالِمِ عِبادِکَ ما لايَکْفِيْنِي، وَلايُخَلِّصُنِي مِنْها غَيْرُکَ، وَلايَقْدِرُ عَلَيْهِ،

کے ذریعہ میں نے تجھ سے مبارزہ کیا، اور مجھ پر تیرے بندوں کے بہت زیادہ حقوق ہیں کہ تیرے علاوہ کفایت نہیں ہو سکتی، اور تیرے سوا کوئی ان

وَلايَسْلُکُهُ سِواکَ، فَامْحُ يا سَيِّدِي كَثْرَةَ سَيِّئاتِي بِعَسِيْرِ عَبَراتِي، بَلْ بِقَساوَةِ قَلْبِي،

سے رہائی نہیں دے سکتا، اور کوئی اس پر قادر نہیں اور تیرے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے پس اسے ختم کر دے اے میرے آقا؟ میرے زیادہ

وَجَمُوْدِ عَيْنِي، لا بَلْ بِرَحْمَتِکَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَأَنا شَيْءٍ،فَلْتَسَعْنِي

گناہوں کو کم آنسوؤں سے بلکہ سنگدلی اور میری خشک آنکھوں سے نہیں بلکہ اپنی رحمت سے کہ جس کا احاطہ ہر مخلوق پر ہے اور میں بھی ان میں

رَحْمَتُکَ، يا رَحْمانُ يا رَحِيْمُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. لاتَمْتَحِنِّي فِي هٰذِهِ الدُّنْيا بِشَيْءٍ

سے ایک ہوں، پس میں بھی تیری رحمت میں شامل ہوں، اے رحمٰن! اے رحیم! اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم! اس دنیا میں محنت

مِنَ الْمِحَنِ، وَلاتُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لايَرْحَمُنِي،وَلاتُهْلِکْنِي بِذُنُوْبِي، وَعَجِّلْ خَلاصِي مِنْ

اور دشواری سے میرا امتحان نہ لے، اور جو مجھ پر رحم نہیں کرتا اسے مجھ پر مسلط نہ فرما، اور میرے گناہوں کے ذریعہ مجھے ہلاک نہ فرما، اور مجھے ہر

كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَادْفَعْ عَنِّي كُلَّ ظُلْمٍ،وَلاتَهْتِکْ سَتْرِي، وَلاتَفْضَحْنِي يَوْمَ جَمْعِکَ

مکروہ سے رہائی دینے میں تعجیل فرما، اور مجھ سے ہر ظلم کو دور فرما، اور میرا پردہ نہ اٹھا، اور اس دن مجھے رسوا نہ فرما کہ جب تو اپنی مخلوقات کے حساب

الْخَلائِقِ لِلْحِسابِ، يا جَزِيلَ الْعَطاءِ وَالثَّوابِ. أَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ

کے لئے جمع کرے گا، اے بہت زیادہ عطا کرنے اور ثواب دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اور مجھے سعادتمند

مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُحْيِيَنِي حَيٰوةَ السُّعَداءِ، وَتُمِيتَنِي مِيتَةَ الشُّهَداءِ، وَتَقْبَلَنِي قَبُولَ الْأَوِّدَاءِ

زندگی سے زندہ رکھ، اور شہداء کی موت سے موت دے، اور دوستوں کو قبول کرنے کی طرح مجھے قبول فرما، اور اس پست دنیا میں مجھے دنیا کے

وَتَحْفَظَنِيْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ، مِنْ شَرِّ سَلاطِينِهَا وَفُجّارِهَا، وَشِرارِهَا وَمُحِبِّيهَا

بادشاہوں کے شر اور اس کے بدکاروں، اور صاحب اشرار اور دنیا کے محبوں اور اس کے لئے کام کرنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے ان سے

وَالْعامِلِيْنَ لَهَا وَمَا فِيهَا، وَقِنِي شَرَّ طُغاتِهَا وَحُسّادِهَا، وَباغِي الشَّرِّ فِيهَا. حَتّٰى تَكْفِيَنِي

محفوظ فرما، اور مجھے دنیا کے سرکشوں اور اس کے حاسدوں اور اس میں شر طلب کرنے والوں سے محفوظ رکھتا کہ تو مکاروں کے مکر سے میری

مَكْرَ الْمَكَرَةِ، وَتَفْقَأَ عَنِّي أَعْيُنَ الْكَفَرَةِ، وَتُفْحِمَ عَنِّي أَلْسُنَ الْفَجَرَةِ، وَتَقْبِضَ لِي عَلى

کفایت فرمائے، اور میرے متعلق کافروں کی آنکھوں کو اندھا کر دے، اور میرے متعلق بدکاروں کی زبان کو کوتاہ و گونگا کر دے، اور میرے متعلق

أَيْدِي الظَّلَمَةِ، وَتُوْهِنَ عَنِّي كَيْدَهُمْ، وَتُمِيتَهُمْ بِغَيْظِهِمْ، وَتَشْغَلَهُمْ بِأَسْماعِهِمْ وَأَبْصارِهِمْ

ظالموں کے ہاتھوں کو باندھ دے، اور میرے متعلق کافروں کے مکر کو بے جان کر دے، اور انہیں ان کے اندرونی غضب سے ہلاک کر دے، اور

وَأَفْئِدَتِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فِي أَمْنِكَ وَأَمانِكَ، وَحِرْزِكَ وَسُلْطانِكَ

انہیں ان کے کانوں اور ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں میں مشغول فرما، اور مجھے ان سب سے اپنے امن و امان اور اپنی حفاظت و سلطنت

وَجِوارِكَ وَكَنَفِكَ، وَعِياذِكَ وَجارِكَ، وَمِنْ جارِ السُّوْءِ وَجَلِيسِ السُّوْءِ، اِنَّكَ

اور اپنی پوشش و حمایت اور اپنی پناہ و جوار میں قرار دے، اور برے پڑوسیوں اور برے ہمنشینوں سے بھی امان میں رکھ، بیشک تو

عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، ﴿اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰالِحِيْنَ﴾[1]

ہر چیز پر قادر ہے "بیشک میرا مالک و مختار وہ خدا ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک بندوں کا والی و وارث ہے"

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَعُوْذُ، وَبِكَ أَلُوْذُ، وَلَكَ أَعْبُدُ، وَإِيّاكَ أَرْجُوْ، وَبِكَ أَسْتَعِيْنُ، وَبِكَ

پروردگارا! میں تیری پناہ میں آیا ہوں، اور تیری پناہ میں ہوں، اور تیری عبادت کرتا ہوں، اور صرف تیرے لطف کی امیدوار ہوں اور صرف

أَسْتَكْفِي، وَبِكَ أَسْتَعِيْثُ، وَبِكَ أَسْتَنْقِذُ، وَمِنْكَ أَسْئَلُ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ

تجھ سے مدد مانگتا ہوں، اور صرف تجھ سے کفایت کی درخواست کرتا ہوں، اور صرف تجھ سے استغاثہ کرتا ہوں، اور صرف تجھ سے رہائی

---

[1] سورۂ اعراف، آیت: ۱۹۶

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلاتُرَدِّنِي إِلاّ بِذَنْبٍ مَغْفُورٍ، وَسَعْيٍ مَشْكُورٍ، وَتِجارَةٍ لَنْ تَبُورَ، وَأَنْ

طلب کرتا ہوں اور تجھ سے چاہتا ہوں کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج، اور مجھے واپس نہ پلٹا مگر گناہ ہوں کی مغفرت کے ساتھ اور سعی مشکور کے ساتھ اور

تَفْعَلَ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ، وَلاتَفْعَلْ بِي ما أَنَا أَهْلُهُ، فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ،

ایسی تجارت کہ جو ہرگز نقصان میں نہ ہو، اور میرے ساتھ وہی انجام دے کہ جس کا تو اہل ہے اور میرے ساتھ وہ انجام نہ دے کہ جس کا میں

وَأَهْلُ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ. إِلٰهِي وَقَدْ أَطَلْتُ دُعائِي، وَأَكْثَرْتُ خِطابِي، وَضِيْقَ صَدْرِي

اہل ہوں، بیشک تو اہل تقویٰ واہل مغفرت اور اہل فضل واہل رحمت ہے میرے پروردگار! بیشک میں نے اپنی دعا کو طول دیا، اور میں نے

حَدانِي عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَحَمَلَنِي عَلَيْهِ، عِلْماً مِنِّي بِأَنَّهُ يُجْزِيْكَ مِنْهُ قَدْرُ الْمِلْحِ فِي

زیادہ خطائیں کی کہ ان سب سے میرا سینہ تنگ ہوگیا اور مجھے اس پر مجبور کیا گیا، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب تیرے لئے نمک میں آٹے

الْعَجِيْنِ، بَلْ يَكْفِيْكَ عَزْمُ إِرادَةٍ وَأَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ بِنِيَّةٍ صادِقَةٍ وَلِسانٍ صادِقٍ يا رَبِّ،

کے برابر ہے بلکہ قصد وارادہ کافی ہے کہ بندہ سچی نیت اور سچی زبان سے کہے: اے میرے پروردگار! تو اپنے بندے کے گمان کے

فَتَكُوْنَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِكَ بِكَ، وَقَدْ ناجاكَ بِعَزْمِ الْإِرادَةِ قَلْبِي، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ

وقت اس کے پاس حاضر ہے، بیشک میرے دل نے تجھے پکارنے کے قصد سے تجھ سے مناجات کی پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُقْرِنَ دُعائِي بِالْإِجابَةِ مِنْكَ، وَتُبَلِّغَنِي ما أَمَّلْتُهُ

محمد وآل محمد پر درود بھیج، اور میری دعا کو اپنی اجابت کے قریب کردے، اور تجھ سے متعلق مجھے میری ان آرزوں تک پہنچا کہ جن میں تیرا لطف

فِيْكَ، مِنَّةً مِنْكَ وَطَوْلاً، وَقُوَّةً وَحَوْلاً، لاتُقِيْمُنِي مِنْ مَقامِي هٰذا إِلاّ بِقَضاءِ جَمِيْعِ ما

اور احسان ہے اور تیری قدرت وقوت لائی ہے مجھے میری جگہ سے نہ اٹھا مگر ان سب دعاؤں کی اجابت کے ساتھ کہ جو تجھ سے طلب کیں

سَأَلْتُكَ، فَإِنَّهُ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ، وَخَطَرُهُ عِنْدِي جَلِيْلٌ كَثِيْرٌ، وَأَنْتَ عَلَيْهِ قَدِيْرٌ، يا سَمِيْعُ

بیشک یہ کام تیرے لئے آسان ہے اور میرے نزدیک اس کی بہت زیادہ قدر واہمیت ہے جب کہ تو اس کام پر قادر ہے اے سننے والے!

يا بَصِيْرُ. إِلٰهِي وَهٰذا مَقامُ الْعائِذِ بِكَ مِنَ النّارِ، وَالْهارِبِ مِنْكَ إِلَيْكَ، مِنْ ذُنُوْبٍ

اے دیکھنے والے! اے میرے پروردگار! یہ آگ سے محفوظ رکھنے کا مقام ہے اور تیرے (غضب) سے تیری (رحمت) کی طرف جانے کا، ان

تَهَجَّمَتْهُ، وَعُيُوْبٍ فَضَحَتْهُ، فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْظُرْ إِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً

گناہوں سے کہ جن پر ہجوم کیا گیا اور ان عیوب سے کہ جس نے اسے رسوا کیا، پس محمد وآل محمد پر درود بھیج، اور مجھ پر نظر فرما، لطف ورحمت والی

أَفُوزَ بِهَا اِلٰی جَنَّتِکَ، وَاعْطِفْ عَلَیَّ عَطْفَةً أَنْجُوْ بِهَا مِنْ عِقَابِکَ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

نگاہ کہ جس کے ذریعہ تیری بہشت کی طرف کامیاب ہو جاؤں، اور مجھ پر لطف فرما، ایسا لطف کہ جس سے میں تیرے عذاب سے بچ

لَکَ وَبِیَدِکَ، وَمَفَاتِیْحُهُمَا وَمَقَالِیْدُهُمَا اِلَیْکَ، وَأَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ قَادِرٌ، وَهُوَ

جاؤں، بیشک جنت و جہنم تیری طرف سے ہے اور تیرے دست قدرت میں ہے اور ان کی کلید و قفل تیرے ہی اختیار میں ہیں، اور تو ان پر

عَلَیْکَ هَیِّنٌ یَسِیْرٌ، فَافْعَلْ بِی مَا سَأَلْتُکَ یَا قَدِیْرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ

قادر ہے، اور یہ امر تجھ پر آسان و سہل ہے، پس میں نے تجھ سے جو کچھ طلب کیا اسے میرے لئے انجام دے، اے قادر و توانا! ماسوائے

الْعَظِیْمِ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

خدائے علی و عظیم کوئی جنبش و قوت نہیں ہے، اور میرے لئے خدا کافی ہے اور وہ کتنا اچھا مولا اور کتنا اچھا مددگار کرنے والا ہے، اور حمد خدا کے

الْعَالَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ.[1]

لئے ہے جو عالمین کا رب ہے، اور خدا ہمارے سید محمد اور ان کے پاک و طاہر آل پر درود بھیجتا ہے۔

علی بن حماد کہتے ہیں: میں نے یہ دعا ابوحسن علی علوی عریضی سے لی اور انہوں نے مجھے یہ دعا ایسے شخص کو دینے سے منع کیا جو مخالف ہو یا اس کا مذہب معلوم نہ ہو لیکن محبان محمد و آل محمد علیہم السلام اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

یہ دعا میرے اور میرے دینی بھائیوں (شیعوں) کے پاس تھی کہ ایک دن اہواز کے قاضیوں میں سے ایک میرے پاس آیا (جو مخالف مذہب کا تھا) لیکن اس نے میرے حق میں نیکی کی تھی۔ اس کے شہر میں مجھے اس کی ضرورت پیش آ گئی اور میں اس کے گھر میں تھا۔ سلطان وقت نے اسے گرفتار کر لیا اور اس سے بیس ہزار درہم بھی طلب کئے۔ مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اور اس سے ہمدردی کی بناء پر یہ دعا اسے دے دی۔ اس نے دعا پڑھی ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ سلطان نے اسے معاف کر دیا اور اس سے بیس ہزار درہم بھی نہیں لئے۔ اور اسے نہایت احترام کے ساتھ اس کے شہر واپس کر دیا اور میں نے ''ابلہ'' تک ان کی ہمراہی کی اور پھر بصرہ واپس آ گیا۔ چند دنوں کے بعد مجھے دعا کی

۱۔ مہج الدعوات: ۳۳۶

ضرورت محسوس ہوئی لیکن مجھے دعا نہ ملی، اپنی ساری کتابیں ڈھونڈ ڈالیں مگر اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ میں نے وہ دعا ابومختار حسینی سے مانگی کیونکہ ان کے پاس بھی اس کا ایک نسخہ تھا، انہوں نے بھی دعا تلاش کی لیکن ان کی کتابوں میں بھی نہ ملی۔ میں بیس سال تک دعا کی تلاش میں رہا لیکن کہیں نہ ملی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ خداوند عالم کی طرف سے سزا ہے چونکہ میں نے یہ دعا ایسے شخص کو دی تھی جو مخالف مذہب تھا۔

بیس سال کے بعد مجھے یہ دعا میری ہی کتابوں میں ملی جب کہ میں نے بارہا اس دعا کو اسی جگہ تلاش کیا تھا۔ پھر میں نے عہد کیا کہ یہ دعا کسی کو نہیں دوں گا جب تک اس کے مذہب کے متعلق یقین نہ ہو جائے کہ وہ ولایت آل محمد علیہم السلام کا معتقد ہے اور اس سے بھی یہ عہد و پیمان لوں گا کہ وہ بھی یہ دعا اس کی لیاقت رکھنے والے کے علاوہ کسی کو نہ دے اور پروردگار عالم سے مدد طلب کر کے اس پر توکل کروں گا۔[1]

''مہج الدعوات'' میں اس دعا کے جملوں کے علاوہ سید عبد الحسیب علوی کی کتاب ''جواہر المنثور'' میں کچھ جملوں کا اضافہ ہوا ہے جو یوں ہیں:

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَآءِ، وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ، وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ، وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ

پروردگارا! سرور انبیاء اور بہترین اولیاء، افضل اصفیاء، اور سب سے اعلیٰ زکی و پاک، کامل ترین متقی کہ جنہیں حق کے ساتھ بشارت

وَأَكْمَلِ الْأَتْقِيَاءِ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَنَذِيْراً، وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ، وَسِرَاجاً مُنِيْراً،

دینے والا اور (خدا کی نافرمانی سے) ڈرانے والے کے طور پر بھیجا اور اذن خدا سے خدا کی طرف دعوت دینے والا، اور روشن چراغ، یعنی

مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَآلِهِ مَفَاتِيْحِ أَسْرَارِ الْعُلٰى، وَمَصَابِيْحِ أَنْوَارِ التُّقٰى. وَالسَّلَامُ عَلٰى

محمد مصطفیٰ اور آپ کی آل پر درود بھیج کہ جو اعلیٰ اسرار کی کلید اور متقیوں کے انوار کے چراغ ہیں، اور اس پر سلام ہو کہ جو ہدایت کی پیروی

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ،

کرے، اور تمام انبیاء اور رسولوں پر درود بھیج، اور آسمان والوں اور زمین والوں میں سے اپنے تمام اہل اطاعت پر، اور محمد کو افضل درود

۱۔ مہج الدعوات: ۳۳۶

مِنْ أَهْلِ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِيْنَ، وَاخْصُصْ مُحَمَّداً بِأَفْضَلِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ. أَللّٰهُمَّ

سلام کے ساتھ خاص قرار دے۔خدایا! ہمیں ان کے ساتھ رحمت تک پہنچا،اور ان کے ساتھ ہماری مغفرت فرما،اپنی رحمت کی خاطر کرتو

ارْحَمْنٰا فِيْهِمْ، وَاغْفِرْ لَنٰا مَعَهُمْ، بِرَحْمَتِکَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.

مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان ہے۔

کتاب ''جواہر المنثور'' کے مؤلف کہتے ہیں:اس کے بعد جو دعا ذکر ہو گی، میں نے اسے اپنے جد محقق داماد کی تحریر میں دعا علوی مصری کے آخر میں پایا:

أَللّٰهُمَّ بِکَ يَصُوْلُ الصّٰائِلُ، وَبِقُدْرَتِکَ يَطُوْلُ الطّٰائِلُ، وَلاٰ حَوْلَ لِكُلِّ ذِي

پروردگارا حملہ کرنے والے تیری مدد سے حملہ کرتے ہیں، اور تیری قدرت کی مدد سے غلبہ کرنے والے غلبہ کرتے ہیں، اور صاحب

حَوْلٍ اِلّٰا بِکَ، وَلاٰ قُوَّةَ يَمْتٰازُهٰا ذُو الْقُوَّةِ اِلّٰا مِنْکَ، بِصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ،

تو لانائی کے لئے کوئی توانائی نہیں ہے مگر تیری مدد سے، اور کوئی قوت نہیں ہے کہ جو صاحب قدرت کو ممتاز کرے مگر تیری طرف سے تو مخلوق میں

وَخِيَرَتِکَ مِنْ بَرِيَّتِکَ، مُحَمَّدٍ نَبِيِّکَ وَعِتْرَتِهِ وَسُلاٰلَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ، صَلِّ

سے برگزیدہ اور مخلوقات میں سے منتخب شدہ اپنے نبی محمد اور ان کی عترت و آل کر ان پر اور ان کی آل پر درود ہو، ان پر درود بھیج، اور اس دن

عَلَيْهِمْ وَاكْفِنِي شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهُ،وَارْزُقْنِي خَيْرَهُ وَيُمْنَهُ. وَاقْضِ لِي فِي مُتَصَرَّفٰاتِي

کے شر اور اس کی سختی میں میری کفایت فرما،اور اس دن کی خیر و خوبی عطا فرما،اور میرے تمام تصرفات اور میرے انجام دیئے گئے کاموں کی

بِحُسْنِ الْعٰافِيَةِ، وَبَلُوْغِ الْمَحَبَّةِ، وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ، وَكِفٰايَةِ الطّٰاغِيَةِ الْمُغْوِيَةِ، وَكُلِّ

نیک عاقبت مرحمت فرما،اور محبت اور آرزوں تک رسائی عطا فرما،اور فریب دینے والوں سرکشوں اور مجھے اذیت دینے کا ارادہ رکھنے والے

ذِي قُدْرَةٍ لِي عَلٰى أَذِيَّةٍ، حَتّٰى أَكُوْنَ فِي جُنَّةٍ وَعِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلاٰءٍ وَنِقْمَةٍ، وَأَبْدِلْنِي

ہر صاحب قدرت سے میری کفایت فرماتا کہ ہر کام میں عذاب و بلا کے مقابلہ حفظ و پناہ میں رہوں، ہر خوفناک چیز کو امن و امان

فِيْهِ مِنَ الْمَخٰاوِفِ أَمْناً، وَمِنَ الْعَوٰائِقِ فِيْهِ يُسْراً، حَتّٰى لاٰيَصُدَّنِي صٰادٌّ عَنِ الْمُرٰادِ، وَ

میں تبدیل کر دے اور اس کے موانع آسان فرما تا کہ کوئی بھی روکنے والا مجھے اس چیز سے نہ روک سکے جس کا میں نے ارادہ کیا ہے۔اور شہروں

لاٰيَحِلَّ بِي طٰارِقٌ مِنْ أَذَى الْبِلاٰدِ، اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَالْأُمُوْرُ اِلَيْکَ تَصِيْرُ،

میں سے کوئی بھی ناگوار حادثہ اور اذیت مجھے پیش نہ آئے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے،اور تمام کام اور مخلوقات کے امور تیری طرف ہی پلٹتے

يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ. [1]

ہیں ۔اے وہ کہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے۔

جمعہ کا دن، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دن

ابو سلمان بن اورمہ کہتے ہیں: میں متوکل عباسی کے زمانہ میں سید حاجب (دربان) سے ملاقات کے لئے سامرا گیا تو متوکل نے اسے امام ہادی علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری طرف رخ کر کے کہا: کیا تم اپنے خدا کو دیکھنا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: خدا پاک و منزہ ہے اور میرا خدا آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا۔

اس نے کہا: میری مراد وہ شخص ہے جسے تم اپنا امام سمجھتے ہو۔

میں نے کہا: یہ مجھے برا نہیں لگے گا۔

اس نے کہا: مجھے ان کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور میں کل انہیں قتل کر دوں گا اور اب ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا ہے جب وہ باہر آئے تو تم ان کے پاس جاؤ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص باہر آیا تو سعید حاجب نے مجھے کہا: تم ان (امامؑ) کے پاس جا سکتے ہو۔

میں اس گھر میں داخل ہوا کہ جہاں امامؑ کو قید کیا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ آنحضرتؑ بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک قبر کھودی گئی ہے۔ میں داخل ہوا، امامؑ کو سلام کیا اور پھر شدت سے گریہ کیا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: تم کیوں گریہ کر رہے ہو؟

میں نے کہا: میں اس ستم کی وجہ سے رو رہا ہوں جو آپ پر کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اس وجہ سے گریہ نہ کرو کیونکہ وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

آنحضرتؑ کی اس بات سے مجھے تسلی ہوئی اور پھر آپ نے فرمایا: وہ دو دن بھی زندہ نہیں رہے گا

---

[1] ابواب الجنات: ۱۴۲

اورخدا متوکل کے دربان حاجب کو ہلاک کردے گا۔

سلیان کہتے ہیں: ابھی دودن بھی نہ گذرے تھے کہ وہ قتل ہوگیا۔

میں نے امام ہادی علیہ السلام عرض کیا: کیا یہ رسول اکرمؐ کی حدیث ہے؟

"**لا تعادوا الایام فتعادیکم**"

ایام یعنی وقت کے ساتھ دشمنی نہ کرواس لئے کہ وقت تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: ہاں! مگر رسول اکرمؐ کے اس حدیث کی تأویل ہونی چاہئے۔ایام سے ہم اہلبیت علیہم السلام مراد ہیں۔

شنبہ: رسول خداؐ ہیں۔

یکشنبہ: امیر المؤمنین علی علیہ السلام ہیں

دوشنبہ: امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں۔

سہ شنبہ: امام زین العابدین علیہ السلام، امام باقر علیہ السلام اوصادق علیہ السلام ہیں۔

چہار شنبہ: امام موسی کاظم علیہ السلام، امام رضاعلیہ السلام، امام تقی علیہ السلام اور میں (امام علی نقی علیہ السلام) ہیں۔

پنجشنبہ: میرے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔

جمعہ: قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔[1]

۱۔جمال الأسبوع:۳۶

دعائے ندبہ کی فضیلت

صدرالاسلام ہمدانیؒ کتاب ''تکالیف الأنام'' میں کہتے ہیں:

دعائے ندبہ پڑھنے کے خواص میں سے یہ ہے کہ یہ دعا جس جگہ بھی حضور قلب و کامل اخلاص اور اس کے عظیم مضامین اور نا قابل وصف عبارت پر توجہ کے ساتھ پڑھی جائے تو بلا شبہ اس مکان اور اس محفل پر حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خاص عنایت ہوگی بلکہ آنحضرتؑ خود اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ بعض جگہوں اور محافل میں ایسا ہوا بھی ہے۔[1]

آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ کتاب ''العبقری الحسان'' میں کہتے ہیں: جناب حاج شیخ مہدی کی تحریر میں دیکھا کہ جسے انہوں نے مرحوم سید جواد کی کتاب سے نقل کیا تھا اور وہ اصفہان کے قابل اطمینان امام جماعت تھے جو بلند معنوی مقام پر فائز تھے اور صداقت میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

میں اور میرے کچھ شریک ''صالح آباد'' نامی دیہات کے مالک تھے اور بعض لوگ زور زبردستی سے اس جگہ قابض ہونا چاہتے تھے اور اس غرض سے انہوں نے کچھ لوگوں کو بھی بھیجا، ہم نے ان سے بات چیت کی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اس ایک نہر میں ڈال دیا اور ''تخت فولاد'' چلا گیا اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائے ندبہ پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور میں نے کئی بار تکرار کیا: ''**هل اليک يابن أحمد سبيل فنلقى**''

''اے فرزند رسول! کیا آپ کے دیدار کا کوئی راستہ ہے تا کہ آپ سے ملاقات کریں؟''

اتنے میں ایک گھوڑے کی ٹاپ کی آواز سنی، میں نے گھوڑے پر سوار ایک عرب کو دیکھا، انہوں نے میری طرف نگاہ کی اور پھر میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ انہیں دیکھنے سے میرے دل کو سکون

۱۔ تکالیف الأنام في غيبة الامام:۱۹۷

ملا، میں مطمئن ہوگیا کہ میرا یہ مشکل حل ہو جائے گی۔ اگلی رات میری مشکلات حل ہوگئیں۔ میں نے آنحضرتؑ کو بارہا خواب میں دیکھا تھا آپ کی شکل وصورت بالکل ویسی ہی تھی جیسی میں نے خواب میں دیکھی تھی۔[1]

سید رضا (جو اصفہان کے قابل اطمینان عالم دین ہیں) کہتے ہیں: میں قرض اور شدید فقر کی وجہ سے اموات سے متوسل ہوا اور دو سو افراد کا نام لے کر ان کے لئے طلب مغفرت کی اور پھر اس کے بعد حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوا اور دعائے ندبہ کے فقرے جیسے ''**ھل الیک یابن أحمد سبیل فنلقی**'' پڑھنے لگا یہ پڑھتے وقت ایک خاص نور سے میرا کمرہ روشن ہوگیا جو سورج کے نور سے بھی زیادہ منور تھا اور اسی ان میری مشکل حال ہوگئی۔[2]

محدث نوریؒ کہتے ہیں: آغا محمد جو کہ ایک مورد اطمینان، نیک وصالح، عادل وامین اور حرم عسکریین علیہما السلام کے مجاور تھے۔ انہوں نے اپنی والدہ (جو صالحہ اور عبادت گذار خاتون تھیں) کی زبان سے میرے لئے نقل کیا ہے: ایک دن میں مولا سلماسی کے گھر والوں کے ساتھ سرداب شریف میں تھی اور مرحوم مولا دعائے ندبہ پڑھ رہے تھے اور ہم بھی ان کے ساتھ دعا پڑھنے میں مشغول تھے، وہ محزون وپریشان اور غمگین شخص کی طرح گریہ کررہے تھے اور ہم بھی ان کے ساتھ گریہ کررہے تھے، ہمارے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں تھا۔

اسی دوران سرداب میں مشک کی خوشبو پھیل گئی اور سرداب کی فضا معطر ہوگئی یہ خوشبو اتنی زیادہ ہو گئی کہ ہماری وہ کیفیت ختم ہوگئی اور ہم سب خاموش بیٹھ گئے جیسے سر پر چڑیا بیٹھ گئی ہو اور ہم میں ہلنے یا کچھ کرنے کی قوت نہ رہی۔

۱۔ العبقری الحسان: ۲/۱۰۱ الیاقوت الأحمر

۲۔ العبقری الحسان: ۲/۱۰۱ الیاقوت الأحمر

تھوڑی دیر ہم حیران رہے اور پھر وہ خوشبو تمام ہوگئی اور ہم دعا کی حالت میں پلٹ آئے اور بقیہ دعا پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ جب ہم گھر واپس آئے تو ہم نے جناب مولا سے اس خوشبو کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے کہا: تمہیں اس سوال سے کیا سروکار اور مجھے جواب نہ دیا۔

میرے برگزیدہ بھائی، باوفا علم دین، چراغ راہ سالکین جناب علی رضا اصفہانیؒ نے مجھے یوں بتایا: ایک دن میں نے انہی بزرگوار (مرحوم مولاؒ) سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بارے میں سوال کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ بھی اپنے استاد مرحوم علامہ بحرالعلومؒ کی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی کی زیارت سے شرفیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہی واقعہ میرے لئے بعینہٖ ذکر کیا۔ **والحمد للّٰہ أوّلاً و آخراً**۔[1]

﴿۵﴾

دعائے ندبہ

علامہ مجلسیؒ ''زادالمعاد'' میں فرماتے ہیں:

معتبر سند سے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ دعائے ندبہ کو چار عیدوں یعنی جمعہ کے دن، عید فطر، عید قربان اور عید غدیر کے دن پڑھنا مستحب ہے۔[2]

علامہ مجلسیؒ نے کتاب ''مزار بحار'' میں دعائے ندبہ کو سید ابن طاووسؒ سے اور بعض امامیہ اصحاب سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: محمد بن علی بن ابوقرۃ کا بیان ہے:

۱۔ دارالسلام: ۲۲۴/۲

۲۔ زادالمعاد: ۲۲۴/۲

میں نے دعائے ندبہ محمد بن حسین بن سفیان بزوفری کی کتاب سے نقل کی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ہے اور اسے چار عیدوں کے موقع پر پڑھنا مستحب ہے۔

محدث نوریؒ نے یہ دعا کتاب ''تحیۃ الزائر'' میں سید بن طاؤس کی کتاب ''مصباح الزائر'' اور محمد بن مشہدی کی کتاب ''مزار'' سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

محدث نوریؒ اس دعا کو ''کتاب مزار قدیم'' سے نقل کرنے کے ضمن میں کہتے ہیں: اس دعا کو شب جمعہ پڑھنا چار عیدوں کے موقع پر پڑھنے کی طرح مستحب ہے[1] اور وہ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً

تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے اور خدا کا درود ہو ہمارے سرور و سردار محمد پیغمبر خدا اور ان کی آل پر اور ان پر

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰى ما جَرىٰ بِهِ قَضاؤُکَ فِي أَوْلِيائِکَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ

سلام ہو سلام کامل، پروردگارا! تیرے لئے ہی شکر ہے ان نعمتوں کے اوپر کہ جن کی وجہ سے تو نے اپنے ان اولیاء میں مقدر و معین فرمایا کہ

لِنَفْسِکَ وَدِيْنِکَ، اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ ما عِنْدَکَ، مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ الَّذِي لا زَوالَ

جنہیں تو نے اپنے لئے خالص کیا اور منتخب قرار دیا اپنے دین کے لئے چن لیا کیونکہ تو نے ان کے لئے اپنے پاس بڑی نعمتوں میں سے

لَهُ وَلا اضْمِحْلالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِي دَرَجاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ،

مہیا کر رکھی ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے جس کو زوال نہیں ہے اور جس میں نہ کمزوری ہے بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور انہوں نے

وَزُخْرُفِهٰا وَزِبْرِجِهٰا فَشَرَطُوْا لَکَ ذٰلِکَ، وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ،

تجھ سے اس بات کا عہد کیا ہے اور تجھے معلوم ہے وہ اپنا عہد وفا کریں گے تو تو نے انہیں قبول کر لیا اور اپنے سے قریب تر بنا لیا،

وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّکْرَ الْعَلِيَّ، وَالثَّناءَ الْجَلِيَّ، وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلائِکَتَکَ، وَکَرَّمْتَهُمْ

اور ان کے لئے اعلیٰ و بلند ذکر اور واضح تعریف کو پیش کیا، اور ان کے ہاں اپنے ملائکہ کو اتار دیا اور انہیں اپنی وحی کے ذریعے محترم بنا دیا،

بِوَحْيِکَ، وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِکَ، وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ اِلَيْکَ، وَالْوَسِيْلَةَ اِلىٰ رِضْوانِکَ.

اور انہیں اپنے علم سے نواز دیا، اور انہیں اپنی بارگاہ کے لئے ذریعہ اور رضا کے لئے وسیلہ قرار دیا

---

[1] مکیال المکارم: ۹۳/۲

فَبَعْضٌ أَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ، اِلى أَنْ أَخْرَجْتَهُ مِنْها، وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ

ان میں سے بعض کو اپنی جنت میں ساکن بنادیا اور پھر انہیں وہاں سے رخصت کر کے دنیا میں بھیج دیا، اور بعض کو اپنی کشتی میں کیا اور اپنی

وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ، وَبَعْضٍ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْلاً، وَسَأَلَكَ

رحمت سے ان کے ساتھ مؤمنین کو ہلاکت سے نجات دی، اور بعض کو اپنا خلیل قرار دیا، اور جب انہوں نے آخری دور میں صداقت کی

لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ فَأَجَبْتَهُ، وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيّاً، وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ

زبان کا سوال کیا تو تو نے ان کی دعا کو مستجاب فرمایا، اور اسے بلند و بالا قرار دیا اور بعض سے درخت کے ذریعہ کلام کیا اور ان کے لئے ان

تَكْلِيْماً، وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ رِدْاءً وَوَزِيْراً، وَبَعْضٌ أَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَآتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ،

کے بھائی کو پشت پناہ اور وزیر قرار دیا، اور بعض کو بغیر باپ کے پیدا کیا، اور انہیں واضح نشانیوں عطا کیں

وَأَيَّدْتَهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيْعَةً، وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهاجاً، وَتَخَيَّرْتَ لَهُ

اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کی اور (پیغمبروں میں سے) ہر ایک کے شریعت دی اور راہ و ایک راہ روشن عطا کی اور ان کے لئے

أَوْصِياءَ مُسْتَحْفِظاً بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ، مِنْ مُدَّةٍ اِلى مُدَّةٍ، اِقامَةً لِدِيْنِكَ، وَحُجَّةً عَلى

اوصیاء منتخب کئے جو ایک کے بعد یا ک دین کے محافظ بنے، ایک مدت سے دوسری مدت تک اپنے دین کو قائم کرنے اور اور اپنے

عِبادِكَ، وَلِئَلّا يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ، وَيَغْلِبَ الْباطِلَ عَلى أَهْلِهِ، وَلا يَقُوْلَ أَحَدٌ

بندوں پر اپنی حجت تمام کرنے کے لئے اور اس لئے کہ حق اپنے مرکز سے زائل نہ ہو اور باطل اہل حق پر غالب نہ آنے پائے اور کوئی شخص

لَوْلا أَرْسَلْتَ اِلَيْنا رَسُوْلاً مُنْذِراً، وَأَقَمْتَ لَنا عَلَماً هادِياً، فَنَتَّبِعَ آياتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ

یہ نہ کہنے پائے کہ تو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول کیوں کر بھیجا اور ہمارے لئے نشان ہدایت کیوں قائم نہ کیا کہ ہم ذلیل و رسوا

نَذِلَّ وَنَخْزىٰ. اِلى أَنِ انْتَهَيْتَ بِالْأَمْرِ اِلى حَبِيْبِكَ وَنَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہونے سے پہلے تیری آیتوں کا اتباع کر لیتے یہاں تک کہ تیرے امر کا سلسلہ تیرے حبیب تیرے شریف بندے محمدؐ تک پہنچا کر خدا ان پر

وَآلِهِ فَكانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ، وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ، وَأَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهُ،

اور ان کی آل پر درود بھیجے، وہ ویسے ہی شریف و نجیب تھے جیسے تو نے انہیں بنایا تھا تمام مخلوقات کے سردار اور تمام منتخب بندوں میں منتخب

وَأَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ، قَدَّمْتَهُ عَلى أَنْبِيائِكَ، وَبَعَثْتَهُ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبادِكَ، وَأَوْطَأْتَهُ

اور تمام چنے ہوئے بندوں میں سے افضل اور تمام معتبر افراد کرم و محترم تو نے انہیں تمام انبیاء پر مقدم قرار دیا اور انہیں تمام جن و انس کی

مَشٰارِقَکَ وَمَغٰارِبَکَ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ، وَعَرَجْتَ بِهٖ اِلٰی سَمٰائِکَ، وَأَوْدَعْتَهُ

طرف مبعوث کیا اور ان کے لئے تمام مشرق ومغرب کو ہموار کیا، اور ان کے لئے براق کو مسخر کیا اور انہیں اپنے آسمان کی بلندیوں

عِلْمَ مَا کَانَ وَمَایَکُوْنُ، اِلٰی انْقِضٰاءِ خَلْقِکَ، ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَحَفَفْتَهُ بِجَبْرَئِیْلَ

تک لے گیا اور انہیں دنیا کے خاتمہ تک ماضی ومستقبل کے تمام علوم کا خزانہ عطا کیا، پھر (دشمنوں کے دلوں میں) رعب وخوف سے ان کی

وَمِیْکَائِیْلَ وَالْمُسَوِّمِیْنَ مِنْ مَلاٰئِکَتِکَ، وَوَعَدْتَهُ أَنْ تُظْهِرَ دِیْنَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ، وَلَوْ

مدد کی، جبرئیل ومیکائیل اور تمام فرشتوں کے ذریعہ ان کو محفوظ بنا دیا، جن پر تیری فرمانروائی کی نشانیاں تھیں اور تو نے ان سے ان کے دین

کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ. وَذٰلِکَ بَعْدَ أَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِهٖ، وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ ﴿إِنَّ

کو تمام ادیان پر غالب بنانے کا وعدہ کیا ہے، چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے اور یہ سب اس وقت ہوا جب تو نے انہیں صداقت

أَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰارَکاً وَهُدًی لِّلْعٰالَمِیْنَ، فِیْهِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ

کے مرکز پر مستقر کر دیا اور ان کے لئے اور ان کے اہل کے لئے ''اس سے پہلے گھر کو قرار دیا جسے تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے اور جو

۱۔ صاحب کتاب ''مکیال المکارم'' فرماتے ہیں: ''عرجت به'' اس نسخہ کے مطابق ہے جسے جلیل القدر عالم دین محدث نوری نے کتاب ''تحیۃ الزائر'' میں کتاب ''مزار قدیم'' اور ''مزار'' شیخ محمد بن مشہدی اور کتاب ''مصباح الزائر'' سید بن طاؤسؒ سے نقل فرمایا ہے۔ اور یہ سب محمد بن علی بن ابی قرہ کی کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں لیکن ''زاد المعاد'' میں ''عرجت بروحه'' ذکر ہوا ہے اور ظاہراً یہ کتاب مصباح میں واقع ہونے والا ایک اشتباہ ہے اور اسے علامہ مجلسیؒ نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ مشہور ہو گئی اور بعض محل نظر اور بعض ناقلین کے شبہ کا باعث بنی حالانکہ معراج جسمانی ضروریات مذہب میں سے ہے بلکہ ضروریات دین میں سے ہے ائمہ طاہرین علیہم السلام کی متواتر احادیث اور قرآن مجید میں اس کے متعلق بیان ہوا ہے۔ اہم تذکر یہ ہے کہ جب دعا کی اس عبارت پر غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ خود دعا شہادت دے رہی اور اور دلالت کرتی ہے کہ صحیح وہی ہے کہ جسے ذکر کیا یعنی ''عرجت به'' اور زاد المعاد کی عبارت میں اشتباہ واقع ہوا ہے کہ جسے بعض مخالفین دلیل بناتے ہیں اور یہ اس طرح دلالت کرتی ہے کہ اگر ''وسخرت له البراق'' کو ''عرجت به'' کے ساتھ ملایا جائے تو عقلمند حضرات کی معمولی توجہ سے ہمارے قول کی صحت واضح ہو جائے گی کیونکہ روحانی معراج کے لئے براق کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بات ہر اس شخص پر واضح ہے کہ جس کا دل شرک ونفاق سے محفوظ ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اس عبارت میں پیغمبر اکرمؐ کے فضائل بیان ہو رہے ہیں اور واو کے ذریعہ عطف ہونا اس بات کا مقتضی نہیں ہے کہ معراج براق کے ذریعہ ہو۔ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر ہم اسے مان بھی لیں کہ ''بروحه'' صحیح ہے تو پھر بھی یہ جسمانی معراج کی نفی نہیں کرتا کیونکہ پیغمبر اکرمؐ کے لئے ایک فضیلت کا ثابت ہونا دوسری فضیلت کے ثابت ہونے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا۔ (مکیال المکارم: ۲/۱۰۰)

إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِناً﴾ ۱ وَقُلْتَ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ

کعبہ میں ہے اور بابرکت اور عالمین کے لئے ہدایت ہے اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ ۲ ثُمَّ جَعَلْتَ أَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُمْ

ہو جاتا ہے" اور تو نے کہا ہے: "اے اہلبیت اللہ کا ارادہ بس یہ ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ قرار دے جو

فِي كِتابِكَ فَقُلْتَ ﴿قُلْ لاَأَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ﴾ ۳ وَقُلْتَ﴿ مَا

پاکیزگی کا حق ہے" اس کے بعد تو نے اپنی کتاب میں محمد و آل محمدؐ کا اجر مودت کو قرار دیا، اور تو نے کہا: "اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں

سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ﴾ ۴ وَقُلْتَ ﴿ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاء أَن يَتَّخِذَ

مانگتا علاوہ اس کے کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو" تو نے کہا "میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے" اور تو نے کہا "میں

إِلَى رَبِّهِ سَبِيلاً﴾ ۵ فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ اِلَيْكَ، وَالْمَسْلَكَ اِلى رِضْوَانِكَ .فَلَمَّا

تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر وہ شخص جو اللہ کی طرف راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے" تو یہ سب تیری بارگاہ کے لئے راہ ہدایت اور تیری رضا کے

انْقَضَتْ أَيَّامُهُ أَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا هَادِياً،اِذْ كَانَ

لئے بہترین مسلک بن گئے پھر جب ان کے دن تمام ہو گئے تو انہوں نے اپنے ولی علی بن ابی طالب علیہما السلام کو قوم کا ہادی مقرر کر دیا،

هُوَ الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ، فَقَالَ وَالْمَلَأُ أَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ،أَللّٰهُمَّ وَالِ

انہوں نے مجمع عام میں اعلان کیا "جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں، پروردگارا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو

مَنْ وَالاَهُ، وَعَادِ مَنْ عَاداَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ .وَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَنَا

اسے دشمن رکھے اسے دشمن رکھ، اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے چھوڑ دے اسے نظر انداز کر" اور فرمایا: "جس کا میں نبی

نَبِيُّهُ فَعَلِيٌّ أَمِيرُهُ. وَقَالَ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَسَائِرُالنَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى،وَأَحَلَّهُ

ہوں اس کے علی امیر ہیں" اور فرمایا "میں اور علی ایک ہی شجر سے ہیں اور تمام لوگ مختلف اشجار سے ہیں اور علی کو موسیٰ کے لئے ہارون کی

مَحَلَّ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ، فَقَالَ لَهُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِهَارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ اِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ

منزل پر قرار دیا" اور ان سے کہا: "تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں ہوگا" اور پھر اپنی

۱۔ سورۂ آل عمران، آیت: ۹۶، ۹۷

۲۔ سورۂ احزاب، آیت: ۳۳

۳۔ سورۂ شوریٰ، آیت: ۲۳

۴۔ سورۂ سبا، آیت: ۴۷

۵۔ سورۂ فرقان، آیت: ۵۷

بَعْدِي، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَأَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهِ ما حَلَّ لَهُ، وَسَدَّ

بیٹی سردار نساء العالمین کو ان سے عقد کر دیا اور ان کے لئے مسجد میں وہ سب حلال کر دیا جو خود ان کے لئے حلال تھا اور ان کے دروازے سے

الْأَبْوَابَ اِلَّا بَابَهُ .ثُمَّ أَوْدَعَهُ عِلْمَهُ وَحِكْمَتَهُ فَقَالَ أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ

کے علاوہ سب دروازے بند کرا دیئے اور پھر انہیں علم و حکمت کے خزانے عطا کئے، اور فرمایا: ''میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے تو

أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا، ثُمَّ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي، لَحْمُكَ

جو شہر میں داخل ہونا چاہے اسے دروازے پر آنا چاہئے'' پھر فرمایا: ''تم میرے بھائی، وصی اور وارث ہو تمہارا گوشت میرے گوشت سے

مِنْ لَحْمِي، وَدَمُكَ مِنْ دَمِي، وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَحَرْبُكَ حَرْبِي، وَالْإِيْمَانُ مُخَالِطٌ

ہے اور تمہارا خون میرے خون سے ہے، اور تمہاری صلح میری صلح ہے اور تمہاری جنگ میری جنگ ہے، اور تم کل حوض کوثر پر میرے جانشین

لَحْمَكَ وَدَمَكَ، كَمَا خَالَطَ لَحْمِي وَدَمِي، وَ أَنْتَ غَداً عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِي، وَ

ہو گے اور تم میرے قرض کو ادا کرو گے، اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے

أَنْتَ تَقْضِي دِيْنِي،وَتُنْجِزُ عِدَاتِي، وَشِيْعَتِي عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبَيَّضَةٌ وُجُوْهُهُمْ حَوْلِي

تابناک ہوں گے اور میرے گرد جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے

فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيْرَانِي .وَلَوْلاَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِي، وَكَانَ بَعْدَهُ

اور اے علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت بھی نہ ہو سکتی، اور وہ ان (پیغمبر) کے بعد گمراہی میں ہدایت

هُدًى مِنَ الضَّلَالِ،وَنُوْراً مِنَ الْعَمٰى، وَحَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِيْنَ، وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ، لَايُسْبَقُ

اور تاریکی میں نور اور اللہ کی مضبوط رسی ہدایت اور ان کا سیدھا راستہ تھے، ان سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا

بِقَرَابَةٍ فِي رَحِمٍ،وَلاَ بِسَابِقَةٍ فِي دِيْنٍ، وَلاَ يُلْحَقُ فِي مَنْقَبَةٍ مِنْ مَنَاقِبِهِ يَحْذُو حَذْوَ

نہ رشتہ داری کی قرابت میں اور نہ دین کے سوابق میں اور کوئی ان کے مناقب میں ان سے ملحق نہیں ہو سکتا وہ ہر امر میں رسول کے نقش

الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا .وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّأْوِيْلِ، وَلاَ تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ

قدم پر تھے ان دونوں پر اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو، وہ تاویل قرآن میں جہاد کرتے تھے، اور راہ خدا میں کسی ملامت کرنے والے

لاَئِمٍ، قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنَادِيْدَ الْعَرَبِ ،وَقَتَلَ أَبْطَالَهُمْ، وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ، فَأَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ

کی ملامت انہیں روک نہیں سکتی، بیشک اس راہ میں عرب کے سرداروں کو زیر کیا، ان کے بہادروں کو قتل کیا، ان کے بھیڑیوں کو فنا کیا تو

أَحْقَاداً بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً وَغَيْرَهُنَّ، فَأَضَبَّتْ عَلَى عَدَاوَتِهِ، وَأَكَبَّتْ عَلَى

ان کے دلوں میں بدر اور خیبر اور حنین وغیرہ کی وجہ سے کینہ جمع ہو گیا، اور انہوں نے ان کی عداوت پر اتفاق کیا اور ان سے مقابلہ پر سر جوڑ کر متحد

مُنَابَذَتِهِ حَتَّى قَتَلَ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ. وَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ وَقَتَلَهُ أَشْقَى

ہو گئے یہاں تک کہ ناکثین، قاسطین اور مارقین کو قتل کر دیا اور جب اپنی مدت حیات پوری کر لی تو انہیں دور آخر کے بدترین انسان نے قتل کر دیا

الْآخِرِينَ، يَتْبَعُ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ، لَمْ يُمْتَثَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي

دور قدیم کے بدترین انسان کا تابع تھا تو پھر رسول خداؐ کے حکم کی ہدایت کرنے والوں کے بارے میں ایک کے بعد ایک مخالفت ہوتی رہی

الْهَادِينَ بَعْدَ الْهَادِينَ، وَالْأُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلَى مَقْتِهِ، مُجْتَمِعَةٌ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمِهِ، وَإِقْصَاءِ

اور امت ان کی نافرمانی اور ان سے قطع تعلقات کرنے اور ان کی اولاد کو دور کر دینے پر متفق رہی، علاوہ ان چند افراد کے جنہوں نے آل رسول

وُلْدِهِ إِلَّا الْقَلِيلَ مِمَّنْ وَفَى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيهِمْ. فَقُتِّلَ مَنْ قُتِّلَ، وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ، وَأُقْصِيَ

کے بارے میں حق کی رعائت کے لئے وفاداری سے کام لیا تو جو قتل کئے گئے وہ قتل کر دیئے گئے اور جو گرفتار کئے گئے وہ گرفتار کر لئے گئے، اور

مَنْ أُقْصِيَ، وَجَرَى الْقَضَاءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجَى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ، إِذْ كَانَتِ الْأَرْضُ لِلّٰهِ

جو دور بدر کر دیئے گئے اور ان کے حق میں محیصلۂ الٰہی اس طرح جاری ہوا جس میں بہترین ثواب کی امید کی جاتی ہے کیونکہ زمین اللہ کی ہے

يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَسُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً،

وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخرت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و بے نیاز

وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. فَعَلَى الْأَطَايِبِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ

ہے اس کا وعدہ بہر حال پورا ہونے والا ہے وہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا اور وہ صاحب عزت و صاحب حکمت ہے تو اب محمد والی کے اہلبیت

وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْبَاكُونَ، وَإِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُونَ،

کے پاکیزہ کردار افراد کو ان دونوں اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو، پر رونے والوں کو رونا چاہئے اور ان پر ندبہ کرنے والوں کو ندبہ کرنا چاہئے

وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتُذْرَفِ الدُّمُوعُ، وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُونَ، وَيَضِجَّ الضَّاجُونَ، وَيَعِجَّ الْعَاجُونَ

اور ان جیسے افراد پر آنسو بہانا چاہئیں، اور فریاد کرنے والوں کو فریاد کرنی چاہئے، اور نالہ و شیون کرنے والوں کو نالہ و شیون کرنا چاہئیں۔

أَيْنَ الْحَسَنُ أَيْنَ الْحُسَيْنُ، أَيْنَ أَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ، صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ، وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ،

کہاں ہیں حسن؟ کہاں ہیں حسین؟ کہاں ہیں اولاد حسین؟ نیک کے بعد نیک، صادق کے بعد صادق، کہاں ہے راہ ہدایت کے بعد دوسرا راہ

أَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ، أَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ، أَيْنَ الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ، أَيْنَ الْأَقْمَارُ

ہدایت؟ کہاں ہے ایک منتخب کے بعد دوسرا منتخب؟ کہاں ہیں طلوع کرتے ہوئے آفتاب؟ کہاں ہیں چمکتے ہوئے ماہتاب؟ کہاں ہیں روشن

الْمُنِيرَةُ،أَيْنَ النَّجْمُ الزَّاهِرَةُ، أَيْنَ أَعْلامُ الدِّينِ وَقَواعِدُ الْعِلْمِ أَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِي لاتَخْلُو

ستارے؟ کہاں ہیں دین کے لہراتے ہوئے پرچم اور علم کے مستحکم ستون؟ کہاں ہیں بقیۃ اللہ کہ جن سے ہدایت کرنے ولی عترت پیغمبر سے

مِنَ الْعِتْرَةِ الْهادِيَةِ،أَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دابِرِ الظَّلَمَةِ،أَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِإِقامَةِ الْأَمْتِ وَالْعِوَجِ،

دنیا خالی نہیں ہو سکتی؟ کہاں ہے وہ جنہیں سلسلۂ ظلم کو قطع کرنے کے لئے مہیا کیا گیا؟ کہاں ہے وہ کہ جس کا کجی و انحراف کو درست کرنے کے

أَيْنَ الْمُرْتَجى لِإِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ، أَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيدِ الْفَرائِضِ وَالسُّنَنِ، أَيْنَ

لئے انتظار ہو رہا ہے؟ کہاں ہے وہ جس سے ظلم و تعدی کو زائل کرنے کی امید وابستہ ہے؟ کہاں ہے وہ جسے فرائض و سنن کی تجدید کے لئے

الْمُتَخَيَّرُ لِإِعادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيعَةِ، أَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِإِحْياءِ الْكِتابِ وَحُدُودِهِ، أَيْنَ مُحْيِي

ذخیرہ کیا گیا ہے؟ کہاں ہے وہ جسے مذاہب اور شریعت کو دوبارہ منظر عام پر لانے کے لئے منتخب کیا گیا؟ کہاں ہے وہ جس سے کتاب اور خدا

مَعالِمِ الدِّينِ وَأَهْلِهِ .أَيْنَ قاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ، أَيْنَ هادِمُ أَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفاقِ،

اور اس کے حدود کی زندگی کی امیدیں وابستہ ہیں؟ کہاں ہے دین اور اہل دین کے آثار کو زندہ کرنے والا؟ کہاں ہے اہل ستم کی شوکت کی کمر

أَيْنَ مُبِيدُ أَهْلِ الْفُسُوقِ وَالْعِصْيانِ وَالطُّغْيانِ، أَيْنَ حاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَالشِّقاقِ، أَيْنَ

توڑنے والا، کہاں ہے شرک و نفاق کی عمارت کو منہدم کرنے والا؟ کہاں ہے فسق و معصیت اور سرکشی کرنے والوں کو تباہ کرنے والا؟ کہاں

طامِسُ آثارِ الزَّيْغِ وَالْأَهْواءِ،أَيْنَ قاطِعُ حَبائِلِ الْكَذِبِ وَالْإِفْتِراءِ،أَيْنَ مُبِيدُ الْعُتاةِ وَالْمَرَدَةِ،

ہے گمراہی و اختلاف کی شاخوں کو کاٹ دینے والا؟ کہاں ہے انحراف و خواہشات کے آثار کو محو کرنے والا؟ کہاں ہے کذب و افترا کی رسیوں

أَيْنَ مُسْتَأْصِلُ أَهْلِ الْعِنادِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْإِلْحادِ، أَيْنَ مُعِزُّ الْأَوْلِياءِ وَمُذِلُّ الْأَعْداءِ، أَيْنَ

کو کاٹ دینے والا؟ کہاں ہے سرکشوں اور باغیوں کو ہلاک کر دینے والا؟ کہاں ہے عناد الحاد و گمراہی کے ذمہ داروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے

جامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوىٰ. أَيْنَ بابُ اللّٰهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتىٰ، أَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِي إِلَيْهِ

والا؟ کہاں ہے دوستوں کو عزت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا؟ کہاں ہے تمام کلمات کو تقویٰ پر جمع کرنے والا؟ کہاں ہے وہ دروازہ فضل خدا

يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِياءُ، أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّماءِ، أَيْنَ صاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ

جس سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوا جاتا ہے؟ کہاں ہے بقیۃ اللہ کہ جس کی طرف اس کے دوست متوجہ ہوتے ہیں؟ کہاں ہے وہ سلسلہ جو زمین

وَناشِرُ رايَةِ الْهُدىٰ، أَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلاحِ وَالرِّضا .أَيْنَ الطّالِبُ بِذُحُولِ الْأَنْبِياءِ

و آسمان کا اتصال قائم کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو روز فتح کا مالک اور پرچم ہدایت کا لہرانے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو نیکی و رضا کے منتشر

وَأَبْناءِ الْأَنْبِياءِ، أَيْنَ الطّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلاءِ أَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلىٰ مَنِ اعْتَدىٰ

اجزاء کو جمع کرنے والا ہے؟ کہاں ہے انبیاء و اولاد انبیاء کے خون کا بدلہ لینے والا؟ کہاں شہید کربلا کے خون کا مطالبہ کرنے والا؟ کہاں ہے وہ

عَلَيْهِ وَافْتَرىٰ، أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ اِذا دَعا، اَيْنَ صَدْرُ الْخَلائِقِ ذُو الْبِرِّ

جس کی ہر ظلم وافتراء کرنے والے کے مقابلہ میں مدد کی جاتی ہے؟ کہاں ہے وہ مضطر جو جب بھی دعا کرے اس کی دعا مستجاب ہونے والی

وَالتَّقْوىٰ، أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيْجَةِ الْغَرّاءِ وَابْنُ

ہے؟ کہاں ہے تمام مخلوقات کا سربراہ صاحب صلاح وتقویٰ؟ کہاں ہے رسول مصطفیٰ کا فرزند اور علی مرتضیٰ کا فرزند اور خدیجۂ غرا کا فرزند، اور

فاطِمَةَ الْكُبْرىٰ. بِأَبِي أَنْتَ وَاُمّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقاءُ وَالْحِمىٰ، يَابْنَ السّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ،

فاطمۂ کبریٰ کا فرزند؟ میرے ماں باپ قربان اور میرا نفس تیرے لئے سپر ہے۔ اے مقرب سرداروں کے فرزند! اے مکرم اشراف کے فرزند!

يَابْنَ النُّجَباءِ الْأَكْرَمِيْنَ، يَابْنَ الْهُداةِ الْمَهْدِيِّيْنَ يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ،يَابْنَ الْغَطارِفَةِ

اے ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والوں کے فرزند! اے مہذب اور پاکیزہ خصائل منتخب افراد کے فرزند! اے شریف ترین بزرگوں کے فرزند!

الْأَنْجَبِيْنَ ،يَابْنَ الْأَطائِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ، يَابْنَ الْخَضارِمَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، يَابْنَ الْقَماقِمَةِ

اے پاکیزہ وطیب حضرات کے فرزند! اے منتخب روزگار سرداروں کے فرزند! اے مکرم اور محترم ہدایت کے مناروں کے فرزند! اے چمکتے

الْأَكْرَمِيْنَ .يَابْنَ الْبُدُوْرِ الْمُنِيْرَةِ، يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ، يَابْنَ الشُّهُبِ الثّاقِبِ، يَابْنَ

ہوئے ماہتابوں کے فرزند! اے روشن چراغوں کے فرزند! اور ضو دیتے ہوئے شہابوں کے فرزند! اے تابناک ستاروں

الْأَنْجُمِ الزّاهِرَةِ، يَابْنَ السُّبُلِ الْواضِحَةِ، يَابْنَ الْأَعْلامِ اللّائِحَةِ، يَابْنَ الْعُلُوْمِ الْكامِلَةِ،

کے فرزند! اور واضح راہ ہائے ہدایت کے فرزند! اے روشن پرچم ہائے دین کے فرزند! اے کامل علوم کے فرزند!

يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ، يَابْنَ الْمَعالِمِ الْمَأْثُوْرَةِ، يَابْنَ الْمُعْجِزاتِ الْمَوْجُوْدَةِ، يَابْنَ

اے مشہور سنن کے فرزند! اے ماثور آثار دین کے فرزند! اے موجود معجزات کے فرزند!

الدَّلائِلِ الْمَشْهُوْدَةِ، يَابْنَ الصِّراطِ الْمُسْتَقِيْمِ، يَابْنَ النَّبَاءِ الْعَظِيْمِ، يَابْنَ مَنْ هُوَ فِي اُمِّ

اے واضح دلائل کے فرزند! اے صراط مستقیم کے فرزند! اے نبیاء عظیم کے فرزند! اے اس کے فرزند جو کتاب خدا میں

الْكِتابِ لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ. يَابْنَ الْآياتِ وَالْبَيِّناتِ، يَابْنَ الدَّلائِلِ الظّاهِراتِ، يَابْنَ

خدا کے نزدیک علی اور حکیم ہے !اے آیات و بینات کے فرزند! اے ظاہر اور روشن دلائل کے فرزند!

الْبَراهِيْنِ الْواضِحاتِ الْباهِراتِ، يَابْنَ الْحُجَجِ الْبالِغاتِ، يَابْنَ النِّعَمِ السّابِغاتِ، يَابْنَ

اے واضح اور ظاہر برہانوں کے فرزند! اے کامل دلیلوں کے فرزند! اے وسیع ترین نعمتوں کے فرزند!

طٰهٰ وَالْمُحْكَماتِ، يَابْنَ يٰسٓ وَالذّارِياتِ، يَابْنَ الطُّوْرِ وَالْعادِياتِ، يَابْنَ مَنْ دَنىٰ

اے طٰہٰ اور محکمات کے فرزند! اے یٰسین اور ذاریات کے فرزند! اے طور وعادیات کے فرزند! اے اس کے فرزند جو قرب خدا میں اس قدر

فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى دُنُوّاً وَاقْتِرَاباً مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى .لَيْتَ شِعْرِي أَيْنَ

بڑھا کر دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور وہ خدائے علی الاعلیٰ سے قریب تر ہوتا گیا ۔اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تیرا مستقر اور مرکز

اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوىٰ، بَلْ أَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّكَ أَوْ ثَرىٰ، أَبِرَضْوىٰ أَوْغَيْرِهَا أَمْ ذِي طُوىٰ،

دوری نے کہاں پایا ہے اور کس زمین نے تجھے بسا رکھا ہے مقام رضویٰ ہے یا کوئی خط ارض یا مقام طویٰ ہے ،

عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أَرَى الْخَلْقَ وَلَا أَرَىٰ، وَلَا أَسْمَعَ لَكَ حَسِيساً وَلَا نَجْوىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ

میرے لئے یہ بہت سخت ہے کہ ساری دنیا کو دیکھوں اور تو نظر نہ آئے اور نہ تیری آواز سنوں اور نہ تیری گفتگو، میرے لئے بہت سخت ہے

أَنْ تُحِيطَ بِكَ دُونِيَ الْبَلْوىٰ وَلَا يَنَالَكَ مِنِّي ضَجِيجٌ وَلَا شَكْوىٰ .بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ

کہ بلائیں احاطہ کئے رہیں اور تجھ تک نہ میری فریاد پہنچے اور نہ شکایت ،میری جان قربان تو ایسا غائب ہے جو کبھی

مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنَّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا، بِنَفْسِي أَنْتَ أُمْنِيَّةُ شَائِقٍ يَتَمَنّٰى،

مجھ سے الگ نہیں ہوا ،میری جان قربان تو ایسا بعید ہے جو کبھی ہم سے دور نہیں ہوا ،میری جان قربان تو ہر مشتاق کی آرزو ہے وہ مومن مرد

مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ عَقِيلَةِ عِزٍّ لَايُسَامٰى، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ

اور عورت جس نے تجھے یاد کیا اور تجھ سے اظہار محبت کیا، میری جان قربان تجھ عزت کے پاسبان پر جس کی برابری نہیں ہو سکتی ،میری جان قربان

أَثِيلِ مَجْدٍ لَايُجَارىٰ، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَاتُضَاهٰى،بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَصِيفِ

تجھ بزرگی کے بنیادی حصہ دار پر جس کا مقابلہ ممکن نہیں ،میری جان قربان تجھ نعمتوں کے قدیم ترین مرکز پر جس کا مماثل نہیں ہو سکتی ،میری جان

شَرَفٍ لَايُسَاوىٰ . إِلٰى مَتىٰ أُخَارُ فِي يٰا مَوْلَايَ، وَإِلٰى مَتىٰ وَأَيِّ خِطَابٍ أَصِفُ

قربان تجھ شرف کے برابر کے شریک پر جس کی کوئی برابری نہیں کر سکتا ،میرے مولا کب تک میں آپ کے بارے میں سرگرداں رہوں گا اور کس

فِيْكَ وَأَيِّ نَجْوىٰ،عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أُجَابَ دُونَكَ وَأُنَاغٰى،عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ

انداز سے تیرے بارے میں خطاب کروں گا اور کیسے راز و نیاز کروں گا ،میرے لئے یہ بڑی سخت بات ہے کہ سب کا جواب سنوں اور تیرا جواب

أُبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ الْوَرىٰ،عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ يَجْرِيَ عَلَيْكَ دُونَهُمْ مَا جَرىٰ .هَلْ مِنْ

نہ سنوں، یہ بڑی سخت منزل ہے کہ میں گریہ کروں اور دنیا مجھے نظر انداز کر دے ،میرے لئے یہ بڑی سخت بات ہے کہ سب مصائب صرف تجھ

مُعِينٍ فَأُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَالْبُكَاءَ، هَلْ مِنْ جُزُوعٍ فَأُسَاعِدَ جَزَعَهُ إِذَا خَلَا،هَلْ قَذِيَتْ

پر ہی گزرتے رہیں، کیا کوئی میرا مددگار ہے جس کے ساتھ مل کر گریہ وزاری کروں؟ کیا کوئی فریاد رسی ہے جس کی تنہائی میں اس کی مساعدت کروں

عَيْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِي عَلَى الْقَذٰى، هَلْ إِلَيْكَ يَابْنَ أَحْمَدَ سَبِيلٌ فَنُلْقٰى، هَلْ يَتَّصِلُ

کیا کوئی اور آنکھ ہے جس میں خس وخاشاک ہوں اور میں اس کا بے چینی میں ساتھ دے سکوں؟ کیا فرزند رسول کوئی راستہ ہے جو تیری منزل تک

يَوْمُنا مِنْكَ بِعَبْدِهِ (بِعَبْدِهِ) فَنَحْظىٰ. مَتىٰ نَرِدُ مَناهِلَكَ الرَّوِيَّةَ فَنَرْوىٰ، مَتىٰ نَنْقَعُ مِنْ

پہنچا سکے؟ اور کیا ہمارا آج کا دن کل سے متصل ہوگا کہ ہم اس سے استفادہ کرسکیں؟ آخر ہم کب آپ کے سیراب کرنے والے چشموں پر وارد

عَذْبِ ماۗئِكَ فَقَدْ طالَ الصَّدىٰ، مَتىٰ نُغادِيْكَ وَنُراوِحُكَ فَنُقِرَّ عَيْناً، مَتىٰ تَرانا

ہوں گے اور کب آب شیریں سے سیراب ہوں گے کہ اب پیاس کا عرصہ بہت طویل ہوگیا ہے آخر کب ہماری صبح وشام آپ کی خدمت میں ہو

وَنَراكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِواءَ النَّصْرِ تُرىٰ. أَتَرانا نَحُفُّ بِكَ وَأَنْتَ تَأُمُّ الْمَلَأَ

گی کہ ہم اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرسکیں گے؟ کب آپ ہمیں اور ہم آپ کو دیکھیں گے کہ آپ نصرت الٰہی کے پرچم کو لہرا رہے ہیں؟ کب آپ

وَقَدْ مَلَأْتَ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَذَقْتَ أَعْدائَكَ هَواناً وَعِقاباً، وَأَبَرْتَ الْعُتاةَ

دیکھیں گے کہ ہم آپ کے گرد حاضر ہیں اور آپ قوم کی قیادت کررہے ہوں اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا ہو اور دشمنوں کو ذلت اور عذاب

وَجَحَدَةَ الْحَقِّ، وَقَطَعْتَ دابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ، وَاجْتَثَثْتَ أُصُولَ الظّالِمِيْنَ، وَنَحْنُ نَقُوْلُ

کا مزہ چکھادیا ہو اور سرکشوں اور حق کے دشمنوں کو ہلاک کردیا ہو اور مغروروں کے سلسلہ کو قطع کردیا ہو اور ظالموں کی جڑوں کا اکھاڑ دیا ہو اور ہم کہہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ كَشّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوىٰ، وَإِلَيْكَ أَسْتَعْدِي

رہے ہوں کہ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا رب ہے پروردگارا تو رنج وغم اور بلاؤں کو دور کرنے والا یہ اور تجھ سے فریاد کرتے ہیں

فَعِنْدَكَ الْعَدْوىٰ، وَأَنْتَ رَبُّ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيا، فَأَغِثْ يا غِياثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ غُيَيْدَكَ

کہ تیرے پاس مدد کا سارا سامان ہیں اور تو آخرت اور دنیا دونوں کا مالک ہے تو اے فریاد کرنے والوں کی فریاد رسی کرنے والے! اپنے مصیبت

الْمُبْتَلىٰ، وَأَرِهِ سَيِّدَهُ يا شَدِيْدَالْقُوىٰ، وَأَزِلْ عَنْهُ بِهِ الْأَسىٰ وَالْجَوىٰ، وَبَرِّدْ غَلِيْلَهُ يا

زدہ بندے کی مدد کر اور اے مستحکم طاقت والے اسے اس کے مولا کی زیارت کروادے اور اس کے رنج وغم اور درد وتکلیف کو زائل کردے اور اس

مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ، وَمَنْ إِلَيْهِ الرُّجْعىٰ وَالْمُنْتَهىٰ. اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ عَبِيْدُكَ

کی تشفی کردے اے وجد اجو عرش کا حاکم ہے! اور جس کی طرف سب کی بازگشت اور انتہا ہے۔ پروردگارا! ہم تیرے بندے اور تیرے ولی

الثّائِقُوْنَ إِلىٰ وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِيِّكَ، خَلَقْتَهُ لَنا عِصْمَةً وَمَلاذاً، وَأَقَمْتَهُ لَنا

کی زیارت کے مشتاق جو تجھے اور تیرے نبی کو یاد دلانے والا ہے تو نے انہیں ہماری حفاظت کے لئے خلق کیا ہے جس کو تو نے ہمارے لئے

قِواماً وَمَعاذاً، وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنّا إِماماً، فَبَلِّغْهُ مِنّا تَحِيَّةً وَسَلاماً، وَزِدْنا بِذٰلِكَ يا

پناہگاہ اور سہارا بنایا ہے اور انہیں ہم میں سے مؤمنین کے لئے پیشوا قرار دیا ہے اب ہماری طرف سے تحیت اور سلام پہنچا دے اور اس طرح

رَبِّ إِكْراماً، وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنا مُسْتَقَرّاً وَمُقاماً، وَأَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ إِيّاهُ

ہمارے اعزاز میں اضافہ فرما، اور ان کے مرکز کو ہمارا مرکز اور منزل قرار دے اور اپنی نعمت کو اس طرح مکمل کردے کہ انہیں ہمارے سامنے منظر

أَمامَنا، حَتّٰى تُوْرِدَنا جِنانَکَ وَمُرافَقَةَ الشُّهَداءِ مِنْ خُلَصائِکَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ

عام پر لے آ یہاں تک کہ ہمیں اپنی جنت میں وارد کر دے اور اپنے مخلص شہیدوں کی رفاقت نصیب کر۔ پروردگارا! درود بھیج

حُجَّتِکَ وَوَلِيِّ أَمْرِکَ، وَصَلِّ عَلىٰ جَدِّهِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِکَ السَّيِّدِ الْأَكْبَرِ، وَصَلِّ

اپنی حجت پر اور اپنے امر کے ولی پر، اور درود بھیج ان کے جد محمد پر جو تیرے رسول سردار اکبر ہیں اور ان کے باپ علی پر درود بھیج

عَلىٰ أَبِيْهِ السَّيِّدِ الْقَسُوْرِ، وَحامِلِ اللِّوٰاءِ فِي الْمَحْشَرِ، وَساقِي أَوْلِيائِهِ مِنْ نَهْرِ

کہ جو کہ جو دلیر و شجاع ہیں۔ اور جو محشر میں علمدار ہیں، اور جو اپنے دوستوں کو نہر کوثر سے سیراب کرانے والے ہیں

الْكَوْثَرِ، وَالْأَمِيْرِ عَلىٰ سائِرِ الْبَشَرِ، اَلَّذِي مَنْ آمَنَ بِهِ فَقَدْ ظَفَرَ وَشَكَرَ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ

اور جو تمام انسانوں کے امیر و فرمانروا ہیں کہ جو بھی ان پر ایمان لایا وہ کامیاب و کامران ہوگیا، اور جو ان پر ایمان نہ لایا

بِهِ فَقَدْ خَطَرَ وَكَفَرَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ أَخِيْهِ وَعَلىٰ نَجْلِيهِمَا الْمَيامِيْنَ الْغُرَرِ، ما

وہ خطرے و کفر میں مبتلا ہوا خدا کا درود ہو ان پر اور ان کے بھائی پر اور ان کے فرزندوں پر کہ جو نیک بخت اور بزرگوار ہیں، کہ جب جب تک

طَلَعَتْ شَمْسٌ وَما أَضاءَ قَمَرٌ. اَللّٰهُمَّ وَعَلىٰ جَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ الْكُبْرىٰ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ

سورج کی بالا رہے اور چاند چمکتا رہے اور درود ہو ان کی جدہ ماجدہ جو صدیقہ کبریٰ فاطمہ بنت محمد ہیں اور جن کو بھی تو نے ان کے نیک کردار

بِنْتِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ، وَعَلىٰ مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبائِهِ الْبَرَرَةِ، وَعَلَيْهِ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ

آباء و اجداد میں منتخب قرار دیا ہے اور خود ان پر بھی بہترین مکمل ترین تام و تمام دائم و قائم

وَأَتَمَّ وَأَدْوَمَ وَأَكْثَرَ وَأَوْفَرَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيائِکَ، وَخِيَرَتِکَ مِنْ

اور کثیر و وافر صلوات جو تو نے کسی منتخب و مختار اور چنے ہوئے بندے پر نازل کی ہے اور ان پر ایسا درود بھیج

خَلْقِکَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً لا غايَةَ لِعَدَدِها، وَلانِهايَةَ لِمَدَدِها، وَلا نَفادَ لِأَمَدِها.

کہ جس کے عدد کی حد نہیں ہے اور جس کی مدت کی انتہا نہیں ہے اور جس کی مدت کا خاتمہ نہیں ہے۔

۱۔ دعا کا آخری فقرہ بہت سی کتابوں میں آیا ہے جیسے سید بن طاؤس کی کتاب "اقبال الاعمال": ۶۰۸، تحفۃ الزائر (قدیمی نسخہ)، زاد المعاد (علامہ مجلسی): ۵۰۲، الصحیفۃ الہادیۃ (بزرگ عالم دین شیخ ابراہیم بن محسن کاشانی): ۸۷، مفتاح الجنات (سید محسن امین): ۲۵۵/۳، تکالیف الأنام (صدرالاسلام ہمدانی): ۱۹۵، عمدۃ الزائر (آیۃ اللہ سید حیدر رکاظمی): ۳۵۸، فوز اکبر (علامہ مرزا محمد باقر فقیہ ایرانی): ۱۲۴، مکیال المکارم (علامہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی): ۹۹/۲، منہاج العارفین (علامہ سمنانی): ۱۵۹، ضیاء الصالحین: ۵۴۲، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۲۸۷، ہدیۃ الزائرین (سمرقندی): ۶۴۸، ملحقات جمال الاسبوع عشرۃ الزخائر،

أَللّٰهُمَّ وَأَقِمْ بِهِ الْحَقَّ، وَأَدْحِضْ بِهِ الْبَاطِلَ، وَأَدِلْ بِهِ أَوْلِيَائَكَ، وَأَذْلِلْ بِهِ أَعْدَائَكَ

پروردگارا! ان کے ذریعہ حق کو قائم کر اور باطل کو فنا کر دے۔ اپنے اولیاء کو بلندی عطا فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر اور ہمارے اور ان کے

وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وُصْلَةً تُؤَدِّي إِلَى مُرَافَقَةِ سَلَفِهِ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَأْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ،

درمیان پروردگارا! اس طرح کا رابطہ قائم کر دے کہ جس کے نتیجہ میں ہمیں ان کے بزرگوں کی رفاقت نصیب ہو اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے

وَيَمْسُكُ فِي ظِلِّهِمْ، وَأَعِنَّا عَلَى تَأْدِيَةِ حُقُوْقِهِ إِلَيْهِ، وَالْإِجْتِهَادِ فِي طَاعَتِهِ، وَاجْتِنَابِ

جو ان کے دامن سے وابستہ ہوں اور ان کے سایہ میں پناہ لے سکیں اور ہماری مدد کر کہ ہم ان کے حقوق کو ادا کر سکیں اور ان کی اطاعت کی کوشش

مَعْصِيَتِهِ. وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ، وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ، وَدُعَائَهُ وَخَيْرَهُ، مَا نَنَالُ بِهِ سَعَةً

کریں اور ان کی نافرمانی سے پرہیز کریں اور ہم پر یہ احسان کر کہ ان کی رضا حاصل ہو جائے اور ہمیں ان کی مہربانی رحمت اور دعا و خیر عطا فرما

مِنْ رَحْمَتِكَ، وَفَوْزاً عِنْدَكَ، وَاجْعَلْ صَلَاتَنَا بِهِ مَقْبُوْلَةً، وَذُنُوْبَنَا بِهِ مَغْفُوْرَةً، وَدُعَائَنَا بِهِ

کہ جس سے ہم تیری وسیع رحمتوں کو حاصل کر سکیں اور تیرے نزدیک کامیاب ہو سکیں اور ہماری نماز کو ان کے ذریعہ مقبول بنا دے اور ہمارے

مُسْتَجَاباً، وَاجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوْطَةً، وَهُمُوْمَنَا بِهِ مَكْفِيَّةً، وَحَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً،

گناہوں کو بخش دے اور ہماری دعا کو مستجاب قرار دے اور ہمارے رزق کو وسعت عطا فرما اور ہمارے رنج و غم میں ہماری کفایت فرما اور ہماری

وَأَقْبِلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ. وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ، وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيْمَةً نَسْتَكْمِلُ

حاجتیں پوری فرما اور اپنے صاحب کرم چہرے سے ہماری طرف توجہ فرما اور ہمارے تقرب کو قبول فرما اور ہماری طرف ایسی نظر کرم فرما جس کے

بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَاتَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُوْدِكَ، وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ

ذریعہ ہم تیری بارگاہ میں عزت کی تکمیل کر سکیں اور اس کے بعد اپنے جود و کرم کے رخ کو ہماری طرف موڑ نا اور ہمیں ان کے جد کے جام کوثر اور

عَلَيْهِ وَآلِهِ، بِكَأْسِهِ وَبِيَدِهِ رَيّاً رَوِيّاً، هَنِيْئاً سَائِغاً، لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

ان کے دست کرم سے مکمل طور پر سیراب فرما کہ جس کے بعد پھر تشنگی نہ پیدا ہو۔ اے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے۔

---

[1] تحفۃ الزائر (قدیمی نسخہ کہ جس میں صفحات کا نمبر نہیں لکھا گیا)، زاد المعاد: ۴۹۱، مصباح الزائر: ۴۴۶ کچھ فرق کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

جمعہ کے دن نماز صبح کے بعد کی دعا

جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا مستحب ہے اور پھر سو مرتبہ خدا کی بارگاہ میں طلب مغفرت اور استغفار پڑھے اور رسول اکرمؐ پر دو مرتبہ صلوات بھیجے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ"[1]

پروردگارا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن دعا

شیخ طوسیؒ کتاب "مصباح المتہجد" میں فرماتے ہیں:

جب بھی کوئی جمعہ کے دن پیغمبر اکرمؐ پر درود بھیجنا چاہئے تو اس طرح صلوات پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

پروردگارا! اپنی اور اپنے ملائکہ اور اپنے مرسلین کی صلوات کو محمدؐ و آل محمدؐ پر قرار دے

وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ.

اور ان کے سکون میں تعجیل فرما

---

[1] البلد الأمین: ۱۱۰

یا اس طرح کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ" ۱

پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

وہ دوسرے مقام پر کہتے ہیں: نیز روایت ہوئی ہے کہ سو مرتبہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ" ۲

پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

﴿۸﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے جمعہ کے دن دوسری دعا

مستحب ہے کہ انسان جمعہ کے دن سو مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور ہزار مرتبہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ"

پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

اگر سو مرتبہ نہ پڑھ سکے تو دس مرتبہ پڑھے اور جتنا ممکن ہو اس کی تکرار کرے۔ ۳

۱۔ مصباح المتہجد: ۲۸۴

۲۔ مصباح المتہجد: ۳۸۷

۳۔ البلد الأمین: ۱۱۲، اور اسی کی طرح بحار الأنوار: ۳۳۱/۸۹ میں بھی ذکر ہوا ہے۔

﴿۹﴾

نماز جمعہ کے بعد پڑھی جانے والی صلوات

(جو بھی یہ صلوات پڑھے گا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں سے ہوگا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اجداد طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی بھی جمعہ کی نماز کے بعد سات مرتبہ صلوات پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ"

پروردگارا! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

اس کا شمار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں سے ہوگا۔[۱]

﴿۱۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

(عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے دن)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے دن جب نماز کے لئے گھر سے نکلو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، أَوْ تَعَبَّأَ أَوْ أَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ إِلٰى مَخْلُوْقٍ، رَجَاءَ

پروردگارا! جو بھی اس دن مہیا ہو یا تیار ہوا ہو یا حاضر ہو یا آمادہ ہوتا کہ اپنی مخلوق کے پاس جائے اور پاداش،

۱۔ بحار الأنوار: ۹۰/۶۵

رِفْدِهِ وَجَائِزَتِهِ وَنَوَافِلِهِ، فَإِلَيْكَ يَا سَيِّدِي كَانَتْ وِفَادَتِي وَتَهْيِئَتِي وَ إِعْدَادِي

اور عطیہ اور اس کی بخشش کی امید رکھتے ہیں سو اے میرے آقا! میرا کوچ کرنا اور میرا مہیا ہونا، اور میرا حاضر ہونا اور تیری طرف

وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءَ رِفْدِكَ، وَجَوَائِزِكَ وَنَوَافِلِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

میری آمادگی تیری پاداش اور تیری امید کی بخشش میں۔ پروردگارا! اپنے بندے اور رسول اور اپنی مخلوقات میں سے بہترین محمد

وَرَسُوْلِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَعَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِكَ، وَصَلِّ

پر درود بھیج، اور مؤمنوں کے امیر اور اپنے رسول کے وصی علی پر درود بھیج، اور پروردگارا! مؤمنوں کے پیشواء

يَا رَبِّ عَلٰى أَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ.

امام حسن اور امام حسین اور امام علی اور امام باقر پر درود بھیج۔

پھر تمام ائمہ علیہم السلام کا نام لو اور جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام تک پہنچو تو کہو:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيْزاً. اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ

پروردگارا! اس کے لئے آسان گشائش مقرر فرما، اسے باعزت نصرت عطا فرما۔ پروردگارا! اپنے دین اور اپنے پیغمبر کی سنت کو

رَسُوْلِكَ، حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ

ان کے وسیلہ سے ظاہر فرما تا کہ کسی کے خوف سے کوئی حق بھی پوشیدہ نہ رہے۔ پروردگارا! ہم ہم کریما نہ حکومت کے سلسلہ میں تیری

اِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنَا

طرف ہی راغب و مشتاق ہیں کہ جس سے اسلام اور اہل اسلام کو عزیز فرما، اور نفاق و اہل نفاق کو ذلیل فرما، اور اس حکومت میں ہمیں

فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تیری اطاعت کی طرف دعوت دینے والوں اور اپنی راہ کے رہبروں میں سے قرار دے، اور ہمیں دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ مَا أَنْكَرْنَا مِنْ حَقٍّ فَعَرِّفْنَاهُ، وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ.

پروردگارا! ہم حق سے جو کچھ نہیں پہچان پائے، ہمیں اس کی معرفت عطا فرما اور جس تک ہماری دسترس نہیں ہے ہمیں اس تک پہنچا دے۔

اب یہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا اور آپ کے دشمنوں پر نفرین کرو، اور اپنی حاجات طلب کرو اور تمہارا آخری جملہ یہ ہو:

أَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَذَكَّرَ فِيهِ فَيَذَّكَّرَ.
پروردگارا! (ہماری دعا) مستجاب فرما۔ پروردگارا! ہمیں ان میں سے قرار دے کہ جو تذکر دیں اور متذکر ہوں۔

ضراب اصفہانی کی صلوات کا واقعہ

جلیل القدر سید علی بن طاؤسؒ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد پیغمبر و آل پیغمبر علیہم السلام کے لئے ہمارے آقا و مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ایسی صلوات روایت ہوئی ہے کہ جو بڑی اہمیت کی حامل ہے اگر جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیب میں کسی عذر کی وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو بھی اسے ترک نہ کریں کیونکہ اس میں ایسا راز ہے کہ جس سے خدا نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔

وہ افراد جن کا ہم نے چند موارد میں تذکرہ کیا ہے انہوں نے اپنی سند میں میرے جد ابو جعفر طوسیؒ سے کہا کہ مجھے حسین بن عبید اللہ نے محمد بن احمد بن داؤد اور ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں ابو العباس احمد بن علی رازی نے ابو الحسین محمد بن جعفر الاسدیؒ سے خبر دی کہ جو کچھ کتاب ''الشفاء والجلاء'' میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حسین بن محمد بن عامر اشعری قمی نے خبر دی اور کہا ہے کہ میرے لئے یعقوب بن یوسف ضراب غسانی نے اصفہان سے واپسی پر روایت کی ہے اور کہا ہے:

میں ۲۸۱ھ میں اپنے شہر والوں میں سے کچھ اہلسنت حضرات کے ساتھ عازم حج ہوا اور جب ہم مکہ پہنچے تو ان میں سے ایک نے سبقت کی اور ہمارے لئے بازار شب (بازار کا نام) کے درمیان ایک گھر کرایہ پر لے لیا۔ وہ خدیجہ کا گھر ''دار الرضا'' کے نام سے مشہور تھا جس میں ایک بوڑھی گندم گوں عورت رہتی تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہ گھر ''دار الرضا'' کے نام سے مشہور ہے تو ہم نے اس بوڑھی عورت سے پوچھا: اس گھر کے مالک سے تمہاری کیا نسبت ہے؟ اور اس گھر کو اس نام سے کیوں

۱۔ اقبال الأعمال: ۵۸۵

پکارا جاتا ہے؟

بوڑھی عورت نے کہا: میں ان کی خادمہ ہوں اور یہ علی بن موسی الرضاعلیہ السلام کا گھر ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے ساکن کیا ہے اور میں ان کی خدمت گذار تھی۔جب ہم نے ان سے یہ سنا تو ہمیں ان سے انس ہو گیا لیکن یہ راز اپنے اہلسنت دوستوں سے پوشیدہ رکھا۔رات جب ہم طواف کر کے واپس لوٹتے تو گھر کے صحن میں سوتے اور دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے ایک وزنی پتھر رکھ دیتے۔

کچھ راتوں میں ہم نے صحن میں مشعل کی مانند نور دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ دروازہ خود ہی کھل جاتا جب کہ ہم میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولتا۔ہم دیکھتے کہ ایک متوسط قد، گندم گوں اور زردی مائل خوبصورت شخص کہ جس کے چہرے پر سجدے کا اثر ظاہر تھا اور وہ پیراہن جس کے اوپر عبا اور نعلین پہنے ہوئے گھر میں داخل ہوتا اور اسی عورت کے کمرے کے اوپر جاتا ،اس خاتون نے ہمیں اس کمرے میں جانے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ اس میں میری بیٹی رہتی ہے۔جب وہ سیڑھیوں سے اوپر جاتا تو چمکنے لگتا اور پھر میں اسی روشنی کو کمرے میں دیکھتا جب کہ کوئی چراغ بھی روشن نہ ہوتا ہمارے ساتھی بھی اس نور کو دیکھتے اور خیال کرتے کہ یہ اس ضعیفہ خاتون کی لڑکی کا شوہر ہے جس نے اس سے نکاح موقت کیا ہے اور وہ کہتے کہ یہ علوی ہیں اور نکاح موقت کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کے مذہب میں حرام تھا۔

بحر حال ہم یہ دیکھتے تھے کہ وہ شخص آتا تھا اور پھر چلا بھی جاتا اور دروازے کے پیچھے پتھر بھی بالکل ویسے ہی رکھا ہوتا۔ہم اپنے مال واسباب کے خوف سے دروازہ بند کر دیا کرتے تھے اور کوئی دوسرا نہیں تھا جو دروازے کو کھولے یا بند کرے لیکن وہ پتھر اسی طرح رکھا ہوتا تھا مگر یہ کہ ہم میں سے کوئی باہر جاتے وقت اسے ہٹا دیتا تھا۔

جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور میرے وجود میں اس شخص کی

ہیبت طاری ہوگئی میں نے ضعیفہ خاتون کے ساتھ دلجوئی کی اور میں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا: محترمہ! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور بغیر اس کے کہ میرے دوستوں کو اس کا علم ہو۔ جب آپ دیکھیں کہ میرے دوست نہیں ہیں تو میرے پاس آئیں تا کہ میں آپ کے سامنے اپنا سوال پیش کروں۔

انہوں نے تیزی سے کہا: میں بھی تم سے ایک راز کی بات کرنا چاہتی ہوں لیکن تمہارے دوستوں کی وجہ سے موقع نہیں ملا۔

میں نے کہا: آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

انہوں نے کہا: وہ کہتے ہیں (اور کسی کا نام نہ لیا) کہ اپنے دوستوں کے ساتھ سختی اور شدت سے پیش نہ آؤ اور ان کے ساتھ کوئی نزاع و جھگڑا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ مصالحت سے پیش آؤ۔

میں نے کہا:

یہ آپ سے کس نے کہا ہے؟

انہوں نے کہا: میں کہہ رہی ہوں اور ان کی ہیبت نے مجھے اس سے زیادہ پوچھنے نہ دیا۔

میں نے کہا: آپ کی مراد میرے کون سے دوست ہیں؟ میں سوچ رہا تھا کہ شاید ان کی مراد میرے سفر پر آئے ہوئے دوست ہیں۔

انہوں نے کہا: تمہارے شہر میں تمہارے شریک اور اس گھر میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

گھر میں میرے اور میرے ساتھیوں کے درمیان دینی مسائل کے متعلق سخت گفتگو بھی ہوئی اور انہوں نے اس بارے میں چغلی بھی کی تھی اور میں چھپ کر رہنے پر مجبور ہوا اور بعد میں متوجہ ہوا کہ ان کی مراد وہی ہے۔

پھر میں نے ان سے کہا: آپ کی رضا علیہا السلام سے کیا نسبت ہے؟

انہوں نے کہا: میں حسن بن علی عسکری علیہ السلام کی خدمتگذار تھی۔

جب میں مطمئن ہو گیا کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں اور میں نے اپنے آپ سے کہا کہ ان سے امام غائب عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق سوال کروں۔ تو میں نے ان سے کہا: آپ کو خدا کی قسم! کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟

انہوں نے کہا: میرے بھائی! ہم نے انہیں نہیں دیکھا، میں اپنی بہن کے ساتھ شہر کے باہر گئی جو کہ حاملہ تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ میں عمر کے آخری حصہ میں ان کی زیارت کروں گی۔ اور پھر انہوں نے مجھ سے کہا: ان کے لئے بھی ویسے ہی ہو جیسے میرے لئے ہو۔

اس دن کے بعد ایک مدت سے میں مصر میں رہتی تھی یہاں تک کہ مجھے کچھ پیسوں کے ساتھ ایک خط ملا انہوں نے وہ خط ایک اہل خراسان کے ہاتھ بھیجا تھا جو فصیح عربی نہیں بول سکتا تھا اور اب میں بھی اس شوق سے اس طرف آئی ہوں کی ان کی زیارت کر سکوں۔

اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ وہ شخص جو راتوں کو آتا ہے یہ وہی ہیں میرے پاس دس درہم تھے کہ جن میں سے ایک سکہ رضویہ تھا کہ جس پر امام رضا علیہ السلام کا نام تھا اور وہ میں نے مخفی رکھے تھے اور انہیں مقام ابراہیم میں ڈالنے کی نیت کی تھی۔ لیکن میں نے سوچا کہ یہ پیسے اس ضعیفہ کو دیتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ یہ پیسے فرزندان فاطمہ علیہا السلام میں سے کسی کو دے دیں کہ یہ پہلے والی نیت سے بہتر ہے۔

پس میں نے ان سے کہا: یہ درہم فرزندان فاطمہ علیہا السلام میں سے کسی مستحق کو دے دیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ وہ درہم اسی شخص کو دیں گی۔ وہ اوپر گئیں اور کچھ گھنٹوں کے بعد واپس نیچے آئیں اور کہا: انہوں نے کہا ہے کہ ان درہم میں میرا کوئی حق نہیں ہے اور یہ درہم وہیں خرچ کرو جہاں کی تم نے نیت کی تھی لیکن اس سکہ رضویہ کا عوض ہم سے لے لو اور انہیں اسی جگہ ڈالو ہاں کی تم نے نیت کی ہے۔

میں نے ویسے ہی کیا اور اپنے آپ سے کہا: ضعیفہ خاتون نے جو کچھ کہا ہے انہوں نے یہ اسی

شخص سے نقل کیا ہے۔میرے پاس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے قاسم بن علاء آذربایجانی کے لئے خط کا ایک نسخہ توقیعی تھا۔میں نے وہ اس خاتون کو دکھایا اور کہا: یہ کسی ایسے شخص کو دکھائیں جو امامؑ کی تحریر اور توقیعات کو پہچانتا ہو۔

انہوں نے کہا: مجھے دے دو: میں پہچانتی ہوں۔

میرا خیال تھا کہ وہ اسے خود پڑھ سکتی ہیں اور اسے تشخیص دے سکتی ہیں۔لیکن انہوں نے کہا: میں اسے اس جگہ نہیں پڑھ سکتی اور وہ اوپر والے کمرے کی طرف گئیں اور کہا: یہ تحریر صحیح ہے۔

اس توقیع میں لکھا ہوا تھا: میں تمہیں ایسی خوشخبری وبشارت دیتا ہوں جو کسی کو نہیں دی۔

اس عورت نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ پر کیسے صلوات بھیجتے ہو؟

میں نے کہا: اس طرح کہتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَأَفْضَلِ

پروردگارا! محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج، اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر صلوات،

ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْراهِيمَ وَآلِ اِبْراهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

برکت اور رحمت نازل فرمائی، بیشک تو حمید و مجید اور بزرگوار ہے۔

کہنے لگیں: نہیں! صلوات میں ان سب کا نام لو اور سب پر درود بھیجو۔

میں نے کہا: جی ہاں۔دوسرے دن وہ خاتون اوپر والے کمرے سے آئیں اور ان کے پاس ایک چھوٹی سی کاپی تھی اور کہنے لگیں: انہوں نے کہا ہے کہ جب پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے جانشینوں پر درود بھیجنا چاہو تو اس نسخہ کے مطابق درود بھیجو۔

میں نے وہ نسخہ لے لیا اور اس پر عمل کیا۔میں نے انہیں کئی راتوں تک دیکھا کہ وہ کمرے سے نیچے آتے دیکھا اور کمرے کا چراغ ویسے ہی روشن ہوتا ہے میں نے دروازہ کھولا اور اس نور کے پیچھے گیا لیکن میں نے اس نور کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہوا۔میں مختلف ممالک کے اشخاص کو دیکھتا تھا جو اس گھر کے دروازے پر آتے اور اس خاتون کو خط دیتے اور وہ بھی

انہیں خط دیتی تھی اور ان سے گفتگو کرتی تھی اور وہ بھی اس ضعیفہ سے گفتگو کرتے تھے لیکن میں کچھ نہ سمجھ پایا ان میں سے بعض کو واپس جاتے وقت راستے میں دیکھا یہاں تک کہ میں بغداد پہنچ گیا۔[1]

﴿۱۱﴾

صلوات خراب اصفہانی

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہونے والا وہ تحریری نسخہ یوں تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمان ورحیم کے نام سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،

پروردگارا! رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین اور عالمین کے رب کی حجت محمد پر درود بھیج، جنہیں میثاق کے دن پسند کیا گیا،

اَلْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ، اَلْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ، اَلْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ، اَلْبَرِيءِ مِنْ كُلِّ

اور جنہیں عالم اظلہ میں اختیار کیا گیا، جو ہر آفت سے پاکیزہ ہے، اور ہر عیب سے مبرہ ہے، سب اپنی نجات کے لئے اسی سے چشم امید

عَيْبٍ، اَلْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ، اَلْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ، اَلْمَفْوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ

لگائے ہوئے ہیں، اسی کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں، دین خدا ان کو تفویض کیا گیا ہے۔ پروردگارا اس کی بنا پر بستی کو شرافت عطا فرما،

بُنْيَانَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ، وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ، وَأَضِئْ نُوْرَهُ، وَبَيِّضْ وَجْهَهُ،

اور اس کے برہان کی عظیم کر، اور اس کی حجت کو کامیاب فرما، اور اس کے مقام کو بلند کر، اور اس کے نور کو تابندہ کر، اور اس کے چہرے کو

وَأَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ، وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً

سفید فرما، اور انہیں فضیلت و برتری اور مقام و وسیلہ اور بلند درجہ عطا فرما، اور انہیں پسندیدہ مقام پر مبعوث فرما کہ جس

مَحْمُوْداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. وَصَلِّ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ

پر اولین و آخرین غبطہ کریں، اور درود بھیج مؤمنوں کے امیر اور رسولوں کے وارث اور سفید رو افراد کے قائد

۱۔ جمال الأسبوع: ۳۰۱

وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَسَيِّدِالْوَصِيِّيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ .وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ

اور وصیّین کے سید و سردار اور عالمین کے رب کی حجت پر۔ اور درود بھیج حسن بن علی پر،مؤمنوں کے امام،

بْنِ عَلِيٍّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ .وَصَلِّ عَلَى

اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔اور درود بھیج حسین بن علی پر مؤمنوں

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ .وَصَلِّ

کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔اور درود بھیج علی بن حسین پر

عَلى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ،اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ،وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ وَصَلِّ

مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

عَلى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج محمد بن علی پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج جعفر بن محمد پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍاِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ،وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج موسیٰ بن جعفر پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلى عَلِيِّ بْنِ مُوْسى،اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج علی بن موسیٰ پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ،اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ،وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج محمد بن علی پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍاِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج علی بن محمد پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ،وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ،وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ

اور درود بھیج حسن بن علی پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور درود بھیج خلف ہادی و مہدی پر مؤمنوں کے امام،اور رسولوں کے وارث، اور عالمین کے رب کی حجت پر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ اَلْعُلَمَاءِ الصَّادِقِيْنَ، اَلْأَبْرَارِ الْمُتَّقِيْنَ

پروردگارا! محمد اور آپ کی اہلبیت پر درود بھیج کہ جو ہدایت کرنے والے پیشوا،صادین علماء،پرہیزگار متقی،

دَعَائِمِ دِيْنِكَ، وَأَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ، وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ، وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ،

تیرے دین کے ستون،اور تیری توحید کے ارکان ،اور تیری وحی کے مفسرین،اور تیری مخلوق پر تیری حجت،

وَخُلَفَائِكَ فِي أَرْضِكَ، اَلَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ،

ورتیری زمین پر تیرے خلیفہ وجانشین ہیں،جنہیں تو نے اپنے لئے منتخب کیا،اور انہیں اپنے تمام بندوں پر چنا،اور انہیں اپنے دین

وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ، وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ، وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ، وَغَشَّيْتَهُمْ

کے لئے پسند کیا،اور اپنی معرفت سے انہیں مخصوص قرار دیا،اور اپنی کرامات سے انہیں بزرگی عطا کی،اور انہیں اپنے دریائے رحمت

بِرَحْمَتِكَ،وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ، وَرَفَعْتَهُمْ

میں غرق کیا،اور اپنی نعمت سے ان کی پرورش کی،اور اپنی حکمت سے انہیں غذا دی،اور اپنی نور سے انہیں لباس پہنایا،اور انہیں اپنے ملکوت

فِي مَلَكُوْتِكَ، وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ، وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

کی طرف بلند کیا،اور ان کے وجود کے گرد گروہ ملائکہ کو جمع کیا،اور اپنے پیغمبر کے ذریعہ انہیں شرافت دی کہ ان پر اور ان کی آل پر درود ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ، صَلٰوةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيْرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً لَايُحِيْطُ بِهَا اِلَّا

پروردگارا! محمد پر ان پر درود بھیج ،پاک ،افزائش،فروان،دائمی اور پاکیزہ درود کہ جسے تیرے سوا کوئی احاطہ نہ کر سکے،اور

أَنْتَ، وَلَايَسَعُهَا اِلَّا عِلْمُكَ، وَلَا يُحْصِيْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ

تیرے سوا کسی کے علم میں نہ ہو،اور تیرے سوا کوئی اسے شمار نہ کر سکے۔پروردگارا!اپنے ولی پر درود بھیج

اَلْمُحْيِي سُنَّتَكَ، اَلْقَائِمِ بِأَمْرِكَ، اَلدَّاعِي اِلَيْكَ، اَلدَّلِيْلِ عَلَيْكَ، حُجَّتِكَ عَلٰى

کہ جو تیری سنت کو زندہ کرنے والا ،تیرے امر سے قیام کرنے والا،تیری طرف دعوت دینے والا،تجھ پر دلالت کرنے والا،

خَلْقِكَ، وَخَلِيْفَتِكَ فِي أَرْضِكَ، وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ. أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ، وَمُدَّ

تیری مخلوق پر تیری حجت،اور تیری زمین پر تیرا جانشین،اور تیرے بندوں پر تیرا شاہد ہے۔پروردگارا!اس کی نصرت کو تقویت دے،اور

فِيْ عُمُرِهِ،وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُوْلِ بَقَائِهِ.اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِيْنَ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِيْنَ

اس کی عمر کوطولانی فرما،اوراس کی طولانی بقاء سے زمین کوزینت بخش ۔پروردگارا!حاسدوں کے ستم سے اس کی کفایت فرما،اوراسے حیلہ

وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظّٰالِمِيْنَ،وَخَلِّصْهُ مِنْ أَيْدِى الْجَبَّارِيْنَ.اَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ

گروں کے شر سے پناہ دے،اوراس سے ظالموں کے ارادے کودور کر،اوراسے جابروں کے ہاتھوں سے نجات دے ۔پروردگارا!ان

وَشِيْعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ، وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ وَعَدُوِّهِ وَجَمِيْعِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ، وَتَسُرُّ

کے بارے میں،اوران کی ذریت اوران کے شیعوں اوران کی رعایا،اوران کے خاص اوران کے عام اوران کے دشمنوں اورتمام اہل

بِهِ نَفْسَهُ، وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا أَمَّلَهُ فِي الدُّنْيَاوَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .اَللّٰهُمَّ

دنیا کووہی عنایت فرما کہ جس کے ذریعہ ان کی آنکھوں کوروشن فرمایا اوران کے نفس کوشاد فرمایا،اورانہیں دنیاوآخرت میں ان کی آرزو سے

جَدِّدْ بِهِ مَا امْتُحِيَ مِنْ دِيْنِكَ، وَأَحْيِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ، وَأَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ

زیادہ تک پہنچادے،بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔پروردگارا!تیرے دین سے جو کچھ مٹ گیا ان کے ذریعہ سے تازہ کر،اورتیری کتاب

حُكْمِكَ، حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً خَالِصاً مُخْلِصاً لَا شَكَّ فِيْهِ

سے جو کچھ بدل گیا ہے ان کے وسیلہ سے زندہ کر،اورتیرے احکام میں سے جو کچھ تغییر کیا گیا ان کے وسیلہ سے ظاہر فرما تا کہ تیرا دین ان

وَلَا شُبْهَةَ مَعَهُ،وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهُ،وَلَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ.اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ،وَهُدَّ بِرُكْنِهِ

کے وسیلہ اوران کے ہاتھوں سے جدید،تروتازہ خالص اورمخلص ہوجائے کہ جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو،اورنہ اس کے ساتھ کوئی

كُلَّ بِدْعَةٍ، وَاهْدِمْ بِعِزِّهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ، وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ، وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ،

شبہہ ہواورنہ ہی اس کے ساتھ کوئی باطل ہو،اورنہ ہی کوئی بدعت ہو ۔پروردگارا!ہر تاریکی کوان کے نور سے منور فرما،اور ہر بدعت کوان کی

وَأَهْلِكْ بِعَدْلِهِ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ، وَأَجِرْ حُكْمَهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَأَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ

قدرت وقوت سے ویران فرما،اوران کی عزت سے ہر گمراہی کونیست ونابود فرما،اور ہر جابر شخص کوان کے ذریعہ ہلاک فرما،اوران کی شمشیر سے

سُلْطَانٍ .اَللّٰهُمَّ أَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ، وَأَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ، وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ،

ہر آگ کو بجھادے،اور ظالم کے ظلم کوان کے ذریعہ ہاتھ روفرما،اور ہر حکم پرانہ کے حکم کو جاری فرما،اوران کی سلطنت سے ہر سلطان کو ذلیل فرما۔

وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَهُ حَقَّهُ، وَاسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ، وَسَعٰى فِي اِطْفَاءِ نُوْرِهِ، وَأَرَادَ اِخْمَادَ

پروردگارا!جو بھی ان سے برائی کا قصد رکھے اسے ذلیل وخوار کر،اور جو ان سے دشمنی کرے اسے ہلاک فرما،اور جو ان سے مکر کرے اسے مکر میں

ذِكْرِهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى، وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ،
جتلا کر، اور جو بھی ان کے حق کا منکر ہو اور ان کے امر کو سبک شمار کرے، اور ان کے نور کو بجھانے کی کوشش کرے، اور ان کے نام اور یاد کو کم رنگ
وَالْحَسَنِ الرِّضَا، وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّٰى، وَجَمِيْعِ الْأَوْصِيَاءِ، مَصَابِيْحِ الدُّجٰى، وَأَعْلَامِ
کرنا چاہے انہیں ہلاک دنابود فرما۔ پروردگارا! محمد مصطفیٰ پر درود بھیج اور علی مرتضیٰ پر اور فاطمہ زہراؑ پر اور حسن صاحب مقام رضاؑ پر اور حسین مصلیٰ پر
الْهُدٰى، وَمَنَارِ التُّقٰى، وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ. وَصَلِّ
اور ان کے تمام اوصیاء پر، جو تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، اور ہدایت کے نشان ہیں، اور پرہیزگاری کی جلوہ گاہ ہیں، اور مورد اطمینان دستاویز، اور
عَلٰى وَلِيِّكَ وَوُلَاةِ عَهْدِكَ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ، وَمُدَّ فِي أَعْمَارِهِمْ، وَزِدْ فِي آجَالِهِمْ،
مستحکم ریسمان اور راہ راست ہیں۔ اور درود بھیج اپنے ولی پر اور پیمان کے عہدہ داروں پر، اور ان کے فرزندوں میں سے اماموں پر اور ان کی عمر
وَبَلِّغْهُمْ أَقْصٰى آمَالِهِمْ، دِيْنًا وَدُنْيًا وَآخِرَةً، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]
میں اضافہ فرما، اور ان کی مدت کو زیادہ فرما، اور انہیں ان کی دینی و دنیاوی اور اخروی آرزوؤں کی انتہا تک پہنچا، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ خبر متقدمین علماء کی بہت سی معتبر کتابوں میں متعدد سند کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور ان میں سے بعض کتابوں میں روایت کے ہر حصہ میں عبارت کو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى ....." کے ساتھ ذکر کیا گیا لیکن کسی بھی روایت میں یہ صلوات اور دعا پڑھنے کا کوئی مخصوص وقت معین نہیں ہوا۔ البتہ علی بن طاؤسؒ نے کتاب "جمال الاُسبوع" میں اسے تعقیبات میں ذکر کیا ہے اور جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیبات میں فرماتے ہیں:

اگر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیبات انجام نہ دے سکو تو کسی بھی صورت میں اس صلوات کو ترک نہ کرو اور یہ اس اسرار کی بناء پر ہے جس سے پروردگار نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔

اس کلام سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ سید بن طاؤسؒ کو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے اس صلوات کے بارے میں کچھ چیزیں معلوم ہوئی ہیں جو ان کے مقام و منزلت سے بعید نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود تصریح فرمائی ہے کہ آنحضرتؑ تک پہنچنے کا راستہ کھلا ہے۔[2]

۱۔ مصباح المتہجد: ۴۰۶، البلد الامین: ۱۳۰، المصباح: ۵۳۵، دلائل الامامۃ: ۵۴۹ اور اسی کی مانند جمال الاُسبوع کے صفحہ ۳۰۱ میں بھی وارد ہوا ہے۔
۲۔ نجم الثاقب: ۷۷۰

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: یہ دعا بزرگ دعاؤں میں سے ہے جسے باقاعدگی سے پڑھا جانا چاہئے بالخصوص ان اوقات میں جو ہمارے آقا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہیں، جیسے: پندرہ شعبان، شب جمعہ اور جمعہ کا دن۔ شاید ''جمال الصالحین'' کے مؤلف نے اسی وجہ سے اس دعا کو پندرہ شعبان کی رات کے اعمال میں ذکر کیا ہے جب کہ روایت کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا کسی خاص وقت سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ تمام اوقات کے لئے وارد ہوئی ہے۔[1]

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا و صلوات

(جمعہ کے دن عصر کے وقت)

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

خداوند عالم قیامت کے دن دنوں کو مبعوث کرے گا اور جمعہ کا دن ایسے ہوگا جیسے خوبصورت اور باکمال دلہن کسی دیندار اور ثروتمند شخص کے گھر جارہی ہو اور یہ سب سے آگے ہوگا جب کہ بقیہ دن اس کے پیچھے ہوں گے، جمعہ کا دن جنت کے دروازے کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور یہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر زیادہ صلوات بھیجنے والوں کی شفاعت کرے گا۔

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں:

یہاں زیادہ سے کتنی صلوات مراد ہیں؟ اور جمعہ کے دن کس وقت صلوات بھیجنا زیادہ بہتر ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: عصر کے بعد سو مرتبہ۔

۱۔ مکیال المکارم: ۳/۴۷

عبداللہ بن سنان نے پوچھا: صلوات کس طرح بھیجی جائے؟

آپ نے فرمایا: یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ"

پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔

اور اسے سو مرتبہ تکرار کرے۔[1]

﴿۱۳﴾

ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھنے کی فضیلت

اس باب کے اختتام پر امام صادق علیہ السلام سے نقل ہونے والی روایت بیان کرتے ہیں جو تفسیر برہان میں "تفسیر عیاشیؒ" اور "ثواب الأعمال" سے لی گئی ہے: آپؑ نے فرمایا:

جو بھی ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھے تو وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ امام قائم (حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) کی زیارت کرلے اور ان کے انصار میں شامل ہو جائے۔[2]

۱۔ جمال الأسبوع: ۲۷۷، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۹۲۹

۲۔ مکیال المکارم: ۲/۲۷۸، المصباح: ۵۸۵، ثواب الأعمال: ۱۰۷، تفسیر برہان: ۶/۷ ح ۱۱ اور ۱۲، تفسیر عیاشی: ۲/۲۷۶ ح ۱

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

﴿۱﴾

روز عاشورا ظہر کے وقت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: میں عاشورا کے دن اپنے آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہے اور چہرے پر غم کے آثار نمایاں ہیں اور آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا! آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ خدا آپ کی آنکھوں کو آنسوؤں سے محفوظ رکھے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

کیا تم غافل ہو؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اس دن حسین بن علی علیہما السلام شہید ہوئے تھے۔

میں نے عرض کیا: اس دن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: آج کے دن روزہ کی نیت کئے بغیر کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرو اور افطار کرو اور کوئی لذیذ غذا نہ کھاؤ۔ آج کے دن پورا روزہ نہ رکھو بلکہ نماز عصر کے بعد پانی کے گھونٹ سے افطار کرلو کیونکہ اسی وقت خاندان پیغمبر علیہم السلام کے ساتھ سخت جنگ اور خونریزی تمام ہوئی تھی اور تمیں افراد خون میں ڈوبے ہوئے زمین پر پڑے تھے۔ رسول خدا پر یہ مصیبت بڑی گراں اور سخت تھی اگر آپؐ اس دن زندہ ہوتے تو خود صاحب عزا ہوتے۔

عبداللہ کہتے ہیں: آنحضرتؑ نے اتنا گریہ کیا کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور پھر فرمایا:

خداوند عالم نے نور کو جمعہ (ماہ رمضان المبارک کے پہلے روز) کے دن اور تاریکی کو چہار شنبہ (عاشورا کے دن) خلق کیا اور دونوں میں سے ہر ایک کے لئے دوراہ و روش قرار دیئے۔

اے عبداللہ بن سنان! اس دن سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ پاکیزہ لباس پہنو اور تسلب کرو۔

میں نے عرض کیا: تسلب سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: مصیبت زدہ افراد کی طرح اپنا گریبان کھولو اور آستین اوپر کرو اور پھر کسی بیابان یا خالی جگہ جاؤ جہاں کوئی تمہیں نہ دیکھے اور ظہر کے وقت چار رکعت نماز نہایت خشوع و خضوع اور بہتر رکوع و سجود اور سلام کے ساتھ بجالاؤ اور پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''قُلْ یٰا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ'' اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھو۔

پھر دو رکعت نماز بجالاؤ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ احزاب اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ منافقون پڑھو یا پھر کوئی بھی دوسرا سورہ پڑھو۔ نماز تمام کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی طرف متوجہ ہو اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے ناصروں، فرزندوں اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کی قتل گاہ کو اپنی نظروں میں مجسم کرو اور ان پر درود و سلام بھیجو، اور ان کے دشمنوں پر نفرین کرو اور اس عمل سے بیزاری کا اظہار نہ کرو، پروردگار عالم اس عمل کے بدلہ میں تمہیں جنت میں

بلند مقام عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور پھر تم بیابان یا جہاں بھی تھے اٹھو اور کچھ قدم بڑھاتے ہوئے کہو:

''اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ راجِعُوْنَ، رَضاً بِقَضآءِ اللّٰہِ وَ تَسْلِیْماً لِاَمْرِہٖ''

بیشک ہم خدا کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے، ہم اسکے حکم پر راضی ہیں اور اس کے امر کے سامنے تسلیم ہیں

اس پورے عمل کے دوران تمہارے چہرے پر حزن وملال کے آثار نمایاں ہوں، جتنا ہو سکے خدا کو یاد کرو اور آیۂ استرجاع ﴿اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ راجِعُوْنَ﴾ پڑھو اور جب اس حالت میں چند قدم بڑھا ؤ تو پھر واپس وہیں آؤ جہاں نماز ادا کی تھی اور کہو:

اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ، الَّذِیْنَ شَاقُّوا رَسُوْلَکَ، وَحَارَبُوا اَوْلِیَائَکَ، وَعَبَدُوا

پروردگارا! فاجروں کو اپنے عذاب میں گرفتار کر کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر سے دشمنی کی اور تیرے اولیاء سے جنگ کی، اور تیرے

غَیْرَکَ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَکَ، وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ، وَمَنْ کَانَ مِنْھُمْ، فَخَبَ

غیر کی عبادت کی، تیرے محرمات کو حلال کیا، (خدایا!) ان کے سربراہوں اور پیروکاروں پر لعنت کر اور جو بھی ان کے ساتھ تھا، پس انہوں

وَاَوْضَعَ مَعَھُمْ، اَوْرَضِیَ بِفِعْلِھِمْ لَعْناً کَثِیْراً. اَللّٰھُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ

نے دھوکا کھایا اور ان کے ساتھ پست ہو گئے، یا جو ان کے کردار پر راضی ہوئے ان پر کثیر لعنت فرما۔ پروردگارا! محمد کے سکون میں تعجیل

صَلَوَاتِکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ، وَاسْتَنْقِذْھُمْ مِنْ اَیْدِی الْمُنَافِقِیْنَ الْمُضِلِّیْنَ، وَالْکَفَرَةِ

فرما، اور اپنے پیغمبر اور ان پر اپنا درود وقرار دے، اور انہیں گمراہ کرنے والے منافقین کے ہاتھوں سے رہائی دے، اور کافروں کے شر سے

الْجَاحِدِیْنَ، وَافْتَحْ لَھُمْ فَتْحاً یَسِیْراً، وَاَتِحْ لَھُمْ رَوْحاً وَفَرَجاً قَرِیْباً، وَاجْعَلْ لَھُمْ مِنْ

نجات دے، اور ان کے لئے سکون وراحت مقدر فرما، اور انہیں نزدیکی سکون وآسائش فراہم کر، اور اپنی جانب سے اپنے اور ان کے

لَدُنْکَ عَلٰی عُدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ سُلْطَاناً نَصِیْراً.

دشمنوں پر غلبہ اور حکومت ونصرت عطا فرما۔

پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرو اور دشمنان آل محمد علیہم السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ كَثِيراً مِنَ الْأُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنَ الْأَئِمَّةِ، وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ،

پروردگارا! امت میں سے کثیر لوگوں نے دین وشریعت کے محافظ ائمہ سے عداوت ودشمنی کی، اور کلمہ (حق) سے کافر ہوگئے اور

وَ عَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ ،وَ هَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةِ ، وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ

ظالم رہبروں کی طرف مائل ہوگئے اور کتاب خدا وسنت پیغمبر سے دور ہوگئے اور دو محکم رسیوں سے دور ہوگئے کہ جن کی اطاعت کا تو نے

اللَّذَيْنِ أَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا ، وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا ، فَأَمَاتَتِ الْحَقَّ، وَ جَارَتْ عَنِ الْقَصْدِ،

حکم دیا (یعنی قرآن وعترت پیغمبر)، پس انہوں نے حق کو مار دیا اور معتدل راہ سے منحرف ہوگئے، اور انہوں نے احزاب کی مدد کی اور

وَمَالَأَتِ الْأَحْزَابَ،وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ ، وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهَا، وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ

کتاب میں تحریف کی، اور ان کے سامنے پیش کئے گئے حق کے منکر ہوگئے، اور ان کے سامنے پیش کئے گئے ہر باطل سے متمسک ہوگئے،

لَمَّا اغْتَرَضَهَاوَضَيَّعَتْ حَقَّكَ،وَأَضَلَّتْ خَلْقَكَ،وَقَتَلَتْ أَوْلَادَ نَبِيِّكَ،وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ،

اور تیرے حق کو ضائع کیا اور تیرے بندوں کو گمراہ کیا اور تیرے نبی کی اولاد، اور تیرے بہترین بندوں کو اور علم کے حاملین کو اور تیری حکمت

وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ، وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ. أَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ أَقْدَامَ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ

اور وحی کے وارثوں کو قتل کیا۔ پروردگارا! اپنے دشمنوں اور اپنے نبی کے دشمنوں اور اپنے رسول کی اہلبیت کے دشمنوں کو متزلزل فرما۔

رَسُوْلِكَ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ. أَللّٰهُمَّ وَأَخْرِبْ دِيَارَهُمْ، وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ، وَخَالِفْ

پروردگارا! ان کی سرزمین کو ویران فرما، ان کے اسلحہ کو کارہ فرما، ان کے اتحاد کو منتشر فرما، اور ان کے مددگاروں میں پراگندگی و پریشانی

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفُتَّ فِي أَعْضَادِهِمْ وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ،وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِ الْقَاطِعِ، وَارْمِهِمْ

ایجاد فرما، اور ان کے مکر وفریب کو ختم کر، اور انہیں اپنی شمشیر قاطع سے دچار فرما، اور ان پر ہلاک کرنے والے پتھر برسا، اور

بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ، وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَاءِ طَمّاً، وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمّاً، وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً،

انہیں شدت سے مصیبت میں مبتلا فرما، اور ان پر اپنا وسیع عذاب مسلط فرما، اور انہیں دشوار ونرشت عذاب دے ما اور انہیں آفت ومعقوبت

وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِي أَهْلَكْتَ بِهَا أَعْدَائَكَ، إِنَّكَ ذُوْنَقِمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ

میں مبتلا فرما کہ جس طرح تو نے اپنے دشمنوں کو اس سے ہلاک کیا تھا۔ بیشک تو مجرموں سے سخت انتقام لے گا۔ پروردگارا! تیری سنت

أَللّٰهُمَّ إِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ، وَأَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ، وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْأَرْضِ هَائِمَةٌ

اور طریقت ضائع ہوگئی ہے، اور تیرے احکام معطل ہوگئے ہیں، اور زمین پر تیرے نبی کی عترت بے سروساماں ہے۔

أَللّٰهُمَّ فَأَعِنِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ، وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ، وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ، وَاهْدِنَا اِلَى

پروردگارا! حق اور اہل حق کی مدد فرما، باطل اور اہل باطل کو نابود فرما، اور ہمیں ان سے نجات دے کر ہم پر احسان فرما، اور ایمان کی طرف

الْإِيمَانِ، وَعَجِّلْ فَرَجَنَا، وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ أَوْلِيَائِكَ، وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدّاً، وَاجْعَلْنَا لَهُمْ

ہماری پیروی فرما، اور ہمارے سکون میں تعجیل فرما، اور اپنے اولیاء کے سکون سے ہمارے سکون کو ہمرو سامان دے، اور انہیں ہمارا دوست قرار

وَفْداً .أَللّٰهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَ خِيَرَتِكَ عِيداً، وَاسْتَهَلَّ بِهِ

دے، اور ہمیں ان کا پیغام رساں قرار دے۔ پروردگارا! تیرے نبی اور تیرے برگزیدہ کے قتل کے دن کو عید قرار دینے والے کو ہلاک

فَرَحاً وَمَرَحاً، وَخُذْ آخِرَهُمْ كَمَا أَخَذْتَ أَوَّلَهُمْ، وَأَضْعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيلَ

فرما، اور جنہوں نے اس دن خوشی وسرور کو رائج کیا، اور اپنے دست انتقام سے ان کے آخر کے گریبان کو پکڑ کر جس طرح ان کے اول کو

عَلٰى ظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَهْلِكْ أَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ، وَأَبِرْ حُمَاتَهُمْ

گرفتار کیا، اور پروردگارا! جنہوں نے تیرے پیغمبر کی اہلبیت پر ظلم کیا ان کے عذاب کو دوگنا کر، اور ان کے رہبروں اور پیروکاروں کو ہلاک

وَجَمَاعَتَهُمْ .أَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ،

فرما، اور ان کی حمایت کرنے والوں اور ان کی تمام آبادی کو نابود فرما۔ پروردگارا! اپنے نبی کی عترت پر اپنا درود، رحمت اور برکات نازل

اَلْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ، بَقِيَّةِ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ .وَأَغْلِ

فرما، وہ عترت کہ جس کا حق ضائع ہوا اور جو ہمیشہ دشمنوں کے شر سے خوفزدہ رہتے، اور جنہیں لوگوں کی خوار کیا گیا، جو پاک و پاکیزہ اور

اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ، وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ، وَاكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّأْوَاءَ، وَحَنَادِسَ الْأَبَاطِيلِ

بابرکت شجر کے باقیات ہیں۔ پروردگارا! ان کے کلمہ کو عالی و بلند مرتبہ فرما، ان کی حجت کو غالب کو کامیاب فرما، بلا و سختی اور باطل کی تاریکی

وَالْعَمٰى عَنْهُمْ، وَثَبِّتْ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِهِمْ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ

اور اندھے پن کو ان سے دفع فرما، ان کے پیروکاروں کے دلوں اور اپنی حزب کو ان کی اطاعت وولایت اور ان کی نصرت وموالات پر استوار

وَمُوَالَاتِهِمْ، وَأَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْأَذٰى فِيكَ .وَاجْعَلْ لَهُمْ أَيّاماً مَشْهُودَةً،

رکھ، اور ان کی مدد کر اور تیری راہ میں ان کو ملنے والی اذیتوں کے مقابلہ میں انہیں صبر عطا فرما، اور ان کے لئے تابناک دن اور نیک اوقات

وَأَوْقَاتاً مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً، يُوشِكُ فِيهَا فَرَجَهُمْ، وَتُوجِبُ فِيهَا تَمْكِينَهُمْ وَنَصْرَهُمْ،

قرار دے کہ ان کے امور کی گتھا نزدیک ہو اور وہ قدرت و کامیابی حاصل کر سکیں، اور انہیں امور پر مسلط فرما کر تو نے یہ حقیقت خود

كَمَا ضَمِنْتَ لِأَوْلِيَائِكَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿وَعَدَ

اپنی کتاب میں بیان کی ہے بیشک تو نے کہا ہے اور تیرا قول حق ہے "تم میں سے صاحبان ایمان وعمل صالح سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں

اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

روئے زمین میں اسی طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ

پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کردے گا کہ وہ سب صرف میری عبادت کریں کسی

أَمْناً يَعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئاً﴾[1] اَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ، يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ

اور کسی طرح کا شرک نہ کریں"۔ پروردگارا! ان کے غم واندوہ کو برطرف فرما، اے وہ کہ جس کے سوا کوئی بچا رگی پہنچی کو دور نہیں کرسکتا،

كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ، يَا أَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، وَأَنَا يَا اِلٰهِي عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ،

اے خدائے یگانہ! اے حی و زندہ! اے پائندہ! اور اے میرے خدا! میں تجھ سے کانپ تیرا بندہ ہوں، اور تیری طرف

وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ، اَلسَّائِلُ لَكَ، اَلْمُقْبِلُ عَلَيْكَ، اَللَّاجِئُ اِلٰى فِنَائِكَ، اَلْعَالِمُ بِأَنَّهُ لَا

ہی واپس پلٹوں گا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوا، اور تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں، اور تیرے آستانہ پر پناہ لیتا ہوں، اور میں جانتا ہوں

مَلْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَائِي، وَاسْمَعْ يَا اِلٰهِي عَلَانِيَتِي وَنَجْوَايَ،

کہ تیرے خوف سے تیرے سوا کسی کی پناہ نہیں لی جاسکتی۔ پروردگارا! میں دعا کو قبول فرما، اور اے میرے پروردگارا! میری آشکارہ پنہاں

وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهُ، وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ، وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ، اِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ

باتیں سن، اور مجھے ان میں سے قرار دے کہ تو جن کے عمل سے خوشنود ہے اور جن کے اعمال کو قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اسے نجات

الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ أَوَّلاً وَآخِراً عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

دیتا ہے بیشک تو خدائے عزیز وکریم ہے۔ پروردگارا! ابتداء وانتہاء میں محمد وآل محمد پر درود بھیج، اور محمد وآل محمد پر برکتیں نازل

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ بِأَكْمَلِ وَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ

فرما، اور محمد وآل محمد پر رحم فرما، اکمل وافضل درود اور برکت اور رحمت کہ جو تو نے اپنے پیغمبروں اور رسولوں اور فرشتوں

---

[1] سورۂ نور آیت:۵۵

عَلٰى أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ،وَمَلٰائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ وَلاٰتُفَرِّقْ

اور اپنے حاملین عرش پر نازل کی، اس حقیقت کے طفیل کے تیرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ پروردگارا! رحمت اور محمد وآل محمد کر ان پر اور ان

بَيْنِي وَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ، وَاجْعَلْنِي يا مَوْلاٰيَ مِنْ

کی آل پر تیرا درود ہو، کے درمیان جدائی نہ فرما، اور اے میرے مولا! مجھے محمد علی و فاطمہ وحسن وحسین اور ان کی پاک اور شریف اور

شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمُ الطّٰاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ،وَهَبْ

نجیب آل کے شیعوں میں سے قرار دے، اور مجھے یہ توفیق عنایت فرما کہ میں ان کی رسی کو تھام لوں، اور ان کی راہ سے راضی و خوشنود

لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ، وَالرِّضٰا بِسَبِيلِهِمْ، وَالْأَخْذَ بِطَرِيقَتِهِمْ، اِنَّكَ جَوادٌ كَرِيمٌ.

ہو جاؤں، اور ان کی روش کو اختیار کروں، بیشک تو بہت کریم اور بخشنے والا ہے۔

پھر اپنا چہرہ زمین پر رکھو اور کہو:

يا مَنْ يَحْكُمُ ما يَشٰاءُ وَيَفْعَلُ ما يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوداً

اے وہ کہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے انجام دیتا ہے اور حکم تیری طرف سے ہے اور حمد تیرے لئے ہے

مَشْكُوراً،فَعَجِّلْ يا مَوْلاٰيَ فَرَجَهُمْ، وَفَرِّجْنا بِهِمْ، فَإِنَّكَ ضَمِنْتَ اِعْزازَهُمْ بَعْدَ

جب کہ تو محمود اور مشکور ہے اے میرے مولا! ان کے اور ہمارے سکون میں تعجیل فرما کہ جو ان کے سکون سے متحقق ہوگا، بیشک تو نے خواری

الذِّلَّةِ، وَتَكْثِيرَهُمْ بَعْدَالْقِلَّةِ، وَاِظْهارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ، يا أَصْدَقَ الصّٰادِقِينَ، وَيا أَرْحَمَ

کے بعد ان کی عزت اور قلت کے بعد ان کی کثرت اور گمنامی کے بعد جلوہ گر ہونے کی ضمانت دی ہے۔ اے سب سے زیادہ صادق!

الرّٰاحِمِينَ. فَأَسْئَلُكَ يا اِلٰهِي وَسَيِّدِي، مُتَضَرِّعاً اِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ، بَسْطَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے میرے خدا! اے میرے آقا! میں تجھ سے گریہ زاری اور تضرع سے تیرے کرم و بخشش کی

أَمَلِي وَالنَّجاوُزَعَنّي، وَقَبُولَ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ، وَالزِّيادَةَ فِي أَيّٰامِي وَتَبْلِيغِي ذٰلِكَ

بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں کہ میری آرزوؤں کو پورا فرما، اور میرے گناہوں سے درگزر فرما، اور میرے کم اور زیادہ عمل کو قبول فرما، اور

الْمَشْهَدَ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعى فَيُجِيبُ اِلى طٰاعَتِهِمْ وَمُوالاٰتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ

میرے عمر میں مجھے زیادہ حرم مطہر سے شرفیاب فرما۔ مجھے ان میں سے قرار دے کہ جنہیں مدد فرمانبرداری اور دوستی کے لئے پکارا جاتا ہے

وَتُرِيَنِي ذٰلِكَ قَرِيباً سَرِيعاً فِي عافِيَةٍ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

تو وہ جواب دیتے ہیں، اور میرے لئے اس زمانے کی جلد از جلد عافیت و سرعت سے قرار دے کہ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہو:

أَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَکُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَایَرْجُوْنَ أَیَّامَکَ، فَأَعِذْنِي

پروردگارا! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تیرے دن ان میں ہوں کہ جو تجھ سے ناامید ہیں،

یَا اِلٰهِي بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذٰلِکَ.

پس اے میرے پروردگار! اپنی رحمت سے مجھے اس مشکل و گرفتاری سے پناہ دے۔

اے ہبن سنان! یہ عمل کئی مستحب حج وعمرہ سے بہتر ہے جس میں تم اپنا مال خرچ کرو، خود کو زحمت میں ڈالو اور اپنے اہل وعیال سے جدا ہو۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی اس دن یہ نماز پڑھے اور یہ دعا خلوص سے پڑھے اور یہ عمل یقین اور تصدیق (خدا اور آئمہ علیہم السلام پر یقین) سے انجام دے خدا اسے دس خصلتیں عطا فرمائے گا۔ اسے بری موت سے محفوظ رکھے گا، فقر اور مشکلات سے امان میں رکھے گا اور جب تک زندہ رہے گا اس پر دشمن غالب نہیں آئے گا، وہ، اس کی اولاد اور آنے والی چار نسلیں جنون، برص اور جذام سے محفوظ رہیں گی، شیطان اس پر، اس کی اولاد اور آئندہ چار نسلوں پر غلبہ نہیں کرے گا۔

ابن سنان کہتے ہیں:

میں امامؑ سے اجازت لے کر چلا گیا اور میں یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ اس پروردگار کا شکر ہے جس نے مجھے آپؑ کی معرفت اور محبت سے آشنا فرما کر احسان فرمایا اور اس کی رحمت و احسان کی بنا پر اس سے دعا کو ہوں وہ آپ کی واجب اطاعت میں میری مدد فرمائے۔[1]

۱۔ مصباح المتہجد: ۷۸۲، بحار الأنوار: ۱۰۱/۳۰۳

﴿۲﴾

عاشورا کے دن کی دوسری دعا

صالح بن عقبہ نے اپنے والد اور پھر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو بھی دس محرم کو حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام کی زیارت کرے اور پورا دن آپ کی قبر مطہر کے پاس گریہ کرے تو قیامت کے دن اسے دو ہزار حج، دو ہزار عمرہ اور دو ہزار غزوہ (جہاد) کا ثواب ملے گا۔ ہر حج و عمرہ اور غزوہ کا ثواب اس کی طرح ہوگا جس نے پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ حج و عمرہ ادا کیا اور ان کے ہمرکاب جہاد کیا ہو۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! اگر کوئی کسی دور دراز جگہ پر ہو کہ جہاں سے اس دن امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

اگر ایسا ہو تو صحرا میں چلا جائے یا اپنے گھر کی چھت پر چلا جائے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلام کرے اور آپ کے قاتلوں پر لعنت کرے اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ عمل دن کے آغاز اور زوال آفتاب سے پہلے انجام دے۔

پھر امام حسین علیہ السلام پر گریہ وزاری کرے اور (اگر تقیہ کی حالت میں نہ ہو تو) اپنے گھر والوں کو بھی کہے کہ وہ آنحضرتؑ پر گریہ کریں اور نالہ وشیون کرتے ہوئے اس مصیبت پر گھر میں عزاداری برپا کرے اور ایک دوسرے کو تعزیت و تسلیت کہے۔ اگر یہ عمل انجام دے تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ خدا کے نزدیک ان سب کے لئے بلند مرتبہ ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! کیا آپ ان سب کے لئے ضمانت دیتے ہیں؟

فرمایا: ہاں! جو یہ عمل انجام دے میں اس کے لئے ضامن ہوں۔

میں نے عرض کیا: کس طرح ایک دوسرے کو تعزیت پیش کریں؟

فرمایا: یوں کہیں:

أَعْظَمَ اللّٰهُ أُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ وَ جَعَلَنَا وَ إِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهِ مَعَ

پروردگار امام حسین علیہ السلام کی مصیبت وسوگواری پر ہمارے اجر کو عظیم کرے، اور ہم کو اور تم کو ان کے خون کے طلبگاروں

وَلِيِّهِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ[1]

میں قرار دے، اپنے ولی امام مہدی کے ساتھ جو آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دعا

ابن عیاش کہتے ہیں: وہ تمام تحریریں جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان کے ہاتھ لگیں، ان میں ایسی دعا کہ جو ماہ رجب کے ہر دن پڑھی جانی چاہئے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَانِي جَمِيْعِ مَا يَدْعُوْكَ بِهِ وُلَاةُ أَمْرِكَ، اَلْمَأْمُوْنُوْنَ عَلَى

پروردگارا! میں تجھ سے ان دعاؤں کے معانی کا طلبگار ہوں جو تیرے صاحبان امر نے کی ہیں، جن کو تو نے اپنے اسرار

سِرِّكَ، اَلْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِأَمْرِكَ، اَلْوَاصِفُوْنَ لِقُدْرَتِكَ، اَلْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ،

اور رموز کا نگہدار اور اپنے حکم کے لئے بشیر معین کیا ہے، وہ تیری قدرت کی توصیف کرنے والے اور تیری عظمت کا اعلان کرنے والے

أَسْأَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ، فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ، وَأَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِكَ

ہیں۔ میرا سوال ان چیزوں کے بارے میں ہے جنہیں مشیت نے طے کیا ہے۔ جس کے ذریعہ ان کو تو نے اپنے معدن کلمات اپنی توحید

وَآيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِي لَا تَعْطِيْلَ لَهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ يَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ، لَا

آیات اور ان مقامات کا رکن قرار دیا ہے جن کے لئے کوئی تعطل کسی مکان میں نہیں ہے اور پہچاننے والا تجھے انہیں آیات سے پہنچانتا ہے

۱۔ مصباح المتہجد: ۷۷۲، المصباح: ۶۴۰، اسی طرح کی روایت کامل الزیارات کے صفحہ ۳۲۵ میں نقل ہوئی ہے۔

فَرْقٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اِلَّا أَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ، فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِيَدِكَ، بَدْؤُهَا

دران کے درمیان اور تیرے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ یہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں۔ان کا ربط وکشاد تیرے ہاتھوں میں ہے۔

مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَيْكَ، أَعْضَادٌ وَأَشْهَادٌ وَمُنَاةٌ وَأَذْوَادٌ وَحَفَظَةٌ وَرُوَّادٌ، فَبِهِمْ مَلَأْتَ

ان کی ابتداء وانتہا تیری بارگاہ ہے۔یہ تیرے دین کیلئے سہارا وگواہ ہیں اور رفع کرنے والے محافظ اور مبلغ ہیں۔انہیں کے ذریعہ تو نے

سَمَائَكَ وَأَرْضَكَ حَتّٰى ظَهَرَ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ. فَبِذٰلِكَ أَسْأَلُكَ وَبِمَوَاقِعِ الْعِزِّ

آسمان و زمین کو بھر دیا ہے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ نمایاں ہو گیا،انہیں کے ذریعہ اور تیری رحمت اور تیرے

مِنْ رَحْمَتِكَ، وَبِمَقَامَاتِكَ وَعَلَامَاتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ تَزِيْدَنِي

مقامات وعلامات کی عزت کے مواقع کے ذریعہ میرا سوال ہے کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔میرے ایمان وثبات میں اضافہ

اِيْمَاناً وَتَثْبِيْتاً، يَا بَاطِناً فِي ظُهُوْرِهِ وَظَاهِراً فِي بُطُوْنِهِ وَمَكْنُوْنِهِ، يَا مُفَرِّقاً بَيْنَ النُّوْرِ

فرما،اے اپنے ظہور میں پوشیدہ اور اپنی پوشیدگی میں ظاہر!اے نور وظلمت میں جدائی ڈالنے والے!اے حقیقت ذات کے بغیر قابل

وَالدَّيْجُوْرِ، يَا مَوْصُوْفاً بِغَيْرِ كُنْهِهِ، وَمَعْرُوْفاً بِغَيْرِ شِبْهِهِ، حَادَّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ، وَشَاهِدَ كُلِّ

توصیف اور کسی شباہت کے بغیر معروف !ہر حد کے متعین کرنے والے،ہر مشہود کے شاہد،ہر موجود کے موجد،ہر

مَشْهُوْدٍ،وَمُوْجِدَ كُلِّ مَوْجُوْدٍ،وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُوْدٍ،وَفَاقِدَ كُلِّ مَفْقُوْدٍ، لَيْسَ مُحْتَجِباً

قابل شمار کے شمار کرنے والے،ہر مفقود کو تلاش کرلینے والے تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے کہ تو

دُوْنَكَ مِنْ مَعْبُوْدٍ أَهَلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْجُوْدِ يَا مَنْ لَايُكَيَّفُ بِكَيْفٍ، وَلَايُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ، يَا

صاحب کبریاء و جود ہے ماے وہ جس کی کوئی کیفیت اور کوئی مکان نہیں ہے اور ہر نگاہ سے پوشیدہ ، ہمیشہ رہنے والا،

عَنْ كُلِّ عَيْنٍ، يَا دَيُّوْمُ يَاقَيُّوْمُ، وَعَالِمَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ، صَلِّ عَلٰى عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ،

سب کو قائم رکھنے والا، ہر معلوم کا جاننے والا ہے۔محمد وآل محمد پر درود بھیج اور اپنے منتخب بندوں پر اور پردہ دار انسانوں اور لاتعداد

وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجِبِيْنَ، وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَأَلْبِهِمُ الصَّافِيْنَ الْحَافِيْنَ .وَبَارِكْ

مخلوقات پر ملائکہ مقربین پر خاموشی سے صف بستہ اپنی بارگاہ میں حاضر رہنے والوں پر رحمت نازل فرما۔ہمیں اس محترم رجب کے

لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ، وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ

بابرکت مہینے کی اور اس کے بعد محترم مہینوں کی برکت عنایت فرما۔ہم پر اپنی نعمتوں کو تمام کردیا وربہترین عصمت عطا فرما،ہماری قسموں

النِّعَمِ، وَأْجْزِلْ لَنا فِيْهِ الْقِسَمَ، وَأْبرِزْ لَنا فِيْهِ الْقَسَمَ، بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ

کو مکمل کر دے، تجھے اپنے اسم الاعظم الاعظم اجل و اکرم کا واسطہ جس کو دن پر رکھ دیا تو روشن ہو گیا اور رات

الْأَكْرَمِ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهارِ فَأَضاءَ، وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ، وَاغْفِرْ لَنا ماتَعْلَمُ مِنّا

میں رکھ دیا تو تاریک ہوگئی۔ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر دے جن کو تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں۔

وَما لانَعْلَمُ، وَاعْصِمْنا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ، وَاكْفِنا كَوافِيَ قَدَرِكَ،وَامْنُنْ عَلَيْنا

ہمیں گناہوں سے بہترین طریقہ سے محفوظ رکھنا اور اپنی قضاوقدر کے معاملات میں ہمارے لئے کافی ہو جانا ،اور اپنی حسن نظر

بِحُسْنِ نَظَرِكَ،وَلاتَكِلْنا اِلى غَيْرِكَ ،وَلاتَمْنَعْنا مِنْ خَيْرِكَ،وَبارِكْ لَنافِيْما كَتَبْتَهُ

سے ہم پر احسان فرمااور ہمیں کسی غیر کے حوالہ نہ کر دینا اور اپنے خیر سے محروم نہ کر دینا۔جو ہماری

لَنا مِنْ أَعْمارِنا، وَأَصْلِحْ لَنا خَبِيْئَةَ أَسْرارِنا، وَأَعْطِنا مِنْكَ الْأَمانَ،وَاسْتَعْمِلْنا بِحُسْنِ

زندگی میں لکھ دیا ہے اس میں برکت عطا فرما،اور ہمارے باطن کے اسرار کو درست فرما دے اور ہمیں امن و امان عطا

الْإِيْمانِ،وَبَلِّغْنا شَهْرَ الصِّيامِ، وَما بَعْدَهُ مِنَ الْاَيّامِ وَالْأَعْوامِ، يا ذَاالْجَلالِ وَالْإِكْرامِ. [۱]

فرما اور بہترین ایمان کی راہ پر لگا دے اور راہ صیام اور اس کے بعد کے ایام اور برسوں تک پہنچا دے،اے صاحب جلال واکرام۔

کتاب ''عمدۃ الزائر'' کے مؤلف اس دعا کی وضاحت میں کہتے ہیں:

صاحبان امر اور حکومت الٰہی محمد و آل محمد علیہم السلام اور امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں ۔یہی وہ حضرات ہیں جو ان نیک صفات کے مالک ہیں اور یہ ایسے مقام ومنزلت کے مالک ہیں کہ جو کہیں پر بھی تمام نہیں ہوتا کیونکہ وہ جب بھی پروردگار عالم کو ان عظیم معنی کے ساتھ پکارتے ہیں کہ جس کا علم ان کے پاس ہے یا اس کے ذریعہ سے دعا کرتے ہیں تو یہ جس جگہ ہوں اور جس امر کے لئے بھی دعا کریں پروردگار عالم بغیر کسی تاخیر کے ان کی دعا مستجاب کرتا ہے اور دعا کو رد نہیں کرتا ۔کیونکہ خدا فیض رساں ہے اور یہ ہستیاں اس کے لائق ہیں لہٰذا ان کی برکت سے دعا کرنے والے کو فیض پہنچتا ہے ۔یہ ہی اس مطلب کا راز ہے کہ ہر حاجت اور ضرورت میں ان پر صلوات بھیج کر ان کے ذریعہ خدا

۱۔المصباح:۷۰۱،مصباح المتہجد:۸۰۳،بحارالأنوار:۹۸/۳۹۲،اقبال الأعمال:۱۴۵

ان کے ذریعہ خدا کی بارگاہ میں توسل کریں کیونکہ جو بھی ان پر صلوات بھیجے اس کی دعا رد نہیں ہوتی ہے[1]

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دوسری دعا

ابن عیاش کہتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے جناب شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو عطا ہونے والی یہ دوسری دعا ہے کہ جسے رجب کے مہینہ میں ہر دن پڑھنا چاہئے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْمَوْلُودَيْنِ فِي رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي، وَابْنِهِ عَلِيٍّ

پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان دو افراد کے واسطہ سے جو ماہ رجب میں پیدا ہوئے ہیں یعنی حضرت محمد بن علی ہادی امام

بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَأَتَقَرَّبُ بِهِمَا إِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرَبِ، يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَعْرُوفُ طُلِبَ،

جواد و حضرت علی بن محمد امام نقی اور انہیں کے ذریعہ تیری بارگاہ میں بہترین قرب چاہتا ہوں اے وہ خدا جس سے نیکیوں کو طلب کیا جاتا

وَفِيمَا لَدَيْهِ رُغِبَ. أَسْأَلُكَ سُؤَالَ مُعْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ أَوْبَقَتْهُ ذُنُوبُهُ، وَأَوْثَقَتْهُ عُيُوبُهُ،

ہے اور جس کے ثواب کی رغبت پیدا کی جاتی ہے اور جس سے اس بندے کی طرح سوال کر رہا ہوں جو گنہگار ہے اور جس کو گناہوں نے

فَطَالَ عَلَى الْخَطَايَا دُؤُوبُهُ، وَمِنَ الرَّزَايَا خُطُوبُهُ، يَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ، وَحُسْنَ الْأَوْبَةِ،

ہلاک کر دیا ہے اور کمزوریوں نے گرفتار کر لیا ہے اب مسلسل خطائیں کئے جا رہا ہے اور اس مصائب میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، تیرا بندہ

وَالنُّزُوعَ عَنِ الْحَوْبَةِ، وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهِ، وَالْعَفْوَ عَمَّا فِي رِبْقَتِهِ، فَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ

تجھ سے توبہ کا طلبگار ہے اور حسن کا امیدوار ہے اور چاہتا ہے کہ گناہوں سے نکل آئے اور اس کی گردن جہنم سے آزاد ہو جائے، جو بھی اس

---

[1] مصباح المتہجد: ۷۴۰

أَعْظَمُ أَمَلِهِ وَثِقَتِهِ. أَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ بِمَسَائِلِ الشَّرِيفِ، وَوَسَائِلِ الْمُنِيفَةِ، أَنْ تَتَغَمَّدَنِي

کے ذمہ گناہ ہیں، وہ معاف ہو جائیں اس لئے کہ تو میرے مالک عظیم ترین امید اور قابل اعتبار ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے شریف ترین

فِي هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِنْكَ وَاسِعَةٍ، وَنِعْمَةٍ وَازِعَةٍ، وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ إِلَى

وسائل اور بلند ترین اسباب کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں کہ مجھے اس ماہ میں اپنی رحمت سے ڈھانک لے اور بے پایاں نعمت عطا کر، وہ نفس

نُزُولِ الْحَافِرَةِ، وَ مَحَلِّ الْآخِرَةِ، وَ مَا هِيَ إِلَيْهِ صَائِرَةٌ. [1]

دے جو تیرے رزق سے راضی رہے جب تک یہ قبر کے گڑھے اور آخرت کی منزل تک نہ پہنچ جائے، جہاں تک بہر حال سب کو جانا ہے۔

﴿۵﴾

ماہ رجب کے ایام کی تیسری دعا

محمد بن عبدالرحمٰن شوشتری سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

میں ایک دن بنی رواس کے علاقہ سے گذر رہا تھا میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا: اگر تم چاہو تو میرے ساتھ ''مسجد صعصعہ'' چلو تا کہ ہم وہاں نماز پڑھیں چونکہ یہ رجب کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں ایسی مقدس جگہ کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے کہ جہاں ہمارے اولیاء کے مبارک قدم پڑے ہوں اور مسجد صعصعہ بھی ان ہی مقامات میں سے ایک ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہم اس کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور جب مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ہم نے اچانک ایک اونٹ کو دیکھا کہ جو مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے حجازیوں کی طرح لباس اور عمامہ پہنا ہوا تھا، وہ بیٹھا ہوا دعا پڑھ رہا تھا، میں نے اور میرے دوست نے اس دعا کو یاد کر لیا۔ اور وہ دعا یوں ہے:

---

[1] المصباح: ۷۰۳، مصباح المتہجد: ۸۰۵، بحار الانوار: ۹۸/۳۹۳، اقبال الأعمال: ۱۴۶

(مرحوم شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: رجب کے مہینہ میں ہر روز اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے:)

أَللّٰهُمَّ يٰاذَا الْمِنَنِ السّٰابِغِ، وَالْآلاٰءِ الْوٰازِعَةِ، وَالرَّحْمَةِ الْوٰاسِعَةِ، وَالْقُدْرَةِ الْجٰامِعَةِ،

پروردگارا! اے کامل احسانات والے! اے وافر نعمتوں والے! اے وسیع رحمت والے! اے جامع قدرت والے!

وَالنِّعَمِ الْجَسِيمَةِ، وَالْمَوٰاهِبِ الْعَظِيمِ، وَالْأَيٰادِي الْجَمِيلَةِ، وَالْعَطٰايَا الْجَزِيلَةِ. يٰا مَنْ

اے عظیم نعمتوں اور بزرگ عطایا، عظیم بخششوں اور کثیر عطیوں کے مالک! اے وہ خدا جس کی کسی مثال سے توصیف یا کسی نظیر سے تمثیل

لاٰيُنْعَتُ بِتَمْثِيلٍ، وَلاٰيُمَثَّلُ بِنَظِيرٍ، وَلاٰيُغْلَبُ بِظَهِيرٍ، يٰا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ، وَأَلْهَمَ فَأَنْطَقَ،

نہیں ہو سکتی ہے اور کسی مددگار کے ذریعہ اس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا ہے اے وہ جس نے پیدا کر کے رزق دیا، الہام کر کے گویائی دی،

وَابْتَدَعَ فَشَرَعَ، وَعَلاٰ فَارْتَفَعَ، وَقَدَّرَ فَأَحْسَنَ، وَصَوَّرَ فَأَتْقَنَ، وَاحْتَجَّ فَأَبْلَغَ، وَأَنْعَمَ

ایجاد کر کے قانون دیا اور بلندیوں میں رفیع ہے، تقدیر میں حسن ہے، جو تصویر بنائی وہ محکم بنائی ہے، دلائل کو مکمل کیا ہے، نعمتوں کو تمام

فَأَسْبَغَ، وَأَعْطٰى فَأَجْزَلَ، وَمَنَحَ فَأَفْضَلَ. يٰا مَنْ سَمَا فِي الْعِزِّ فَفٰاتَ نَوٰاظِرَ الْأَبْصٰارِ،

کیا ہے، عطیوں کو کثیر بنایا ہے، مہربانیوں کو زیادہ کیا ہے اے وہ خدا جو عزت میں اتنا بلند ہے کہ نگاہیں وہاں تک پہنچ نہیں سکتی ہیں اور

وَدَنٰا فِي اللُّطْفِ فَجٰازَ هَوٰاجِسَ الْأَفْكٰارِ، يٰا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْمُلْكِ فَلاٰ نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوتِ

اپنے لطف میں اتنا قریب ہے کہ افکار و خیالات کی حد پرواز سے بھی گزر گیا ہے اے وہ خدا جو اپنی سلطنت میں بھی اکیلا ہے اور اس کے

سُلْطٰانِهِ، وَتَفَرَّدَ بِالْآلاٰءِ وَالْكِبْرِيٰاءِ، فَلاٰ ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوتِ شَأْنِهِ، يٰا مَنْ حٰارَتْ فِي كِبْرِيٰاءِ

اقتدار میں کوئی اس جیسا نہیں ہے، اپنے احسان اور بزرگی میں تنہا ہے اور اس کی جبروتیت میں کوئی اس کا مقابل نہیں ہے اے وہ خدا

هَيْبَتِهِ دَقٰائِقُ لَطٰائِفِ الْأَوْهٰامِ، وَانْحَسَرَتْ دُوْنَ إِدْرٰاكِ عَظَمَتِهِ خَطٰائِفُ أَبْصٰارِ الْأَنٰامِ.

جس کی ہیبت کی کبریائی میں دقیق خیالات بھی متحیر ہو گئے ہیں اور اس کی عظمت کے ادراک میں نگاہیں بھی تھک کے رہ گئی ہیں اے وہ

يٰا مَنْ عَنَتِ الْوُجُوهُ لِهَيْبَتِهِ، وَخَضَعَتِ الرِّقٰابُ لِعَظَمَتِهِ، وَوَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خِيفَتِهِ،

خدا جس کی ہیبت کے لئے تمام چہرے خاضع ہیں اور جس کی عظمت کے لئے تمام گردنیں جھک گئی ہیں اس کے کوف سے تمام دل لرز

أَسْأَلُكَ بِهٰذِهِ الْمِدْحَةِ الَّتِي لاٰتَنْبَغِي إِلاّٰ لَكَ، وَبِمٰا وَأَيْتَ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِلدّٰاعِينَ

رہے ہیں۔ میں تجھ سے اس مدحت کے وسیلہ سے جس کا تیرے علاوہ کوئی اہل نہیں ہے اور اس واسطہ سے کہ تو نے اپنے طلبگار مومنین

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَبِمٰا ضَمِنْتَ الْإِجٰابَةَ فِيهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِلدّٰاعِينَ. يٰا أَسْمَعَ السّٰامِعِينَ،

کے حق میں طے کر لیا ہے اور اپنے نفس پر ان کی دعاؤں کی قبولیت کو لازم قرار دے دیا ہے، دعا کر رہا ہوں اے بہترین سننے والے!

وَأَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ،وَأَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ،يَا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ،صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

اوربہترین دیکھنےوالے اور بہت تیز حساب کرنے والے!اے صاحب قوت مستحکم حضرت محمد خاتم النبیین پر اوران کی اہلبیت (صادق ائمہ)

وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ (الْأَئِمَّةِ الصَّادِقِيْنَ)، وَاقْسِمْ لِي فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا خَيْرَ مَا قَسَمْتَ،

درود بھیج اور اس ماہ میں بہترین نعمت کا حصہ عطا فرما اور اپنی قضاوقدر میں میرے لئے بہترین فیصلہ فرما دے۔

وَاخْتِمْ لِي فِيْ قَضَائِكَ خَيْرَ مَا خَتَمْتَ.وَاخْتِمْ لِي بِالسَّعَادَةِ فِيْمَنْ خَتَمْتَ، وَأَحْيِنِي

میرا انجام نیک بختی اورسعادت پر قرار دے جب تک مجھے زندہ رکھنا تو نعمتوں کی فراوانی کے ساتھ۔

مَا أَحْيَيْتَنِي مَوْفُوْراً، وَأَمِتْنِي مَسْرُوْراًوَمَغْفُوْراً، وَتَوَلَّ أَنْتَ نَجَاتِي مِنْ مُسَائَلَةِ الْبَرْزَخِ،

اور جب اٹھانا تو مسرور اور بخشا ہوا تو خود اس بات کا ذمہ دار ہو جا کر مجھے برزخ کے سوال سے نجات دے دے گا۔

وَاذْرَأْ عَنِّي مُنْكَراً وَنَكِيْراً، وَأَرِعَيْنِي مُبَشِّراً وَبَشِيْراً، وَاجْعَلْ لِي إِلٰى رِضْوَانِكَ

منکر ونکیر کے عذاب کو ہٹا دے گا اور مجھے مبشر و بشیر کی زیارت نصیب کرے گا اپنی رضا اور اپنی جنت تک راستہ بنا دے گا

وَجِنَانِكَ مَصِيْراً وَعَيْشاً قَرِيْراً،وَمُلْكاً كَبِيْراً، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَثِيْراً.

اور وہاں پرسکون زندگی اور عظیم ملک عطا فرمائے گا اور پروردگارا!محمد و آل محمد پر بے شمار درود بھیج۔

پھر اس شخص نے طولانی سجدہ کیا اور اس کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

میرے دوست نے میری طرف دیکھا اور کہا: میرے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، ہم کیوں ان سے بات نہ کر سکے؟ گویا انہوں نے ہماری زبان بند کر دی تھی!

ہم مسجد سے باہر آئے تو ہم نے ابی رواد رواسی کے بیٹے کو دیکھا، انہوں نے کہا: کہاں سے آ رہے ہو؟

ہم نے کہا: مسجد صعصعہ سے آ رہے ہیں۔ہم نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔

انہوں نے کہا: یہ سوار ہر دوسرے اور تیسرے دن مسجد میں آتا ہے اور کسی سے بات نہیں کرتا۔

ہم نے کہا: وہ کون ہے؟

انہوں نے کہا: تمہاری نظر میں کون ہو سکتا ہے؟

ہم نے کہا: ہمارے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میرے خیال میں وہ ایسی ذات ہے کہ جن کے دیدار کے خود حضرت خضر علیہ السلام مشتاق ہیں۔

میرے دوست نے مجھ سے کہا: خدا کی قسم وہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: مرحوم سید بن طاؤوسؒ کی روایت کے مطابق یہ دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے، چونکہ یہ دعا ماہ رجب سے متعلق ہے لہٰذا اس باب میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہم نے پہلے باب ''نمازیں'' کے صفحہ ۱۵۴ پر ستائیس رجب کے دن پڑھی جانے والی بارہ رکعت نمازوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں رجوع فرمائیں۔

﴿۶﴾

تیسری شعبان کی دعا

علامہ مجلسیؒ ''بحار الانوار'' میں فرماتے ہیں:

امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل قاسم بن علاء ہمدانی کو یہ خط امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ملا کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: بیشک ہمارے مولا امام حسین علیہ السلام تین شعبان بروز پنجشنبہ متولد ہوئے اس روز روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو:[2]

''زاد المعاد'' میں فرماتے ہیں:

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے یہ حکم صادر فرمایا: تین شعبان کو روزہ رکھو اور یہ دعا

۱۔ المصباح: ۶۹۹ شہید کی کتاب ''مزار''، ۲۷۷، بحار الانوار: ۱۰۰/۶، ۴۴، اقبال الأعمال: ۱۴۳

۲۔ بحار الأنوار: ۱۰۱/۳۴۷

پڑھو کیونکہ یہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، اَلْمَوْعُوْدِ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهٖ

پروردگارا! میں سوال کرتا ہوں اس کے واسطے سے جو آج کی تاریخ میں پیدا ہوا ہے اور جس کی ولادت سے پہلے اس کی شہادت

وَوِلَادَتِهٖ، بَكَتْهُ السَّمَاءُ وَمَنْ فِيْهَا، وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلَمَّا يَطَأْ لِأَبَيْهَا قَبِيْلَ الْعَبَرَةِ

کا وعدہ لیا ہے اس پر آسمان اور اہل آسمان، زمین اور اہل زمین نے گریہ کیا حالانکہ ابھی اس نے زمین پر قدم بھی نہیں رکھے تھے وہ کمسنی

وَسَيِّدِ الْأُسْرَةِ، اَلْمَمْدُوْدِ بِالنَّصْرِ يَوْمَ الْكَرَّةِ، اَلْمَعُوَّضِ مِنْ قَتْلِهٖ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهٖ،

گریہ ہے اور سارے خاندان کا سردار ہے اور رجعت میں اس کی نصرت کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس کی شہادت کا انعام یہ ہے کہ امامت

وَالشِّفَاءَ فِي تُرْبَتِهٖ، وَالْفَوْزَ مَعَهُ فِي أَوْبَتِهٖ، وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ عِتْرَتِهٖ، بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَغَيْبَتِهٖ،

اس کی نسل میں ہوگی اور اس کی خاک میں شفا ہوگی اور اس کے ساتھ واپسی میں کامیابی ہوگی اور اوصیاء اس کی عترت میں ہوں گے

حَتّٰى يُدْرِكُوا الْأَوْتَارَ، وَيَثْأَرُوا الثَّارَ، وَيُرْضُوا الْجَبَّارَ، وَيَكُوْنُوا خَيْرَ أَنْصَارٍ، صَلَّى اللّٰهُ

حضرت قائم اور ان کی غیبت کے بعد یہاں تک کہ اس کے خون ناحق کا بدلہ لیں اور خدا کو راضی کر لیں اور اس کے بہترین انصار میں شمار

عَلَيْهِمْ، مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. أَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ أَتَوَسَّلُ، وَأَسْئَلُ سُؤَالَ

ہوں، ان پر الٰہا کا درود ہو شب و روز کی آمد و رفت کے ساتھ۔ پروردگارا! میں انہیں کے حق کو وسیلہ قرار دیتا ہوں اور تجھ سے اس گناہگار

مُقْتَرِفٍ (وَ) مُعْتَرِفٍ، مُسِيْءٍ إِلٰى نَفْسِهٖ، مِمَّا فَرَّطَ فِي يَوْمِهٖ وَأَمْسِهٖ، يَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ

کی طرح سوال کرتا ہوں جس نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے اس کوتاہی کی بناء پر جو کل بھی ہوئی ہے اور آج بھی ہے اب زندگی بھر

الىٰ مَحَلِّ رَمْسِهٖ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهٖ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهٖ، وَبَوِّئْنَا مَعَهُ

کے لئے تیری حفاظت کا طلبگار ہے۔ پروردگارا! محمد اور آپ کی عترت پر درود بھیج اور ہمیں ان کے زمرے میں محشور فرما، اور ان کے

دَارَ الْكَرَامَةِ، وَمَحَلَّ الْإِقَامَةِ. أَللّٰهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهٖ، فَأَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهٖ، وَارْزُقْنَا

ساتھ دار الکرامت اور محل اقامت میں جگہ دے۔ پروردگارا! جس طرح تو نے ان کی معرفت اشرف عنایت کیا ہے اور ان کی قربت

مُرَافَقَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لِأَمْرِهٖ، وَيُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ، وَعَلٰى

بھی عطا فرما دے اور ان کی رفاقت نصیب فرما، اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے امر کے مطیع ہوں اور ان کے ذکر پر مسلسل

جَمِيْعِ أَوْصِيَائِهٖ وَأَهْلِ اصْطِفَائِهٖ، اَلْمَمْدُوْدِيْنَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الْإِثْنَيْ عَشَرَ، اَلنُّجُوْمِ الزُّهَرِ

صلوات پڑھتے ہوں، ان پر اور ان کے تمام اوصیاء اور منتخب افراد پر جن کی تیری طرف سے مدد کی گئی ہے جو بارہ افراد ہیں، چمکتے ہوئے

وَالْحُجَجِ عَلٰى جَمِيْعِ الْبَشَرِ. اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ،وَأَنْجِحْ لَنَا فِيْهِ

ستاروں کے مانند اور تمام بندوں پر اللہ کی حجت ۔ پروردگارا! آج کے دن ہمیں بہترین عطیہ عطا فرما اور ہمارے تمام مطالبات کو پورا فرما

كُلَّ طَلِبَةٍ كَمَاوَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،وَعَاذَ فُطْرُسَ بِمَهْدِهِ

دے جس طرح تو نے محمدؐ کو حسین عنایت فرمایا ہے اور جس طرح حسین کت گہوارے کے طفیل فطرس کو پناہ دی ہے۔ ہم ان کی قبر کی پناہ

فَنَحْنُ عَائِذُوْنَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ، نَشْهَدُ تُرْبَتَهُ، وَنَنْتَظِرُ أَوْبَتَهُ، آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.[1]

میں ان کی تربت پر حاضری دیتے ہیں اور ان کی رجعت کا انتظار کر رہے ہیں۔آمین اے رب العالمین۔

شب پندرہ شعبان کی فضیلت

جلیل القدر رضی الدین سید علی بن طاؤس ؒ فرماتے ہیں: حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت کی یہ مبارک شب اس بات کی شائستگی رکھتی ہے کہ مسلمان اور آپؑ کی امامت کے حقوق کے قائل افراد اس کا خاص احترام کریں کہ جنہیں پیغمبر اکرمؐ نے بیان فرمایا ہے اور امت کے سعادت مند افراد کو اس کی خوشخبری دی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کی حالت ایسی تھی کہ وہ ظلمت میں زندگی گذار رہے تھے، دشمن کی فوج ان پر مسلط تھی اور ان کی ان کے گناہوں کی منحوست اور تاریکی نے گھیر لیا تھا۔ ایسے مشکل اور سخت حالات میں پروردگار نے انہیں ایک ایسا مولود عطا فرمایا جو انہیں غلامی سے نجات دے اور ہر مجبور کو اس کا واجب حق دلائے اور انسانوں کو جس چیز کی ضرورت ہوگی اور جس کے وہ مستحق ہوں انہیں وہ عطا کرے، مشرق سے مغرب تک خوان رحمت بچھا ہوگا اور اس سے ہر کوئی مساوی استفادہ کرے گا۔

وہ خدا کے لطف کو نیک اوصاف سے مکمل کرے گا، وہ اس دستر خوان پر مہربان باپ کی طرح ہوگا جو اپنے بچوں کو عزیز رکھتا ہے یا وہ مہربان حاکم کی طرح ہوگا جو اپنی رعایا کو اپنے پاس بٹھاتا ہو۔

۱۔ زادالمعاد:۵۷، مصباح المتہجد:۸۲۶، المصباح:۷۲۰، اقبال الأعمال:۲۰۲

آنحضرتؑ ان کے سامنے سرور و کیف کی نشانی اور اور آخرت کی خوشخبری پیش کریں گے اور حاضرین غائبین کے سامنے گواہی دیں گے، اور وہ دلوں کو خدا کی اطاعت کی طرف مائل کریں۔

سید بن طاؤسؒ مزید فرماتے ہیں: ہر انسان کو چاہئے کہ اس مبارک شب میں اس سلطان کے عطا کرنے کی وجہ سے خدا شکر ادا کرے اور احترام بجالانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو، وہ پروردگار ہے جس نے اسے ان کی رعایا میں قرار دیا ہے اور ان کے لشکر میں اس کا نام درج فرمایا ہے، وہ فوج جسے حضرت کا ناصر کہا گیا ہے اور وہ اسلام و ایمان کی راہ ہموار کرنے والے ہیں اور کفر، سرکشی اور ظلم و ستم کو نیست و نابود کردیں گے۔

وہ سعادت اور خوشبختی کے سائبان کو ہر لحاظ سے کائنات کے مشرق سے مغرب تک اور دور افتادہ ترین نکات تک قائم کریں گے اور اسے پروردگار کی خدمت میں قرار دیں گے کہ اس طرح کہ کوئی بھی بشر اس کی حقیقت کو درک کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اس طرح رسول خداؐ اور اس لطیف وجود کی خدمت میں شکریہ ادا کرے کہ جو اس سعادت، سربلندی اور خوشبختی کی علت اور باعث ہیں اور مولود مسعود کی صدارت ان کے ہاتھ میں ہے۔

ان کے پاک و طاہر اجداد کی خدمت میں بھی شکریہ ادا کریں جو ولادت با سعادت کی اصل تھے اور ان کی تعظیم و احترام کے بجالانے میں معاون ہیں اور خود کو آنحضرتؑ کی خدمت میں قرار دیں گے جیسا کہ ہر بندہ اپنے امام، مالک اور سرپرست کے سامنے پائیداری، سعادت اور خوشبختی کو درک کرنے کے ساتھ خدمت کرتا ہے۔

واضح سی بات ہے کہ الٰہی توفیق و مدد کے بغیر اتنے سارے عظیم حقوق کو ادا کرنا انسان کی قوت سے خارج ہے لہٰذا ہر سعادت مند شخص کا فریضہ ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے لطف کی بنا پر اس میں جو کوشش کی قوت پیدا کی ہے اس کے ذریعہ اس عمل کو انجام دینے کے لئے اقدام کرے۔

ہم اس حصہ میں وہ دعا پیش کریں گے جس میں خدا پندرہ شعبان کے اس باعظمت مولود اور اس

کی قدر و منزلت کی قسم کھا رہا ہے اور وہ دعا یہ ہے:

﴿۷﴾

شب پندرہ شعبان کی دعا

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُوْدِهَا، وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا، اَلَّتِي قَرَنْتَ اِلٰى

پروردگارا! آج کی رات اور اس کے مولود کے حق کا واسطہ تیری حجت اور اس رات کے موعود کا واسطہ جس کی فضیلتوں میں تو نے

فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً، لاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ، وَلاَ مُعَقِّبَ

مسلسل اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ تیرا کلمہ صداقت اور عدالت کے ساتھ مکمل ہو گیا اور اب تیرے کلمہ کو کوئی بدل نہیں سکتا ہے اور کوئی

لِآيَاتِكَ، نُوْرُكَ الْمُتَأَلِّقُ، وَضِيَائُكَ الْمُشْرِقُ، وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِي طَخْيَاءِ الدَّيْجُوْرِ

تیری آیات کی تعقیب نہیں کر سکتا ہے۔ تیرا نور روشن، تیری ضیاء درخشندہ، تیرا پرچم اندھیری راتوں میں روشنی بخش۔ وہ تیرا بندہ جو

اَلْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ. جَلَّ مَوْلِدُهُ، وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ، وَالْمَلاَئِكَةُ شُهَّدُهُ، وَاللّٰهُ نَاصِرُهُ وَمُؤَيِّدُهُ

نگاہوں سے غائب اور پوشیدہ ہے۔ جس کی ولادت جلیل اور جس کی اصل عظیم ہے۔ ملائکہ اس کے گواہ، اللہ اس کا مددگار اور تائید کرنے

اِذَا آنَ مِيْعَادُهُ، وَالْمَلاَئِكَةُ أَمْدَادُهُ، سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِي لاَيَنْبُو، وَنُوْرُهُ الَّذِي لا يَخْبُو

والا ہے۔ جب اس کا وقت معین آجائے اور ملائکہ اس کے مددگار ہوں، وہ اللہ کی وہ تلوار ہے جو اچٹتی نہیں ہے، وہ نور ہے جو بجھنے والا نہیں

وَذُو الْحِلْمِ الَّذِي لاَيَصْبُو، مَدَارُ الدَّهْرِ، وَنَوَامِيْسُ الْعَصْرِ، وَوُلاَةُ الْأَمْرِ، وَالْمُنَزَّلُ

ہے۔ وہ صاحب ہوش ہے جو بہکنے والا نہیں ہے، زمانے کا دارومدار، ہر دور کے ناموس کا ذمہ دار ہے، ولی امر ہے، جس پر ذکر

عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ، وَمَا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَأَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ، تَرَاجِمَةُ وَحْيِهِ، وَوُلاَةُ

یعنی قرآن نازل ہوا اور جو کچھ شب قدر میں نازل ہوا، اور صاحبان حشر و نشر ہیں، اور وحی کے ترجمان ہیں،

أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ. أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمْ، اَلْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ (عَوَامِلِهِمْ)،

امر و نہی کے ذمہ دار ہیں۔ پروردگارا! اپنے ان بندوں کے خاتم اور قائم پر درود بھیج جس کو عالمین کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔

وَأَدْرِكْ بِنَا أَيَّامَهُ وَظُهُورَهُ وَقِيَامَهُ، وَاجْعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِهِ، وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهِ، وَاكْتُبْنَا

اور ہمیں ان کے دوران ظہور اور ان کے قیام تک باقی رکھنا اور ان کے انصار میں قرار دینا، ہمارے انتقام کو ان کے انتقام سے ملا دینا اور

فِي أَعْوَانِهِ وَخُلَصَائِهِ، وَأَحْيِنَا فِي دَوْلَتِهِ نَاعِمِينَ، وَبِصُحْبَتِهِ غَانِمِينَ، وَبِحَقِّهِ قَائِمِينَ،

ہمیں ان کے مددگاروں اور مخلصین میں لکھ دینا اور ان کی حکومت میں سکون کے ساتھ زندہ رکھنا تا کہ ان کی صحبت کا شرف حاصل کر

وَمِنَ السُّوءِ سَالِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى

سکیں اور ان کے حق کو ادا کر سکیں اور ہر برائی سے محفوظ رہ سکیں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور رحم اس اللہ کے لئے ہے جو

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِينَ، وَالْعَنْ

عالمین کا رب ہے اور درود وصلوات ہمارے آقا محمدؐ خاتم النبیین ومرسلین اور ان کی اہلبیت صادقین پر اور ان کی عترت ناطقین پر اور لعنت

جَمِيعَ الظَّالِمِينَ، وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ. [1]

ہو تمام ظالمین پر۔ ہمارے اور ان کے درمیان حکم فرما اے سب سے محکم حکم کرنے والے۔

مؤلف کہتے ہیں: نیز شب پندرہ شعبان اور اس دن میں صلوات ضراب اصفہانی بھی پڑھی جانی چاہئے کہ جسے ہم نے اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۸ پر نقل کیا ہے۔

پندرہ شعبان کی رات دعائے خضر علیہ السلام پڑھنے کی فضیلت

﴿جو دعائے کمیل کے نام سے مشہور ہے﴾

کمیل بن زیادہ کہتے ہیں:

میں اپنے آقا و مولا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ساتھ مسجد بصرہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرتؑ کے ساتھ کچھ دوسرے افراد بھی تھے ان میں سے بعض نے آپ سے اس آیہ ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾[2] کے بارے میں سوال کیا تو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ اقبال الأعمال: ۲۱۸، زاد المعاد: ۶۳۰، المصباح: ۷۲۴، مصباح الزائر: ۳۱۵

۲۔ سورۂ دخان، آیت: ۴

اس سے پندرہ شعبان کی رات مراد ہے۔قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں علی کی جان ہے!ہر بندے کو پورا سال جس بھی نیکی یا بدی کا سامنا کرنا ہوتا ہے وہ اسی رات تقسیم ہوتی ہیں اور کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو اس رات بیدار رہے اور حضرت خضر علیہ السلام کی دعا پڑھے لیکن وہ مستجاب نہ ہو۔

امامؑ مسجد سے باہر تشریف لے گئے تو میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں گیا آنحضرتؑ نے پوچھا: یہاں کس لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں حضرت خضر علیہ السلام کی دعا لینے کے سلسلہ میں آیا ہوں۔آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے کمیل! بیٹھ جاؤ، جب تم یہ دعا یاد کرلو تو اسے ہر شب جمعہ پڑھو یا اسے مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا پوری زندگی میں ایک بار پڑھو تو تمہارے لئے کافی ہے، یہ تمہاری مدد کرے گی، اس سے تمہاری روزی زیادہ ہوگی اور کبھی بھی خدا کی بخشش سے محروم نہیں رہو گے۔

اے کمیل! تمہاری طول دوستی اور مصاحبت نے ہم پر واجب کیا کہ تم نے جس کا سوال کیا ہے تمہیں وہ عطا کروں۔[1]

آنحضرت نے انہیں ''دعائے کمیل'' تعلیم فرمائی اور ہم یہ دعا اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۲ پر نقل کریں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: ہم نے اسی کتاب کے پہلے باب میں اس رات پڑھی جانے والی نمازوں کو صفحہ ۱۵۵ اور ۱۵۶ پر ذکر کیا ہے لہذا وہاں رجوع فرمائیں۔

۱۔ اقبال الأعمال: ۲۲۰

﴿۸﴾

دعائے افتتاح

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے شیعوں کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرمایا:

یہ دعا ماہ رمضان المبارک کی ہر رات میں پڑھو کیونکہ ملائکہ اس کو سنتے ہیں اور اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ وہ دعا یوں ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِكَ، وَأَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ، وَأَيْقَنْتُ

پروردگارا! میں تیری ثناء کا آغاز تیری حمد سے کرتا ہوں اور تو ہی عمل خیر کے لئے اپنے احسان سے مدد کرنے والا ہے اور مجھے

أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ، وَأَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِي مَوْضِعِ

معلوم ہے کہ تو معافی اور رحمت کی منزل میں بہترین رحم کرنے والا ہے اور عذاب وانتقام کے موقع پر سخت ترین عذاب کرنے والا ہے۔

النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ، وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ. أَللّٰهُمَّ أَذِنْتَ لِي

کبریائی وعظمت کی منزل میں عظیم ترین صاحب جبروت ہے۔ پروردگارا! تو نے مجھے اپنی ذات سے دعا کرنے اور سوال کرنے کی

فِي دُعَائِكَ وَمَسْئَلَتِكَ، فَاسْمَعْ يَا سَمِيْعُ مِدْحَتِي، وَأَجِبْ يَا رَحِيْمُ دَعْوَتِي، وَأَقِلْ يَا

اجازت دی ہے تو اے سننے والے اب میری مدحت کو سن لیا اور میری دعا کو قبول کر لے۔ میری لغزشوں کو معاف کر دے کہ کتنے ہی رنج

غَفُوْرُ عَثْرَتِي، فَكَمْ يَا إِلٰهِي مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَهَا، وَهُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا، وَعَثْرَةٍ قَدْ

تھے جن کو تو نے دور کیا ہے اور کتنے ہی ہم وغم ہیں جن کو تو نے زائل کیا ہے، کتنی ہی لغزشوں میں تو نے سنبھالا ہے

أَقَلْتَهَا، وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا، وَحَلْقَةِ بَلاءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ

اور کتنی ہی رحمتوں کو تو نے پھیلا دیا ہے اور کتنی ہی بلاؤں کی زنجیروں کو کھول دیا ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس

صَاحِبَةً وَلاَ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ

نے نہ کسی کو زوجیت میں لیا ہے نہ فرزند، نہ اس کا کوئی شریک مملکت ہے اور نہ اس کا کوئی معاون کمزوری۔

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحامِدِهِ كُلِّهَا عَلٰى جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّهَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہر ایک کو اسی کی تکبیر کرنی چاہئے، ساری حمد اللہ کے لئے ہے اس کے تمام اوصاف کے ساتھ اور اس کی تمام نعمتوں پر، ساری حمد اس اللہ

الَّذِي لاٰ مُضَادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ، وَلاٰ مُنَازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لاٰشَرِيْكَ لَهُ فِي

کے لئے ہے جس کی مملکت میں اس کا کوئی مخالف نہیں ہے اور اس کے معاملات میں اس سے کوئی جھگڑا کرنے والا نہیں ہے۔ ساری حمد اس اللہ

خَلْقِهِ، وَلاٰ شَبِيْهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِي فِي الْخَلْقِ أَمْرُهُ وَحَمْدُهُ، اَلظَّاهِرِ

کے لئے ہے جس کی تخلیق میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور اس کی عظمت میں کوئی اس کا مثل نہیں ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کا امر

بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ، وَالْبَاسِطِ بِالْجُوْدِ يَدَهُ، اَلَّذِي لاٰتَنْقُصُ خَزَائِنُهُ، وَلاٰتَزِيْدُهُ

اور اس کی حمد مخلوقات میں نمایاں ہے اور جس کی بزرگی اس کے کرم کے ذریعہ نمایاں ہے اور اس کے دونوں ہاتھ بخشش کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔

كَثْرَةُ الْعَطَاءِ إِلاّٰ جُوْداً وَكَرَماً، إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيْزُ الْوَهّٰابُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ

اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے اور کثرت عطا سے اس کے یہاں سوائے جود و کرم کے کسی بات کا اضافہ نہیں ہوتا، وہی عزیز اور عطا کرنے والا ہے

قَلِيْلاً مِنْ كَثِيْرٍ مَعَ حاجَةٍ بِي إِلَيْهِ عَظِيْمَةٍ، وَغِناكَ عَنْهُ قَدِيْمٌ، وَهُوَ عِنْدِي كَثِيْرٌ، وَهُوَ

وہی عطا کرنے والا بھی ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے بہت سی حاجتوں میں سے تھوڑا ہی سا طلب کر رہا ہوں اگرچہ میری حاجت بہت عظیم ہے

عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي، وَتَجاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِي،

اور تو ہمیشہ سے اس سے بے نیاز ہے میری نظر میں وہ بہت ہے لیکن تیرے لئے بہت آسان ہے۔ پروردگارا! تیری طرف سے میری گناہوں

وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي، وَسَتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِي، وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيْرِ جُرْمِي،

کو معاف کر دینا، میری خطاؤں سے درگزر کرنا، میرے ظلم کو نظر انداز کرنا، میری برائیوں پر پردہ ڈال دینا، میرے جرائم کو برداشت کر

عِنْدَ ما كانَ مِنْ خَطَئِي وَعَمْدِي، أَطْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْئَلَكَ ما لاٰ أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ،

لینا، چاہے خطا ہو یا عمد کی منزل میں ہو۔ ان تمام باتوں نے مجھ میں طمع پیدا کرائی کہ میں ان باتوں کا سوال کروں جن کا میں حقدار نہیں ہوں اور

الَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ، وَعَرَّفْتَنِي مِنْ إِجابَتِكَ، فَصِرْتُ

جن کو تو نے اپنی رحمت سے دیا ہے یا اپنی قدرت سے دکھلا دیا ہے یا اپنی قبولیت سے آشنا بنا دیا ہے تو اب میں بڑے اطمینان کے ساتھ تجھے

أَدْعُوْكَ آمِناً. وَأَسْئَلُكَ مُسْتَأْنِساً لاٰ خائِفاً وَلاٰ وَجِلاً، مُدِلاًّ عَلَيْكَ فِيْما قَصَدْتَ

پکار رہا ہوں اور بڑے انس کے ساتھ تجھ سے سوال کر رہا ہوں، نہ خوفزدہ ہوں نہ لرزاں ہوں اپنے ارادوں میں تجھ سے اصرار کر رہا ہوں اور اگر

فِيْهِ إِلَيْكَ، فَإِنْ بَطَأَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ، وَلَعَلَّ الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي،

تیری قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو میں نا دانی کی بنا پر تجھ سے ناراضگی کا اظہار کر دیتا ہوں حالانکہ جانتا ہوں کہ میرے لئے خیر اس تاخیر میں

لِعِلْمِکَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُوْرِ. فَلَمْ أَرَ مَوْلًی کَرِیْمًا أَصْبَرَ عَلٰی عَبْدٍ لَئِیْمٍ مِنْکَ عَلَیَّ یَا رَبِّ،
ہے۔اس لئے کہ تو تمام امور کے انجام سے باخبر ہے۔میں نے تیرے جیسا کوئی کریم مولا نہیں دیکھا ہے جو مجھ جیسے ذلیل بندہ کو برداشت کر

اِنَّکَ تَدْعُوْنِي فَاُوَلِّي عَنْکَ، وَتَتَحَبَّبُ اِلَيَّ فَأَتَبَغَّضُ اِلَيْکَ، وَتَتَوَدَّدُ اِلَيَّ فَلَا أَقْبَلُ
سکے۔میرا حال تو یہ ہے کہ تو مجھے پکارتا ہے تو میں منہ پھیر لیتا ہوں تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں نفرت کا مظاہرہ کرتا ہوں تو میری طرف کھنچتا

مِنْکَ، کَأَنَّ لِيَ النَّطَوُّلَ عَلَيْکَ، فَلَمْ يَمْنَعْکَ ذٰلِکَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي، وَالْاِحْسَانِ
ہے تو میں اسے قبول بھی نہیں کرتا، ایسا لگتا ہے کہ جیسے میرا ہی تجھ پر کوئی احسان ہے مگر اس کے بعد بھی میری حرکتوں نے نہ تجھے احسان سے روکا

اِلَيَّ، وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ، فَارْحَمْ عَبْدَکَ الْجَاهِلَ، وَجُدْ عَلَيْهِ
ہے نہ رحمت سے روکا اور نہ فضل وکرم سے اور نہ جود وعطا سے روکا ہے لہٰذا تو اپنے جاہل بندہ پر رحم فرما اور اپنے فضل واحسان سے اس پر کرم کر

بِفَضْلِ اِحْسَانِکَ، اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِيْمٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَالِکِ الْمُلْکِ، مُجْرِي الْفُلْکِ،
کہ بیشک تو جواد بھی ہے اور کریم بھی۔ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو مالک الملک ہے،کشتیوں کا چلانے والا ہے،

مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ، فَالِقِ الْاِصْبَاحِ، دَيَّانِ الدِّيْنِ، رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حِلْمِهِ
ہواؤں کا مسخر کرنے والا ہے صبح کا روشن کرنے والا ہے، جزاؤں کا دینے والا ہے اور عالمین کا رب ہے۔ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ وہ علم

بَعْدَ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی طُوْلِ أَنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ،
کے بعد بھی علم رکھتا ہے،ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ وہ قدرت کے بعد بھی معاف کرتا ہے،ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ وہ غضب کے باوجود

وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰی مَا يُرِيْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ، بَاسِطِ الرِّزْقِ، فَالِقِ الْاِصْبَاحِ، ذِي
دیر تک برداشت کرنے والا ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ساری حمد اللہ کے لئے ہے جو مخلوقات کا خالق، رزق کا وسیع کرنے والا، دامن شب

الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ، اَلَّذِي بَعُدَ فَلَا يُرٰی، وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰی،
کو چاک کر کے صبح کا نور نکالنے والا، صاحب جلال واکرام اور صاحب فضل وانعام ہے۔جو اتنا دور ہے کہ نظر نہیں آتا ہے اور اتنا قریب ہے کہ

تَبَارَکَ وَتَعَالٰی. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ، وَلَا شَبِيْهٌ يُشَاکِلُهُ، وَلَا
ہر راز کا گواہ ہے، دعا پر برکت بھی ہے اور بلند تر بھی۔ساری حمد اللہ کے لئے ہے جس کا کوئی مثل نہیں ہے کہ جھگڑا کر سکے، کوئی ہم شکل نہیں ہے کہ

ظَهِيْرٌ يُعَاضِدُهُ، قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزَّاءَ، وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءَ، فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ مَا
شبیہ بن سکے، کوئی مددگار نہیں ہے جو ساتھ دے سکے، وہ اپنی عزت سے ہر صاحب عزت پر غالب ہے اور اپنی عظمت سے ہر صاحب عظمت کو

يَشَاءُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُجِيْبُنِي حِيْنَ أُنَادِيْهِ، وَيَسْتُرُ عَلَيَّ کُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيْهِ،
جھکائے ہوئے ہے، وہ اپنی قدرت سے ہر کام انجام دے سکتا ہے۔ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کو پکارتا ہوں تو قبول کر لیتا ہے اور میں

وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلاٰ اُجازِيْهِ، فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيْئَةٍ قَدْ أَعْطانِي، وَعَظِيْمَةٍ مَخُوْفَةٍ

گناہ کرتا ہوں لیکن وہ ہر برائی پر پردہ ڈال دیتا ہے، وہ عظیم نعمتیں دیتا ہے تو میں اس کا بدلہ دے سکتا ہوں، کتنی ہی خوشگوار نعمتیں ہیں جو اس نے

قَدْ كَفانِي، وَبَهْجَةٍ مُؤْنِقَةٍ قَدْ أَرانِي، فَأُثْنِي عَلَيْهِ حامِداً، وَأَذْكُرُهُ مُسَبِّحاً .اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

عطا کی ہیں اور کتنے ہی ہولناک خوف تھے جن سے اس نے بچا لیا ہے کتنے ہی حسین ترین منظر تھے جو اس نے دکھا دیئے ہیں۔ میں اس کی حمد

الَّذِي لايُهْتَكُ حِجابُهُ، وَلايُغْلَقُ بابُهُ، وَلاٰ يُرَدُّ سائِلُهُ، وَلاٰ يُخَيَّبُ آمِلُهُ .اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ثنا کر رہا ہوں اور اس کی تسبیح سے اسے یاد کر رہا ہوں، ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کا حجاب نور الحیا نہیں جا سکتا اور اس کا در کرم بند نہیں

الَّذِي يُؤْمِنُ الْخائِفِيْنَ، وَيُنَجِّي الصّالِحِيْنَ، وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَيَضَعُ

کیا جا سکتا ہے اس کا سائل پلٹایا نہیں جاتا ہے اور اس کا امیدوار مویس نہیں ہوتا ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو خوفزدہ کو امان، صالحین

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ، وَيُهْلِكُ مُلُوكاً، وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِيْنَ .اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قاصِمِ الْجَبّارِيْنَ،

کو نجات، کمزوروں کو بلندی، متکبروں کو ذلت دیتا ہے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو ہلاک کر کے ان کی جگہ پر دوسروں کو لے آتا ہے۔ ساری حمد اللہ کے لئے

مُبِيْرِ الظّالِمِيْنَ، مُدْرِكِ الْهارِبِيْنَ، نَكّالِ الظّالِمِيْنَ، صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، مَوْضِعِ

ہے جو جابروں کی کمر توڑنے والا، ظالموں کو تباہ کرنے والا، بھاگنے والوں کو پکڑ لینے والا، ظالمین کو سزا دینے والا، فریادیوں کا فریاد رس، طالبان

حاجاتِ الطّالِبِيْنَ، مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّماءُ

حاجت کا مورد امید اور صاحبان ایمان و مرکز اعتماد ہے، ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے خوف سے آسمان اور بادل آسمان لرزتے ہیں اور

وَسُكّانُها، وَتَرْجُفُ الْأَرْضُ وَعُمّارُها، وَتَمُوْجُ الْبِحارُ وَمَنْ يَسْبَحُ فِي غَمَراتِها.

زمین و اہل زمین کانپتے ہیں، دریاؤں میں موجیں پیدا ہوتی ہیں اور جو اس کی گہرائیوں میں تیرنے والے ہیں وہ بھی لرزتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهٰذا، وَما كُنّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاٰ أَنْ هَدانَا اللّٰهُ .اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت دی ہے حالانکہ اس کی ہدایت کے بغیر ہمیں تو پتہ بھی نہیں چل سکتا تھا۔ ساری حمد

يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ، وَيَرْزُقُ وَلاٰ يُرْزَقُ، وَيُطْعِمُ وَلايُطْعَمُ، وَيُمِيْتُ الْأَحْياءَ وَيُحْيِي

اس اللہ کے لئے ہے جو خالق ہے مخلوق نہیں ہے، رازق ہے مرزوق نہیں ہے کھلانے والا خود نہیں کھاتا ہے زندوں کو موت دینے والا، اور

الْمَوْتىٰ، وَهُوَ حَيٌّ لايَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور خود ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہے اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ پروردگارا!

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَأَمِيْنِكَ وَصَفِيِّكَ، وَحَبِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ،

حضرت محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول، اور تیرے امین، تیرے منتخب، تیرے حبیب اور تیری مخلوقات میں پسندیدہ ہیں،

وَحافِظِ سِرِّکَ، وَمُبَلِّغِ رِسالاتِکَ، أَفْضَلَ وَأَحْسَنَ وَأَجْمَلَ وَأَکْمَلَ وَأَزْکیٰ وَأَنْمیٰ

تیرے امین راز اور تیرے پیغام کے پہنچانے والے ہیں،بہترین افضل،احسن ،اجمل،اکمل،پاکیزہ،بلندترین،

وَأَطْیَبَ وَأَطْهَرَ وَأَسْنیٰ وَأَکْثَرَ ما صَلَّیْتَ وَبارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ، وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ

طیب و طاہر عظیم اور کثیرصلوات و برکت و رحمت و لطف و کرم اور سلام جو تو۔

عَلیٰ أَحَدٍ مِنْ عِبادِکَ وَأَنْبِیائِکَ وَرُسُلِکَ وَصَفْوَتِکَ، وَأَهْلِ الْکَرامَةِ عَلَیْکَ مِنْ

نے اپنے کسی بندے یا نبی یا رسول یا منتخب یا کسی صاحب کرامت مخلوق پر نازل کیا ہے۔

خَلْقِکَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ عَلِیٍّ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَوَصِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعالَمِیْنَ، عَبْدِکَ

پروردگارا!حضرت علی پر درود بھیج جو مؤمنین کے امیر اور رسول رب العالمین کے وصی ہیں،تیرے بندے ،تیرے ولی

وَوَلِیِّکَ،وَأَخِي رَسُوْلِکَ،وَحُجَّتِکَ عَلیٰ خَلْقِکَ،وَآیَتِکَ الْکُبریٰ،وَالنَّبَاءِ الْعَظِیْمِ

تیرے نبی کے بھائی ،تیری مخلوقات پر تیری حجت ، تیری عظیم نشانی اور تیری باعظمت خبر ہیں۔

وَصَلِّ عَلَی الصِّدِّیْقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِیْنَ، وَصَلِّ عَلیٰ سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ

اور درود بھیج صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہراء سیدۃ نساء العالمین پر،اور درود بھیج سبطین رحمت،

وَامامَيِ الْهُدیٰ،اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ صَلاةً عَلیٰ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ

اور امام ہدایت حسن وحسین پر جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں ،اور درود بھیج ائمہ مسلمین

عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِیِّ بْنِ

علی بن الحسین اور محمد بن علی ،اورجعفر بن محمد،اورموسیٰ بن جعفر،اورعلی بن موسیٰ،

مُوْسیٰ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ،وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ، وَالْخَلَفِ الْهادِي

اورمحمد بن علی،اور علی بن محمد،اور حسن بن علی،اور حضرت خلف ہادی مہدی پر

الْمَهْدِيِّ، حُجَجِکَ عَلیٰ عِبادِکَ، وَأُمَنائِکَ فِي بِلادِکَ، صَلٰوةً کَثِیْرَةً دائِمَةً.

جو سب کے سب بندوں پر تیری حجت ہیں اور شہروں میں تیرے امین ہیں ،بے شمار دروددوصلوات جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلیٰ وَلِیِّ أَمْرِکَ، اَلْقائِمِ الْمُؤَمَّلِ، وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ، وَحُفَّهُ بِمَلائِکَتِکَ

پروردگارا!درود بھیج اپنے ولی امر پر جو تیرے امر سے قیام کرنے والے ہیں اور جن سے امیدیں وابستہ ہیں،جن کی آمد کا انتظار ہے

الْمُقَرَّبِيْنَ، وَأَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلٰى كِتَابِكَ،

انہیں اپنے ملائکہ مقربین کے حلقہ میں رکھ دے اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما، اے عالمین کے رب، پروردگارا انہیں اپنی کتاب کی طرف

وَالْقَائِمَ بِدِيْنِكَ، اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ،

دعوت دینے والا، اپنے دین کے ساتھ قیام کرنے والا بنا دے اپنی زمین میں ویسا ہی خلیفہ قرار دے دے جیسا تو نے ان سے پہلے والوں کو بنایا ہے

مَكِّنْ لَهُ دِيْنَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ، أَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً، يَعْبُدُكَ

اپنے اس دین کو غالب بنا دے جس کو تو نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیتا کہ لوگ اس طرح عبادت کریں

لاَ يُشْرِكُ بِكَ شَيْئاً. اَللّٰهُمَّ أَعِزَّهُ وَأَعْزِزْ بِهِ، وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ، وَانْصُرْهُ نَصْراً

جس میں کسی طرح کا شرک نہ ہو۔ پروردگارا! انہیں عزت دے اور ان کے ذریعہ سے ہم کو بھی عزت دے، ان کی مدد فرما اور ان کے ذریعہ ہمارا

عَزِيْزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيْراً. اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ

بھی انتقام لے لے، انہیں عزیز ترین لمحہ عطا فرما اور ان کی فتح کو آسان بنا دے اور اپنے پاس سے انہیں اقتدار عطا فرما، جس کا تو اگر ہو،

دِيْنَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰى لاَ يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ.

پروردگارا! ان کے ذریعہ اپنے دین کو اور اپنے رسول کی سنت کو غالب بنا دے تا کہ حق کی کوئی بات مخلوق کے خوف سے مخفی نہ رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ، تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلاَمَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ

پروردگارا! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس باعظمت حکومت کا جس سے اسلام اور اہل اسلام کو عزت ملے اور نفاق اور اہل نفاق کو ذلت

وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ، وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ، وَتَرْزُقُنَا بِهَا

نصیب ہو، ہمیں اس حکومت میں اپنی اطاعت کا طرفدار اور اپنے راستہ کا قائد بنا دے اور اس کے ذریعہ ہمیں دنیا و آخرت کی کرامت

كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ، وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ.

عنایت فرما۔ پروردگارا! جو حق تو نے دکھلا دیا ہے اس کو اٹھانے کی قوت عطا فرما اور جو ہم تک نہیں پہنچا اسے ہم تک پہنچا دے۔

اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهِ شَعَثَنَا، وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا، وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا، وَأَعْزِزْ بِهِ

پروردگارا! اس کے ذریعہ ہماری پراگندگی کو دور فرما، ہمارے انتشار کو مجتمع کر دے، ہمارے باہمی شگاف کو زائل فرما دے، ہماری قلت کو کثرت

ذِلَّتَنَا، وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَنَا، وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنَا، وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنَا، وَيَسِّرْ بِهِ

بنا دے، ہماری ذلت کو عزت بنا دے، ہماری غربت کو مالداری بنا دے، ہمارے قرض کو ادا کر دے، ہمارے فقر کا علاج فرما، ہماری حاجتوں کو

عُسْرَنا، وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوْهَنا، وَفُكَّ بِهِ أَسْرَنا، وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتِنا، وَأَنْجِزْ بِهِ مَواعِيْدَنا،

پورا فرما، ہماری دشواریوں کو آسان فرما، ہمارے چہروں کو روشن بنا دے، ہمارے گرفتاریوں کو دور فرما، ہماری حاجتوں کو عطا فرما، ہمارے

وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنا، وَأَعْطِنا بِهِ سُؤْلَنا، وَبَلِّغْنا بِهِ مِنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ آمالَنا، وَأَعْطِنا بِهِ

وعدوں کو پورا فرما، ہماری دعاؤں کو قبول فرما، ہمارے مطلوب کو عطا فرما، اور ہمیں دنیا و آخرت کی امیدوں تک پہنچا دے اور ان کے طفیل میں

فَوْقَ رَغْبَتِنا يا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَأَوْسَعَ الْمُعْطِيْنَ، اِشْفِ بِهِ صُدُوْرَنا، وَأَذْهِبْ بِهِ غَيْظَ

ہمیں ہماری ضرورت سے زیادہ عنایت فرما۔ اے بہترین وہ ذات جس سے سوال کیا جائے اور اے وسیع ترین عطا کرنے والے، ان کے

قُلُوْبِنا، وَاهْدِنا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشاءُ اِلٰى

ذریعہ ہمارے سینوں کے درد کو شفا دے، ہمارے دلوں کے رنج کو دور فرما اور ہمیں اس حق کی ہدایت فرما جس میں اختلاف پیدا کر دیے گئے

صِراطٍ مُسْتَقِيْمٍ، وَانْصُرْنا بِهِ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنا، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنّا نَشْكُوْ

ہیں کہ تو جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دے سکتا ہے ان کے ذریعہ اپنے اور ہمارے دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، اے خدائے برحق! آمین۔

اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنا صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَقِلَّةَ عَدَدِنا،

خدایا! ہم تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ نبی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، امام غیب میں ہیں، دشمنوں کی کثرت ہے اور ہمارے عدد کی قلت ہے،

وَ شِدَّةَ الْفِتَنِ بِنا ، وَتَظاهُرَ الزَّمانِ عَلَيْنا، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَعِنّا عَلٰى ذٰلِكَ

فتنوں کا زور ہے اور زمانے کے ہمارے خلاف اتحاد کر لیا ہے، لہٰذا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان کے حالات میں فوری فتح کے ذریعہ ہماری امداد

بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهُ، وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ، وَسُلْطانِ حَقٍّ تُظْهِرُهُ، وَرَحْمَةٍ مِنْكَ

فرما، اور ہمارے رنج کو دور فرما دے، ہمیں نصرت و عزت عطا فرما دے اور وہ سلطنت حق دیدے جس کے ذریعہ سے غلبہ عطا فرما دے اور وہ

تُجَلِّلُناها، وَعافِيَةٍ مِنْكَ تُلْبِسُناها، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.[1]

رحمت جس سے جلا لے ملے، وہ عافیت جو ہمارے شامل حال ہو جائے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔

۱۔ زاد المعاد: ۱۱۰، المصباح: ۵۷۰، مصباح المتہجد: ۵۷۷، اقبال الأعمال: ۳۲۲

﴿۹﴾

ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: جو کوئی ماہ رمضان میں واجب نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھے تو قیامت تک اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے:

أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ. أَللّٰهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ. أَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ

پروردگارا! تمام اہل قبور کو خوشی عطا فرما۔ پروردگارا! ہر فقیر کو غنی بنا دے۔ پروردگارا! ہر بھوکے کو سیر کر دے۔

أَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ. أَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ. أَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ.

پروردگارا! ہر برہنہ کو لباس دیدے۔ پروردگارا! ہر مقروض کے قرض کو ادا کر دے۔ پروردگارا! ہر رنجیدہ کے رنج کو دور فرما دے۔

أَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ. أَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيْرٍ. أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

پروردگارا! ہر مسافر کو اس کے وطن کی طرف پلٹا دے۔ پروردگارا! ہر قیدی کو آزاد کر دے۔ پروردگارا! مسلمانوں کے تمام امور کی

أَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ. أَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ. أَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ

اصلاح فرما۔ پروردگارا! ہر بیمار کو شفا دے۔ پروردگارا! ہماری فقیری کو اپنی بے نیازی سے رفع فرما دے۔ پروردگارا! ہماری بدترین

حَالِكَ. أَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

حالت کو اپنے بہترین کرم سے بدل دے۔ پروردگارا! ہمارے قرض کو ادا فرما دے اور ہمیں فقیری سے غنی بنا دے کہ تو ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے۔

قارئین کرام پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس دعا کا مضمون صرف حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی الٰہی و آفاقی حکومت کے دوران ہی ثابت ہوگا اور اس دعا کے بارے میں ایک واقعہ بھی ہے

۱۔ بحار الأنوار: ۹۸/۱۲۰، منہاج العارفین: ۲۱۴

جواس بارے میں دعا کی مناسبت پر دلالت کرتا ہے لیکن ہم اسے یہاں ذکر کرنے سے قاصر ہیں۔

﴿۱۰﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے تیرہویں ماہ رمضان کی دعا

سید علی بن طاؤوسؒ نے اس دن کے لئے یہ دعا نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أَدِيْنُکَ بِطَاعَتِکَ وَوِلَايَتِکَ، وَوِلَايَةِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّکَ، وَوِلَايَةِ
پروردگارا! بیشک میں تیری اطاعت و ولایت کو تسلیم کرتا ہوں، اور تیرے نبی حضرت محمد کی اطاعت اور تیرے نبی کے حبیب
أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَبِيْبِ نَبِيِّکَ، وَوِلَايَةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، سِبْطَيْ نَبِيِّکَ وَسَيِّدَيْ
امیر المؤمنین (علی علیہ السلام) کی ولایت، اور حسن و حسین علیہما السلام کی ولایت، جو تیرے نبی کے نواسے اور جوانان اہل جنت کے
شَبَابِ أَهْلِ جَنَّتِکَ. وَأَدِيْنُکَ يٰا رَبِّ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
سردار ہیں۔ اے میرے پروردگار! میں علی بن حسین (سجاد) اور محمد بن علی (باقر)
وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ
اور جعفر بن محمد (صادق) اور موسیٰ بن جعفر (کاظم) اور علی بن موسیٰ (رضا) اور محمد بن علی (تقی) اور علی بن محمد (نقی)
مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ صَاحِبِ الزَّمَانِ. أَدِيْنُکَ يَا رَبِّ بِطَاعَتِهِمْ
اور حسن بن علی (عسکری) اور اپنے آقا و مولا صاحب الزمان کی ولایت کو تسلیم کرتا ہوں۔ اے میرے ربّ! میں ان کی اطاعت و ولایت
وَوِلَايَتِهِمْ، وَبِالتَّسْلِيْمِ بِمَا فَضَّلْتَهُمْ، رَاضِياً غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ، عَلٰى مَا أَنْزَلْتَ فِي
کو تسلیم کرتا ہوں اور انہیں جو فضیلت و برتری دی اسے بھی تسلیم کرتا ہوں جب کہ میں اس چیز سے راضی و خوشنود ہوں اور انکار نہیں کرتا
كِتَابِکَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّکَ وَخَلِيْفَتِکَ
اور تکبر نہیں کرتا کہ جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج۔ اور اپنے ولی اور اپنے خلیفہ و جانشین اور اپنی
وَلِسَانِکَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ، وَالْمُعَظِّمِ لِحُرْمَتِکَ، وَالْمُغَيِّرِ عَنْکَ، وَالنَّاطِقِ
لسان اور تیری عدالت کے لئے قیام کرنے والے سے (ہر شر) کو دور فرما، تیری حرمت کو عظیم شمار کرنے والا، اور تیری طرف سے بیان

بِحُكْمِكَ، وَعَيْنُكَ النَّاظِرَةِ، وَاُذُنِكَ السَّامِعَةِ، وَشَاهِدِ عِبَادِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى

کرنے والا اور تیرے احکام کو بیان کرنے والا، اور تیری چشم بینا، اور تیرے سننے والے کان، اور تیری بندوں کا گواہ، اور تیری مخلوق پر

خَلْقِكَ، وَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِكَ، وَالْمُجْتَهِدِ فِي طَاعَتِكَ. وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيْعَتِكَ

تیری حجت، تیری راہ میں جہاد کرنے والا، تیری اطاعت میں کوشش کرنے والا، انہیں اپنی ان امانتوں میں قرار دے کہ جو ضائع نہیں

الَّتِيْ لَاتَضِيْعُ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ، وَأَعِنْهُ وَأَعِنْ عَنْهُ، وَاجْعَلْنِي وَوَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا

ہوں گی، اور اپنے غالب سپاہیوں سے ان کی مدد فرما، ان کی مدد کر اور ان کی حمایت فرما، مجھے، میرے ماں باپ، ان کے فرزند اور میرے

وَوُلْدِي مِنَ الَّذِيْنَ يَنْصُرُوْنَهُ، وَيَنْتَصِرُوْنَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا،

فرزندوں کو ان لوگوں میں سے قرار دے کہ جو آنحضرت کی نصرت کریں اور دنیا و آخرت میں ان کے ذریعہ سے مدد پائیں، ان کے ذریعہ

وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا. اَللّٰهُمَّ أَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَدَمْدِمْ بِمَنْ نَصَبَ لَهُ، وَاقْصِمْ رُؤُوْسَ الضَّلَالَةِ

ہماری پراکندگی کی اصلاح فرما، ان کے ذریعہ ہماری پراکندگی کو اتصال میں تبدیل کر۔ پروردگارا! آنحضرت کے ذریعہ ظلم و جور کو ختم فرما،

حَتّٰى لَاتَدَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْهُمْ دَيَّاراً.[1]

اور ان کے مخالفین پر غضب فرما، گمراہوں کے رؤسا کا بیڑہ فرما حتی کہ روئے زمین پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے۔

﴿۱۱﴾

تیرہویں ماہ رمضان کی دوسری دعا

سید علی بن طاؤوسؒ نے اس دن کے لئے ایک دوسری دعا بھی نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ الظَّلَمَةَ جَحَدُوا آيَاتِكَ، وَكَفَرُوا بِكِتَابِكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ،

پروردگارا! بیشک ظالموں نے تیری آیات کا انکار کیا، اور تیری کتاب یعنی قرآن کا انکار کیا اور تیرے رسول کو جھٹلایا اور

وَاسْتَنْكَفُوا عَنْ عِبَادَتِكَ، وَرَغِبُوا عَنْ مِلَّةِ خَلِيْلِكَ، وَبَدَّلُوا مَا جَاءَ بِهِ رَسُوْلُكَ،

تیری بندگی سے گریز کیا اور تیری خلیل کے آئین سے روگردانی کی، اور تیرا رسول جو کچھ لایا اسے تبدیل کیا،

۱۔ اقبال الأعمال: ۴۲۶، بحار الأنوار: ۹۸/ ۳۷، باب السعادۃ: ۸۵

وَشَرَّعُوا غَيْرَ دِيْنِكَ،وَاقْتَدَوا بِغَيْرِ هُدَاكَ،وَاسْتَنُّوا بِغَيْرِ سُنَّتِكَ، وَتَعَدُّوا حُدُوْدَكَ

اور تیرے دین کے غیر کی تشریع کی۔اور تیری راہ ہدایت کے علاوہ دوسری راہ اختیار کی، اور تیری سنت کے غیر پر عمل کیا، تیری حدود سے

وَسَعَوا مُعَاجِزِيْنَ فِي آيَاتِكَ. وَتَعَاوَنُوا عَلٰى اِطْفَآءِ نُوْرِكَ، وَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِكَ

تجاوز کیا، اور تیری آیات میں ناتوانی دکھانے کی کوشش کی اور تیرے نور کو بجھانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کیا، اور تیری راہ کو

وَكَفَرُوا نَعْمَائَكَ، وَشَاقُّوا وُلَاةَ أَمْرِكَ، وَوَالَوْا أَعْدَائَكَ، وَعَادَوْا أَوْلِيَائَكَ

طے کرنے سے روکا، اور تیری نعمتوں کا انکار کیا، اور تیرے امور کے اولیاء سے سخت دشمنی کی، اور تیرے دشمنوں سے دوستی کی اور تیرے

وَعَرَفُوا ثُمَّ أَنْكَرُوا نِعْمَتَكَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الْآئَكَ،وَأَمِنُوا مَكْرَكَ، وَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

دوستوں سے دشمنی کی، اور تیری نعمتوں کے پہچاننے کے باوجود ان کا انکار کیا، اور تیری خوبیوں کو یاد نہ کیا، اور خود کو تیرے مکر وحیلہ سے محفوظ

عَنْ ذِكْرِكَ، وَاسْتَحَلُّوا حَرَامَكَ وَحَرَّمُوا حَلَالَكَ، وَاجْتَرَأُوا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ،

جانا، ان کے دل تیری یاد کی نسبت سخت ہو چکے ہیں، انہوں نے تیرے حرام کو حلال اور تیرے حلال کو حرام شمار کیا، اور انہوں نے تیری نافرمانی

وَلَمْ يَخَافُوا مَقْتَكَ، وَنَسُوا نِقْمَتَكَ وَلَمْ يَحْذَرُوا بَأْسَكَ، وَاغْتَرُّوا بِنِعْمَتِكَ.

کی جرأت پیدا کی اور انہیں تیری دشمنی کا خوف نہیں، وہ تیرے انتقام کو بھول گئے اور تیرے عذاب سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں، اور تیری دی ہوئی

أَللّٰهُمَّ فَاصْبُبْ مِنْهُمْ، وَاصْبُبْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ، وَاسْتَأْصِلْ شَافَتَهُمْ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُمْ،

نعمتوں سے مغرور ہو گئے ہیں۔خدایا! ان سے اپنی نعمتوں کو سلب کر، ان کے لئے اپنا عذاب بھیج، اور ان کو ریشہ کن فرما، ان کے پس ماندہ کو

وَضَعْ عِزَّهُمْ وَجَبَرُوْتَهُمْ، وَانْزَعْ أَوْتَارَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ. أَللّٰهُمَّ

قطع فرما، ان کی عزت و بزرگی کو خوار و پست کر، ان کے تکلم کو اکھاڑ دے، ان کے قدم متزلزل فرما، اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دے۔

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا دِيْنَكَ دَغَلاً، وَمَالَكَ دُوَلاً وَعِبَادَكَ خَوَلاً. أَللّٰهُمَّ اكْفُفْهُمْ بَأْسَهُمْ

پروردگارا! انہوں نے تیرے دین کو دھوکہ دہی، تیرے مال کو تسلط کا ذریعہ سمجھا، اور تیری بندوں کو اپنا غلام سمجھا۔پروردگارا! اپنے بندوں کو

وَافْلُلْ حَدَّهُمْ، وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَأَشْمِتْ عَدُوَّهُمْ وَاشْفِ صُدُوْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. أَللّٰهُمَّ

ان کے تسلط رہائی دے، ان کی تیز شمشیروں کو بودا فرما، اور ان کے مکر وفریب کو بے اثر فرما، اور ان کے دشمنوں کو شاد فرما، اور مومنوں کے

افْتُتْ أَعْضَادَهُمْ، وَاقْهَرْ جَبَابِرَتَهُمْ، وَاجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، وَاقْضُضْ بُنْيَانَهُمْ،

سینہ کو شفا دے۔خدایا! ان کے بازوؤں کی قوت کو ختم کر دے، ان کی شان وشوکت پر اپنا قہر وغلبہ فرما، ان کا محاسرہ فرما، ان کی بنیادوں کو

وَخالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ، وَاجْعَلْ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَابْعَثْ

درہم برہم کردے ان کے کلمہ کے اتحاد کو یا پوفرما، اوران کے اجتماع کو پراکندہ فرما، ان کے مورکو پراکندہ فرما، ان کے عذاب بھیج کو انہی

عَلَيْهِمْ عَذاباً مِنْ فَوْقِهِمْ، وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ، وَاسْفِكْ بِأَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ دِمائَهُمْ،

کے درمیان قرار دے، ان کے سروں اوران کے پاؤں تلے سے اپنا عذاب بھیج، مؤمنوں کے ہاتھوں ان کا خون بہا، اورمؤمنوں کوان کی

وَأَوْرِثِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرْضَهُمْ وَدِيارَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ. اَللّٰهُمَّ أَضِلَّ أَعْمالَهُمْ، وَاقْطَعْ رَجائَهُمْ،

زمین اورگھروں اوران کے اموال کا وارث قرار دے۔ پروردگارا! ان کے اعمال کوتباہ کر، ان کی امید کوقطع کردے، اوران کی حجت و

وَأَدْحِضْ حُجَّتَهُمْ، وَاسْتَدْرِجْهُمْ مِنْ حَيْثُ لايَعْلَمُوْنَ، وَائْتِهِمْ بِالْعَذابِ مِنْ حَيْثُ

برہان کوباطل فرما، اورانہیں بتدریج اورجگہ سے آہستہ میں لےادے کہ جسے وہ نہ جانتے ہوں، اوران پرعذاب بھیج کہ وہ یہ نہ سمجھ سکیں کہ کہاں

لايَشْعُرُوْنَ، وَأَنْزِلْ بِساحَتِهِمْ ما يَحْذَرُوْنَ، وَحاسِبْهُمْ حِساباً شَدِيْداً، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً

سے آیا ہے اوروہ جس چیز سے ڈرتے ہیں وہ ان پرنازل فرما، اوران کا شدت سے محاسبہ کر، اورانہیں سخت عذاب میں مبتلا فرما، اوران کی

نُكْراً، وَاجْعَلْ عاقِبَةَ أَمْرِهِمْ خُسْراً. اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمُ اشْتَرَوْا بِآياتِكَ ثَمَناً قَلِيْلاً، وَعَتَوا

عاقبت کونقصان قرار دے۔ پروردگارا! بیشک انہوں نے تیری آیات کوکم قیمت میں فروخت کردیا، اورانہوں نے بہت گردن کشی کی۔

عُتُوّاً كَبِيْراً. اَللّٰهُمَّ فَخُذْهُمْ أَخْذاً وَبِيْلاً، وَدَمِّرْهُمْ تَدْمِيْراً، وَتَبِّرْهُمْ تَتْبِيْراً، وَلاتَجْعَلْ

پروردگارا! انہیں شدت سے گرفت فرما، اورانہیں درہم وبرہم کردے اورانہیں نابود فرما، اوران کے لئے زمین میں یا دراورآسمان میں عذر

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ناصِراً، وَلا فِي السَّماءِ عاذِراً، وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيْراً. اَللّٰهُمَّ فَخُذْهُمْ

خواہ قرار نہ دے، اوران پرفراوان لعنت کر۔ پروردگارا! انہیں شدت سے انہی کے چنگل میں گرفت فرما دے۔ پروردگارا! بیشک انہوں

أَخْذاً وَبِيْلاً. اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ أَضاعُوا الصَّلاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَواتِ، وَعَمِلُوا السَّيِّئاتِ. اَللّٰهُمَّ

نے نماز کوضائع وتباہ کردیا ہے اورانہوں نے شہوت کی پیروی کی ہے اورگناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ پروردگارا! انہیں بلاؤں میں

فَخُذْهُمْ بِالْبَلِيّاتِ، وَاحْلُلْ بِهِمُ الْوَيْلاتِ، وَأَرِهِمُ الْحَسَراتِ، يا اَللّٰهُ اِلٰهَ الْأَرْضِيْنَ

مبتلا کر کے مصیبتوں اور بلاکتوں میں گرفتار کر، اوران پرحسرت ومایوسی کوحاکم فرما۔ اے خدا! اے آسمانوں اورزمینوں کے پروردگار۔

وَالسَّماواتِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْنا بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ

خدایا! محمد وآل محمد پر درود بھیج، اوراپنی رحمت سے مجھ پررحم فرما اے سب سے زیادہ مہربان۔ پروردگارا! میں تیری اطاعت کوتسلیم کرتا

الرَّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَدِيْنُکَ يا رَبِّ بِطَاعَتِکَ، وَلاأُنْكِرُ وِلاٰيَةَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِکَ

ہوں اے میرے ربّ!اور تیرے رسول حضرت محمد کی ولایت کا انکار نہیں کرتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ،وَوِلاٰيَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ

کہ ان پر اور ان کی آل پر اللہ کا درود ہو، اسی طرح امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت

وَوِلاٰيَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاٰمُ،سِبْطَيْ نَبِيِّکَ وَوَلَدَيْ رَسُوْلِکَ عَلَيْهِمَا

اور حسن وحسین علیہما السلام کی ولایت کا انکار نہیں کرتا جو تیرے نبی کے نواسے اور تیرے رسول کے دو فرزند ہیں کہ ان دونوں پر سلام ہو،

السَّلاٰمُ.وَوِلاٰيَةَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدٍ

اور اسی طرح حسین علیہ السلام کی آل میں سے پاک معصومین یعنی حضرت علی بن الحسین (امام سجاد) اور محمد بن علی (امام باقر) اور جعفر

بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ

بن محمد (امام صادق) اور موسیٰ بن جعفر (امام کاظم) اور علی بن موسیٰ (امام رضا) اور محمد بن علی (امام تقی) اور علی بن محمد (امام نقی)

بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَلاٰمُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَوِلاٰيَةَ الْقَائِمِ،

اور حسن بن علی (امام عسکری) کی ولایت کہ ان سب پر خدا کا سلام اور برکات الٰہی ہوں ۔اور قائم (امام مہدی) کی ولایت کہ جو ان میں

اَلسَّابِقِ مِنْهُمْ بِالْخَيْرَاتِ، اَلْمُفْتَرَضِ الطَّاعَةِ، صَاحِبِ الزَّمَانِ سَلاٰمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.أَدِيْنُکَ

سے خوبیوں میں سبقت لینے والے ہیں اور ان کی اطاعت واجب ہے،صاحب الزمان ہیں کہ ان پر اللہ کا سلام ہو ۔اے میرے ربّ!

يا رَبِّ بِطَاعَتِهِمْ وَوِلاٰيَتِهِمْ، وَالتَّسْلِيْمِ لِفَرْضِهِمْ، رَاضِياً غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلاٰ مُسْتَكْبِرٍ وَلاٰ

میں ان کی اطاعت وولایت کو تسلیم کرتا ہوں ،اور ان کے امر ونہی کو تسلیم کرتا ہوں جب کہ اس امر پر راضی ہوں اور اس کا منکر نہیں ہوں

مُسْتَنْكِفٍ عَلٰى مَعْنٰى مٰا أَنْزَلْتَ فِي كِتَابِکَ، عَلٰى مَوْجُوْدِ مٰا أَتٰانٰا فِيْهِ، رَاضِياً مٰا

اور نہ مستبر ہوں اور نہ ہی اسے ننگ وعار سمجھتا ہوں ،یعنی ومفاہیم کہ جنہیں کتاب میں نازل کیا اور اس موجود کے مطابق کہ جو مجھ تک پہنچی

رَضِيَتْ بِهِ، مُسَلِّماً مُقِرّاً بِذٰلِکَ يا رَبِّ، رَاهِباً لَکَ، رَاغِباً فِيْمٰا لَدَيْکَ.أَللّٰهُمَّ ادْفَعْ

کہ جس سے تو راضی ہے میں بھی اسی پر راضی ہوں، اور اس کو تسلیم کرتا ہوں اور اس کا اقرار کرتا ہوں ۔اے میرے پروردگار! اپنے ولی

عَنْ وَلِيِّکَ وَابْنِ نَبِيِّکَ، وَخَلِيْفَتِکَ وَحُجَّتِکَ عَلٰى خَلْقِکَ، وَالشَّاهِدِ عَلٰى

اور اپنے نبی کے فرزند اور اپنے خلیفہ و جانشین اور تیرے مخلوق پر تیری حجت اور تیرے بندوں پر شاہد۔

عِبادِکَ، اَلْمُجاهِدِ الْمُجْتَهِدِ فِي طاعَتِکَ، وَوَلِيِّکَ وَأَمِيْنِکَ فِي أَرْضِکَ، فَأَعِذْهُ

اور تیری اطاعت کی کوشش کرنے والا مجتہد، اور تیری اور تیری زمین پر اپنے امانتدار سے بلا کو دور فرما، انہیں اپنی خلق کی گئی اور وجود میں

مِنْ شَرِّ ما خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَاجْعَلْهُ فِي وَدائِعِکَ الَّتِي لاتَضِيْعُ مَنْ کانَ فِيْها، وَفِي

لائی گئی چیزوں کے شر سے پناہ دے اور انہیں ضائع نہ ہونے والے ودائع سے قرار دے اور انہیں اپنے جوار میں قرار دے جو شکست نہ

جِوارِکَ الَّذِي لايُقْهَرُ، وَآمِنْهُ بِأَمانِکَ، وَاجْعَلْهُ فِي کَنَفِکَ، وَانْصُرْهُ بِنَصْرِکَ الْعَزِيْزِ

کھائے اور انہیں اپنی امان سے محفوظ رکھ اور انہیں اپنی حمایت میں قرار دے اور اپنی قوی نصرت سے ان کی نصرت فرما۔

يا اِلٰهَ الْعالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اعْصِمْهُ بِالسَّکِيْنَةِ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَکَ الْحَصِيْنَةَ، وَأَعِنْهُ وَانْصُرْهُ

اے عالمین کے پروردگار! ہدایا! انہیں وقار و آرام سے محفوظ فرما، اور انہیں اپنی محکم زرہ پہنا اور ان کی مدد فرما اور اپنی قوی نصرت سے ان

بِنَصْرِکَ الْعَزِيْزِ نَصْراً عَزِيْزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْکَ سُلْطاناً

کی نصرت فرما ایسی نصرت کہ جو مقتدرانہ ہو، اور ان کے آسان گشائش و سکون عطا فرما، اور اپنی طرف سے ان کے لئے نصیر قوت قرار دے۔

نَصِيْراً. اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ،

پروردگارا! جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ، جو ان سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ، جو ان کی نصرت کرے تو ان کی نصرت کر، جو ان کو

وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ صَدْعَنا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنا،

خوار کرنے کا قصد کرے تو اسے ذلیل و خوار فرما۔ پروردگارا! ان کے ذریعہ ہمارے درمیان جدائی کی اصلاح فرما، ہماری پراکندگی کو ان کے

وَالْمُمْ بِهِ شَعْثَنا، وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنا، وَأَعْزِزْ بِهِ ذِلَّتَنا، وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنا،

ذریعہ پیوستہ فرما، اور ہمارے افتراق کو ان کے ذریعہ درست کر، ان کے ذریعہ ہماری قلت کو کثیر فرما، ان کے ذریعہ ہماری ذلت کو عزت میں

وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنا، وَأَغْنِ بِهِ فاقَتَنا، وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَتَنا،

تبدیل فرما، ان کے ذریعہ ہمارے قرض ادا فرما، ان کے وسیلہ سے ہمارے فقر کا جبران فرما، ان کے وسیلہ سے ہمارے حاجتمندی کو بر طرف فرما

وَكُفَّ بِهِ وُجُوهَنا، وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنا، وَاسْتَجِبْ بِهِ دُعائَنا،

اور ان کے ذریعہ ہم بحمدہٖ تعالیٰ کو ثروت میں تبدیل فرما، اور ہماری مشکلات کو انہیں کے وسیلہ سے آسان فرما، انہی کے وسیلہ سے ہماری آبرو کو محفوظ

وَأَعْطِنا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنا، وَاشْفِ بِهِ صُدُورَنا، وَاهْدِنا لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ

فرما، ان کے ذریعہ ہماری کوتاہیوں کو پورا فرما، ان کے وسیلہ سے ہماری دعاؤں کو مستجاب فرما، اور ان کے ذریعہ ہماری رغبت سے بڑھ کر عطا

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

فرما، ان کے وسیلے سے ہمارے سینوں کو شفا دے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں حق کی طرف ہماری ہدایت فرما، بیشک تو جسے چاہتا ہے

اَللّٰهُمَّ أَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَقَوِّ نَاصِرَهُ، وَاخْذُلْ خَاذِلَهُ،

صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پروردگارا! ان کے وسیلے سے ظلم وستم کو ختم فرما، اور عدل کو ظاہر فرما، اور ان کی مدد کرنے والے کی مدد کر،

وَدَمِّرْ مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَأَهْلِكْ مَنْ غَشَّهُ، وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْصِمْ رُؤُوْسَ

انہیں کو ارکرنے والے کو ذلیل کر اور ان سے دشمنی وبدی کرنے والے کو نابود فرما، اور ان سے خیانت کرنے والے کو ہلاک فرما، اور آنحضرت

الضَّلَالَةِ، وَسَائِرَ أَهْلِ الْبِدَعِ، وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ

کے ذریعہ کفر کے رؤسا کو نابود کرتا اور گمراہی کے سربراہوں کو اور تمام اہل بدعت کو اور باطل کو تقویت دینے والوں کو نابود فرما اور ان کے وسیلے

وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ، فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، بَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا

سے جابروں کو ذلیل فرما اور کافروں، منافقوں اور تمام ملحدین کو ہلاک کر کر زمین کے مشرق ومغرب اور خشکی ودریا اور پہاڑوں اور میدانوں

وَجَبَلِهَا، لَاتَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْهُمْ دَيَّاراً، وَلَاتُبْقِ لَهُمْ آثَاراً. اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْهُ، وَافْتَحْ عَلٰى

میں ہیں اور روئے زمین پر ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ اور ان کا اثر بھی باقی نہ چھوڑ۔ پروردگارا! انہیں ظاہر فرما اور ان کے دست (مبارک)

يَدَيْهِ الْخَيْرَاتِ، وَاجْعَلْ فَرَجَنَا مَعَهُ وَبِهِ. اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى سُلُوْكِ الْمَنَاهِجِ، مِنْهَاجِ

سے شہر وبرکت کے در کھول دے، اور ہمارے امور کو ان کے وسیلے سے اور ان کے سکون سے سکون عطا فرما۔ خدایا! ہماری مدد فرما تا کہ واضح

الْهُدٰى، وَالْمَحَجَّةِ الْعُظْمٰى، وَالطَّرِيْقِ الْوُسْطٰى، اَلَّتِي يَرْجِعُ اِلَيْهِ الْغَالِي، وَيَلْحَقُ بِهِ

اور روشن راستے کر سکیں، راہ ہدایت اور اور روشن اور عظیم وواضح راہ کر جو معتدل راہ ہے جس میں کوئی کمی نہیں ہے جس طرف ہر افراطی پھر سے

التَّالِي، وَوَفِّقْنَا لِمُتَابَعَتِهِ، وَأَدَاءِ حَقِّهِ. وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّاءِ،

پلٹ آتا ہے اور پیچھے رہ جانے والا لاحق ہو جاتا ہے اور ہمیں ان کی متابعت اور ان کے حق کو ادا کرنے میں کامیاب فرما، ان کی پیروی میں رنج و

وَاجْعَلْنَا مِنَ الطَّالِبِيْنَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ، حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

غم کے ذریعہ ہم پر احسان فرما، اور ہمیں آنحضرت کی خیر خواہی سے تیری رضا یت کو طلب کرنے والوں میں سے قرار دے، تا کہ ہمیں روز

فِي أَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ، وَمَعُوْنَةِ سُلْطَانِهِ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنَا خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ

قیامت ان کے اعوان وانصار اور ان کی حکومت کے مددگاروں میں محشور فرمائے، ہم نے جو کچھ کہا اسے ہمارے لئے ہر شک وشبہ سے خالص

وَرِيَآءٍ وَسُمْعَةٍ لَانَطْلُبُ بِهِ غَيْرَكَ، وَلَانُرِيْدُ بِهِ سِوَاكَ، وَتُحِلَّنَا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنَا فِي

اور ریا وشہرت سے خالی فرما کر اس کے ذریعے ہم تیرے علاوہ کسی اور کو طلب نہ کریں اور تیرے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کریں اور ہمیں ان کے

الْخَيْرِ مَعَهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا فِي أَمْرِهِ السَّامَةَ وَالْكَسَلَ وَالْفَتْرَةَ، وَلَاتَسْتَبْدِلْ بِنَاغَيْرَنَا،

نزدیک جگر دے اور ہمیں خیر میں ان کے ہمراہ قرار دے اور آنحضرت کے اوامر کو ادا کرنے میں ہم سے سستی اور سہل انگاری کو دور فرما، کسی اور

فَإِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَعَلَيْنَا عَسِيرٌ، وَقَدْ عَلِمْنَا بِفَضْلِكَ

کو ہماری جگہ قرار نہ دے کیونکہ دوسروں کے ساتھ ہماری جگہ کو تبدیل کرنا تیرے لئے آسان ہے لیکن ہمارے لئے مشکل ہے جب کہ ہم تیرے

وَاحْسَانِكَ يَاكَرِيمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ[1]

فضل واحسان سے آگاہ ہیں اے کریم! خدا کا درود وسلام ہو ہمارے سید وسردار نبی محمد اور آپ کی اہلبیت پر۔

﴿۱۲﴾

ماہ رمضان میں عجیب آواز کے واقع ہونے کے وقت کی دعا

ابن مسعود سے روایت ہوئی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

جب ماہ رمضان میں لوگوں کے کانوں میں کوئی آواز پہنچے تو وہ ماہ شوال میں فتنوں کی طرح ہے اور ذی القعدہ میں قبیلے ایک دوسرے سے جدا ہوں گے اور ذی الحجا اور محرم کے مہینوں میں بہت زیادہ خونریزی واقع ہوگی کون سا محرم؟ خدا جانتا ہے کہ اس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

عرض کیا گیا: اے رسول خدا! صیحہ سے کیا مراد ہے؟

رسول خداؐ نے فرمایا: یہ ایسی آواز[2] ہے جو پندرہ رمضان المبارک جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت ہوگی اس سال ماہ رمضان کا آغاز بھی شب جمعہ کو ہوگا اور یہ آواز اس قدر عجیب ہوگی کہ جو کوئی بھی سویا ہوگا وہ اس سے بیدار ہو جائے گا اور جو کھڑے ہوں گے وہ بیٹھ جائیں گے اور دوشیزائیں بے ساختہ

۱۔ اقبال الأعمال: ۴۲۷

۲۔ روایت میں لفظ ''الصدۃ'' سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے معنی عجیب آواز کے ہیں جو آسمان سے کسی چیز کے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

اپنے حجروں سے باہر آجائیں گی۔ یہ واقعات شب جمعہ رونما ہوں گے اور اس سال زلزلے اور سخت سردی واقع ہوگی۔

اسی لئے جس سال بھی ماہ رمضان کا چاند شب جمعہ کو دیکھا جائے تو پندرہ رمضان کو صبح کی نماز بجالانے کے بعد اپنے گھروں کو چلے جاؤ، دروازے بند کرلو اور انہیں تالا لگالو، کھڑکیاں بھی بند کرلو اور خود کو چھپالو اور اپنے کان بھی بند کرلو اور جب اس آواز کے وقوع پذیر ہونے کا احساس کرو تو خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو اؤ اور کہو:

سُبْحانَ الْقُدُّوْسِ، سُبْحانَ الْقُدُّوْسِ رَبُّنا.

خدائے قدوس وپاک منزہ ہے، خدائے پاک منزہ ہمارا ربّ ہے۔

کیونکہ جو کوئی بھی یہ عمل انجام دے گا وہ نجات پائے گا اور جو انجام نہیں دے گا وہ ہلاک ہوگا۔[1]

ہم نے یہ دعا اس باب میں ذکر کی کیونکہ یہ ماہ رمضان میں پڑھی جاتی ہے اگرچہ یہ ہر ماہ رمضان میں نہیں پڑھی جاتی۔

﴿۱۳﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

اٹھارہویں ماہ رمضان کی دعا

سید بن طاؤسؒ نے ماہ رمضان کے اٹھارہویں دن کے لئے یہ دعا نقل فرمائی ہے:

---

[1] التشریف بالمنن معروف بہ جلاء العیون، فصل:۲۸۴ تا لیف جلیل القدر عالم دین سید بن طاؤسؒ۔ اور اس روایت کو اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر کچھ فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

أَللّٰهُمَّ إِنَّ الظَّلَمَةَ كَفَرُوا بِكِتابِكَ، وَجَحَدُوا آياتِكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَ بَدَّلُوا

پروردگارا! بیشک ظالموں نے تیرے قرآن کے سلسلہ میں کفر کیا اور تیری آیات کا انکار کیا اور تیرے رسول کا جھٹلایا اور جو کچھ تیرا

ما جاءَ بِهِ رَسُولُكَ، وَشَرَعُوا غَيْرَ دِينِكَ، وَسَعَوا بِالْفَسادِ فِي أَرْضِكَ، وَتَعاوَنُوا

رسول لایا اس کا انکار کیا، اور تیرے دین کے غیر کو قانون قرار دیا اور تیری زمین پر فساد کو رواج دیا اور انہوں نے تیرے نور ہدایت کو

عَلى إِطْفاءِ نُورِكَ، وَشاقُّوا وُلاةَ أَمْرِكَ، وَوالَوْا أَعْدائَكَ، وَعادَوْا أَوْلِيائَكَ،

بجھانے کے لئے آپس میں تعاون کیا اور تیرے امور کے سرپرستوں سے دشمنی کی اور تیرے دشمنوں سے دوستی کی اور تیری دوستوں سے

وَظَلَمُوا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ. أَللّٰهُمَّ فَانْتَقِمْ مِنْهُمْ، وَاصْبُبْ عَلَيْهِمْ عَذابَكَ، وَاسْتَأْصِلْ

دشمنی کی اور تیرے نبی کی اہلبیت پر ظلم کیا۔ پروردگارا! ان سے انتقام لے اور ان پر اپنا عذاب نازل فرما اور انہیں جڑوں سے اکھاڑ دے۔

شَأْفَتَهُمْ. أَللّٰهُمَّ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا دِينَكَ دَغَلاً، وَمالَكَ دُوَلاً، وَعِبادَكَ خَوَلاً، فَاكْفُفْ

پروردگارا! انہوں نے تیرے دین کو مکاری اور تیرے مال کو غلبہ پانے کا ذریعہ اور تیرے بندوں کو اپنا غلام قرار دیا، پس اپنے بندوں کے

بَأْسَهُمْ، وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ الْمُؤْمِنِينَ، وَخالِفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ،

ان کے عذاب اور ان کے شکنجہ سے بچا اور ان کے مکر کو بے اثر فرما اور مؤمنوں کے سینوں کو ان سے شفا دے اور ان (دشمنوں) کے دلوں

وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ، وَاجْعَلْ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَاسْفِكْ بِأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ دِماءَهُمْ، وَخُذْهُمْ

میں اختلاف ایجاد فرما، ان کے امور کو پراکندہ کر اور ان کی سختیاں انہی کے درمیان قرار دے اور مؤمنوں کے ہاتھوں ان کا خون بہا اور

مِنْ حَيْثُ لا يَشْعُرُونَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْهَدُ يَوْمَ الْقِيامَةِ

انہیں ایسا گرفتار فرما کہ وہ یہ نہ سمجھ سکیں کہ کہاں سے گرفتار ہوئے ہیں۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج۔ پروردگارا! ہم روز قیامت اور

وَيَوْمَ حُلُولِ الطّامَةِ، أَنَّهُمْ لَمْ يُذْنِبُوا لَكَ ذَنْباً، وَلَمْ يَرْتَكِبُوا لَكَ مَعْصِيَةً، وَ لَمْ

بلائے عظیم کے دن گواہی دیں گے انہوں نے ہرگز کوئی گناہ انجام نہیں دیا اور تیری نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوئے اور ہرگز تیری اطاعت

يُضَيِّعُوا لَكَ طاعَةً، وَأَنَّ مَوْلانا وَسَيِّدَنا صاحِبَ الزَّمانِ، الْهادِي الْمَهْدِيَّ، الْتَّقِيَّ

کو ضائع نہیں کیا، اور بیشک ہمارے مولا اور ہمارے آقا اور صاحب زمان ہادی و مہدی، تقی نقی، زکی و رضی ہیں۔ پس ہمیں آنحضرت کے

النَّقِيَّ الزَّكِيَّ الرَّضِيَّ، فَاسْلُكْ بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدى، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمى،

وسیلہ سے راہ ہدایت اور روز روشن آشکار راہ پر گامزن فرما اور ہمیں قوت و طاقت دے کہ آنحضرت کی پیروی کر سکیں اور آپ کے حق کا دا کر

وَقَوِّنا عَلى مُتابَعَتِهِ، وَأَدآءِ حَقِّهِ،وَاحْشُرْنا فِي أَعْوانِهِ وَأَنْصارِهِ،اِنَّکَ سَمِيعُ الدُّعاءِ.[1]

سکیں اور ہمیں ان کے اعوان وانصار میں محشور فرما، بیشک تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔

﴿۱۴﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیسویں رات کی دعا

بعض نسخوں میں یہ دعا ماہ رمضان کی تیسویں رات کے لئے بیان ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ يا ذَا الْمَجْدِ الشّامِخِ وَالسُّلْطانِ الْباذِخِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

پروردگارا!اے صاحب عظمت رفیع اور اے صاحب سلطنت اعلیٰ! محمد و آل پر درود بھیج اور

وَكُنْ لِوَلِيِّکَ وَابْنِ وَلِيِّکَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ،فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَلِيّاً وَحافِظاً

اپنے ولی اور اپنے ولی کے فرزند محمد بن حسن حضرت مہدی پر، ان کے لئے اسی ساعت میں سرپرست ومحافظ، پیشوا، یاور، اور راہنما اور

وَقائِداً وَناصِراً، وَدَلِيلاً وَعَوْناً، وَعَيْناً وَمُعِيناً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَکَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ

تائید کرنے والا اور مدد پہنچانے والے اور معین ومددگار ہو جا تا کہ انہیں اپنی زمین میں سکون کے ساتھ ساکن فرما اور انہیں ایک طویل

فِيْها طَوِيْلاً .يا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ، يا باعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، يا مُجْرِيَ الْبُحُوْرِ، يا مُلَيِّنَ

مدت راحت عنایت فرما اے امور کی تدبیر کرنے والے! اے قبروں سے لوگوں کو نکالنے والے! اے دریاؤں کو جاری کرنے والے!

الْحَدِيْدِلِداوُوْدَ عَلَيْهِ السَّلامُ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِي كَذا وَكَذا .

اے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کرنے والے! محمد وآل محمد پر درود بھیج اور میری ان ان حاجتوں کو پورا فرما دے۔

اور کذا وکذا کی جگہ پر اپنی حاجت طلب کریں۔[2]

۱۔ اقبال الأعمال: ۴۴۸ ۲۔ منہاج العارفین: ۲۷۴

﴿۱۵﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیسویں رات کی دوسری دعا

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: محمد بن عیسیٰ نے معتبر سند کے ساتھ ائمہ صالحین علیہم السلام میں سے ایک امامؑ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اس دعا کو ماہ مبارک رمضان کی تیسویں رات میں اٹھتے بیٹھتے بلکہ ہر حالت میں پڑھو نیز اس مہینے کے ہر دن اور رات میں اور عمر کے ہر حصہ میں جب بھی تم کو یاد آئے اسے پڑھو اور پروردگار عالم کی حمد اور پیغمبرؐ اور آپ کی پاک آل علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْقَائِمِ بِأَمْرِكَ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ، عَلَيْهِ وَعَلٰى

پروردگارا! اپنے ولی حضرت محمد بن الحسن المہدی کہ جو تیرے امور کے نفاذ کے لئے قیام کرے گا، ان پر اور ان کے آباء پر

آبَائِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ، فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ، وَلِيّاً وَحَافِظاً وَقَائِداً

بہترین درود و سلام ہو، اسی ساعت میں اور ان کے لئے ہر ساعت میں، سرپرست و محافظ، پیشوا، یاور و مددگار، اور راہنما

وَنَاصِراً وَدَلِيلاً وَمُؤَيِّداً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طُوْلاً وَعَرْضاً،

اور تائید کرنے والا ہو جا تا کہ انہیں اپنی زمین میں سکون کے ساتھ ساکن فرما اور انہیں زمین کے طول و عرض میں راحت عنایت فرما،

وَتَجْعَلَهُ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْوَارِثِيْنَ. أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ، وَاجْعَلِ النَّصْرَ مِنْكَ

اور انہیں اور ان کی ذریت کو ائمہ میں سے قرار دے کہ جو خلافت و امامت کے اصل وارث ہیں۔ پروردگارا! ان کی مدد فرما اور ان کے وسیلہ سے

عَلٰى يَدِهِ، وَاجْعَلِ النَّصْرَ لَهُ وَالْفَتْحَ عَلٰى وَجْهِهِ، وَلَا تُوَجِّهِ الْأَمْرَ اِلٰى غَيْرِهِ. أَللّٰهُمَّ

ہماری مدد فرما اور اپنی نصرت و کامیابی ان کے ہاتھ میں قرار دے اور ان کے لئے کامیابی قرار دے اور ان کی راہ میں سکون قرار دے، اور ان

أَظْهِرْ بِهِ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ، حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ

کے علاوہ کسی اور کے لئے حکومت و امور قرار نہ دے۔ پروردگارا! اپنا دین اور اپنے پیغمبر کی سنت کو آنحضرت کے وسیلہ سے ظاہر فرما تا کہ کسی کے

الْخَلْقِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَرْغَبُ اِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا

بھی خوف سے کوئی حق پنہاں نہ ہو۔ پروردگارا! بیشک میں آنحضرت کی کریمانہ حکومت کی طرف راغب ہوں کہ جس کے ذریعہ اسلام واہل اسلام

النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ، وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ، وَآتِنَا

کو عزت دے اور جس کے ذریعہ نفاق واہل نفاق کو ذلیل وخوار کرے اور ہمیں اس میں اپنی اطاعت گزار کے طور پر پکارے اور تیری راہ پر چلنے والوں

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَاجْمَعْ لَنَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ،

میں قرار دے اور ہمیں دنیا وآخرت میں خیر عطا فرما، ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے اور دونوں جہانوں میں ہمارے لئے خیر قرار دے اور

وَاقْضِ عَنَّا جَمِيْعَ مَا تُحِبُّ فِيْهِمَا، وَاجْعَلْ لَنَا فِي ذٰلِكَ الْخِيَرَةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ

ہمارے لئے وہی انجام دے جسے تو دونوں جہانوں میں پسند کرتا ہے اور ان چیزوں میں ہمارے لئے خیر کو اپنی مہربانی واحسان اور عافیت

فِي عَافِيَةٍ، آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَيَدُكَ الْمَلْأٰى، فَاِنَّ كُلَّ مُعْطٍ

سے قرار دے اور رب العالمین تو اجابت فرما۔ اپنے فضل سے اور خیر سے لبریز ہاتھوں سے ہم پر فضل وبرکت میں اضافہ فرما بیشک دینے اور

يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِهِ، وَ عَطَاؤُكَ يَزِيْدُ فِي مُلْكِكَ.[1]

عطا کرنے کی وجہ سے ہر عطا کرنے والے کا مال وثروت کم ہوتا ہے لیکن تیری عطا وبخشش تیری دارائی وثروت میں اضافہ کرتی ہے۔

﴿۱۶﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیئسویں رات کی تیسری دعا

مرحوم شیخ کفعمیؒ لکھتے ہیں: ائمہ معصومین علیہم السلام سے یوں نقل ہوا ہے:

رمضان المبارک کی تیئسویں شب میں حالت سجدہ میں یا اٹھتے یا بیٹھتے اور ہر حال میں یہ دعا پڑھی

۱۔ بحار الأنوار: ۹۷/۳۴۹، اقبال الأعمال: ۳۵۷

جائے اوراس مہینے کے تمام اوقات میں جتنا بھی ہو سکے حتی زندگی کے ہر مرحلہ میں جب بھی یاد آئیاس دعا کو تکرار کرواور پروردگار عالم کی حمد وثنا اور پیغمبرؐ پر درود بھیجنے کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ، (صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبائِهِ)، فِي هٰذِهِ

پروردگارا!اپنے ولی حجت ابن الحسن (ان پر اور ان کے آباء پر تیرا درود ہو)ان کے لئے اسی ساعت

السّاعَةِ وَفِي كُلِّ ساعَةٍ، وَلِيّاً وَحافِظاً وَقائِداً وَناصِراً وَدَلِيْلاً وَعَيْناً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ

میں اور ہر ساعت میں سرپرست محافظ پیشوا ،مددگار اور نگران ہو جانا کہ انہیں اپنی زمین میں سکون کے ساتھ ساکن فرما

أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيْهٰا طَوِيْلاً.[1]

اور انہیں طویل مدت راحت عنایت فرما

عیدفطر کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت

شیعوں کا ادب واحترام

سید رضی الدین علی بن طاؤسؒ اپنی کتاب کے ایک حصہ میں عیدفطر کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت شیعوں کے ادب واحترام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان لو کہ جب عیدفطر کا دن ہو اور اگر اس دن صاحب امر ہوتے اور مسند حکومت پر بیٹھے ہوتے تو سبھی لوگ آنحضرتؑ کے زیر فرمان ہوتے پس آنحضرتؑ پر خداوند عالم کی خاص توجہ اور احسان کی وجہ سے آپ کو مبارک باد دینی چاہئے ۔اس کے بعد خود کو، اپنے عزیزوں کو، دنیا والوں کو اور ہر اس شخص کو جو آپ کی امامت کی وجہ سے خوشبخت اور سعادتمند ہوا ہے اور جس نے آپ کے وجود اور امامت سے ہدایت پائی ہے،ان سب کو بھی مبارک باد پیش کریں ۔

۱۔مصباح المتہجد: ۶۳۰ ،المصباح: ۷۷۹

اور اگر کوئی معتقد ہو کہ آنحضرتؑ کی اطاعت واجب ہے لیکن وہ ریاست کے امور میں تصرف نہیں کر سکتے تو ایسی صورت میں خدا کا غیض وغضب پیش نظر رہے اور ہاتھ سے نکل جانے والے فضل واحسان کی وجہ حسرت اور افسوس کرنا چاہئے۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' میں اور دوسروں نے اپنی سند سے حنان بن سدیر سے اور عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے عبداللہ! مسلمانوں کے لئے کوئی بھی عید فطر وقربان نہیں ہے کہ جس میں محمد وآل محمد علیہم السلام اندوہ تازہ نہ ہوا ہو۔

عبداللہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنا حق دوسروں کے پاس دیکھتے ہیں۔

سید بن طاؤسؒ کہتے ہیں:

اگر تم آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے کو اپنی آنکھوں میں مجسم کرتے تو دیکھتے کہ اس وقت کس طرح پرچم اسلام عدل وانصاف کے ساتھ لہرا رہا ہے اور لوگوں کے احکام فضل اور برتری کے ساتھ آشکار ہیں اور بندوں میں سارا مال راہ خدا میں تقسیم ہو رہا ہے اور انہیں نیک امیدوں اور خوشیوں کی بشارت دی جا رہی ہے اور وہ انہیں قبول کر رہے ہیں، دور اور نزدیک تمام نقاط پر امن وامان قائم ہے، کمزور، نادار اور ضعیف انسان کی مدد کی جا رہی ہے اور دنیا میں خوشیوں کا سورج طلوع ہے جس سے دنیا روشن ہو گئی ہے اور یہ اپنی پر فیض کرنوں سے زمین کی پستی بلندی کو مساوی طور پر درخشاں کر رہا ہے اور کس طرح زمین پر غالب آنے والے خدا کا حکم اور کامیاب حکومت ہر جگہ نظر آ رہی ہے اور اس طرح دل مسرور اور آپ کی آفاقی حکومت سے تمام آفاق پر نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ ایسی عید جس پر آپ مسرور اور خوشحال تھے تو پھر آپ کا عیش مکدر ہو جائے گا اور آپ کو محسوس ہو گا کہ ہم پروردگار کے

فضل وکرامت سے کس درجہ بے بہرہ تھے اور آپ پر غم واندوہ اور افسوس کا غلبہ کرے گا جو آپ کے پورے وجود کو سکتہ میں ڈال دے گا اور اس لئے شائستہ ہے کہ اپنے محبوب سے وفا کی جائے۔

یہ مختصر مطالب ذکر کرنے سے ہم نے پردے ہٹا دیئے لیکن ہم نے جتنی وضاحت کی اس سے بڑھ کر کہیں زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے لیکن ہم اس سے عاجز ہیں۔ یہ بھی جان لیں کہ حق شناس دوستوں کے فراق اور جدائی کے وقت محبت اور وفا ان کے قریب اور پاس ہونے کی وفا ومحبت سے کہیں زیادہ ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم دل میں اپنے مولا کی وفا اور محبت رکھیں اور آپ کا پروردگار آپ کے اندرونی حزن واندوہ کو دور کرنے پر قادر ہے[1]

﴿۱۷﴾

عید غدیر کے دن کی دعا

جوان کو پکارے وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے پرچم کے زیر سایہ اور آپ کے خیمہ میں ہو۔

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: میں متصل سند سے اسے روایت کرتا ہوں جسے محمد بن علی طرازی نے اپنی کتاب میں محمد بن سنان سے، داؤد بن کثیر رقی، عمارہ بن جوین ابو ہارون عبدی روایت فرمایا ہے اور اسی طرح شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمانؒ روایت کرتے ہیں:

میں ۱۸ ذی الحجہ کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرتؑ روزہ کی حالت میں تھے جب کہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

۱۔ اقبال الأعمال: ۵۸۴، ہم عید فطر کے دن کی دعا کو بارہویں باب میں ذکر کریں گے۔

آج وہ دن ہے کہ پروردگار عالم نے جس کی حرمت کو مومنین کے لئے باعظمت قرار دیا ہے چونکہ آج ہی ان کے لئے دین کامل کیا اور اپنی نعمتیں تمام فرمائیں۔

ان سے عالم ارواح میں جو عہد لیا تھا جسے وہ بھول چکے تھے لیکن اس روز اس عہد کی تجدید کی جاتی ہے اور خداوند کریم نے انہیں اس عہد و پیمان کو قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائی اور خدا نے انہیں ان لوگوں میں قرار نہ دیا جو اس کے منکر ہو گئے۔

میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! آج کے روزہ کا ثواب کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: آج عید اور خوشی و سرور کا دن ہے اور اس دن روزہ، خدا کے شکر کو بجالانے کے لئے ہے کیونکہ آج کے روزے کا ثواب ساٹھ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

اس دن جس وقت بھی چاہے دو رکعت نماز پڑھے (اگرچہ اس کا بہترین وقت ظہر کے نزدیک ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں غدیر خم میں امیر المومنین علی علیہ السلام لوگوں کے امیر ہوئے اور لوگ اسی وقت منزل سے نزدیک ہوئے) پھر سجدہ کرے اور سجدے میں سو مرتبہ ''شُکراً لِلّٰہِ'' کہے اور سجدہ سے سر اٹھائے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ، وَحدَکَ لا شَرِيْکَ لَکَ، وَأَنَّکَ واحِدٌ

پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ حمد تیرے ہی لئے ہے تو ایک اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے تو ایک اکیلا ہے

أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَکُنْ لَکَ کُفُواً أَحَدٌ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ

بے نیاز ہے، نہ کسی کا فرزند اور نہ تیرا کوئی فرزند ہے اور نہ کوئی تیرا کفو ہے، اور بیشک محمد تیرے بندہ اور رسول ہیں،

صَلَواتُکَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، يا مَنْ هُوَ کُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ، کَما کانَ مِنْ شَأْنِکَ أَنْ تَفَضَّلْتَ

تیرا درود ہو ان پر اور ان کی آل پر اے وہ خدا جس کی ہر روز ایک شان ہے، تیرے شایان شان تھا کہ تو نے مجھ پر فضل کر کے اپنے

عَلَيَّ، بِأَنْ جَعَلْتَنِي مِنْ أَهْلِ اجابَتِکَ، وَأَهْلِ دِيْنِکَ وَأَهْلِ دَعْوَتِکَ، وَوَفَّقْتَنِي

مقبول الدعا لوگوں میں اور اپنے دین دار بندوں میں اور اپنے داعیوں میں قرار دیا ہے۔ ابتدائے خلقت ہی سے مجھ کو اس کی توفیق عطا

لِذٰلِکَ فِي مُبْتَدَءِ خَلْقِيْ، تَفَضُّلاً مِنْکَ وَ کَرَماً وَجُوْداً .ثُمَّ أَرَدْتَ الْفَضْلَ فَضْلاً،
کی،اپنے فضل و کرم اور جود و عطا سے ،پھر فضل کے بعد دوسرا فضل اور جود کے بعد دوسرا جود اور
وَالْجُوْدَ جُوْداً، وَالْکَرَمَ کَرَماً،رَأْفَةً مِنْکَ وَرَحْمَةً اِلٰی أَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِکَ الْعَهْدَ لِي
کرم کے بعد دوسرا کرم کیا،اپنی مہربانی اور رحمت سے یہاں تک کہ اس عہد کو میرے لئے تجدید کیا میری خلقت کے بعد میں تو بالکل
تَجْدِيْداً بَعْدَ تَجْدِيْدِکَ خَلْقِي، وَکُنْتُ نَسْياً مَنْسِيّاً ناسِياً ساهِياً غافِلاً، فَأَتْمَمْتَ
بھلایا ہوا تھا،یا سہو ونسیان میں تیری نعمت سے غافل تھا مگر تو نے اپنی نعمت کو مکمل کیا کہ مجھ کو اسے یاد دلایا اور اس کی ذریعہ
نِعْمَتَکَ بِأَنْ ذَکَّرْتَنِي ذٰلِکَ، وَمَنَنْتَ بِهِ عَلَيَّ، وَهَدَيْتَنِي لَهُ.فَلْيَکُنْ مِنْ شَأْنِکَ يا
مجھ پر احسان کیا اور اس کے لئے میری ہدایت کی ،تو اب تیری شان یہ ہونی چاہئے ،اے میرے محبوب اور سردار و مولا! کہ تو اس نعمت کو
اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلاٰيَ، أَنْ تُتِمَّ لِي ذٰلِکَ، وَلاتَسْلُبَنِيْهِ، حَتّٰی تَتَوَفّانِي عَلٰی ذٰلِکَ
میرے لئے مکمل کر دے اور موت کے وقت تک مجھ سے سلب نہ کرنا تا کہ میری موت اس حال میں ہو کر تو مجھ سے راضی ہو کیونکہ تو
وَأَنْتَ عَنِّي راضٍ، فَإِنَّکَ أَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ أَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ.اَللّٰهُمَّ سَمِعْنا وَأَطَعْنا،
نعمت عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اپنی نعمت کو مجھ پر مکمل کرے۔ پروردگارا! ہم نے سنا اور اطاعت کی،
وَأَجَبْنا داعِيَکَ بِمَنِّکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ غُفْرانَکَ رَبَّنا وَاِلَيْکَ الْمَصِيْرُ، آمَنّا بِاللّٰهِ،
اور تیرے بلانے والے کی آواز پر لبیک کہا،تیرے لطف کی وجہ سے پس تیرے ہی لئے حمد ہے،تیری بخشش درکار ہے پروردگارا اور تیری
وَحْدَهُ لا شَرِيْکَ لَهُ، وَبِرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،وَصَدَّقْنا وَأَجَبْنا داعِيَ
ہی جانب بازگشت ہے،ہم اس خدا پر ایمان لائے جو ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس کے رسول محمد پر اور ہم نے تصدیق کی
اللّٰهِ، وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ فِي مُوالاةِ مَوْلانا وَمَوْلَی الْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
اور اللہ کی جانب بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہا اور ہم نے رسول کا اتباع کیا اور اپنے مولا کی اور مؤمنین کے مولا امیر المؤمنین علی بن
طالِبٍ، عَبْدِ اللّٰهِ وَأَخِي رَسُوْلِهِ، وَالصِّدِّيْقِ الْأَکْبَرِ،وَالْحُجَّةِ عَلٰی بَرِيَّتِهِ، اَلْمُؤَيَّدِ بِهِ نَبِيَّهُ
ابیطالب کی دوستی میں جو اللہ کے بندہ اور اس کے رسول کے بھائی اور صدیق اکبر ہیں اور خدا کی حجت ہیں اس کی مخلوق پر اور ان کے
وَدِيْنَهُ الْحَقَّ الْمُبِيْنَ، عَلَماً لِلتَّيْنِ اللّٰهِ، وَخازِناً لِعِلْمِهِ، وَعَيْبَةَ غَيْبِ اللّٰهِ، وَمَوْضِعَ سِرِّ
ذریعہ خدا نے اپنے نبی اور دین حق کی تائید کی اور وہ دین خدا کی نشانی اور اس کے علم کے خزینہ دار ہیں اور غیب خدا کا مرکز ہیں اور اللہ کے

اللّٰہِ، وَأَمِیْنَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ، وَشَاھِدَہٗ فِیْ بَرِیَّتِہٖ. أَللّٰھُمَّ﴿ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیاً یُنَادِیْ

رازکا مقام ہیں اوراللہ کے امین ہیں اس کی مخلوق پر اور شاہد ہیں اس کی مخلوق پر۔"اے خدا! ہمارے پروردگار ہم نے ایمان کے لئے آواز

لِلْاِیْمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّکُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَافَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَاوَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

دینے والے کی آواز کوسنا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پرتو ہم ایمان لے آئے، ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری

،،رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَاتُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ إِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾ ا۔

برائیوں کو معاف کر دے اور نیکوکاروں کو ساتھ ہم کوموت دے، ہمارے پروردگار جس کا تو نے اپنے پیغمبروں کی زبان وعدہ کیا ہے وہ

فَآمَنَّا رَبَّنَا بِمَنِّکَ وَلُطْفِکَ، أَجَبْنَا دَاعِیَکَ، وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاہُ وَصَدَّقْنَا

دیدے اور ہم کو روز قیامت رسوانہ کرنا بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے' پروردگار ہم نے تیرے لطف واحسان کی وجہ سے تیرے بلانے

مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ، وَکَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ، فَوَلَّنَا مَا تَوَلَّیْنَا، وَاحْشُرْنَا مَعَ أَئِمَّتِنَا،

والے کی دعوت پر لبیک کہا اور رسول کا اتباع کیا اور اس کی تصدیق کی اور مؤمنین کے مولا کی بھی تصدیق کی اور جبت وطاغوت کا انکار کیا

فَاِنَّا بِھِمْ مُؤْمِنُوْنَ مُوْقِنُوْنَ، وَلَھُمْ مُسْلِمُوْنَ. آمَنَّا بِسِرِّھِمْ وَعَلَانِیَتِھِمْ، وَشَاھِدِھِمْ

لہٰذا تو ہمارا مولا ولایت اور ایمان کی حفاظت فرما اور ہم کو ہمارے ائمہ کے ساتھ محشور کر ہم ان پر ایمان ویقین رکھے ہوئے ہیں اور ان کے

وَغَائِبِھِمْ، وَحَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ، وَرَضِیْنَا بِھِمْ أَئِمَّۃً، وَقَادَۃً وَسَادَۃً، وَحَسْبُنَا بِھِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ

سامنے سر تسلیم خم کئے ہیں ہم ان کے پوشیدہ اور امور پر ایمان لائے ہیں۔حاضر وغائب، زندہ ومردہ سب پر ایمان لائے ہیں اور ہم ان کی

اللّٰہِ دُوْنَ خَلْقِہٖ، لَانَبْتَغِیْ بِھِمْ بَدَلاً،وَلَانَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِھِمْ وَلِیْجَۃً.وَبَرِئْنَا اِلَی اللّٰہِ مِنْ کُلِّ

امامت،قیادت اور سرداری پر راضی ہیں اور ہمارے لئے وہ کافی ہیں۔ہمارے اور خدا کے درمیان اور ہم کا کوئی بدل نہیں چاہتے ہیں اور

مَنْ نَصَبَ لَھُمْ حَرْباً، مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ، وَکَفَرْنَا بِالْجِبْتِ

ان کے علاوہ کسی کا تقرب نہیں تلاش کرتے اور ہم اللہ کی طرف برأت چاہتے ہیں ہر اس شخص سے جو ان سے جنگ کرے چاہے وہ

وَالطَّاغُوْتِ، وَالْأَوْثَانِ الْأَرْبَعَۃِ، وَأَشْیَاعِھِمْ وَأَتْبَاعِھِمْ،وَکُلِّ مَنْ والَاھُمْ مِنَ الْجِنِّ

اوّلین وآخرین کے جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں اور ہم نے انکار کیا ہے جبت وطاغوت اور چار بتوں اور ان کے ماننے والوں اور

وَالْاِنْسِ، مِنْ أَوَّلِ الدَّھْرِ اِلٰی آخِرِہٖ. أَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْھَدُکَ أَنَّا نَدِیْنُ بِمَا دَانَ بِہٖ مُحَمَّدٌ

اتباع کرنے والوں کا اور ہر اس شخص کا جس نے جن وانس میں ان سے محبت کی ہے۔زمانہ کے آغاز سے لے کر انتہا تک۔پروردگارا! میں

ا۔سورۂ آل عمران، آیت:۱۹۳،۱۹۴

وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ،وَقَوْلُنا ما قالُوا، وَدِيْنُنا ما دانُوا بِهِ، ما قالُوا بِهِ

تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اس دین پر ہوں جس کو محمد وآل محمد نے دین کہا ہے اور ہمارا قوم وہی ہے جو ان کا قول ہے اور ہمارا دین وہی ہے جو

قُلْنا، وَما دانُوا بِهِ دِنّا، وَما أَنْكَرُوا أَنْكَرْنا، وَمَنْ والَوْا والَيْنا، وَمَنْ عادَوا عادَيْنا،

ان کا دین ہے، جو انہوں نے کہا وہ ہم نے کہا اور جو دین ان کا ہے وہی ہمارا ہے اور جس سے انہوں نے انکار کیا ہم نے بھی انکار کیا اور جس

وَمَنْ لَعَنُوا لَعَنّا وَمَنْ تَبَرَّءُ وا مِنْهُ تَبَرَّأْنا مِنْهُ، وَمَنْ تَرَحَّمُوا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنا عَلَيْهِ،

کو انہوں نے دوست رکھا ہم نے بھی دوست رکھا اور جس کو انہوں نے دشمن رکھا ہم نے بھی اسے دشمن رکھا اور جس پر انہوں نے لعنت کی ہم

آمَنّا وَسَلَّمْنا وَرَضِيْنا، وَاتَّبَعْنا مَوالِيَنا صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ. أَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لَنا

نے بھی کی اور جس سے وہ بری ہیں ہم بھی بری ہیں۔جس پر انہوں نے رحم کیا ہم نے بھی رحم کیا ایمان لائے ،سر تسلیم خم کیا، راضی رہے اور

ذٰلِكَ وَلاتَسْلُبْناهُ، وَاجْعَلْهُ مُسْتَقِرّاً ثابِتاً عِنْدَنا، وَلاتَجْعَلْهُ مُسْتَعاراً، وَأَحْيِنا ما

اپنے مولا کا اتباع کیا یا اللہ کا درود ہو ان پر۔پروردگارا! ہمارے لئے اس کو مکمل کر دے اور اس کو ہم سے چھین نہ لینا اور اس کو ہمارے

أَحْيَيْتَنا عَلَيْهِ، وَأَمِتْنا اِذا أَمَتَّنا عَلَيْهِ، آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتُنا، فَبِهِمْ نَأْتَمُّ، وَإِيّاهُمْ نُوالِي،

نزدیک مستقل اور ثابت بنا دینا اور اس کو عاریت قرار نہ دینا اور ہم کو زندہ رکھنا اسی پر اور موت دینا اسی پر، جس پر ہمارے ائمہ آل محمد کو زندہ

وَعَدُوَّهُمْ عَدُوَّ اللّٰهِ نُعادِي، فَاجْعَلْنا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ،

رکھا ہے اور موت دی ہے، ہم انہی کو امام کہتے ہیں، انہی سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دشمن کو جنہوں کا دشمن ہے دشمن رکھتے ہیں۔تو ہم

فَإِنّا بِذٰلِكَ راضُوْنَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

کو دنیا و آخرت میں ان کے ساتھ قرار دیدے اور مقربین میں قرار دیدے۔ہم اس پر راضی ہیں اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

اس کے بعد سجدے میں جائے اور سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور سو مرتبہ "شُكْراً لِلّٰهِ" کہے:

حضرت نے فرمایا: جو بھی یہ عمل انجام دے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اس دن (روز غدیر) حاضر ہوا اور رسولؐ خدا کے پاس امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کی بیعت کی اور بہشت میں اس کا مقام ومنصب پیغمبروں کا ہے اور جس نے آج اپنے مولا کی ولایت پر خدا اور رسول کی تصدیق کی وہ اس طرح ہے کہ جس نے رسول اکرمؐ، امیر المومنین علی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کے ہم رکاب جنگ کی اور شہید ہوا ہو۔

اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے پرچم تلے رہے اور حضرت کے برگزیدہ نجیب و نقیب اصحاب میں شمار ہو۔[۱]

﴿۱۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی تسبیح

﴿۱۸ ذی الحجہ سے مہینہ کے آخر تک﴾

علامہ مجلسیؒ "بحار الأنوار" میں "دعوات راوندی" سے چودہ معصومین علیہم السلام کی تسبیح نقل کرتے ہوئے ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی تسبیح یوں بیان کرتے ہیں:

سُبْحانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحانَ اللّٰهِ رِضىٰ نَفْسِهِ، سُبْحانَ اللّٰهِ مِدادَ كَلِماتِهِ،

خداوند پاک و منزہ ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، خداوند پاک و منزہ ہے اپنی رضا کے برابر، خداوند پاک و منزہ ہے اپنے کلمات کی

سُبْحانَ (اللّٰهِ) زِنَةَ عَرْشِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ.[۲]

وسعت کے برابر، خداوند پاک و منزہ ہے اپنے عرش کی بزرگی کے برابر، اور حمد خدا کے لئے ہے، جیسا کہ کہا گیا

یہ دعا ہر مہینہ کے اٹھارویں دن سے مہینہ کے آخر تک پڑھی جا سکتی ہے۔

۱۔ بحار الأنوار: ۹۸/۲۹۸، زاد المعاد: ۳۴۱

۲۔ الدعوات راوندی: ۹۴، بحار الأنوار: ۹۴/۲۰۷

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایّام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

﴿۱﴾

دعائے عہد

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو چالیس صبح دعائے عہد پڑھ کر خدا سے دعا کرے تو وہ ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں ہوگا اور اگر آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے مر جائے تو پروردگار عالم ظہور کے وقت اسے اس کی قبر سے باہر لائے گا اور اس دعا کے ہر کلمہ پر اسے ایک ہزار نیکیاں عنایت فرمائے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں سے ہزار گناہوں کو مٹا دے گا اور وہ دعا یہ ہے:[۱]

أَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ،

پروردگارا! اے نور عظیم کے مالک، اے کرسی رفیع کے مالک، اے بھڑکتے سمندروں کے رب

وَمُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ، وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ

اور انجیل و زبور کے نازل کرنے والے، اے سایۂ آفتاب کے پروردگار! اے قرآن عظیم کے نازل کرنے والے اور ملائکہ

۱۔ بحار الأنوار: ۹۴/۴۱

وَرَبَّ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ

مقربین وانبیاء و مرسلین کے پروردگار۔خدایا! میرا سوال تیری کریم ذات اور تیرے روشن چہرہ کے

الْكَرِيْمِ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ، وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

نور کے واسطہ سے ہے اور تیرے ملکقدیم کے وسیلہ سے ہے ۔اے خدائے حی و قیوم !اور میرا سوال تیرے اس نام

الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ

کے وسیلہ سے ہے جس سے آسمان و زمین روشن ہے اوراس کے ذریعہ اوّلین و آخرین کے امور کی اصلاح ہوتی ہے

يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيّاً حِيْنَ لَا حَيٍّ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى

اور ہر زندہ سے پہلے زندہ اور ہر زندہ کے بعد زندہ رہنے والے ۔اے اس وقت کے صاحب حیات جب کوئی زندہ نہیں تھا اور اے مردوں

وَمُمِيْتَ الْأَحْيَاءِ، يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ

کو حیات اور زندوں کو موت دینے والے!اے خدائے حی جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ہمارے مولا امام ہادی مہدی جو تیرے امر

الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ، عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں ان تک مشرق و مغرب کے تمام مؤمنین و مؤمنات اور

وَالْمُؤْمِنَاتِ، فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَعَنِّي

صحراء و کوہستان اور خشکی و تر کے تمام رہنے والے افراد اور میرے اور میرے والدین کی طرف سے ایسی صلوات جو عرش

وَعَنْ وَالِدَيَّ، مِنَ الصَّلَوٰاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ،

الٰہی کے وزن اور کلمات الٰہی کی وسعت کے برابر ہو اور جس کا احصا علم الٰہی اور کتاب پروردگار کے علاوہ کوئی نہ کر سکے ۔

وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيْحَةِ يَوْمِي هٰذَا، وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي

پروردگارا!میں آج کی صبح اور جب تک زندہ رہوں ہر صبح ان کی بیعت کا عہد کرتا ہوں اور ان کی یہ بیعت میری گردن پر رہے گی جس

عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي، لَا حَوْلَ عَنْهَا، وَلَا أَزُوْلَ أَبَداً. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ

سے نہ ہٹ سکتا ہوں اور نہ الگ ہو سکتا ہوں ۔پروردگارا!مجھے ان کے انصار واعوان، ان سے دفاع کرنے والوں،ان کی حاجتوں کو پورا

أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ، وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ، وَالْمُسَارِعِيْنَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ، وَالْمُمْتَثِلِيْنَ

کرنے میں تیزی سے کام کرنے والوں،ان کے امر کی اطاعت کرنے والوں،ان کی طرف سے دفاع کرنے والوں،ان کے مقاصد

لِأَوامِرِهِ، وَالْمُحامِينَ عَنْهُ، وَالسّابِقِينَ اِلىٰ اِرادَتِهِ، وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ. اَللّٰهُمَّ
کی طرف سبقت کرنے والوں اور ان کے سامنے شہید ہونے والوں میں قرار دیے۔پروردگارا!اگر ان کے اور میرے
اِنْ حالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ، الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلىٰ عِبادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً،فَأَخْرِجْنِي مِنْ
درمیان وہ موت حائل ہوجائے جس کو تو نے اپنے بندوں کے لئے حتمی قرار دیا ہے تو مجھے قبر سے اس طرح نکالنا کہ کفن پہنے ہوئے
قَبْرِي، مُؤْتَزِراً كَفَنِي، شاهِراً سَيْفِي، مُجَرِّداً قَناتِي، مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدّاعِي، فِي الْحاضِرَةِ
ہوں،تلوار کھینچے ہوئے ہوں،نیزہ اٹھائے ہوئے ہوں اور ہر منزل پر داعی الٰہی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھوں ۔
وَالْبادِي. اَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ، وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ، وَاكْحُلْ ناظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنّي
پروردگارا!ہمیں وہ طلعت،زیبا اور وہ روح روشن دکھلا دے اور ہماری آنکھوں میں ان پر نگاہ کرنے کا سرمہ لگا دے،ان کے ظہور میں
اِلَيْهِ،وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ، وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ، وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ، وَأَنْفِذْ
تعجیل فرما،ان کے خروج کو آسان فرما دے ان کے راستوں کو وسیع بنا دے اور ہمیں ان کے راستہ پر چلا دے،ان کے امر کو نافذ کر
أَمْرَهُ،وَاشْدُدْ أَزْرَهُ .وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلادَكَ، وَأَحْيِ بِهِ عِبادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ
دے،ان کی پشت کو قوی بنا دے،ان کے ذریعہ شہروں کو آباد کردے اور مردوں کو زندگی دیدے کہ تو نے خود فرمایا ہے کہ"فساد بر و بحر میں
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ﴿ ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِما كَسَبَتْ أَيْدِي النّاسِ﴾ [1]،
ظاہر ہو گیا ہے لوگوں کے اعمال کی بنا پر"یہ ہدا خدایا!اب تو ہمارے لئے اپنے ولی ،اپنے نبی کی دختر کے لال ،
فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنا وَلِيَّكَ، وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ،اَلْمُسَمّىٰ بِاسْمِ رَسُولِكَ، حَتّىٰ لايَظْفَرَ
اپنے رسول کے ہم نام کو منظرعام پر لے آ تا کہ ان کے سامنے کوئی باطل نہ آسکے جس کو مٹا نہ دے اور کوئی
بِشَيْءٍ مِنَ الْباطِلِ اِلّا مَزَّقَهُ، وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ.وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومٍ
حق نہ آئے جس کو ثابت نہ کر دیں اور خدایا! انہیں بندگان مظلومین کے لئے پناہگاہ اور بے سہارا لوگوں کے
عِبادِكَ، وَناصِراً لِمَنْ لايَجِدُ لَهُ ناصِراً غَيْرَكَ،وَمُجَدِّداً لِما عُطِّلَ مِنْ أَحْكامِ
لئے مددگار بنا دے ،انہیں اپنی کتاب کے معطل احکام کا زندہ کرنے والا اوردین کے گرے ہوئے
كِتابِكَ، وَمُشَيِّداً لِما وَرَدَ مِنْ أَعْلامِ دِينِكَ، وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،
پرچموں کو سنبھالنے والا اور سنت نبی کا احیاء کرنے والا قرار دیے۔پروردگارا!انہیں ان لوگوں میں قرار دے دے

۱۔سورۂ روم،آیت:۴۱

وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ .أَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ

جن کو تو نے ظالموں کے شر سے بچایا ہے۔ پروردگارا! اپنے رسول حضرت محمد کو ان کی رویے سے مسرور کردے اور ان لوگوں کو بھی خوش کر

عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهِ،وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ .أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ

دے کہ جو ان کی دعوت پر ان کی پیروی کریں۔ پروردگارا! ان کی غیبت میں ہماری ذلت و پریشانی پر رحم فرما۔ پروردگارا! اس امر کے

الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُوْرِهِ، وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ، اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً، وَنَرٰيهُ قَرِيْباً،

غم واندوہ کو ان کی حاضری سے دور فرما دے اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما جسے لوگ بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم بہت قریب سمجھتے ہیں۔[1] اپنی

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.

رحمت کے سہارے اے بہترین رحم کرنے والے۔

اس کے بعد تین مرتبہ اپنی ران پر ہاتھ مارے اور ہر مرتبہ کہے:

اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ!

اے میرے مولا اے صاحب الزمان جلدی آیئے جلدی آیئے

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کا معنی

طرفین کے درمیان عہد و پیمان اور بیعت کا یہ معنی ہے کہ بیعت کرنے والا پابند ہوتا ہے اور اس بات کا مستحکم عہد کرتا ہے کہ اس نے جس کی بیعت کی ہے وہ اس کے لئے اپنی جان مال سب کچھ قربان کردے گا اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کی نصرت کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ ہر روز پڑھی جانے والی دعائے عہد اور چالیس دن تک پڑھی جانے والی دوسری دعائے عہد دونوں میں بیعت کا ایک ہی معنی ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے کتاب ''احتجاج'' میں روایت ہونے والے خطبۂ غدیر میں تمام لوگوں کو (چاہے وہ وہاں موجود تھے یا نہیں) ائمہ اطہار علیہم السلام کی ایسی ہی بیعت کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۔ مفاتیح الجنان: ۱۰۶۱، زاد المعاد: ۶۸۸، البلد الأمین: ۱۲۴، مصباح الزائر: ۴۵۵، المصباح: ۷۲۹، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۲۰۴، باب السعادۃ: ۲۱۴

بلا شبہ ایسی بیعت ایمان کا لازمہ اور اس کی نشانی ہے بلکہ ایسی بیعت کے بغیر ایمان پیدا نہیں ہو سکتا۔ بیعت کرنے والا (یعنی خود کو فروخت کرنے والا) مومن ہے اور خریدار خدا ہے کیونکہ قرآن مجید میں خداوند عالم فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ....﴾[1]

پروردگار عالم مومنین کی جانیں اور ان کے اموال بہشت کے عوض خریدتا ہے۔

خدا نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو اس بیعت کی تجدید اور اس کی تاکید کے لئے مبعوث فرمایا لہذا جو بھی ان کی بیعت کرے گویا اس نے خدا کی بیعت کی اور جو ان سے روگردانی کرے گویا اس نے خدا سے روگردانی کی۔ اس لئے خداوند عالم فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً﴾[2]

بے شک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں، وہ خدا کی ہی بیعت کرتے ہیں اور خدا کی قدرت تو سب کی قدرت پر غالب ہے، تو جو عہد کو توڑے گا وہ اپنے ہی نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیعت سے مراد خدا اور اس کے رسولؐ سے وہی مستحکم و استوار عہد و پیمان ہے اور یہ اس عہد کے وفا کرنے والوں کو عظیم اجر و ثواب کی خوشخبری دیتی ہے۔

یہ بیعت دو چیزوں سے مکمل ہو جاتی ہیں:

۱۔ امامؑ کے حکم کی اطاعت کا دل میں مسلّم و محکم ارادہ ہونا اور اپنی جان و مال سے ان کی نصرت کرنا۔

۱۔ سورۂ توبہ، آیت: ۱۱۱

۲۔ سورۂ فتح، آیت: ۱۰

جیسا کہ خداوند عالم نے اس آیۂ مبارکہ ﴿إِنَّ اللّٰہَ اشْتَرَی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ أَنْفُسَھُمْ وَأَمْوَالَھُم بِأَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ....﴾ میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔

چونکہ فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ خریدار کے مطالبہ پر وہ بیچا ہوا مال کسی غور وفکر اور تأخیر کے بغیر فوراً اس کے حوالے کرے۔

۲۔اپنے مقصد اور جس کو انجام دینے کا ارادہ کیا ہے اس کا دل سے اظہار کرے اور بیعت کے وقت زبان سے کہے۔اس طرح بیعت کامل ہوگی۔

جیسا کہ ''عقد بیع''یعنی دوسری چیزوں کی خرید وفروخت دو چیزوں سے مکمل ہوتی ہے:

الف:خریدار اور بیچنے والے نے آپس میں جو طے کیا ہے اس کے مطابق قصد انشاء کریں۔

ب:عقد کے بارے میں ان کے دل میں جو ہے اس کو زبان پر لائیں۔

کبھی ہاتھ ملانے کو بھی بیعت کہا جاتا ہے جیسا کہ بعض زمانوں میں عربوں میں یہ رائج تھا کہ معاملہ تمام ہوجانے کے بعد وہ ایک دوسرے کا سے ہاتھ ملاتے تھے۔

اس آیۂ مبارکہ ﴿إِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُونَکَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ أَیْدِیْھِمْ ...﴾ کے اطلاق سے بھی یہ استفادہ کیا جاتا ہے کہ لفظ ''ید''یعنی ہاتھ اس معنی پر دلالت کرتا ہے۔

اس کے علاوہ روایات میں بھی وارد ہوا ہے کہ لوگ اپنے ہاتھوں سے پیغمبر اکرمؐ کی بیعت کرتے تھے۔[1]

۱۔مکیال المکارم:۲/۲۳۰

﴿۲﴾

دوسری دعائے عہد

حضرت جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی یہ دعا اپنی عمر میں ایک بار پڑھ لے تو یہ عہد و پیمان ایک کھال کے اوپر لکھا جائے گا اور حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیوان میں محفوظ رکھا جائے گا اور جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو اسے اس کے نام اور اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور اسے یہ تحریر اسے دی جائے گی اور کہا جائے گا: اس تحریر کو لو، یہ وہ عہد و پیمان ہے کہ جو تم نے دنیا میں ہم سے کیا تھا اور یہ وہ پروردگار عالم کا کلام ہے جس میں فرمایا ہے: ﴿اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً﴾[1] یعنی "مگر جس نے خدائے رحمٰن کی بارگاہ میں عہد و پیمان کیا ہو"۔

اس دعا کو باطہارت پڑھیں اور کہیں:

اَللّٰهُمَّ يا اِلٰهَ الْآلِهَةِ، يا واحِدُ، يا أَحَدُ، يا آخِرُ الْآخِرِيْنَ، يا قاهِرَ الْقاهِرِيْنَ يا عَلِيُّ

پروردگارا! اے معبودوں کے معبود! اے واحد! اے احد! اے آخرین میں سے آخر! اے تمام طاقتوروں پر غالب! اے برتر!

يا عَظِيْمُ، أَنْتَ الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى، عَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ عُلُوٍّ، هٰذا يا سَيِّدِي عَهْدِي وَأَنْتَ مُنْجِزُ

اے عظیم! تو برتر و بلند مرتبہ ہے، اور ہر برتر سے برتر ہے، اے میری آقا! یہ میرا عہد ہے اور تو میرے وعدہ کو عطا کرنے والا ہے،

وَعْدِي، فَصِلْ يا مَوْلايَ عَهْدِي، وَأَنْجِزْ وَعْدِي، آمَنْتُ بِكَ. وَأَسْئَلُكَ بِحِجابِكَ

پس میرے مولا میرے اس عہد کو مقصد تک پہنچا اور میرے وعدہ کو وفا کر کہ میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے حجاب

الْعَرَبِيِّ، وَبِحِجابِكَ الْعَجَمِيِّ، وَبِحِجابِكَ الْعِبْرانِي، وَبِحِجابِكَ السُّرْيانِيِّ،

عربی اور تیرے حجاب عجمی اور تیرے عبرانی حجاب اور تیرے سریانی حجاب اور تیرے رومی حجاب اور تیرے ہندی حجاب کے

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۸۷

وَبِحِجَابِكَ الرُّوْمِيِّ، وَبِحِجَابِكَ الْهِنْدِيِّ، وَأَثْبِتْ مَعْرِفَتَكَ بِالْعِنَايَةِ الْأُولٰى،
واسطہ سے سوال کرتا ہوں، اور اپنی اوّلی عنایات سے میرے وجود میں اپنی معرفت ثابت فرما،
فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا تُرٰى، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰى. وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِرَسُوْلِكَ الْمُنْذِرِ
کیونکہ تو وہ خدا ہے جو دکھائی نہیں دیتا، اور تو منظرِ چشم سے برتر ہے، اور اور تجھ سے تیرے منذر رسول کے ان پر اور ان کی آل پر درود ہو،
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِعَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْهَادِي، وَبِالْحَسَنِ
کے ذریعہ تقرب کا حاصل کرتا ہوں، اور امیر المؤمنین علی ان پر خدا کا درود ہو، کے ذریعہ کہ جو ہادی ہیں، اور آقا حسن کے واسطہ اور
السَّيِّدِ وَبِالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ، وَبِفَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ، وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ
حسین شہید کے واسطہ کہ جو تیرے نبی کے نواسے ہیں، اور فاطمۂ بتول کے واسطہ اور علی بن الحسین زین العابدین صاحب ثفنات
الْعَابِدِيْنَ ذِي الثَّفَنَاتِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ عِلْمِكَ، وَبِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
کے واسطہ اور محمد بن علی کے واسطہ کہ جو تیرے علم کی گرہیں کھولنے والا ہے، اور جعفر بن محمد صادق کے واسطہ کہ جنہوں نے تیرے
الصَّادِقِ، اَلَّذِي صَدَّقَ بِمِيْثَاقِكَ وَبِمِيْعَادِكَ، وَبِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْحَصُوْرِ الْقَائِمِ
میثاق و میعاد کی تصدیق کی اور موسیٰ بن جعفر کے واسطہ جو پارسا تھے اور جنہوں نے تیرے عہد پر قیام کیا، اور
بِعَهْدِكَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الرَّاضِي بِحُكْمِكَ، وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحِبْرِ
علی بن موسیٰ رضا کے واسطہ جو تیرے حکم پر راضی تھے، اور محمد بن علی کے واسطہ جو فاضل دانشمند
الْفَاضِلِ، اَلْمُرْتَضٰى فِي الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَمِيْنِ الْمُؤْتَمَنِ، هَادِي
اور مؤمنین میں پسندیدہ تھے، اور علی بن محمد کے واسطہ جو امین و امانتدار، اور ہدایت کی جستجو کرنے والوں کے ہادی ہیں
الْمُسْتَرْشِدِيْنَ، وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، خَزَانَةِ الْوَصِيِّيْنَ. وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ
اور حسن بن علی کہ واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور اوصیاء کا خزانہ ہیں۔ اور (اے خدا) ہم تیرا تقرب حاصل کرتے ہیں قیام کرنے والے،
بِالْإِمَامِ الْقَائِمِ الْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ، اِمَامِنَا وَابْنِ اِمَامِنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
عدل پھیلانے والے، منتظر و مہدی امام کے واسطہ سے کہ جو ہمارے امام ہیں اور ہمارے ائمہ کے فرزند ہیں ان سب پر خدا کا درود ہو۔
أَجْمَعِيْنَ. يَا مَنْ جَلَّ فَعَظَمَ وَ(هُوَ) أَهْلُ ذٰلِكَ فَعَفٰى وَرَحِمَ، يَا مَنْ قَدَرَ فَلَطُفَ، أَشْكُو
اے وہ کہ جو بلند و برتر ہے اور تو شائستہ ہے اس عظمت و جلال کے، تو اسی حال میں اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور انہیں معاف کر دیتا

اِلَیْکَ ضَعْفِي، وَمَا قَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي مِنْ تَوْحِیْدِکَ، وَکُنْهِ مَعْرِفَتِکَ، وَأَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ

ہے۔اے وہ جو تقدیر لکھتا ہے اور اس کی (لکھی گئی) تقدیر دقیق بیان پنی ضعف اور توحید کی نسبت سے اپنے عمل کی کوتاہی اور تیری کنہ معرفت

بِالتَّسْمِیَةِ الْبَیْضَاءِ، وَبِالْوَحْدَانِیَّةِ الْکُبْرٰی، اَلَّتِي قَصُرَ عَنْهَا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰی. وَآمَنْتُ

کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں، اور تیری طرف بیضا تسمیہ اور وحدنیت کبریٰ کے ذریعہ رخ کرتا ہوں کہ جو ان کی طرف پشت کرے وہ اس

بِحِجَابِکَ الْأَعْظَمِ، وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ الْعُلْیَا، اَلَّتِي خَلَقْتَ مِنْهَا دَارَ الْبَلَاءِ،

تک نہیں پہنچ سکتا اور میں تیرے اعظم و برتر حجاب اور تیرے کامل و اعلیٰ مرتبہ کلمات پر ایمان لایا کہ جن سے تو نے اس دار دنیا و بلا کو

وَأَحْلَلْتَ مَنْ أَحْبَبْتَ جَنَّةَ الْمَأْوٰی، وَآمَنْتُ بِالسَّابِقِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ، أَصْحَابِ الْیَمِیْنِ

خلق کیا، اور تو نے جسے چاہا منزل بہشت میں داخل کیا، اور میں سابقین و صدیقین پر ایمان لایا جو مؤمنین میں سے اصحاب یمین و

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ، (وَ)الَّذِیْنَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَیِّئاً أَلَّا تُوَلِّیَنِي غَیْرَهُمْ، وَ

سعادتمند ہیں اور ان پر کہ جنھوں نے عمل صالح و شائستہ کو ناشائستہ عمل سے مخلوط کیا، ان کے علاوہ کسی کو میرا سرپرست قرار نہ دے اور

لَا تُفَرِّقَ بَیْنِي وَبَیْنَهُمْ غَداً إِذَا قَدَّمْتَ الرِّضَا بِفَصْلِ الْقَضَاءِ. آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِیَتِهِمْ

میرے اور ان کے درمیان جدائی نہ فرما اور کل حکم و قضاوت کے بعد رضا و خوشنودی کو مقدم کر۔میں ان کے مخفی و آشکارا و اعمال کے

وَخَوَاتِیْمِ أَعْمَالِهِمْ، فَإِنَّکَ تَخْتِمُ عَلَیْهَا إِذَا شِئْتَ، یَا مَنْ أَتْحَفَنِي بِالْإِقْرَارِ

اختتام پر ایمان لایا۔پس بیشک تو جب چاہے گا ان کے کام کو ختم کرے گا۔اے وہ جس نے احسان کیا اور اپنی وحدنیت کے اقرار سے

بِالْوَحْدَانِیَّةِ، وَحَبَانِي بِمَعْرِفَةِ الرُّبُوْبِیَّةِ، وَخَلَّصَنِي مِنَ الشَّکِّ وَالْعَمٰی، رَضِیْتُ بِکَ

مجھے معترف بنایا، اور اپنے مقام ربوبیت کی شناخت سے مجھ پر لطف کیا، اور مجھے شک اور قلبی نابینا پن سے نجات دی، میں اس پر راضی

رَبّاً، وَبِالْأَصْفِیَاءِ حُجَجاً، وَبِالْمَحْجُوْبِیْنَ أَنْبِیَاءَ، وَبِالرُّسُلِ أَدِلَّاءَ، وَبِالْمُتَّقِیْنَ أُمَرَاءَ،

ہوں کہ تو ربّ ہو اور تیرے اصفیاء حجت ہوں اور محجوب افراد میں پیغمبر ہوں، اور تیرے رسول میرے راہنما ہوں اور متقی و پرہیزگار

وَسَامِعاً لَکَ مُطِیْعاً.[1]

میرے حاکم ہوں اور میں تیرا حکم سنتا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔

۱۔مہج الدعوات: ۳۹۸، بحار الأنوار: ۹۵/ ۳۳۷، تحفۃ الزائر: ۷۸۴

﴿۳﴾

غیبت کے زمانے کی دعا

ہمارے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام نے غیبت کے زمانے میں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ سید علی بن طاؤوسؒ اپنی گرانقدر کتاب ''جمال الاسبوع'' میں لکھتے ہیں:

ہم نے شب و روز کے اعمال میں بیان کیا کہ ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کو خاص اہمیت دیتے اور اسے مسلمین و مومنین کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے قرار دیتے۔ ہم نے ان اعمال میں سے نماز ظہر کی تعقیب میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی دعا ذکر کی جس میں آپ نے اپنے لئے دعا سے زیادہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق میں بہتر اور کامل دعا فرمائی۔

نیز نماز عصر کی تعقیب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا کے بارے میں ایک خوبصورت فصل ذکر کی جس میں آپ نے اپنے حق میں دعا کرنے سے زیادہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا فرمائی۔

جو بھی دین میں ان دو بزرگ ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقام و منزلت سے آگاہ ہے وہ ان کی اقتدا و پیروی کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کرے اگرچہ امام رضا علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بھی اس کا حکم دیا ہے اور وہ خود بھی پڑھتے تھے۔ ہم آنحضرت کی اس دعا کو نقل کریں گے۔

میرے جد ابو جعفر موسیٰؒ نے متعدد سند کے ساتھ یونس بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو حکم فرمایا کہ اس دعا کے ذریعے حضرت صاحب الامر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کریں:

أَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَلِسَانِكَ

پروردگارا! تو ہر بلا کو دفع فرما، اپنے ولی، اپنے جانشین، مخلوقات پر اپنی حجت، اپنی اس زبان صداقت سے جو ترجمانی کرنے

الْمُعَبِّرِ عَنْكَ بِإِذْنِكَ، اَلنَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ، وَعَيْنِكَ النَّاظِرَةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ،

والی، تیری حکمت سے بولنے والی ہے اور اپنی اس چشم عنایت سے جو تیری اجازت سے دیکھنے والی ہے اور تیرے بندوں پر تیری گواہ

وَشَاهِدِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، اَلْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ، اَلْعَائِذِ بِكَ عِنْدَكَ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ

ہے، وہ مرد عظیم و مجاہد جو تیری پناہ میں رہنے والا اور تیری بارگاہ میں عبادت کرنے والا ہے، اور اسے محفوظ رکھنا ان سب کے ضرر سے

جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ،

جن کو تو نے خلق کیا ہے، ایجاد کیا ہے یا ان کی تصویر کشی کی ہے اور ان کی حفاظت فرما ان کے سامنے سے، پس پشت سے،

وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ،

داہنے بائیں اور تحت و فوق سے، ایسی حفاظت جس کے ذریعہ محفوظ رہنے والا ضائع نہیں ہو سکتا ہے اور ان

وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآبَائَهُ، أَئِمَّتَكَ وَدَعَائِمَ دِينِكَ. وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي

کے وجود میں اپنے رسول اور ان کے آباء اکرام اور ائمہ دین کا تحفظ فرما جو تیرے دین کے ستون ہیں اور انہیں اپنی اس امانت میں رکھنا

لَا تَضِيعُ، وَفِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ، وَفِي مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ، وَآمِنْهُ

جو ضائع نہیں ہوتی ہے اور اس جوار میں رکھنا جس پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا ہے اور اپنی حفاظت و عزت کے حصار میں رکھنا جس پر کوئی

بِأَمَانِكَ الْوَثِيقِ، اَلَّذِي لَا يُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ، وَاجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ مَنْ

غالب نہیں آ سکتا ہے، انہیں اپنی محکم امان میں رکھنا جس پر کوئی بے سہارا نہیں ہوتا ہے اور اپنے سایۂ رحمت میں رکھنا جس میں رہنے

كَانَ فِيهِ، وَأَيِّدْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ، وَقَوِّهِ بِقُوَّتِكَ، وَأَرْدِفْهُ

والے تک کوئی پہنچ نہیں سکتا اپنی نصرت غالب سے ان کی مدد فرما اور اپنے لشکر سے ان کی تائید کر، اپنی قوت سے انہیں قوت دینا اور

بِمَلَائِكَتِكَ، وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ، وَحُفَّهُ

ملائکہ کو ان کے ساتھ کر دینا، ان کے دوستوں سے محبت کرنا اور دشمنوں سے عداوت فرمانا ان، ان کو اپنی محکم زرہ پہنا دینا اور ملائکہ کو ان

بِالْمَلَائِكَةِ حَفّاً. أَللّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَ الْقَائِمِينَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْبَاعِ النَّبِيِّينَ.

کے گرد جمع کر دینا۔ پروردگارا! انہیں افضل مرتبہ تک پہنچا دے کہ تو نے انبیاء کے پیروکاروں میں عدل و انصاف قائم کرنے والے ہر ایک کو

أَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَيِّنْ

اس مرتبہ تک پہنچایا۔ پروردگارا! ان کے ذریعہ تفرق کو دور فرما، شگاف کو پر کردے، ظلم کو موت دے دے، عدل کو غالب بنا دے، اور ان

بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ، وَقَوِّ نَاصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ،

کے طول بقاء سے زمین کو مزین کردے، اپنی نصرت سے ان کی تائید فرما، اور رعب سے ان کی نصرت فرما، ان کے ناصرین کی مدد فرما اور

وَدَمْدِمْ عَلٰى مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ. وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ، وَعُمُدَهُ وَدَعَائِمَهُ،

انہیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے، اس پر عذاب نازل فرما، جو ان سے دشمنی کرے، اور اسے ہلاک کردے جو ان سے خیانت کرے، ان

وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ، وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ، وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ، وَذَلِّلْ بِهِ

کے ذریعہ کفر کے جابروں، ستونوں اور بنیادوں کو تباہ کردے، اور گمراہیوں اور بدعتوں کے موجدوں کے سر توڑ دے، ان لوگوں کو فنا کردے

الْجَبَّارِيْنَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ، فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا،

جو سنت کو فنا کریں، باطل کو طاقت دیں، ان کے ذریعہ جابروں کو ذلیل کردے اور کافروں کو اور ملحدوں کو ہلاک کردے۔ وہ شرق وغرب

وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً، وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً. أَللّٰهُمَّ

عالم میں بر وبحر میں، صحراء کوہستان میں جہاں بھی ہوں تا کہ ان کی کوئی آبادی نہ رہ جائے اور ان کے آثار نہ رہ جائیں۔ پروردگارا! ان

طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ

ظالموں سے اپنے شہروں کو پاک کردے اور اپنے بندوں کو سکون دے دے، مؤمنین کو عزت عطا فرما اور مرسلین کی سنتوں اور انبیاء کے

وَدَارِسَ حِكْمَةِ النَّبِيِّيْنَ، وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتُحِيَ مِنْ دِيْنِكَ، وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، حَتّٰى

مٹ جانے والے احکام کو زندہ کردے۔ ان کے ذریعہ محو ہو جانے والے دین کی تجدید فرما، اور بدل دیئے جانے والے احکام کو تازہ کر

تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهِ، وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً مَحْضاً صَحِيْحاً، لَا عِوَجَ فِيْهِ، وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ، وَحَتّٰى

دے تا کہ ان کے ہاتھوں دین تر وتازہ اور صحیح وخالص ہو کر سامنے آئے جس میں نہ کوئی کجی ہو نہ کوئی بدعت ہو، ان کے عدل سے ظلم کی

تُنِيْرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِيْرَانَ الْكُفْرِ، وَتُوْضِحَ بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ

تاریکیوں کو دور کردے اور کفر کی آگ کو بجھا دے، حق کے بیان کو روشن کردے اور نامعلوم عدل کو نمایاں کردے کہ وہ

فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلٰى

تیرا وہ بندہ ہے جس کو تو نے اپنے لئے خالص بنایا ہے اور اپنی مخلوق کے لئے خالص منتخب کیا اور اور اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا

عِبادِکَ، وَانْتَمَنْتَهُ عَلی غَیْبِکَ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُیُوبِ،

اور اپنے غیب کے لئے خالص منتخب کیا ہے ،گناہوں سے بچایا ہے ،عیب سے الگ رکھا ہے،

وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ .اَللّٰهُمَّ فَاِنّا نَشْهَدُ لَهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَیَوْمَ

رجس سے پاکیزہ بنایا ہے اور کثافتوں سے سالم رکھا ہے۔پروردگارا!ہم ان کے لئے روز قیامت اور حادثۂ عظیم کے دن گواہی دیں کے

حُلُولِ الطّامَةِ،اَنَّهُ لَمْ یُذْنِبْ ذَنْباً وَلا اَتی حَوْباً، وَلَمْ یَرْتَکِبْ مَعْصِیَةً، وَلَمْ یُضَیِّعْ لَکَ

کہ انہوں نے نہ کوئی گناہ کیا ،نہ کوئی معصیت کی ، نہ کوئی غلطی کی اور نہ کسی اطاعت کو ضائع کیا ،نہ

طاعَةً، وَلَمْ یَهْتِکْ لَکَ حُرْمَةً، وَلَمْ یُبَدِّلْ لَکَ فَرِیضَةً، وَلَمْ یُغَیِّرْ لَکَ شَرِیعَةً، وَاَنَّهُ

کسی حرمت کو برباد کیا،نہ کسی فریضہ کو بدلا ہے اور نہ کسی شریعت کو متغیر کیا ہے ،وہ

الْهادِی الْمَهْدِیُّ الطّاهِرُ النَّقِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ.اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ فِی نَفْسِهِ وَاَهْلِهِ،

ہادی ہے ہدایت یافتہ ہیں،پاکیزہ ہیں،متقی ہیں،پاکیزہ صفات ہیں،پسندیدہ ہیں اور طیب و طاہر ہیں ۔پروردگارا!ان کے نفس،ان

وَوُلْدِهِ وَذُرِّیَّتِهِ، وَاُمَّتِهِ وَجَمِیعِ رَعِیَّتِهِ، ما تُقَرُّ بِهِ عَیْنَهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسُهُ، وَتَجْمَعُ لَهُ

کے اہل واولاد،ذریت وامت اور تمام رعیت میں وہ حالات دے دے جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا نفس مسرور ہو،ان

مُلْکَ الْمُمْلَکاتِ کُلِّها، قَرِیبِها وَبَعِیدِها، وَعَزِیزِها وَذَلِیلِها،حَتّٰی یَجْرِیَ حُکْمُهُ عَلی

کے تمام ممالک یکجا ہو جائیں ،چاہے قریب ہوں یا بعید،عزیز ہوں یا ذلیل تا کہ ان کا حکم ہر حکم پر جاری ہو اور تو ان کے

کُلِّ حُکْمٍ،وَیَغْلِبَ بِحَقِّهِ کُلَّ باطِلٍ.اَللّٰهُمَّ اسْلُکْ بِنا عَلی یَدَیْهِ مِنْهاجَ الْهُدیٰ،وَالْمَحَجَّةَ

حق کو ہر باطل پر غالب بنا دے۔پروردگارا!ہمیں ان کے ہاتھوں ہدایت کے راستہ پر عظیم صراط اور درمیانی راستہ پر چلانا جس کی طرف

الْعُظْمیٰ، وَالطَّرِیقَةَالْوُسْطیٰ، اَلَّتِی یَرْجِعُ اِلَیْهَا الْغالِی، وَیَلْحَقُ بِهَا التّالِی.وَقَوِّنا عَلی

آگے بڑھ جانے والے پلٹ کر آتے ہیں اور پیچھے رہ جانے والے لاحق ہو جاتے ہیں ۔خدایا!ہمیں ان کی اطاعت کی قوت،ان کے

طاعَتِهِ، وَثَبِّتْنا عَلی مَشایَعَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَیْنا بِمُتابَعَتِهِ،وَاجْعَلْنا فِی حِزْبِهِ الْقَوّامِیْنَ بِأَمْرِهِ،

اتباع پر ثبات قدم دینا اور ان کی پیروی کا شرف دینا۔ہمیں ان کے گروہ میں قرار دینا جو ان کے امر سے قیام کرنے والے ان کے ساتھ

اَلصّابِرِیْنَ مَعَهُ، اَلطّالِبِیْنَ رِضاکَ بِمُناصَحَتِهِ،حَتّٰی تَحْشُرَنا یَوْمَ الْقِیامَةِ فِی أَنْصارِهِ

صبر کرنے والے اور ان کے اخلاص سے تیری رضا کے طلبگار رہوں تا کہ روز قیامت ان کے انصار واعوان اور ان کی سلطنت کو قوت دینے

وَأَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ. أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنا خالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ

والوں میں محشور کرے۔ پروردگارا! اس تصور کو ہمارے لئے ہر شک وشبہ اور ریاکاری سے خالص بنا دینا تاکہ ہم تیرے علاوہ کسی غیر پر

وَسُمْعَةٍ، حَتّٰى لانَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلانَطْلُبَ بِهِ اِلّٰا وَجْهَكَ، وَحَتّٰى تُحِلَّنا مَحَلَّهُ،

اعتماد نہ کریں اور تیری رضا کے علاوہ کسی چیز کے طلبگار نہ ہوں اور تو ہم کو ان کی منزل تک پہنچا دے اور ان کے ساتھ

وَتَجْعَلَنا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ. وَأَعِذْنا مِنَ السَّآمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ

جنت میں قرار دے دے، ہر طرح کی کسالت، سستی، کاہلی سے محفوظ رکھنا، اور ان لوگوں میں قرار دے دینا جن کے ذریعہ اپنے دین کی

لِدِينِكَ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ، وَلاتَسْتَبْدِلْ بِنا غَيْرَنا، فَإِنَّ اسْتِبْدالَكَ بِنا غَيْرَنا

مدد کرے گا اور اپنے ولی کی نصرت کو باعزت قرار دے گا اور ان کے لئے ہمارا کوئی بدل نہ قرار دینا کہ ہمارے بدلے انہیں کوئی اور دے

عَلَيْكَ يَسِيرٌ، وَهُوَ عَلَيْنا عَسِيرٌ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلاةِ عَهْدِهِ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ،

دینا تیرے لئے آسان ہے لیکن ہمارے لئے بہت سخت ہے۔ پروردگارا! ان کے والیان عہد اور ان کے بعد کے پیشواؤں پر رحمت

وَبَلِّغْهُمْ آمالَهُمْ، وَزِدْ فِي آجالِهِمْ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ، وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدَتِ اِلَيْهِمْ فِي

نازل فرما، انہیں ان کی امیدوں تک پہنچا دے، ان سب کو طول عمر عطا فرما، غیرت ونصرت عطا فرما اور اس امر کی تکمیل فرما دے جو ان کی

أَمْرِكَ لَهُمْ، وَثَبِّتْ دَعائِمَهُمْ، وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْواناً، وَعَلٰى دِينِكَ أَنْصاراً. فَإِنَّهُمْ

طرف منسوب کیا گیا ہے اور ان کے ستونوں کو ثابت بنا دے، ہمیں ان کے اعوان اور ان کے دین کے انصار میں قرار دے دے کہ یہ

مَعادِنُ كَلِماتِكَ، وَأَرْكانُ تَوْحِيدِكَ، وَدَعائِمُ دِينِكَ، وَوُلاةُ أَمْرِكَ، وَخالِصَتُكَ

سب تیرے کلمات کے معدن اور تیرے علم کے مخزن ہیں، تیری توحید کے ارکان اور تیرے دین کے ستون ہیں، تیرے امر کے والی اور

مِنْ عِبادِكَ، وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَوْلِيائُكَ وَسَلائِلُ أَوْلِيائِكَ، وَصَفْوَةُ

تیرے بندوں میں تیرے خالص ومخلص اور تیرے اولیاء کی اولاد ہیں اور اولاد انبیاء کے منتخب افراد ہیں۔ سلام ہو اس امام پر اور ان سب

أَوْلادِ رُسُلِكَ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ[1]

پر اور ان سب کے لئے اللہ کی رحمت وبرکت ہے۔

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۰۷، مصباح المتہجد: ۴۰۹، المصباح: ۶۰۲، البلد الامین: ۱۲۲ کچھ فرق کے ساتھ، نیز سید بن طاؤسؒ نے کچھ کمی وبیشی کے ساتھ اسے کتاب ''مصباح الزائر: ۴۵۷ میں نقل کیا ہے۔

﴿۴﴾

ایک دوسری روایت کے مطابق غیبت کے زمانے کی دعا

سید علی بن طاؤوسؒ یوں فرماتے ہیں:

یونس بن عبدالرحمٰن نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ کے لئے دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ وَحُجَّتِكَ

پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور ہر بلا کو دفع فرما، اپنے ولی، اپنے جانشین، اپنی حجت،

عَلٰى خَلْقِكَ، وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ بِإِذْنِكَ، اَلنَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ، وَعَيْنِكَ

اپنی اس زبان صداقت سے جو تیری حمد و ثنا کرنے والی، تیری حکمت سے بولنے والی ہے اور اپنی اس چشم عنایت سے جو تیری اجازت سے

النَّاظِرِ فِي بَرِيَّتِكَ، اَلشَّاهِدِ عَلٰى عِبَادِكَ، اَلْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ الْمُجْتَهِدِ، عَبْدِكَ

دیکھنے والی ہے اور تیرے بندوں پر تیری گواہ ہے، وہ مرد عظیم وہ مجاہد و مجتہد جو تیری پناہ میں رہنے والا اور تیری بارگاہ میں عبادت کرنے

الْعَائِذِ بِكَ. أَللّٰهُمَّ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ، وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ،

والا ہے۔ پروردگارا! اسے محفوظ رکھنا ان سب کے شر سے جن کو تو نے خلق کیا ہے، ایجاد کیا ہے یا ان کی تصویر کشی کی ہے اور ان کی

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ،

حفاظت فرما ان کے سامنے سے، پس پشت سے، داہنے بائیں اور تحت و فوق سے،

بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ، وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ

ایسی حفاظت جس کے ذریعہ محفوظ رہنے والا ضائع نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے وجود میں اپنے رسول اور اپنے رسول کے اوصیا اور ان کے

وَآبَائِهِ، أَئِمَّتِكَ وَدَعَائِمِ دِينِكَ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ

آباء کی۔ ائمۂ دین کا تحفظ فرما جو تیرے دین کے ستون ہیں، ان سب پر تیرا درود ہو اور انہیں اپنی اس امانت میں رکھنا جو ضائع نہیں

الَّتِي لَا تَضِيعُ، وَفِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُحْتَقَرُ، وَفِي مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ.

ہوتی ہے اور اس جوار میں رکھنا جس پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا ہے اور اپنی حفاظت و عزت کے حصار میں رکھنا جس پر کوئی

أَللّٰهُمَّ وَامِنْهُ بِأَمَانِكَ الْوَثِيقِ الَّذِي لَايُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ، وَاجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ

غالب نہیں آسکتا ہے۔ پروردگارا! انہیں اپنی محکم امان میں رکھنا جس پر کوئی بے سہارا نہیں ہوتا ہے اور اپنے سایۂ رحمت میں رکھنا جس

الَّذِي لَايُضَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ، وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ، وَقَوِّهِ

میں رہنے والے تک کوئی پہنچ نہیں سکتا اپنی نصرت غالب سے ان کی نصرت فرمانا اور اپنے لشکر سے ان کی تائید کرنا، اپنی قوت سے انہیں

بِقُوَّتِكَ، وَأَرْدِفْهُ بِمَلَائِكَتِكَ. أَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَلْبِسْهُ

قوت دینا اور ملائکہ کو ان کے ساتھ کر دینا۔ پروردگارا! ان کے دوستوں سے محبت کرنا اور دشمنوں سے عداوت فرمانا ان، ان کو اپنی محکم زرہ

دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ، وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ حَفّاً. أَللّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَ الْقَائِمِيْنَ

پہنا دینا اور ملائکہ کو ان کے گرد جمع کر دینا۔ پروردگارا! انہیں افضل مرتبہ تک پہنچا دے کہ تو نے انبیاء کے پیروکاروں میں عدل وانصاف

بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْبَاعِ النَّبِيِّيْنَ. أَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ، وَأَمِتْ بِهِ

قائم کرنے والے ہر ایک کو اس مرتبہ تک پہنچایا۔ پروردگارا! ان کے ذریعہ تفرقہ کو دور فرما، شگاف کو پر کر دے، ظلم کو موت دے دے،

الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ

عدل کو غالب بنا دے، اور ان کے طول بقاء سے زمین کو مزین کر دے، اپنی نصرت سے ان کی تائید فرما، اور رعب سے ان کی نصرت فرما

وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ سُلْطَاناً نَصِيْراً.

اور ان کو فتح یسیر عطا فرما اور انہیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے، اس پر عذاب نازل فرما، جو ان سے دشمنی کرے، اور اسے ہلاک کر دے۔

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الْقَائِمَ الْمُنْتَظَرَ، وَالْإِمَامَ الَّذِي بِهِ تَنْتَصِرُ، وَأَيِّدْهُ بِنَصْرٍ عَزِيْزٍ وَفَتْحٍ

پروردگارا! انہیں قائم ومنتظر اور وہ امام قرار دے کہ جن کے ذریعہ تو ہماری مدد کرے گا، اور باعزت نصرت اور فتح قریب کے ذریعہ ان کی

قَرِيْبٍ، وَوَرِّثْهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا اللَّاتِي بَارَكْتَ فِيْهَا، وَأَجْرِ بِهِ سُنَّةَ نَبِيِّكَ

تائید فرما، اپنی زمین کا مشرق ومغرب انہیں ارث دے کہ جسے تو نے ان کے لئے مبارک قرار دیا ہو، اور ان کے ذریعہ اپنے نبی کی سنت پر

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى لَايَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، وَقَرِّ

اور ان کی آل پر درود ہو بہت دوبارہ زندہ کرنا کہ تیری مخلوق میں سے کسی کے خوف سے حق میں کوئی چیز مخفی نہ رہے، ان کے ناصرین کی

نَاصِرَهُ، وَاخْذُلْ خَاذِلَهُ، وَدَمْدِمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ عَلَى مَنْ غَشَّهُ. أَللّٰهُمَّ وَاقْتُلْ

مدد فرما اور انہیں چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے، اس پر عذاب نازل فرما، جو ان سے دشمنی کرے، اور اسے ہلاک کر دے۔ پروردگارا! جو

بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ، وَدَعائِمَهُ وَالْقُوّامَ بِهِ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ، وَشارِعَةَ
ان سے خیانت کرے ان کے ذریعہ کفر کے جابروں، ستونوں اور بنیادوں کو تباہ کردے، اور گمراہیوں اور بدعتوں کے موجدوں کے سر توڑ
الْبِدْعَةِ، وَمُمِيتَةَ السُّنَّةِ، وَمُقَوِّيَةَ الْباطِلِ، وَأَذْلِلْ بِهِ الْجَبّارِينَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكافِرِينَ وَالْمُنافِقِينَ
دے، ان لوگوں کو فنا کردے جو سنت کو فنا کریں، باطل کو طاقت دیں، ان کے ذریعہ جابروں کو ذلیل کردے اور کافروں کو اور منافقوں کو
وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ، حَيْثُ كانُوا وَأَيْنَ كانُوا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها
اور تمام ملحدوں کو ہلاک کر دے۔ وہ شرق و غرب عالم میں بر و بحر میں، صحراء و کوہستان میں جہاں بھی ہوں
وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَتّٰى لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً، وَلاتُبْقِيَ لَهُمْ آثاراً. اَللّٰهُمَّ وَطَهِّرْ
تا کہ ان کی کوئی آبادی نہ رہ جائے اور ان کے آثار نہ رہ جائیں۔ پروردگارا! ان ظالموں سے اپنے شہروں کو پاک کردے اور اپنے بندوں
مِنْهُمْ بِلادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبادَكَ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ،
کو سکون دے دے، مؤمنین کو عزت عطا فرما اور مرسلین کی سنتوں اور انبیاء کے مٹ جانے والے احکام کو زندہ کر دے۔
وَدارِسَ حِكَمِ النَّبِيِّينَ، وَجَدِّدْ بِهِ ما مُحِيَ مِنْ دِينِكَ، وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، حَتّٰى
ان کے ذریعہ محو ہو جانے والے دین کی تجدید فرما، اور بدل دیئے جانے والے احکام کو تازہ کردے تا کہ ان کے ہاتھوں دین
تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً صَحِيحاً مَحْضاً، لاعِوَجَ فِيهِ، وَلابِدْعَةَ
جدید، تر و تازہ اور صحیح و خالص ہو کر سامنے آئے جس میں نہ کوئی کجی ہو نہ کوئی بدعت ہو، ان کے
مَعَهُ، حَتّٰى تُنِيرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِيرانَ الْكُفْرِ، وَتُظْهِرَ بِهِ مَعاقِدَ الْحَقِّ،
عدل سے ظلم کی تاریکیوں کو دور کر دے اور کفر کی آگ کو بجھا دے، حق کے پیمان کو روشن کر دے
وَمَجْهُولَ الْعَدْلِ، وَتُوضِحَ بِهِ مُشْكِلاتِ الْحُكْمِ. اَللّٰهُمَّ وَانَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي
اور ورنا معلوم عدل کو نمایاں کر دے، اور ان کے ذریعہ احکام کی مشکلات کو واضح کر دے۔ پروردگارا! وہ تیرا وہ بندہ ہے جس کو تو نے
اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلٰى عِبادِكَ، وَائْتَمَنْتَهُ
اپنے لئے خالص بنایا ہے اور اپنی مخلوق کے لئے خالص منتخب کیا اور اور اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا اور اپنے غیب کے لئے
عَلٰى غَيْبِكَ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ، وَطَهَّرْتَهُ (مِنَ الرِّجْسِ)،
خالص منتخب کیا ہے، گناہوں سے بچایا ہے، عیب سے الگ رکھا ہے، رجس سے پاکیزہ بنایا ہے،

وَصَرَّفْتَهُ عَنِ الدَّنَسِ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الرَّيْبِ. أَللّٰهُمَّ فَإِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَيَوْمَ

اور کثافتوں سے دور رکھا ہے،اور شک وریب سے سالم رکھا ہے ۔پروردگارا!ہم ان کے لئے روز قیامت اور حادثۂ عظیم کے دن گواہی

حُلُوْلِ الطَّامَةِ، أَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ وَلَمْ يَأْتِ حَوْباً،وَلَمْ يَرْتَكِبْ لَكَ مَعْصِيَةً، وَلَمْ يُضَيِّعْ

دیں گے کہ انہوں نے نہ کوئی گناہ کیا ،نہ کوئی معصیت کی ، نہ کوئی غلطی کی اور نہ کسی اطاعت کو ضائع

لَكَ طَاعَةً،وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيضَةً، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيعَةً

کیا ،نہ کسی حرمت کو برباد کیا،نہ کسی فریضہ کو بدلا ہے اور نہ کسی شریعت کو متغیر کیا ہے ،

وَأَنَّهُ الْإِمامُ التَّقِيُّ الْهادِي الْمَهْدِيُّ الطَّاهِرُ النَّقِيُّ الْوَفِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ. أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ

وہ ہادی ہے ،ہدایت یافتہ ہیں،پاکیزہ ہیں،متقی ہیں،پاکیزہ صفات ہیں،پسندیدہ ہیں اور طیب و طاہر ہیں ۔پروردگارا!ان پر

عَلَيْهِ وَعَلى آبائِهِ، وَأَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَوُلْدِهِ، وَأَهْلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ وَجَمِيعِ رَعِيَّتِهِ، مَا

اور ان کے آباء پر درود بھیج ،اور ان کے نفس ،ان کے اہل واولاد،ذریت وامت اور تمام رعیت میں وہ حالات دے دے جس سے ان کی

تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمُمْلَكاتِ كُلِّها، قَرِيبِها وَبَعِيدِها،

آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا نفس مسرور ہو،ان کے تمام ممالک یکجا ہو جائیں ،چاہے قریب ہوں یا بعید،

وَعَزِيزِها وَذَلِيلِها،حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ عَلى كُلِّ باطِلٍ.

عزیز ہوں یا ذلیل تا کہ ان کا حکم ہر حکم پر جاری ہو اور تو ان کے حق کو ہر باطل پر غالب بنا دے ۔

أَللّٰهُمَّ وَاسْلُكْ بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدىٰ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمىٰ، وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطىٰ،

پروردگارا!ہمیں ان کے ہاتھوں ہدایت کے راستہ پر عظیم صراط اور درمیانی راستہ پر چلانا جس کی طرف آگے بڑھ جانے والے پلٹ کر

اَلَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغالِي، وَيَلْحَقُ بِهَا التَّالِي. أَللّٰهُمَّ وَقَوِّنا عَلى طَاعَتِهِ، وَثَبِّتْنا عَلى

آتے ہیں اور پیچھے رہ جانے والے لاحق ہو جاتے ہیں ۔خدایا!ہمیں ان کی اطاعت کی قوت ،ان کے اتباع پر ثبات قدم دینا

مُشَايَعَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنا بِمُتابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ الْقَوّامِينَ بِأَمْرِهِ، اَلصّابِرِينَ مَعَهُ،

اور ان کی پیروی کا شرف دینا ،ہمیں ان کے گروہ میں قرار دینا جو ان کے امر سے قیام کرنے والے ان کے ساتھ صبر کرنے والے اور ان

اَلطّالِبِينَ رِضاكَ بِمُناصَحَتِهِ، حَتّٰى تَحْشُرَنا يَوْمَ الْقِيامَةِ فِي أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ، وَمُقَوِّيَةِ

کے اخلاص سے تیری رضا کے طلبگار رہوں تا کہ روز قیامت ان کے انصار و اعوان اور ان کی سلطنت کو قوت دینے والوں

سُلْطانِهِ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنّا لَكَ خالِصاً

میں محشور کرے۔پروردگارا!محمد و آل محمد پر درود بھیج اس تصور کو ہمارے لئے ہر شک و شبہ اور ریا کاری

مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتّٰى لانَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلانَطْلُبَ بِهِ اِلّا

سے خالص بنا دینا تا کہ ہم تیرے علاوہ کسی غیر پر اعتماد نہ کریں اورتیری رضا کے علاوہ کسی چیز کے طلبگار نہ ہوں

وَجْهَكَ، وَحَتّٰى تُحِلَّنا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ، وَلاتَبْتَلِنا فِي أَمْرِهِ بِالسَّآمَةِ

اور تو ہم کو ان کی منزل تک پہنچا دے اور ان کے ساتھ جنت میں قرار دے دے ،ہر طرح کی کسالت ،

وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَالْفَشَلِ،وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ،

خستگی،سستی سے محفوظ رکھنا،اوران لوگوں میں قرار دے دینا جن کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کرے گا اوراپنے ولی کی نصرت کو باعزت

وَلاتَسْتَبْدِلْ بِنا غَيْرَنا، فَإِنَّ اسْتِبْدالَكَ بِنا غَيْرَنا عَلَيْكَ يَسِيرٌ، وَهُوَ عَلَيْنا كَبِيرٌ،

قرار دے گا اوران کے لئے ہمارا کوئی بدل نہ قرار دینا کہ ہمارے بدلے انہیں کوئی اور دے دینا تیرے لئے آسان ہے لیکن ہمارے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وُلاةِ عُهُودِهِ، وَبَلِّغْهُمْ آمالَهُمْ، وَزِدْ فِي

لئے بہت سخت ہیں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔پروردگارا!ان کے والیان عہد پر رحمت نازل فرما،انہیں ان کی امیدوں تک پہنچا دے،

آجالِهِمْ وَانْصُرْهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ دِينِكَ، وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْواناً

ان سب کوطول عمر عطا فرما،غیرت ونصرت عطا فرمااوراس امر کی تکمیل فرما دے جوان کی طرف منسوب کیا گیا ہے اوران کے ستونوں کو

وَعَلٰى دِينِكَ أَنْصاراً، وَصَلِّ عَلٰى آبائِهِ الطّاهِرِينَ الْأَئِمَّةِ الرّاشِدِينَ .أَللّٰهُمَّ فَإِنَّهُمْ

ثابت بنا دے ،ہمیں ان کے اعوان اور ان کے دین کے انصار میں قرار دے دے کہ یہ سب تیرے کلمات

مَعادِنُ كَلِماتِكَ، وَخُزّانُ عِلْمِكَ، وَوُلاةُ أَمْرِكَ، وَخالِصَتُكَ مِنْ عِبادِكَ،

کے معدن اور تیرے علم کے مخزن ہیں ،اور تیرے امر کے والی اور تیرے بندوں میں تیرے خالص ومخلص ہیں،

وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَوْلِيائُكَ وَسَلائِلُ أَوْلِيائِكَ،وَصَفْوَتُكَ وَأَوْلادُ

اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے اولیاء ہیں اور تیرے اولیاء کی اولادیں اور تیرے برگزیدہ ہیں اور تیرے برگزیدہ افراد

أَصْفِيائِكَ، صَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .أَللّٰهُمَّ وَشُرَكاؤُهُ فِي

کی اولاد ہیں ۔ان سب پر تیرا درود و رحمت اور برکات ہوں۔پروردگارا!جو ان کے امر میں شریک ہیں اور تیری

أَمْرِهِ، وَمُعاوِنُوهُ عَلٰى طَاعَتِكَ، الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمْ حِصْنَهُ وَسِلاَحَهُ وَمَفْزَعَهُ وَأُنْسَهُ،
اطاعت میں ان کے معاون و مددگار ہیں،جنہیں تو نے ان کے لئے ذرہ،اسلحہ ،پناہگاہ اور سبب اُنس ومحبت قرار دیا ہے ،
اَلَّذِيْنَ سَلَوْا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلاَدِ، وَتَجافَوا الْوَطَنَ، وَعَطَّلُوا الْوَثِيْرَ مِنَ الْمِهادِ، قَدْ
جو اپنی آل و اولاد سے جدا ہو گئے اور جنہوں نے اپنا وطن ترک کر دیا اور جنہوں نے آرام و استراحت کے بستر چھوڑ دیئے،اور
رَفَضُوا تِجارَاتِهِمْ، وَأَضَرُّوا بِمَعايِشِهِمْ، وَفُقِدُوا فِي أَنْدِيَتِهِمْ بِغَيْرِ غَيْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ،
جنہوں نے تجارت چھوڑ دی،اور اپنی معیشت کو نقصان پہنچایا، اور اپنے شہروں سے نکلے بغیر گوشہ نشینی اختیار کی اور ان کے کاموں میں ان کی
وَخالَفُوا الْبَعِيْدَ مِمَّنْ عاضَدَهُمْ عَلٰى أَمْرِهِمْ، وَخالَفُوا الْقَرِيْبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وِجْهَتِهِمْ
مدد کرنے والوں سے عہد و پیمان کیا اگر چہ ان سے دوری نسبت تھی،اور انہوں نے اپنی قریبی افراد کی مخالفت کی کہ جنہوں نے انہیں ان
وَائْتَلَفُوا بَعْدَ التَّدابُرِ وَالتَّقاطُعِ فِي دَهْرِهِمْ، وَقَطَعُوا الْأَسْبابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعاجِلِ حُطامٍ
کے مقصد سے روکا،اور جدائی کے بعد اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے دنیا سے کچھ استفادہ کرنے کے دنیاوی اسباب قطع کئے پس
مِنَ الدُّنْيا. فَاجْعَلْهُمُ اللّٰهُمَّ فِي حِرْزِكَ وَفِي ظِلِّ كَنَفِكَ، وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ
پروردگارا!انہیں اپنی حفاظت میں رکھ اور ان پر اپنی رحمت و لطف کا سایہ قائم رکھ،اور ان تیری مخلوق میں سے
إِلَيْهِمْ بِالْعَداوَةِ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَجْزِلْ لَهُمْ مِنْ دَعْوَتِكَ مِنْ كِفايَتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ
ان سے بدی کرنے کا ارادہ رکھے کے شر سے انہیں بچا،اور ان کے لئے اپنی کفایت ،مدد
لَهُمْ، وَتَأْيِيْدِكَ وَنَصْرِكَ إِيّاهُمْ،مٰا تُمِيْنُهُمْ بِهِ عَلٰى طاعَتِكَ، وَأَزْهِقْ بِحَقِّهِمْ باطِلَ
تائید اور نصرت میں اضافہ فرما،جو تیری اطاعت کے لئے ان کی مدد کریں،اور ان کی حقانیت کے وسطہ سے ان لوگوں کے باطل کا بود
مَنْ أَرادَ اِطْفَاءَ نُوْرِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ. وَامْلَأْ بِهِمْ كُلَّ أُفُقٍ مِنَ الْآفاقِ، وَقُطْرٍ
فرما کہ جو تیرے نور کو بجھانا چاہتے ہیں،اور محمد و آل محمد پر درود بھیج اور خدایا!ان کے ذریعہ آفاق کے تمام افق اور دنیا کے اقطار کو
مِنَ الْأَقْطارِ قِسْطاً وَعَدْلاً وَرَحْمَةً وَفَضْلاً وَاشْكُرْ لَهُمْ عَلٰى حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ
عدل وانصاف اور اپنی رحمت وفضل سے بھر دے ،اور اپنے جود وکرم کے برابر اور جس طرح اپنے بندوں میں عدل وانصاف برپا کرنے
وَمٰا مَنَنْتَ بِهِ عَلَى الْقائِمِيْنَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ،وَاذْخَرْ لَهُمْ مِنْ ثَوابِكَ مٰا تَرْفَعُ
سے ان پر احسان فرمایا،اسی طرح ان کا شکر کا اور ان کے لئے اپنا ثواب ذخیرہ فرما کہ جس کے ذریعہ وہ بلند درجات و مرتبہ پر فائز ہو

لَهُمْ بِهِ الدَّرَجاتِ، اِنَّکَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ وَتَحْکُمُ ما تُرِیْدُ، آمِیْنَ رَبَّ الْعالَمِیْنَ۔[1]

سکیں۔ بیشک تو جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسی کا حکم کرتا ہے۔ اے عالمین کے ربّ! اس دعا کو مستجاب فرما۔

سید رضی الدین علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

اس روایت میں دعا کا کچھ ایسا حصہ بھی شامل ہے جو پہلے والی روایت میں نہیں ہے پس اگر باسعادت بننا چاہتے ہیں تو اس دعا کو خدا کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں۔[2]

کفعمیؒ کتاب ''المصباح'' میں یوں فرماتے ہیں: یونس بن عبدالرحمٰن نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کے لئے یہ دعا ''اللّٰهم ادفع عن ولیّک و خلیفتک....'' پڑھنے کا حکم دیا اور اسے ''وهو علینا کبیر'' تک بیان فرمایا اور پھر یہ حصہ نقل کیا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وُلاٰةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، وَبَلِّغْهُمْ اٰمالَهُمْ، وَزِدْ فِي اٰجالِهِم،

پروردگارا! ان کے بعد اپنے عہد کے ولی اور ائمہ پر درود بھیج اور انہیں ان کی آرزوں تک پہنچا دے، اور ان کی عمر میں اضافہ فرما،

وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ، وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدْتَ اِلَیْهِمْ مِنْ أَمْرِکَ لَهُمْ، وَثَبِّتْ دَعائِمَهُمْ، وَاجْعَلْنا

اور ان کی نصرت میں تقویت دے اور اپنے دین سے ان کے لئے جو کچھ مربوط کیا اسے کامل فرما، اور ان کی جڑوں کو استوار و ثابت فرما

لَهُمْ أَعْواناً، وَعَلٰی دِیْنِکَ أَنْصاراً، فَاِنَّهُمْ مَعادِنُ کَلِماتِکَ، وَخُزّانُ عِلْمِکَ،

اور ہمیں ان کے لئے اعوان اور ان کے دین کے لئے مددگار قرار دے۔ بیشک وہ تیرے کلمات کے معادن اور تیرے علم کے خزینہ دار ہیں،

وَأَرْکانُ تَوْحِیْدِکَ، وَدَعائِمُ دِیْنِکَ، وَوُلاٰةُ أَمْرِکَ، وَخالِصَتُکَ مِنْ عِبادِکَ،

اور تیری توحید کے ارکان اور تیرے دین کے کی جڑیں اور تیرے امر کے ولی و سرپرست ہیں، اور تیرے بندوں میں سے خالص ہیں،

وَصَفْوَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ، وَأَوْلِیاؤُکَ وَسَلاٰئِلُ أَوْلِیائِکَ، وَصَفْوَةُ أَوْلاٰدِ نَبِیِّکَ،

اور تیرے بندوں میں سے برگزیدہ ہو اور تیرے اولیاء اور تیرے اولیاء کے فرزند، اور تیرے نبی کی برگزیدہ اولاد ہیں۔ ان پر

وَالسَّلامُ عَلَیْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ۔[3]

خدا کا درود و سلام اور رحمت و برکت ہو۔

۱۔ جمال الأسبوع: ۳۱۰ و ۳۱۴ ۲۔ بحار الأنوار: ۱۰۲/۱۱۵

﴿۵﴾

غیبت کے زمانے میں دعائے معرفت

سید علی بن طاؤوسؒ اپنی گرانقدر کتاب ''جمال الاُسبوع'' میں فرماتے ہیں:

یہ حضرت امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دوسری دعا ہے اور اس دعا کو ترک نہیں کرنا چاہئے اگرچہ ہم نے جمعہ کے دن عصر کی تعقیبات میں جو کچھ بیان کیا، وہ کسی عذر کی وجہ سے ترک ہو جائے۔ لیکن اسے پڑھنے میں کوتاہی نہ کریں۔ اس میں سرور از ہے کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس سے آشنا فرمایا ہے پس اس پر اعتماد کرو اور اسے انجام دو۔

یہ دعا محمد بن ہمام سے دو طریقوں سے روایت ہوئی ہے اور وہ کہتے ہیں: یہ دعا شیخ ابوعمر وعَمری ؒ نے مجھے املاء کی اور اسے پڑھنے کا حکم دیا اور یہ قائم آل محمد علیہم السلام کے زمانہ غیبت کی دعا ہے:

أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ، وَلَمْ أَعْرِفْ

پروردگارا! مجھے اپنے نفس معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے نفس کی معرفت عطا نہ کی تو میں تجھے پہچان نہیں سکوں گا اور نہ

رَسُوْلَكَ. أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ لَمْ أَعْرِفْ

تیرے رسول کو پہچان سکوں گا۔ پروردگارا! مجھے اپنی رسول کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا نہ کی تو میں

حُجَّتَكَ. أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِي.

تیری حجت کو نہیں پہچان سکوں گا۔ پروردگارا! مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر میں نے تیری حجت کو نہ پہچانا تو میں اپنے دین

أَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي. أَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي لِوَلَايَةِ

سے گمراہ ہو جاؤں گا۔ پروردگارا! مجھے جاہلیت کی موت سے نہ مارنا اور میری ہدایت کرنے کے بعد میرے دل کو منحرف نہ کرنا۔

مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَيَّ مِنْ وُلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى

پروردگارا! جس طرح تو نے میری ان (ہستیوں) کی ولایت و محبت کی طرف رہنمائی فرمائی کہ جن کی اطاعت مجھ پر واجب فرمائی یعنی

وَالِيَتُ وُلاٰةَ أَمْرِكَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيّاً
تیرے رسول گرامی کے بعد تیرے امر کے سرپرست کران پر اوران کی آل پر درود ہو جن اپنی خلافت کے حقیقی صاحب اور تیرے امر
وَمُحَمَّداً وَجَعْفَراً وَمُوْسٰى وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ
کے ولی یعنی امیر المومنین علی بن ابی طالب اور حسن وحسین اور علی ومحمد اور جعفر وموسیٰ اور علی ومحمد اور علی وحسن اور حجت قائم مہدی کو دوست
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلٰى دِيْنِكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ، وَلَيِّنْ
رکھوں کران سب پر آپ کا درود ہو۔ پروردگارا! مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور اپنی اطاعت پر گامزن رکھ اور مجھے اپنے ولی کے امر
قَلْبِي لِوَلِيِّ أَمْرِكَ، وَعَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ، وَثَبِّتْنِي عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ
کی اطاعت پر ثابت رکھ کہ جنہیں تو نے اپنے بندوں میں سے پنہان رکھا اور وہ تیرے اذن سے تیری مخلوق میں سے پنہان ہو گئے اور
الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ،فَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ،وَأَمْرَكَ يَنْتَظِرُ، وَأَنْتَ الْعَالِمُ
تیرے امر کے منتظر ہیں،اور حالانکہ تو اس وقت سے آگاہ ہے اس کے بغیر کہ کوئی تجھے آگاہ کرے کہ جس میں اپنے ولی کے امر کی
غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيْهِ صَلاٰحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ، فِي الْإِذْنِ لَهُ بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ وَكَشْفِ
اصلاح فرمائی اور جب انہیں اجازت دی کہ وہ اپنے امر کو آشکار کرے اور اپنے اسرار سے پردہ اٹھائے اور مجھے اس پر صبر عطا فرما تا کہ
سِرِّهِ. وَصَبِّرْنِي عَلٰى ذٰلِكَ، حَتّٰى لاٰ أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مٰا أَخَّرْتَ، وَلاٰ تَأْخِيْرَ مٰا عَجَّلْتَ،
میں اس چیز میں تعجیل طلب نہ کروں کہ جس میں تو تاخیر چاہتا ہے، اور نہ اس چیز میں تاخیر طلب کروں کہ جس میں تو تعجیل چاہتا ہے،
وَلاٰ أَكْشِفَ عَمّٰا سَتَرْتَ، وَلاٰ أَبْحَثَ عَمّٰا كَتَمْتَ، وَلاٰ أُنَازِعَكَ فِي تَدْبِيْرِكَ، وَلاٰ
اور اس چیز سے پردہ نہ اٹھاؤں جسے تو نے پنہان کیا ہے،اور اس چیز کے بارے میں بحث نہ کروں جسے تو نے پوشیدہ کیا،اور تیری تدبیر
أَقُوْلَ لِمَ وَكَيْفَ وَمٰا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لاٰيَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ، وَأُفَوِّضُ
میں تجھ سے نزاع نہ کروں،اور تیرے ارادہ کے مقابلہ میں چوں چرا نہ کروں،اور یہ نہ کہوں کہ کیوں صاحب امر ظہور نہیں کرتے حالانکہ
أُمُوْرِي كُلَّهٰا إِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظٰاهِراً نَافِذَ الْأَمْرِ، مَعَ
زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہے؟ (بلکہ) تمام امور تیرے ہی سپرد کرتا ہوں۔ پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے صاحب امر کا
عِلْمِي بِأَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ، وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ، وَالْمَشِيَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ
جمال مجھ پر آشکار فرما حالانکہ تیرا امر نافذ ہے،اور میں جانتا ہوں کہ سلطنت وقدرت اور برہان وودلیل اور مشیت وتوانائی اور قوت تیرے

فَافْعَلْ ذٰلِکَ بِي وَبِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى وَلِيِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ،

لئے ہی ہے۔پس مجھ پر اور تمام مؤمنین پر یہ لطف فرما تا کہ تیرے ولی کو دیکھ سکیں کہ ان پر اور ان کی آل پر درود ہو،

ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ، وَاضِحَ الدَّلَالَةِ، هَادِياً مِنَ الضَّلَالَةِ، شَافِياً مِنَ الْجَهَالَةِ، وَأَبْرِزْ يَا رَبِّ

جب کہ ان کی ظاہر گفتار ،واضح دلالت،گمراہی میں ہدایت کرنے والے اور جہالت سے نجات حاصل کروں۔پروردگارا!ان کے

مُشَاهَدَتَهُ، وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ، وَأَقِمْنَا بِخِدْمَتِهِ، وَتَوَفَّنَا

مشاہدہ کو آشکار فرما،ان کے قواعد کو محکم فرما،اور ہمیں ان میں سے قرار دے کہ جن کی آنکھیں ان کی دید سے منور ہو جائیں اور ہمیں ان

عَلٰى مِلَّتِهٖ،وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهٖ .اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَذَرَأْتَ

کی خدمت میں قائم رکھا،اور ان کے آئین وملت پر موت دے،اور ہمیں ان کے گروہ میں محشور فرما۔پروردگارا!انہیں اپنی تمام مخلوق کے

وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ،وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَمِنْ

شر سے نجات دے جنہیں تو نے وجود عطا کیا،جنہیں تو نے خلق کیا اور صورت عطا کی۔پروردگارا!ان کی سامنے سے پشت سے،دائیں و

فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ،بِحِفْظِکَ الَّذِي لَايَضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهٖ، وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَکَ

بائیں طرف سے،اوپر اور نیچے سے ان کی حفاظت فرما ایسی حفاظت کر جسے تو کسی کی ایسی حفاظت کرے تو وہ ضائع نہیں ہوتا اور ان،

وَوَصِيَّ رَسُوْلِکَ عَلَيْهِمَ السَّلَامُ .اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِي عُمُرِهٖ، وَزِدْ فِي أَجَلِهٖ، وَأَعِنْهُ عَلٰى مَا

کے وجود کی حفاظت سے اپنے پیغمبر اور اپنے پیغمبر کے وصی کی حفاظت فرما کہ ان پر درود وسلام ہو۔پروردگارا!ان کی عمر کو طولانی فرما اور

وَلَّيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ، وَزِدْ فِي كَرَامَتِکَ لَهُ، فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَالْقَائِمُ الْمُهْتَدِي،

ان کی زندگی کی مدت میں اضافہ فرما اور انہیں عنایت کی گئی ولایت وحکومت میں ان کی مدد فرما اور ان کی کرامت میں اضافہ فرما کیونکہ وہ

اَلطَّاهِرُ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُوْرُ الْمُجْتَهِدُ .اَللّٰهُمَّ وَلَاتَسْلُبْنَا

ہادی ومہدی اور ہدایت کے لئے قیام کرنے والے ہیں،طاہر،تقی،زکی،نقی ۔رضی،مرضی،صابر،شکور اور مجتہد ہیں۔پروردگارا!ان کے

الْيَقِيْنَ لِطُوْلِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهٖ،وَانْقِطَاعِ خَبَرِهٖ عَنَّا،وَلَاتُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ، وَالْإِيْمَانَ

زمانہ غیبت کے طولانی ہونے کی وجہ سے اور ہم سے ان کی خبر کے منقطع ہونے سے ہمارے یقین کو زائل نہ فرما،اور ان کی یاد اور انتظار

بِهٖ،وَقُوَّةَ الْيَقِيْنِ فِي ظُهُوْرِهٖ، وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلٰوةَ عَلَيْهِ، حَتّٰى لَايُقَنِّطَنَا طُوْلُ غَيْبَتِهٖ مِنْ

اور ان پر ایمان کو ہم سے سلب نہ کر اور ان کے ظہور کے یقین اور ان کے لئے دعا اور ان پر درود حتی ان کے زمانہ غیبت کے طولانی

(ظُهُورِهِ وَ) قِيامِهِ، وَيَكُونَ يَقِينُنا فِي ذٰلِكَ كَيَقِينِنا فِي قِيامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہونے سے ہمیں ان کے ظہور اور قیام برحق سے ناامید نہ فرما، اور ان کے قیام وظہور کے سلسلہ میں ہمارے یقین کو پیغمبر خدا ان پر اور ان

وَآلِهِ، وَما جاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ. وَقَوِّ قُلُوبَنا عَلَى الْإِيمانِ بِهِ، حَتّٰى تَسْلُكَ

کی آل پر خدا کا درود ہو، کے قیام کے یقین اور ان پر نازل ہونے والی وحی و یقین اور تیری تنزیل کے یقین کی مانند قرار دے۔ ہمارے

بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدىٰ وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمىٰ، وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطىٰ، وَقَوِّنا عَلى طاعَتِهِ

قلوب کو ان پر ایمان سے تقویت دے تا کہ ان کے دست مبارک سے راہ ہدایت و شاہراہ روشن اور معتدل راہ کو طے کریں۔ اور ہمیں ان

وَثَبِّتْنا عَلى مُتابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ وَأَعْوانِهِ وَأَنْصارِهِ، وَالرّاضِينَ بِفِعْلِهِ، وَلاتَسْلُبْنا

کی اطاعت کی قوت دے، اور ان کی پیروی پر ثابت قدم رکھ اور ہمیں ان کے گروہ اور ان کے اعوان و انصار اور ان کے کام پر راضی

ذٰلِكَ فِي حَياتِنا وَلا عِنْدَ وَفاتِنا، حَتّٰى تَتَوَفّانا وَنَحْنُ عَلى ذٰلِكَ لا شاكِّينَ وَلا ناكِثِينَ

رہنے والوں میں سے قرار دے، اور ہماری زندگی و موت میں ہم سے یہ ایمان و عقیدہ سلب نہ فرما، حتی ہمیں اس حال میں موت دینا کہ

وَلا مُرْتابِينَ وَلا مُكَذِّبِينَ. اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ ناصِرِيهِ، وَاخْذُلْ

کسی شک و تردید میں دچار نہ ہوں، اور نہ ناکثین میں سے ہوں، نہ مرتابین اور نہ ہی مکذبین۔ پروردگارا! ان کے فرج میں تعجیل فرما اور

خاذِلِيهِ، وَدَمْدِمْ عَلىٰ مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ

اپنی نصرت سے ان کی تائید فرما، ان کے ناصرین کی نصرت فرما، اور انہیں چھوڑنے والوں کو ذلیل و خوار کر، اور جو ان کے سامنے جنگ

وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ، وَانْعَشْ بِهِ الْبِلادَ، وَاقْتُلْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرَةِ،

کے لئے کھڑا ہو اس کی تکذیب فرما، ان کے ذریعہ حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو موت دے، اور ان کے ذریعہ اپنے مؤمن بندوں کو ذلت سے نجات

وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ، وَذَلِّلْ (بِهِ) الْجَبّارِينَ وَالْكافِرِينَ. وَأَبِرْ بِهِ الْمُنافِقِينَ

دے، ان کے وجود سے شہروں کو آباد کر، اور کافر سرکشوں کو ان کے ذریعہ ہلاک فرما، اور گمراہوں کے سربراہوں کو ان کے ذریعہ نابود فرما، اور

وَالنّاكِثِينَ، وَجَمِيعِ الْمُخالِفِينَ وَالْمُلْحِدِينَ، فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها

ان کے ذریعہ جابروں اور کافروں کو ذلیل فرما، اور تمام منافقین و ناکثین اور تمام مخالفین و ملحدین کو ذلیل فرما، دنیا کے مشرق و مغرب میں، خشکی

وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَتّٰى لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً، وَلاتُبْقِيَ لَهُمْ آثاراً، وَطَهِّرْ مِنْهُمْ

اور دریا میں، پہاڑوں اور میدانوں میں حتی کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے اور نہ ان کے کوئی آثار باقی رہیں، اور ان اپنے شہروں کو ان

بِلادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ عِبادِكَ. وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ، وَأَصْلِحْ بِهِ

کے وجود سے پاک کردے، اوران کی ہلاکت سے اپنے بندوں کے سینوں کو شفا دے، اور جو کچھ ان کے دین سے محو ہوگیا ہے اسے ان کے وسیلہ

مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ، حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً

سے زندہ کر، اوران کے ذریعہ اپنے تبدیل شدہ احکام اور تغییر شدہ سنت کی اصلاح فرما تا کہ تیرا دین ان کے مبارک ہاتھوں سے تازہ وجدید

جَدِيْداً صَحِيْحاً لا عِوَجَ فِيْهِ، وَلا بِدْعَةَ مَعَهُ، حَتّٰى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيْرَانَ الْكَافِرِيْنَ، فَإِنَّهُ

اور صحیح صورت میں ظاہر ہو کہ جس میں کوئی کجی نہ ہو، اور جس میں کوئی بدعت نہ ہوتا کہ عدل وانصاف سے کافروں کے فتنوں کی آگ بجھ جائے،

عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ،

کیونکہ وہ تیرا مخلص ہے جسے تو نے اپنے لئے خالص کیا، اور جسے تو نے اپنے دین کی نصرت کے لئے پسند کیا، اور اپنے علم سے انہیں منتخب

وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ، وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوْبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ،

کیا، اور انہیں گناہوں سے معصوم بنایا، اور انہیں برائیوں سے دور رکھا، اور انہیں غیب سے مطلع کیا، اور ان پر اپنی نعمتوں کی فراوانی

وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ، وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبائِهِ الْأَئِمَّةِ الطّاهِرِيْنَ

کی، اور انہیں رجس وپلیدی سے پاک رکھا اور انہیں ہر قسم کی گندگی سے پاکیزہ رکھا۔ پروردگارا! پس ان پر اور ان کے ائمہ طاہرین آباء

وَعَلٰى شِيْعَتِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمالِهِمْ أَفْضَلَ ما يَأْمُلُوْنَ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ مِنّا

پر اور ان کے نیک شیعوں پر درود بھیج، اور انہیں ان کی امید سے زیادہ ان کی آرزوؤں تک پہنچا دے، اور ہماری اس دعا کو ہر شک وشبہ

خالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتّٰى لا نُرِيْدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلا نَطْلُبَ بِهِ

اور ریا وسمعہ سے خالص قرار دے تا کہ تیرے سوا کسی کا ارادہ نہ کریں اور ہم تیرے سوا کسی سے یہ امر طلب نہ کریں۔ پروردگارا! ہم تجھ

إِلّا وَجْهَكَ. اَللّٰهُمَّ إِنّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنا، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنا، وَشِدَّةَ الزَّمانِ عَلَيْنا،

سے اپنے پیغمبر کے فقدان اور اپنے ولی کی غیبت، اور اپنے زمانے کی سختیوں، اور مختلف فتنوں کے واقع ہونے، اور اپنے دشمنوں کے

وَوُقُوْعَ الْفِتَنِ بِنا، وَتَظاهُرَ الْأَعْداءِ (عَلَيْنا)، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَقِلَّةَ عَدَدِنا. اَللّٰهُمَّ فَفَرِّجْ

ظاہر ہونے اور اپنے دشمنوں کی کثرت اور اپنی تعداد کی قلت شکایت کرتے ہیں۔ پروردگارا! اپنی جانب سے فتح وکشائش کے ذریعہ ہمیں

ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَنَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ، وَإِمامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ، إِلٰهَ الْحَقِّ (آمِيْنَ)

ان غم وامندوہ سے جلد نجات دے، اور ہمیں باعزت نصرت اور عادل امام کا ظہور نصیب فرما، اے خدائے برحق! رب العالمین ہماری دعا

رَبَّ الْعالَمِیْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنّا نَسْأَلُکَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِیِّکَ فِي اِظْهارِ عَدْلِکَ فِي عِبادِکَ،
کو مستجاب فرما، پروردگارا! ہم تیری بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ اپنے ولی کو اذن دے تا کہ وہ تیرے بندوں میں تیرے عدل کو آشکار
وَقَتْلِ أَعْدائِکَ فِي بِلادِکَ، حَتّٰی لا تَدَعَ لِلْجَوْرِ یا رَبِّ دِعامَةً اِلّا قَصَمْتَها، وَلا بَقِیَّةً
کرے اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کرے تا کہ ظلم و جور کی کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ اے میرے پروردگار! ان کے تمام
اِلّا أَفْنَیْتَها، وَلا قُوَّةً اِلّا أَوْهَنْتَها، وَلا رُکْناً اِلّا هَدَمْتَهُ، وَلا حَدّاً اِلّا فَلَلْتَهُ، وَلا سِلاحاً
ٹھکانوں کو برباد فرما، ان کے بچاؤ جات کو برباد فرما، اور ان کی قوت کو ختم کر، ان کی بنیادوں کو برباد کر، ان کی تیزی کو بھی کو بے اثر کر، ان کے
اِلّا أَکْلَلْتَهُ، وَلا رایَةً اِلّا نَکَّسْتَها، وَلا شُجاعاً اِلّا قَتَلْتَهُ، وَلا جَیْشاً اِلّا خَذَلْتَهُ. وَاَرْمِهِمْ
اسلحوں کو ناکارہ کر دے، ان کے پرچم کو سرنگوں کر، ان کے تمام بہادروں کو قتل کر، ان کی سپاہ کو شکست دے اور انہیں ذلیل و خوار فرما،
یا رَبِّ بِحَجَرِکَ الدّامِغِ، وَاضْرِبْهُمْ بِسَیْفِکَ الْقاطِعِ، وَبَأْسِکَ الَّذِي لا تَرُدُّهُ عَنِ
اے پروردگار! ان کی طرف نابود کرنے والا پتھر پھینک اور ان پر اپنی قاطع تلوار چلا، اور انہیں ایسے عذاب میں دچار کر کہ جس سے کوئی
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ، وَعَذِّبْ أَعْدائَکَ، وَأَعْدائَ دِیْنِکَ وَأَعْدائَ رَسُوْلِکَ صَلَواتُکَ
مجرم بھی رہائی نہ پا سکے، اپنے اور اپنے دین اور اپنے رسول، کہ ان پر اور ان کی آل پر تیرا درود ہو، کے دشمنوں کو اپنے ولی اور اپنے مؤمن
عَلَیْهِ وَآلِهِ، بِیَدِ وَلِیِّکَ، وَأَیْدِي عِبادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ. أَللّٰهُمَّ اکْفِ وَلِیَّکَ وَحُجَّتَکَ
بندوں کے ہاتھوں سے عذاب دے۔ پروردگارا! اپنی زمین پر اپنے ولی اور حجت کی ان کے دشمنوں کے خوف اور مکاروں کے مکر سے
فِي أَرْضِکَ هَوْلَ عَدُوِّهِ، وَکَیْدَ مَنْ کادَهُ، وَامْکُرْ بِمَنْ مَکَرَ بِهِ، وَاجْعَلْ دائِرَةَ السَّوْءِ
اور ان سے مکر کرنے والوں کے مکر سے کفایت فرما، اور ان کا برا چاہنے والوں کے لئے بدی کا حلقہ قرار دے، اور ان کے وجود
عَلٰی مَنْ أَرادَ بِهِ سُوءاً وَاقْطَعْ عَنْهُمْ مادَّتَهُمْ، وَأَرْعِبْ لَهُ قُلُوْبَهُمْ، وَزَلْزِلْ (لَهُ) أَقْدامَهُمْ
سے ان کے بنیاد کو قطع کر دے، اور ان کے دلوں میں ان کا خوف اور رعبیت طاری فرما اور ان کے قدموں کو متزلزل کر دے، اور انہیں
وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً، وَشَدِّدْ عَلَیْهِمْ عَذابَکَ، وَأَخْزِهِمْ فِي عِبادِکَ، وَالْعَنْهُمْ فِي
اپنے ناگہانی قہر میں بطور آشکار گرفتار فرما، اور ان پر اپنی شدید عذاب فرما، اور انہیں اپنے بندوں میں خوار و ذلیل فرما، اور اپنے شہروں
بِلادِکَ، وَأَسْکِنْهُمْ أَسْفَلَ نارِکَ، وَأَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذابِکَ، وَأَصْلِهِمْ ناراً، وَاحْشُ
میں ان پر لعنت فرما، انہیں جہنم کے پست مقام پر رکھ، اور ان کے اطراف میں اپنے شدید عذاب کا احاطہ فرما، اور انہیں آتش جہنم میں پھینک

قُبُورَ مَوْتاهُمْ ناراً، وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نارِكَ، فَإِنَّهُمْ أَضاعُوا الصَّلوٰةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَواتِ،
دے،اوران کے مردوں کی قبروں کوآگ سے بھردے،اورانہیں آگ وحرارت کامزہ چکھا،کیونکہ انہوں نے نمازکوتباہ کیا،اورشہوات کی
وَأَضَلُّوا عِبادَكَ .اَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ، وَأَرِنا نُورَهُ سَرْمَداً، لا ظُلْمَةَ فِيهِ،
پیروی کی،اورتیرے بندوں کوگمراہ کیا۔پروردگارا!اپنے ولی کےوجودسے قرآن کوزندہ کر،اورہم پر ہمیشہ ان کے نورکی تجلی فرما کہ جس
وَأَحْيِ (بِهِ)الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ، وَاشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ الْهَواءَ الْمُخْتَلِفَةَ
میں کوئی تاریکی نہیں ہے،اوران کے ذریعہ مردہ دلوں کوزندہ کر،اورجلے ہوئے سینوں کوشفادے،ان کی رائے کے ذریعہ مختلف نظریات
عَلَى الْحَقِّ،وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ، وَالْأَحْكامَ الْمُهْمَلَةَ، حَتّٰى لايَبْقىٰ حَقٌّ اِلّا ظَهَرَ
کوحق پرجمع کردے،اوران کے ذریعہ معطل حدودالٰہی اورترک شدہ احکام کوقائم فرماحتی کہ حق باقی نہ رہے مگرظاہر شدہ،عدل باقی نہ
وَلا عَدْلٌ اِلّا زَهَرَ، وَاجْعَلْنا يا رَبِّ مِنْ أَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ،
رہے مگرروشندہ ما ے میرے پروردگارا!ہمیں ان کے اعوان اوران کی حکومت کوتقویت دینے والوں اوران کے امرکی اطاعت وپیروی
وَالرّاضِينَ بِفِعْلِهِ، وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكامِهِ، وَمِمَّنْ لا حاجَةَ بِهِ اِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ،
کرنے والوں،ان کے عمل پر راضی ہونے والوں،اوران کے احکام کوتسلیم کرنے والوں میں سے اوران میں سے قرار دے کہ جنہیں
أَنْتَ يا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذا دَعاكَ، وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ
تیرے بندوں میں تقیہ کرنے کی ضرورت نہ ہو ما ے پروردگارا توہی ہر بلاءوغم کودورکرتا ہے،اورجب مضطرین دعا کریں توان کی دعا
الْعَظِيمِ،فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ فِي أَرْضِكَ ما ضَمِنْتَ لَهُ.
مستجاب کرتا ہے،اورانہیں شدیدغم سے نجات دیتا ہے،پس اپنے ولی کےوجودسے ماراحتی کوودورفرما،اورانہیں اپنی زمین پرا پنا خلیفہ قرار
اَللّٰهُمَّ وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ خُصَماءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ أَعْداءِ آلِ
دے کہ جس طرح تونے اس کی ضمانت دی ہے۔پروردگارا!مجھے آل محمدعلیہم السلام پرغضب کرنے والوں میں سے قرارنہ دے،اور
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ
مجھے آل محمدعلیہم السلام کے دشمنوں میں سے قرارنہ دے،اورمجھے آل محمدعلیہم السلام سے کینہ وخشونت رکھنے والوں میں سے قرارنہ دے،
السَّلامُ، فَاِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِي، وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجِرْنِي .اَللّٰهُمَّ صَلِّ
کیونکہ میں اس امر میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں پس مجھے پناہ دے،اورتجھ سے امان طلب کرتا ہوں پس مجھے امان دے۔پروردگارا!

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَاجْعَلْنِي بِهِمْ فَائِزاً عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَاوَالْآخِرَةِ،وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ،

محمد وآل محمد پر درود بھیج۔ اور ان کے واسطہ مجھے دنیا و آخرت میں کامیاب اور مقربین میں سے قرار دے۔

آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔[1]

اے عالمین کے پروردگار اس دعا کو مستجاب فرما۔

صاحب کتاب ''مکیال المکارم'' لکھتے ہیں: سید علی بن طاؤوسؒ نے ''جمال الأسبوع'' میں مذکورہ دعا ذکر کرتے وقت اسے جمعہ کے دن عصر کی تعقیبات میں پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے لکھتے ہیں: اگر مذکورہ اعمال کو انجام دینے سے معذور ہوں تو آپ کے لئے شائستہ ہے کہ اس دعا کو ہرگز ترک نہ کریں کیونکہ پروردگار نے ہم پر جو فضل کیا ہے اس سے ہم نے اسے پہچانا ہے، پس اس پر اعتماد کرو۔ اور پھر مذکورہ سند کے ساتھ دعا ذکر فرمائی اور یہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ اس دعا کے بارے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے حکم صادر ہوا ہے، البتہ ایسے مطالب نقل کرنا سید بزرگوار کے بلند مرتبہ سے بعید نہیں ہے۔ امید ہے کہ خدا ہمیں اپنی برکات سے بہرہ مند فرمائے۔[2]

﴿۶﴾

غیبت کے زمانے میں دوسری دعا

سید علی بن طاؤوس ''مہج الدعوات'' میں فرماتے ہیں:

اپنی سند کے ساتھ محمد بن احمد جعفی سے روایت کرتا ہوں کہ انہوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام سے حدیث نقل کرنے کے ضمن میں بیان کیا:

۱۔ جمال الأسبوع: ۳۱۵؛ مصباح المتہجد: ۴۱۱؛ مصباح الزائر: ۴۲۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

۲۔ مکیال المکارم: ۸۴/۲

میں نے عرض کیا: آپ کے شیعہ اس زمانہ میں کیا کریں؟

حضرتؑ نے فرمایا: دعا کرو اور فرج کا انتظار کیونکہ تمہارے لئے جلد ہی کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی اور جب وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو خدا کا شکر بجالاؤ اور جو چیزیں ظاہر ہوئیں ہیں انھیں لے لو۔

ہم نے عرض کیا: کون سی دعا پڑھیں؟

حضرت نے فرمایا: اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَرَّفْتَنِي نَفْسَكَ، وَعَرَّفْتَنِي رَسُوْلَكَ، وَعَرَّفْتَنِي مَلاٰئِكَتَكَ

پروردگارا! تو نے مجھے اپنی معرفت عطا کی، اور مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا کی، اور تو نے مجھے اپنے ملائکہ کی معرفت عطا کی،

وَعَرَّفْتَنِي نَبِيَّكَ، وَعَرَّفْتَنِي وُلاٰةَ أَمْرِكَ. اَللّٰهُمَّ لاٰ آخِذَ اِلاّٰ ما أَعْطَيْتَ، وَلاٰ واقِيَ اِلاّٰ

اور تو نے مجھے اپنی نبی کی معرفت عطا کی اور اپنے ولی امر کی معرفت عطا کی۔ پروردگارا! تیری عطا کے علاوہ کوئی عطا نہیں ہے، اور کوئی باز

ما وَقَيْتَ. اَللّٰهُمَّ لاٰتُغَيِّبْنِي عَنْ مَنازِلِ أَوْلِيائِكَ، وَلاٰتُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي. اَللّٰهُمَّ

کرنے والا نہیں مگر جس سے تو باز رکھے۔ پروردگارا! مجھے اپنے اولیاء کے مقام و مرتبہ سے پنہاں نہ رکھنا، اور ہدایت کے بعد میرے دل

اِهْدِنِي لِوِلاٰيَةِ مَنِ افْتَرَضْتَ طاعَتَهُ[1]

کو انحراف میں مبتلا نہ کرنا۔ پروردگارا! ان کی ولایت کی طرف میری رہنمائی فرما کہ جن کی اطاعت مجھ پر واجب قرار دی ہے۔

﴿۷﴾

غیبت کے زمانے میں ایک اور دعا

شیخ کلینیؒ جناب زرارہ سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس کا مضمون یوں ہے: اس کے لئے غیبت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

ہم نے عرض کیا: ایسا کیوں ہے؟

۱۔ مُنتخب الدعوات: ۳۹۵

حضرتؑ نے فرمایا: خوف کی بنا پر (پھر اپنے دست مبارک سے شکم کی طرف اشارہ فرمایا یعنی قتل ہونے کے خوف سے) وہ امام منتظر ہیں کہ جن کا انتظار کیا جائے، وہ ہیں جن کی ولادت کے متعلق لوگ شک وشبہ پیدا کریں گے اور بعض کہیں گے کہ ان کی ابھی تک ولادت نہیں ہوئی ہے اور بعض کہیں گے کہ ان کے والد دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کا کوئی جانشین نہیں رہا اور بعض کہیں گے کہ وہ اپنے والد کی وفات سے دو سال پہلے دنیا میں آئے۔

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگر اس زمانہ میں رہا تو کون سی دعا پڑھوں؟

حضرت نے فرمایا: اس دعا کے ذریعہ خدا کو پکارو۔

أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ أَللّٰهُمَّ

پروردگارا! مجھے اپنے نفس معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے نفس کی معرفت عطا نہ کی تو میں تجھے پہچان نہیں سکوں گا بندلا!

عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْهُ (قَطُّ). أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ،

مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا نہ کی تو میں انہیں پہچان نہیں سکوں گا۔ پروردگارا! مجھے اپنی

فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي.[1]

حجت کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہ کی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

﴿۸﴾

غیبت کے زمانے میں دعائے غریق

سید رضی الدین علی بن طاؤس ؒ "مہج الدعوات" میں عبد اللہ بن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جلد ہی ایک شبہ دامن گیر ہوگا، اس وقت نہ تو کوئی پرچم ہوگا

۱۔ جمال الأسبوع: ۳۱۴

جو تمہیں راستے کی نشاندہی کرے اور نہ ہی کوئی امام ہوگا جو تمہاری ہدایت کرے، اس زمانے میں کوئی نجات نہ پائے گا مگر یہ کہ دعائے غریق پڑھے۔

میں نے عرض کیا: دعائے غریق کون سی دعا ہے؟ فرمایا: کہو:

''یا اَللّٰہُ یا رَحمٰانُ یا رَحِیمُ، یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ''

اے اللہ! اے مہربان! اے بخشنے والے! اے دلوں کو تبدیل کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

میں نے عرض کیا:

''یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ''

اے دلوں اور آنکھوں کو تبدیل کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

پھر آپ نے فرمایا: خداوند عالم دلوں اور آنکھوں کو تبدیل کرنے والا ہے لیکن جس طرح ہم کہتے ہیں ویسے کہو: ''یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ''

سید بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: شاید ''اَبصار'' کے بارے میں آنحضرتؑ کے فرمان سے یہ مراد ہو کہ قیامت کے دن خوف و ہراس اور اس کی شدت کی وجہ سے آنکھیں اور قلوب دگرگوں ہو جائیں گے لیکن غیبت کے زمانے میں صرف دل دگرگوں ہوں گے نہ کہ آنکھیں۔[1]

﴿۹﴾

غیبت کے زمانے سے مناسب دعا

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: میں نے عالم خواب میں کسی کو دیکھا کہ جس نے ہمیں ایک دعا تعلیم فرمائی جسے غیبت کے زمانے میں پڑھنا مناسب ہے اور اس دعا کے الفاظ یوں تھے:

۱۔ مہج الدعوات: ۳۹۶

يا مَنْ فَضَّلَ آلَ إبْراهِيمَ وَآلَ إسْرائِيلَ عَلَى الْعالَمِينَ بِاخْتِيارِهِ،وَأَظْهَرَ فِي مَلَكُوتِ

اے وہ (ذات) جس نے اپنے اختیار و انتخاب سے آل ابراہیم و آل اسرائیل کو عالمین پر برتری دی،اور آسمانوں کی

مَلَكُوتِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ عِزَّةَ اقْتِدارِهِ، وَأَوْدَعَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بلندیوں اور زمین پر اپنی عزت و اقتدار آشکار فرمایا،اور محمدؐ اور آپ کی پاک اہلبیت،خدا کا درود ہو محمدؐ آپ کی آل پر،کو اپنے اسرار کی

وَأَهْلَ بَيْتِهِ غَرائِبَ أَسْرارِهِ، (صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ)، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَعْوانِ حُجَّتِكَ

تشریح بطور امانت عطا کی۔(محمد و آل محمد پر درود بھیج)اور اور مجھے اپنے بندوں پر اپنی حجت کے

عَلى عِبادِكَ وَأَنْصارِهِ.[1]

اعوان وانصار میں سے قرار دے۔

﴿۱۰﴾

آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کی دعا

کتاب ''سلاح المؤمنین'' میں اس دعا کو آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کے لئے نقل کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ،(يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ اسے سات مرتبہ پڑھیں)

پروردگارا!محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ان کے سکون میں تعجیل فرما۔(اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے)

اَللّٰهُمَّ عُمَّ أَعْداءَ آلِ نَبِيِّكَ وَظالِمِيهِمْ وَأَعْداءَ شِيعَتِهِمْ، وَأَعْداءَ مَوالِيهِمْ

پروردگارا!اپنے نبی کی آل کے دشمنوں اور ان پر ظلم کرنے والوں اور ان کے شیعوں کے دشمنوں اور ان کے موالیوں کے دشمنوں

۱۔مفاتیح الجنان:۳۹۲،بحار الأنوار:۹۵/۳۳۲،النجم الثاقب:۲/۴۸۲

بِالشَّرِّ عَمّاً، وَطُمَّهُمْ بِالشَّرِّ طَمّاً، وَاطْرُقْهُمْ بِلَيْلَةٍ لا أُخْتَ لَهَا، وَسَاعَةٍ لا مَنْجَى مِنْهَا،

کے سروں پر بدی و بدبختی نازل کر، جو ان پر پھیل جائے، اور ایک رات میں انہیں درہم برہم کر دے کہ جس کی کوئی نظیر نہ ہو اور ایک ساعت

وَانْتَقِمْ مِنْهُمُ انْتِقَاماً عَاجِلاً، وَأَحْرِقْ قُلُوبَهُمْ بِنَارِ غَضَبِكَ. اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ،

میں انہیں فنا کر دے کہ ان کے لئے کوئی نجات کی جگہ نہ ہو اور جلد ان سے انتقام لے اور ان کے دلوں کو اپنے غضب کی آگ سے جلا دے

وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَقَلِّبْ تَدْبِيرَهُمْ، وَنَكِّسْ أَعْلامَهُمْ، وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ، وَقَرِّبْ آجَالَهُمْ،

خدایا! ان کے اجتماع کو پراکندہ کر، ان کے گروہ کو متفرق کر، ان کی تدبیر کو تبدیل کر دے، اور ان کے پرچموں کو سرنگوں کر، اور ان کی جڑوں

وَأَلْقِ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَاجْعَلْنَا مِنْ بَيْنِهِمْ سَالِمِينَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ. اَللّٰهُمَّ أَلْقِ

کو اکھاڑ دے، اور ان کے زمانہ مرگ میں جلدی کر، اور ان کی سختیاں انہی میں ڈال دے، اور ہمیں ان کے درمیان سالم رکھ، اور انہیں

الْأَوْجَاعَ وَالْأَسْقَامَ فِي أَبْدَانِهِمْ، وَضَيِّقْ مَسَالِكَهُمْ، وَاسْلُبْهُمْ مَسَالِكَهُمْ، وَحَيِّرْهُمْ فِي

صاحب قدرت و مقتدر کی طرح گرفتار کر۔ پروردگارا! ان کے بدن میں درد و بیماری مسلط فرما، ان کی راہیں تنگ کر دے، ان کے تسلط سے

سُبُلِهِمْ، وَاقْطَعْ عَنْهُمُ الْمَدَدَ، وَانْقُصْ مِنْهُمُ الْعَدَدَ. اَللّٰهُمَّ وَاحْفَظْ مَوَالِيَ آلِ بَيْتِ

نکال دے، اور ان کی راہیں اور چالیں بدل دے، اور انہیں سرگردان فرما، اور ان کی کمک رسانی کو قطع کر اور ان کی تعداد کم کر دے۔

نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ مِنْ شُرُورِهِمْ، وَسَلِّمْهُمْ مِنْ مَكْرِهِمْ، وَخُدَعِهِمْ وَضُرِّهِمْ،

پروردگارا! اپنے رسول کی اہلبیت علیہم السلام کے محبوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھ اور انہیں ان کے مکر، چال بازی اور فریب سے سالم رکھ،

وَانْصُرْهُمْ عَلَيْهِمْ بِنَصْرِكَ، وَاجْمَعْ كَلِمَتَهُمْ، وَأَلِّفْ جَمْعَهُمْ، وَدَبِّرْ أَمْرَهُمْ،

اور انہیں اپنی مدد سے ان پر کامیاب فرما، اور ان کے درمیان وحدت پیدا فرما، اور ان کے گروہ کو اکٹھا فرما، اور ان کے امور کی تدبیر فرما،

وَعَرِّفْهُمْ مَا يَجْهَلُونَ، وَعَلِّمْهُمْ مَا لا يَعْلَمُونَ، وَبَصِّرْهُمْ مَا لا يُبْصِرُونَ، وَأَعْلِ

اور وہ جس چیز سے آشنا نہیں ہیں انہیں اس سے آشنا فرما، اور انہیں جو چیز معلوم نہیں ہے وہ سکھا دے، اور وہ دکھا دے کہ جسے وہ نہیں

كَلِمَتَهُمْ، وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا، وَاجْعَلْ كَلِمَةَ الْأَعْدَاءِ السُّفْلَى.[1]

دیکھتے اور ان کے حکم و ارادہ کو اعلیٰ فرما، اور انہیں برتر فرما، اور ان کے دشمنوں کے حکم و ارادہ کو پست فرما۔

۱۔ سلاح المؤمنین: ۵۹

﴿۱۱﴾

دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا

سید علی بن طاووسؒ نے یہ دعا کتاب ''مہج الدعوات'' میں ہمارے مولا امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ ظُلْمَ عِبادِکَ قَدْ تَمَکَّنَ فِي بِلادِکَ حَتّٰى أَماتَ الْعَدْلَ، وَقَطَعَ السُّبُلَ،

پروردگارا! تیرے بندوں کا ظلم وستم پوری زمین پر تنا ہو گیا ہے حتی کہ عدل کو مار دیا گیا ہے ہدایت کے راستوں کو قطع کر دیا ہے۔

وَمَحَقَ الْحَقَّ، وَأَبْطَلَ الصِّدْقَ، وَأَخْفَى الْبِرَّ، وَأَظْهَرَ الشَّرَّ، وَأَخْمَدَ التُّقٰوىٰ، وَأَزالَ

حق کو زائل کر دیا گیا، صدق کو نابود کر دیا گیا، خیر و نیکی کو مخفی کر دیا گیا، اور شر کو آشکار کر دیا گیا، نور تقویٰ کو بجھا دیا گیا، اور ہدایت کو نابود کر دیا

الْهُدىٰ، وَأَزاحَ الْخَيْرَ، وَأَثْبَتَ الضَّيْرَ، وَأَنْمَى الْفَسادَ، وَقَوَّى الْعِنادَ، وَبَسَطَ الْجَوْرَ،

گیا، خیر و برکت کو پچھوڑ دیا گیا، اور کجی کو ثابت کر دیا گیا، اور فساد و تباہی رشد و نمو پا گئی، دشمنی قوی ہو گئی، اور ظلم و جور پھیل گیا، اور حد سے

وَعَدَى الطَّوْرَ. أَللّٰهُمَّ يا رَبِّ لايَكْشِفُ ذٰلِکَ إِلّا سُلْطانُکَ، وَلا يُجِيرُ مِنْهُ إِلّا

تجاوز کر گیا۔ پروردگارا! اے عالمین کے رب! تیری قدرت وسلطنت کے علاوہ کوئی چیز انہیں برطرف نہیں کر سکتی، اور تیرے لطف کے

امْتِنانُکَ. أَللّٰهُمَّ رَبَّ فَابِرِ الظُّلَمِ، وَبُتَّ حِبالَ الْغَشَمِ، وَأَخْمِدْ سَوْقَ الْمُنْكَرِ، وَأَعِزَّ

سوا کوئی بھی لوگوں کو ان سے نجات نہیں دلا سکتا۔ پروردگارا! ظلم وستم کی جڑوں کاٹ دے، اور ستم کی رسیوں کو پارہ پارہ کر دے، اور شر وبدی کا

مَنْ عَنْهُ يَنْزَجِرُ، وَاحْصُدْ شائِفَةَ أَهْلِ الْجَوْرِ، وَأَلْبِسْهُمُ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَعَجِّلْ

باز ار بند کر دے اور ان سے نفرت کرنے والوں کو عزیز رکھ، اور اہل ظلم کی جڑوں کو جڑ سے اکھاڑ دے، اور نعمتوں کی فراوانی کے بعد انہیں کمی و

اللّٰهُمَّ إِلَيْهِمُ الْبَيّاتَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمُ الْمَثُلاتِ، وَأَمِتْ حَياةَ الْمُنْكَرِ لِيُؤْمَنَ الْمَخُوفُ،

نقصان سے دوچار فرما۔ پروردگارا! ان پر حملہ و شب خون مارنے اور ان کی غفلت میں جلدی کر، اور ان پر سخت عذاب نازل کر، بدی وبدکاروں

وَيَسْكُنَ الْمَلْهُوفُ، وَيَثْبَعَ الْجائِعُ، وَيَحْفَظَ الضّائِعُ، وَيَأْوِي الطَّرِيدُ، وَيَعُودَ

کو مار دے تا کہ ان کے ہاتھوں خوف کی زندگی گذارنے والوں کو راحت نصیب ہو اور دل جلے وغمگین انسانوں کو آرام میسر آئے، بھوکے سیر

الشَّرِيدُ، وَيُغْنِيَ الْفَقِيرُ، وَيُجَارُ الْمُسْتَجِيرُ، وَيُوَقَّرَ الْكَبِيرُ، وَيُرْحَمَ الصَّغِيرُ، وَيُعَزَّ

ہوں، اور بیتابی کا شکار ہونے والی چیزیں محفوظ رہیں، اور تنہا افراد کو سہارا ملے، اور آوارہ واپس آجائیں، اور فقر اغنی ہو جائیں اور ارمان طلب

الْمَظْلُومُ، وَيُذَلَّ الظَّالِمُ، وَيُفَرَّجَ الْمَغْمُومُ، وَتَنْفَرِجَ الْغَمَّاءُ، وَتَسْكُنَ الدَّهْمَاءُ،

کرنے والوں کو امان ملے، بوڑھوں کو عزت ملے اور بچوں پر رحم کیا جائے، اور مظلوم عزیز ہوں اور ظالم ذلیل وخوار ہو، اور غمگین انسانوں کا غم

وَيَمُوتَ الْاِخْتِلَافُ، وَيَعْلُوَ الْعِلْمُ، وَيَشْمَلَ السِّلْمُ، وَيُجْمَعَ الشَّتَاتُ، وَيَقْوَى الْاِيْمَانُ

دور ہو، مشکلات کو راحت ملے، شورش کو تسکین ملے اور اختلافات ختم ہوں، اور علم برتر ہو، اور صلح و آشتی کا بول بالا ہو، تفرقہ اتحاد میں بدل جائے

وَيُتْلَى الْقُرْآنُ، اِنَّكَ أَنْتَ الدَّيَّانُ الْمُنْعِمُ الْمَنَّانُ۔[1]

اور ایمان قوی ہو، اور قرآن کی تلاوت ہو، بیشک تو پاداش و روزی دینے والا اور بہت احسان کرنے والا ہے۔

﴿۱۲﴾

دجّال کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا

معاذ بن جبل سے روایت ہوئی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن رسول اکرمؐ نے مجھے عبداللہ بن سلام کی طرف بھیجا جب کہ آپ کے پاس کچھ اصحاب بھی تشریف فرما تھے۔ عبداللہ بن سلام پیغمبر اکرمؐ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا:

اے عبداللہ! مجھے ان دس کلمات کے بارے میں بتاؤ کہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو خدا نے انہیں وہ دس کلمے تعلیم فرمائے، کیا وہ کلمات توریت میں موجود ہیں؟

عبداللہ نے کہا: اے رسول خدا! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ پر ان دس کلمات کے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ ہمیں ان کلمات کو پڑھنے کے ثواب کے بارے میں توریت میں ذکر ملا ہے لیکن وہ کلمات نہیں ملے اور وہ دس دعائیں تھیں کہ ان سب میں خدا کے اسم اعظم تھے۔

۱۔ مہج الدعوات: ۳۱۵

رسول اکرمؐ نے فرمایا: کیا خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ کلمات تعلیم فرمائے؟

عنداللہ نے فرمایا: خدا نے یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوا کسی کو تعلیم نہیں فرمائے۔

رسول خداؐ نے فرمایا: توریت میں اس کا ثواب کس طرح بیان ہوا ہے؟

عبداللہ نے کہا: اے رسول خداؐ! کون اس کا ثواب بیان کرسکتا ہے لیکن میں نے توریت میں لکھا ہوا دیکھا:

کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ پروردگار نے اس پر احسان کیا ہو اور اس کے دل میں ان کلمات کو قرار دیا ہو مگر یہ کہ اس کی آنکھوں کو نور اور قلب کو یقین بخشا ہو، اس کے سینہ کو ایمان قبول کرنے کے لئے کشادہ کیا ہو اور اس کے لئے ایسا نور قرار دیا ہے کہ جہاں وہ بیٹھے وہاں سے عرش تک نور افشانی کرے اور اس کے باعث روزانہ دو مرتبہ فرشتوں پر مباہات کرے۔ اس کی زبان پر حکمت کو جاری کرے، اسے اپنی کتاب کو حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو اگرچہ وہ اس امر کا حریص نہ ہو اور اسے دین میں فقیہ اور دانشور قرار دے اور بندوں کے دلوں میں اس کی محبت کو جاری کرے، اسے عذاب قبر اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور قیامت کے دن بڑے ہولناک خوف سے امان میں رکھے۔

اسے شہداء کے ساتھ محشور فرمائے، خداوند اسے عزت و احترام دے اور اپنی کرامت و عظمت سے جو کچھ انبیاء کو عطا کیا وہ اسے بھی عطا فرمائے گا، جس دن سب لوگ خوفزدہ ہوں گے، اسے کوئی خوف نہیں ہوگا، جس دن سب لوگ محزون و غمگین ہوں گے، یہ غمگین نہیں ہوگا، خدا کے پاس اس کا نام صدّیق لکھا ہوا ہے اور وہ قیامت کے دن مطمئن قلب کے ساتھ محشور ہوگا اور یہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

اس دعا کی برکت سے انسان خدا سے جو کچھ بھی مانگے گا خدا اسے عطا فرمائے گا اور اگر خدا کو قسم دے تو خدا اس کی قسم کو نیک شمار کرے گا اور پرشکوہ مقام میں مہربان پروردگار کے مجاورت میں عظیم درجہ پر فائز کرے گا اور اسے ابتدائے خلقت سے شہید ہونے والے ہر شہید کا ثواب ملے گا۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے ابن سلام! پرشکوہ مقام سے کیا مراد ہے؟

ابن سلام نے کہا: اس سے جاویدانی بہشت مراد ہے اور وہ پروردگار کے عرش کی جگہ ہے جہاں وہ خدا کے جوار میں ہیں۔

ابن سلام نے کہا: اے رسول خداؐ! مجھ پر احسان فرمائیں اور وہ دعا مجھے تعلیم دیں جس طرح خدا نے آپ پر احسان فرمایا۔

رسول خداؐ نے فرمایا: خدا کے لئے سجدہ کرو۔

معاذ بن جبل کہتے ہیں: وہاں موجود سب لوگ سجدہ میں گر گئے اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا وہ دعا یہ ہے:

يا اَللّٰـهُ يا اَللّٰـهُ يا اَللّٰهُ، أَنْتَ الْمَرْهُوْبُ مِنْکَ جَمِيْعِ(خَلْقِکَ)، يا نُوْرَ النُّوْرِ، أَنْتَ

اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! تو وہ ہے کہ جس سے تمام مخلوقات ہراساں ہیں، اے نور کو روشنی دینے والے تو وہ ہے کہ جو اپنی

الَّذِيْ احْتَجَبْتَ دُوْنَ خَلْقِکَ فَلَاتُدْرِکُ نُوْرَکَ نُوْرٌ،يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ،أَنْتَ الرَّفِيْعُ

مخلوق سے حجاب میں ہے، اور نور بھی تیری نورانیت کو درک نہیں کرسکتا۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! تو بلند مرتبہ ہے اپنے عرش پر

الَّذِي ارْتَفَعَتْ فَوْقَ عَرْشِکَ مِنْ فَوْقِ سَمٰائِکَ،فَلَايَصِفُ عَظَمَتَکَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ

سے جو تیرے آسمان سے بلند ہے پس تیری عظمت و جلال کو تیری مخلوقات میں سے کوئی توصیف نہیں کر سکتا،

يا نُوْرَ النُّوْرِ قَدِ اسْتَنَارَبِنُوْرِکَ أَهْلُ سَمٰائِکَ، وَاسْتَضٰاءَ بِضَوْئِکَ أَهْلُ أَرْضِکَ.

اے نور کو روشنی دینے والے بیشک اہل آسمان نے تیرے نور سے نور حاصل کیا، اور اہل زمین نے تیری ضیاء سے روشنی حاصل کیا،

يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ،أَنْتَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُکَ، تَعالَيْتَ عَنْ أَنْ يَکُوْنَ لَکَ شَرِيْکٌ،

اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! تو وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں، تو اس سے بالا تر ہے کہ کوئی تیرا شریک ہو

وَتَعَظَّمْتَ عَنْ أَنْ يَکُوْنَ لَکَ وَلَدٌ، وَتَکَرَّمْتَ عَنْ أَنْ يَکُوْنَ لَکَ شَبِيْهٌ، وَتَجَبَّرْتَ

اور اس سے بزرگ تر ہے کہ کوئی تیرا فرزند ہو، اور اس سے بزرگوار ہے کہ کوئی تیری شبیہ ہو، اور تو اس سے برتر ہے کہ تیرے لئے کوئی ضد

عَنْ أَنْ يَکُوْنَ لَکَ ضِدٌّ، فَأَنْتَ اللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ بِکُلِّ لِسان،وَأَنْتَ الْمَعْبُوْدُ فِي کُلِّ مَکان

اور تیرا کوئی مخالف ہو، پس تو وہ خدا ہے کہ جس کی ہر زبان سے ستائش کی گئی، اور تو ہر جگہ معبود ہے، اور تو وہ کہ جسے

وَأَنْتَ الْمَذْكُوْرُ فِي كُلِّ أَوَانٍ وَزَمَانٍ، يا نُوْرَ النُّوْرِ، كُلُّ نُوْرٍ خامِدٌ لِنُوْرِكَ، يا مَلِيْكَ
ہرگھڑی اور ہرزمانے میں یاد کیا جاتا ہے، اے نور کو روشنی دینے والے ہر نور تیرے نور کی موجودگی میں بجھ جاتا ہے، اے ہر صاحب ملک
كُلِّ مَلِيْكٍ، يَفْنٰى غَيْرُكَ يا دائِمُ، كُلُّ حَيٍّ يَمُوْتُ غَيْرُكَ. يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ
کے مالک، تیرے سوا ہر چیز فانی ہے، اے ابدی، اور تیرے سوا ہر زندہ چیز کو موت آنی ہے۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!
الرَّحْمانُ الرَّحِيْمُ، اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُطْفِئُ بِها غَضَبَكَ، وَتَكُفُّ بِها عَذابَكَ،
اے رحمن و رحیم، اس طرح سے مجھ پر اپنی رحمت فرما کہ جو تیرے غضب کی آگ کو بجھا دے، اور مجھ سے تیرے عذاب کو دور رکھے،
وَتَرْزُقُنِي بِها سَعادَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَتَحُلُّنِي بِها دارَكَ الَّتِي تَسْكُنُها خِيَرَتُكَ مِنْ
اور تیری جانب سے مجھے سعادت و خوش نصیبی عطا فرما، اور اس کے ذریعہ مجھے اس جگہ سا کن قرار دے کہ جہاں تو نے اپنے نیک بندوں
خَلْقِكَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. يا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ، يا مَنْ لَمْ يُؤاخِذْ
کو رکھا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے وہ کہ جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور قبیح کو چھپایا، اے وہ کہ جو گناہ پر مؤاخذہ نہیں
بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يا عَظِيْمَ الْعَفْوِ، يا حَسَنَ التَّجاوُزِ، يا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يا
کرتا اور پردہ فاش نہیں کرتا، اے عظیم معاف کرنے والے، اے چشم پوشی کرنے والے، اے صاحب مغفرت وسیع، اے وہ کہ جس کے
باسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يا صاحِبَ كُلِّ نَجْوىٰ، وَيا مُنْتَهىٰ كُلِّ شَكْوىٰ، يا كَرِيْمَ
دست رحمت سب کے لئے کھلے ہیں، اے تمام رازوں کے صاحب، اے تمام شکایتوں کے اختتام (یعنی اس پر تمام شکایتیں ختم ہو جائیں
الصَّفْحِ، يا عَظِيْمَ الْمَنِّ، يا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها، يا رَبّاهُ يا رَبّاهُ، وَيا سَيِّداهُ
گی) اے صاحب لطف عظیم، اے بزرگ ترین بخشنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتیں عطا کرنے والے، اے خدایا! اے خدایا! اے
وَيا أَمَلاهُ، وَيا غايَةَ رَغْبَتاهُ، أَسْأَلُكَ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ أَنْ لاتُشَوِّهَ خَلْقِي فِي النّارِ.
آقا! اے آرزوؤں کے کعبہ، اے انتہا مشتاق، خدایا! خدایا! خدایا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری ہیئت کو آتش جہنم میں بدتر کیب نہ فرما۔

ابن سلام نے کہا: اے رسول خداؐ! یہ کلمات پڑھنے والے کو کیا ثواب دیا جائے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا:

ھیہات، ھیہات، قلم اس دعا کے ثواب کو لکھنے سے قاصر ہے اور اگر سات آسمان و زمین کے فرشتے جمع ہو جائیں اور قیامت تک اس دعا کی توصیف کریں تو اس کے ہزارجز سے ایک جز کی بھی

توصیف نہیں کرسکیں گے۔

پھر پیغمبر اکرمؐ نے ان کلمات کا ثواب اور فضائل بیان فرمائے جنہیں یہاں بیان نہیں کیا جاسکتا اور مطلب کے طولانی ہونے کے خوف سے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔[1]

﴿۱۳﴾

دعائے فرج (الهي عظُم البلاء)

شیخ کفعمیؒ ''بلدالامین'' میں حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے یہ دعا نقل کرتے ہیں کہ جسے آنحضرت نے زندان میں قید شخص کو تعلیم فرمائی اور اسے پڑھنے کے بعد وہ رہا ہوگیا۔

اِلٰهِي عَظُمَ الْبَلاءُ، وَبَرِحَ الْخَفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجاءُ، وَضاقَتِ

پروردگارا! بلاؤ مصیبت بہت عظیم ہے اور میری بیچارگی بھی واضح ہے، ہمارے پردہ اٹھ چکے ہیں اور ساری امیدیں ٹوٹ چکی ہیں

الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّماءُ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعانُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكى، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ

زمین تنگ ہوگئی آسمان کے راستے بند ہوگئے ہیں، اب تو ہی مددگار ہے اور تیری ہی طرف فریاد ہے اور ہر سختی و نرمی میں تیرے ہی اوپر

فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أُولِي الْأَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ

بھروسہ ہے۔ پروردگارا! حضرت محمدؐ اور ان کی اس آل پر درود بھیج جو صاحبان امر ہیں، جن کی اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اسی

عَلَيْنا طاعَتَهُمْ، وَعَرَّفْتَنا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ عَنّا بِحَقِّهِمْ فَرَجاً عاجِلاً قَرِيْباً كَلَمْحِ

اطاعت سے تو نے ان کے مرتبہ کو پہچنوایا ہے، ان کے حق کے واسطے سے ہم سے فوراً اس مصیبت کو پلک جھپکنے میں یا اس سے بھی کم وقفہ

الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ، يا عَلِيُّ يا مُحَمَّدُ، اكْفِيانِي فَإِنَّكُما كافِيانِ،

میں، اے محمد! اے علی! اے علی! اے محمد! آپ ہمارے لئے کافی ہو جائیں کہ آپ کافی ہیں،

۱۔ بحار الأنوار: ۹۵/۳۵۵

وَانْصُرانِي فَإِنَّكُمَا نَاصِرَانِ .يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ،

آپ ہماری مدد کریں کہ آپ مددگار ہیں۔ اے حضرت صاحب الزمان فریاد ہے!فریاد ہے !فریاد ہے!

أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي،اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ، اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ، يا أَرْحَمَ

میری مدد کریں ،میری مدد کریں ،میری مدد کریں،ابھی ،ابھی ،ابھی،فوراًفوراًفوراًاے خدائے ارحم الراحمین

الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.[1]

بحق محمداور آپ کی طاہرآل ہماری مدد فرما۔

﴿۱۴﴾

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

آنحضرتؑ کے پاؤں کی طرف کھڑے ہوں اور پڑھیں۔

اِلٰهِي عَظُمَ الْبَلَاءُ، وَبَرِحَ الْخَفَاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ، وَضَاقَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ

پروردگارا!بلاؤمصیبت بہت عظیم ہے اور میری بیچارگی بھی واضح ہے ،ہمارے پردہ اٹھ چکے ہیں اور زمین تنگ ہوگئی ،اور آسمان

السَّمَآءُ، وَأَنْتَ يَارَبِّ الْمُسْتَعَانُ، وَاِلَيْكَ يَارَبِّ الْمُشْتَكَى. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

کے راستے بند ہوگئے ہیں،اے رب !اب تو ہی مددگار ہے اور اے رب !تیری ہی طرف فریاد ہے۔پروردگارا!محمداور آپ کی اس آل پر

وَآلِهِ،اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ،وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ عَنَّا كَرْبَنَا

درود بھیج کہ جن کی اطاعت کو تو نے ہم پر فرض کیا ہے،اطاعت سے تو نے ان کے مرتبہ کو بتلایا ہے،ان کے حق کے واسطہ سے ہم سے

۱۔البلدالأمین:۲۰۷،مرزاشہید:۲۳۱،المصباح۲۳۵،منہاج العارفین:۴۸۳

قَرِيباً كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ، وَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ، وَ يَا أَسْرَعَ

فوراً اس مصیبت کو پلک جھپکنے میں یا اس سے بھی کم وقت میں، اے سب سے زیادہ بصیر، اوے سب سے زیادہ سمیع، اے تیز

الْحَاسِبِيْنَ، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ، يَا مُصْطَفٰى يَا مُرْتَضٰى، يَا مُرْتَضٰى، يَا مُصْطَفٰى

محاسبہ کرنے والے، اے محمدؐ! اے علیؑ! اے محمدؐ! اے مصطفیٰؐ! اے مرتضیٰؑ! اے مرتضیٰؑ! اے مصطفیٰؐ!

اُنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ، وَاكْفِيَانِي فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ، يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، اَلْغَوْثَ

آپ ہماری مدد کریں کہ آپ میرے مددگار ہیں۔ آپ ہمارے لئے کافی ہو جائیں کہ آپ کافی ہیں، اے صاحب الزمان! فریاد ہے!

اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ، أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي.

فریاد ہے! فریاد ہے! میری مدد کریں، میری مدد کریں، میری مدد کریں۔

کلمہ "أَدْرِكْنِي" کو ایک سانس میں جتنی مرتبہ تکرار کر سکتے ہوں تکرار کریں اور اس کے بعد اپنی حاجت طلب کریں اور خدا نے چاہا تو پوری ہوگی۔[1]

﴿۱۵﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے سجدۂ شکر میں دعا

شیخ طوسیؒ "مصباح المتہجد" میں فرماتے ہیں: سجدۂ شکر بجالائیں اور اس کے بعد وہ دعا پڑھیں جو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے عبداللہ بن جندب کو لکھی۔ سجدہ میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَاَنْبِيَائَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ

پروردگارا! میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو اور تیرے رسول کو اور تیری تمام مخلوقات کو شاہد و گواہ قرار دیتا ہوں

بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي، وَالْاِسْلَامُ دِيْنِي، وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّي، وَعَلِيٌّ وَلِيِّي، وَالْحَسَنُ

کہ تو میرا پروردگار ہے اور حضرت محمدؐ میرے نبی ہیں اور حضرت علی علیہ السلام میرے ولی و سرپرست ہیں اور حضرت حسن

۱۔ مصباح المتہجد: ۲۳۸

وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ

اور حسین علیہ السلام اور علی بن الحسین علیہما السلام اور حضرت محمد بن علی علیہما السلام اور جعفر بن محمد علیہما السلام اور موسیٰ بن جعفر علیہما السلام اور

وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْخَلَفُ

علی بن موسیٰ علیہما السلام اور محمد بن علی علیہما السلام اور علی بن محمد علیہما السلام اور حسن بن علی علیہما السلام اور ان کے صالح جانشین کہ ان سب پر

الصَّالِحُ صَلَوَاتُکَ عَلَيْهِمْ أَئِمَّتِي، بِهِمْ أَتَوَلّٰى، وَمِنْ عَدُوِّهِمْ أَتَبَرَّءُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي

تیرا درود ہو، یہ میرے امام وپیشوا ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا ظہار کرتا ہوں۔ پروردگارا! میں

أُنْشِدُکَ دَمَ الْمَظْلُوْمِ.

تجھے تیرے مظلوم خون کی قسم دیتا ہوں۔

پھر تین مرتبہ کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُکَ بِوَأْيِکَ عَلٰى نَفْسِکَ لِأَوْلِيَائِکَ لَيُظْهِرَنَّهُمْ عَلٰى عَدُوِّکَ

پروردگارا! میں تجھے تیرے اس وعدہ کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اولیاء سے کیا کہ انہیں حتماً اپنے اور ان کے دشمنوں پر غلبہ عطا

وَعَدُوِّهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ.

کرے گا، کہ حضرت محمدؐ اور ان کی آل میں سے دین کے نگہبانوں پر درود بھیج۔

اور پھر تین مرتبہ کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُکَ بِإِيْوَائِکَ عَلٰى نَفْسِکَ لِأَعْدَائِکَ، لَتُهْلِكَنَّهُمْ وَلَتُخْزِيَنَّهُمْ

پروردگارا! تجھے تیرے اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے دشمنوں کے سلسلہ میں کیا کہ انہیں ہلاک و نابود فرمائے گا اور ان کے

بِأَيْدِيْهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ.

اپنے ہاتھ اور مؤمنین کے ہاتھوں سے انہیں ذلیل وخوار فرمائے گا، کہ حضرت محمدؐ اور ان کی آل میں سے دین کے نگہبانوں پر درود بھیج۔

اور پھر تین مرتبہ کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ.[1]

پروردگارا! سختی ومشقت کے بعد تجھ سے راحت وآسائش طلب کرتا ہوں۔

---

[1] مصباح الزائر: ۳۸۶

﴿۱۶﴾

چھینک آنے کے وقت کی دعا

کتاب ''جنات الخلود''[1] میں ذکر ہوا ہے: چھینک آنے کے وقت مستحب ہے کہ اشارہ والی انگلی کو ناک کے سرے پر رکھ کر وہ دعا پڑھیں کہ جسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے قرائت فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ عَبْداً ذَاکِراً لِلّٰهِ، غَیْرَ

حمد وستائش خدا کے لئے ہے جو عالمین کا رب ہے اور خدا کا درود وسلام ہو محمدؐ وآل محمدؐ پر جب کہ میں عبد ہوں اور ہمیشہ یاد خدا میں

مُسْتَنْکِفٍ وَلاٰ مُسْتَکْبِرٍ!

رہتا ہوں اور روگردانی نہیں کرتا اور نہ تکبر بھی نہیں کرتا۔

﴿۱۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت میں دعائے سفر

سید بن طاؤس کتاب ''الامان'' میں لکھتے ہیں :

ہم نے اپنی کتاب ''**الاسرار المودعة في ساعات الليل و النهار**'' میں کہا کہ دن کا ہر حصہ ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے کسی نہ کسی سے مخصوص ہے اور ہر ساعت کے لئے دو طرح کی دعائیں ہیں۔ایک کو اپنے جد ابو جعفر طوسیؒ کی تحریر سے نقل کیا ہے اور دوسری کو ابن مقلہ سے منسوب تحریر سے نقل کیا ہے۔روایات سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے دن کا ایک خاص حصہ مخصوص ہے اور وہ اس وقت اپنے شیعوں پر لطف وکرم اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

۱۔ جنات الخلود ۴۱

پہلا حصہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
دوسرا حصہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
تیسرا حصہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
چوتھا حصہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
پانچواں حصہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
چھٹا حصہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
ساتواں حصہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
آٹھواں حصہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
نواں حصہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
دسواں حصہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
گیارہواں حصہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
بارہواں حصہ ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہے۔

مذکورہ بارہ اوقات میں انسان اسی وقت سے مخصوص دعا پڑھے اور اس میں گرمیوں کے دن بڑے اور سردیوں کے دن چھوٹے ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دن جتنا بھی ہو، وہ بارہ حصوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اس کی مخصوص دعائیں بھی بارہ ہیں۔

لہذا جب بھی سفر کرنا چاہیں اور وہ سفر کسی امام (کیونکہ خدا نے ائمہ اطہار علیہم السلام کو انسانوں کی حفاظت اور نجات کا وسیلہ قرار دیا ہے) سے مخصوص وقت میں ہو تو یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلاٰنا فُلاٰناً صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنِّي اُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَاِنِّي أَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ

پروردگارا! ہمارے مولا (اس امام کا نام لیں جن سے وہ ساعت مخصوص ہو) ان پر درود ہو، یہ خبر پہنچا دے کہ میں ان پر درود و سلام

بِاِقْبالِكَ عَلَيْهِ، فِي أَنْ يَكُوْنَ خَفارَتِي وَحِمايَتِي وَسَلاٰمَتِي وَكَمالُ سَعادَتِي ضِمانَهٗا

بھیجتا ہوں، اور چونکہ ان کی جانب متوجہ ہے تو میں بھی ان کی جانب متوجہ ہوا تا کہ تیری ضمانت سے مجھے اپنی پناہ حمایت اور سلامتی میں

بِکَ عَلَیْہِ، حَیْثُ قَدْ تَوَجَّھْتُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي جَعَلْتَہُ کَالْخَفِیْرِ فِیْھَا وَ حَدِیْنَھَا فِي

قرار دیں اور مجھے کامل سعادت وخوش نصیبی نصیب ہو کیونکہ میں اس ساعت میں کام کا آغاز کر رہا ہوں جس میں تو نے آنحضرت کو

ذٰلِکَ اِلَیْہِ.

امان دینے والا اور نگہبان قرار دیا ہے۔

میرے خیال میں دوران سفر جب بھی قیام کریں تو جو وقت بھی ہو اسی سے مخصوص دعا پڑھیں اور اسی طرح قیام کرنے کے بعد دوبارہ روانہ ہوں تو جس امامؑ سے مخصوص وقت ہو، اس کو سلام کریں تا کہ آپ کی روح کو ان سے زیادہ انس ہو جائے اور انہیں اپنا ضامن قرار دیں۔ اگر خدا یہ کام نہ چاہتا تو ہمیں ان دعاؤں کی راہنمائی نہ کرتا۔ البتہ اس عمل سے سفر کے دوران آپ کے سب کام عبادت شمار ہوں گے اور یہ آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت ہو گا۔[1]

﴿۱۸﴾

دن کے بارہویں حصہ میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

دن کے بارہویں حصہ (یعنی سورج کے زردی مائل ہونے سے غروب تک) میں یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے مخصوص ہے:

یٰا مَنْ تَوَحَّدَ بِنَفْسِہِ عَنْ خَلْقِہِ، یا مَنْ غَنِيَ عَنْ خَلْقِہِ بِصُنْعِہِ، یا مَنْ عَرَّفَ نَفْسَہُ

اے وہ جس نے خود کو اپنی مخلوق سے جدا کیا، اے وہ جو اپنے خلقت میں اپنی مخلوق سے بے نیاز ہے، اے وہ جس نے اپنے لطف

۱۔ الامان من اخطار الأسفار والازمان: ۱۰۱

خَلْقَهُ بِلُطْفِهِ، يا مَنْ سَلَكَ بِأَهْلِ طَاعَتِهِ مَرْضَاتَهُ، يا مَنْ أَعانَ أَهْلَ مَحَبَّتِهِ عَلى

سے اپنی مخلوق کو اپنی معرفت عطا کی ہے وہ جس نے اپنے فرمانبرداروں کو اپنی رضائیت کی شاہراہ پر گامزن کیا، اے وہ جس نے اپنے

شُكْرِهِ، يا مَنْ مَنَّ عَلَيْهِمْ بِدِينِهِ، وَلَطُفَ لَهُمْ بِنَائِلِهِ .أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْخَلَفِ

محبوں کو اپنا شکر کرنے کے لئے مدد دی، اے وہ جس نے اپنے محبوں پر اپنے دین سے احسان فرمایا، اور اپنی نعمتوں سے ان پر لطف فرمایا،

الصَّالِحِ، بَقِيَّتِكَ فِي أَرْضِكَ، اَلْمُسْتَقِمِ لَكَ مِنْ أَعْدَائِكَ،وَأَعْدَآءِ رَسُولِكَ،

میں تجھ سے تیرے صالح ولی کے وسطہ سے سوال کرتا ہوں جو تیری زمین پر تیرا باقی ماندہ ہے اور تیرے اور تیرے رسول کے دشمنوں

بَقِيَّةِ آبَائِهِ الصَّالِحِينَ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ بِهِ، وَأُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ

سے انتقام لے گا، جو اپنے صالح آباء واجداد کی یادگار ہے یعنی محمد بن حسن، اور میں ان کا واسطہ دے کر تضرع وزاری کرتا ہوں اور انہیں

حَوَائِجِي وَرَغْبَتِي إِلَيْكَ .أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا

اپنی حاجتوں سے پہلے تیرے نزدیک قرار دیتا ہوں (اور تجھ سے چاہتا ہوں) کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج اور میرے لئے فلاں فلاں کام کر

وَكَذَا، وَأَنْ تُدَارِكَنِي بِهِ،وَتُنْجِيَنِي مِمَّا أَخَافُهُ وَأَحْذَرُهُ، وَأُلْبِسَنِي بِهِ عَافِيَتَكَ

دے، (اور میں چاہتا ہوں) اور کے واسطہ سے مجھے درک کر اور جو کچھ میرے لئے ہولناک اور ترسناک ہے اور جس سے پرہیز کرتا

وَعَفْوَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَكُنْ لَهُ وَلِيّاً وَحَافِظاً، وَنَاصِراً وَقَائِداً، وَكَالِئاً وَسَاتِراً،

ہوں مجھے اس سے نجات دے، اور ان کے وجود سے دنیا وآخرت میں مجھے لباس عافیت وعفو سے ملبس فرما، اور انہیں میرا ولی وحافظ، اور

حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلاً، يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ

ناصر وقائد، اور نگہبان وساتر قرار دے تا کہ انہیں روئے زمین پر ساکن قرار دے اور ان سے طولانی مدت کے لئے بہرہ مند فرمائے، اے

قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى

ارحم الراحمین! خدائے بلند مرتبہ کے سوا کوئی جنبش وقوت نہیں ہے پس جلد ہی خداوند تو ان کی کفایت فرمائے گا اور وہ سمیع وعلیم ہے،

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَلَّذِينَ أَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمْ، وَأُولِي الْأَرْحَامِ الَّذِينَ أَمَرْتَ بِصِلَتِهِمْ

پروردگارا! محمد وآل محمد پر درود بھیج جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے، اور پیغمبر کے وہ نسبی عزیز جن سے متصل رہنے کا تو نے حکم دیا اور وہ

وَذَوِي الْقُرْبَى الَّذِينَ أَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ، وَالْمَوَالِيَ الَّذِينَ أَمَرْتَ بِعِرْفَانِ حَقِّهِمْ، وَأَهْلِ

ذوی القربیٰ کہ جن کی مودت کا تو نے حکم دیا، اور وہ فرمانروا کہ تو نے جن کے حق کی معرفت کا حکم دیا ہے اور وہ اہلبیت جن سے تو نے

الْبَيْتِ الَّذِيْنَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْراً. أَسْأَلُكَ بِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى

ناپاکی وپلیدی کودور فرمایا اورانہیں کامل طہارت وپاکیزگی سے نوازا۔ میں تجھ سے ان کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ آل محمدؐ پر درود

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ ذُنُوْبِي كُلَّهَا يَا غَفَّارُ، وَتَتُوْبَ عَلَيَّ يَا تَوَّابُ، وَتَرْحَمَنِي

بھیج اورمیرے تمام گناہوں کو بخش دے اے غفار اور اے تواب مجھ سے درگذر فرما، اوراے رحیم مجھ پر رحم فرما،

يَا رَحِيْمُ، يَا مَنْ لَايَتَعَاظَمُهُ ذَنْبٌ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

اے وہ کہ جس کی عظمت وبزرگی کو کسی کے گناہ بھی کوئی ضرر نہیں پہنچاسکتے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿۱۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت کی دوسری دعا

''مفتاح الفلاح'' میں ہر دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت (یعنی سورج کے زردی مائل ہونے سے غروب تک) کے لئے یہ دعا نقل ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ يَا خَالِقَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ، وَالْمِهَادِ الْمَوْضُوْعِ، وَرَازِقَ الْعَاصِي وَالْمُطِيْعِ،

پروردگارا! اے بلند و بالا آسمان اور پھیلی ہوئی زمین کے خالق، اے گناہگار اور مطیع کے رازق،

أَلَّذِي لَيْسَ لَهُ مِنْ دُوْنِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيْعٌ. أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الَّتِي إِذَا سُمِّيْتَ عَلٰى

اے وہ کہ جس کا کوئی سرپرست نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی شفاعت پر قادر نہیں ہے، میں تجھ سے تیرے اسماء کے واسطے سوال کرتا ہوں

طَوَارِقِ الْعُسْرِ عَادَتْ يُسْراً، وَإِذَا وُضِعَتْ عَلَى الْجِبَالِ كَانَتْ هَبَاءً مَنْثُوْراً، وَإِذَا

کہ اگر انہیں دشوار راہوں میں پڑھا جائے تو وہ آسان ہوجائیں، اوراگر انہیں پہاڑوں پر رکھا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر پراگندہ ہوجائیں

رُفِعَتْ إِلَى السَّمَاءِ تَفَتَّحَتْ لَهَا الْمَغَالِقُ، وَإِذَا هُبِطَتْ إِلٰى ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ اتَّسَعَتْ

اور اگر انہیں آسمان کی طرف اوپر لے جایا جائے تو سب مغلق کھل جائیں، اوراگر زمین کی تاریکی کی طرف بھیجا جائے تو تمام تنگی

---

[1] البلدالأمین: ۲۱۱، المصباح: ۱۹۳، منہاج العارفین: ۱۲۷۔ اسی طرح دوا اور کتابوں (مصباح المتہجد: ۱۵۷ اور بحارالأنوار: ۸۶/۲۵۴) میں کچھ فرق کے ساتھ ذکر ہوئی ہے۔

لَهَا الْمَضَائِقُ، وَاِذَا دُعِيَتْ بِهَا الْمَوْتَى انْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُوْدِ، وَاِذَا نُوْدِيَتْ بِهَا

کے درکھل جائیں،اوراگرمردوں پر پڑھاجائے تووہ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں،اوراگرنابودشدہ ومعدوم چیزوں پر پڑھاجائے تووہ

الْمَعْدُوْمَاتُ خَرَجَتْ اِلَى الْوُجُوْدِ، وَاِذَا ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوْبِ وَجِلَتْ خُشُوعاً، وَاِذَا

وجودپالیں، اوراگردلوں میں یادکیاجائے تووہ خشوع کی وجہ سے لرز جائیں،اوراگرکانوں پر پڑھاجائے تو آنکھوں سے اشک شوق

قُرِعَتِ الْأَسْمَاعُ فَاضَتِ الْعُيُوْنُ دُمُوْعاً .أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزَاتِ

جاری ہوجائیں۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے رسول حضرت محمدؐ کی اپنے معجزات کے ساتھ تائید فرما،اورانہیں محکم نشانیوں سے

اَلْمَبْعُوْثِ بِمُحْكَمِ الْاٰيَاتِ،وَبِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، اَلَّذِي اخْتَرْتَهُ

استوارفرما،اورتجھ سے امیرالمومنین علی بن ابی طالب کے واسطہ سوال کرتا ہوں جنہیں آنحضرت کی برادری وجانشینی کے لئے منتخب کیا

لِمُؤَاخَاتِهِ وَوَصِيَّتِهِ، وَاصْطَفَيْتَهُ لِمُصَافَاتِهِ وَمُصَاهَرَتِهِ .وَبِصَاحِبِ الزَّمَانِ الْمَهْدِيِّ،

اورانہیں خالص دوستی ومحبت اوراپنے پیغمبرکی دامادی کے لئے منتخب کیا،اورنیزحضرت مہدی صاحب الزمان کے واسطہ تجھ سے درخواست

اَلَّذِي تَجْمَعُ عَلَى طَاعَتِهِ الْآرَاءَ الْمُتَفَرِّقَةَ، وَتُؤَلِّفُ بِهِ بَيْنَ الْهَوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ،

کرتا ہوں کہ جو وہی عزیز ہیں جن کی اطاعت پر متفرق آراء کو جمع کرے گا، اوران کے ذریعہ مختلف نظریات کو اکٹھا کرے گا، اور

وَتَسْتَخْلِصُ بِهِ حُقُوْقَ أَوْلِيَائِكَ، وَتَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ شَرِّ أَعْدَائِكَ،وَتَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ

ان کے ذریعہ اپنے اولیاء کے حقوق خالص کرے گا اوران کے ذریعہ اپنے بدترین دشمنوں سے انتقام لے گا،اوران کے ذریعہ زمین کو

عَدْلاً وَاحْسَاناً، وَتُوَسِّعُ عَلَى الْعِبَادِ بِظُهُوْرِهِ فَضْلاً وَامْتِنَاناً، وَتُعِيْدُ الْحَقَّ اِلَى مَكَانِهِ

عدل وانصاف سے بھردے گا،اوران کے ظہور کے ذریعہ بندوں پراحسان وامتنان کرے گااوران کی طرف حق کا پلٹادے گا جب کہ وہ

عَزِيْزاً حَمِيْداً، وَتُرْجِعُ الدِّيْنَ عَلَى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

عزیزوحمیدہوں گےاوران کے دست باکفایت کے ذریعہ اپنے دین کوتروتازہ کرے گا(میں تجھ سے چاہتاہوں کہ) محمدؐ آل محمدؐ پر درود

مُحَمَّدٍ.فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ اِلَيْكَ، وَقَدَّمْتُهُمْ أَمَامِي وَبَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي، وَأَنْ

بھیج،حقیقت یہ ہے کہ میں نے انہیں اپنا شفیع قرار دیا ہے اورمیں خودسے اوراپنی حاجتوں سے پہلے انہیں تیری بارگاہ میں لایا ہوں،

تُوْزِعَنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، فِي التَّوْفِيْقِ لِمَعْرِفَتِهِ، وَالْهِدَايَةِ اِلَى طَاعَتِهِ، وَتَزِيْدَنِي قُوَّةً

(اورمیں تجھ سے چاہتاہوں کہ) مجھے اپنی نعمتوں پرشکر کرنا نصیب فرما،اورمجھے آنحضرت کی معرفت کی توفیق اوران کی اطاعت کی طرف

فِي التَّمَسُّكِ بِعِصْمَتِهِ وَالْاِقْتِداءِ بِسُنَّتِهِ، وَالْكَوْنِ فِي زُمْرَتِهِ، اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ،

ہدایت فرما اوران کی عصمت اوران کی سنت کی پیروی سے تمسک کرنے میں میری توانائی میں اضافہ فرما،اوران کے ساتھیوں میں اضافہ

بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.[1]

فرما بیشک تو دعا کو سننے والا ہے تیری رحمت کی وجہ سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

علامہ خواجوئی اپنے تعلیقہ میں لکھتے ہیں: یہ جوفرمایا گیا کہ ''الذی تجمع طاعیہ الآراء المتفرقة ''یعنی وہ مختلف آراءونظریات کو یکجا کریں گے، یہ عبارت اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی کامیاب ،مقتدراور آفاقی حکومت کے دوران نظریات اورخواہشات مختلف نہیں ہوں گے بلکہ یکجاہوں گےاور جوکوئی بھی جوبات کہے گاوہ امامؑ کی اطاعت کے زیر سایہ ہوگی۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سب کے موردقبول رئیس ،امیر ہوں گےاور سب آپ کی اطاعت کریں گے۔ہر کسی کواس کا حق ملے گا،خمس اپنی جگہ مصرف ہوگا،اورزکوۃ،مال غنیمت ،انفال، دیہ، قصاص اوردوسرے احکام بھی صحیح طریقہ سے انجام پائیں گےاورصحیح جگہ مصرف ہوں گے۔

فدک ان کے حقیقی مالک کومل جائے گی اورخدا اپنے دوستوں کا انتقام ان کے دشمنوں سے لے گا چاہے وہ دوست زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں،خدا انہیں زندہ کر کے دشمنوں سے انتقام لے گا۔ جیسا کہ اس موضوع کے بارے میں بہت سی روایات بھی وارد ہوئی ہیں۔

منجملہ ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت جلد ہی خدا ایک گروہ کودنیا میں بھیجے گا جوآپ کے شیعوں میں سے ہوگااور جوخالص ایمان رکھتے ہوں اوردنیا سے کوچ کر چکے ہوں گے۔انہیں دنیا میں لایا جائے گا تا کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کا ثواب حاصل کرسکیں اورآنحضرتؑ کی حکومت سے ظہور سے شادومسرور ہوں۔

اسی طرح کفار کے ایک گروہ کودنیا میں واپس لائے گا جن کا کفر کامل ہوگا تا کہ ان سے انتقام

۱۔مفتاح الفلاح:۴۹۸،المصباح:۹۴ اتھوڑے سے فرق کے ساتھ

لے اور جس عذاب کے مستحق تھے اس کا کچھ حصہ چکھیں، یعنی شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں اور آنحضرتؑ کے مقام و مرتبہ کا حسرت سے نظارہ کریں۔ اس زمانہ میں عدل و انصاف اور نیکی کائنات کے مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی جیسا کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں اس کا حکم فرمایا ہے اور اسی طرح بندگان خدا نعمت، رزق اور روزی کی فراوانی میں زندگی بسر کریں گے اور انہیں ہر وہ چیز میسر ہوگی جس کی انہیں دنیاوی اور اخروی حیات کے لئے ضرورت ہوگی۔

اس روز سچائی و حقانیت اپنی صحیح اور باعظمت جگہ پالے گی اور نجات بخش آئین یعنی دین اسلام نابود ہو جانے کے بعد پھر سے رائج ہوگا اور لوگ دوبارہ اسلام قبول کر کے مسلمان ہوں گے۔ اس روز زمین پر صرف الٰہی نمائندوں کی حکمرانی ہوگی پس وہ دن مبارک ہو! ان لوگوں کے لئے مبارک ہو!

پروردگارا! امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل فرما اور آپ کے ظہور اور قیام کو آسان فرما اور تجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ! ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کی باکرامت حکومت کے زیر سایہ زندگی گذاریں گے، جو آنحضرتؑ کے دوستوں میں شمار ہوں گے اور ان کے ہم رکاب جہاد کریں گے، آپ کے حکم، بلند مرتبہ اور دین و ملت کی عظمت کی خاطر آپ کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل ہوں گے [1]

﴿۲۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر صلوات

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ، وَأَوْجَبْتَ

پروردگارا! اپنے ولی اور اپنے ولی کے فرزند پر درود بھیج جن کی فرمانبرداری کو تو نے واجب کیا، اور ہر کسی پر ان کے حق کی رعایت

۱۔ مفتاح الفلاح: ۵۰۲

حَقَّهُمْ، وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً. اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ، وَانْصُرْ

کرنے کو لازم قرار دیا، اور ان سے رجس و پلیدی کو دور کیا اور انہیں بطور کامل طیب و طاہر بنایا۔ پروردگارا! ان کے ذریعہ اپنے دین

بِهِ أَوْلِيَائَكَ وَأَوْلِيَائَهُ وَشِيعَتَهُ وَأَنْصَارَهُ، وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ. اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ

کی نصرت فرما اور ان کے ذریعہ اپنے اور ان کے اولیاء اور ان کے شیعوں اور انصار کی نصرت فرما اور ہمیں ان انصار میں قرار دے۔ پروردگارا!

وَطَاغٍ، وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

انہیں ہر ظالم و ستمگر، ہر باغی و سرکش کی بدی اور اپنی تمام مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ، اور انہیں اپنی پناہ میں قرار دے اور انہیں سامنے سے،

شِمَالِهِ، وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ، وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ رَسُولِكَ

پس پشت سے اور دائیں و بائیں سے ہر طرف سے محفوظ فرما، ان کی پاسداری و نگہبانی فرما تا کہ انہیں کوئی گزند نہ پہنچے، اور اپنے رسولؐ

وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ، وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ، وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ

اور اپنے رسول کی آل کی حفاظت فرما، اور ان کے ذریعہ عدل کو ظاہر فرما، اور ان کی اپنی نصرت سے مدد فرما، اور ان کے ناصروں کی مدد

الْكَفَرَةِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ

فرما، اور کے مخالفین کو رسوا کر اور ان کے ذریعہ کافر ستمگروں کو ذلیل فرما اور ان کے ذریعہ کفار و منافقین اور تمام ملحدین شرق و غرب اور بحر و بر میں

الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ

اور جہاں بھی ہوں انہیں نابود فرما۔ اور ان کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے اور اپنے پیغمبر (ان پر اور ان کی آل پر سلام ہو) کے دین

عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ. وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ، وَأَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ، وَأَرِنِي فِي

کو دوبارہ آشکار فرما۔ پروردگارا! مجھے ان کے اعوان و انصار ان کے پیرو اور شیعوں میں سے قرار دے اور آل محمد کے سلسلہ میں مجھے وہ دکھلا دے جس

الِ مُحَمَّدٍ مَا يَأْمُلُونَ، وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ، إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ[1]

کی وہ امید رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں کے بارے میں وہ دکھلا دے جس سے وہ لوگ ڈرتے ہیں اے معبود برحق! اسے مستجاب فرما۔

---

[1] مصباح المتہجد: ۴۰۵

﴿۲۱﴾

نمازوں کے آغاز میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعا

سید حمیریؒ نے ایک خط کے ضمن میں حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کو لکھا اور ان سے پوچھا: کیا نماز کے شروع میں توجہ کے عنوان سے ''**علیٰ ملة ابراهيم و دين محمد**'' کہنا جائز ہے؟

اس سوال کی وضاحت میں بھی کچھ بیانات ہیں چونکہ ہمارے بعض علماء کہتے ہیں کہ نماز کے شروع میں ''**علی دین محمد**'' کہنا بدعت ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق کتابوں میں صرف ایک حدیث آئی ہے جو قاسم بن محمد کی کتاب میں موجود ہے کہ جنہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے نقل کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا: نماز کو کس طرح شروع کرتے ہو؟

ہم نے عرض کیا: میں ''**لبیک و سعدیک**'' کہتا ہوں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرا سوال یہ نہیں تھا بلکہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نماز کے شروع میں کس طرح ''**وجّهت وجهي للّذي فطر السماوات والأرض حنيفاً مسلماً**'' کہتے ہو؟

حسن نے کہا: اسی دعا کو پڑھتا ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ عبارت اس طرح پڑھو:

"علىٰ ملّة ابراهيم ودين محمد ومنهاج عليّ بن أبي طالب والايتمام بآل محمدٍ حنيفاً مسلماً وما أنا من المشركين"

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب، حضرت محمدؐ کے دین اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے آئین اور روش پر ہوں اور آل محمد علیہم السلام کا پیرو ہوں جب کہ خدا پرست اور مسلمان بھی ہوں اور مشرک نہیں ہوں''

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے حمیری کے جواب میں تحریر فرمایا:

اس دعا کا نماز کے شروع میں پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب مؤکد ہے اور اس پر اجماع ہے کہ جس میں سب متفق ہیں اور وہ دعا یہ ہے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً مُسْلِماً عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰاهِيْمَ

میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین کو خلق کیا جب کہ میں صرف اس کی پرستش کرتا ہوں اور اسے تسلیم کرتا

وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَهُدىٰ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمٰا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلاٰتِي وَنُسُكِي

ہوں جو حضرت ابراہیم کے دین اور محمدؐ کے دین اور امیر المؤمنین علی کی ہدایت پر ہوں، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بیشک میری

وَمَحْيَايَ وَمَمٰاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ، لاٰ شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

نماز، عبادت، زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم ملا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ

پروردگارا! مجھے مسلمین میں سے قرار دے، میں شیطان رجیم سے خدائے سمیع و علیم کی بارگاہ میں پناہ لیتا ہوں، خدائے

اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

رحمٰن و رحیم کے نام کی مدد سے۔

اس کے بعد سورۂ حمد پڑھیں[1]

﴿۲۲﴾

حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

سید علی بن طاؤسؒ نے اس دعا کو بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعاؤں میں نقل کیا ہے:

اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نٰاجٰاكَ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعٰاكَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرٰاءِ

پروردگارا! ہر مناجات کرنے والے اور بحر و بر میں دعا کرنے والے کے حق کا واسطہ کہ فقیر مؤمنین و مؤمنات

۱۔ بحار الأنوار: ۳۵۹/۸۴، الاحتجاج سے منقول ۳۰۷/۲

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالْغِناءِ وَالثَّرْوَةِ، وَعَلى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالشِّفاءِ
کو مالداری اور ثروت عطا فرما،بیمار مؤمنین و مؤمنات کو شفا و صحت عطا فرما،
وَالصِّحَّةِ، وَعَلى أَحْياءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَمِ، وَعَلى أَمْواتِ
زندہ مؤمنین و مؤمنات پر لطف و کرم فرما،مردہ مؤمنین و مؤمنات
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلى غُرَباءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ
پر مغفرت و رحمت نازل فرما،جو مؤمنین و مؤمنات مسافر ہیں
بِالرَّدِّ إِلى أَوْطانِهِمْ سالِمِيْنَ غانِمِيْنَ، بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ. [۱]
انہیں ان کے وطن تک صحت و سلامتی تک پہنچا دے،حضرت محمد و آل محمد کا واسطہ۔

﴿۲۳﴾

دعائے سہم اللیل

یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَزِيْزِ تَعْزِيْزِ اعْتِزازِ عِزَّتِكَ، بِطَوْلِ حَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ
پروردگارا میں تجھ سے تیری حقیقی عزت اور عزت بخشنے کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں اور تیری عظیم قدرت کے وسیلہ سے اور تیری بے پناہ
بِقُدْرَةِ مِقْدارِ اقْتِدارِ قُدْرَتِكَ، بِتَأْكِيْدِ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ عَظَمَتِكَ، بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ
توانائی و بزرگی کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں،تیری عظمت لائق تمجید تحمید ہے اور تیری رفعت کے واسطہ سے جو بلند و بالا ہے اور تیرے دائمی
رَفْعَتِكَ، بِدَيْمُوْمِ قَيُّوْمِ دَوامِ مُلْتِكَ، بِرِضْوانِ غُفْرانِ أَمانِ رَحْمَتِكَ، بِرَفِيْعِ بَدِيْعِ
ہونے کے واسطہ سے کہ تیری مدت پائیدار و استوار ہے تیری رضا،مغفرت اور امان و رحمت کے واسطہ،تیری بادشاہی کے واسطہ جو بلند مرتبہ
مَنِيْعِ سَلْطَنَتِكَ، بِسَعاةِ صَلاةِ بِساطِ رَحْمَتِكَ، بِحَقائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّكَ
سب سے مختلف اور بہتر ہے اور نماز کے لئے کوشاں رہنے والوں کے لئے تیری وسیع رحمت،تیری حقیت حق کے واسطہ جو صاحب حقائق ہے

۱۔ مفاتیح الجنان:۳۵۲

بِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّ، بِمَعاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّكَ، بِحَنِيْنِ أَنِيْنِ تَسْكِيْنِ

درتیری ان خصوصی راز ورموز کے واسطہ جنہیں تو نے پس پردہ رکھا، اور تیری اس عزت واقتدار کے واسطہ جو تیری عزت کی بنیاد ہیں اور تیری

الْمُرِيْدِيْنَ، بِحَرَقاتِ خَضَعاتِ زَفَراتِ الْخائِفِيْنَ، بِآمالِ أَعْمالِ أَقْوالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

مریدوں کے مخفیانہ آہ ونالہ کے واسطہ، اور تجھ سے ڈرنے والوں کے دہلا دینے والے آہ ونالہ کے واسطہ، اور کوشش کرنے والوں کی آرزوں

بِتَخَشُّعِ تَخَضُّعِ تَقَطُّعِ مَرارَاتِ الصّابِرِيْنَ، بِتَعَبُّدِ تَهَجُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعابِدِيْنَ. أَللّٰهُمَّ

اور اعمال وگفتار کے واسطہ، اور تختیوں پر صبر کرنے والوں کے خشوع وخضوع کے واسطہ، اور عابدوں کی عبادت، تہجد، ثنا اور حمد کے واسطہ۔

ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ، وَانْحَسَرَتِ الْأَبْصارُ، وَضاعَتِ الْأَفْهامُ، وَحارَتِ الْأَوْهامُ، وَقَصُرَتِ

پروردگارا! عقل وکردنا کارہ ہوگئے ہیں، آنکھیں ناتواں ہوچکی ہیں، فہم وادراک تباہ ہوچکا ہے، افکار واوہام سرگرداں ہیں، اور یادداشت

الْخَواطِرُ، وَبَعُدَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ إِدْراكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ ما ظَهَرَ مِنْ بَوادِي عَجائِبِ

مزید راہ پر نہیں چل سکتیں، گمان درک کرنے سے دور ہیں لیکن کوئی بھی بطور کامل یہ درک نہیں کرسکا عجائب خلقت اور تیری قدرت کے

أَصْنافِ بَدائِعِ قُدْرَتِكَ، دُوْنَ الْبُلُوْغِ إِلىٰ مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعانِ بُرُوْقِ سَمائِكَ. أَللّٰهُمَّ

مختلف رنگ کیسے ہیں؟ اور وہ یہ پہچان نہیں سکے کہ کس طرح تیرا آسمان روشنی دیتا ہے اور بجلی گرجتی ہے۔ پروردگارا!

مُحَرِّكَ الْحَرَكاتِ، وَمُبْدِئَ نِهايَةِ الْغاياتِ، وَمُخْرِجَ يَنابِيْعِ تَفْرِيْعِ قُضْبانِ النَّباتِ، يا

اے حرکات کے محرک، اے سب مقاصد کی انتہا کے مبدی، سے نباتات کے چشمہ کو نکالنے والے،

مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلامِيْدِ الصُّخُوْرِ الرّاسِياتِ، وَأَنْبَعَ مِنْها ماءً مَعِيْناً حَياةً لِلْمَخْلُوْقاتِ،

اے سخت اور زمین سے ملے ہوئے پتھروں کو شگافتہ کرکے ان سے پانی جاری کرنے والے جو تیری مخلوقات کے لیے سرمایہ زندگی ہے

فَأَحْيىٰ مِنْها الْحَيَوانَ وَالنَّباتَ، وَعَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِي سِرِّ أَفْكارِهِمْ مِنْ نُطْقِ إِشاراتِ

اور اس پانی سے حیوانات ونباتات کو زندگی عطا کی، اور جو کچھ ان کے مخفی افکار میں (بجلی کی مانند) آتا ہے تو اس سے آگاہ ہے، حتی تو

خَفِيّاتِ لُغاتِ النَّمْلِ السّارِحاتِ. يا مَنْ سَبَّحَتْ وَهَلَّلَتْ وَقَدَّسَتْ وَكَبَّرَتْ وَسَجَدَتْ

چیونٹیوں کے ان اسرار آمیز گفتار کو بھی جانتا ہے۔ اے وہ کہ جسکے لئے سات آسمان کے فرشتوں نے تیری عظیم گفتار کے جلال وجمال

لِجَلالِ جَمالِ أَقْوالِ عَظِيْمِ عِزَّةِ جَبَرُوْتِ مَلَكُوْتِ سَلْطَنَتِهِ مَلائِكَةُ السَّبْعِ السَّماواتِ،

عزت وجبروت اور تیری استوار بادشاہی کے بیان اور تسبیح وتہلیل، تقدیس وتکبیر کے لئے زبان کھولی اور سجدے میں گر گئے، اے وہ کہ

يا مَنْ دارَتْ فَأَضاءَتْ وَ أَنارَتْ لِلَوامِ دَيْمُوْمِيَّتِهِ النُّجُوْمُ الزَّاهِراتُ، وَأَحْصٰى عَدَدَ الْأَحْياءِ
جس کے دوام و بقاء کے سامنے چمکتے ستارے مدار میں آئے اور نورافشانی کرنے لگے، اے زندوں اور مردوں کی تعداد کو شمار کرنے
وَالْأَمْواتِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيّاتِ، وَافْعَلْ بِي كَذا وَكَذا.
والے محمد و آل محمد پر درود بھیج جو بہترین لوگ ہیں میرے لئے یہ کام انجام دے۔
''کذا وکذا'' کی جگہ اپنی حاجات طلب کریں۔[1]

﴿۲۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوسری دعا

یہ دعا بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنا تَوْفِيْقَ الطّاعَةِ، وَبُعْدَ الْمَعْصِيَّةِ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ، وَعِرْفانَ الْحُرْمَةِ،
پروردگارا! ہمیں اطاعت کی توفیق، معصیت سے دوری، نیت میں صداقت، محترم چیزوں کا عرفان عطا فرما،
وَأَكْرِمْنا بِالْهُدىٰ وَالْاِسْتِقامَةِ، وَسَدِّدْ أَلْسِنَتَنا بِالصَّوابِ وَالْحِكْمَةِ، وَامْلَأْ قُلُوْبَنا
ہمیں ہدایت و استقامت کی کرامت عطا فرما، ہماری زبانوں کو صداقت و حکمت کے راستے پر لگا دے، ہمارے دلوں کو
بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ،وَطَهِّرْ بُطُوْنَنا مِنَ الْحَرامِ وَالشُّبْهَةِ،وَاكْفُفْ أَيْدِيَنا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ
علم و معرفت سے بھر دے، ہمارے شکم کو حرام اور مشتبہ چیزوں سے پاک کر دے، ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے روک دے،
وَاغْضُضْ أَبْصارَنا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيانَةِ، وَاسْدُدْ أَسْماعَنا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيبَةِ .وَتَفَضَّلْ
ہماری نگاہوں کو فجور اور خیانت سے بند کر دے، ہمارے کانوں کے راستے لغو اور غیبت سے مسدود کر دے، ہمارے علماء کو
عَلىٰ عُلَمائِنا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ،وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ،وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ
زہد و نصیحت، متعلمین کو کوشش اور رغبت، سننے والوں کو اتباع اور موعظت کی توفیق عطا فرما،

[1] المصباح: ۳۵۴، البلد الأمین: ۴۷۹

بِالْإِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ، وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ،وَعَلَى مَوْتَاهُمْ

بیمار مسلمانوں کو شفا عطا فرما، مرنے والوں پر مہربانی اور رحمت فرما،

بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ، وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ

بزرگوں کو وقار اور سکون عطا فرما، نوجوانوں کو توبہ و استغفار

وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرَاءِ

اور عورتوں حیاء و عفت ، مالداروں کو تواضع اور وسعت ، فقراء کو صبر اور قناعت،

بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ، وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ، وَعَلَى الْأُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ،

مجاہدوں کو نصرت اور غلبہ ، قیدیوں کو آزادی و راحت،

وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِبِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ، وَبَارِكْ

امیروں کو عدل و شفقت ، رعایا کو انصاف اور حسن سیرت کی توفیق عطا فرما،

لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ، وَاقْضِ مَاأَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ،

حجاج وزوار کے زادراہ اورنفقہ میں برکت عطا فرما، اور جو فریضہ حج وعمرہ ان کے ذمہ واجب کیا ہے اسے ادا فرمادے

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

اپنے فضل ورحمت سے اے ارحم الراحمین۔

---

[1] البلدالأمین:۴۸۰،المصباح:۳۷۴

﴿۲۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی دعا "یَا نُوْرَ النُّور"

یہ دعا کفعمیؒ نے کتاب "البلد الأمین" میں ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے:

یا نُوْرَ النُّوْرِ، یا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ، یا باعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اے نور کے نور، اے امور کی تدبیر کرنے والے، اے قبروں میں موجود مردوں کو اٹھانے والے! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، میرے اور

وَاجْعَلْ لِي وَلِشِيْعَتِي مِنَ الضِّيْقِ فَرَجاً، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجاً، وَأَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجِ

میرے شیعوں کو گھٹن عطا فرماتا کہ اس تنگی سے رہائی ملے اور غم واندوہ سے نجات ملے، اور ہماری راہ کو وسعت عطا فرما، اور ہمارے لئے

وَأَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِکَ مَا یُفَرِّجُ، وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ یَا کَرِیْمُ. [1]

اپنی جانب سے ایسی رہائی مقرر فرما کہ ہمارے تمام امور میں رہائی حاصل ہو اور اے کریم ہمارے لئے ایسے عمل فرما کہ جس کا تو سزاوار ہے۔

روایت میں ہے کہ جو یہ دعا ہمیشہ پڑھے، وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ محشور ہوگا۔[2]

۱۔ المصباح: ۴۰۷، جنات الخلود: ۴۱، ضیاء الصالحین: ۵۳۳

۲۔ منتخب الأثر: ۵۲۱

﴿۲۶﴾

مشکلات سے نجات کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت دوسری دعا

کتاب ''قصص الانبیاء'' میں مشکلات سے نجات کے لئے یہ مبارک دعا ہمارے آقا و مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل ہوئی ہے:

یا مَنْ اِذا تَضایَقَتِ الْاُمُوْرُ فَتَحَ لَنا باباً لَمْ تَذْهَبْ اِلَیْهِ الْاَوْهامُ، فَصَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ

اے وہ کہ جب ہم پر امور تنگ آئیں تو وہ ہمارے لئے ایسے در کھول دیتا ہے کہ جو کسی کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتے، پس

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِاُمُوْرِي الْمُتَضایِقَةِ باباً لَمْ یَذْهَبْ اِلَیْهِ وَهْمٌ یا أَرْحَمَ

میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے لئے گرہ لگے ہوئے امور کو کھول دے کہ جہاں تک کسی کا ذہن نہ

الرّاحِمِیْنَ.[1]

پہنچے، اے ارحم الراحمین۔

التحفۃ الرضویہ میں ذکر ہوا ہے کہ علامہ سید حسن بن سید علی آقا شیرازی نے ہمارے لئے یہ دعا نقل کی ہے اور کہا ہے: یہ دعا حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے۔

یہ کلام بعض مورد وثوق و اطمینان افراد نے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے: رفع مشکلات اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے یہ دعا نماز پنجگانہ کے بعد اور دیگر اہم حاجات کے لئے پڑھی جائے اور وہ دعا یہ ہے:

---

[1] قصص الانبیاء: ۳۶۳

یٰا مَنْ اِذَا تَضَایَقَتِ الْاُمُوْرُ فَتَحَ لَهَا بَاباً لَمْ تَذْهَبْ اِلَیْهِ الْاَوْهَامُ، صَلِّ عَلٰی

اے وہ کہ جب ہم پر امور تنگ آئیں تو وہ ہمارے لئے ایسے در کھول دیتا ہے کہ جو کسی کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتے، پس

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِاُمُوْرِي الْمُتَضَایِقَةِ باباً لَمْ یَذْهَبْ اِلَیْهِ وَهْمٌ یا أَرْحَمَ

میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے لئے گرہ لگے ہوئے اور مسدود امور کو کھول دے کہ جہاں تک کسی کا ذہن نہ

الرّٰاحِمِیْنَ.[1]

پہنچے، اے ارحم الراحمین۔

﴿۲۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

حاجت روا ہونے کے لئے ایک دوسری اہم دعا

سید علی خان کتاب ''النکام الطیب'' میں کہتے ہیں:

یہ عظیم الشان دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اس کے لئے روایت ہوئی ہے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوئی ہو یا اس کی کوئی اہم حاجت ہو۔ پس جس کی بھی کوئی اہم حاجت ہو وہ یہ دعا زیادہ سے زیادہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدائے رحمان و رحیم کے نام سے

أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، مُبْدِئُ الْخَلْقِ وَمُعِیْدُهُمْ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ

تو ہی وہی خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں مخلوق کو خلق کرنے والا اور پلٹانے والا ہے، تو ہی وہی خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی

---

[1] التحفۃ الرضویۃ: ۱۱۴

اِلّٰا أَنْتَ، مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ، وَبَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ الْقَابِضُ

معبود نہیں، امور کی تدبیر کرنے والا، اور قبروں سے اٹھانے والا ہے تو ہی وہی خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قابض و باسط ہے،

الْبَاسِطُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، وَارِثُ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا، أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

تو ہی وہی خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زمین اور اس پر موجود ہر چیز کا وارث ہے، میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال

الَّذِي اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ أَجَبْتَ، وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ أَعْطَيْتَ، وَأَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ

کرتا ہوں کہ جب تجھے اس سے پکارا جائے تو تو جواب دیتا ہے اور جب تجھ سے سوال کیا جائے تو تو عطا کرتا ہے، اور میں تجھ سے محمدؐ اور

بَيْتِهٖ، وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَهُ عَلٰى نَفْسِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

آپ کی آلؑ کے طفیل سوال کرتا ہوں، اور ان کے اس حق کے واسطہ جو تو نے خود پر لازم کیا ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر بھیجے اور میری حاجت کو پورا

تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي، اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ يَا سَيِّدَاهُ، يَا مَوْلَاهُ، يَا غِيَاثَاهُ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ

فرما دے ساسی گھڑی، اسی گھڑی، اے میرے آقا!! اے میرے مولا! اے میری فریاد سننے والے، میں تجھ سے تیرے ہر اسم کے واسطہ

سَمَّيْتَهُ بِهٖ نَفْسَكَ، وَاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

سوال کرتا ہوں کہ جو تو نے اپنے لئے قرار دیئے ہیں جنہیں تو نے اپنے پاس علم غیب کے طور پر رکھا کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے،

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعَجِّلَ خَلَاصَنَا مِنْ هٰذِهِ الشِّدَّةِ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْأَبْصَارِ، يَا

اور مجھے اس مشکل سے نجات دینے میں تعجیل فرما، اے دلوں اور آنکھوں کو تبدیل کرنے والا، اے دعاؤں کو سننے والے،

سَمِيْعَ الدُّعَاءِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔[1]

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اپنی رحمت کے طفیل اے ارحم الراحمین۔

---

[1] البلد الامین: ۱۴

﴿۲۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

بیماریوں سے شفا کے لئے دعا

محدث نوری فرماتے ہیں: جلیل القدر شیخ کفعمیؒ نے کتاب ''البلد الأمین'' میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل کرتے ہیں:

اگر کوئی بیمار اس دعا کو نئے برتن پر تربت امام حسین علیہ السلام سے لکھے اور پھر دھو کر پی لے تو اسے بیماری سے شفاء حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمان ورحیم کے نام سے

بِسْمِ اللّٰهِ دَوَاءٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كِفَاءٌ، هُوَ الشَّافِي شِفَاءٌ،

بسم اللہ (کہنا) دواء ہے، اور الحمد اللہ شفاء ہے، اور لا الہ الا اللہ کفایت کا موجب ہے، ''ھو الشافی'' شفاء ہے،

وَهُوَ الْكَافِي كِفَاءٌ، اِذْهَبِ الْبَأْسَ بِرَبِّ النَّاسِ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سُقْمٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور ''ھوالکافی'' کفایت ہے، تجھے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کہ برائی کو دور فرما، اور ایسی شفاء دے کہ جس کے بعد کوئی بیماری نہ

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ النُّجَبَاءِ.

رہے، محمد اور آپ کی نجیب آل پر خدا کا درود ہو۔

محدث نوریؒ مزید کہتے ہیں: ہم نے سید زین الدین علی بن حسین حسینی کی تحریر میں دیکھا کہ جس میں لکھا تھا: یہ دعا کربلا کے رہنے والے ایک شخص نے عالم خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے سیکھی۔ وہ شخص مریض تھا اور اس نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اپنی بیماری کے متعلق شکایت کی تو آنحضرتؑ نے حکم دیا کہ یہ دعا لکھو اور پانی میں ڈال کر اسے پیئو، اس نے ایسا ہی

کیاتو فوراہی اس کی بیماری ختم ہوگئی ہے۔

﴿۲۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

مشکلات سے نجات اور چوروں سے محفوظ رہنے کی دعا

مرحوم آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ لکھتے ہیں: مشہد مقدس کے رہائشی شیخ علی اکبر تہرانی نے ہم سے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا: متقی و پرہیز گار عالم دین شیخ محمد تقی تربتی نے (جو کربلا کے بزرگ علماء اخلاق اور علامہ مرزا حبیب اللہ رشتی کے شاگرد تھے اور ان کا اجازہ بھی ان کو حاصل تھا) فرمایا: میرا ایک دیندار شاگرد ''جو شہر تربت کے سادات میں سے تھا'' نے مجھ سے بیان کیا: مقامات مقدسہ کی زیارت سے واپسی میں ایک طالب علم کے ساتھ نکلا اور قافلہ کے پیچھے پیچھے قصر شیرین کی طرف چل پڑا، میں پیاس کی شدت اور تھکاوٹ سے نڈھال تھا بڑی مشکل سے میں قافلہ تک پہنچا، قافلہ کو چوروں نے لوٹ لیا تھا اور لوگوں کو زخمی کر دیا تھا اور وہ ٹوٹے ہوئے محملوں میں سے زمین پر گرے ہوئے تھے اور بیابان میں پڑے ہوئے تھے۔

ہم خوف کے مارے ایک ٹیلہ پر چلے گئے کہ اتنے میں ایک بزرگ سید کو اپنے پاس کھڑے دیکھا انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر ہمیں سات عدد زاہدی خرمہ عطا کئے اور فرمایا: چار خرمہ خود کھاؤ اور تین اس شیخ کو دے دو۔

---

۱ جنۃ المأوی: ۲۲۶، دار السلام: ۱/۲۸۸

چنانچہ خرمہ کھانے کے بعد ہماری پیاس ختم ہوگئی، پھر فرمایا اس دعا کو مشکلات سے نجات اور چوروں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھو:

" اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُخَافُكَ وَأُخَافُ مِمَّنْ يَخَافُكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِمَّنْ لَايَخَافُكَ"

پروردگارا! میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور تجھ سے ڈرنے والوں سے ڈرتا ہوں، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جو تجھ سے نہیں ڈرتے۔

اس کے بعد ہم سید کے ساتھ تھوڑی دور تک چلے اتنے میں انہوں نے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ تمہارا گھر ہے ہم نے دیکھا ہمارا گھر اس ٹیلے کے نیچے ہے جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو ہم پر تھکاوٹ نے ایسا غلبہ کیا کہ سو گئے اور جو کچھ ہم پر گذری تھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے، لیکن نیند سے اٹھنے کے بعد متوجہ ہوئے کہ وہ سید حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے[1]

﴿۳۰﴾

مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعا

کتاب ''الکلم الطیب'' میں لکھتے ہیں: میں نے اپنے ایک صالح اور مورد اطمینان دوست (جو کہ سادات میں سے تھے) کی تحریر دیکھی جس میں لکھا تھا: میں نے ۱۰۹۳ھ قمری ماہ رجب کو برادر محترم اور دانشور امیر اسماعیل بن حسین بیک بن علی بن سلیمان جابری انصاری سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں نے پرہیز گار شیخ حاج علی منگی سے سنا کہ انہوں نے کہا:

---

[1] النجفی الحسان ج ۱ ص ۱۱۷، المسلک الاظفر.

میں شدید مشکلات میں گرفتار ہوگیا اور میرے دشمنوں نے میرے حقوق پامال کئے اور مجھے اپنی جان کا خوف ہوا جس کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔اسی دوران ایک دن مجھے میری جیب میں ایک دعا ملی۔میں بہت حیران ہوا کہ میں نے کسی سے دعا نہیں مانگی تھی،لہٰذا حیرت زدہ تھا،لیکن رات کو عالم خواب میں ایک شخص کو شائستہ اور زہاد افراد کے لباس میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا:

ہم نے تمہیں فلاں دعا دی ہے،اسے پڑھو تا کہ تم شدت و پریشانی سے نجات پاسکو۔

مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون تھے؟اس وجہ سے میرا تعجب اور بڑھا دوسری مرتبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا وہ فرمارہے تھے:

ہم نے تمہیں جو دعا دی ہے اس کو پڑھو اور جسے چاہو تعلیم دو۔

ہم نے متعدد بار دعا پڑھی اور میرے امور حل ہوگئے اس عمل کا ہم نے تجربہ کیا لیکن ایک مدت کے بعد مجھ سے یہ دعا گم ہوگئی جس کا مجھے بہت افسوس ہوا اور میں اپنے اس عمل پر پشیمان تھا۔

لیکن ایک شخص آیا اور اس نے کہا تمہاری دعا فلاں جگہ گر گئی ہے مجھے نہیں یاد کہ وہاں میں کبھی گیا بھی تھا،میں اس جگہ گیا اور دعا اٹھائی اور اس کے شکر کے لئے سجدۂ شکر بجالایا،اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمان و رحیم کے نام سے

رَبِّ أَسْئَلُکَ مَدَداً رُوْحانِياً تَقْوىٰ بِهِ قُوايَ الْكُلِّيَّةُ وَالْجُزْئِيَّةُ، حَتّٰى أَقْهَرَ بِمَبادِي

پروردگارا! میں تجھ سے روحانی مدد کی درخواست کرتا ہوں کہ جس سے میری کلی و جزئی طاقت کو تقویت دے تا کہ میں ان کے ذریعہ

نَفْسِي كُلَّ نَفْسٍ قاهِرٍ، فَتَنْقَبِضَ لِي اِشارَةُ دَقائِقِها، اِنْقِباضاً تَسْقُطُ بِهِ قُوٰيها، حَتّٰى

کسی کو بھی شکست دے دوں چاہے وہ کتنا بھی قوی ہو،یہاں تک کہ اس کی دقیق ترین اور حساس ترین حرکت بھی میرے اختیار میں ہو اور یوں

لايَبْقىٰ فِي الْكَوْنِ ذُو رُوْحٍ اِلّا وَنارُ قَهْرِي قَدْ أَحْرَقَتْ ظُهُوْرَهُ يا شَدِيْدُ، يا شَدِيْدُ، يا

اس کی تمام قوا نائیاں ختم ہوجائیں حتی دنیا میں کوئی بھی ذی روح نہ ہو مگر یہ اس کی نمود کو میرے قہر کی آگ جلادے یا شدید،اے شدید!

ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، يا قاهِرُ يا قَهّارُ، أَسْئَلُکَ بِما أَوْدَعَتَهُ عِزْرائِيلَ مِنْ أَسْمائِکَ

اے صاحب بطش شدید، اے قاہر! اے قہار! میں تجھ سے تیرے ان قہر والے اسماء کے ذریعہ، جو تو نے عزرائیل کے سپرد کئے اور تمام جانیں

الْقَهْرِيَّةِ، فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوسُ بِالْقَهْرِ، أَنْ تُوْدِعَنِي هٰذَا السِّرَّ فِي هٰذِهِ السّاعَةِ، حَتّٰى

چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے اسی کے اختیار میں ہیں، یہ سوال کرتا ہوں تا کہ اپنی زندگی کی اسی ساعت مجھے بھی وہی راز عنایت فرما جس کے نتیجہ

أَلْيَنَ بِهِ كُلَّ صَعْبٍ، وَأَذَلَّ بِهِ كُلَّ مَنِيعٍ، بِقُوَّتِکَ يا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ.

میں ہر سخت دشواری کو ختم کر دوں، اور ہر قوت و طاقت کو خوار اور اختیار میں قرار دوں، تیری قوت کے ذریعہ اے صاحب قوت متین۔

اگر امکان ہو تو یہ دعا سحر کے وقت تین مرتبہ، صبح کے وقت تین مرتبہ اور رات میں تین مرتبہ پڑھیں اور اگر بہت سخت مشکل ہو تو اس کے پڑھنے کے بعد تیس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

يا رَحْمانُ يا رَحِيمُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، أَسْئَلُکَ اللُّطْفَ بِما جَرَتْ بِهِ الْمَقادِيرُ[1]

اے رحمٰن و رحیم! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! میں تجھ سے اس لطف کرم کا سوال کرتا ہوں جس سے مقدرات جاری ہوئے۔

﴿۳۱﴾

حرز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

سید علی بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' اور مرحوم کفعمی نے کتاب ''البلد الأمین'' میں ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حرز کو اس طرح نقل کیا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے

يا مالِکَ الرِّقابِ، وَهازِمَ الْأَحْزابِ، يا مُفَتِّحَ الْأَبْوابِ، يا مُسَبِّبَ الْأَسْبابِ،

اے سب کے صاحب اختیار، اے متحد گروہوں کو شکست دینے والے، اے دروازوں کو کھولنے والے، اے مسبب الاسباب،

۱۔ الکلم الطیب: ۱۰؛ جنۃ المأوی: ۲۲۵، دار السلام: ۱/۲۸۸

سَبِّبْ لَنا سَبَباً لاٰنَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَباً، بِحَقِّ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَواتُ اللّٰهِ

ہمارے لئے ایسا سبب فراہم کر کہ جس تک رسائی وجستجو کی ہم میں توانائی نہیں ہے، بحق کلمہ شہادتین (لاالٰہ الاّ اللّٰہ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ.[1]

اللّٰہ) ان پر اور ان کی تمام آل پر خدا کا درود وسلام ہو۔

﴿۳۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعائے حجاب

أَللّٰهُمَّ احْجُبْنِي عَنْ عُيُوْنِ أَعْدائِي، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيائِي، وَأَنْجِزْ لِي

پروردگارا! مجھے میرے دشمنوں کی نگاہوں سے چھپا لے، اور مجھے میرے دوستوں کے ساتھ اکٹھا کر دے، اور وہ انجام دے کر

مٰا وَعَدْتَنِي، وَاحْفَظْنِي فِي غَيْبَتِي اِلٰى أَنْ تَأْذَنَ لِي فِي ظُهُوْرِي، وَأَحْيِ بِي مٰا دَرَسَ مِنْ

جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اور میرے زمانۂ غیبت میں میری حفاظت فرما حتی کہ تو مجھے ظہور کا اذن دے، اور میرے ذریعہ سے

فُرُوْضِكَ وَسُنَنِكَ، وَعَجِّلْ فَرَجِي،وَسَهِّلْ مَخْرَجِي. وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰاناً

کہنہ شدہ واجبات ومستحبات کو زندہ فرما، اور میری گھاٹی میں تعجیل فرما، اور میرے قیام کی شرائط کو آسان فرما، اور میرے لئے نصرت ومدد

نَصِيْراً، وَافْتَحْ لِي فَتْحاً مُبِيْناً، وَاهْدِنِي صِرٰاطاً مُسْتَقِيْماً،وَقِنِي جَمِيْعَ مٰا أُحاذِرُهُ مِنَ

کرنے والی سلطنت قرار دے، اور مجھے فتح مبین وآشکار نصیب فرما، اور صراط مستقیم کی طرف میری ہدایت فرما، اور حد رکرنے والے

الظّٰالِمِيْنَ، وَاحْجُبْنِي عَنْ أَعْيُنِ الْبٰاغِضِيْنَ، النّٰاصِبِيْنَ الْعَداوَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ،

ظالموں سے میری حفاظت فرما، اور مجھے تیرے نبی کی آل سے بغض وکینہ رکھنے والوں اور دشمنی رکھنے والے ناصبیوں کی نگاہ سے مخفی رکھ،

وَلاٰيَصِلُ مِنْهُمْ اِلَيَّ أَحَدٌ بِسُوْءٍ .فَاِذٰا أَذِنْتَ فِي ظُهُوْرِي فَأَيِّدْنِي بِجُنُوْدِكَ، وَاجْعَلْ

اور کسی کی طرف سے بھی مجھے نقصان نہ پہنچنے دے، اور جب مجھے ظہور وآشکار ہونے کی اجازت دے تو اپنے سپاہیوں کے ذریعہ میری

۱۔ مفتاح الدعوات: ۶۴، المصباح: ۴۰۷

مَنْ يَتَّبِعُنِي لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ مُؤَيَّدِيْنَ، وَفِي سَبِيْلِكَ مُجَاهِدِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ أَرَادَنِي

تائید فرما، اور میری پیروکاروں کی بھی تائید فرما کہ جو تیرے دین کی مدد کے لئے میرے ساتھ ہیں، اور تیری راہ کے مجاہد ہیں، میری اور

وَأَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ مَنْصُوْرِيْنَ، وَوَفِّقْنِي لِإِقَامَةِ حُدُوْدِكَ، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى

ان کی برائی چاہنے والوں کے خلاف بھی ان کی تائید فرما، اور مجھے کامیاب کر کہ میں تیری حدود کو برپا کر سکوں، اور تیری حدود سے آگے

مَحْدُوْدَكَ. وَانْصُرِ الْحَقَّ، وَأَزْهِقِ الْبَاطِلَ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقاً، وَأَوْرِدْ عَلَيَّ مِنْ

بڑھنے والوں کے خلاف بھی میری نصرت فرما، حق کی نصرت فرما، باطل کو نابود فرما کیونکہ باطل کو نابود ہونا ہی ہے، اور میرے ان شیعوں

شِيْعَتِي وَأَنْصَارِي مَنْ تَقِرُّ بِهِمُ الْعَيْنَ، وَيَشُدُّ بِهِمُ الْأَزْرُ، وَاجْعَلْهُمْ فِي حِرْزِكَ وَأَمْنِكَ

اور انصار کو میرے نزدیک لے آ کہ جو میرے نور چشم اور پشت کی گرمی کا باعث ہیں، اور انہیں بھی اپنے حفظ و امان میں رکھ، اور (یہ کام)

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[1]

اپنی رحمت سے انجام دے اے ارحم الرحمین۔

سید علی بن طاؤس کتاب "مہج الدعوات" میں اس دعائے حجاب کے ہمراہ دیگر حجاب کا ذکر کرنے بعد فرماتے ہیں: مجھے یہ حجاب پڑھنے کا الہام اس وقت ہوا جب ایک زمانے میں سیلاب آیا جس کی وجہ سے بہت سے افراد ڈوب گئے، ہر جگہ پانی بھر گیا اس کی زد میں جو مکان تھے منہدم ہونے لگے امن و امان ختم ہو گیا اور زندگی مشکل ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ ان مشکلات میں جینے کا امکان صرف انہیں دعاؤں کی اجابت کی صورت میں تھا، یہ حجاب تھے جنہوں نے ان موانع کو دور کیا اور ان ناگوار حوادث میں ہمارے ضامن رہے۔ ہم پروردگار عالم کی اس نعمت پر اس کے شکر گذار ہیں۔[2]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۶۰، المصباح: ۲۹۶

۲۔ مہج الدعوات: ۳۶۱

﴿۳۳﴾

ظہور میں تعجیل کے لئے دعا

مرحوم نعمانی نے کتاب ''الغیبۃ'' میں یہ دعا یونس بن ظبیان سے نقل کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب بھی شب جمعہ ہو تو پروردگار عالم ایک فرشتہ کو دنیا کے آسمان کی طرف بھیجتا ہے اور طلوع فجر ہونے کے بعد وہ فرشتہ بیت المعمور کے اوپر عرش پر بیٹھتا ہے اور حضرت محمدؐ، حضرت امام علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے نور کا منبر نصب ہوتا ہے وہ منبر پر جاتے ہیں جب کہ مومنین، اولیاء، انبیاء اور ملائکہ ان کے گرد جمع ہوتے ہیں آسمان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور ظہر کے وقت رسول خداؐ پروردگار عالم سے عرض کرتے ہیں پروردگارا! قرآن میں جس کا تو نے وعدہ کیا ہے، اس کا وقت آ گیا ہے۔

اور وہ وعدہ یہ آیۂ مبارکہ ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً﴾ [1]

اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان و عمل صالح سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین میں اسی طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا۔

۱۔ سورۂ نور آیت: ۵۵

اس کے بعد فرشتہ اور انبیاء بھی یہ دعا پڑھتے ہیں اور پھر حضرت محمدؐ حضرت امام علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام سجدہ میں جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں:

یارَبِّ اِغْضَبْ فَاِنَّهُ قَدْ هُتِکَ حَرِیْمُکَ وَقُتِلَ أَصْفِیآؤُکَ وَاُذِلَّ عِبادُکَ الصّٰالِحُوْنَ

اے پروردگار! غضب فرما کیونکہ تیری ہتک حرمت کی گئی، اور تیرے برگزیدہ اصفیاء کو قتل کیا گیا اور تیری صالح و شائستہ بندوں کو خوار کیا

خداوند ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ''روز معلوم'' وہی دن ہے[1]

﴿۳۴﴾

ظہور کے آغاز میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

ایک روایت میں ذکر ہوا کہ مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا:

اے میرے مولا! حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کس طرح ظاہر ہوں گے؟ اور کہاں ظہور فرمائیں گے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

وہ تنہا ظہور کریں گے اور تنہا خانہ خدا میں جائیں گے اور کعبہ میں داخل ہوں گے، تنہا شب گذاریں گے اور جب لوگوں کی آنکھیں سو جائیں گی، رات کی تاریکی زیادہ ہو جائے گی تو جبرئیل و میکائیل اور دوسرے فرشتہ آپ کی خدمت میں شرفیاب ہوں گے اور جبرائیل آنحضرتؑ سے عرض کریں گے: اے میرے مولا! آپ کی بات قبول اور آپ کو اس کام یعنی ظہور کی اجازت عطا ہوگا۔

یہ بزرگ امامؑ اپنے دست مبارک کو اپنے چہرے پر پھیریں گے اور فرمائیں گے:

۱۔ کمال الکلام: ۱/۳۹۳، الغیبۃ تالیف مرحوم نعمانی: ۲۷۶

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ، وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ، نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ،
اور وہ کہیں گے کہ شکر خدا ہے کہ اس نے ہم سے کئے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے اور زمین اپنی زمین کا وارث بنا دیا ہے کہ جنت
فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ [۱]
میں جہاں چاہیں آرام کریں اور بیشک یہ عمل کرنے والوں کا بہترین اجر ہے

﴿۳۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت دعائے شیعہ

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اگر تم ڈوبنے، جلنے اور چوری سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو صبح کے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَايَصْرِفُ السُّوءَ اِلَّا اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَايَسُوْقُ
خدا کے نام سے جو بھی خدا چاہئے (وہی ہوگا) خدا کے سوا کوئی بھی برائی کو دور نہیں کر سکتا، خدا کے نام سے جو بھی خدا چاہئے (وہی ہوگا)
اَلْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، مَا يَكُوْنُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ
خدا کے علاوہ کوئی خیر نہیں دے سکتا، خدا کے نام سے جو بھی خدا چاہئے (وہی ہوگا)، جو بھی نعمت موجود ہے وہ خدا کی جانب سے ہے،
اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
خدا کے نام سے جو بھی خدا چاہئے (وہی ہوگا)، ہر قوت و جنبش خدائے بلند مرتبہ کے ذریعہ ہی ہے، خدا کے نام سے جو بھی خدا چاہئے
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ.
(وہی ہوگا)، خدا محمدؐ اور ان کی پاک آل پر درود بھیجتا ہے۔

جو بھی صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو وہ رات تک ڈوبنے، جلنے، اور چوری سے محفوظ رہے گا اور جو بھی اسے رات میں تین مرتبہ پڑھے وہ صبح تک ان بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

۱۔ سورۂ زمر، آیت: ۷۴ ۲۔ بحار الأنوار: ۵۳/۷

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں۔

یہ دعا ہمارے شیعوں کا شعار ہے، جس روز ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اسی دعا کے ذریعہ ہمارے چاہنے والے اور دشمن پہچانے جائیں گے۔[1]

﴿۳۶﴾

وادی السلام سے عبور کرتے وقت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: گویا میں ان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایسے گھوڑے پر سوار ہیں کہ جس کی پیشانی سفیدی سے چمک رہی ہے، وہ وادی السلام سے سہلہ کی نہر کی طرف عبور کر رہے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں:

لاٰ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ حَقّـاً حَقّـاً، لاٰ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِيمٰـنـاً وَصِدْقـاً، لاٰ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ

حقیقت میں اعتراف کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میرا ایمان ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

تَـعَبُّـداً وَرِقّـاً. اَللّٰهُمَّ مُعِزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَجِيْدِ، وَمُذِلَّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيْدٍ، أَنْتَ

ہے تعبد اور خدا کے سامنے اپنے سلب اختیار سے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے خدایا! اے ہر متجاہر ب مومن کو عزت بخشنے والے

كَـنَـفِـي حِيْـنَ تُـعْيِيْـنِـي الْـمَـذٰاهِـبُ، وَتَـضِيْـقُ عَـلَـيَّ الْأَرْضُ بِـمٰـا رَحُبَـتْ.

اے ہر جابر و کینہ رکھنے والے کو ذلیل کرنے والے، صرف تو ہی میری پناہ گاہ ہے کہ جب مختلف راہیں مجھے رنج میں مبتلا کر دیں، اور

۱۔ مکیال المکارم: ۱۹۳/۱، بحار الأنوار: ۲۴/۳۹

أَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ خَلْقِي، وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ

زمین اپنی تمام وسعت کے ساتھ مجھ پر تنگ ہو جائے۔ پروردگارا! تو نے مجھے خلق کیا ہے جب کہ تو میری خلقت سے بے نیاز تھا، اور اگر

الْمَغْلُوبِينَ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا، وَمُخْرِجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا،

تیری نصرت نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی شکست خوردہ افراد میں سے ہوتا، اے وہ خدا کہ مقام رحمت سے رحمت برساتا ہے اور اے وہ خدا کی جو

وَيَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوخِ الرِّفْعَةِ، فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُونَ، يَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ

معدنیات سے برکات کو خارج کرتا ہے، اے وہ خدا کہ جس نے اعلیٰ و بلند مرتبہ کو خود سے مختص کیا اور یوں اس کی عزت سے اس کے اولیاء

الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

بھی باعزت بنتے ہیں، اے وہ کہ جس کے سامنے تمام ہی دشاہ ذلت سے سر جھکا لیتے ہیں اور جو تیرے ہیبت سے خوفزدہ ہیں۔ میں تجھ سے

الَّذِي فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ، فَكُلٌّ لَكَ مُذْعِنُونَ. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

تر سے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو نے مخلوق کو خلق کیا، اور سب نے تیری اطاعت میں گردن جھکا دی، میں تجھ سے سوال

تُنْجِزَ لِي أَمْرِي، وَتُعَجِّلَ لِي فِي الْفَرَجِ، وَتَكْفِيَنِي وَتُعَافِيَنِي وَتَقْضِيَ حَوَائِجِي، اَلسَّاعَةَ

کرتا ہوں کہ محمدؐ پر درود بھیج اور میرے امر کو انجام دیدے، اور میری گشائش میں تعجیل فرما، میری کفایت فرما، اور عافیت عطا فرما، اور میری

السَّاعَةَ، اَللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.[1]

حاجتوں کو پورا فرما، اسی گھڑی، اسی گھڑی، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿۳۷﴾

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر صلوات

﴿أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ أَبِيهَا....﴾

حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے صلوات میں سب سے مجرب صلوات حضرت فاطمہ علیہا السلام

۱۔ العدد القویۃ: ۷۵، دلائل الامامۃ: ۴۵۸ (کچھ تھوڑے سے فرق کے ساتھ)

کی صلوات ہے اور وہ اس طرح سے کہ پانچ سو تیس مرتبہ کہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ وَ أَبِيْهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيْهَا (وَالسِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِيْهَا) بِعَدَدِ

پروردگارا! حضرت فاطمہ اور ان کے والد بزرگوار اور ان کے شوہر گرامی اور ان کے عزیز بیٹوں پر درود بھیج (اور اس راز پر کہ جو ان کے

مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ.

وجود میں ودیعت فرمایا) اس تعداد کے برابر کہ جس پر تیرا علم محیط ہے۔

یہ ختم، دعا کی قدیم کتابوں میں ذکر نہیں ہوا ہے بلکہ شیخ انصاریؒ کے زمانہ سے معروف ہے اور ہم نے دو وجوہات کی بنا پر اس صلوات کو ذکر کیا ہے:

۱۔ اگر چہ یہ صلوات قدیم کتابوں میں ذکر نہیں ہوئی ہے اور مرحوم شیخ انصاریؒ سے سنی گئی ہے لیکن بزرگوار کا حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ کی بنا پر یقیناً یہ دعا آنحضرتؑ سے صادر ہوئی ہے۔

۲۔ ''اَلسِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِيْهَا'' سے حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مراد ہیں۔[1]

﴿۳۸﴾

سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب

اس حصہ میں ہم بعض سوروں کے خواص و خصوصیات نقل کرتے ہیں کہ جو اس کتاب کے مطالب سے مربوط ہیں۔

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: جو بھی سورۂ کہف پڑھے وہ آٹھ شب و روز ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر دجال اس آٹھ روز خروج کرے تو خداوند اسے دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔

۱۔ ''الصحیفۃ المبارکۃ المہدیۃ'' کی طرف رجوع کریں۔

۲۔دوسری حدیث میں آنحضرتؐ سے روایت ہوا ہے کہ آپ فرمایا:

جوسورۂ کہف کے آخر کی دس آیتوں کو حفظ کر کے پڑھے، اسے دجال کے فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اگر کوئی پورا سورہ پڑھے تو بہشت میں داخل ہوگا۔

۳۔ایک اور حدیث میں میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

جوسورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کو حفظ کرلے اور پھر دجال سے اس کا سابقہ ہوتو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور جوسورۂ کہف کی آخری آیت کو حفظ کرلے، اس کے لئے قیامت کے دن روشنی بخش نور ہوگا۔[1]

﴿۳۹﴾

سورۂ یٰس کے خواص

ایک معتبر اہل علم فرد نے ''سورۂ یٰس'' کی فضیلت کے متعلق ہم سے ایک واقعہ بیان کیا:

خدا کا ایک بندہ شہر یزد میں بہت ہی سخت مشکل سے دوچار تھا وہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہوا لیکن ان کو نہیں پہچانا۔

آنحضرتؑ نے اس سے فرمایا:

سورۂ یٰس پڑھو اور جب کلمۂ ''مبین'' پر پہنچو (جو کہ چھ مرتبہ آیا ہے) تو اپنی حاجت کی نیت کرو اور سورہ پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرو تا کہ پروردگار عالم تمہاری دعا کو مستجاب کرے۔

وہ شخص کہتا ہے: جب ہم نے ''سورۂ یٰس'' میں غور کیا تو اس میں ۷ مرتبہ ''مبین'' تھا اس پر مجھے تعجب ہوا لیکن جب غور کیا تو معلوم ہوا چھ جگہ کلمہ مبین الف لام کے بغیر آیا ہے اور ایک جگہ الف لام

۱۔مکیال الکلام: ۱/۱۲۶

کے ساتھ آیا ہے۔

پھر سورۂ کو اسی طرح پڑھا جس طرح آنحضرت نے فرمایا تھا اور پروردگار عالم نے ہماری دعا مستجاب فرمائی۔

﴿۴۰﴾

فضیلت سور مسبحات

جابر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

جو بھی سونے سے پہلے سور مسبحات پڑھے وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت نہ کرلے اور اگر مرجائے تو رسولؐ خدا کے جوار میں قرار پائے گا۔[1]

طریحیؒ کے مطابق جن سوروں کی ابتداء تسبیح سے ہوتی ہے وہ مسبحات ہیں۔

ملا محمد صالح مازندرانیؒ کہتے ہیں: نقل ہوا ہے کہ جن سوروں کے شروع میں "سَبَّحَ" یا "یُسَبِّحُ" یا "سَبِّحْ" یا "سُبْحَانَ" آئے انہیں مسبحات کہا جاتا ہے، اس بنا پر سور مسبحات سات ہیں: سورۂ اسراء، سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ، سورۂ تغابن اور سورۂ اعلیٰ۔

لیکن مرحوم کفعمیؒ کتاب مصباح کے حاشیہ میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مسبحات قرآن کی پانچ سورتوں کا نام ہے اور پھر سورۂ اسراء اور سورۂ اعلیٰ کے علاوہ باقی سب کے نام ذکر کئے۔ شیخ صدوق سورۂ تغابن کو مسبحات میں سے آخری سورہ کے عنوان سے یہ روایت ذکر کرتے ہیں ہے اور علامہ مجلسیؒ نے "حلیۃ المتقین" میں اور فیض کاشانی نے کتاب "وافی" میں واضح کیا ہے کہ ان سوروں کی تعداد پانچ ہے۔

۱۔ ثواب الأعمال: ۱۱۸

اہل فضل افراد میں ایک کا بیان ہے: یہ جان لینا بہتر ہے کہ روایت میں مذکورہ شرط کی حامل ان سورتوں کو ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے یعنی اس سے بھی حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت اور رسول اکرمؐ کا جوار نصیب ہونا محقق ہے لیکن چونکہ اس جگہ پر ان سوروں کے پڑھنے اور تلاوت کرنے کی ترغیب دلانا ہے تا کہ ایک اچھی عادت اور روش پیدا ہو جائے لہٰذا آنحضرتؑ کی زیارت اور رسول اکرمؐ کا جوار پڑھنے میں تکرار کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ البتہ یہ واضح ہے اگر کبھی یہ عمل ترک ہو جائے تو آنحضرتؑ کی زیارت اور رسول اکرمؐ کے جوار کو نقصان نہ پہنچے گا جو کہ اس عمل کا لازمہ ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ امام کی زیارت سے مراد معرفت کے ساتھ امام کی زیارت ہے اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ یا یہ سورتیں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں ہیں اور ان کے احوال وصفات کو بیان کرتی ہے اگر چہ ہم اسے نہیں جانتے یا ان سورتوں کو پڑھنے کی خاصیت یہ ہوگی۔ یہ مطلب دوسرے سوروں کے بارے میں صدق کرتا ہے کہ جن کا ثواب اور اجر معین ہے۔

مؤلف کہتے ہیں: آیت الکرسی اور آیت ''رب ادخلني '' اور کچھ دیگر آیتوں کے متعلق بعض ختومات ذکر ہوئے ہیں جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں لیکن ہم نے انہیں بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔

البتہ اس نکتہ پر توجہ ہونی چاہئے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور میں پہنچنے کا سب سے بہترین راستہ آپ کی کامل رضایت حاصل کرنا ہے۔

۱۔ دار السلام: ۳/ ۹۱

﴿۴۱﴾

سورۂ ''القارعۃ'' کی تلاوت

دجّال کے فتنوں سے نجات کا سبب

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا::

جو سورۂ القارعۃ پڑھے اسے پروردگار عالم دجال کے فتنے یعنی اس پر ایمان لانے اور دوزخ کی کشاکشوں سے محفوظ رکھے گا۔[۱]

۱۔ المصباح: ۶۰۰، ثواب الأعمال: ۱۲۵

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

مرحوم آیت اللہ مستنبطؒ یوں فرماتے ہیں:

عقلی ونقلی لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عنایات سے متمسک رہیں اور سختی ،مشکلات اور دردورنج میں آپ سے پناہ مانگیں اس لئے کہ آنحضرتؑ سلطان وقت ہیں اگر چہ ہماری آنکھوں سے غائب ہیں مگر وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے اور اگر دیکھ لیں تو پہچانتے نہیں۔آنحضرتؑ کی عنایتوں کی کرنیں ہم پر پڑتی ہیں اور ہم میں سے جو بھی آپ سے متوسل ہوتا ہے اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

مرحوم مستنبط مزید فرماتے ہیں: ہم نے ان توسلات کے حیرت انگیز اثرات دیکھے ہیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں دیکھی ہے۔

ہاں! جس نے ان توسلات کی لذت حاصل نہ کی وہ ان حقائق سے بے بہرہ ہے:

''بنفسي(أنت) من مغيب لم يخل منّا''

میری جان آپ پر قربان! اے غائب ہستی جو ہم سے خارج نہیں ہے[1]

---

[1] النجم الرضویۃ: ۱۶۰

حضرت خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کا واقعہ

مرحوم خواجہ نصیر الدین طوسی شہر ساوہ قریہ جہرود کے رہنے والے تھے ان کی ولادت با سعادت ۱۱ جمادی الاول ۵۹۷ھ کو شہر طوس میں ہوئی جس کا عدد آیت کریمہ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقاً﴾[1] کے مساوی ہے اور ۱۸ ذی الحجہ ۶۷۲ھ کو وفات پائی آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

علامہ عراقی کتاب ''دار السلام'' میں لکھتے ہیں:

جو کچھ زبان زد خاص وعام ہے اور بعض کتابوں میں بھی تحریر ہے کہ خواجہ نصیر نے اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے فضائل میں بیس سال کے طویل عرصہ میں ایک کتاب تألیف فرمائی اور اسے بغداد لے گئے تا کہ خلیفہ عباسی کو دکھائیں۔

اتفاقاً وہ اس وقت پہنچے جب خلیفہ ابن حاجب کے ساتھ شط بغداد کے کنارے سیر وتفریح میں مشغول تھا، خواجہ نے وہ کتاب خلیفہ کے پاس رکھ دی اور خلیفہ نے ابن حاجب کو دے دی اور جب اس ناصبی کی نظر مناقب اہل بیت علیہم السلام پر پڑی تو اس نے شدت بغض کی بنا پر اسے پانی میں پھینک دیا اور مذاق اڑاتے ہوئے کہا: '' أعجبني تلمّه ''یعنی اس کتاب کے پانی میں گرنے کی آواز نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔

پھر خواجہ کی طرف نظر کر کے کہنے لگا: کہاں کے رہنے والے ہو؟

فرمایا: میں طوس کا رہنے والا ہوں۔

کہنے لگا: وہاں کے بیل ہو یا گدھے؟ خواجہ نے کہا: میں وہاں کا بیل ہوں!

ابن حاجب نے کہا: تمہاری سینگیں کہاں ہیں؟

۱۔ سورۂ اسراء آیت: ۸۱

خواجہ نے فرمایا: اسے طوس چھوڑ آیا ہوں، میں وہاں جاؤں گا اور انہیں لے آؤں گا!

خواجہ محزون ومحروم اپنے وطن لوٹ آئے اتفاقاً ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک گھر ہے اور اس کے اندر ایک مقبرہ ہے، جس پر ایک صندوق رکھا ہوا ہے اور صندوق کے اوپر خواجہ کے نام سے معروف دعائے توسل لکھی ہوئی ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف اسی جگہ موجود ہیں۔

آنحضرتؑ نے خواجہ کو وہ دعا اور اس کے ختم کا طریقہ تعلیم فرمایا، لیکن جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس کا کچھ حصہ بھول چکے تھے جب دوبارہ سوئے تو پھر وہی خواب دیکھا اس میں بھولے ہوئے حصہ کو امامؑ سے یاد کرلیا۔

اب جب بیدار ہوئے تو انہوں نے پوری دعا کو فوراً تحریر کرلیا اور خلیفہ واہن حاجب کے عمل کی تلافی اور ان سے انتقام کے لئے اس عمل کو انجام دینے میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ ان کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے انہیں بشارت دی کی ان کی حاجت ایک بچہ کے ذریعہ روا ہوگی اور آپ اس بچے کی تربیت کریں تا کہ وہ مستقبل میں تاج وسلطنت پائے گا اور ان کے شہر کی طرف اشارہ کیا۔

خواجہ نے رمل کے ذریعہ اس بچہ کی جگہ کو معین کیا اور اس کے گھر کو تلاش کیا۔ اس گھر میں ایک عورت کو دیکھا جس کے پاس دو بچے تھے ان دونوں بچوں کو اس سے طلب کیا اور ان کی تربیت میں مشغول ہوئے اور اپنی فراست سے معلوم کرلیا کہ ان دونوں بچوں میں کون بادشاہ بن سکتا ہے وہ ہلاکو تھا اس کی تربیت میں غیر معمولی اہتمام اور رعایت کی یہاں تک کہ ہلاکو خان سن شعور کو پہنچ گیا۔

ایک روز خواجہ نے اس سے کہا: اگر تم بادشاہ بن جاؤ تو ہماری زحمتوں کا صلہ کیا دو گے؟

ہلاکو نے کہا: تمہیں اپنا وزیر بنالیں گے۔

خواجہ نے کہا: تم اسے ایک نوشتہ کی صورت میں ہمیں دے دو۔

ہلاکو نے کہا: ٹھیک ہے ایک عہد نامہ لکھا اور خواجہ کے حوالہ کردیا۔

کچھ عرصہ بعد ایک دن ہلاکو نے خراسان کے حاکم کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ جا بیٹھا، خواجہ کو اپنا وزیر بنالیا اور خراسان پر قدرت حاصل کرنے کے بعد دوسرے شہروں پر چڑھائی کر دی اور ایک ایک شہر اپنے قبضہ کرنے لگا یہاں تک کہ بغداد کا رخ کیا اور خلیفہ عباسی ''معتصم'' کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ابن حاجب نے جب یہ ماجرا دیکھا تو ایک آدمی کے گھر میں چھپ گیا اور ایک طشت کو خون سے بھر کر کے اس کو کسی چیز سے ڈھک دیا پھر اس کے اوپر ایک فرش بچھایا اور اس پر بیٹھ گیا تا کہ خواجہ کے رمل سے محفوظ رہے خواجہ نے رمل کا استعمال کیا تو ابن حاجب کو خون کے دریا کے اوپر دیکھا اور حیرت زدہ ہوئے۔ بہت کوشش کی لیکن اس کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا، بالآخر خواجہ نے طے کیا کہ کچھ بھیڑیں وزن کر کے اہل بغداد کے درمیان تقسیم کریں اور ان سے شرط کر لیں جو بھی گوسفند لے اسے واپس کرنے کے وقت اس کا وہی وزن ہونا چاہئے جو لیتے وقت تھا چنانچہ ایک بھیڑ ابن حاجب کے میزبان کو بھی دی۔

اس میزبان نے اس امر میں ابن حاجب سے مشورہ کیا، ابن حاجب نے کہا: اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک بھیڑئے کا بچہ لاؤ اور ہر روز صبح سے شام تک بھیڑ کو کافی مقدار میں چارہ دو جب رات ہو تو اسے بھیڑئے کے سامنے باندھ دو، تا کہ اس کا دن میں کھانے کی وجہ سے جتنا وزن بڑھا ہو وہ بھیڑیئے کو دیکھنے کی وجہ سے کم ہو جائے اس تدبیر پر عمل کرنے کی وجہ سے بھیڑ جب تک اس کے پاس تھی اس کے وزن میں کوئی فرق نہیں ہوا۔

اس شخص نے ابن حاجب کے مشورے پر عمل کیا اور جب واپس کی تو ابن حاجب کے میزبان کی بھیڑ کے دوسری بھیڑوں کے وزن میں فرق تھا، خواجہ اپنی اس ہوشیاری سے سمجھ گئے کہ ابن حاجب اسی کے گھر میں ہے۔

انہوں نے سپاہیوں کو اس کے گھر بھیجا تا کہ ابن حاجب کو خواجہ اور ہلاکو کے پاس حاضر کیا اور جب اسے آپ کے پاس لائے تو ہلاکو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ ہے میری سینگ، جو

طوس میں رہ گئے تھے اور میں نے تم سے انہیں لانے کا وعدہ کیا تھا۔

پھر اسے اپنے ساتھ نہر کے کنارے لے گئے اور حکم دیا کہ اس کی ساری کتابیں حاضر کی جائیں اور شافیہ، وافیہ اور مختصر (جو علم صرف ونحو کے ابتدائی طلاب کے لئے بہت مفید ہے) کے علاوہ اس کی ساری تالیفات پانی میں ڈال دیں اور فرمایا: ''أعجبني تلمّه'' یاس کتاب کے پانی میں گرنے کی آواز نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ اور پھر اسے قتل کرنے کا حکم صادر کیا۔[1]

یہ وہ واقعہ ہے جس میں اس دعا کے صدور کی نسبت حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف دی گئی ہے لیکن جس طرح کہ دار السلام میں تصریح ہوئی ہے کہ اگر تاریخ فتح بغداد اور ابن حاجب کے مرنے کی تاریخ کو سامنے رکھیں تو یہ واقعہ نا قابل قبول ہوگا کیونکہ اس لئے کہ بغداد پر ہلاکو کا حملہ اور خواجہ نصیر الدین طوسی کی تدبیر کے ذریعہ فتح کے اندر کچھ ایسے نکات موجود ہیں جو اس واقعہ کی صحت میں شبہ پیدا کرتے ہیں۔

۱۔ جیسا کہ تاریخ میں مرقوم ہے ابن حاجب کی موت واقعہ میں موجود انہیں خصوصیات کے ساتھ اسکندریہ[2] میں ہوئی نہ کہ بغداد میں۔

۲۔ اس کی موت فتح بغداد سے ۹ سال پہلے واقع ہوئی جب کہ ہلاکو اور خواجہ نصیر الدین طوسیؒ وارد بغدار ہوئے تو وہ زندہ نہ تھا کہ جو اسے خون کے طشت پر بیٹھنے کی ضرورت ہوتی۔

۳۔ جس طرح خواجہ نصیر الدین طوسیؒ نے رمل کے استعمال کے ذریعہ ہلاکو کے شہر اور محلّہ کا پتہ لگایا اسی طرح وہ رمل کے ذریعہ ابن حاجب کا پتہ نہیں لگا سکتے تھے؟ یا وہ خون جس پر وہ بیٹھا تھا اس کی جگہ معلوم نہیں کر سکتے تھے؟ اگر رمل طشت کے خون کو دریائے خون بتاتا ہے تو کیونکر اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

۱۔ دار السلام عراقی: ۳۳۳

۲۔ العلامۃ الخواجہ نصیر الدین الطوسی: ۷۹

ان سب کے علاوہ جو بھیڑ ابن حاجب کے میزبان کے گھر میں تھی اس کے ذریعہ خواجہ نصیر الدین طوسیؒ رمل کا استعمال کر کے ابن حاجب کی جگہ تعیین کر سکتے تھے اور وزن میں کسی طرح کا فرق نہ آنے کی شرط کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

ان سب کے باوجود خواجہ سے منسوب دعائے توسل کی اہمیت میں کسی بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اس کتاب کے مؤلف نے اس دعا کے ذریعہ مشکلات کے حل ہونے کا نتیجہ اخذ کیا ہے۔

مرحوم شیخ بہائی سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: مقدس اردبیلیؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے عالی مقام تک پہنچنے میں کون سی چیزیں سبب بنیں؟

تو انہوں نے جواب میں فرمایا: خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کی پابندی کرنا۔

﴿۱﴾

دعائے توسل

﴿جو خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کے نام سے معروف ہے﴾

اس دعا کو جلیل القدر سید علی بن طاؤوسؒ نے ''مہج الدعوات'' میں نقل کیا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْقُرَشِيِّ

پروردگارا! اس پیغمبر پر درود و سلام اور فروان برکتیں فرما کہ جو امی، عربی و ہاشمی ہیں، اور قبیلۂ قریش میں سے ہیں،

الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ، اَلسَّيِّدِ الْبَهِيِّ، اَلسِّرَاجِ الْمُضِيءِ، اَلْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ،

جو مکی و مدنی ہیں اور جو سرزمین بطحاء و تہامہ سے ہیں، جو خوبصورت سید ہیں، جو درخشاں چراغ اور چمکتا ہوا ستارہ ہیں،

صٰاحِبِ الْوَقٰارِ وَالسَّكِيْنَةِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِالْمَدِيْنَةِ، اَلْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ، وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ،

صاحب وقار و اطمینان ہیں، جو مدینہ میں مدفون ہیں، (خدا کی جانب سے) تائید شدہ بندہ ہے، اور جو محکم و استوار رسول ہیں،

اَلْمُصْطَفَى الْأَمْجَدِ، اَلْمَحْمُوْدِ الْأَحْمَدِ، حَبِيْبِ اِلٰهِ الْعَالَمِيْنَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ،

جو صاحب عظمت برگزیدہ ہیں، جو پسندیدہ و احمد ہیں، جو خدائے عالمین کا حبیب ہے، اور جو رسولوں کے سردار ہیں، اور جو آخری

وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ، وَرَحْمَةٍ لِلْعَالَمِيْنَ، أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نبی ہیں، اور جو گنہگاروں کی شفاعت کرنے والا ہے، اور جو عالمین کے لئے رحمت ہے، ابوالقاسم محمد، ان پر اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو

وَآلِهِ. اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ، يَا شَفِيْعَ الْأُمَّةِ،

آپ پر درود و سلام ہو اے ابوالقاسم، اے رسول خدا، اے رحمت کے امام، اے امت کے شفیع

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ

اے بندوں پر خدا کی حجت، اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں، آپ سے طالب شفاعت

وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ

ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک

اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ، وَالْاِمَامِ الْمُظَفَّرِ، وَالشُّجَاعِ

ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں فرما پاک سید پر، اور کامیاب امام پر، اور دلیر شجاع پر،

الْغَضَنْفَرِ، أَبِي شُبَيْرَ وَشَبَرَ، قَاسِمِ طُوْبٰى وَسَقَرَ، اَلْأَنْزَعِ الْبَطِيْنِ، اَلْأَشْجَعِ الْمَتِيْنِ،

شبیر و شبر کے پدر پر، جنت و دوزخ کی تقسیم کرنے والے ہیں، زرک سے جدا شدہ اور اوباش سے سرشار ہیں، متین شجاعت کے مالک ہیں

اَلْأَشْرَفِ الْمَكِيْنِ، اَلْعَالِمِ الْمُبِيْنِ، اَلنَّاصِرِ الْمُعِيْنِ، وَلِيِّ الدِّيْنِ، اَلْوَالِي الْوَلِيِّ، اَلسَّيِّدِ

اشرف جاہ و مکان کے مالک ہیں، عالم آشکار ہیں، ناصر و مددگار ہیں، دین کے ولی و سرپرست ہیں، ولی کے حاکم ہیں، پسندیدہ سید ہیں،

الرَّضِيِّ، اَلْاِمَامِ الْوَصِيِّ، اَلْحَاكِمِ بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ، اَلْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ، اَلْمَدْفُوْنِ بِالْغَرِيِّ

امام الوصی ہیں، واضح و آشکار نص سے حاکم ہیں، پاکیزہ مخلص ہیں، جو سرزمین نجف میں مدفون ہیں، دھاڑتے ہوئے شیر اور ہمیشہ غالب

لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ، مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ، وَمُظْهِرِ الْغَرَائِبِ، وَمُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ، وَالشِّهَابِ

رہنے والے کے فرزند ہیں، مظہر عجائب ہیں اور شگفتگی کو آشکار کرنے والے ہیں، ظالموں کو پراکندہ کرنے والے اور شہاب ثاقب ہیں،

الثَّاقِبِ، وَالْهِزَبْرِ السَّالِبِ، نُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ، أَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ، غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ

اورایسے شیر ہیں جوکافروں سے ہرچیز چھین لے،تمام مقاصد کا نقطۂ پرکار ہیں،ہمیشہ غالب رہنے والا خدا کا شیر،ہر غالب پر غالب آنے والا

وَمَطْلُوْبِ كُلِّ طَالِبٍ، صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَالْمَنَاقِبِ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، مَوْلَانَا

اور ہرطالب کا مطلوب،صاحب افتخارات و مناقب،مشارق و مغارب کے امام و پیشوا ہیں ،ہمارے مولا

وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ، اَلْاِمَامِ أَبِي الْحَسَنَيْنِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

اور دونوں جہانوں کے مولا،امام اور ابوالحسنین،امیرالمومنین علی بن ابی طالب آپ پر خدا کا درود ہو

عَلَيْهِ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاأَبَا الْحَسَنِ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،

آپ پر درود و سلام ہو اے ابوالحسن، اے امیرالمومنین، اے علی بن ابیطالب ،

يَاأَخَ الرَّسُوْلِ، يَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ، يَا أَبَا السِّبْطَيْنِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا

اے رسول خدا کے بھائی ،اے زہراء بتول کے فرزند، اے سبطین پیغمبر کے پدر،اے بندوں پر خدا کی حجت،اے ہمارے سردار اور

وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا

ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں،آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کووسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَ

اپنی حاجتوں کو پیش کردیا ہے،لہذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند خدا کے نزدیک ہماری سفارش کردیجئے۔ پروردگارا!درود وسلام اور فروان

بَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ الْجَمِيْلَةِ، اَلْمَعْصُوْمَةِ الْمَظْلُوْمَةِ، اَلْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ،

برکتیں فرما پاک سیدۂ جلیلہ و نیک سیرت پر کہ جو گناہوں سے معصوم ہیں اور جن پر ظلم کیا گیا،جو کریم و نبیلہ ہیں جنہوں نے سختیاں

اَلْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ، ذَاتِ الْأَحْزَانِ الطَّوِيْلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ، اَلرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ،

برداشت کیں اور جنہوں نے مختصری مدت میں ہیں طویل سختیاں اور مصائب برداشت کئے ،جو پسندیدہ خاتوں اور بردبار ہیں،جو

اَلْعَفِيْفَةِ السَّلِيْمَةِ، اَلْمَجْهُوْلَةِ قَدْراً، وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْراً،اَلْمَدْفُوْنَةِ سِرّاً، وَالْمَغْصُوْبَةِ

پاکدامن اور صاحب قلب سلیم ہیں کہ جن کا مقام پہچانا نہیں گیا،جن کی قبر مخفی ہے،جنہیں مخفیانہ طور پر دفنایا گیا،لیکن بطور آشکاران کے

جَهْراً، سَيِّدَةِ النِّسَاءِ، اَلْاِنْسِيَّةِ الْحَوْرَاءِ، أُمِّ الْأَئِمَّةِ النُّجَبَاءِ، بِنْتِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ،

حق کوغصب کیا گیا،سیدۃ النساءانسان کے قالب میں حور،بزرگ اور نیک اماموں کی ماں،بہترین پیغمبر کی بیٹی،

اَلطّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ، اَلْبَتُوْلِ الْعَذْراءِ، فاطِمَةَ التَّقِيَّةِ الزَّهْراءِ عَلَيْهَا السَّلامُ. اَلصَّلاةُ

پاک و پاکیزہ اور بتول ہیں کہ جنہوں نے اپنے معبود کی طرف رخ کیا، فاطمہ و پرہیزگار اور آسمان پیغمبر کا درخشاں ستارہ ان پر سلام ہو،

وَالسَّلامُ عَلَيْكِ وَعَلى ذُرِّيَّتِكِ يا فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَيَّتُهَا

درود و سلام ہو آپ پر اور آپ کی ذریت پر اے فاطمہ زہراء اے رسول خدا حضرت محمدؐ کی دختر، اے بتول

الْبَتُوْلُ، يا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ، يا بَضْعَةَ النَّبِيِّ، يا اُمَّ السِّبْطَيْنِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ،

اے نور چشم پیغمبر، اے نبی کے جسم کا ٹکڑا، اے سبطین پیغمبر کی مادر گرامی، اے بندوں پر خدا کی حجت،

يا سَيِّدَتَنا وَمَوْلاتَنا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكِ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكِ بَيْنَ

اے ہماری سیدہ و سردار اور ہماری مولا، ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں، آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا

يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعِي لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ

ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔

وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبى، وَالْإمامِ الْمُرْتَجى، سِبْطِ الْمُصْطَفى،

پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں سید مجتبیٰ پر، وہ امام کہ جن کی بارگاہ سے امیدیں وابستہ ہیں حضرت مصطفیٰ کے نواسہ،

وَابْنِ الْمُرْتَضى، عَلَمِ الْهُدىٰ، اَلْعالِمِ الرَّفِيْعِ، ذِي الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ، وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ

حضرت مرتضیٰ کے فرزند، پرچم ہدایت، بلند مرتبہ عالم، صاحب نسب گرامی، جامع فضائل

وَالشَّرَفِ الرَّفِيْعِ، اَلشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ، اَلْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ الْبَقِيْعِ،

صاحب شرافت رفیع، شفیع بن شفیع، مہلک زہرہ سے قتل ہونے والا، سرزمین بقیع میں مدفون،

اَلْعالِمِ بِالْفَرائِضِ وَالسُّنَنِ، صاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ، كاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوىٰ وَالْمِحَنِ،

واجبات و مستحبات کا عالم، صاحب جود و کرم، بیچارگیوں، سختیوں اور مشکلات کو برطرف کرنے والا،

ما ظَهَرَ مِنْها وَما بَطَنَ، اَلَّذِيْ عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدائِحِهِ لِسانُ اللَّسَنِ، اَلْإمامِ بِالْحَقِّ الْمُؤْتَمَنِ

جو کچھان سے ظاہر و پنہاں ہے کہ مدح کرنے والوں کی زبان ان کی فضائل کو شمار کرنے سے عاجز و ناتوان ہے، امام برحق و امانتدار،

أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ) اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا مُحَمَّدٍ

ابو محمد امام حسن (ان پر خدا کا درود و سلام ہو)، آپ پر درود و سلام ہو اے ابو محمد،

يا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ،أَيُّهَا الْمُجْتَبىٰ،يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ،يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ

اے حسن بن علی، اے مجتبیٰ ،اے فرزند رسول خدا، اے فرزند امیر المؤمنین، اے فرزند فاطمۂ زہراء

يا حُجَّ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يا سَيِّدَشَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا

اے بندوں پر خدا کی حجت ،اے جوانان جنت کے سردار،اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ،

آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کردیا ہے،لہذا اے بارگاہ الٰہی

يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ،اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزّاهِدِ

کے آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے ۔پروردگارا!درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں سید زاہد پر،

وَالْإمامِ الْعابِدِ، اَلرّاكِعِ السّاجِدِ، وَلِيِّ الْمَلِكِ الْماجِدِ، وَقَتِيْلِ الْكافِرِ الْجاحِدِ، زَيْنِ

اور عابد امام پر، ہمیشہ رکوع و وجود کرنے والے پر، صاحب افتخار و عظمت بادشاہ کے ولی پر، کافر دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہونے

الْمَنابِرِ وَالْمَساجِدِ، صاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلاءِ اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ كَرْبَلاءَ،

والے پر،منبروں اور مسجدوں کی زینت پر ، صاحب مصائب اور صاحب کرب و بلا پر،جو زمین کربلا میں مدفون ہیں،

سِبْطِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ،وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ، مَوْلانا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ، اَلْإمامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ

جن وانس کے رسول کا نواسہ پر، آنکھوں کے نور پر، میرے اور دونوں جہانوں کے مولا پر، امام برحق ابا عبداللہ الحسین پر

اللّٰهِ الْحُسَيْنِ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، يا

(ان پر خدا کا درود و سلام ہو)،اے ابا عبداللہ آپ پر درود و سلام ہو،اے حسین بن علی،

حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ،أَيُّهَا الشَّهِيْدُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ،يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ

اے شہید ، اے فرزند رسول خدا، اے فرزند امیر المؤمنین، اے فرزند فاطمہ ٔ زہراء ،

يا سَيِّدَ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهٖ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا

اے بندوں پر خدا کی حجت ،اے جوانان جنت کے سردار،اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ،

آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کردیا ہے،

يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلى أَبِي الْأَئِمَّةِ

لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں ابوالائمہ پر،

وَسِراجِ الْأُمَّةِ، وَكاشِفِ الْغُمَّةِ، وَمُحْيِي السُّنَّةِ، وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ، وَزَفِيْرِ الرُّتْبَةِ،

امت اسلام کے چراغ پر، غم والدوہ کو برطرف کرنے والے پر، فراموش شدہ سنتوں کو زندہ کرنے والے پر، بلند ہمت والے بزرگ مرد پر،

وَأَنِيْسِ الْكُرَبَةِ، وَصاحِبِ النُّدْبَةِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ طِيْبَةَ، اَلْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَيْنٍ،

بلند مرتبہ پر، اور غموں میں ہمدم پر، صاحب ناله وندبہ پر، جو مدینہ کی پاکیزہ زمین میں مدفون ہیں، جو ہر عیب سے مبراء ہیں،

وَأَفْضَلِ الْمُجاهِدِيْنَ، وَأَكْمَلِ الشّاكِرِيْنَ وَالْحامِدِيْنَ، شَمْسِ نَهارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ،

اور مجاہدین میں سے افضل پر، حمد وشکر کرنے والوں میں سے اکمل پر، توبہ کرنے والے دنوں کے درخشاں آفتاب پر،

وَقَمَرِ لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعابِدِيْنَ، أَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

تہجد گزاروں کی رات کے چمکتے مہتاب پر، امام برحق زین العابدین پر، ابو محمد علی بن الحسین پر (ان پر درود و سلام ہو)

(صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا مُحَمَّدٍ، يا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ،

آپ پر درود و سلام ہو اے ابو محمد، اے علی بن الحسین

يا زَيْنَ الْعابِدِيْنَ، أَيُّهَا السَّجّادُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى

اے زین العابدین، اے سجاد، اے فرزند رسول خدا اے فرزند امیرالمومنین، اے بندوں پر خدا کی حجت،

خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ

اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے

بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. أَللّٰهُمَّ

اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔

صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلى قَمَرِ الْأَقْمارِ، وَنُوْرِ الْأَنْوارِ، وَقائِدِ الْأَخْيارِ، وَسَيِّدِ الْأَبْرارِ

پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں قمر الاقمار اور نور الانوار پر، اور اچھے لوگوں کے پیشوا پر، اور نیک لوگوں کے سردار پر،

وَالطُّهْرِ الطّاهِرِ، وَالْبَدْرِ الْباهِرِ، وَالنَّجْمِ الزّاهِرِ، وَالْبَحْرِ الزّاخِرِ، وَالدُّرِّ الْفاخِرِ،

اور پاک و پاکیزہ پر، چودہویں کے چاند پر، درخشاں ستارے پر، (علم و دانش کے) پُر بیکراں پر، فاخر و گرانبہا در پر،

اَلْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ، اَلسَّيِّدِ الْوَجِيْهِ، اَلْإِمَامِ النَّبِيْهِ، اَلْمَدْفُوْنِ عِنْدَ جَدِّهٖ وَأَبِيْهِ، اَلْحِبْرِ

جو باقر کے لقب سے ملقب ہیں، باعزت و آبرومند سید پر، شریف و آگاہ امام پر، جو اپنے جد اور باپ کے پاس مدفون ہیں،

الْعَلِيِّ عِنْدَالْعَلُوِّ وَالْوَلِيِّ، اَلْإِمَامِ بِالْحَقِّ الْأَزَلِيِّ، أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

دوست و دشمن کے پاس علم و دانش سے سرشار وہ دانشور پر، ازلی امام برحق پر، ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام پر،

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاأَبَاجَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الْبَاقِرُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،

آپ پر درود و سلام ہو اے ابو جعفر، اے محمد بن علی ، اے باقر ، اے فرزند رسول خدا

يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

اے فرزند امیر المؤمنین، اے بندوں پر خدا کی حجت، اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا وَجِيْهاً

آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہذا اے بارگاہ الٰہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ

آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں صادق و صدیق سید پر،

اَلْعَالِمِ الْوَثِيْقِ، اَلْحَلِيْمِ الشَّفِيْقِ، اَلْهَادِيْ اِلَى الطَّرِيْقِ، اَلسَّاقِيْ شِيْعَتَهٗ مِنَ الرَّحِيْقِ،

ثقہ و قابل اطمینان عالم پر، حلیم و شفیق پر، راہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے پر، جو اپنے شیعوں کو شراب طہور سے سیراب کرے گا

وَمُبَلِّغٍ أَعْدَائَهٗ اِلَى الْحَرِيْقِ، صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفِيْعِ، وَالْحَسَبِ الْمَنِيْعِ، وَالْفَضْلِ

اور اپنے دشمنوں کو آتش جہنم میں ڈالے گا، بلند مرتبہ شرف اور برجستہ حسب و نسب کے مالک پر، تمام فضائل کے صاحب پر،

الْجَمِيْعِ، اَلشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِالْبَقِيْعِ، اَلْمُهَذَّبِ الْمُؤَيَّدِ، اَلْإِمَامِ الْمُمَجَّدِ

شفیع ابن شفیع پر، جو سرزمین بقیع میں مدفون ہیں ، اس مہذب و مؤید پر، عظیم الشان پیشوا پر،

أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ). اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

ابو عبداللہ جعفر بن محمد پر(ان پر درود و سلام ہو)۔ اے ابا عبداللہ آپ پر درود و سلام ہو

يَاأَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَيُّهَا الصَّادِقُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ،

اے جعفر بن محمد اے صادق ، اے فرزند رسول خدا، اے فرزند امیر المؤمنین

یٰا حُـجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ، یٰا سَیِّدَنٰا وَمَوْلاٰنٰا اِنّٰا نَتَوَجَّهُنٰا وَاسْتَشْفَعُنٰا وَنَتَوَسَّلُنٰا بِکَ اِلَی

اے بندوں پر خدا کی حجت، اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے طالب شفاعت

اللّٰـهِ، وَقَدَّمْنٰاکَ بَیْنَ یَدَیْ حاجاتِنٰا فِی الدُّنْیٰا وَالْآخِرَةِ، یٰا وَجِیْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنٰا

ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبٰارِکْ عَلَی السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ، وَالْاِمٰامِ الْحَلِیْمِ،

ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں کریم سید اور حلیم امام پر،

وَسَمِیِّ الْکَلِیْمِ، اَلصّٰابِرِ الْکَظِیْمِ، قٰائِدِ الْجَیْشِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِمَقٰابِرِ قُرَیْشٍ، صٰاحِبِ

اور موسیٰ کلیم کے ہم نام پر، صابر و اپنے غصہ کو ختم کرنے والے پر، گروہ (شیعہ) کے قائد پر کہ جو قریش کے مقبروں میں مدفون ہیں،

الشَّرَفِ الْاَنْوَرِ، وَالْمَجْدِ الْاَظْهَرِ، وَالْجَبِیْنِ الْاَطْهَرِ (اَلْاَزْهَرِ خ)، اَلْاِمٰامِ بِالْحَقِّ اَبِی

صاحب شرف انوار پر، آشکار عظمت پر، پاکیزہ (درخشاں) جبین و پیشانی پر، امام برحق

اِبْرٰاهِیْمَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ (صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلاٰمُهُ عَلَیْهِ). اَلصَّلاٰةُ وَالسَّلاٰمُ عَلَیْکَ

ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفر پر (ان ہر درود و سلام ہو)۔ اے ابو ابراہیم آپ پر درود و سلام ہو،

یٰا اَبَا اِبْرٰاهِیْمَ، یٰا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ، اَیُّهَا الْکاظِمُ، وَاَیُّهَاالْعَبْدُ الصّٰالِحُ، یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اے موسیٰ بن جعفر، اے کاظم، اے عبد صالح، اے فرزند رسول خدا،

یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، یٰا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ، یٰا سَیِّدَنٰا وَمَوْلاٰنٰا اِنّٰا نَتَوَجَّهُنٰا وَاسْتَشْفَعُنٰا

اے فرزند امیر المؤمنین، اے بندوں پر خدا کی حجت، اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں

وَنَتَوَسَّلُنٰا بِکَ اِلَی اللّٰهِ، وَقَدَّمْنٰاکَ بَیْنَ یَدَیْ حاجاتِنٰا فِی الدُّنْیٰا وَالْآخِرَةِ، یٰا وَجِیْهاً

آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہٰذا اے بارگاہ الٰہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنٰاعِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبٰارِکْ عَلَی السَّیِّدِ الْمَعْصُوْمِ،

آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں معصوم سید پر،

وَالْاِمٰامِ الْمَظْلُوْمِ، وَالشَّهِیْدِالْمَسْمُوْمِ، وَالْغَرِیْبِ الْمَغْمُوْمِ، وَالْقَتِیْلِ الْمَحْرُوْمِ، عالِمِ

اور مظلوم امام پر، اور مسموم شہید پر، اور غم دیدہ غریب پر، اور (اپنے حق سے) محروم مقتول پر، علم غیب

عِلْمِ الْمَكْتُومِ، بَدْرِ النُّجُومِ،شَمْسِ الشُّمُوسِ، وَأَنِيسِ النُّفُوسِ، اَلْمَدْفُونِ بِأَرْضِ

کے عالم پر، بدر النجوم اور شمس الشموس پر، اور نفوس کے انیس و ہمدم پر کہ جو سرزمین طوس میں مدفون ہیں

طُوسٍ، اَلرِّضِيِّ الْمُرْتَضىٰ،اَلْمُرْتَجَ الْمُجْتَبىٰ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ

اور جن سے ہو کوئی راضی و خوشنود تھا، ایسا برگزیدہ کہ جس کے لطف کی طرف ہر کسی کی نگاہ تھی،امام برحق ابو الحسن

مُوسَى الرِّضا(صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبَا الْحَسَنِ، يا

علی بن موسی الرضا (ان پرخدا کا درود و سلام ہو)، اے ابو الحسن آپ پر درود و سلام ہو،

عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضا، يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ،

اے علی بن موسی الرضا، اے فرزند رسول خدا، اے فرزند امیرالمومنین ، اے بندوں پر خدا کی حجت،اے ہمارے سردار

يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ

اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت

حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ . أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

میں اپنی حاجتوں کو پیش کردیا ہے،لہذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند خدا کے نزدیک ہماری سفارش کردیجئے ۔ پروردگارا!درود وسلام

وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْعادِلِ الْعالِمِ، اَلْعامِلِ الْكامِلِ، اَلْفاضِلِ الْباذِلِ، اَلْأَجْوَدِ

اور فروان برکتیں ہوں عادل و عالم سیدپر، عامل وکامل پر، صاحب وفضل و جود پر، سب سے زیادہ جواد پر،

الْجَوادِ، اَلْعارِفِ بِأَسْرارِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ، مَناصِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ يُنادِ

مبدأ و معاد کے اسرار کے جاننے والے پر، اور جو ہر قوم کے لئے ہادی و رہنما ہیں، جو روز محشر محبین کی پناہگاہ ہیں

الْمُنادِ، اَلْمَذْكُورِ فِي الْهِدايَةِ وَالْإِرْشادِ، اَلْمَدْفُونِ بِأَرْضِ بَغْدادَ،اَلسَّيِّدِ الْعَرَبِيِّ،

جو امت کے لئے ہدایت و ارشاد کے لئے رہبر ہیں، جو سرزمین بغداد میں مدفون ہیں،وہ سید عربی،

وَالْإِمامِ الْأَحْمَدِيِّ، وَالنُّورِ الْمُحَمَّدِيِّ، اَلْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي جَعْفَرٍ

امام احمدی نسب، اور نور محمدی، جو تقی کے لقب سے ملقب ہیں، امام برحق حضرت ابوجعفر

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامِ. اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبَا جَعْفَرٍ، يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ،

محمد بن علی علیہ السلام درود و سلام ہو آپ پر اے ابوجعفر،اے محمد بن علی

أَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوادُ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ،

اے تقی و جواد اے فرزند رسول خدا، اے فرزند امیرالمؤمنین ، اے بندوں پر خدا کی حجت،اے ہمارے

يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ

سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے طالب شفاعت ہیں اور آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت

حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے،لہذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجیے۔ پروردگارا! درود و سلام

وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى الْإِمامَيْنِ الْهُمامَيْنِ، اَلسَّيِّدَيْنِ السَّنَدَيْنِ، اَلْفاضِلَيْنِ الْكامِلَيْنِ

اور فروان برکتیں ہوں دو بزرگ اماموں پر ، دو آقا و پیشواؤں پر، دو کامل فاضل پر،

اَلْباذِلَيْنِ الْعابِدَيْنِ، اَلْعالِمَيْنِ الْعامِلَيْنِ، اَلْأَوْرَعَيْنِ الْأَطْهَرَيْنِ، اَلنُّوْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ،

دو عادل وبخشنے والوں پر، دو عالم دانشوروں پر،دو پرہیزگار و پاکیزہ لوگوں پر، دو درخشاں نورین پر،

وَالشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ، اَلْكَوْكَبَيْنِ الْأَسْعَدَيْنِ، وارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ، وَأَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ،

دو آفتاب ومہتاب پر، دو سعادت بخش ستاروں پر، مشعر ومنیٰ کے دو وارثوں پر، دونوں حرم (مکہ و مدینہ)کے اہل پر،

كَهْفَيِ التُّقىٰ، غَوْثَيِ الْوَرىٰ، بَدْرَيِ الدُّجىٰ، طَوْدَيِ النُّهىٰ، عَلَمَيِ الْهُدىٰ، اَلْمَدْفُوْنَيْنِ

تقویٰ کی دو بناہوں پر، لوگوں کے دو فریاد سننے والوں پر، تاریکی میں چمکنے والے دو ستاروں پر،ہدایت کے دو پرچموں پر، جو صحن

بِسُرَّ مَنْ رَأىٰ، كاشِفَيِ الْبَلْوىٰ وَالْبَحَنِ، صاحِبَيِ الْجُوْدِ وَالْمَنِنِ، اَلْإِمامَيْنِ بِالْحَقِّ أَبِي

رأی(سامرا) میں مدفون ہیں ،جو بلاؤں اور مشقتوں کو رفع کرتے ہیں،جو صاحب جود و احسان ہیں، دو برحق امام

الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِي وَأَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِما).

ابوالحسن علی بن محمد نقی اور ابو محمد الحسن (ان دونوں پر خدا کا درود و سلام ہو)

اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكُما يا أَبَا الْحَسَنِ وَيا أَبا مُحَمَّدٍ،وَيا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَيا حَسَنَ بْنَ

اے ابوالحسن اور اے ابو محمد آپ دونوں پر سلام ہو، اے علی بن محمد اور اے حسن بن علی،

عَلِيٍّ،أَيُّهَا النَّقِيُّ الْهادِي وَأَيُّهَاالزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَابْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ،يَابْنَيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے نقی و ہادی اور اے زکی و عسکری، اے رسول خدا کے دو فرزندو ، اے امیرالمومنین کے دو فرزندو!

يا حُجَّتَي اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، يا سَيِّدَيْنا وَمَوْلَيَيْنا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا

اے تمام مخلوق پر خدا کی دو حجت، ہمارے دو سردار و اور ہمارے دو مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے

وَتَوَسَّلْنا بِكُما اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكُما بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهَيْنِ

طالب شفاعت ہیں اور ہم نے آپ دونوں کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہٰذا اے بارگاہ الٰہی

عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعا لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلى صاحِبِ الدَّعْوَةِ

کے آبرومندو! خدا کے نزدیک ہماری سفارش کر دیجئے۔ پروردگارا! درود و سلام اور فروان برکتیں ہوں صاحب دعوت نبوی پر،

النَّبَوِيَّةِ، وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ، وَالْعِصْمَةِ الْفاطِمِيَّةِ، وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ، وَالشَّجاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ

اور دلیری حیدری پر، اور عصمت فاطمی پر، اور حلم حسنی پر، اور شجاعت حسینی پر،

وَالْعِبادَةِ السَّجّادِيَّةِ، وَالْمَآثِرِ الْباقِرِيَّةِ، وَالْآثارِ الْجَعْفَرِيَّةِ، وَالْعُلُوْمِ الْكاظِمِيَّةِ، وَالْحُجَجِ

اور عبادت و بندگی سجادیہ پر، اور آثار باقریہ پر، اور جعفری آثار پر، اور کاظمی علوم پر، اور رضوی حجتوں پر،

الرِّضَوِيَّةِ، وَالْجُوْدِ التَّقِيَّةِ، وَالنَّقاوَةِ النَّقِيَّةِ، وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ، وَالْغَيْبَةِ الْإِلٰهِيَّةِ،

اور تقوی جود و سخا پر، اور تقوی پاکیزگی و نقاوت پر، اور عسکری ہیبت پر، اور غیبت الٰہی پر

اَلْقائِمِ بِالْحَقِّ، وَالدّاعِي اِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ، كَلِمَةِ اللّٰهِ وَأَمانِ اللّٰهِ وَحُجَّةِ اللّٰهِ،

جو حق پر قیام کرنے والے ہیں، جو مطلق صدق کی طرف دعوت دینے والے ہیں، کلمۂ خدا ہیں، اور امام خدا اور حجت خدا ہیں

اَلْغالِبِ بِأَمْرِ اللّٰهِ، وَالنّاصِرِ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ، اِمامِ السِّرِّ وَالْعَلَنِ، دافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ،

جو امر خدا سے غالب ہیں، جو حرم خدا کی حمایت کرنے والے ہیں، سر و نہاں کے امام ہیں، غم و اندوہ اور مشکلات کو دور کرنے والے ہیں

صاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، صاحِبِ الْعَصْرِ

صاحب جود و احسان ہیں، امام برحق ہیں ابوالقاسم محمد بن حسن، صاحب عصر و زمان

وَالزَّمانِ، وَخَلِيْفَةِ الرَّحْمانِ، وَاِمامِ الْإِنْسِ وَالْجانِّ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ).

جانشین خدائے رحمٰن، جن و انس کے امام (ان پر خدا کا درود و سلام ہو)

اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَصِيَّ الْحَسَنِ، وَالْخَلَفَ الصّالِحَ، يا اِمامَ زَمانِنا، اَلْقائِمِ

آپ پر درود و سلام ہو اے وصی الحسن، اے شائستہ جانشین، اے ہمارے زمانے کے امام، اے قائم

اَلْمُسْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ،
منتظر المہدی، اے ہمارے سردار اور ہمارے مولا ہم آپ کے ذریعہ خدا کی طرف متوجہ ہیں آپ سے طالب شفاعت ہیں اور
وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجيهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ
آپ کو وسیلہ قرار دیا ہے اور دنیا و آخرت میں اپنی حاجتوں کو پیش کر دیا ہے، لہذا اے بارگاہ الٰہی کے آبرومند خدائے عزوجل کے نزدیک
اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.
ہماری سفارش کر دیجئے۔

پھر خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجت طلب کریں اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہیں:

يا سادَتي وَمَوالِيَّ، اِنّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ، أَنْتُمْ أَئِمَّتي وَعُدَّتي لِيَوْمِ فَقْري وَفاقَتي وَ حاجَتي
اے میرے سردار اور میرے مولا، میں خلوص کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوں میرے امام میرے فقر و حاجت کے دن کے
اِلَى اللّٰهِ، وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجاةَ مِنَ اللّٰهِ، فَكُونُوا
لئے ذخیرہ ہیں اللہ کی طرف، اور آپ سے توسل کیا ہے اللہ کی طرف اور آپ سے شفاعت چاہی ہے اور آپ کی محبت اور تقرب کے
عِنْدَ اللّٰهِ تَعالَى رَجائي، يا سادَاتي يا أَوْلِياءَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ
واسطہ سے میں اللہ سے نجات کی امید کرتا ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری امید ہو جایئے، اے میرے سردار اور اے میرے
هؤُلاءِ أَئِمَّتُنا وَسادَتُنا وَقادَتُنا وَكُبَرائُنا وَشُفَعائُنا، بِهِمْ أَتَوَلّى وَمِنْ عَدائِهِمْ أَتَبَرَّ فِي
اولیاء الٰہی، آپ سب پر اللہ کا درود ہو، پروردگارا! بیشک یہ میرے امام و سرور، قائد و بزرگ اور میری شفیع ہیں، میں انہی سے محبت کرتا
الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُمْ، وَعادِ مَنْ عاداهُمْ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ، وَاخْذُلْ
ہوں اور دنیا و آخرت میں ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔ پروردگارا! جو انہیں دوست رکھے تو انہیں دوست رکھ، جو انہیں ترک کر دے تو
مَنْ خَذَلَهُمْ، وَالْعَنْ عَلى مَنْ ظَلَمَهُمْ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ، وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
انہیں ذلیل و رسوا فرما، اور ان پر ظلم کرنے والوں پر لعنت فرما، اور ان کی گشائش میں تعجیل فرما اور جن و انس اور اولین و آخرین میں سے
مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، آمِينَ يا رَبَّ الْعالَمِينَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنا فِي الدُّنْيا زِيارَتَهُمْ، وَفِي
ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما، اے رب العالمین اس دعا کو مستجاب فرما۔ پروردگارا! ہمیں دنیا میں ان کی زیارت اور آخرت میں ان کی
الْآخِرَةِ شَفاعَتَهُمْ، وَاحْشُرْنا مَعَهُمْ وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوائِهِمْ، وَلا تُفَرِّقْ بَيْنَنا
شفاعت نصیب فرما اور ہمیں ان کے ساتھ محشور فرما اور ہمیں ان کے گروہ میں اور ان کے زیر پرچم قرار دے، اور دنیا و آخرت میں

وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔[۱]

ہمارے اور ان کے درمیان ایک لمحہ (پلک جھپکنے برابر) کے لئے بھی جدائی نہ فرما، اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کی دعا

کتاب ''قبس المصباح'' میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کی مختصر سی دعا نقل ہوئی ہے جو یوں ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ صَاحِبِ الزَّمَانِ إِلَّا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلٰى

پروردگارا! میں تجھ سے تیرے ولی اور تیری حجت صاحب الزمان کے حق سے درخواست کرتا ہوں کہ آنحضرت کے واسطہ

جَمِيْعِ أُمُوْرِي، وَكَفَيْتَنِي بِهِ مَؤُونَةَ كُلِّ مُؤْذٍ وَطَاغٍ وَبَاغٍ، وَأَعَنْتَنِي بِهِ، فَقَدْ بَلَغَ

میری تمام امور میں مدد فرما، اور ان کے وسیلہ سے مجھے ہر نافرمان وظالم کے شر سے امان میں رکھا اور میری مدد فرما، بیشک میں ناتوان ہوگیا

مَجْهُوْدِي، وَكَفَيْتَنِي كُلَّ عَدُوٍّ وَهَمٍّ (وَغَمٍّ) وَدَيْنٍ، وَوُلْدِي وَجَمِيْعَ أَهْلِي وَإِخْوَانِي،

ہوں اور میری جان لب پہ آگئی ہے اور ہر دشمن (غم واندوہ) مشکلات اور قرض میں میری، میرے بچوں، اہل وعیال اور میرے بھائیوں

وَمَنْ يُعْنِينِي أَمْرُهُ وَخَاصَّتِي، آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔[۲]

کی کفایت فرما، اور جس کا کام بھی مجھ سے مربوط ہو اور میرے خاص افراد کی کفایت فرما، اے ربّ العالمین میں اس دعا کو مستجاب فرما۔

کتاب ''جنات الخلود'' میں فرماتے ہیں: مقابلہ کے دن دشمن پر کامیابی اور غلبہ، قرض ادا ہونے اور دوسری تمام چیزوں کے لئے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اسی دعا کے ذریعہ متوسل ہوں اور اس کتاب میں یہ نکتہ بیان کرنے کے بعد اسی دعا کو ذکر کیا گیا ہے۔[۳]

۱۔ مہج الدعوات: ۴۲۵ ۲۔ نجم الثاقب: ۳۱۷

۳۔ جنات الخلود: ۴۰

﴿۳﴾

مشکلات کے وقت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

ہمارا سب سے بڑا فریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ اور آپ سے توسل ہے مخصوصاً جب انسان شدید مشکلات، پریشانیوں اور بیماریوں میں گھرا ہوا ہو۔

اس وقت ہمارا فریضہ ہے کہ ان مشکلات اور پریشانیوں سے نجات کے لئے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوں کیونکہ وہ ہمارے امور کے سرپرست ہیں۔

لہٰذا مشکلات اور بالخصوص جب اضطراب نے ہمارے پورے وجود کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہو تو ہمیں منتقم آل محمد امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہونا چاہئے اور یہ جان لیں کہ ہماری تمام تر مشکلات غیبت کا نتیجہ ہیں لہٰذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے دعا کریں۔

بحار الأنوار میں فرماتے ہیں:

ابوالوفاء شیرازی یوں کہتے ہیں: میں قید میں تھا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا لہٰذا ائمہ اطہار علیہم السلام کا واسطہ دے کر خدا سے راز و نیاز کیا۔ جب شب جمعہ ہوئی تو میں نماز سے فراغت کے بعد سو گیا اور عالم خواب میں رسول اکرمؐ کو دیکھا۔

پیغمبر اسلامؐ نے خواب میں ان کی راہنمائی فرمائی کہ کون سی مشکل کے لئے کس امامؑ سے متوسل ہوں۔ اور پھر رسول خداؐ نے ان سے فرمایا:

وأمّا صاحب الزّمان فإذا بلغ منک السیف الذّبح ،فاستعن به، فإنّه یعینک ووضع یده علی حلقه.

لیکن صاحب الزمان؛ جب بھی تلوار گردن تک پہنچ جائے اور ہاتھ تمہارے حلق پر رکھا ہو تو ان سے مدد مانگو وہ تمہاری مدد کریں گے۔

ابوالوفاء کہتے ہیں: میں نے عالم خواب میں آواز دی:

يا مولاي؛ يا صاحب الزمان؛ ادركني فقد بلغ مجهودي.

اے میرے مولا! اے صاحب الزمان! مجھ تک پہنچئے کہ میری جان لب پر آئی ہوئی ہے۔

ابوالوفاء کا بیان ہے: اچانک میں نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا زندان کے اندر زندان بان ہماری زنجیروں کو کھول رہے ہیں۔[1]

''صلاح المومنین'' میں فرماتے ہیں: میرے والد نے یوں فرمایا:

إن دَنَا مِنْ نَحرِکَ السَّیْفُ اسْتَغِثْ بِوَلِیِّ الْعَصْرِ مَوْلاکَ وَقُلْ

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ أَغِثْنِی، یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِی

فَهُوَ بَابُ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةِ وَاَلْ غَوْثٌ وَابْنُ الْمُصْطَفٰی فَخْرِ الرُّسُلِ

جب بھی تلوار تمہاری گردن پر ہو تو اپنے مولا حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ سے متوسل ہو اور کہو:

اے امام زمانہ! ہماری مدد کو آیئے، اے صاحب الزمان! مجھ تک پہنچئے۔

وہ باب اللہ اور رحمت الٰہی ہیں وہ سب کی مدد کرنے والے اور فخر انبیاء حضرت محمد مصطفیؐ کے فرزند ہیں۔[2]

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: حضرت رسول اکرمؐ کے کلام سے ظاہر اً یہ مراد نہیں ہے کہ جب ایسے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہوں جو اسے قتل کرنا چاہتا ہو تو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوں بلکہ یہ اس بات کا کنایہ ہے کہ جب بھی سختیاں اپنی آخری حد تک پہنچ جائیں اور مخلوق سے کوئی امید نہ ہو اور انسان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور چاہے یہ مشکلات دینی ہوں یا دنیاوی۔ چاہے جنات کے شرّ سے ہوں یا انسان کے شرّ سے۔ جیسا کہ صفحہ ۳۷۶ پر مذکور دعا سے بھی یہی مطلب واضح ہوتا ہے۔

۱۔ بحار الأنوار: ۹۴/۳۳

۲۔ صلاح المؤمنین: ۱۲۸

لہٰذا مضطر، مجبور اور بیکس کا فریضہ ہے آنحضرتؑ کے حضور میں استغاثہ کرے اور فریادرسی کرنا آنحضرتؑ کا الٰہی منصب ہے۔

اگر کوئی مضطرب ومجبور اپنی زبان سے یا اہلبیت اطہار علیہم السلام سے منقول دعاؤں کے ذریعہ آنحضرتؑ کو نہ پکار سکے تو وہ خود زبان حال سے استغاثہ کرے یہی کافی ہے یعنی اس کے دل میں ان کی محبت ہو اور ان کی ولایت اور امامت کا اقرار کرتا ہو نیز صرف اس مقدس وجود کو غیبت کے تاریک بیابان میں الٰہی فیض کا واسطہ سمجھتا ہو۔

پس یہ سمجھ لیں اور پہچان لیں کہ جو حج وزیارات کے سفر میں استغاثہ کریں تو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سواء کوئی دوسرا ان کی مدد نہیں کرتا۔

اس مطلب کے اوپر گواہ خود آنحضرتؑ کا لقب خاص ''مغوث'' ہے جو معتبر زیارتوں میں آیا ہے جس کے معنی ''فریادرسی'' کے ہیں۔ البتہ یہ واضح ہے کہ یہ خدا دادی لقب صرف اسم نہیں ہے بلکہ اسم واقعی ہے اور یہ حقیقت محقق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کا مالک اس طرح کی سننے کی قوت اور طاقت کا مالک ہو کہ جو بھی، جہاں کہیں سے بھی اور جس زبان میں پکارے اسے سن لے۔

بلکہ وہ مجبوروں اور بے کسوں کے حالات سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو اس سے بغیر کے وہ استغاثہ وفریاد کریں جیسا کہ آنحضرتؑ نے شیخ مفیدؒ کو اپنے فرمان میں اپنے اس منصب کی وضاحت فرمائی ہے۔

وہ ایسی قدرت کے مالک ہیں کہ اگر کوئی مجبور زبان حال سے نجات طلب کر رہا ہو تو اسے بلا کے گرداب سے باہر نکال سکے اور اس مقام کی لیاقت نہیں رکھتا سوائے اس کے جس نے ولایت سے رشتہ مضبوط کر لیا ہے۔

ہمارے قول پر دوسرا گواہ یہ کہ عربوں (اعراب اور بادیہ نشینوں) کے درمیان معروف ہے وہ حضرت کی ذات مقدس کو ''ابا صالح'' سے تعبیر کرتے ہیں اور اپنے توسل، استغاثے اور شکایات میں

اس اسم کے سوا اور کسی اسم سے نہیں پکارتے ہے[1]

﴿۴﴾

مشکلات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوسرا توسل

﴿یافارس الحجاز﴾

روایت ہوئی ہے:

اگر کسی مومن کو کسی دینی یا دنیاوی مشکل کا سامنا ہو تو وہ صحراء میں جائے اور اس دعا کو ستر مرتبہ پڑھے انشاءاللہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جانب سے اس کی مدد ہوگی۔

یا فارِسَ الْحِجازِ أَدْرِکْنِي، یا أَبا صالِحِ الْمَهْدِيّ أَدْرِکْنِي، یا أَبَا الْقاسِمِ أَدْرِکْنِي

اے حجاز کے اسب سوار میرے مجھ تک پہنچئے، اے ابا صالح المہدی مجھ تک پہنچئے، اے ابوالقاسم مجھ تک پہنچئے، مجھ تک پہنچئے اور

أَدْرِکْنِي وَلاتَدَعْنِي، فَإِنِّي عاجِزٌ ذَلِيلٌ.[2]

مجھے مت چھوڑیئے کہ بیشک میں عاجز اور ذلیل و خوار ہوں۔

﴿۵﴾

مشکلات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دیگر توسل

﴿یامحمد و یا علیّ.....﴾

بزرگ عالم مرحوم عراقی کتاب ''دارالسلام'' میں لکھتے ہیں: ملا قاسم رشتی نے نقل فرمایا:

۱۔ نجم الثاقب: ۳۲۷ ۲۔ منتخب الصوم: ۱۹۶

میں اصفہان گیا ہوا تھا پنجشنبہ کے علاوہ ایک دن مقبرہ تخت فولاد کی زیارت کی غرض سے نکلا، اس شہر میں مسافر تھا اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ لوگ شب جمعہ قبور کی زیارت کے لئے جاتے ہیں لیکن بقیہ دنوں میں مقبرہ میں بھیڑ نہیں ہوتی اور وہاں کوئی چیز بھی نہیں ملتی۔راستے میں چلتے ہوئے حقہ پینے کو دل چاہا تو میرے ساتھ موجود خادم نے کہا: یہاں شب جمعہ کے علاوہ کوئی چیز دستیاب نہیں ہوتی۔

میں نے کہا: صرف حقہ کی وجہ سے ان بزرگوں کی زیارت کا ارادہ ترک نہیں کروں گا کہ جو اس قبرستان میں دفن ہیں۔میں نے اپنا سفر جاری رکھا اور قبرستان میں پہنچ گیا سورۂ فاتحہ پڑھنے میں مشغول تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا جو صحن کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔

اس شخص نے کہا: ملّا قاسم! جب تم اس جگہ وارد ہوئے تو کیوں سنت پیغمبرؐ پر عمل کرتے ہوئے سلام نہیں کیا؟ میں بہت شرمندہ ہوا اور معذرت کرنے کے بعد کہا: چونکہ دور تھا اور میں چاہتا تھا کہ نزدیک پہنچ کر سلام کروں گا۔

فرمایا: نہیں تم اہل علم لوگوں کے پاس ادب نہیں ہے!

میرے دل پر ان کی عجیب ہیبت طاری ہوگئی نزدیک گیا اور سلام کیا اور انہوں نے مجھے جواب دیا اور میرے ماں باپ کا نام لے کر فرمایا: چونکہ تمہارے باپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اس لئے انہوں نے نذر کی تھی کہ اگر پروردگار عالم نے انہیں کوئی فرزند عطا کیا تو اسے اہل علم متقیوں میں قرار دے۔خدا نے انہیں تم کو عنایت کیا اور انہوں نے بھی اپنی نذر پوری کی۔

ہم نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے یہ ماجرا سنا ہے۔

پھر فرمایا: اگر تم حقہ پینا چاہتے ہو تو وہ میرے سامان میں موجود ہے اسے باہر نکالو تیار کرو میں بھی تمہارے ساتھ پیئوں گا۔

میں نے چاہا کہ اپنے خادم کو حقہ تیار کرنے کا حکم دوں لیکن جیسے ہی میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا انہوں نے مجھ سے فرمایا: نہیں تم خود تیار کرو۔

ہم نے عرض کیا: جی ضرور، میں نے حقہ تیار کیا اور خود پیا اور پھر انہیں دیا، انہوں نے بھی پیا اور مجھے واپس دے دیا اور فرمایا: کچھ دن ہوئے میں اس شہر میں آیا ہوں لیکن مجھے اس شہر کے لوگوں سے اور شہر میں داخل ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور اب ایک دوست کو دیکھنے کی غرض سے مازندران جانا چاہتا ہوں۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: اس مقبرہ میں کچھ پیغمبروں کی قبریں ہیں، اٹھو اور میرے ساتھ ان کی زیارت کرو۔

وہ اٹھے اور اپنا تھیلا بھی اٹھایا اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، ہم ایک ساتھ چلتے گئے اور ایک جگہ پر پہنچے اور فرمایا: یہاں انبیاء کی قبریں ہیں پھر زیارت پڑھی جسے میں نے کبھی کتابوں میں نہیں دیکھا۔ میں نے ان کے ہمراہ زیارت پڑھی۔ پھر وہ قبروں سے دور ہوئے اور کہا:

میں مازندران جانا چاہتا ہوں مجھ سے کوئی چیز مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔

میں نے ان سے چاہا کہ مجھے علم کیمیا سکھائیں۔ فرمایا: نہیں سکھاؤں گا، میں نے اصرار کیا۔

فرمایا: رزق و روزی مقدر ہے اور جو چاہتے ہو آخری عمر میں تمہیں ملے گا۔

ہم نے کہا: اگر مجھے اس فقر و دربدری سے نجات مل جائے تو کیا ہو جائے گا۔

فرمایا: دنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: میں نے اسے دنیا طلبی کے لئے نہیں مانگا ہے۔

فرمایا: پھر کیوں اس چیز کو طلب کیا جو دنیا سے متعلق ہے؟

لیکن میں نے پھر اپنی درخواست پر اصرار کیا۔

فرمایا: اگر تم نے ہم کو مسجد سہلہ میں دیکھا تو وہاں تعلیم دوں گا۔

ہم نے عرض کیا: پس پھر کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔

فرمایا: میں تمہیں دو دعائیں تعلیم دوں گا ایک خود تم سے مخصوص ہے اور دوسری دعا سب کے لئے ہے۔ اگر کوئی مومن کسی بلا میں گرفتار ہو اور اسے پڑھے تو یہ حتمی طور پر مؤثر ثابت ہوگی پھر انہوں نے

دونوں دعائیں پڑھیں۔

میں نے عرض کیا! افسوس میرے پاس قلم اور کاغذ نہیں ہے کہ لکھ سکوں اور میں اسے یاد نہیں کرسکتا۔

فرمایا: میرے پاس قلم اور کاغذ ہے تھیلے سے نکال لو۔ تھیلے میں ہاتھ ڈالا لیکن وہاں نہ حقہ تھا اور نہ ہی دوسرے وسائل جو اس سے پہلے تھے، اس میں صرف ایک قلمدان تھا اور ان دو دعاؤں کے لکھنے کے برابر کاغذ تھا، میں حیرت زدہ ہوا، تیز لہجے میں مجھ سے فرمایا: جلدی کرو دیر نہ کرو مجھے جانا ہے۔

میں بھی اضطراب کے عالم میں لکھنے کے لئے تیار ہوگیا، پہلے مخصوص دعا لکھوائی اور پھر جب دوسری دعا پر پہنچے تو اس طرح فرمایا:

''یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فَاطِمَةُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِکْنِی وَ لاٰ تُهْلِکْنِی''

اے محمد، اے علی، اے فاطمہ، اے صاحب الزمان مجھ تک پہنچئے اور مجھے ہلاک نہ کریں

میں نے دعا کی عبارت میں غور کیا اور انہوں نے مجھے فکر میں ڈوبا ہوا پایا تو کہا: کیا تم عبارت کو غلط سمجھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! چونکہ چار لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والے فعل کو جمع ہونا چاہئے۔

فرمایا: تم غلطی کر رہے ہو اس لئے کہ اس زمانہ میں پوری دنیا کو نظم دینے والے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور عالم میں تصرف نہیں کرتا ہم دعا میں حضرت محمدؐ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں شفاعت کے لئے لیتے ہیں اور مدد صرف ان سے مانگتے ہیں۔[1]

۱۔ اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نہیں تھے۔

ہم نے دیکھا جواب متین ہے، لکھنے لگا جب دعا تمام ہوگئی تو سر اوپر اٹھایا چاروطرف دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا، نوکر سے پوچھا اس نے کہا ہم نے ہرگز کسی کو نہیں دیکھا، ایک عجیب سی کیفیت مجھ پر طاری ہوگئی جو کبھی نہ ہوئی تھی اسی حالت میں حاجی کرباسی کے گھر گیا۔

انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ کو بخار ہے؟

ہم نے کہا: نہیں اور سارا ماجرا ان سے بیان کیا۔

انہوں نے کہا: یہ دعا مجھے آقا محمد بید آبادی نے تعلیم دی ہے اور فلاں کتاب کی پشت پر تحریر ہے وہ اٹھے اور وہ کتاب لائے اس پر یوں لکھا تھا: ''أَذْرِكُونِي وَ لاٰ تُهْلِكُونِي''

اسے مٹا کر یوں لکھ دیا: ''أَذْرِكْنِي وَ لاٰ تُهْلِكْنِي''[1]

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ایک اور توسل

﴿یاصاحب الزّمان﴾

روایت ہوئی ہے: جو کوئی بھی غمگین و پریشان حال ہو تو وہ ستر مرتبہ کہے:

يا اَللّٰهُ يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ يا فاطِمَةُ يا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِكْنِي وَ لاٰتُهْلِكْنِي. [2]

اے اللہ، اے محمد، اے علی، اے فاطمہ، اے صاحب الزمان مجھ تک پہنچئے اور مجھے ہلاک نہ کریں

۱۔ دار السلام عراقی: ۳۱۷

۲۔ منہاج العارفین: ۴۸۳

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دیگر توسل

کتاب ''التحفۃ الرضویہ'' میں لکھتے ہیں:

نماز مغرب کے بعد پیغمبرؐ اور آپ کی پاک آل علیہم السلام پر سو مرتبہ صلوات بھیجو، پھر ستر مرتبہ کہو:

یا اَللّٰہُ یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فاطِمَۃُ یا حَسَنُ یا حُسَیْنُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِکْنِیْ

اے اللہ، اے محمد ، اے علی، اے فاطمہ، اے حسن، اے حسین ، اے صاحب الزمان مجھ تک پہنچئے

یاصاحِبَ الزَّمانِ.

اے صاحب الزمان

پھر پیغمبر اسلامؐ پر سو مرتبہ صلوات بھیجو اور اپنی حاجت طلب کرو۔

صاحب کتاب ''التحفۃ الرضویہ'' مزید لکھتے ہیں:

سید علامہ میرے والد محترم نے فرمایا: یہ عمل اہم امور کے لئے مجرب ہے[۱]

﴿۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ایک اور توسل

﴿یا حجۃ القائم﴾

بزرگ عالم دین، فقیہ، زاہد سید محمد ہندی نجفیؒ اور وہ بزرگ عالم سید حسن قزوینی سے اور وہ سید

۱۔ التحفۃ الرضویہ: ۱۵۰

حسین شوشتری سے (جو کہ امام جماعت تھے) اور وہ اپنے اساتید سے نقل کرتے ہیں:

مشکلات اور پریشانیوں کے وقت سر برہنہ رو بہ قبلہ کھڑے ہو اور پانچ سو ستّر (۵۷۰) مرتبہ کہو:

''یا حُجَّةُ الْقائِمُ'' آزمودہ عمل ہے۔[1]

﴿۹﴾

بیماری سے نجات کے لئے توسل

اس نام سے توسل کہ جس سے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے تمام ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ داؤد بن زربی کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں سخت بیماری میں مبتلا ہو گیا اور میری بیماری کی خبر حضرت امام صادق علیہ السلام تک پہنچی تو آنحضرتؑ نے میرے لئے یوں تحریر فرمایا:

مجھ تک تمہاری بیماری کی خبر پہنچی، تم ایک صاع[2] گندم خریدو اور پیٹھ کے بل لیٹ جاؤ اور گندم کو اپنے سینہ پر ڈال کر یوں کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَابِهِ مِنْ

پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا کہ جب بھی مضطر (امام زمانہ علیہ السلام) تجھے تیرے اس اسم سے

ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ، وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ

پکارے تو اس کی مشکل کو برطرف کرتا ہے اور زمین میں انہیں توانائی و قدرت عطا کرتا ہے، اور انہیں اپنے بندوں پر اپنا خلیفہ قرار دیتا ہے

وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي.

(خدایا) محمد اور آپ کی اہلبیت پر درود بھیج اور میری اس بیماری میں میری عافیت فرما۔

۱۔ تکالیف الأنام في غیبة الامام:۲۵۱

۲۔ ایک صاع، ۳۹ سیر اور تقریباً ایک من کے برابر ہوتا ہے۔

پھر بیٹھ جاؤ اور اپنے اطراف سے گندم جمع کرلو اور پھر یہی دعا پڑھو اور پھر گندم کو ایک ایک مدّ (ہر مدّ دس سیر کے برابر ہے) میں تقسیم کرو اور ان میں سے ہر حصہ ایک ایک مسکین کو دے دو اور اس وقت بھی یہی دعا پڑھو۔

داؤد کہتے ہیں: میں نے یہ عمل انجام دیا اور گویا سختیوں کی زنجیر سے آزاد ہوگیا، بہت سے افراد نے اس عمل کو انجام دیا اور اس سے مستفید ہوئے ہے۔[1]

۱۔ بحار الأنوار: ۹۵/۳۵، المصباح: ۱۹۹

آٹھواں باب

عریضے

آٹھواں باب

عریضے

مؤثر توسل اور استغاثے کی قسموں میں سے کریم مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنا ہے، اس عمل کی تاثیر حیرت انگیز ہے کیونکہ ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے چاہنے والوں کے ساتھ بہت زیادہ محبت وشفقت سے پیش آتے ہیں جیسا کہ روایت میں وارد ہوا ہے۔مؤلف نے بارہا آنحضرتؑ کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اس کے حیرت انگیز آثار وفوائد مشاہدہ کئے ہیں۔

ہم اس باب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں لکھے جانے والے مختلف عریضے اور ان سے متعلق بزرگوں سے منسوب حکایتیں بیان کریں گے۔

کتاب ''التحفۃ الرضویۃ'' میں فرماتے ہیں :علامہ سید محمد تقی اصفہانیؒ اپنی کتاب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے معجزات کے بارے میں ترتیب دی گئی فصل میں بیان فرماتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے روشن اور نورانی معجزات اور آشکار کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرتؑ کی خدمت میں عریضہ بھیجنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں اس امر کا آنکھوں سے مشاہدہ کیا گیا ہے اور یہ آزمودہ عمل ہے۔

علامہ شیخ عبدالحسین امینی آنحضرتؑ سے متوسل ہوئے اور اس کے بعد جو واقعہ ان کے ساتھ

پیش آیا انہوں نے اس سے متعلق یہ حیرت انگیز حکایت نقل کی ہے مگر مجھے اسے اس کتاب میں بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔لیکن صرف اتنا عرض کروں کہ آنحضرتؑ کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھنے کے بعد ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔پھر انہوں نے مزید فرمایا: میں نے اہم امور اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کا تجربہ کیا ہے۔[1]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا واقعہ

محدث نوریؒ کتاب ''جنۃ المأوی'' میں لکھتے ہیں:سید محمد ابن جناب سید عباس ایک متقی و پرہیز گار اور عبادت گذار شخص تھے (کہ جو عباس شرف الدین کے خاندان سے تھے) جو لبنان میں جبل عامل کے نزدیک بشیث[2] کے نام سے ایک دیہات میں رہتے تھے۔

ان کا ایک واقعہ ہے کہ کچھ افراد نے ان کے حقوق پر تجاوز کیا اور ان پر ظلم وستم کئے اور خوف و وحشت کی وجہ سے یہ سخت فقر کے باوجود اپنے وطن کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئے اور وطن سے جاتے وقت ان کے پاس ایک دن کی ضروریات کے لئے بھی خرچہ نہیں تھا ان سب کے باوجود با غیرت ایسے کہ کسی سے مدد کی درخواست کرنا گوارا نہ کرتے۔

وہ ایک مدت تک یوں ہی گھومتے رہے اور اسی دوران خواب و بیداری میں ان کے ساتھ بہت حیرت انگیز واقعہ پیش آیا اور بالآخر نجف اشرف پہنچے اور وہاں مجاور ہو گئے صحن مقدس میں اوپر کے ایک کمرے میں سکونت اختیار کی۔

وہ ان دنوں میں بھی فقر کی وجہ سے شدید مشکلات میں کا شکار تھے،چند لوگوں کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا تھا اور وطن کو ترک کرنے کے پانچ سال کے بعد اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے۔

۱۔النجمۃ الرضویۃ:۱۵۹

۲۔یہ کلمہ ''جب'' اور ''شیث'' سے مرکب ہوا ہے کہ جو حضرت شیث نبی علیہ السلام سے منسوب ایک کنویں کا نام ہے۔

اپنی حیات کے ایام میں وہ کبھی کبھار میرے پاس آتے جاتے تھے اور وہ بہت عفیف، باحیا اور باادب شخص تھے۔ اہلبیت اطہار علیہم السلام کی مراسم عزاداری کے لئے بھی میرے پاس آتے اور کبھی مجھ سے بطور امانت تنگ دستی کے ختم ہونے کی دعاؤں کی کچھ کتابیں بھی لے جاتے۔

ان کی زندگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ کی غذا کے لئے ان کے پاس چند کھجوروں کے سوا کچھ نہ تھا اسی لئے وہ روزی میں وسعت کے لئے منقول دعائیں پابندی سے پڑھتے تھے۔

وہ بعض دنوں میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھتے اور چالیس روز تک اس عمل کو انجام دیتے، وہ ہر روز آفتاب طلوع سے پہلے دریا کی طرف کھلنے والے شہر کے چھوٹے دروازے سے شہر سے باہر جاتے اور دائیں جانب ایک فرسخ یا اس سے بھی زیادہ دور جاتے کہ کوئی بھی انہیں نہ دیکھتا۔ اس کے بعد گیلی مٹی میں اپنا عریضہ رکھ کر نواب اربعہ میں سے کسی ایک کے حوالہ کرتے اور پھر پانی میں ڈال دیتے تھے۔ اس عمل کو ۳۸ یا ۳۹ دن تک انجام دیا اور واپس آ گئے۔

انہوں نے مجھ سے بیان کیا: ایک روز عریضہ پانی میں ڈالنے کے بعد واپس آ رہا تھا سر جھکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اچانک راستہ میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پیچھے آ رہا تھا اور اس نے عربوں کی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔

اس نے مجھے سلام کیا اور میں نے بہت آہستہ سے اس کے سلام کا جواب دیا اور میں نے توجہ نہ دی، وہ تھوڑی دور اور میرے ساتھ چلے اور میں ویسے ہی افسردہ رنجیدہ تھا، پھر انہوں نے میرے دیہات کے لوگوں کے لہجہ میں مجھ سے فرمایا:

سید محمد! تمہاری کیا حاجت ہے کہ آج ۳۸ یا ۳۹ روز سے طلوع آفتاب سے پہلے تم نجف اشرف سے باہر جاتے ہو اور فلاں جگہ جاتے ہو اور پانی میں اپنا عریضہ ڈالتے ہو؟ کیا تم یہ سوچتے ہو کہ تمہارا امام تمہاری حاجت سے باخبر نہیں ہے؟!

سید محمد کہتے ہیں: میں ان کی باتوں سے حیرت زدہ ہو گیا کیونکہ میں نے اس بارے میں کسی کو

بھی نہیں بتایا تھا اور کسی نے مجھے دیکھا بھی نہیں تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جبل عامل کے لوگوں میں سے نجف اشرف میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ جسے میں نہ پہچانتا ہوں اور انہوں نے جو لباس پہنا ہوا تھا، ویسا لباس جبل عامل میں رائج نہ تھا۔

میرے دل میں آیا کہ میری سب سے بڑی تمنا پوری ہوگئی اور میں عظیم الٰہی نعمت سے سرفراز ہوگیا ہوں اور یہ شخص وہی حجت خدا یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

البتہ اس سے پہلے میں نے سنا تھا کہ آنحضرتؑ کے دست مبارک بہت لطیف اور نرم ہیں اور کوئی ہاتھ اس طرح نہیں ہے لہذا میں نے اپنے آپ سے کہا: ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھائیں اگر ہاتھ اسی طرح ہی ہوئے تو حضرتؑ کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے آداب بجالاؤں گا۔

اسی سوچ میں تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور انہوں نے بھی اپنا دست مبارک میری بڑھایا، ان سے مصافحہ کیا تو بہت زیادہ نرمی ولطافت کا احساس ہوا یقین ہوگیا کہ میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ سر اٹھایا تو آنحضرتؑ کے سامنے تھا میں نے دست مبارک کو بوسہ دینا چاہا لیکن ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔[1]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو عریضہ لکھنے کا دوسرا واقعہ

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: فاضل دانشور اور بلند معنوی رتبہ کے مالک مرحوم مرزا ابراہیم شیرازی حائریؒ نے فرمایا ہے:

شیراز میں مجھے ایک اہم حاجت درپیش آگئی جس نے میری فکر کو پراکندہ کر دیا تھا اور میں سخت پریشان تھا انہی میں سے ایک حاجت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا شرف تھا، مجھے دریائے کرم وعنایت حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں استغاثہ اور توسل کے سوا کوئی دوسرا راستہ دکھائی نہ دیا۔

۱۔ جنت المأوی: ۲۴۸، نجم الثاقب: ۴۲۱

میں نے ائمہ اطہار علیہم السلام سے روایت عریضۂ حاجت کے ذریعہ اپنی حاجتیں لکھیں اور غروب کے وقت چھپ کر شہر شیراز سے باہر نکلا اور حوض کی مانند ایک ایسی جگہ آیا جہاں پانی جمع تھا، میں نے وہاں کھڑے ہو کر نواب اربعہ میں سے ابوالقاسم حسین بن روحؒ کو پکارا، ان کو سلام کیا اور کہا اس عریضہ کو اپنے اور تمام انسانوں کے سید و سردار کی خدمت میں پہنچا دیجئے اور پھر عریضہ پانی میں ڈال دیا اور واپس آ گیا اور خدا کے سوا میری اس رفت و آمد اور میرے اس عمل کو کسی اور نے نہ دیکھا۔غروب کے بعد میں شہر میں پہنچ گیا اور دوسرے دروزے سے داخل ہوا، میں اپنے گھر گیا اور کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہ کیا۔

دوسرے روز صبح سویرے میں اپنے حدیث کے استاد کے پاس گیا اور ایک گروہ کے ساتھ ہم ان کے حضور جمع تھے جب مجلس سج گئی تو اتنے میں ایک شریف و نجیب سید آیا جس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم کے خادموں کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا،انہوں نے سلام کیا اور استاد کے پاس بیٹھ گئے ۔میں اور دوسرے تمام شاگرد انہیں نہیں جانتے تھے اور اس کے بعد بھی ہم نے انہیں نہ تو شیراز میں دیکھا اور نہ ہی کسی اور جگہ۔

انہوں نے میری طرف رخ کیا اور مجھے میرے نام سے آواز دی اور کہا: تمہارا عریضہ اپنے مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچا دیا ۔

میں اس کلام سے مبہوت ہو گیا اور دوسرے افراد بھی ان کی بات نہ سمجھ سکے، اسی وجہ سے لوگوں نے بھی پوچھا ماجرا کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا: کل رات خواب میں ایک گروہ کو دیکھا جو سلمان محمدی کے اطراف میں کھڑے ہیں ان کے پاس بہت سے عریضے تھے اور وہ انہیں دیکھ رہے تھے جب مجھے دیکھا تو بلا کر کہا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اور اس سے کہو! (جب کہ ہاتھوں کو بلند کیا ہوا تھا) یہ تمہارا عریضہ ہے۔

میں نے دیکھا کہ عریضہ پر مہر لگی ہوئی ہے کہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ

گیا ہے اور اس کے بعد اس پر مہر لگی ہے۔ لہٰذا میں نے سمجھا جس کی حاجت پوری ہو جائے اس کے عریضہ پر مہر لگا دی جاتی ہے اور جس کی حاجت پوری نہیں ہوتی اس کا عریضہ ویسے ہی واپس ہو جاتا ہے۔

مجلس درس میں حاضر افراد نے پوچھا: کیا اس شخص کا خواب سچا ہے؟ میں نے ان سے واقعہ بیان کیا اور قسم کھائی کہ کوئی اس واقعہ سے باخبر نہ تھا، میرے دوستوں نے مجھے مبارک باد دی کہ تمہاری حاجت پوری ہوگئی اور وہی کچھ ہوا کہ جس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے کربلائے حسینی علیہ السلام کی طرف ہجرت کی اور اب بھی کربلا میں ساکن ہوں اور میں نے عریضہ میں جو حاجتیں لکھی تھیں سب پوری ہوگئیں پروردگار عالم کا شکر گذار ہوں اور اولیاء الٰہی پر درود بھیجتا ہوں۔[1]

مرحوم علامہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ فرماتے ہیں: اخلاق کے بزرگ استاد مرحوم حاج مرزا علی قاضی طباطبائی نجفیؒ نے وقت عصر روز جمعہ یکم ربیع الاول ۱۳۵۸ھ کو نجف اشرف میں ہم سے ایک واقعہ نقل فرمایا: ان کے ایک دوست (جس کا نام ذکر نہیں کیا) نے پندرہ شعبان کو حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اسے پانی میں ڈال دیا جیسا کہ اس شہر میں رائج تھا۔

کچھ دنوں بعد ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: تمہارا عریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ گیا ہے، شب عاشورا تمہارے پاس آؤں گا اور تمہیں امامؑ کی خدمت میں لے چلوں گا۔

ہم نے وہ تمام عبادتیں جو امامؑ کی خدمت میں حضور کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں انجام دیں وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق آیا اور ہمیں پلک جھپکنے میں اس جزیرے میں لے گیا جہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ساکن تھے۔

۱۔ دار السلام: ۲/۲۶۴

میں نے وہاں ایسی چیزیں دیکھیں جن کی توصیف بیان نہیں کی جاسکتی۔اس جزیرہ میں انبیاء علیہم السلام اوران کے اوصیاء علیہم السلام کی ارواح مطہر موجود تھیں، وہاں عظمت الٰہی کے آثار اس طرح مشاہدہ کئے کہ بے ہوش ہوگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے امامؑ کو دیکھا یا نہیں؟ ہاں البتہ اس شخص نے پلک جھپکنے سے بھی پہلے مجھے میرے گھر پہنچادیا۔[1]

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا طریقہ

ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کے مختصر فوائد ذکر کئے اب یہاں عریضہ لکھنے کا طریقہ پیش خدمت ہے۔

ذیل میں مذکورہ عبارت کو کاغذ پر لکھیں اور ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی امامؑ کی ضریح میں ڈال دیں یا پھر اس کاغذ کو تہہ کریں اور پاک مٹی لے کر گیلا کریں اور اس کاغذ کو اس کے اندر رکھ کر چشمہ یا نہر یا کسی گہرے کنویں میں ڈال دیں۔ یہ عریضہ انشاء اللہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ جائے گا اور آنحضرتؑ خود اس کی حاجت پوری کریں گے۔

عریضہ لکھنے کا طریقہ یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

كَتَبْتُ يا مَوْلايَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثاً، وَشَكَوْتُ ما نَزَلَ بِي مُسْتَجِيْراً

اے میرے مولا! آپ پر خدا کا درود ہو، میں فریاد کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں، اور مجھے پیش آنے والی مشکل

---

[1] العبقری الحسان: ص ۱۲۸، المسک الاذفر.

بِـاللّٰـهِ عَـزَّوَجَلَّ، ثُـمَّ بِکَ مِـنْ أَمْـرٍ قَـدْ دَهَـمَـنِي، وَأَشْغَلَ قَلْبِي، وَأَطَالَ فِكْرِي،
کا آپ سے شکوہ وشکایت کررہا ہوں جب کہ میں خدا اور آپ کی پناہ میں آیا ہوں، ایسی مصیبت کہ جسے برداشت کرنا میرے لئے مشکل ہے
وَسَلَبَنِي بَعْضَ لُبِّي، وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللّٰـهِ عِنْـدِي، أَسْلَمَنِي عِنْدَ تَخَيُّلِ
اور جس نے میرے دل کو اپنی طرف مشغول کرلیا، اور میری فکر طولانی کردیا ور میری کچھ عقل کو زائل کردیا ہے اور مجھے عطا کی گئی خدا کی نعمتوں کو
وُرُوْدِهِ الْـخَـلِيْـلُ، وَتَبَـرَّأَ مِـنِّـي عِـنْـدَ تَـرَائِي اِقْـبَـالِـهِ اِلَـيَّ الْـحَمِيْمُ، وَعَجَزَتْ عَنْ
تبدیل کردیا ہے، مشکل کے وقت میرے قریبی دوست نے مجھے چھوڑ دیا اور جب میرے عزیز رشتہ داروں نے مجھے اس مشکل میں دیکھا تو مجھ
دِفَـاعِـهِ حِيْـلَتِـي، وَخَـانَـنِـي فِـي تَـحَـمُّـلِـهِ صَبْـرِي وَقُوَّتِي. فَـلَـجَـأْتُ فِيْـهِ اِلَيْـكَ،
سے منہ موڑ لیا، میں اس مشکل کا دفاع کرنے سے عاجز ہوں، میرا صبر اور قوت اسے برداشت کرنے سے قاصر ہے اسی لئے مجھے کوئی چارہ
وَتَـوَكَّـلْـتُ فِـي الْـمَـسْـأَلَةِ لِـلّٰـهِ جَـلَّ ثَـنَـاؤُهُ عَـلَيْـهِ وَعَـلَيْكَ فِـي دِفَـاعِـهِ عَنِّي
نہیں دکھائی مگر یہ کہ جلدی سے آپ کی بارگاہ میں پناہ لوں اور اس مسئلہ میں خدا جس کے لئے حمد وثنا ہے اور آنحضرت پر توکل کیا تا کہ میری یہ مشکل
عِـلْـمـاً بِـمَـكَـانِکَ مِـنَ اللّٰـهِ رَبِّ الْـعَـالَـمِـيْـنَ، وَلِـيِّ التَّـدْبِـيْـرِ وَمَـالِكِ الْأُمُوْرِ
دور ہوجائے، میں جانتے ہوئے یہ کہہ رہا ہوں کہ رب العالمین کے نزدیک آپ کا عظیم مقام ہے کہ جو صاحب تدبیر اور تمام امور کا مالک ہے
وَاِثِـقـاً بِکَ فِـي الْـمُـبَـادَرَةِ فِـي الشَّـفَـاعَةِ اِلَيْـهِ جَـلَّ ثَـنَـاؤُهُ فِـي أَمْـرِيْ
ان حالات میں مجھے آپ پر اطمینان ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ خدا کہ جس نے لئے حمد وثنا ہے کے میرے امور کی انجام دہی کے سلسلہ
مُتَيَقِّـنـاً لِـاِجَـابَتِـهِ تَـبَـارَکَ وَتَـعَـالَى اِيَّـاکَ بِـاِعْطَـائِي سُؤْلِي. وَأَنْـتَ يَـا مَوْلَايَ
میں جلد شفاعت کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ خدا وند تبارک وتعالی آپ کی درخواست کے طفیل میری دعا بھی قبول فرمائے گا، اے میرے
جَـدِيْـرٌ بِـتَـحْـقِيْـقِ ظَـنِّـي وَتَـصْـدِيْـقِ أَمَـلِـي فِيْکَ فِـي أَمْـرِ كَـذَا وَكَـذَا.
مولا! آپ خود اس قدر بزرگوار ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ میرے گمان کو محقق کریں گے اور اس کام میں میری آرزو کو پورا فرمائیں گے۔
كَذَا وَكَذَا کی جگہ اپنی حاجات لکھیں۔
فِـيْـمَـا لَا طَـاقَةَ لِـي بِـحَـمْـلِـهِ، وَلَا صَبْـرَ لِـي عَـلَيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ مُسْتَحِقّاً لَهُ وَلِأَضْعَافِهِ
مجھ میں اسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اور اس بارے میں میرا صبر ختم ہوگیا ہے، اگر چہ میں ان کا مستحق ہوں بلکہ اس سے زیادہ
بِـقَـبِـيْـحِ أَفْـعَـالِي وَتَفْرِيْطِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَأَغِثْنِي يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ
کا مستحق ہوں کیونکہ یہ میرے برے افعال اور خدائے عزوجل کے لئے واجبات کی انجام میں سستی کا نتیجہ ہیں۔ پس اے میرے مولا!

اللّٰهِ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهْفِ، وَقَدِمِ الْمَسْأَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَمْرِي، قَبْلَ
آپ پر خدا کا درود ہو. اس غم اور دل شکستگی کے عالم میں میری فریاد رسی کریں، اور اس مسئلہ میں میرے کام کی انجام دہی کے لئے خدا کی
حُلُولِ التَّلَفِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ. وَاسْأَلِ
بارگاہ میں درخواست پیش کریں، اور اسے جلد انجام دیں اس سے پہلے کہ کچھ تلف ہو اور دشمن مجھے مسخرہ کریں، کیونکہ صرف آپ کی وجہ سے
اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ لِي نَصْراً عَزِيزاً، وَفَتْحاً قَرِيباً، فِيهِ بُلُوغُ الْآمَالِ، وَخَيْرُ الْمَبَادِي،
ہی مجھے یہ سب نعمتیں میسر آئیں، نیز خدائے جل جلالہ سے درخواست کریں کہ مجھے نصرت عزیز اور فتح قریب عطا فرمائے کہ میں اپنی خواہشات
وَخَوَاتِيمُ الْأَعْمَالِ، وَالْأَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ كُلِّهَا فِي كُلِّ حَالٍ، إِنَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لِمَا يَشَاءُ
تک پہنچ جاؤں اور امور کا آغاز و اختتام بھی خیر پر ہو، اور ہر حال میں تمام خوفناک چیزوں سے امان میں رہوں، میرا اعتقاد یہ ہے کہ خداوند
فَعَّالٌ، وَ هُوَ حَسْبِي وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ فِي الْمَبْدَءِ وَ الْمَآلِ.
کہ جس کے لئے بہترین شا ہے، وہ جو چاہے انجام دیتا ہے میرے ہی وہی کافی ہے اور دنیا و آخرت میں میرا بہترین وکیل صرف خدا ہے۔

عرضہ لکھنے کے بعد چشمہ یا نہر یا کسی گہرے کنویں کے قریب آئیں اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائبین ''عثمان بن سعید عمری، محمد بن عثمان، حسین بن روح، علی بن محمد سمری'' میں سے کسی ایک کو مخاطب کر کے کہیں:

يا فُلانَ بْنَ فُلانٍ، سَلامٌ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّ وَفاتَكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَنَّكَ حَيٌّ
اے فلاں بن فلاں، آپ پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی وفات راہ خدا میں ہوئی اور بیشک آپ خدا کے ہاں زندہ ہیں اور
عِنْدَ اللّٰهِ مَرْزُوقٌ، وَقَدْ خاطَبْتُكَ فِي حَياتِكَ الَّتِي لَكَ عِنْدَاللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَهٰذِهِ
خاص رزق پاتے ہیں، لہذا خدائے عزوجل کے نزدیک آپ کی حیات کی وجہ سے آپ کو خطاب قرار دیتا ہوں کہ میرا یہ عریضہ و حاجت
رُقْعَتِي وَحاجَتِي إِلى مَوْلانا عَلَيْهِ السَّلام، فَسَلِّمْها إِلَيْهِ، فَأَنْتَ الثِّقَةُ الْأَمِينُ.
میرے مولا امام مہدی علیہ السلام کے لئے ہے پس یہ آنحضرت کی خدمت میں پیش کر دیں، بیشک آپ ثقہ و امین ہیں۔

پھر نہر، کنویں یا چشمہ میں عریضہ ڈال دیں انشاء اللہ عریضہ میں لکھی حاجت پوری ہوگی۔[1]

---

[1] المصباح: ۵۳۱، البلد الأمین: ۲۲۷، منہاج العارفین: ۴۴۸

اس عبارت کے بعد مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: ان روحانی حالات میں عریضہ ڈالتے وقت تصور کریں کہ یہ آنحضرتؑ کے سپرد کر رہے ہیں کیونکہ یہ عریضہ آپ کے دست مبارک میں پہنچے گا اور خدا کے لطف سے حاجات پوری ہوں گی۔[1]

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: اس روایت سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ جس طرح غیبت صغریٰ کے زمانہ میں چار نائب لوگوں کی حاجتوں، عریضوں اور خطوط کو حضرت تک پہنچانے کے لئے واسطہ تھے اسی طرح یہ غیبت کبریٰ میں بھی یوسف زہرا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہم کاب ہیں اور اس عظیم منصب سے سرفراز ہیں۔ نیز اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احسان، جود و کرم، فضل اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکتیں روئے زمین کے ہر حصہ پر سب کے لئے مہیا ہیں، بیکس جس کا کوئی نہیں ہے، حیران جس پر سکتہ کی کیفیت طاری ہے ان سب کے لئے باب ہدایت کھلا ہوا ہے سچی نیت، شفاف باطن اور پاکیزہ طینت کے ہمراہ انہیں بلائے تو یقیناً آنحضرتؑ اپنے لطف کی بنا پر جواب دیں گے اور اگر علم و دانش کا پیاسا ہے، اگر راستہ بھٹک گیا ہے تو اسے جام علم و ہدایت سے سیراب فرمائیں گے اور اگر بیمار ہے تو لباس عافیت عطا فرمائیں گے۔

یہاں جو نتیجہ مقصود ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح واقعات اور حکایات پر توجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف ہمیشہ لوگوں کے درمیان حاضر اور ان کے احوال پر ناظر ہیں، بلاؤں کے دور کرنے پر قادر اور سارے اسرار پنہانی سے واقف ہیں۔

آنحضرتؑ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کی بنا پر حضرت لوگوں کی امامت و خلافت کے منصب سے خارج نہیں ہیں اور کبھی بھی اپنی ریاست الٰہیہ کے آداب و رسوم سے غافل نہیں ہوتے اور اپنی قوت ربانی سے معذور ہونے کا اظہار نہیں کیا۔ جب بھی وہ کسی مشکل کو حل کرنا چاہیں حتی وہ مشکلات

۱۔ بحار الأنوار: ۹۴/۳۰

مشکلات جولوگوں کے دلوں میں ہیں اورانہوں نے اس کا کسی سے اظہار نہیں کیا ہے ان کو بھی بغیر سنے اور دیکھے حل فرما سکتے ہیں اگر کوئی کتاب مورد نظر ہو اور کسی عالم کے درد کی دوا ہو تو کبھی اسے دعا تعلیم فرماتے ہیں اور کبھی عالم خواب میں اس کے مرض کی دوا بتا دیتے ہیں۔

جو کچھ دیکھا اور سنا گیا ہے کہ مضطرب اور حاجت مند افراد صداقت، نہایت عجز و ناتوانی کے ساتھ آنحضرتؑ سے شکایت کرتے ہیں اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن اجابت دعا بلاؤں کے برطرف ہونے کا کہیں پتہ نہیں چلتا، اس کی یہ وجہ ہے کہ کبھی دعا کی اجابت وقبولیت کے لئے کوئی مانع ہوتا ہے اور اکثر اوقات یہ موانع دعا کرنے والے شخص سے مربوط ہوتے ہیں بلکہ یہ امکان بھی ہے کہ وہ شخص خود کو غلطی سے مضطر سمجھتا ہو حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ ہو، کبھی کوئی شخص خود کو تباہ شدہ اور سرگردان سمجھتا ہے حالانکہ اس کے سامنے روشن راستہ مشخص ہوتا ہے۔ اس شخص کی مانند جو یہ کہے کہ وہ فلاں مورد میں خدا کے حکم کو نہیں جانتا حالانکہ امامؑ نے فرمایا ہے کہ ان احکام کے سلسلہ میں علماء کی طرف رجوع کرو جیسا کہ اسحاق بن یعقوب کے مسائل کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

جو حوادث تمہیں درپیش ہیں ان میں ہماری احادیث کے روایوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور ہم خدا کی حجت ہیں۔

اس بنا پر یہ واضح ہے کہ جو کوئی احکام کو نہ جانتا ہو تو جب تک انسان کی علماء اور دانشوروں تک رسائی ہو تو وہ مضطر شمار نہیں ہوگا چاہے اس کے لئے مسافرت یا اس عالم کی کتاب کی طرف ہی رجوع کیوں نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح جو عالم منابع احکام یعنی قرآن، سنت اور اجماع سے استناد کے ذریعہ اپنی مشکل کو حل کرسکتا ہو اور شبہات کو رفع کرسکتا ہو وہ بھی مضطر و عاجز شمار نہیں ہوگا۔

اسی طرح وہ افراد جو اسباب زندگی کو فراہم کرنے، اپنی معیشت کو بہتر بنانے میں حدود الٰہی اور شرعی قوانین کا خیال نہیں کرتے اور قناعت سے کام نہیں لیتے اس طرح کے افراد زندگی کے بعض وسائل نہ رکھنے کی بنا پر مضطر نہیں ہیں۔ بعض اوقات انسان خود کو مضطر و مجبور سمجھتا ہے لیکن جب

صداقت کے ساتھ غور کرتا ہے تو احساس ہوتا ہے ایسا نہیں ہے حتی اگر اپنے اضطرار میں بھی صادق ہو، لیکن اس کو احساس ہوگا کہ اس کی مصلحت یا نظام خلقت کی مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کی دعا مستجاب نہ ہو اس لئے کہ ہر مضطر کو اجابت کا وعدہ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مضطر کی دعا خدا اور اس کے خلفاء کے سوا کوئی قبول نہیں کرتا لیکن یہ اس چیز کی دلیل نہیں ہے ہر مضطر کی دعا قبول کرتے ہیں۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کے زمانہ ظہور کے دوران مدینہ، مکہ، کوفہ اور دیگر مختلف جگہوں پر آپ کے بہت سے شیعہ اور محبّ رہتے تھے جو مضطر و پریشان تھے اور ان میں سے بہت سے رفع مشکلات کے لئے سوال کرتے تھے لیکن ان کی اجابت نہیں ہوتی تھی۔ لہذا ایسا نہیں ہے ہر مضطر جب بھی جو چیز بھی مانگے اس کو فوراً دے دی جائے، ان کی دعا مستجاب ہو جائے اور ان کا اضطرار برطرف ہو جائے۔ کیونکہ یہ سماج کے نظم و ضبط میں ہرج کا باعث اور گرفتار و مجبور کے اس بڑے ثواب کے ضائع ہونے کا سبب ہے جس کو پروردگار عالم نے ان کے لئے معین کیا ہے، لہٰذا روز قیامت جب وہ اتنا عظیم اجر و ثواب دیکھیں گے تو کہیں گے: اے کاش دنیا میں قینچی سے اس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

ان توضیحات سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پروردگار عالم اپنی اس قدرت کاملہ، مطلق بے نیازی اور اس ذرہ ذرہ پر محیط علم کے باوجود بندوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا کہ وہ جو کچھ مانگیں خدا انہیں عطا فرما دے[1]

---

[1] النجم الثاقب: ۷۹۰

﴿۲﴾

پروردگار عالم کو عریضہ

﴿یہ عریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے عریضہ کے ہمراہ ڈالا جاتا ہے﴾

مرحوم علامہ مجلسیؒ کتاب ''بحار الأنوار'' میں فرماتے ہیں: یہ عریضہ لکھیں اور اسے لپیٹ دیں اور پھر ایک دوسرا عریضہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں تحریر کریں اور پھر دونوں عریضوں کو گیلی مٹی میں رکھ کر دریا یا کنویں میں ڈال دیں۔ خداوند کو لکھنے والے عریضہ کا متن یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے

اِلَى اللّٰهِ سُبْحانَهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْماؤُهُ، رَبِّ الْأَرْبابِ، وَقاصِمِ الْجَبابِرَةِ الْعِظامِ،

یہ خدا کے لئے عریضہ ہے کہ جو منزہ اور جس کا نام پاک و مقدس ہے، تمام پالنے والوں کا پالنے والا، بڑے ظالموں کو نابود کرنے

عالِمِ الْغَيْبِ وَكاشِفِ الضُّرِّ، اَلَّذِي سَبَقَ فِي عِلْمِهِ ما كانَ وَما يَكُوْنُ، مِنْ عَبْدِهِ

والا، غیب کا جاننے والا، اور گرفتاریوں کو برطرف کرنے والا، جو ماضی و مستقبل کے ہر واقعہ سے آگاہ ہے، اس کے ذلیل و ناتوان بندوں

الذَّلِيْلِ الْمِسْكِيْنِ، اَلَّذِي انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَسْبابُ، وَطالَ عَلَيْهِ الْعَذابُ، وَهَجَرَهُ الْأَهْلُ،

میں سے کہ جس سے تمام اسباب منقطع ہو گئے، اور جس پر طولانی عذاب و مصیبت وارد ہو گئی، اور اس کے خاندان نے اسے چھوڑ دیا، نیز

وَبايَنَهُ الصَّدِيْقُ الْحَمِيْمُ فَبَقِيَ مُرْتَهِناً بِذَنْبِهِ، قَدْ أَوْبَقَهُ جُرْمُهُ، وَطَلَبَ النَّجا(ةَ) فَلَمْ

قریبی دوست نے بھی چھوڑ دیا، پھر وہ گناہگاروں کے گروہ میں رہ گیا، اس کے جرم نے اسے ہلاک کر دیا، اور را ہ نجات کا متلاشی ہے مگر

يَجِدْ مَلْجَأً وَلا مُلْتَجَأً، غَيْرَ الْقادِرِ عَلى حَلِّ الْعُقَدِ، وَمُؤَبِّدِ الْأَبَدِ، فَفَزِعِ اِلَيْهِ

اسے کوئی پناہگاہ میسر نہیں آتی ماسوائے اس خدا کے کہ جو گرہ کو کھولنے اور مشکل کو برطرف کرنے پر قادر ہے، اور اس نے جاودانگی کو

وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ، وَلا لَجَأَ وَلا مُلْتَجَأَ اِلَّا اِلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ الْماضِي،

ابدیت عطا کی، پس اس کی پناہ لی اور اس پر تکیہ کیا کہ اس کے سوا کوئی پناہ گاہ یا تکیہ گاہ نہیں ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے تیرے علم قاطع اور

وَبِنُورِكَ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِحُجَّتِكَ الْبَالِغَةِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
تیرے نورِ عظیم اور تیرے مقام کریم اور تیری حجت و دلیل واسع کے واسطہ درخواست کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور میری دستگیری
وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَأْخُذَ بِيَدِي وَتَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَقْبَلُ دَعْوَتَهُ، وَتُقِيْلُ عَثْرَتَهُ،
فرما، اور مجھے ان میں سے قرار دے کہ جن کی دعا مستجاب ہوتی اور جن کی لغزش معاف کر دی گئی اور جن کی مشکلات برطرف ہوگئیں اور
وَتَكْشِفُ كُرْبَتَهُ، وَتُزِيْلُ تَرْحَتَهُ وَتَجْعَلُ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ فَرَجاً وَمَخْرَجاً، وَتَرُدَّ عَنِّي بَأْسَ
اس کی بیچارگی زائل ہوتی اور جن کے امور میں گھبراہٹ و آسانی فراہم کی، اور مجھے اس ظالم و ستمگر اور تمام لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرما،
هٰذَا الظَّالِمِ الْغَاشِمِ، وَبَأْسَ النَّاسِ يَا رَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ، حَسْبِيَ أَنْتَ وَكَفٰى بِمَنْ
خدایا! ملائکہ اور انسان کا تو میرے لئے کافی ہے اور جسے تو بے نیاز کرے اس کے تمام امور درست ہیں، اے عظیم مشکلات کو برطرف
أَنْتَ حَسْبُهُ، يَا كَاشِفَ الْأُمُوْرِ الْعِظَامِ، فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.
کرنے والے! تیرے سوا کوئی جنبش و قوت نہیں ہے۔

اس عریضہ کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو یوں عریضہ لکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے

تَوَسَّلْتُ بِحُجَّةِ اللّٰهِ الْخَلَفِ الصَّالِحِ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
حجت خدا اور (حضرت محمدؐ کے) نیک و صالح جانشین محمد بن حسن بن علی بن محمد بن
عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،
علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے متوسل ہوا ہوں
اَلنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ، عِصْمَةِ الْمُلْجَاءِ، وَقَسِيْمِ
کہ جو خبر عظیم، اور راہ راست، خدا کی عظیم محکم رسی، مطمئن پناہگاہ، جنت و جہنم کی
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِآبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَأُمَّهَاتِكَ
تقسیم کرنے والے ہیں۔ میں آپ سے توسل کرتا ہوں آپ کے پاک و نیک اور برگزیدہ آباء اجداد کے واسطہ سے، اور آپ کی پاک،
الطَّاهِرَاتِ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٌ
باقی رہنے والی اور نیک و شائستہ امہات کے واسطہ سے کہ خدا نے جن کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے:

﴿اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾ [1]، وَبِجَدِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَلِيْلِهِ

''جو باقی رہے گا اور نیک وشائستہ ہیں'' اور آپ کے جد خدا کے رسول ہیں پر اور ان کی آل پر درود ہو اور خدا کے دوست و محبوب اور

وَحَبِيْبِهِ وَخِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ، أَنْ تَكُوْنَ وَسِيْلَتِي اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كَشْفِ ضُرِّي،

خدا کی مخلوق میں سے برگزیدہ کا واسطہ، ان توسلات میں میری درخواست یہ ہے کہ آپ میرا وسیلہ و واسطہ بنیں تا کہ خدائے عزوجل

وَحَلِّ عُقْدِي، وَفَرَجِ حَسْرَتِي، وَكَشْفِ بَلِيَّتِي، وَتَنْفِيْسِ تَرْحَتِي، وَبِكِفَايَتِهِ لِي

میری مشکلات کو برطرف فرمادے، میرے امور کی گرہ کھول دے اور مجھ سے یہ سب آہ وحسرت دور کر دے اور مجھ سے بائیں

وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ، وَبِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ. وَبِمَجَارِي الْقُرْآنِ، وَبِمُسْتَقَرِّ الرَّحْمَةِ،

برطرف کر دے، اور غم واندوہ کو ختم کر دے۔ اور میں کھیعص اور یٰس کے واسطہ سے، اور قرآن حکیم کے واسطہ سے اور کلمۂ طیبہ کے

وَبِجَبَرُوْتِ الْعَظَمَةِ، وَبِاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ، وَبِحَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ، وَقِوَامِ الْبُرْهَانِ، وَبِنُوْرِ

واسطہ سے اور مجاری قرآنی کے واسطہ سے اور مقام رحمت کے واسطہ سے اور عظمت و بزرگی اور لوح محفوظ کے واسطہ سے، اور ایمان کی

النُّوْرِ، وَبِمَعْدَنِ النُّوْرِ، وَالْحِجَابِ الْمَسْتُوْرِ، وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَبِالسَّبْعِ الْمَثَانِي،

حقیقت اور برہان ودلیل کے قوام اور نور کی روشنی اور معدن نور کے واسطہ سے اور مخفی حجاب کے واسطہ سے اور بیت المعمور اور سبع

وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَفَرَائِضِ الْأَحْكَامِ، وَالْمُلَكَّمِ بِالْعِبْرَانِيِّ، وَالْمُتَرْجَمِ بِالْيُوْنَانِيِّ،

مثانی (سورۂ حمد) کے واسطہ سے، اور قرآن عظیم، اور احکام کے واجبات کے واسطہ سے، اور جس کی عبرانی زبان میں گفتگو ہوئی،

وَالْمُنَاجِي بِالسُّرْيَانِيِّ، وَمَا دَارَ فِي الْخَطَرَاتِ، وَمَا لَمْ يُحِطْ بِهِ لِلظُّنُوْنِ، مِنْ عِلْمِكَ

اور جس کا یونانی میں ترجمہ ہوا، اور سریانی میں مناجات ہوئیں، اور جو افکار میں داخل ہوا اور اس کا واسطہ کا جسے گمان احاطہ نہیں کر سکتے،

الْمَخْزُوْنِ، وَبِسِرِّكَ الْمَصُوْنِ، وَالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ. يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

یعنی تیرے مخفی علوم کے واسطہ اور تیرے محفوظ اسرار کے واسطہ اور توریت وانجیل اور زبور کے واسطہ سے۔ اے صاحب جلال واکرام!

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَخُذْ بِيَدِيْ، وَفَرِّجْ عَنِّي بِأَنْوَارِكَ وَأَقْسَامِكَ وَكَلِمَاتِكَ

محمد اور آپ کی آل پر درود بھیج اور میری دستگیری فرمائیں اور اپنے انوار واقسام اور کلمات وسیع وبالغہ کے واسطہ سے میرے امور میں

الْبَالِغَةِ، اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

گشائش فرمائیں، بیشک آپ جواد اور کریم ہیں اور ہمارے لئے خدا ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے اور خدائے والی واعلیٰ اور عظیم

---

[1] سورۂ مریم، آیت: ۷۶

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَصَلَواتُهُ وَسَلامُهُ عَلٰى صَفْوَتِهِ مِنْ بَرِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ .

کے سوا کوئی جنبش وقوت نہیں ہے ۔اور خدا کا درود وسلام ہو خدا کے بندوں میں سے برگزیدہ یعنی حضرت محمد اور آپ کی پاک آل پر۔

دوسرا عریضہ لکھنے کے بعد پروردگار عالم کو لکھے گئے عریضہ کو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے عریضہ میں رکھ کر پھر ان کو گیلی مٹی کے اندر رکھیں اور دونوں کو جاری پانی یا کنویں میں ڈال دیں البتہ اس سے پہلے عریضوں کو سنگریزوں کے بغیر گیلی مٹی میں رکھیں اور پھر دو رکعت نماز ادا کریں اور محمد وآل محمد علیہم السلام سے توسل کے ذریعہ خدا سے لو لگائیں اور عریضوں کو شب جمعہ پانی میں ڈالیں۔

البتہ یہ یاد رہے کہ آزمانے کے لئے یہ عریضہ نہ لکھیں بلکہ یقین رکھیں کہ آپ کی حاجت پوری ہوگی اور صرف سخت پریشانی اور بہت مشکل کاموں کے لئے یہ انجام دیا جائے۔

نیز جو اس کی لیاقت وشائستگی نہ رکھتے ہوں انہیں یہ عمل نہ بتائیں اور ان کے لئے یہ عریضہ نہ لکھیں کیونکہ اولاً اسے اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ثانیاً یہ وہ امانت ہے جس کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے اور عنقریب آپ سے اس کا سوال ہوگا۔

عریضہ ڈالنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي لَحَظْتَ بِهَا الْبَحْرَ الْمِجَاجَ، فَأَزْبَدَ وَهَاجَ

پروردگارا! میں تجھ سے تیری اس قدرت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تو نے گہرے سمندروں کو ملاحظہ کیا تو اس کی موجوں کی

وَمَاجَ، وَكَانَ اللَّيْلُ الدَّجِ، طَوْعاً لِأَمْرِكَ، وَخَوْفاً مِنْ سَطْوَتِكَ، فَأَفْنَقَ أُجَاجُهُ

آواز کو خاموش کر دیا اور وہ تاریک رات کی طرح ہوگیا، یہ تیرے امر کی اطاعت اور تیری ہیبت کے خوف کی وجہ سے ہے پس اس کے شور

وَانْسَلَقَ مِنْهَا جُهُ، وَسَبَّحَتْ جَزَائِرُهُ، وَقَدَّسَتْ جَوَاهِرُهُ، تُنَادِيْكَ حَيْتَانُهُ بِاخْتِلَافِ

پانی کو تھکا فتہ اور اس کی راہوں کی زینت دی گئی اور اس کے جزائر نے تسبیح اور جواہرات نے تقدیس کی اور سمندر کی مچھلیوں نے مختلف زبانوں

لُغَاتِهَا، اَلِهَنَا وَسَيِّدَنَا مَا الَّذِي نَزَلَ بِنَا، وَمَا الَّذِي حَلَّ بِبَحْرِنَا فَقُلْتَ لَهَا اُسْكُنِي

سے تجھے ندا دی: اے ہمارے خدا! اے ہمارے آقا! ہم پر کون سی چیز نازل ہوئی؟ ہمارے سمندروں میں کیا چیز پیش آئی ہے؟ پس تو نے

سَأُسْكِنُكَ مَلِيّاً، وَأُجَاوِرُ بِكَ عَبْداً زَكِيّاً، فَسَكَنَ وَسَبَّحَ وَوَعَدَ بِصَمَائِرِ الْمِنَحِ .

مچھلیوں سے فرمایا: ساکت رہو، جلد ہی تمہیں آرام ملے گا اور شائستہ وپاک بندے کو مہمانا مجاور قرار دوں گا، پس وہ ساکت ہوگیا اور اس

فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ ابْنُ مَتّٰى بِمَا أَلِمَ الظُّلُمٰاتُ، فَلَمّٰا صٰارَ فِي فِيْهٰا سَبَّحَ فِي أَمْعٰائِهٰا،

نے تسبیح کی اور اسے انتہائی بخشش کا وعدہ دیا گیا اور جب یونس بن متی وہاں نازل ہوئے اور مصیبت میں گرفتار ہو گئے کہ جس کا تصور بھی

فَبَكَتِ الْجِبٰالُ عَلَيْهِ تَلَهُّفاً، وَأَشْفَقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ تَأَسُّفاً، فَيُوْنُسُ فِي حُوْتِهِ كَمُوْسٰى

دردناک ہے اور پھر اس پچھلی کے منہ میں داخل ہوئے اور پھر اس کے شکم میں چلے گئے تو تیری تسبیح میں مصروف ہو گئے، ان حالات میں پہاڑ

فِي تٰابُوْتِهِ لِأَمْرِكَ طٰائِعٌ، وَلِوَجْهِكَ سٰاجِدٌ خٰاضِعٌ. فَلَمّٰا أَحْبَبْتَ أَنْ تَقِيَهُ أَلْقَيْتَهُ

پریشان ہو گئے اور گریہ کرنے لگے اور زمین ان پر افسوس کرنے لگ گئی پس حکم ہا ہی میں یونس کی حالت ویسی ہی تھی جیسے موسیٰ کی تابوت میں،

بِسٰاطِئِ الْبَحْرِ شَلْواً لاتَنْظُرُ عَيْنٰاهُ، وَلاتَبْطِشُ يَدٰاهُ، وَلاتَرْكُضُ رِجْلاٰهُ، وَأَنْبَتَّ مِنَّةً

دونوں نے تیرے حکم کی اطاعت کی اور تیری پاک ذات کی وجہ سے سجدہ میں چلے گئے اور آخر میں جب ان کی خطا کو بخشنا چاہی تو اسے

مِنْكَ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِيْنٍ، وَأَجْرَيْتَ لَهُ فُرٰاتاً مِنْ مَعِيْنٍ، فَلَمَّا اسْتَغْفَرَ وَتٰابَ

سمندر کے کنارے پھینک دیا جب کہ ان کی آنکھوں میں دیکھنے کی توانائی نہیں تھی اور ان کے لئے کدو اگائے اور ان کے لئے میٹھا پانی جاری

خَرَقْتَ لَهُ إِلَى الْجَنَّةِ بٰاباً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهّٰابُ.

کیا اور جب انہوں نے طلب مغفرت کی اور توبہ کی تو ان کے لئے جنت کی طرف راستہ کھول دیا۔ بیشک تو ہی سب سے زیادہ بخشنے والا ہے۔

آخر میں چودہ معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک کا نام لیں اور ہر ایک پر سلام بھیجیں۔[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے استغاثہ کا دوسرا عریضہ

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں استغاثہ متعدد ناموں سے روایت ہوئے ہیں جو دعاؤں کی مشہور کتابوں میں موجود ہیں لیکن مجھے ایک نسخہ ملا جو ان کتب میں موجود نہیں ہے یہاں تک کہ کتاب مزار ''بحار الأنوار'' میں بھی نہیں ہے۔ بحار الأنوار کی

۱۔ بحار الأنوار: ۹۴/۲۷

دعاؤں کی کتاب میں بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا کہ جس میں دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ روایات کم استنساخ ہوئی ہے اور اس کے نسخوں کی تعداد بھی کم ہے، اس لئے ہم نے اسے یہاں ذکر کرنا لازم سمجھا۔

بزرگ فاضل جناب محمد بن محمد طیب (جو صفوی دور کے علماء میں سے ہیں) کتاب ''انیس العابدین'' میں کتاب ''السعادات'' سے یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔

تمام اہم کاموں اور اہم حاجات کے لئے دعائے توسل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمان و رحیم کے نام سے

أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

میں آپ سے توسل کرتا ہوں اے ابوالقاسم محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی

مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، اَلنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ

بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی طالب، کہ جو خبر عظیم،

اَلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَعِصْمَةِ اللَّاجِيْنَ. بِأُمِّكَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَبِآبَائِكَ

اور راہ راست، اور پناہ لینے والوں کی پناہگاہ ہیں، (میں متوسل ہوا ان ہوں) آپ کی والدہ گرامی سیدۂ نساء العالمین کے واسطہ سے،

الطَّاهِرِيْنَ، وَبِأُمَّهَاتِ الطَّاهِرَاتِ، بِيَاسِيْنَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ، وَالْجَبَرُوْتِ الْعَظِيْمِ،

اور آپ کے پاک آبا اور طاہرہ امہات کے واسطہ سے، اور یٰس و قرآن حکیم کے واسطہ سے اور جبروت الٰہی کی عظمت کے واسطہ سے

وَحَقِيْقَةِ الْإِيْمَانِ، وَنُوْرِ النُّوْرِ، وَ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ، أَنْ تَكُوْنَ سَفِيْرِي إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي

اور ایمان کی حقیت اور نور کی روشنی کے واسطہ سے اور کتاب مسطور کے واسطہ سے متوسل ہوا ہوں کہ اس حاجت کے پورا ہونے یا

الْحَاجَةِ لِفُلَانٍ، أَوْ هَلَاكِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

فلاں بن فلاں دشمن کی ہلاکت کے لئے آپ خدا کی طرف میرے سفیر ہیں۔

اس دعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر گیلی مٹی میں رکھیں اور جاری پانی یا کنویں میں ڈال دیں اور کہیں:

يا سَعِيدَ بْنَ عُثْمانَ وَيا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمانَ أَوْصِلا قِصَّتِي إِلى صاحِبِ الزَّمانِ

اے سعید بن عثمان اور اے محمد بن عثمان! آپ دونوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا یہ خط جس میں اپنا قصہ لکھا ہے، اسے

صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

صاحب الزمان، ان پر خدا کا درود ہو، تک پہنچا دیں۔

جو نسخہ روایت ہوا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن اگر دوسری روایات اور عریضہ لکھنے کی دوسری روش دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نسخہ یوں ہونا چاہئے کہ عریضہ پانی میں ڈالتے وقت یوں کہیں: ''یا عثمان بن سعید ویامحمد بن عثمان ...'' البتہ خدا حقیقت سے باخبر ہے۔[۱][۲]

۱۔ النجم الثاقب: ۴۲۰ ۲۔ مؤلف کہتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مذکورہ روایت میں اشتباہ ہوا ہے اور صحیح وہی ہے جس کی مرحوم محدث نوریؒ نے تصریح فرمائی ہے کیونکہ امامؑ کے پہلے اور دوسرے نائب عثمان بن سعید اور محمد بن عثمان ہیں۔ بندہ حقیر نے کچھ کتابوں میں دیکھا کہ جہاں مورد بحث عریضہ کو کچھ فرق کے ساتھ ذکر کیا اور جس کے آخر میں آیا ہے کہ عریضہ پانی میں ڈالتے وقت کہو: ''یا عثمان بن سعید أوصل قصّتي هذه الى صاحب الزمان عليه السلام''

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں حاجات کے لئے عریضہ

تَوَسَّلْتُ إِلَيْكَ يا اَبَاالْقاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ

میں آپ سے توسل کرتا ہوں اے ابوالقاسم محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی

بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، اَلنَّبَإِ الْعَظِيمِ، اَلصِّراطِ الْمُسْتَقِيمِ، وَعِصْمَةِ اللّاجِئِينَ. بِأُمِّكَ سَيِّدَةِ نِساءِ

بن حسین بن علی طالب، کہ جو خبر عظیم، اور راہ راست، اور پناہ لینے والوں کی پناہگاہ ہیں، (میں متوسل ہوا ان ہوں) آپ کی والدہ گرامی

الْعالَمِينَ، وَبِآبائِكَ الطّاهِرِينَ، وَبِأُمَّهاتِ الطّاهِراتِ، وَحَقِيقَةِ الْإِيمانِ، وَنُورِ النُّورِ، وَ بِكِتابٍ مَسْطُورٍ،

سیدۃ نساء العالمین اور آپ کے پاک آباء اور طاہرہ امہات کے واسطے سے، اور ایمان کی حقیت اور نور کی روشنی کے واسطے سے اور

أَنْ تَكُونَ سَفِيرِي إِلَى اللّٰهِ تَعالى فِي الْحاجَةِ.

کتاب مسطور کے واسطے سے متوسل ہوا ہوں کہ اس حاجت میں آپ خدا کی طرف میرے سفیر بنیں۔

اس کے بعد پھر اپنے اور اپنے والد کا نام عریضہ پر لکھ کر پاک گیلی مٹی میں رکھیں اور کسی کنویں یا جاری پانی میں ڈال دیں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

''يا عثمان بن سعيد أوصل قصّتي هذه الى صاحب الزمان''

اے سعید بن عثمان اور اے محمد بن عثمان! میرا یہ خط جس میں اپنا قصہ لکھا ہے، اسے صاحب الزمانؑ تک پہنچا دیں۔

نواں باب

استخارے

نواں باب

استخارے

اس باب میں کچھ ایسے مطالب بیان کریں گے[1] جو قارئین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سکون باعث بنیں گے اور وہ پوشیدہ دنیا کی غیبی خوشبو[2] سے فرج[3] اور حل مشکل کی کلید پا کر ایسے نوارانی[4] مقام پر پہنچ جائیں گے کہ جہاں بند دروازے[5] کھل جائیں۔

یہ مطالب پروردگار عالم کی طرف سے حقیقت جو[6] افراد کی راہنمائی کے لئے بطور احسان عطا ہوئے ہیں۔

۱۔اس باب میں بھی محترم مؤلف نے کتاب کے مقدمہ کی طرح فنون بلاغت یعنی براعت استہلال سے استفادہ کیا ہے اور مقدمہ کے ضمن میں استخارہ سے متعلق اسلامی دانشوروں کی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۔ کتاب ''روائح الغیب فی الترديد الريب'' تألیف ''مولا عبدالنبی بن عبدالرزاق''

۳۔کتاب ''مفتاح الفرج فی الاستخارات'' تألیف ''امیر محمد حسین خاتون آبادی''

۴۔کتاب ''الانارۃ عن معانی الاستخارۃ'' تألیف ''شیخ محمد بن فیض کاشانی''

۵۔کتاب ''فتح الابواب بین ذوی الالباب وبین رب الارباب فی الاستخارات'' تألیف ''سید علی بن طاؤس''

۶۔کتاب ''ارشاد المستبصرین فی الاستخارات'' تألیف ''سید عبداللہ شبر''

استخارے[1] کے متعلق عالم مادی ومعنوی کے سرپرست سے ہدایت وراہنمائی چاہنے[2] والوں کے لئے جو روایات نقل ہونے والی روایات مفاتیح الغیب ہیں[3] جواب آپ کی دسترس میں ہیں انہیں لیں اور انہیں غنیمت سمجھیں۔

البتہ استخارے[4] کی شرطوں کو جاننا ضروری ہے لہٰذا پہلے استخارے کے طریقوں[5] کو سیکھیں تا کہ مفاتیح الغیب اور آسمانی چراغ وحی[6] سے مستفید ہوسکیں۔

استخارہ دعاؤں کی ہی ایک صورت ہے اور ہم نے کتاب کے مقدمہ میں اس آداب ذکر کئے لہٰذا مقدمہ کی طرف رجوع فرمائیں تا کہ زیادہ آگاہی حاصل ہو سکے البتہ مطلب کی اہمیت کے پیش نظر بعض چیزوں کا تذکر ضروری ہے۔

سب سے اہم امر جس کی ہر دعا کرنے والے اور استخارہ کرنے والے کو رعایت کرنی چاہئے وہ

۱۔الاستخارات ان چند کتابوں کا نام ہے جنہیں اسلامی علماء ودانشوروں نے تألیف کیا ہے، مجملہ:
الف۔شیخ احمد بن صالح بحرانیؒ
ب۔احمد بن عبدالسلام بحرانیؒ
ج۔شیخ ابوالحسن سلیمانی ماحوزی بحرانیؒ
د۔سید علی بن حسینی میدی یزدیؒ
ھ۔شیخ میرزا ابوالمعالی کلباسیؒ
و۔سید میرزا محمد حسین حسینی مرعشی معروف بہ شہرستانیؒ
۲۔کتاب ''ہدایۃ المسترشدین فی الاستشارۃ والاستخارۃ'' تألیف ''حسن بن محمد صالح نصیری طوسیؒ''
۳۔کتاب ''مفاتیح الغیب فی الاستخارۃ'' تألیف ''علامہ مجلسیؒ''
۴۔کتاب ''الاستخارۃ'' تألیف صاحب تفسیر عیاشی ''ابونضر محمد بن مسعود بن عیاشی''
۵۔کتاب ''منہاج المستخیر'' تألیف ''حاج میرزا محمد حسین حسینی تبریزیؒ''
۶۔کتاب ''مفتاح الغیب ومصباح الوجی'' تألیف ''سید مہدی غریفیؒ''
استخارہ سے متعلق کتابوں کی مزید تفصیل کے لئے کتاب ''فتح الابواب'' کے مقدمہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

یہ ہے کہ اپنے دل کو ہر اس چیز سے پاک کرے جو پروردگار عالم کے غضب وغصہ کا باعث ہو نیز اس سے اطمینان ویقین پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ہی دعا وتوسل کی بنیاد ہیں۔

اس لئے اگر استخارہ آداب وشرائط کے ساتھ انجام دیا جائے تو (استخارۂ ذات الرقاع میں) تسبیح کے دانوں کو منتخب کرنا یا قرآن کے کسی صفحہ کو منتخب کرنا، یہ سب خدا کے ارادہ واختیار سے منتخب ہوتے ہیں نہ کہ استخارہ کرنے والے کے اختیار سے۔لہذا اگر یہ آداب وشرائط کے ساتھ نہ ہو تو ایسے استخارے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اس بنا پر استخارہ کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل کو کثافتوں سے پاک کرے، یقین پیدا کرے اور جس درجہ ہو سکے خدا پر اعتقاد رکھے کیونکہ یقین واعتقاد کے بغیر اس کے استخارہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سید علی بن طاؤس بعض لوگوں کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

بعض عوام اور بندگان خدا کے دل میں یقین اور روز قیامت کے مالک پر اعتماد نہیں ہوتا، کیونکہ وہ صرف ایسے لوگوں کا مشورہ قبول کرتے ہیں کہ وہ جن کو دیکھتے ہیں یا ان سے مأنوس ہوتے ہیں اور اسے جانتے ہیں اور ایسا شخص بھی انہی لوگوں میں سے ہوتا ہے لیکن چونکہ خدا کو آنکھ سے مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا نیز ایسے افراد خدا کو پہچان بھی نہیں سکتے تا کہ اس سے مأنوس ہو سکیں اور یہ خدا پر اعتماد کی لذت کو بھی محسوس نہیں کر سکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چھوٹی سوچ اور محدود فکر رکھنے کی وجہ سے انہیں خدا سے مشورہ کرنے کا کوئی فائدہ دکھائی نہیں دیتا۔

وَمَنْ یکُ ذا فم مرّ مریض

یجد مرّاً بها الماء الزلالا

''جس کا منہ (بیماری کی وجہ سے) کڑوا ہو اس کو میٹھا اور ٹھنڈا پانی بھی کڑوا محسوس ہوتا ہے''

یہ افراد ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں ہمارے مولا وآقا امیر المؤمنین حضرت

امام علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک خوبصورت خطبہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"همجٌ رعاع، لايعبأ اللّٰه بهم، أتباع كلّ ناعق و ناعقة" [1]

وہ ایسے پست لوگ ہیں جن پر خدا نے توجہ نہیں کی اور وہ ہر آواز کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں اور اس کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔[1]

دعائے استخارہ

﴿امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا آخری خط﴾

سید علی بن طاؤس فرماتے ہیں:

پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے استخارہ کے بارے میں صادر ہونے والی دعاؤں سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرتؐ نے استخارہ پر خاص توجہ دی ہے اور اسے محترم قرار دیا ہے اور جو ہم نے سمجھا وہ یہ ہے کہ استخارہ نہایت اہم اور الٰہی اسرار کا جز ہے جو معراج میں پیغمبر اکرمؐ کو عطا فرمایا گیا اور یہ اہم ترین امور میں سے ہے۔

نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے آخری تحریر بھی استخارہ سے متعلق تھی اور یہ اہل معرفت و عرفان کے نزدیک سب سے کامل اور واضح دلیل شمار ہوتی ہے۔[2]

۱۔ فتح الابواب: ۳۰۰

۲۔ فتح الابواب: ۱۹۲

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعائے استخارہ

دعائے استخارہ غیبت صغریٰ کے زمانے میں آنحضرتؑ کی طرف سے صادر ہونے والی آخری دعا ہے۔ محمد بن علی بن محمد نے اپنی کتاب میں اس طرح لکھا ہے:

''استخارۃ الاسماء'' پر علماء عمل کرتے ہیں کہ جو نماز حاجت اور دوسری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے، ابو دلف محمد بن مظفرؒ اسے غیبت صغریٰ کے زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے صادر ہونے والی آخری توقیع سمجھتے ہیں۔ جو یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي عَزَمْتَ بِهِ عَلَى السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتَ

پروردگارا! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمان و زمین کا ارادہ کیا پس تو نے ان سے کہا:

لَهُمَا ﴿اِئْتِيَا طَوْعاً وَ كَرْهاً قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ﴾ ۱، وَ بِاسْمِکَ الَّذِي عَزَمْتَ بِهِ عَلَى

''بخوشی یا بہ کراہت ہماری طرف آؤ تو دونوں نے عرض کی کہ ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہیں'' اور تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا

عَصَا مُوْسٰى، ﴿فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ﴾ ۲، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي صَرَفْتَ

ہوں جس سے تو نے عصا موسیٰ کا ارادہ کیا: ''اب تم بھی اپنا عصا ڈال دو'' وہ ان کے تمام جادو کے سانپوں کو نگل جائے'' اور تیرے اس

بِهِ قُلُوْبَ السَّحَرَةِ إِلَيْکَ، حَتّٰى ﴿قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ﴾ ۳،

اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تو نے جادوگروں کے دلوں کو اپنی طرف مسخر کیا: ''ان لوگوں نے کہا کہ ہم عالمین کے پروردگار پر

۱۔ سورۂ فصلت، آیت: ۱۱

۲۔ سورۂ اعراف، آیت: ۱۱۷

۳۔ سورۂ اعراف، آیت: ۱۲۱ اور ۱۲۲

أَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعالَمِيْنَ، وَأَسْأَلُکَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي تُبْلِي بِهٰا كُلَّ جَدِيْدٍ، وَتُجَدِّدُ بِهٰا
ایمان لے آئے ،، یعنی موسیٰ وہارون کے ربّ پر'' خدایا تو ہی عالمین کا ربّ ہے اور میں تجھ سے تیری اس قدرت کے ذریعہ سوال کرتا
كُلَّ بالٍ. وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ، وَبِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهُ عَلَيْکَ، اِنْ كانَ هٰذَا
ہوں جس سے تو ہر جدید کو قدیم کرتا ہے اور ہر قدیم کو اس سے جدید بنا دیتا ہے، اور میں تجھ سے تیرے تمام حقوق کے واسطہ سے سوال
الْأَمْرُ خَيْراً لِي فِي دِيْنِي وَدُنْيايَ وَآخِرَتِي، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
کرتا ہوں اور ہر اس حق کے واسطہ سے جو تو نے خود پر قرار دیا، اور اگر میرا مورد نظر کام میرے لئے دین و دنیا اور آخرت میں خیر کا باعث
وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْماً، وَتُهَيِّئَهُ لِي، وَتُسَهِّلَهُ عَلَيَّ، وَتُلَطِّفَ لِي فِيْهِ بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ
ہے، کہ محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج اور ان پر شائستہ سلام بھیج، اور میرے مدنظر کام کو مہیا و آسان فرما، اور اس کام کے بارے میں مجھ پر رحم فرما،
الرّٰاحِمِيْنَ. وَاِنْ كانَ شَرّاً لِي فِي دِيْنِي وَدُنْيايَ وَآخِرَتِي، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ
اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اور اگر اس سے میرے لئے دین و دنیا اور آخرت میں شر و بدی ہے
مُحَمَّدٍ، وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْماً، وَأَنْ تَصْرِفَهُ عَنِّي بِمٰا شِئْتَ، وَكَيْفَ شِئْتَ، (وَحَيْثُ
تو بھی محمدؐ و آل درود بھیج اور شائستہ سلام بھیج اور اسے جیسے اور جس طرح تو چاہتا ہے مجھ سے دور فرما، اور میں تیرے
شِئْتَ)، وَتُرْضِيَنِي بِقَضآئِکَ، وَتُبارِکَ لِي فِي قَدَرِکَ، حَتّٰى لا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ شَيْءٍ
حکم و رضا پر راضی ہوں، اور اپنی قدر و تقدیر میں میرے لئے برکت قرار دے جتی جس چیز کو تو نے مؤخر کیا میں اس میں تعجیل
أَخَّرْتَهُ، وَلا تَأْخِيْرَ شَيْءٍ عَجَّلْتَهُ، فَاِنَّهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِکَ، يا عَلِيُّ يا عَظِيْمُ، يا ذَا
اور جس میں تو نے تعجیل کی میں اس میں تاخیر نہیں چاہتا کیونکہ تیرے سوا کوئی جنبش و قوت نہیں ہے اے بلند مرتبہ اور عظیم!
الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ.[1]
اے صاحب جلال و اکرام۔

۱۔ فتح الأبواب: ۲۰۵، المصباح: ۵۲۱، مفاتیح الغیب: ۲۵

اہم نکتہ

سید علی بن طاؤس حسنیؒ فرماتے ہیں: شاید بعض افراد کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ جب غیبت کبریٰ کا طولانی زمانہ آیا تو ہمارے مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے اہل معرفت کو دعائے استخارہ یاد فرمائی تا کہ آگاہ شیعہ اس کے ذریعہ اپنے آقا سے ملاقات اور مشورہ کر کے خدا سے مشورہ لے سکیں۔ یوں آنحضرتؑ نے اپنے محبوں کو خدا سے مشورہ لینے اور اس سے خیر طلب کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔

یہاں ایک اہم نکتہ ہے کہ مجھے کوئی ایسا منبع و مدرک نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی نے بھی آنحضرتؑ سے اس دعا کے لئے درخواست کی ہو بلکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اسے کسی کی درخواست کے بغیر خود صادر فرمایا۔ آپ کی آخری یادگار جسے آپ نے بطور ہدیہ عنائت فرمایا، وہ یہی دعا ہے اور یہ امر اہل بصیرت اور قابل فہم افراد کے لئے واضح ہے۔[1]

﴿۲﴾

قرآن سے استخارہ کرنے کی دعا میں

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

سید علی بن طاؤس رحمہ اللہ ''فتح الابواب'' میں لکھتے ہیں:

کاظمین میں بدر بن یعقوب مقرّی العجمیؒ نے تفاؤل یعنی قرآن سے استخارے کے متعلق (اس

۱۔ فتح الأبواب: ۲۰۲

کے لئے نماز ادا کئے بغیر) مجھ سے تین روایتیں نقل فرمائی ہیں[1]

پہلی روایت

قرآن ہاتھ میں لیں اور یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مِنْ قَضَآئِكَ وَقَدَرِكَ أَنْ تَمُنَّ عَلٰى أُمَّةِ نَبِيِّكَ بِظُهُوْرِ وَلِيِّكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ، فَعَجِّلْ ذٰلِكَ، وَسَهِّلْهُ وَيَسِّرْهُ وَكَمِّلْهُ، وَأَخْرِجْ لِي اٰيَةً أَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰى أَمْرٍ فَأَتَمِّرُ، أَوْ نَهْيٍ فَأَنْتَهِي (أَوْ مَا تُرِيْدُ الْفَالَ فِيْهِ) فِي عَافِيَةٍ.

پروردگارا! اگر تیری قضا وقدر میں یہ ہے کہ اپنے ولی اور اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کے ظہور سے اپنی نبی کی امت پر احسان فرمائے تو پس اس کام میں تعجیل اور اسے سہل و آسان اور کامل فرما، اور میرے لئے آیت ونشانی لے آ کر اگر میری مورد نظر چیز میں امر کرے تو اسے انجام دوں اور اگر اسے سے منع کرے تو اسے انجام نہ دوں (یا جس میں فال انجام دے رہا ہوں) اور یہ کام خیر وعافیت سے انجام پائے۔

پھر قرآن کے سات ورق شمار کریں اور جب ساتویں ورق پر پہنچیں تو اس کے دوسرے صفحہ کو دیکھیں اور اس کی چھ سطریں شمار کرنے کے بعد ساتویں سطر پر پہنچیں تو وہ آپ کے استخارے کا جواب ہوگا۔

دوسری روایت

مذکورہ دعا پڑھیں اور پھر قرآن مجید کو کھول کر سات ورق شمار کریں اور ساتویں ورق کے دوسرے صفحہ پر اور آٹھویں ورق کے پہلے صفحہ پر لفظ جلالہ ''اللہ'' کو شمار کریں پھر لفظ جلالہ ''اللہ'' کی تعداد کے مطابق ورق شمار کریں اور آخری ورق کے دوسرے صفحہ پر لفظ جلالہ کی تعداد میں سطروں کو گنیں تو جو آخری سطر ہوگی وہ آپ کے استخارہ کا جواب ہوگا۔

---

[1] بعض روایات میں قید لگائی گئی ہے کہ استخارہ سے پہلے نماز حضرت طیار پڑھی جائے۔

تیسری روایت

مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد آٹھ ورق گنیں اور آٹھویں ورق کے پہلے صفحہ کی گیارہ سطریں شمار کریں اور گیارہویں سطر میں اپنے استخارہ کا نتیجہ تلاش کریں۔

قرآن مجید سے استخارے کے متعلق یہ تین روایتیں جس طرح سنی اسی طرح نقل کر دیں۔[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول رقعہ سے استخارہ

یہ استخارہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے:

دو کاغذوں پر لکھیں: ''خَيِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ'' (یعنی خدا و رسول فلاں شخص (اس کا نام لکھیں) بن فلانہ (اس شخص کی ماں کا نام لکھیں) کے لئے خیر طلب کرتے ہیں) اور پھر ایک پر لکھیں ''افعل'' (یعنی انجام دو) اور دوسرے پر لکھیں ''لاتفعل'' (یعنی انجام نہ دو)، پھر ان رقعوں کو مٹی کے قالب میں رکھ دیں اور ایک ایسے برتن میں ڈالیں جس میں پانی ہو۔ پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ خِيارَ مَنْ فَوَّضَ إِلَيْكَ أَمْرَهُ، وَأَسْلَمَ إِلَيْكَ نَفْسَهُ،

پروردگارا! درحقیقت میں تجھ سے ان لوگوں کی طرح خیر طلب کرتا ہوں جنہوں نے اپنے امور تجھ پر چھوڑ دے، اور تیرے

وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي أَمْرِهِ، وَاسْتَسْلَمَ بِكَ فِيمَا نَزَلَ بِهِ مِنْ أَمْرِهِ. أَللّٰهُمَّ خِرْ لِي

سامنے تسلیم ہو گئے، اور اپنے امور میں تجھ پر توکل کیا، اور جو کچھ بھی انہیں ملا وہ اس پر راضی و تسلیم رہے۔ پروردگارا! میرے لئے خیر قرار

---

[1] فتح الأبواب: ۲۷۸

وَلاتَخِرْ عَلَيَّ، وَأَعِنِّي وَلاتُعِنْ عَلَيَّ، وَمَكِّنِّي وَلاتُمَكِّنْ مِنِّي، وَاهْدِنِي لِلْخَيْرِ وَلاتُضِلَّنِي

دے نہ کہ بدی۔ اور میری مدد فرما، اور میرے خلاف دوسروں کی مدد نہ کر، اور مجھے تو اپنی عطا کر اور کسی کو مجھ پر مسلط نہ فرما، خوبی و نیکی کی

وَأَرْضِنِي بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ، اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَتُعْطِي مَا تُرِيْدُ.

طرف میری رہنمائی فرما، اور مجھے گمراہ نہ ہونے دے، اور اپنی قضا پر مجھے راضی فرما، اور اپنی قدر کو میرے لئے مبارک فرما، بیشک تو جس

أَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتِ الْخِيَرَةُ لِي فِي أَمْرِي هٰذَا وَهُوَ كَذَا وَكَذَا، فَمَكِّنِّي مِنْهُ، وَأَقْدِرْنِي عَلَيْهِ

چیز کا ارادہ کرتا ہے انجام دیتا ہے اور جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ پروردگارا! اگر میرے مدنظر کام میں خیر ہے تو اسے میرے اختیار میں قرار

وَأَمْرِنِي بِفِعْلِهِ، وَأَوْضِحْ لِي طَرِيْقَ الْهِدَايَةِ اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ اللّٰهُمَّ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاصْرِفْهُ

دے اور اسے انجام دینے کی مجھے قوت و طاقت عطا فرما، اور مجھے اسے انجام دینے کا حکم دیا و اس کی طرف راہ ہدایت میرے لئے روشن

عَنِّي اِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ

فرما۔ پروردگارا! اگر اس کے علاوہ کچھ ہے تو اسے مجھ سے دور فرما اور اسے ایسی چیز میں تبدیل کر کہ جو میرے لئے بہتر ہے کیونکہ تو اس پر

الْغُيُوْبِ، يَاأَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.

قادر ہے نہ کہ میں اور تو جانتا ہے نہ کہ میں اور تو بطور کامل گی کو جانتا ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر سجدہ میں جائیں اور سو مرتبہ ''أَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ'' (خدا وند سے عافیت کے ساتھ خیر و نیکی کی درخواست کرتا ہوں) کہیں، سجدے سے سر اٹھائیں اور کاغذ کے مٹی سے باہر آنے کے منتظر رہیں جو بھی پہلے باہر آئے اس پر عمل کریں۔[1]

۱۔ فتح الأبواب: ۲۶۵

﴿۴﴾

امام زمانہ(ع) سے منقول تسبیح سے استخارے کی کچھ انواع

پہلا استخارہ

علامہ حلی کتاب ''مصباح'' میں فرماتے ہیں: یہ طریقہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے اور اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

دس مرتبہ یا تین مرتبہ یا کم سے کم ایک مرتبہ سورۂ حمد اور دس مرتبہ سورہ قدر پڑھیں اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ بِعاقِبَةِ الْأُمُوْرِ، وَأَسْتَشِيْرُکَ لِحُسْنِ ظَنّي بِکَ

پروردگارا! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ تو تمام امور کے انجام سے واقف ہے نیز تجھ سے مشورہ کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے حسن

فِي الْمَأْمُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ. أَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ الْأَمْرُ الْفُلانِي.

ظن رکھتا ہوں اور صرف احسن ظن ہر اس چیز کے بارے میں ہے جس کے انجام پانے کی میری آرزو ہے یا جس کے واقع ہونے سے خائف ہوں۔

اس جگہ اپنا کام یا حاجت ذکر کریں۔

بِما قَدْ نِيْطَتْ بِالْبَرَكَةِ أَعْجازُهُ وَبَوادِيْهِ، وَحُفَّتْ بِالْكَرامَةِ أَيّامُهُ وَلَيالِيْهِ، فَخِرْ

اس کی انتہا ابتدا کو برکت سے گرہ لگی ہوئی ہے، ہر دن اور رات کو اس کی کرامت نے احاطہ کیا ہوا ہے، پس میرے لئے اس

لِيَ اللّٰهُمَّ فِيْهِ خِيَرَةً تَرُدُّ شُمُوْسَهُ ذَلُوْلاً، وَتَقْعَصُ أَيّامَهُ سُرُوْراً. أَللّٰهُمَّ اِمّا أَمْرٌ فَأْتَمِرُ،

طرح سے انتخاب فرما کہ سرکشی کے خاتمہ کے بعد رام ہو جائے اور ایام باسرت و روشن ہوں۔ خدایا! اگر تو حکم دے تو انجام دوں اور اگر

وَاِمّا نَهْيٌ فَأَنْتَهي. أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْتَخِيْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِيَرَةً فِي عافِيَةٍ.

منع کرنے تو اجتناب کروں۔ خدایا! بیشک میں تیری رحمت کے واسطہ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں کہ جس کے ہمراہ عافیت ہو۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت دل میں رکھ کر تسبیح کے کچھ دانے پکڑیں اور انہیں گنیں اگر طاق

آئیں تو اس کام کو انجام دیں اور اگر جفت باقی بچیں تو انجام نہ دیں۔[1]

﴿۵﴾

دوسرا استخارہ

علامہ مجلسیؒ ''بحار الانوار'' میں فرماتے ہیں: ہم نے اپنے والد محترم سے سنا اور انہوں نے یہ روایت شیخ بہائیؒ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میری اپنے اساتید سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے کہا: حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے تسبیح کے ذریعہ استخارہ کرنے کے بارے میں نقل ہوا ہے:

تسبیح ہاتھ میں لیں تین مرتبہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں اور تسبیح کے دانوں کو ہاتھ سے پکڑیں اور ''دو، دو'' دانے کر کے گنیں اگر ایک دانہ باقی بچے تو مدنظر کام کو انجام دیں او راگر دو دانے باقی بچیں تو وہ کام انجام نہ دیں۔[2]

﴿۶﴾

تیسرا استخارہ

صاحب کتاب ''المختار من کلمات الامام المہدیؑ'' میں ذکر ہوا ہے:

ہمارے پاس تسبیح سے استخارے کا ایک اور صحیح طریقہ ہے جو حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے اور علماء میں سے ایک نے مجھے یہ استخارہ انجام دینے کی اجازت دی ہے تا کہ میں

۱۔ البلد الأمین: ۲۳۱، المصباح: ۵۱۵، اسی طرح الصحیفۃ الصادقیہ: ۴۲۰ میں بھی وارد ہوا ہے۔

۲۔ بحار الأنوار: ۹۱/ ۲۵

خود بھی اسے انجام دوں اور دوسروں کو بھی اس طریقہ سے انجام دینے کی اجازت دوں، لہذا ان سے ملنے والی اجازت کے ضمن میں ہم اس استخارے کا طریقہ بیان کرتے ہیں اور سب کو اسے انجام دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ استخارہ اس طریقہ کے مطابق کریں:

پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہیں اور اس کے بعد تین مرتبہ کہیں "أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ" پھر مختصر دعا پڑھیں مثلاً کہیں "يَامَنْ يَعْلَمُ إِهْدِ مَنْ لَايَعْلَمُ" یا کہیں "يَا رَبِّ خِرْ لِي مَاهُوَ الصَّالِحُ" یا اس طرح کی کئی دوسری دعا، پھر تسبیح کے دانوں کو پکڑ کر گنیں اگر طاق دانے باقی بچیں تو اس کام کو انجام دیں اور اگر جفت دانے باقی بچیں تو اسے ترک کر دیں۔[1]

﴿۷﴾

چوتھا استخارہ

بعض قدیم کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ اس استخارے کو ہمارے مولا امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے نسبت دی گی ہے:

پہلے سورہ حمد کو آیت ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ تک پڑھیں اور اس کے بعد تین مرتبہ درود بھیجیں اور پھر تین مرتبہ کہیں: "يَامَنْ يَعْلَمُ إِهْدِ مَنْ لَايَعْلَمُ"

پھر تسبیح کے دانوں کو پکڑیں اور دو، دو کر کے شمار کریں اگر ایک دانہ باقی بچے تو بہتر ہے انجام دیں اور اگر دو باقی بچیں تو انجام نہ دیں۔

اگر عمل کی خوبی یا بدی کو جاننا چاہتے ہیں تو دوبارہ استخارہ کریں اور عمل کے ترک کی نیت کریں اب اگر پہلے استخارہ میں عمل کو انجام دینا بہتر تھا اور دوسری مرتبہ ترک پر استخارہ کرنے کی صورت میں

---

[1] المختار من کلمات الامام المہدی ۲: ۵۳۹/

منع آیا تو یہ عمل بہت اچھا ہے اسے انجام دیں اور اگر دوسرے استخارے میں بھی امر ہے تو متوسط خوب ہے اسی طرح اگر پہلے استخارہ میں منع آیا اور ترک پر دیکھنے کی صورت میں امر آیا تو اس عمل سے شدت سے پرہیز کریں اور اگر دوسری مرتبہ بھی ترک آیا تو اس صورت میں بھی بہتر ہے پرہیز کریں لیکن پہلی صورت میں کسی طرح پرہیز لازم نہیں ہے۔

﴿۸﴾

پانچواں استخارہ

فقیہ عالی مقام شیخ محمد حسن نجفیؒ "جواہر الکلام" میں فرماتے ہیں:

ایک دوسرا استخارہ بھی ہے جس سے ہمارے ہم عصر افراد علماء استفادہ کرتے ہیں اگر چہ اس کی نسبت حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف دی جاتی ہے اور اس استخارہ کا طریقہ یوں ہے:

دعا پڑھنے کے بعد تسبیح کے دانوں پر ہاتھ رکھیں اور آٹھ آٹھ کر کے گنیں اگر ایک دانہ باقی بچے تو نسبتاً بہتر ہے اگر دو باقی بچیں تو ایک مرتبہ منع ہے اور اگر تین باقی بچیں تو اسے اختیار ہے یعنی اس کام کو انجام دینا اور ترک کرنا مساوی ہے اگر چار باقی بچیں تو دو مرتبہ منع ہے اور اگر پانچ باقی بچیں تو بعض کہتے اس میں سختی اور زحمت ہے اور بعض دوسرے کہتے ہیں اس کام میں ملامت ہے، اگر چھ بچیں تو بہت اچھا ہے اس کام میں جلدی کریں اور اگر سات باقی بچیں تو اس کا حکم پانچ کا حکم ہے (یعنی اس کے بارے میں دو عقیدے یا دو روایتیں موجود ہیں) اور اگر آٹھ باقی بچے تو چار مرتبہ منع ہے۔[1]

---

[1] الباقیات الصالحات حاشیہ کتاب مفاتیح الجنان: ۴۱۱

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

ہم اس باب میں ایسی دعاؤں کو بیان کریں گے جو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے اجداد کرام علیہم السلام سے نقل فرمائی ہیں۔

﴿۱﴾

مشکلات کے وقت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے مشکلات، پریشانیوں اور خطرناک حادثہ کے وقت ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے جسے خداوند کریم فوراً مستجاب فرماتا ہے:

سید علی بن طاؤس نے اس دعا کے راوی کا نام ذکر کئے بغیر اسے نقل کیا ہے البتہ علامہ مجلسیؒ

فرماتے ہیں: اس دعا کے لئے ہمارے پاس نہایت عالی اور حیرت انگیز سند ہے اگر چہ وہ غرابت سے خالی نہیں ہے۔ میں یہ دعا اپنے والد سے نقل کر رہا ہوں اور انہوں نے کسی واسطہ کے بغیر بعض صالحین سے اور انہوں نے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے[1]

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ أَنْتَ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي

پروردگارا! تو حقیقی بادشاہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تیرا عبد ہوں، میں نے خود پر ظلم کیا ہے

وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ لاٰ إِلٰهَ إِلاّٰ أَنْتَ يا غَفُوْرُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ

میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے گناہوں کو معاف فرما، اے بخشنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ خدایا! میں

وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ، عَلٰى مٰا خَصَصْتَنِي بِهِ مِنْ مَوٰاهِبِ الرَّغٰائِبِ، وَوَصَلَ إِلَيَّ مِنْ

تیری حمد کرتا ہوں اور تو ہی لائق حمد ہے، کیونکہ مجھے اپنے پسندیدہ انعامات سے مخصوص فرمایا اور مجھ پر تیرے فروان

فَضٰائِلِ الصَّنٰائِعِ، وَعَلٰى مٰا أَوْلَيْتَنِي بِهِ، وَتَوَلَّيْتَنِي بِهِ مِنْ رِضْوٰانِكَ، وَأَنَلْتَنِي مِنْ

احسان ہیں اور جس سے تو نے مجھ پر لطف فرمایا، اور اپنی رضا عطا فرمائی، اور مجھے اپنے احسان سے نوازا، اور ہمیشہ میرا

مَنِّكَ الْوٰاصِلِ إِلَيَّ، وَمِنَ الدِّفٰاعِ عَنِّي، وَالتَّوْفِيْقِ لِي، وَالْإِجٰابَةِ لِلدُّعٰائِي، حَتّٰى

دفاع کیا اور مجھے توفیق دی، اور میری دعا مستجاب فرمائی، میں شوق و رغبت سے مناجات کرتا ہوں اور صدائے باطن سے تجھے پکارتا ہوں

أُنٰاجِيَكَ رٰاغِباً، وَأَدْعُوَكَ مُصٰافِياً، وَحَتّٰى أَرْجُوَكَ فَأَجِدُكَ فِي الْمَوٰاطِنِ كُلِّهٰا

اور حد یہ ہے کہ تجھ سے تمنا کرتا ہوں اور ہر جگہ تجھے اپنے لئے مہربان اور اپنے امور پر ناظر پاتا ہوں اور میرے گناہوں کو

لِي جٰابِراً، وَفِي أُمُوْرِي نٰاظِراً، وَلِذُنُوْبِي غٰافِراً، وَلِعَوْرٰاتِي سٰاتِراً، لَمْ أَغْدِمْ خَيْرَكَ

بخشنے والا اور میرے عیوب کو چھپانے والا پایا، اور اس دنیا یعنی محل امتحان میں بھی تیرا حسن سلوک ایک لحہ کے لئے بھی مجھ سے الگ

طَرْفَةَ عَيْنٍ مُذْ أَنْزَلْتَنِي دٰارَ الْإِخْتِبٰارِ، لِتَنْظُرَ مٰاذٰا أُقَدِّمُ لِدٰارِ الْقَرٰارِ. فَأَنَا عَتِيْقُكَ اللّٰهُمَّ

نہیں ہوا تا کہ آخرت کی طرف دیکھے کہ جو میری جاودانی دنیا ہے۔ پروردگارا! میں تیرا ایک آزاد شدہ بندہ ہوں،

مِنْ جَمِيْعِ الْمَصٰائِبِ وَاللَّوٰازِبِ، وَالْغُمُوْمِ الَّتِي سٰاوَرَتْنِي فِيْهٰا الْهُمُوْمُ، بِمَعٰارِيْضِ

مصائب و بدبختی، غم واندوہ، بے سکونی نے مجھ پر شدت سے حملہ کیا ہے، پیش آنے والی قضا نیز بلا و مصیبت کی سختیوں کے

---

[1] بحار الأنوار: ۹۵/۲۶۶

الْقَضاءِ، وَمَصْرُوْفِ جُهْدِ الْبَلاءِ، لاٰ أَذْكُرُ مِنْكَ اِلاَّ الْجَمِيْلَ، وَلاٰ أَرىٰ مِنْكَ غَيْرَ

دوران بھی تجھ سے صرف نیک برتاؤ ہی دیکھا اور تجھ سے فضل کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔تیری خیر و نیکی میرے

التَّفْضِيْلِ. خَيْرُكَ لِي شامِلٌ، وَفَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَواتِرٌ، وَنِعَمُكَ عِنْدِي مُتَّصِلَةٌ،

شامل حال رہی،اور مجھ پر تیرا متواتر فضل رہا،اور تیری نعمتیں متصل رہیں،اور جو نعمتیں نہیں دیں وہ میرے حد سے زیادہ امیدی کی وجہ سے ہے

سَوابِغُ لَمْ تُحَقِّقْ حِذاري،بَلْ صَدَّقْتَ رَجائِي،وَصاحَبْتَ أَسْفارِي،وَأَكْرَمْتَ أَحْضارِي

بلکہ تو نے میری امید کو صادق قرار دیا،اور سفر میں میرے ساتھ رہا، اور میرے زمان حضور میں بھی مجھ پر کرم کیا،اور میری

وَشَفَيْتَ أَمْراضِي،وَعافَيْتَ أَوْصابِي، وأَحْسَنْتَ مُنْقَلَبِي وَمَثْواايَ، وَلَمْ تُشْمِتْ بِي

بیماریوں کو شفا بخشی،میری درد والم کو عافیت دی،اور حرکت وسکون کے عالم کو نیک قرار دیا،اور مجھے میرے دشمنوں کی سرزنش پر نہیں چھوڑا

أَعْدائِي، وَرَمَيْتَ مَنْ رَمانِي، وَكَفَيْتَنِي شَرَّ مَنْ عاداانِي أَللّٰهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضىٰ عَلَيَّ

جس نے مجھ پر تیر اچلایا تو نے بھی اسے ہدف قرار دیا اور آخر میں جو بھی مجھ سے دشمنی رکھتا تھا تو نے میری کفایت فرمائی ۔خدایا! کتنے ہی

سَيْفَ عَداوَتِهِ، وَشَحَذَ لِقَتْلِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ، وَأَرْهَفَ لِي شَباحَدِّهِ، وَدافَ لِي قَواتِلَ

ایسے دشمن تھے جنہوں نے مجھ پر شمشیر کینہ اٹھائی اور مجھے قتل کرنے کے لئے نوک نیزہ کو تیز کیا،اور میرے لئے شمشیر کی دھار کو تیز کیا اور

سُمُوْمِهِ، وَسَدَّدَ لِي صَوائِبَ سِهامِهِ، وَأَضْمَرَ أَنْ يَسُوْمَنِي الْمَكْرُوْهَ، وَيُجَرِّعَنِّي ذُعافَ

میرے لئے مہلک ترین زہر فراہم کیا اور دقیق تیروں سے میرا نشانہ لیا،اور ان کے دل میں پوشیدہ تھا، مجھے زہریلی تلخیوں کا گھونٹ

مَرارَتِهِ، فَنَظَرْتَ يا اِلٰهِي اِلىٰ ضَعْفِي عَنِ احْتِمالِ الْفَوادِحِ،وَعَجْزِي عَنِ الْاِنْتِصارِ

پلائے ۔لیکن اے میرے خدا!تو نے مشکلات کو تحمل کرنے کے سامنے میرے عجز و بیچارگی اور

مِمَّنْ قَصَدَنِي بِمُحارَبَتِهِ، وَوَحْمَتِي فِي كَثِيْرِ مَنْ ناواني، وَأَرْصَدَلِي فِيْما لَمْ أَعْمَلْ

میرے ضعف وناتوانی کو دیکھا اور مجھ سے جنگ کرنے والوں کے مقابلہ میں میری ناتوانی کو دیکھا اور میری تنہائی ان تمام قسم کھائے ہوئے

فِكْرِي فِي الْاِنْتِصارِ مِنْ مِثْلِهِ.فَأَيَّدْتَنِي يا رَبِّ بِعَوْنِكَ، وَشَدَدْتَ أَيْدِي بِنَصْرِكَ، ثُمَّ

دشمنوں کے سامنے کہ جنہیں میں اپنے ساتھ سمجھتا تھا مگر وہ اس طرح میری کمین میں تھے کہ جن کے سامنے مقابلہ کرنے کے بارے میں

فَلَلْتَ لِي حَدَّهُ، وَصَيَّرْتَهُ بَعْدَجَمْعِ عَدِيْدِهِ وَحْدَهُ، وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ، وَرَدَدْتَهُ

سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان موارد میں کامیاب ہوں گا۔پس اے پالنے والے!تو نے اپنی مدد سے میری تائید فرمائی،اپنی نصرت سے

حَسِيراً لَمْ تَشْفِ غَلِيلَهُ، وَلَمْ تُبَرِّدْ حَرَارَاتِ غَيْظِهِ، وَقَدْ غَصَّ عَلَيَّ شَوَاهُ، وَآبَ
میرے بازوں کو توڑی بنا، اور پھر (شمشیر کی دھار کو) میرے نفع میں کند کر دیا، پس میرے دشمن کی اس تمام تر لائی کے باوجود اسے تہی کر دیا،

مُوَلِّياً قَدْ أَخْلَفْتَ سَرَايَاهُ، وَأَخْلَفْتَ آمَالَهُ. اَللّٰهُمَّ وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغٰى عَلَيَّ
اور آخر کار مجھے اس پر برتری دی، اور اس کے خلاف میرے اسلحہ کو قوت دی، یہاں تک اسے حسرت زدہ کر دیا مگر اس کا طعنی کینہ ختم نہ ہوا، اور

بِمَكَآئِدِهِ، وَنَصَبَ لِي شَرَكَ مَصَآئِدِهِ، وَضَبَأَ إِلَيَّ ضُبُوءَ السَّبُعِ لِطَرِيدَتِهِ
میرے لئے اس کے غصہ کی آگ نہ بجھی، جب کرنے ان نے اپنی بوٹیاں کاٹیں اور منہ پھیر کر پلٹا تو اس کی فوجیں وعدہ خلاف اور امیدیں

وَانْتَهَزَ فُرْصَتَهُ، وَاللَّحَاقُ لِفَرِيسَتِهِ، وَهُوَ مُظْهِرٌ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ،
بے جان ہو چکی تھیں۔ خدایا! کتنے ہی ایسے دشمن جنہوں نے مجھ پر ہلا دینی چاہی اور میرے لئے اپنے شکاری جال اس طرح سے بچھائے

وَيَبْسُطُ إِلَيَّ وَجْهاً طَلِقاً. فَلَمَّا رَأَيْتَ يَا إِلٰهِي دَغَلَ سَرِيرَتِهِ، وَقُبْحَ طَوِيَّتِهِ
جیسے کوئی درندہ اپنے شکار کے لئے کمین میں ہو، اور فرصت میں ہر اور شکار پر جھپٹنے کا موقع دیکھ رہا ہو اور

أَنْكَسْتَهُ لِأُمِّ رَأْسِهِ فِي زُبْيَتِهِ، وَأَرْكَسْتَهُ فِي مَهْوىٰ حَفِيرَتِهِ،
جب کہ ان سے منافقانہ مسکراہٹیں اور چہرے کی کشادیاں دکھاتا تھا۔ لیکن اے میرے خدا! جب تو نے اس دل کی فریب کاری اور فطرت

وَأَنْكَصْتَهُ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ، وَنَكَأْتَهُ بِمِشْقَصِهِ
کی مذمت خیزیاں دیکھیں تو اس کے دماغ پر زخم کاری لگا دیا اور سر کے بل ہی کے کھولے کنویں میں گرا دیا

وَخَنَقْتَهُ بِوِتْرِهِ، وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ، وَرَبَقْتَهُ بِنَدَامَتِهِ فَاسْتَخْذَلَ
جو انہوں نے میرے لئے کھودا تھا اور انہیں عقب نشینی کرنے پر مجبور کیا، اور اسے ہی کے پتھر مارے، اور اسی کی تلوار سے زخمی کیا

وَتَطَائَلَ بَعْدَ نِخْوَتِهِ، وَبَخَعَ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِ، ذَلِيلاً مَأْسُوراً فِي
اسی کی رسیوں سے اس کا گلا گھونٹ دیا، اور انہیں کی مکاریاں انہیں کے گلے میں ڈال دیا، اور اس تکبر کو کو نادم و پشیمان کیا،

حَبَآئِلِهِ الَّتِي كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَرَانِي فِيهَا، وَقَدْ كِدْتُ لَوْلاَ رَحْمَتُكَ
اور ان سب سے بڑھ کر اس کے غرور و تکبر کو ختم کیا، اور سرکشی کے بعد اسے مغلوب کر دیا، اور ذلت و خواری کے ساتھ اسے اس کے جال

أَنْ يُحِلَّ بِي مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ، فَالْحَمْدُ لِرَبِّ مُقْتَدِرٍ لاَ يُنَازَعُ،
میں گرفتار کر دیا کہ جس میں وہ مجھے پھنسانا چاہتا تھا۔ میں گرفتار ہو جاتا اگر تیری رحمت شامل نہ ہوتی تو مجھ پر بھی جلد وہی کچھ وارد ہوتا

وَلِـوَلِـيٍّ ذِي أَنَـاةٍ لايَـعْـجَـلُ، وَقَيُّـوْمٍ لايَـغْـفُـلُ، وَحَـلِيْـمٍ لايَـجْهَـلُ.

جوان پروردہ ہو، پس حمد اس خدا کے لئے کہ جس سے الجھا نہیں جا سکتا اور جس کا کوئی رقیب نہیں، اس سرپرست حقیقی کی جو متحمل ہے

نَـادَيْتُکَ يَـا اِلٰهِـي مُسْتَـجِيْـراً بِکَ، وَاثِقـاً بِسُـرْعَةِ اِجَـابَتِکَ، مُتَـوَكِّلاً عَـلٰى

اور جلدی نہیں کرتا، ایسا قیوم جو غافل نہیں ہوتا، ایسا حلیم جو کسی چیز سے بے خبر نہیں۔ اے میرے خدا! میں اس حال میں تجھے ندا

مَـا لَـمْ أَزَلْ أَعْـرِفُـهُ مِـنْ حُسْـنِ دِفَـاعِکَ عَـنِّي، عَـالِـماً أَنَّـهُ لَـنْ يُضْـطَهَـدَ

دے رہا ہوں کہ تیری پناہ میں ہوں اور مجھے تیری جلد قبولیت کا بھروسہ ہے، اس پر توکل کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو میرا بخوبی دفاع کرتا

مَـنْ اٰوىٰ اِلَـى ظِـلِّ كِـفَـايَتِکَ، وَلايَـفْـزَعُ الْـفَـوَارِعُ مَـنْ لَـجَـأَ اِلَـى مَـعْـقِلِ

ہے، اور میں جانتا ہوں جو بھی تیری کفایت کے زیر سایہ آئے وہ شکست نہیں کھائے گا، اور جو تیری پناہ میں آجائے حوادث اس پر ظلم نہیں کر سکتا

الْاِنْـتِـصَـارِ بِکَ، فَخَلِّصْنِي يَا رَبِّ بِقُدْرَتِکَ وَنَجِّنِي مِنْ بَأْسِهِ بِتَطَوُّلِکَ وَمَنِّکَ.

لہٰذا اے میرے خدا! تو نے اپنی قدرت سے مجھے نجات دلا دے، اور اپنی نعمت سے مجھے دشمنوں کی سختیوں سے بچا لے۔ پروردگارا! بہ ایں

أَللّٰهُمَّ وَكَـمْ مِـن سَـحَائِبَ مَكْرُوْهٍ جَلَّيْتَهَا، وَسَمَاءِ نِعْمَةٍ أَمْطَرْتَهَا، وَجَدَاوِلَ كَرَامَةٍ

کے کتنے ہی ایسے بادل تھے جنہیں تو نے صاف کر دیا، اور نعمتوں کے کتنے آسمان جنہیں تو نے برسایا، اور کس قدر کرامت کی نہریں ہیں جنہیں تو

أَجْرَيْتَهَا، وَأَعْيُنِ أَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا، وَنَاشِئِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا، وَغَوَاشِيَ كُرَبٍ فَرَّجْتَهَا،

نے چلائیں، اور حادثوں کے کتنے چشموں کو تو نے مٹا دیا، اور غم کی کتنی سیاہیاں صاف کیں، اور بلاؤں کے کتنے بادل تھے جنہیں تو نے منتشر کیا

وَغُـمَـمِ بَلَاءٍ كَشَـفْتَهَا، وَجُـنَّةِ عَافِيَةٍ أَلْبَسْتَهَا، وَأُمُوْرٍ حَادِثَةٍ قَدَّرْتَهَا، لَمْ تُعْجِزْکَ اِذْ

اور سلامتی کی کتنے لباس تھے جو تو مجھے پہنائے، اور تو نا زو چیزیں کہ جنہیں آسمند ہونے کے لئے مدنظر رکھا کہ جب تجھ سے کوئی چیز طلب کی جائے تو

طَلَبْتَهَا، فَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْکَ اِذْ أَرَدْتَهَا. أَللّٰهُمَّ وَكَـمْ مِنْ حَاسِدٍ سُوْءٍ تَوَلَّيْتَنِي بِحَسَدِهِ،

کوئی بات تجھے تھکا نہیں سکتی، لہٰذا جب میں تیرا ارادہ کروں تو کوئی مجھے تیرے حضور سے روک نہیں سکتا۔ پروردگارا! کتنے ہی ایسے حاسد

وَسَـلَـقَـنِـي بِـحَـدِّ لِسَـانِـهِ، وَوَخَـزَنِـي بِـقَـرْفِ غَيْبِهِ، وَجَعَلَ عِرْضِي غَرَضاً لِمَرَامِيْهِ،

تھے جنہوں نے اپنے حسد سے مجھ سے سربلندی چاہی، اپنی چرب زبان سے مجھے دکھ دیا، اپنی گرم نگاہوں سے مجھے جلایا، اور میری عزت کو اپنے

وَقَـلَّـدَنِـي خِلَالاً لَـمْ تَـزَلْ فِيْـهِ كَـفَيْتَنِي أَمْرَهُ. أَللّٰهُمَّ وَكَـمْ مِـنْ ظَـنٍّ حَسَـنٍ حَقَّقْتَ

تیروں کا نشانہ بنایا، مجھے ان عادتوں کا پابند بنایا جس میں وہ ہمیشہ سے تھا مگر تو نے اس امر میں میری کفایت کی۔ خدایا! تو نے میرے

وَعُدْمِ اِمْلاقٍ ضَرَّنِي جَبَرْتَ وَأَوْسَعْتَ، وَمِنْ صَرْعَةٍ أَقَمْتَ، وَمِنْ كُرْبَةٍ نَفَّسْتَ،
حسن اعتقادات کو ثابت کر دکھایا، کتنی ہی تنگدستی تھی جسے دور فرمایا اور وسعت عطا کی، کتنی افتادگی تھی جنہیں استواری بخشی
وَمِنْ مَسْكَنَةٍ حَوَّلْتَ، وَمِنْ نِعْمَةٍ خَوَّلْتَ، لاتُسْأَلُ عَمَّا تَفْعَلُ، وَلا بِمَا
اور کتنے ہی غمگین حادثوں کو مجھ سے دور کیا، اور کتنی ہی غربتیں تھیں جنہیں بدل دیا، کتنی نعمتیں تھیں جو عطا کیں تو جو کچھ کرتا ہے اس کے بارے
أَعْطَيْتَ تَبْخَلُ، وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَبَذَلْتَ، وَلَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيحَ
میں باز پرس نہیں کی جا سکتی اور تو اپنی عطا میں بخیل نہیں ہے، بیشک تجھ سے درخواست کی جائے تو تو بلا فاصلہ عطا کرتا ہے اور اگر نہ مانگا گیا تو
فَضْلُكَ فَمَا أَكْدَيْتَ، أَبَيْتَ إِلاّ إِنْعَاماً وَامْتِنَاناً وَتَطَوُّلاً، وَأَبَيْتَ إِلاّ تَفَضُّماً
خود سے پہل کی، جب بھی فضل سے درخواست کی گئی تو تو نے ناکام نہ کیا، اور نعمتیں دینے اور فضل و احسان کے علاوہ کچھ اور کرنے سے
عَلَى مَعَاصِيكَ، وَانْتِهَاكِ لِحُرُمَاتِكَ، وَتَعَدِّياً لِحُدُودِكَ، وَغَفْلَةً عَنْ
انکار کیا ہے، اور میں نے اس کے مقابلہ میں معصیت کرنے، تیرے محترم قوانین کی توہین کرنے علاوہ کچھ نہ کیا۔ تیری حدوں
وَعِيدِكَ، وَطَاعَةً لِعَدُوِّي وَعَدُوِّكَ، لَمْ تَمْنَعْ عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ
سے آگے بڑھ جانے اور تیرے عذاب کے وعدوں سے غفلت، اپنے اور تیرے مشترک دشمن کی پیروی کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ لیکن
وَتَتَابُعِ امْتِنَانِكَ، وَلَمْ يَحْجُزْنِي ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ.
تو اس کے باوجود اپنی نعمتوں کو کامل کرنے اور احسان کرنے سے دستبردار نہیں ہوا لیکن اس بات نے بھی مجھے گناہوں اور تیرے اسباب سے
أَللّٰهُمَّ فَهٰذَا مَقَامُ الْمُعْتَرِفِ لَكَ بِالتَّقْصِيرِ عَنْ أَدَاءِ حَقِّكَ، اَلشّٰاهِدِ عَلٰى
غضب سے نہ روکا۔ پروردگارا! یہ وہ مقام ہے کہ جہاں تیرا اقراری مجرم تیرے حق کی ادائیگی میں کوتاہی کا معترف ہے، وہ اپنے خلاف خود
نَفْسِهِ بِسُبُوغِ نِعَمِكَ، وَحُسْنِ كِفَايَتِكَ، فَهَبْ لِيَ اللّٰهُمَّ يَا اِلٰهِي
گواہی دے رہا ہے کہ تیری نعمتیں کامل اور تیری سرپرستی مکمل ہوئی۔ پروردگارا! اے میرے معبود مجھے وہ چیز عطا فرما کہ جس کے ذریعہ
مَا أَصِلُ بِهِ اِلٰى رَحْمَتِكَ، وَأَتَّخِذُهُ سُلَّماً أَعْرُجُ فِيهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ
میں تیری رحمت تک پہنچ جاؤں، اور اسے تیری رضا تک پہنچنے کے لئے زینہ بنا لوں اور یوں تیرے عذاب سے محفوظ رہوں، بیشک تو
وَاَمَنَ بِهِ مِنْ عِقَابِكَ، فَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ، وَأَنْتَ عَلٰى
جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور جس کام کا چاہے اسی کا حکم دیتا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَللّٰهُمَّ حَمْدِي لَكَ مُتَواصِلٌ، وَثَنائِي عَلَيْكَ دائِمٌ، مِنَ

پروردگارا میری حمد سرائی تیرے لئے ہمیشہ یونہی جاری رہیگی اور اور میری ثنا ہمیشہ تجھ پر نثار رہیگی، ایک زمانے سے دوسرے زمانے

الدَّهْرِ اِلَى الدَّهْرِ بِأَلْوانِ التَّسْبِيحِ، وَفُنُونِ التَّقْدِيسِ، خالِصاً لِذِكْرِكَ،

تک ہر طرح طرح کی پاکیزگیاں اور طرح طرح کی تقدیس کے طور پر، خالص تیرے ذکر اور تیری رضا کے حصول کے لئے خالص تیری حمد

وَمَرْضِيّاً لَكَ بِناصِعِ التَّوْحِيدِ، وَمَحْضِ التَّمْجِيدِ، وَطُولِ التَّعْدِيدِ فِي اِكْذابِ أَهْلِ

کروں گا، تجھے یگانہ سمجھوں گا اور مخلصانہ بزرگیاں بیان کروں گا، اہل شرک کو جھٹلانے کے لئے مدتوں تیرے ان صفات کو بیان کروں گا کہ

التَّنْدِيدِ. لَمْ تُعايِنْ فِي شَيْءٍ مِنْ قُدْرَتِكَ، وَلَمْ تُشارِكْ فِي اِلٰهِيَّتِكَ، وَلَمْ تُعايِنْ اِذْ

تیری قدرت میں کوئی تیری مدد نہیں کرتا، اور تیری خدائی میں کوئی تیرا شریک نہیں، جب اشیاء کو مختلف ارادوں کا پابند بنایا تو کوئی اس وقت

حَبَسْتَ الْأَشْياءَ عَلَى الْغَرائِزِ الْمُخْتَلِفاتِ، وَفَطَرْتَ الْخَلائِقَ عَلَى صُنُوفِ الْهَيْئاتِ،

تجھ کو نہ دیکھ سکا اور ہر مخلوقات کو مختلف شکلوں میں پیدا کیا، انسانی وہم تیری بارگاہ تک پہنچنے کے لئے غیب کے پردے چاک نہ کر سکے

وَلا خَرَقْتِ الْأَوْهامُ حُجُبَ الْغُيُوبِ اِلَيْكَ، فَاعْتَقَدَتْ مِنْكَ مَحْدُوداً فِي عَظَمَتِكَ

میں تیرا معتقد تو ہوں مگر تیری عظمتوں میں گھرا ہوا ہوں، اور تیری ازلیت میں کوئی کیفیت نہیں اور نہ تیری قدامت ذات میں کوئی ممکناتی

وَلا كَيْفِيَّةٌ فِي أَزَلِيَّتِكَ، وَلا مُمْكِناً فِي قِدَمِكَ، وَلا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَلا يَنالُكَ

اندازہ نہ تیری بارگاہ تک ہمتوں کی بلندیاں پہنچ سکتی ہیں، نہ تجھے ذہانتوں کی گہرائیاں پا سکتی ہیں اور نہ دیکھنے والوں کی نگاہیں تیرے جبروتی

غَوْصُ الْفِطَنِ، وَلا يَنْتَهِي اِلَيْكَ نَظَرُ النّاظِرِينَ فِي مَجْدِ جَبَرُوتِكَ، وَعَظِيمِ قُدْرَتِكَ

آستانے اور قدرت عظیم کی بارگاہ تک پہنچ سکتی ہے، کسی کی نظر بھی تیرے جبروت کی انتہا اور تیری عظیم قوت تک نہیں پہنچ سکتی،

اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ صِفَةُ قُدْرَتِكَ، وَعَلا عَنْ ذٰلِكَ كِبْرِياءُ عَظَمَتِكَ،

تیری قدرت کی صفت مخلوقات کی توصیف سے برتر ہے، اور تیری عظمت و کبریائی ان سے برتر ہے تو جسے زیادہ کہنا چاہئے وہ کم نہیں ہو

وَلا يَسْتَقِصُ ما أَرَدْتَ أَنْ يَزْدادَ، وَلا يَزْدادُ ما أَرَدْتَ أَنْ يَنْتَقِصَ، وَلا أَحَدٌ شَهِدَكَ

سکتا اور جسے تو کم کرنا چاہے تو وہ زیادہ نہیں ہو سکتا، جب تو نے مخلوقات کو خلق کیا تو اس وقت کوئی تیرا گواہ نہیں تھا،

حِينَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ، وَلا ضِدٌّ حَضَرَكَ حِينَ بَرَأْتَ النُّفُوسَ. كَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ تَبْيِينِ

اور جانداروں کی خلقت کے وقت بھی کوئی بھی تیرے برخلاف نہیں تھا، زبانیں تیری توصیف سے عاجز ہیں،

صِفَتِکَ، وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ کُنْهِ مَعْرِفَتِکَ، وَکَیْفَ تُدْرِکَ الصِّفَاتُ، أَوْ

اور عقلیں تیری حقیقی معرفت میں تھکی ہوئی ہیں،آخر تیری توصیف کیسے کی جائے؟تجھے کیسے تجھے گھیر سکتی ہیں؟

تَحْوِیْکَ الْجِهَاتُ، وَأَنْتَ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ الَّذِي لَمْ تَزَلْ أَزَلِیّاً دَآئِماً فِي الْغُیُوْبِ

جب کہ تو اہ و پاک ہے کہ ازلی ہے اور ہمیشہ سے پردۂ غیب میں ہے تو ہی یکتا ہے اور وہاں تیرے سوا کوئی نہیں ہے،اور نہ تیرے سوا

وَحْدَکَ، لَیْسَ فِیْهَا غَیْرُکَ، وَلَمْ یَکُنْ لَهَا سِوَاکَ .حَارَتْ فِي مَلَکُوْتِکَ عَمِیْقَاتُ

ہو گا،تیرے ملکوت میں بھی تفکیر کی عمیق راہیں بھی الجھ گئی ہیں،بصارت و افکار تیرے ادراک کی حقیقت سے خستہ ہیں،

مَذَاهِبِ التَّفْکِیْرِ،وَحَسَرَ عَنْ إِدْرَاکِکَ بَصَرُ الْبَصِیْرِ،وَتَوَاضَعَتِ الْمُلُوْکِ لِهَیْبَتِکَ

بادشاہ تیری ہیبت کے سامنے خم ہیں،اور تیری عزت کے سامنے عاجزی کی ذلت کے ساتھ منہ جھکے ہوئے ہیں،

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ بِذُلِّ الْإِسْتِکَانَةِ لِعِزَّتِکَ، وَانْقَادَ کُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِکَ، وَاسْتَسْلَمَ

ہر چیز تیری عظمت کے سامنے مطیع ہے، اور تمام گردنیں تیری شاہی کے لئے خم ہیں، اور تیری صفتوں

کُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِکَ،وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ بِسُلْطَانِکَ،فَضَلَّ هُنَالِکَ التَّدْبِیْرُ فِي تَصَارِیْفِ

کے رنگارنگ ہونے کی بناء پر تدبیر ذہن گمرا ہے ،جو بھی تیری صفات و مدح سرائی کے بارے میں غور کرتا ہے اس

الصِّفَاتِ لَکَ،فَمَنْ تَفَکَّرَ فِي ذٰلِکَ رَجَعَ طَرْفُهُ إِلَیْهِ حَسِیْراً، وَعَقْلُهُ مَبْهُوْتاً مَبْهُوْراً،

کی نگاہیں تھک کر اسی کی طرف آجاتی ہیں ،اور اس کی عقل حیران و پریشان اور فکر متحیر ہو جاتی ہے۔

وَفِکْرُهُ مُتَحَیِّراً.أَللّٰهُمَّ فَلَکَ الْحَمْدُ حَمْداً مُتَوَاتِراً مُتَوَالِیاً مُتَّسِقاً مُسْتَوْثِقاً یَدُوْمُ وَلَایَبِیْدُ

پروردگارا!پس تمام حمد و ثناء مسلسل متواتر،لگاتار مستحکم ہے جو ہمیشہ رہے کبھی فنا نہ ہو

غَیْرَ مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَکُوْتِ،وَلَا مَطْمُوْسٍ فِي الْعَالَمِ،وَلَا مُنْتَقَصٍ فِي الْعِرْفَانِ،فَلَکَ الْحَمْدُ

وہ حمد جو ملکوت میں محدود اور دنیا میں مٹنے والی اور عرفان میں کمی کرنے والی نہ ہو۔تیری حمد و ثناء اور ایسی

حَمْداً لَاتُحْصٰی مَکَارِمُهُ فِي اللَّیْلِ إِذَا أَدْبَرَ، وَفِي الصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ،وَفِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ،

حمد و ثناء جو رخصت ہونے والی راتوں اور چمکنے والی صبحوں میں خشکی و تری میں،

وَبِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ،وَالْعَشِيِّ وَالْإِبْکَارِ،وَالظَّهِیْرَةِ وَالْأَسْحَارِ.أَللّٰهُمَّ بِتَوْفِیْقِکَ أَحْضَرْتَنِي

صبح، دوپہر، شام، روز و شب ہوتی رہے ۔ پروردگارا!تو نے اپنی توفیق سے مجھے نجات بخشی

النَّجاةَ، وَجَعَلْتَنِي مِنْكَ فِي وَلايَةِ الْمِصْمَةِ،لَمْ تُكَلِّفْنِي فَوْقَ طاقَتِي.اِذْ لَمْ تَرْضَ

اور اپنے احسان سے اپنی حفاظت و نگہبانی اور حمایت میں لیا ،میری طاقت سے زیادہ کا حکم نہیں دیا کیونکہ تو مجھ سے

مِنِّي اِلّا بِطاعَتِي، فَلَيْسَ شُكْرِي وَاِنْ دَأَبْتُ مِنْهُ فِي الْمَقالِ، وَبالَغْتُ مِنْهُ فِي الْفِعالِ

صرف اپنی اطاعت وفرمانبرداری ہی سے راضی ہوتا ہے ۔پس اگر میں زبانی تیرا شکر ادا کروں یا عملی طور پر کوشش کروں (اور اپنی توانائی

بِبالِغِ أَداآءِ حَقِّكَ، وَلا مُكافِءِ فَضْلِكَ،لِأَنَّكَأَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ، لَمْ تَغِبْ

کی انتہاء بروئے کار لاؤں)تو وہ تیرے عظیم حق کو ادا نہیں کرسکتا کہ جو تیرے فضل کے برابر ہو کیونکہ تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا

عَنْكَ غائِبَةٌ، وَلا تُخْفى عَلَيْكَ خافِيَةٌ، وَلاتَضِلُّ لَكَ فِي ظُلَمِ الْخَفِيّاتِ ضالَّةٌ،

کوئی معبود نہیں ،کوئی غائب بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے،اور کوئی مخفی چیز بھی تجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے،اور پوشیدگیوں کی تاریکیوں

اِنَّمـاأَمْرُكَ اِذا أَرَدْتَ شَيْئاً أَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ .أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ ما

میں کوئی گمشدہ چیز تیری نظروں سے گمشدہ نہیں ہے، بیشک تو جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرے اور اسے کہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

حَمِدَتْ بِهِ نَفْسَكَ،وَحَمِدَكَ بِهِ الْحامِدُوْنَ،وَمَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ، وَكَبَّرَكَ بِهِ

پروردگارا! تیری حمد اسی طرح کہ جس طرح تو نے خود اپنی حمد کی اور جس طرح تمام حمد کرنے والوں نے تیری حمد کی ہے،اور تمام ثناء

الْمُكَبِّرُوْنَ، وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّي وَحْدِي فِي كُلِّ طَرْفَةِ

خوانوں نے تیری ثناء بیان کی ہے ،اور تمام بزرگی بیان کرنے والوں نے وہ بزرگی بیان کی ہے اور تکبیر کہنے والوں نے تیری کبریائی

عَيْنٍ، وَأَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ جَمِيْعِ الْحامِدِيْنَ وَتَوْحِيْدِ أَصْنافِ الْمُخْلِصِيْنَ،

بیان کی ہے اور تعظیم کرنے والوں نے عظمت بیان کی ہے یہاں تک کہ مجھ تنہا سے ہر ایک پلک جھپکنے پر اس سے بھی کم وقفہ میں تمام حمد

وَتَقْدِيْسِ أَجْناسِكَ الْعارِفِيْنَ، وَثَناآءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ وَمِثْلُ ما أَنْتَ عارِفٌ بِهِ،وَ

کرنے والوں کی حمد کے برابر حمد ادا ہو اور تمام خلوص نیت رکھنے والوں کی طرح توحید اور تیرے صاحبان عرفان محبت کرنے والوں کی

مَحْمُوْدٌ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنَ الْحَيَوانِ وَالْجَمادِ.وَأَرْغَبُ اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ فِي شُكْرِ

طرح تقدیس اور تیری تمام مخلوقات کے حیوانات و جمادات کی جیسی تعریف کروں ۔پروردگارا! تو نے اپنی حمد سرائی کے لئے

ما أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِكَ، فَما أَيْسَرَ ما كَلَّفْتَنِي مِنْ ذٰلِكَ،وَأَعْظَمَ ما وَعَدْتَنِي عَلى

جو قوت دی ہے اس کے شکر کے لئے میں اظہار شوق کرتا ہوں کیونکہ اس سلسلہ میں جو تکلیف مجھے دی ہے وہ بہت کم ہے

شُكْرِكَ، إِبْتَدَأْتَنِي بِالنِّعْمَةِ فَضْلاً وَطَوْلاً، وَأَمَرْتَنِي بِالشُّكْرِ حَقّاً وَعَدْلاً، وَوَعَدْتَنِي

اور شکر ادا کرنے پر جو وعدہ فرمایا ہے وہ بہت بڑا ہے تو نے نعمت عطا فرمانے میں پہل کی جو تیرا فضل و کرم تھا اور پھر شکر کا حکم دیا جو حق و

عَلَيْهِ أَضْعافاً وَمَزِيْداً، وَأَعْطَيْتَنِي مِنْ رِزْقِكَ اعْتِباراً وَامْتِحاناً، وَسَأَلْتَنِي مِنْهُ قَرْضاً

انصاف تھا اور اس کئی گنا زیادہ انعام اور زیادتی کا وعدہ فرمایا، مجھے روزی مرحمت فرمائی، آزمائش و امتحان کیلئے معمولی اور کم سے کم

يَسِيْراً صَغِيْراً، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعافاً وَمَزِيْداً وَإِعْطَاءَ كَثِيْراً .وَعافَيْتَنِي مِنْ جُهْدِ

قرضے کا سوال کر کے زیادہ سے زیادہ عطا فرمایا، بلاؤں کی زحمت سے محفوظ رکھا اور مجھے ان کی سختیوں کے سپرد نہ فرمایا،

الْبَلاءِ، وَلَمْ تُسْلِمْنِي لِلسُّوْءِ مِنْ بَلاءٍ، وَمَنَحْتَنِي الْعافِيَةَ، وَأَوْلَيْتَنِي بِالْبَسْطَةِ وَالرَّخاءِ،

عافیت عطا فرمائی، وسعت رزق عطا کی، فضل کو کئی گنا زیادہ فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھ سے مقام بلند کا وعدہ فرمایا

وَضاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ مَعَ مَا وَعَدْتَنِيْ بِهِ مِنَ الْمَحَلَّةِ الشَّرِيْفَةِ، وَبَشَّرْتَنِي بِهِ مِنَ الدَّرَجَةِ

اور اسی کے ساتھ بلند و محفوظ درجے کی بشارت دی، مجھے نبوت کے لحاظ سے سب سے بڑے نبی اور سب

الرَّفِيْعَةِ الْمَنِيْعَةِ، وَاصْطَفَيْتَنِي بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً، وَأَفْضَلِهِمْ شَفاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى

سے بہتر شفیع حضرت محمد (آپ پر اور آپ کی آل پر درود ہو) کی شفاعت کے لئے منتخب کیا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ ما لا يَسَعُهُ إِلاّ مَغْفِرَتُكَ، وَلا يَسْحَقُهُ إِلاّ عَفْوُكَ،

پروردگارا میرے وہ گناہ معاف فرما دے کہ جن کے لئے تیری بخشش کے سوا کہیں جگہ نہیں، جنہیں تیری معافی کے سوا کوئی مٹا نہیں سکتا،

وَهَبْ لِي فِي يَوْمِي هٰذا وَساعَتِي هٰذِهِ يَقِيْناً يُهَوِّنُ عَلَيَّ مُصِيْباتِ الدُّنْيا وَأَحْزانَها،

اور مجھے آج ہی اسی گھڑی یہ یقین عطا فرما جس کے بعد دنیا کی مصیبتیں اور دکھ آسان ہو جائیں

وَيُشَوِّقُنِي إِلَيْكَ، وَيُرَغِّبُنِي فِيْما عِنْدَكَ، وَاكْتُبْ لِيَ الْمَغْفِرَةَ، وَبَلِّغْنِي الْكَرامَةَ،

تجھ سے عشق اور تیری طرف رغبت پیدا ہو جائے، میری قسمت میں مغفرت لکھ دے اور مجھے کرامت عطا فرما،

وَارْزُقْنِي شُكْرَ ما أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْواحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيءُ الْبَدِيْعُ

اور مجھے جن نعمتوں سے نوازا ہے ان کے شکر کی توفیق عنایت فرما، بیشک تو وہ اللہ ہے جو یگانہ و بلند خالق اور سمیع و علیم ہے۔

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِي لَيْسَ لِأَمْرِكَ مَدْفَعٌ، وَلا عَنْ قَضائِكَ مُمْتَنِعٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ

تیرے حکم کا ٹالنے والا اور تیرے فیصلے کا روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تو ہی وہ اللہ ہے جو میرا پروردگار ہے

رَبِّي وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ فَاطِرُ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِ،عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰادَةِ،اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

جو ہر چیز کا پالنے والا اور زمین و آسمان کا خلق بے مثال ،غائب و حاضر کا عالم اور بلند و صاحب بزرگی ہے۔

الْمُتَعٰالُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ فِي الرُّشْدِ، وَالْهَامَ الشُّكْرِ

پروردگارا!ہر بات میں ثابت قدمی اور راہ راست میں استقلال دے ،تیری نعمتوں میں الہام شکر کی دعا کرتا ہوں

عَلٰى نِعْمَتِكَ،وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جَآئِرٍ، وَبَغْيِ كُلِّ بَاغٍ، وَحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ.

اور ہر ظالم کے ظلم ،ہر باغی کی بغاوت اور ہر حاسد کے حسد سے پناہ مانگتا ہوں۔

أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَإِيَّاكَ أَرْجُو لِلاَيَةَ الْأَحِبَّآءِ، مَعَ مَا لَا أَسْتَطِيْعُ

پروردگارا!تیرے سہارے دشمنوں پر غلبہ پانا چاہتا ہوں اور مجھے صرف تجھ سے ہی ولایت و دوستی اور دوستوں کی امید ہے جب کہ میں

إِحْصَآئَهُ مِنْ فَوَآئِدِ فَضْلِكَ، وَأَصْنَافِ رِفْدِكَ، وَأَنْوَاعِ رِزْقِكَ، فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ

اب بھی تیرے فضل کے موارد اور بے پیرائی کی اصناف اور تیرے رزق کی انواع واقسام کو شمار نہیں کرسکتا کیونکہ بیشک تو ہی وہ خدا ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْفَاشِي فِي الْخَلْقِ حَمْدُكَ، اَلْبَاسِطُ بِالْجُوْدِ يَدُكَ، لَاتُضَادُّ فِي

جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی ستائش مخلوقات کے درمیان وسیع و آشکار ہے اور تیرا دست جود وسخا ہمیشہ کھلا ہوا ہے،اور تیرے حکم

حُكْمِكَ، وَلَاتُنَازَعُ فِي سُلْطَانِكَ وَمُلْكِكَ، وَلَاتُرَاجَعُ فِي أَمْرِكَ، تَمْلِكُ مِنَ

اور فرمان میں کوئی ضد نہیں کرسکتا ہے،اور تیری سلطنت و بادشاہی میں کوئی تنازع نہیں کرسکتا اور تیرے حکم کو لوٹایا نہیں جاسکتا اور لوگوں

الْأَنَامِ مَا شِئْتَ، وَلَايَمْلِكُوْنَ إِلَّا مَا تُرِيْدُ. أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ

میں جو چاہے وہ تیری ہی مملکت ہے لیکن وہ جو چاہیں وہ تیرے ارادہ کے سوا حاصل نہیں ہوسکتی ہے پروردگارا!تو ہی نعمتیں دینے والا،

الْمُقَدَّسُ فِي نُوْرِ الْقُدْسِ، تَرَدَّيْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْمَجْدِ، وَتَعَظَّمْتَ بِالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ،

فضل کرنے والا، غالب اور نور پاک میں پاکیزہ ومقدس ہے اور جس کے تن پر خلعت عزت و بزرگواری ہے اور اپنی قدرت و کبریائی

وَغَشَّيْتَ النُّوْرَ بِالْبَهَآءِ، وَجَلَّلْتَ الْبَهَآءَ بِالْمَهَابَةِ. أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ الْعَظِيْمُ، وَالْمَنُّ

سے بزرگی کا اظہار کرتا ہے،اور تو نے ہی نور کو زیبائی و روشنی عطا کی،اور روشنی کو اپنی ہیبت سے جلالت بخشی ۔پروردگارا!حمد عظیم تیرے

الْقَدِيْمُ، وَالسُّلْطَانُ الشَّامِخُ، وَالْحَوْلُ الْوَاسِعُ،وَالْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ، وَالْحَمْدُ الْمُتَتَابِعُ

لئے ہی ہے،منت دیرینہ تجھ سے مخصوص ہے،سلطنت رفیع تیرے لئے ہے،جنبش وتوان فراوان،قدرت شایان،مسلسل حمد کہ جس کی

الَّذِي لاَيَنْفَدُ بِالشُّكْرِ سَرْمَداً وَلاَيَنْقَضِي أَبَداً، اِذْجَعَلْتَنِي مِنْ أَفَاضِلِ بَنِي آدَمَ،
کوئی انتہا نہیں ہے اور کوئی کبھی ختم نہیں ہوگی، یہ بھی تیرے لئے ہے کیونکہ تو نے مجھے بنی آدم میں سب سے با فضیلت قرار دیا اور
وَجَعَلْتَنِي سَمِيْعاً بَصِيْراً صَحِيْحاً سَوِيّاً مُعَافاً لَمْ تَشْغَلْنِي بِنُقْصَانٍ فِي بَدَنِي، وَلاَ بِآفَةٍ
مجھے سمیع وبصیر، سالم ودرست اور تندرست قرار دیا اور میرے جسم میں کوئی کمی نہیں ہے کہ جو مجھے خود میں مشغول کردے اور میرے اعضاء
فِي جَوَارِحِي، وَلاَ عَاهَةٍ فِي نَفْسِي وَلاَ فِي عَقْلِي. وَلَمْ يَسْنَعْكَ كَرَامَتُكَ اِيَّايَ،
اور جوارح بھی آفت وبیماری میں مبتلا نہیں ہیں اور میرے نفس وعقل میں بھی کوئی خرابی نہیں ہے۔ مجھ پر تیری کرامت وبزرگواری، اور وہ
وَحُسْنُ صُنْعِكَ عِنْدِي، وَفَضْلُ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ اِذْ وَسَّعْتَ عَلَيَّ فِي الدُّنْيَا، وَفَضَّلْتَنِي
نیک کام کہ جو میرے لئے انجام دیتا ہے اور تیری نعمتوں کی فراوانی کہ جو دنیا میں تو نے وسعت سے مجھے عطا کیں، اور مجھے کثیر اہل دنیا
عَلَى كَثِيْرٍ مِنْ أَهْلِهَا تَفْضِيْلاً، وَجَعَلْتَنِي سَمِيْعاً أَعْي مَا كَلَّفْتَنِي بَصِيْراً، أَرَىٰ قُدْرَتَكَ
پر برتری عطا کی اور مجھے سمیع قرار دیا تا کہ میں تیری طرف سے قرار دی گئی اپنی ذمہ داریوں کو سنوں، مجھے بصیر قرار دیا تا کہ تیری اس
فِيْمَا ظَهَرَ لِي، وَاسْتَرْعَيْتَنِي وَاسْتَوْدَعْتَنِي قَلْباً يَشْهَدُ بِعَظَمَتِكَ، وَلِسَاناً نَاطِقاً
قدرت کا دیکھوں جو میرے آشکار فرمائی ہے اور مجھ پر احسان کیا اور وہ دل دیا جو تیری عظمت کا مشاہدہ کرتا ہے، وہ زبان جو اقرار
بِتَوْحِيْدِكَ، فَاِنِّي لِفَضْلِكَ عَلَيَّ حَامِدٌ، وَلِتَوْفِيْقِكَ اِيَّايَ بِحَمْدِكَ شَاكِرٌ،
توحید کرتی ہے، میں اپنے اوپر تیرے کرم کا حمد سرا ہوں اور اپنے لئے توفیق شکر کی عطا پر بقدر طاقت شکر گذار ہوں اور تیرے حق کا شاہد
وَبِحَقِّكَ شَاهِدٌ، وَاِلَيْكَ فِي مُلِمّي وَمُهِمّي ضَارِعٌ، لِأَنَّكَ حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَحَيٌّ
ہوں اور اپنی مصیبتوں اور اہم امور میں تیرے حضور فریاد کرتا ہوں، ہر زندہ سے پہلے مالک حیات اور فانی کے بعد صاحب حیات ہے
بَعْدَ كُلِّ مَيِّتٍ، وَحَيٌّ تَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لاَتَقْطَعْ
ایسا حی کہ جو زمین اور اہل زمین کا وارث ہے اور تو بہترین وارث ہے۔ پروردگارا! مجھ سے اپنی خیر کسی وقت بھی نہ روکنا،
عَنِّي خَيْرَكَ فِي كُلِّ وَقْتٍ، وَلَمْ تُنْزِلْ بِي عُقُوْبَاتِ النِّقَمِ، وَلَمْ تُغَيِّرْ مَا بِي مِنَ النِّعَمِ،
اور مجھ پر گناہوں کی سزائیں نازل نہ کرنا، اور میرے پاس جو نعمتیں ہیں ان میں تبدیلی نہ فرما،
وَلاَ أَخْلَيْتَنِي مِنْ وَثِيْقِ الْعِصَمِ، فَلَوْ لَمْ أَذْكُرْ مِنْ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ وَانْعَامِكَ عَلَيَّ اِلاَّ
اور نہ مجھے اپنی مضبوط عصمتوں سے خالی قرار دے، اور اگر میں اپنے اوپر تیرے احسانات یاد نہ کروں اور ان نعمتوں کو یاد نہ کروں جب

عَفْوَکَ عَنّي، وَالْإِسْتِجابَةَ لِدُعآئِي، حِيْنَ رَفَعْتُ رَأْسِي بِتَحْمِيْدِکَ وَتَمْجِيْدِکَ، لا
بھی تیری وہ معافی تو یاد رہے گی جو میرے لئے قرار دی میری دعا کو اس وقت قبول کرلیا جب بھی میں نے اپنا سر تیری حمد وستائش کے
فِي تَقْدِيْرِکَ جَزِيْلَ حَظِّي حِيْنَ وَفَّرْتَهُ انْتِقَصَ مُلْکُکَ، وَلا فِي قِسْمَةِ الْأَرْزَاقِ حِيْنَ
لئے بلند کیا۔ اور اس بڑے بڑے حصے کی مقدار کی عطا و زیادتی سے بھی تیرا ملک کم نہیں ہوگا اور نہ ہی روزی کی تقسیم میں کہ اگر تو نے
قَتَّرْتَ عَلَيَّ تَوَفَّرَ مُلْکُکَ. أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا أَحاطَ بِهِ عِلْمُکَ، وَعَدَدَ مَا
میرے لئے کمی کی تو بھی تیری بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ پروردگارا تیرے علم کی وسعتوں کے برابر تیری حمد
أَدْرَکَتْهُ قُدْرَتُکَ، وَعَدَدَ مَا وَسِعَتْهُ رَحْمَتُکَ، وَأَضْعافَ ذٰلِکَ کُلِّهِ، حَمْداً واصِلاً
اور تیری رحمتوں کی وسعتوں کے برابر تیری حمد بلکہ ان موجودات سے کہیں زیادہ مسلسل و متواتر حمد جو
مُتَواتِراً مُتَوازِياً لآلائِکَ وَأَسْمائِکَ. أَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ إِحْسانَکَ إِلَيَّ فِيْما بَقِيَ مِنْ عُمْرِي
تیری نعمتوں کے ہم وزن ہو۔ پروردگارا! میرے باقی ایام زندگی میں میرے اوپر اپنے احسانات تمام کردے جیسے
کَما أَحْسَنْتَ إِلَيَّ (مِنْهُ) فِيْما مَضٰى، فَإِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِتَوْحِيْدِکَ وَتَهْلِيْلِکَ وَ
میری گذشتہ زندگی پر احسان فرمایا کیونکہ میں تیری توحید و تہلیل اور تکبیر و تعظیم کے ذریعہ تجھ سے توسل کرتا ہوں اور
تَمْجِيْدِکَ وَتَکْبِيْرِکَ وَتَعْظِيْمِکَ، (وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ ذٰلِکَ
تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس کو تو نے اپنی عظمت و برتری سے پیدا کیا ہے اور اب وہ مخلوق تجھ سے
فَلا يَخْرُجُ مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ) وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الرُّوْحِ الْمَکْنُوْنِ الْحَيِّ الْحَيِّ الْحَيِّ
نکل کر کہیں اور نہیں جا سکتی۔ میں تجھ سے تیرے مخفی و پوشیدہ نام روح حی حی حی اور اسی کے ذریعہ اسی کے واسطہ
وَبِهِ وَبِهِ وَبِهِ، وَبِکَ وَبِکَ وَبِکَ، أَلّا تَحْرِمَنِي رِفْدَکَ، وَفَوائِدَ کَرامَتِکَ، وَلا تُوَلِّنِي
اور اسی کے سہارے سوال کرتا ہوں کہ اپنی عطا و بخشش اور کرامت کے فائدوں سے محروم نہ فرما اور اپنے سوا کسی اور کے
غَيْرَکَ، وَلا تُسْلِمْنِي إِلى عَدُوِّي، وَلا تَکِلْنِي إِلى نَفْسِي، وَأَحْسِنْ إِلَيَّ أَتَمَّ الْإِحْسانِ
سپرد نہ کر اور مجھے میرے دشمن کے حوالہ نہ فرما اور مجھے میرے نفس کی سرپرستی میں نہ دے اور دنیا و آخرت میں اپنے
عاجِلاً وَآجِلاً، وَحَسِّنْ فِي الْعاجِلَةِ عَمَلِي، وَبَلِّغْنِي فِيْها أَمَلِي وَفِي الْآجِلَةِ، وَالْخَيْرَ
کامل ترین احسان سے مجھ پر احسان کر دے اور دنیا میں میرے عمل حسین بنا دے اور یہاں میری امیدوں کو پورا کر دے

فِي مُنْقَلَبِي. فَإِنَّهُ لاتُفْقِرُكَ كَثْرَةُ مَا يَنْفَدِقُ بِهِ فَضْلُكَ، وَسَيْبُ الْعَطَايَا مِنْ مَنِّكَ،
اور آخرت میں میری اچھی بازگشت کو خوشنما بنا دے کیونکہ تجھے تیرے فضل کی زیادتی عطا اور احسانوں کے عطیوں
وَلاَيُنْقِصُ جُودُكَ تَقْصِيرِي فِي شُكْرِ نِعْمَتِكَ، وَلاتُجِمُّ خَزَائِنَ نِعْمَتِكَ النِّعَمُ،
کے تجھے محتاج نہیں بناتے اور نہ تیری نعمتوں کے خزانوں کو دھکمی پہنچاتی ہے اور نہ تیری بڑی بڑی بخششیں
وَلاَيُنْقِصُ عَظِيمَ مَوَاهِبِكَ مِنْ سِعَتِكَ الْإِعْطَاءُ، وَلاتُؤْثِرُ فِي جُودِكَ الْعَظِيمِ الْفَاضِلِ
تیرے عظیم عطیوں میں کمی پیدا کرتی ہیں اور نہ تیرے عظیم کرم میں بڑھ چڑھ کر جاری ہونے والی
الْجَلِيلِ مِنْحُكَ، وَلاتَخَافُ ضَيْمَ إِمْلاقٍ فَتُكْدِيَ، وَلاَيَلْحَقُكَ خَوْفُ عُدْمٍ فَيَنْقُصَ
بخششیں کوئی اثر کرتی ہیں، نہ تجھے مفلسی کی ذلت کا خوف ہے کہ تو ہاتھ روک لے اور نہ تجھے تنگدستی کا خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ
فَيْضُ مُلْكِكَ وَفَضْلِكَ. أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْباً خَاشِعاً، وَيَقِيناً صَادِقاً، وَبِالْحَقِّ صَادِعاً،
تیری سلطنت کا فیض کم ہو۔ پروردگارا! ہمیں پرخلوص دل، سچا یقین اور وہ سچی حق کی سچائی رکھنے والا عطا فرما اور اپنے عذاب
وَلاتُؤَمِّنِي مَكْرَكَ، وَلاتُنْسِنِي ذِكْرَكَ، وَلاتَهْتِكْ عَنِّي سِتْرَكَ، وَلاتُوَلِّنِي غَيْرَكَ،
سے بے خوف نہ کر اور مجھے اپنی یاد نہ بھولنے دے اور میرے اوپر سے اپنی پردہ پوشی اٹھا اور مجھ پر اپنے علاوہ کسی کو حاکم نہ بنا،
وَلاتُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ بَلْ تَغَمَّدْنِي بِفَوَائِدِ، وَلاتَمْنَعْنِي جَمِيلَ عَوَائِدِكَ، وَكُنْ لِي
اور نہ ہی مجھے اپنی رحمت سے مایوس فرما، بلکہ اپنے فائدوں سے مجھے ڈھانپ لے اور مجھے اپنے حسین انعامات سے محروم
فِي كُلِّ وَحْشَةٍ أَنِيساً، وَفِي كُلِّ جَزَعٍ حِصْناً، وَمِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ غِيَاثاً. وَنَجِّنِي مِنْ كُلِّ بَلاءٍ
نہ کر، ہر الجھن میں میرا انیس اور ہر گھبراہٹ میں میرا قلعہ اور ہر ہلاکت میں فریادرس ہو جا اور ہر بلا اور خطا سے نجات دے
وَاعْصِمْنِي مِنْ كُلِّ زَلَلٍ وَخَطَآءٍ، وَتَمِّمْ لِي فَوَائِدَكَ، وَقِنِي وَعِيدَكَ، وَاصْرِفْ عَنِّي
اور ہر لغزش اشتباہ سے بچا اور میرے لئے اپنا سود کامل فرما، اپنے عذاب سے بچا، اپنے تکلیف دہ عذاب اور رسوا کن تباہی کو
أَلِيمَ عِقَابِكَ وَتَدْمِيرَ تَنْكِيلِكَ، وَشَرِّفْنِي بِحِفْظِ كِتَابِكَ، وَأَصْلِحْ لِي دِينِي وَدُنْيَايَ
مجھ سے موڑ دے، اپنی کتاب قرآن پاک کو محفوظ کرنے کا شرف دے، میرے حالات کی اصلاح فرما، میرے دین و دنیا
وَاخِرَتِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَوَسِّعْ رِزْقِي، وَأَدِرَّهُ عَلَيَّ، وَأَقْبِلْ عَلَيَّ، وَلاتُعْرِضْ عَنِّي. أَللّٰهُمَّ
اور آخرت کو بہتر بنا، میری آل اولاد کی اصلاح فرما، میری روزی میں وسعت عطا فرما اور میری روزی کو آسان فرما، میری طرف توجہ فرما

اِرْفَعْنِي وَلاَتَضَعْنِي، وَارْحَمْنِي وَلاَتُعَذِّبْنِي، وَانْصُرْنِي وَلاَتَخْذُلْنِي، وَ آثِرْنِي وَلاَتُؤْثِرْ

اور بے توجہی نہ کر۔ خداوندا! مجھے سربلند فرما، حقیر نہ کر، مجھ پر رحم فرما اور مجھے عذاب نہ دے، میری نصرت فرما اور مجھے رسوا نہ کر، مجھے دوسروں پر

عَلَيَّ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي يُسْراً وَفَرَجاً، وَعَجِّلْ اِجابَتِي، وَاسْتَنْقِذْنِي مِمّا قَدْنَزَلَ

ترجیح دے اور دوسروں کو مجھ پر ترجیح نہ دے۔ اور میرے امور میں راحت و سکون عطا فرما اور میری قبولیت دعا میں جلدی کر، اور مجھے

بِي، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَذٰلِکَ عَلَيْکَ يَسِيْرٌ، وَ أَنْتَ الْجَوادُ الْکَرِيْمُ۔[1]

درپیش مشکلات سے مجھے نجات دلا۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہ بات تیرے لیئے بہت آسان ہے اور تو جواد و سخی اور کریم ہے۔

حرز یمانی کا واقعہ

محدث نوریؒ کتاب ''دارالسلام'' میں فرماتے ہیں:

ہم نے معروف دعا حرز یمانی کی پشت پر علامہ مجلسی اوّلؒ کی تحریر میں اس طرح دیکھا:

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں جو کائنات کا پالنے والا ہے اور درود و سلام ہو افضل رسل حضرت محمدؐ اور آپ کی آل اطہار علیہم السلام پر۔

امابعد! شریف و ادیب سید امیر محمد ہاشم کہ جو بزرگ سادات سے ہیں، انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ انہیں حرز یمانی پڑھنے کی اجازت دے دوں۔ یہ حرز جو کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بعد بہترین خلائق امیر المومنین امام المتقین حضرت علی علیہ السلام (جب تک بہشت نیک افراد کی جگہ ہے خدا ان پر درود و سلام بھیجے) سے منسوب ہے ہم نے انہیں اس کی اجازت دی کہ مجھ سے میری سند کے ساتھ نقل کریں اور میں نے بزرگ سید امیر اسحاق استرآبادی (جو کہ جوانان جنت کے سردار کے جوار کربلائے معلّٰی میں مدفون ہیں) سے اور انہوں نے ہمارے آقا و مولا اور جن و انس کے سردار خلیفۃ اللہ صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے۔

۱۔ بحار الأنوار: ۹۵/۲۵۹، مہج الدعوات: ۱۶۱

یہ سید فرماتے ہیں: میں مکہ کے راستہ میں بھٹک گیا اور قافلہ سے پیچھے رہ گیا یہاں تک کہ میں زندگی سے ناامید ہوگیا اور میں اس شخص کی مانند ہوگیا کہ جو مرنے کے قریب ہو، میں نے شہادتین پڑھنا شروع کردیا۔

اچانک ہمارے سرہانے تمام خلائق کے سید ومولا حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اے اسحاق! اٹھو۔

میں اٹھا، مجھ پر پیاس کا غلبہ تھا، مجھے پانی دیا، اپنی سواری پر سوار کیا اور راستہ چلتے ہوئے میں ''حرز یمانی'' پڑھتا جارہا تھا اور آنحضرتؑ میری غلطیوں کی اصلاح فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ حرز تمام ہوگیا، اچانک متوجہ ہوا کہ میں سرزمین ''ابطح'' یعنی مکہ میں ہوں۔ میں سواری سے نیچے اترا لیکن آنحضرت غائب ہوگئے۔

میرا قافلہ نو دن کے بعد مکہ میں وارد ہوا اور انہوں نے مجھے مکہ میں دیکھ کر تعجب کیا اور اہل مکہ کے درمیان مشہور ہوگیا کہ میں طی الأرض کے ذریعہ آیا ہوں یہی وجہ تھی کہ مراسم حج کے بعد ایک مدت تک میں نے چھپ کر زندگی بسر کی۔

علامہ مجلسی اوّلؒ مزید فرماتے ہیں: وہ (امیر اسحاق استرآبادی) چالیس مرتبہ پیدل حج بیت اللہ کے لئے گئے اور جب وہ کربلا سے دونوں جہاں کے مولا حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے عازم تھے تو میں اصفہان میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ذمہ ان کی اہلیہ کا سات تومان مہر تھا اور انہوں نے اتنی ہی رقم مشہد مقدس میں ساکن ایک شخص سے لینی تھی۔

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کی موت نزدیک آگئی ہے چنانچہ سید کہتے ہیں: میں پچاس سال سے کربلا میں ساکن ہوں اور اسی جگہ مرنا چاہتا ہوں اس وقت مجھے خوف لاحق ہے کہ مجھے کربلا کے علاوہ کسی اور شہر میں موت آجائے اور میں کسی دوسرے شہر میں مروں۔

احباب میں سے ایک شخص کو اس کی خبر ہوئی اس نے سات تومان سید کو دیئے اور آپ کے ساتھ

ایک دینی برادر کو کربلا بھیجا۔اس شخص کا بیان ہے جیسے ہی سید امیر اسحاق کربلا پہنچے انہوں نے اپنا قرض ادا کر دیا اور اس کے بعد بیمار ہو گئے اور نویں دن اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کو انہیں کے گھر میں دفن کیا گیا۔جب وہ اصفہان میں ساکن تھے تو ہم نے ان سے کافی کرامات کا مشاہدہ کیا۔

ہمارے پاس اس دعا کی روایت کے لئے بہت سے اجازت نامہ ہیں لیکن ہم نے صرف اسی سند پر اکتفا کیا ہے میری ان سے (امیر محمد ہاشم) سے درخواست ہے کہ جہاں اجابت دعا کا زیادہ احتمال ہو وہاں ہمیں دعاء خیر میں فراموش نہ کریں اور یہ استدعا ہے کہ اسے صرف خدا کی رضا کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نہ پڑھیں اور اگر اس کا دشمن مومن ہے تو کبھی بھی یہ دعا اس کی ہلاکت کی نیت سے نہ پڑھیں اگر چہ وہ فاسق وظالم ہی کیوں نہ ہو۔نیز اس دعا کو بے حیثیت دنیا کے حصول کے لئے نہ پڑھیں بلکہ بہتر ہے اسے صرف خدا سے تقرب اور شیاطین اور جن وانس کے ضرر کو خود سے اور تمام مومنین سے دفع کرنے کے لئے پڑھیں۔اگر یہ نیت کر سکیں تو اس دعا کو پڑھیں اور اگر یہ نیت نہ کر سکتے ہوں تو تقرب خدا کے علاوہ کوئی نیت نہ کریں۔

یہ مطالب خدائے بے نیاز کی رحمت کے محتاج ترین شخص یعنی محمد تقی بن مجلسی اصفہانیؒ نے لکھے اور خدا کی حمد وثنا کرتا ہوں اور سردار انبیاء اور آپ کے برگزیدہ جانشینوں علیہم السلام پر درود وسلام ہو۔

علامہ کے فرزند نے اس حکایت کے پہلے حصہ کو (جو امیر اسحاق کی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ملاقات سے متعلق ہے) بحار الانوار کی تیرہویں جلد میں ذکر کیا ہے لیکن اس حکایت کے ساتھ کافی اختلافات ہے۔[1]

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: مشہور دعاؤں میں سے ایک دعا ''حرز یمانی'' ہے جو نہایت ہی معروف دعا ہے جسے دعائے سیفی بھی کہتے ہیں۔اس دعا کے لئے متعدد سند اور مختلف روایتیں ہیں لیکن ہم ان میں سے یہاں سب سے اہم کو نقل کریں گے۔انشاء اللہ: ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن علی فخی المعروف

۱۔دار السلام: ۲/۲

بدا بن خیاط کہتے ہیں: ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے مجھ سے کہا:

ابوالقاسم عبدالواحد (عبداللہ) بن یونس موصلی نے حلب میں مجھ سے نقل کیا کہ علی بن محمد بن احمد معروف بہ مستند نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ: ابوالحسن کاتب نے مجھ سے نقل کیا کہ عبدالرحمان بن علی بن زیاد نے کہا: عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر نے کہا: ایک دن ہم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ اچانک امام حسن علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا: اے امیرالمؤمنین! ایک شخص آیا ہے جو داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہے اور اس سے مشک کی بو آ رہی ہے۔

فرمایا: اس سے کہو کہ آجائے۔

اس وقت تندرست، خوبصورت جسم، بڑی آنکھیں، فصیح زبان اور بادشاہوں کے لباس میں ایک شخص داخل ہوا اور کہا:

السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة اللّٰه وبرکاته

میں یمن کے دورترین شہر کے اشراف اور بزرگ اعرب میں سے ہوں جو کہ آپ سے منسوب ہیں یعنی شیعہ ہیں۔ میں عظیم ملک اور کافی نعمتیں چھوڑ کر آیا ہوں میری زندگی بہت خوشحال اور آسودہ تھی اور میرے اموال میں ترقی و اضافہ ہو رہا تھا اور زندگی کے انجام کو بہتر دیکھتا تھا کہ اچانک ایک ایسا بہت سخت دشمن پیدا ہوا جس کے بہت سے سپاہی تھے اور وہ بہت طاقتور تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا اور کامیاب ہوگیا۔ اب اس سے فرار کا چارہ تلاش کرتے تھک چکا ہوں۔

میں ایک رات سو رہا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آواز دی: اے شخص! اٹھ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بعد بہترین خلائق امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے پاس جا اور ان سے درخواست کر تا کہ وہ تمہیں وہ دعا تعلیم دیں جو انہیں حبیب خدا حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب علیہم السلام نے تعلیم دی۔ کیونکہ اس دعا میں خدا کے (خاص) اسم ہیں اور اس دعا کو اپنے دشمن کے سامنے اس وقت پڑھ جب وہ جنگ کے لئے آمادہ سامنے کھڑا ہو۔

اے امیر المومنینؑ ! میں نیند سے بیدار ہوا اور کسی کام کو ہاتھ نہ لگایا اور چار سو غلاموں کے ساتھ آپ کی طرف چل پڑا میں خدا، پیغمبرؐ اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ ان سب کو آزاد کر دیا اور میں نے یہ کام صرف خدا کے لئے انجام دیا۔ اور اب دور اور پر پیچ و خم راستے طے کر کے آپ کے پاس آیا ہوں طولانی مسافت طے کرنے کی وجہ سے میرا بدن کمزور ہو گیا ہے۔

اے امیر المومنین! ہم پر احسان کیجئے، آپ کو حق پدری اور آپ کو آپ کے عیال کی قسم دیتے ہیں کہ مجھ پر فضل و کرم فرمایئے اور ہم نے خواب میں جس دعا کے متعلق سنا ہے میں اسی کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں مجھے تعلیم فرمایئے۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں انشاءاللہ تعلیم دوں گا۔

پھر آپ نے قلم و کاغذ طلب کیا اور اس شخص کے لئے یہ دعا تحریر فرمائی۔

﴿۲﴾

حرز یمانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ،

پروردگارا! تو حقیقی بادشاہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تیرا عبد ہوں، میں نے خود پر ظلم کیا ہے

وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، وَلاٰيَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاّٰ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ يَا غَفُوْرُ يَا شَكُوْرُ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي

میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے گناہوں کو معاف فرما، اے بخشنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ خدایا! میں

أَحْمَدُكَ، وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ، عَلٰى مَا خَصَصْتَنِي بِهٖ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَائِبِ، وَمَا وَصَلَ

تیری حمد کرتا ہوں اور تو ہی لائق حمد ہے، کیونکہ مجھے اپنے پسندیدہ انعامات سے مخصوص فرمایا اور مجھ پر تیرے فروان

اِلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ السَّابِغِ، وَمَا أَوْلَيْتَنِي بِهِ مِنْ إِحْسَانِكَ إِلَيَّ، وَبَوَّأْتَنِي بِهِ مِنْ مَظَنَّةِ

احسان ہیں اور جس سے تو نے مجھ پر لطف فرمایا، اور اپنی رضا عطا فرمائی، اور مجھے اپنے احسان سے نوازا، اور میرے لئے مقام عدل

الْعَدْلِ، وَأَنَلْتَنِيْ مِنْ مَنِّكَ الْوَاصِلِ إِلَيَّ، وَمِنَ الدِّفَاعِ عَنِّيْ، وَالتَّوْفِيْقِ لِي، وَالْإِجَابَةِ

قرار دیا، اور مجھ پر ہمیشہ اپنا متصل و مسلسل لطف و کرم کیا اور میرا دفاع کیا، دفاع کیا اور مجھے توفیق دی، اور میری دعا مستجاب فرمائی

لِدُعَائِي حَيْثُ أُنَاجِيْكَ دَاعِياً وَأَدْعُوْكَ مُطِيْعاً، وَأَسْأَلُكَ فَأَجِدُكَ فِي الْمَوَاطِنِ

جب دعا کرتے ہوئے تجھ سے مناجات کرتا ہوں، اور جب مظلومیت کے عالم میں تجھے پکارتا ہوں، اور سوال کرتا ہوں اور ہر جگہ

كُلِّهَا لِي جَابِراً، وَفِي الْأُمُوْرِ نَاظِراً، وَلِذُنُوْبِي غَافِراً، وَلِعَوْرَاتِي سَاتِراً، لَمْ أَعْدَمْ

تجھے اپنے لئے مہربان اور اپنے امور پر ناظر پاتا ہوں اور میرے گناہوں کو بخشنے والا اور میرے عیوب کو چھپانے والا پایا، اور اس دنیا

خَيْرَكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُنْذُ أَنْزَلْتَنِي دَارَ الْاِخْتِيَارِ لِ لِتَنْظُرَ مَا أَقْدَمُ لِدَارِ الْقَرَارِ، فَأَنَا

یعنی مکمل امتحان میں بھی تیرا حسن سلوک ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے الگ نہیں ہوا تا کہ آخرت کی طرف دیکھے کہ جو میری جاودانی دنیا

عَتِيْقُكَ مِنْ جَمِيْعِ الْآفَاتِ وَالْمَصَائِبِ، فِي اللَّوَازِبِ وَالْغَمُوْمِ الَّتِي سَاوَرَتْنِي فِيْهَا

ہے۔ پس میں تیرا ایک آزاد شدہ بندہ ہوں، آفات و مصائب، بدبختی، غم واندوہ، بے سکونی نے مجھ پر شدت سے حملہ کیا ہے، پیش آنے

الْهُمُوْمُ، بِمَعَارِيْضِ أَصْنَافِ الْبَلَاءِ، وَمَصْرُوْفِ جُهْدِ الْقَضَاءِ، لَا أَذْكُرُ مِنْكَ إِلَّا الْجَمِيْلَ

والی قسمانیز بلا و مصیبت کی سختیوں کے دوران بھی تجھ سے صرف نیک برتاؤ ہی دیکھا اور تجھ سے کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

وَلَا أَرَىٰ مِنْكَ غَيْرَ التَّفْضِيْلِ. خَيْرُكَ لِي شَامِلٌ، وَفَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَوَاتِرٌ، وَنِعْمَتُكَ

تیری خیر و نیکی میرے شامل حال رہی، اور مجھ پر تیرا متواتر فضل رہا، اور تیری نعمتیں متصل رہیں، اور جو سوابق تحقق نہیں فرمائے

عِنْدِي مُتَّصِلَةٌ، وَسَوَابِقُ لَمْ تُحَقِّقْ حِذَارِي، بَلْ صَدَّقْتَ رَجَائِي، وَصَاحَبْتَ أَسْفَارِي،

وہ میری ناامیدی کی وجہ سے ہے، بلکہ تو نے میری امید کو صادق قرار دیا، اور سفر میں میرے ساتھ رہا، اور میرے

وَأَكْرَمْتَ أَحْضَارِي، وَشَفَيْتَ أَمْرَاضِي وَأَوْصَابِي، وَعَافَيْتَ مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ، وَلَمْ

زمان حضور میں بھی مجھ پر کرم کیا، اور میری بیماریوں اور سستیوں کو شفا بخشی، میری درد و الم کو عافیت دی، اور حرکت و سکون کے عالم کو

۱۔ اذا رأیتَ نجیباً، بحار الانوار: ۹۵/۲۴۲

تُشْمِتُ بِي أَعْدائِي، وَرَمَيْتَ مَنْ رَمانِي، وَكَفَيْتَنِي مَؤُونَةَ مَنْ عاداني. فَحَمْدِي

نیک قرار دیا، اور مجھے میرے دشمنوں کی سرزنش پر نہیں چھوڑا جس نے مجھ پر تیر اچلایا تو نے بھی اسے ہدف قرار دیا اور میرے دشمنوں کی

لَکَ واصِلٌ، وَثَنائِي عَلَيْکَ دائِمٌ، مِنَ الدَّهْرِ إِلَى الدَّهْرِ، بِأَلْوانِ التَّسْبِيحِ

تختی درج میں میری کفایت فرمائی، یہ میری حمد سرائی تیرے لئے ہمیشہ یونہی جاری رہے گی اور اور میری ثنا ہمیشہ تجھ پر نثار رہے گی، ایک زمانے

خالِصاً لِذِكْرِكَ، وَمَرْضِيّاً لَکَ بِناصِعِ التَّوْحِيدِ[1]، وَامْحاضِ التَّمْجِيدِ

سے دوسرے زمانے تک، طرح طرح کی تسبیحات کے طور پر، خالص تیرے ذکر اور تیری رضا کے حصول کے لئے خالص تیری حمد کروں گا،

بِطُوْلِ التَّعْدِيدِ، وَمَزِيَّةِ أَهْلِ التَّمْزِيدِ، لَمْ تُعَنْ فِي قُدْرَتِکَ، وَلَمْ تُشارَکْ فِي

تجھے یگانہ سمجھوں گا اور مخلصانہ بزرگیاں بیان کروں گا کہ جس کا شمار کرنا طولانی اور جس میں اہل افزائش کی طرف سے اضافہ ہو۔ تیری

اِلٰهِيَّتِکَ، وَلَمْ تُعْلَمْ لَکَ مائِيَّةٌ فَتَکُوْنَ لِلْأَشْياءِ الْمُخْتَلِفَةِ مُجانِساً، وَلَمْ تُعايَنْ

قدرت میں کوئی تیری مدد نہیں کرتا، اور تیری خدائی میں کوئی تیرا شریک نہیں، اور تیرے لئے کوئی ماہیت نہیں تا کہ مختلف اشیاء کے لئے

اِذْ حَبَسْتَ الْأَشْياءَ عَلَى الْغَرائِزِ، وَلا خَرَقَتِ الْأَوْهامِ حُجُبَ الْغُيُوْبِ، فَتَعْتَقِدُ فِيْکَ

ہم جنس ہو جب اشیاء کو مختلف ارادوں کا پابند بنایا تو کوئی اس وقت تجھ کو نہ دیکھ سکا اور ہر مخلوقات کو شکلوں میں پیدا کیا، انسانی وہم تیری

مَحْدُوْداً فِي عَظَمَتِکَ، فَلا يَبْلُغُکَ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَلا يَنالُ غَوْصُ الْفِكَرِ، وَلا يَنْتَهِي

بارگاہ تک پہنچنے کے لئے غیب کے پردے چاک نہ کر سکے، میں تیرا معتقد تو ہوں مگر تیری عظمتوں میں گھرا ہوا ہوں، نہ تجھے فکر کی

اِلَيْکَ نَظَرُ ناظِرٍ فِي مَجْدِ جَبَرُوْتِکَ. اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ صِفاتُ

گہرائیاں پا سکتی ہیں اور کسی کی نظر بھی تیرے جبروت کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتی، تیری قدرت کی صفت مخلوقات کی توصیف سے برتر

قُدْرَتِکَ، وَعَلا عَنْ ذٰلِکَ كِبْرِياءُ عَظَمَتِکَ، لا يَنْقُصُ ما أَرَدْتَ أَنْ يَزْدادَ، وَلا يَزْدادُ

ہے، اور تیری عظمت اور کبریائی ان سے برتر ہے، تو جسے زیادہ کرنا چاہے تو وہ کم نہیں ہو سکتا اور جسے تو کم کرنا چاہے تو وہ زیادہ نہیں ہو

ما أَرَدْتَ أَنْ يَنْقُصَ، لا أَحَدَ حَضَرَکَ حِيْنَ بَرَأْتَ النُّفُوْسَ، كَلَّتِ الْأَوْهامُ عَنْ تَفْسِيْرِ

سکتا، جب تو نے نفوس کو خلق کیا تو کوئی تیرے پاس موجود نہیں تھا، فکر و اوہام تیری صفات کی تفسیر و بیان نہیں کر سکتی،

۱۔ یہ کلمہ مختلف تعبیروں کے ساتھ استعمال ہوا ہے: بِصَانِعِ التَّوْحِيْدِ، بِبِانِعِ التَّوْحِيْدِ، بِنَابِعِ التَّوْحِيْدِ لیکن جو ہم نے عبارت میں ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

صِفَتِکَ،وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ کُنْهِ عَظَمَتِکَ،وَکَیْفَ تُوْصَفُ وَأَنْتَ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ

اور عقلیں تیری حقیقی عظمت تک رسائی میں تھکی ہوئی ہیں،اور کیسے تیری توصیف کی جاسکتی ہے جب کہ تو اتنا و پاک ہے

اَلَّذِي لَمْ تَزَلْ أَزَلِيّاً دائِماً فِي الْغُيُوْبِ وَحْدَکَ لَيْسَ فِيْهَا غَيْرُکَ وَلَمْ يَکُنْ لَهَا سِوَاکَ

کہ ازلی ہے اور ہمیشہ سے پردۂ غیب میں ہے تو ہی یکتا ہے اور وہاں تیرے سوا کوئی نہیں ہے ،اور نہ تیرے سوا ہوگا،

حَارَ فِي مَلَکُوْتِکَ عَمِيْقَاتُ مَذَاهِبِ التَّفْکِيْرِ،فَتَوَاضَعَتِ الْمُلُوْکُ لِهَيْبَتِکَ،وَعَنَتِ

تیرے ملکوت کی گہرائیوں میں افکار سرگرداں ہیں،اور تیری عزت کے سامنے عاجزی کی ذلت کے ساتھ منہ جھکے ہوئے ہیں،

الْوُجُوْهُ بِذُلِّ الْاِسْتِکَانَةِ لَکَ،وَانْقَادَ کُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِکَ،وَاسْتَسْلَمَ کُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِکَ

ہر چیز تیری عظمت کے سامنے مطیع ہے، اور تمام گردنیں تیری شاہی کے لئے خم ہیں، اوروہاں تک رسائی کے

وَخَضَعَتْ لَکَ الرِّقَابُ، وَکُلَّ دُوْنَ ذٰلِکَ تَحْيِيْرُ اللُّغَاتِ، وَضَلَّ هُنَالِکَ التَّدْبِيْرُ

لئے لغات کا کوئی مددگار نہیں،اور تیری صفتوں کے رنگا رنگ ہونے کی بناء پر تدبیر ذہن گمرا ہے ،پس جو بھی تیری

فِي تَصَارِيْفِ الصِّفَاتِ، فَمَنْ تَفَکَّرَ فِي ذٰلِکَ رَجَعَ طَرْفُهُ اِلَيْهِ حَسِيْراً، وَعَقْلُهُ مَبْهُوْراً،

صفات و مدح سرائی کے بارے میں غور کرتا ہے اس کی نگاہیں تھک کر اسی کی طرف آجاتی ہیں،اور اس کی عقل حیران و پریشان اور فکر

وَتَفَکُّرُهُ مُتَحَيِّراً .أَللّٰهُمَّ فَلَکَ الْحَمْدُ مُتَوَاتِراً مُتَوَالِياً مُتَّسِقاً مُسْتَوْثِقاً، يَدُوْمُ وَلَا يَبِيْدُ

متحیر ہو جاتی ہے۔پروردگارا!پس تمام حمد و ثناء مسلسل متواتر،لگاتار،مستحکم ہے جو ہمیشہ رہے کبھی فنا نہ ہو

غَيْرَ مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَکُوْتِ، وَلَا مَطْمُوْسٍ فِي الْمَعَالِمِ، وَلَا مُنْتَقِصٍ فِي الْعِرْفَانِ، وَلَکَ

وہ حمد جو ملکوت میں محدود اور دنیامیں مٹنے والی اور عرفان میں کمی کرنے والی نہ ہو۔تیری

الْحَمْدُ مَالَا تُحْصىٰ مَکَارِمُهُ فِي اللَّيْلِ اِذَا أَدْبَرَ،وَالصُّبْحِ اِذَا أَسْفَرَ،وَفِي الْبَرَارِي وَالْبِحَارِ

حمد و ثناء اور ایسی حمد و ثناء جو رخصت ہونے والی راتوں اور چمکنے والی صبحوں میں بخشگی اور دریاؤں میں

وَالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ، وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْکَارِ، وَفِي الظَّهَائِرِ وَالْأَسْحَارِ .أَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيْقِکَ قَدْ

صبح ،دوپہر،شام،روز و شب ہوتیرے ۔پروردگارا!تو نے اپنی توفیق سے مجھے نجات بخشی اور اپنے احسان سے

أَحْضَرْتَنِي الرَّغْبَةَ، وَجَعَلْتَنِي مِنْکَ فِي وِلَايَةِ الْعِصْمَةِ لَمْ أَبْرَحْ فِي سُبُوْغِ نَعْمَائِکَ،

اپنی حفاظت و نگہبانی اور حمایت میں لیا ، اور ہمیشہ تیری بے شمار نعمتوں میں گھرا رہا۔

وَتَتَابُعِ آلَائِکَ مَحْفُوْظاً لَکَ فِي الْمَنْعِ وَالدِّفَاعِ مَحُوْطاً بِکَ فِي مَثْوَايَ وَمَنْقَلَبِي،
اور مجھ تک تیری مسلسل خوبیاں پہنچیں، اور تیری حفاظت کے قلعہ میں رہا اور آرام کی حالت میں رہا جب کہ میری حرکت تیرے ہی
وَلَمْ تُکَلِّفْنِي فَوْقَ طَاقَتِي، إِذْ لَمْ تَرْضَ مِنِّي إِلَّا طَاعَتِي، وَلَيْسَ شُکْرِي وَإِنْ أَبْلَغْتُ فِي
احاطہ میں تھی۔ میری طاقت سے زیادہ کا حکم نہیں دیا کیونکہ تو مجھ سے صرف اپنی اطاعت و فرمانبرداری ہی سے راضی ہوتا ہے۔ پس اگر
الْمَقَالِ، وَبَالَغْتَ مِنْهُ فِي الْفِعَالِ بِبَالِغِ أَدَآءِ حَقِّکَ، وَلَا مُکَافِئٍ فَضْلَکَ، لِأَنَّکَ أَنْتَ
میں زبانی تیرا شکر ادا کروں یا عملی طور پر کوشش کروں (اور اپنی توانائی کی انتہا پر روئے کار لاؤں) تو وہ تیرے عظیم حق کو ادا نہیں کر سکتا جو
اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، لَمْ تَغِبْ عَنْکَ غَائِبَةٌ، وَلَا تُخْفِي عَلَيْکَ خَافِيَةٌ، وَلَا تَضِلُّ لَکَ
تیرے فضل کے برابر ہو کیونکہ تو وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی غائب بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، اور کوئی مخفی چیز بھی تجھ
فِي ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ، إِنَّمَا أَمْرُکَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئاً أَنْ تَقُوْلَ لَهُ کُنْ فَيَکُوْنُ.
سے چھپی ہوئی نہیں ہے، اور پوشیدگیوں کی تاریکیوں میں کوئی گمشدہ چیز تیری نظروں سے گمشدہ نہیں ہے، بیشک تو جب بھی کسی چیز کا
أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا حَمِدْتَ بِهِ نَفْسَکَ، وَحَمِدَکَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ،
ارادہ کرے اور اسے کہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ پروردگارا تیری حمد اسی طرح کہ جس طرح تو نے خود اپنی حمد کی اور جس طرح
وَمَجَّدَکَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ، وَکَبَّرَکَ بِهِ الْمُکَبِّرُوْنَ، وَعَظَّمَکَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ،
تمام حمد کرنے والوں نے تیری حمد کی ہے، اور تمام ثناء پر خوانوں نے تیری ثناء بیان کی ہے۔ اور تمام بزرگی بیان کرنے والوں نے وہ
حَتّٰى يَکُوْنَ لَکَ مِنِّي وَحْدِي بِکُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَأَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلُ حَمْدِ
بزرگی بیان کی ہے اور تکبیر کہنے والوں نے تیری کبریائی بیان کی ہے اور تعظیم کرنے والوں نے عظمت بیان کی ہے یہاں تک کہ مجھ تن
الْحَامِدِيْنَ، وَتَوْحِيْدِ أَصْنَافِ الْمُخْلِصِيْنَ، وَتَقْدِيْسِ أَجْنَاسِ الْعَارِفِيْنَ، وَثَنَاءِ جَمِيْعِ
تنہا سے ہر ایک پلک جھپکنے یا اس سے بھی کم وقفہ میں تمام حمد کرنے والوں کی حمد کے برابر حمد ادا ہو اور تمام خلوص نیت رکھنے والوں کی طرح
الْمُهَلِّلِيْنَ، وَمِثْلُ مَا أَنْتَ بِهِ عَارِفٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِکَ مِنَ الْحَيَوَانِ، وَأَرْغَبُ إِلَيْکَ
توحید اور تمام عرفا کی طرح تقدیس اور تمام تہلیل گو افراد کی طرح ثناء گوئی، اور تیری مخلوقات میں سے ان تمام حیوانات کی جیسی تعریف
فِي زَغْبَةِ مَا أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِکَ، فَمَا أَيْسَرَ مَا کَلَّفْتَنِي بِهِ مِنْ حَقِّکَ، وَأَعْظَمَ مَا
کروں۔ تو نے اپنی حمد سرائی کے لئے جو قوت دی ہے اس کے شکر کے لئے میں اظہار شوق کرتا ہوں کیونکہ اس سلسلہ میں جو تکلیف مجھے

وَعَدْتَنِي عَلٰى شُكْرِكَ اِبْتَدَأْتَنِي بِالنِّعَمِ فَضْلاً وَطَوْلاً، وَأَمَرْتَنِي بِالشُّكْرِ حَقّاً
دی ہے وہ بہت کم ہے اور شکر ادا کرنے پر جو وعدہ فرمایا ہے وہ بہت بڑا ہے تو نے نعمت عطا فرمانے میں پہل کی جو تیرا فضل و کرم تھا اور
وَعَدْلاً، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعَافاً وَمَزِيْداً، وَأَعْطَيْتَنِي مِنْ رِزْقِكَ اغْبَاراً وَفَضْلاً،
پھر شکر کا حکم دیا جو حق و انصاف تھا اور اس کی کئی گنا زیادہ انعام اور زیادتی کا وعدہ فرمایا، مجھے معتبر و فراوان روزی مرحمت فرمائی،
وَسَأَلْتَنِي مِنْهُ يَسِيْراً صَغِيْراً، وَأَعْفَيْتَنِي مِنْ جُهْدِ الْبَلاءِ وَلَمْ تُسْلِمْنِي لِلسُّوءِ مِنْ
اور اس کے مقابلہ میں مجھ سے بہت کم کا تقاضا کیا، بلاؤں کی زحمت سے محفوظ رکھا اور مجھے اپنی ان کی سختیوں کے سپرد نہ فرمایا،
بَلائِكَ مَعَ مَا أَوْلَيْتَنِي مِنَ الْعافِيَةِ، وَسَوَّغْتَ مِنْ كَرائِمِ النَّحْلِ، وَضاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ
عافیت سے میری سرپرستی فرمائی، اور اپنی کریمانہ عطا بخشی، اور مجھ پر اپنا فضل و احسان کئی گنا کر دیا اور میرے وجود شریفانہ طریقہ
مَعَ مَا أَوْدَعْتَنِي مِنَ الْمَحَجَّةِ الشَّرِيْفَةِ، وَيَسَّرْتَ لِي مِنَ الدَّرَجَةِ الْعالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ،
ودیعت فرمایا اور اسی کے ساتھ بلند و محفوظ درجے کی بشارت دی،
وَاصْطَفَيْتَنِي بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً، وَأَفْضَلِهِمْ شَفاعَةً، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.
مجھے نبوت کے لحاظ سے سب سے بڑے نبی اور سب سے بہتر شفیع حضرت محمد (آپ پر اور آپ کی آل پر درود ہو) کی شفاعت کے لئے
أَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لِي مَا لاٰيَسَعُهُ اِلاّٰ مَغْفِرَتُكَ، وَلاٰ يَمْحَقُهُ اِلاّٰ عَفْوُكَ، وَلاٰ يُكَفِّرُهُ اِلاّٰ
منتخب کیا۔ پروردگارا! میرے وہ گناہ معاف فرما دے کہ جن کے لئے تیری بخشش کے سوا کہیں جگہ نہیں، جنہیں تیری معافی کے سوا کوئی مٹا
فَضْلُكَ، وَهَبْ لِي فِي يَوْمِي يَقِيْناً تُهَوِّنُ عَلَيَّ بِهِ مُصِيْباتِ الدُّنْيا وَأَحْزانَها بِشَوْقٍ
نہیں سکتا، اور تیرے فضل کے سوا کوئی اسے چھپا نہیں سکتا۔ آج مجھے یہ یقین عطا فرما کہ جس کے بعد دنیا کی مصیبتیں اور دکھ آسان ہو
اِلَيْكَ، وَرَغْبَةٍ فِيْمَا عِنْدَكَ، وَاكْتُبْ لِي عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ، وَبَلِّغْنِي الْكَرامَةَ، وَارْزُقْنِي
جائیں تجھ سے عشق اور تیری طرف رغبت پیدا ہو جائے، میری قسمت میں مغفرت لکھ دے اور مجھے کرامت عطا فرما، اور مجھے جن نعمتوں
شُكْرَ مَاأَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، فَاِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْواحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيءُ الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
سے نوازا ہے ان کے شکر کی توفیق عنایت فرما، بیشک تو وہ اللہ ہے جو یگانہ و بلند خالق اور سمیع و علیم ہے۔
الَّذِي لَيْسَ لِأَمْرِكَ مَدْفَعٌ، وَلاٰ عَنْ قَضائِكَ مُمْتَنِعٌ، أَشْهَدُ أَنَّكَ رَبِّي وَرَبُّ كُلِّ
تیرے حکم کا ٹالنے والا اور تیرے فیصلے کا روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تو ہی وہ اللہ ہے جو میرا پروردگار ہے جو

شَيْءٍ،فَاطِرُ السَّمٰاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰادَةِ، اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ .أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ہر چیز کا پالنے والا اور زمین و آسمان کا خلق بے مثال، غائب و حاضر کا عالم اور بلند ہے۔پروردگارا راہِ ہدایت میں ثابت قدمی اور راہ

أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَالشُّكْرَ عَلٰى نِعْمَتِكَ،أَعُوْذُ

راست میں استقلال دے،تیری نعمتوں میں الہام شکر کی دعا کرتا ہوں اور اپنی نعمتوں پر توفیق شکر دے۔اور ہر ظالم کے

بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جَائِرٍ،وَبَغْيِ كُلِّ بَاغٍ، وَحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ،بِكَ أَصُوْلُ عَلَى الْأَعْدَاءِ

ظلم ،ہر باغی کی بغاوت اور ہر حاسد کے حسد سے پناہ مانگتا ہوں۔تیرے سہارے دشمنوں پر غلبہ پانا چاہتا ہوں

وَبِكَ أَرْجُو وِلَايَةَ الْأَحِبَّاءِ مَعَ مَا لَا أَسْتَطِيْعُ اِحْصَائَهُ، وَلَاتَعْدِيْدَهُ مِنْ عَوَائِدِ فَضْلِكَ

اور مجھے صرف تجھ سے ہی ولایت و دوستی اور دوستوں کی امید ہے جب کہ اب بھی تیرے فضل کے موارد اور بے پرائی کی اصناف اور

وَطُرَفِ رِزْقِكَ، وَأَلْوَانِ مَا أَوْلَيْتَ مِنْ اِرْفَادِكَ، فَاِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا

تیرے رزق کی انواع اقسام کو شمار نہیں کرسکتا کیونکہ بیشک تو ہی وہ خدا ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی ستائش مخلوقات کے

أَنْتَ، اَلْفَاشِي فِي الْخَلْقِ رِفْدُكَ، اَلْبَاسِطُ بِالْجُوْدِ يَدُكَ، وَلَاتُضَادُّ فِي حُكْمِكَ،

درمیان وسیع و آشکار ہے اور تیرا دست جود وسخا ہمیشہ کھلا ہوا ہے اور تیرے حکم اور فرمان میں کوئی ضد نہیں کرسکتا ہے اور تیری سلطنت و

وَلَاتُنَازَعُ فِي أَمْرِكَ، تَمْلِكُ مِنَ الْأَنَامِ مَا تَشَاءُ، وَلَايَمْلِكُوْنَ اِلَّا مَا تُرِيْدُ.

بادشاہی میں کوئی تنازع نہیں کرسکتا اور تو جو چاہے وہ تیری ہی ملکیت ہے لیکن وہ جو چاہیں وہ تیرے ارادہ کے سوا حاصل نہیں ہوسکتی۔

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِيْ الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

''پیغمبر آپ کہئے کہ خدایا تو صاحب باقتدار ہے جس کو چاہتا ہے اقتدار دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلب کرلیتا ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾،تُوْلِجُ

جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔سارا خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہی ہر شے پر قادر ہے۔

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

تو رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور جسے

الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے''تو ہی نعمتیں دینے والا،فضل کرنے والا،خالق اور وجود عطا کرنے والا ہے

۱۔سورۂ آل عمران،آیت:۲۶،۲۷

الْقادِرُ الْقاهِرُ الْمُقَدَّسُ فِي نُورِ الْقُدْسِ،تَرَدَّيْتَ بِالْمَجْدِ وَالْعِزِّ، وَتَعَظَّمْتَ بِالْكِبْرِياءِ،
غالب اورنورپاک میں پاکیزہ ومقدس ہےاورجس کےتن پر بزرگی وعزت کالباس ہے،اورکبریائی سے بزرگی کااظہارکرتا ہے،اور
وَتَغَشَّيْتَ بِالنُّورِ وَالْبَهاءِ، وَتَجَلَّلْتَ بِالْمَهابَةِ وَالسَّناءِ، لَكَ الْمَنُّ الْقَدِيمُ، وَالسُّلْطانُ
تو نے ہی نورکوزیبائی وروشنی عطا کی،اور ہیبت سےاپنی بزرگی کوعظمت دی،منت دیرینہ تجھ سےمخصوص ہے،سلطنت رفیع تیرے لئے
الشّامِخُ، وَالْجُودُ الْواسِعُ، وَالْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ، جَعَلْتَنِي مِنْ أَفْضَلِ بَنِي آدَمَ، وَجَعَلْتَنِي
ہے،واسع جودوسخا،بقدرت شایان تیرے لئے ہے۔اور مجھے بنی آدم میں سب سے بافضیلت قرار دیا اور مجھے سمیع وبصیر،
سَمِيعاً بَصِيراً، صَحِيحاً سَوِيّاً مُعافاً، لَمْ تَشْغَلْنِي بِنُقْصانٍ فِي بَدَنِي، وَلَمْ تَمْنَعْكَ
سالم ودرست اورتندرست قراردیااورمیرےجسم میں کوئی کمی نہیں ہے کہ جومجھے شوق میں مشغول کردے،مجھ پرتیری کرامت وبزرگواری
كَرامَتُكَ إِيّايَ، وَحُسْنُ صَنِيعِكَ عِنْدِي، وَفَضْلُ إِنْعامِكَ عَلَيَّ، أَنْ وَسَّعْتَ عَلَيَّ
اوروہ نیک کام کہ جومیرے لئے انجام دیتا ہے اورتیری نعمتوں کی فراوانی کہ جودنیا میں تو نے وسعت سے مجھے عطا کیں۔اور مجھے
فِي الدُّنْيا، وَفَضَّلْتَنِي عَلى كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِها، فَجَعَلْتَ لِي سَمْعاً يَسْمَعُ آياتِكَ، وَفُؤاداً
اہل دنیا میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت دی اور مجھے کان عطا کئے کہ جس سے میں تیری آیات کوسنتا ہوں اور وہ دل
يَعْرِفُ عَظَمَتَكَ، وَأَنا بِفَضْلِكَ حامِدٌ،وَبِجُهْدِ يَقِينِي لَكَ شاكِرٌ،وَبِحَقِّكَ شاهِدٌ
عطا کیا کہ جس سے تیری عظمت کو پہچانتا ہوں،اورمیں تیرے فضل سے تیری حمد کرتا ہوں،اورانتہائے یقین سے تیراشکر کرتا ہوں اور
فَإِنَّكَ حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَحَيٌّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، وَحَيٌّ لَمْ تَرِثِ الْحَياةَ مِنْ حَيٍّ، وَلَمْ
تیرےحق کا گواہ ہوں۔پس تو ہرزندہ سے پہلے مالک حیات اورفانی کے بعد صاحب حیات ہےاور ایسا حی کہ جوکسی زندہ سے حیات
تَقْطَعْ خَيْرَكَ عَنِّي طَرْفَةَ عَيْنٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ، وَلَمْ تُنْزِلْ بِي عُقُوباتِ النِّقَمِ، وَلَمْ تُغَيِّرْ
ارث میں نہیں لے گا،اورکسی وقت حتی پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھ سےاپنی خیرنہ روکنا،اورمجھ پرگناہوں کی سزائیں نازل نہ کرنا،اورمجھ
عَلَيَّ دَقائِقَ الْعِصَمِ، فَلَوْ لَمْ أَذْكُرْ مِنْ إِحْسانِكَ إِلّا عَفْوَكَ، وَإِجابَةَ دُعائِي حِينَ
پراپنی دقیق نگہبانی میں تبدیلی نہ فرما،اگرتیرےعفوو بخشش کے سوا،اوراپنی دعا کے لئے تیرے مثبت جواب (جب میں نے تیری
رَفَعْتُ رَأْسِي بِتَحْمِيدِكَ وَتَمْجِيدِكَ، وَفِي قِسْمَةِ الْأَرْزاقِ حِينَ قَلَّدْتَ، فَلَكَ
حمدوثناء کے لئے اپناسراٹھایا)کےساتیرےاحسان یادنہ کروں،اوراگرروزی کی تقسیم کےوقت میرے لئے مقدرہوتو لازم سمجھتا ہوں

اَلْحَمْدُ عَدَدَ مَا حَفَظَهُ عِلْمُکَ، وَعَدَدَ مَا أَحاطَتْ بِهِ قُدْرَتُکَ، وَعَدَدَ مَا وَسِعَتْهُ

حمد تیرے لئے ہی ہے ان تمام چیزوں کے برابر جن پر تیرا علم محیط ہے، اور جن پر تیری قدرت کا احاطہ ہے اور ان چیزوں کے برابر جن

رَحْمَتُکَ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاجْعَلْ لَنَا فِي هٰذَا الْیَوْمِ وَفِي کُلِّ یَوْمٍ

پر تیری رحمت سایہ فگن ہے۔ پروردگارا میرے باقی ایام میں میرے اوپر اپنے احسانات تمام کردے جیسے میرے ماضی پر احسان فرمایا

اِلَیْکَ بِتَوْحِیْدِکَ وَتَمْجِیْدِکَ، وَتَحْمِیْدِکَ وَتَهْلِیْلِکَ، وَتَکْبِیْرِکَ وَتَعْظِیْمِکَ

کیونکہ میں تیری توحید و تمجید، حمد و تہلیل اور تکبیر و تعظیم کے ذریعہ اور تیرے نور اور مہربانی و کرم، اور تیری

وَبِنُوْرِکَ وَرَأْفَتِکَ، وَرَحْمَتِکَ وَعُلُوِّکَ، وَجَمَالِکَ وَجَلَالِکَ، وَبَهَائِکَ وَسُلْطَانِکَ

رحمت و بلندی اور تیرے جمال و جلال اور تیری بادشاہی و قدرت کے واسطہ تجھ سے توسل کرتا ہوں اور حضرت محمدؐ اور آپ کی آل اطہار

وَقُدْرَتِکَ وَبِسُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ، أَلَّا تَحْرِمَنِي رِفْدَکَ وَفَوَائِدَکَ، فَإِنَّهُ لَایَعْتَرِیْکَ

کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عطا و بخشش اور اپنے فوائد سے محروم نہ فرما، کیونکہ تیری فراوان بخشش کے باوجود تجھ میں بخل

لِکَثْرَةِ مَایَتَدَفَّقُ بِهِ عَوَائِدُ الْبُخْلِ، وَلَایَنْقُصُ جُوْدَکَ تَقْصِیْرٌ فِي شُکْرِ نِعْمَتِکَ، وَلَاتُفْنِي

نہیں آسکتا، اور تیری نعمتوں کے شکر کرنے میں کوتاہی تیری جود و سخا میں کمی کا باعث نہیں بن سکتی، اور تو نعمتیں عطا کرنے سے تیرے خزانے

خَزَائِنَ مَوَاهِبِکَ النِّعَمُ، وَلَاتَخَافُ ضَیْمَ إِمْلَاقٍ فَتُکْدِيَ وَلَایَلْحَقُکَ خَوْفُ عُدْمٍ

ختم نہیں ہوتے، تجھے تنگدستی کا خوف نہیں کہ جس کی وجہ سے تو بخشش سے دستبردار ہو جائے اور تجھے ناداری کا بھی خوف نہیں کی جس کی

فَتُنْقِصَ فَیْضَ فَضْلِکَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْباً خَاشِعاً، وَیَقِیْناً صَادِقاً، وَلِسَاناً ذَاکِراً،

بناء پر اپنے فضل میں کمی کرلے۔ پروردگارا! ہمیں پرخلوص دل، سچا یقین اور ذکر کرنے والی زبان عطا فرما۔

وَلَاتُؤَمِّنِي مَکْرَکَ، وَلَاتُکَشِّفْ عَنِّي سِتْرَکَ، وَلَاتُنْسِنِي ذِکْرَکَ، وَلَاتُبَاعِدْنِي مِنْ

اور اپنے عذاب سے بے خوف نہ کرا اور مجھ سے اپنی پردہ پوشی کو برطرف نہ فرما، اور اپنی یاد و ذکر سے مجھے غافل نہ کر، اور اپنے جوار رحمت

جَوَارِکَ، وَلَاتَقْطَعْنِي مِنْ رَحْمَتِکَ، وَلَاتُؤْیِسْنِي مِنْ رَوْحِکَ، وَکُنْ لِي أَنِیْساً مِنْ

سے دور نہ کر، اور اپنی رحمت سے جدا نہ فرما، اور اپنی رحمت و مہربانی سے ناامید نہ فرما، اور ہر وحشت میں میرا

کُلِّ وَحْشَةٍ، وَاعْصِمْنِي مِنْ کُلِّ هَلَکَةٍ، وَنَجِّنِي مِنْ کُلِّ بَلَاءٍ، فَإِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

ہمدم بن، اور ہر ہلاکت سے میری حفاظت فرما، اور مجھے ہر بلاء سے نجات دے، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

أَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِي وَلاٰتَضَعْنِي، وَزِدْنِي وَلاٰتَنْقُصْنِي، وَارْحَمْنِي وَلاٰتُعَذِّبْنِي،وَانْصُرْنِي

پروردگارا! مجھے سرفراز فرما اور شرمسار نہ کر، میرے لئے اضافہ فرما اور کمی نہ کر، اور مجھ پر رحم فرما اور عذاب نہ کر، میری مدد فرما اور

وَلاٰتَخْذُلْنِي، وَآثِرْنِي وَلاٰتُؤْثِرْ عَلَيَّ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍالطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ

مجھے رسوا نہ کر، اور مجھے ترجیح دے اور دوسروں کو مجھ پر ترجیح نہ دے۔اور محمد اور آپ کی طیب و طاہر آل پر درود بھیج

وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.[1]

اور ان پر اپنا کثیر سلام بھیج۔

ابن عباس کہتے ہیں: حضرت نے یہ دعا اس یمنی شخص کو عطا کی اور فرمایا:

اس دعا کو اچھی طرح محفوظ کرلو اور یہ پوری دعا ایک دن میں پڑھی جائے، مجھے امید ہے قبل اس کے کہ تم اپنے وطن پہنچو خدا نے تمہارے دشمن کو نابود و ہلاک کر دیا ہوگا۔

اور بیشک میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

اگر کوئی شخص یہ دعا درست اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور پہاڑوں کو حکم دے کہ اس کے ساتھ حرکت کریں تو وہ حتمی طور پر اس کے ساتھ حرکت کریں گے اور اگر دریاؤں کو حکم دے تو وہ ان پر چل سکتا ہے۔

وہ شخص اپنے شہر واپس ہوگیا چالیس دن بعد حضرت علی علیہ السلام کے پاس اس کا ایک خط آیا کہ پروردگار عالم نے اس کے دشمن کو نابود کر دیا اور اس کے دشمنوں میں حتی ایک آدمی بھی باقی نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے معلوم تھا ایسا ہی ہوگا رسول خداؐ نے یہ دعا ہمیں تعلیم فرمائی اور کوئی ایسی مشکل نہیں کہ جس میں ہم نے یہ دعا پڑھی ہو اور وہ مشکل آسان نہ ہوئی ہو۔

۱۔ بحار الأنوار: ۹۵/۲۴۰، اور منہج الدعوات (کچھ فرق کے ساتھ)

﴿۲﴾

دعائے حریق

﴿جو صبح سویرے پڑھی جاتی ہے﴾[1]

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْداً، وَأُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ

پروردگارا! میں نے اس حال میں صبح کی کہ تجھے گواہ بنایا اور تیری گواہی کافی ہے۔ فرشتے، حاملین عرش

عَرْشِكَ وَ سُكَّانَ سَبْعِ سَمٰاوَاتِكَ وَ أَرْضِيْكَ وَأَنْبِيَآئَكَ وَ رُسُلَكَ وَ وَرَثَةَ

اور ساتوں آسمان اور زمین کے ساکن، اور تیرے انبیاء اور رسول اور تیرے انبیاء اور

أَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَالصّٰالِحِيْنَ مِنْ عِبٰادِكَ وَ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، فَاشْهَدْ لِي وَكَفٰى

رسولوں کے وارث اور تیرے بندوں میں سے صالحین اور تیری سب مخلوق کو بھی گواہ بناتا ہوں پس تو میرا گواہ و شاہد بن اور تیری گواہی

بِكَ شَهِيْداً أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ الْمَعْبُوْدُ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ

کافی ہے۔ بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ تو خدا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تو یگانہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے

لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ أَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِمَّا

اور محمد (ان پر اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ تیری کریم ذات کے سوا تیرے عرش سے تلے ساتویں

دُوْنَ عَرْشِكَ اِلٰى قَرَارِ أَرْضِكَ السّٰابِعَةِ السُّفْلٰى بِبَاطِلٌ مُضْمَحِلٌّ مٰا خَلَا وَجْهَكَ

زمین تک ہر معبود باطل و نابود ہے کیونکہ تو اس سے زیادہ عزیز و کریم اور جلیل و عظیم ہے کہ توصیف

الْكَرِيْمَ، فَاِنَّهُ أَعَزُّ وَأَكْرَمُ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَصِفَ الْوَاصِفُوْنَ كُنْهَ جَلَالِهِ أَوْ تَهْتَدِيَ

کرنے والے تیری کنہ جلالیت کی توصیف کر سکیں یا یہ کہ دل تیری عظمت کی حقیقت پہنچ سکیں۔

۱۔ یہ دعا امام سجاد علیہ السلام، آپ کے اجداد علیہم السلام اور رسول خدا اور خدا وند متعال سے نقل ہوئی ہے اور اس میں اضافہ شدہ حصہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے۔

الْقُلُوْبُ اِلٰی کُنْهِ عَظَمَتِهٖ، یا مَنْ فاقَ مَدْحَ الْمادِحِیْنَ فَخْرُ مَدْحِهٖ، وَعَدا وَصْفَ

اے وہ ذات کہ جس کی مدح وستائش کی سربلندی مدح وثناء کرنے والوں کی مدح سے برتر ہے اور جس کی حمد وثنا توصیف کرنے والوں

الْواصِفِیْنَ مَاثِرُ حَمْدِهٖ، وَجَلَّ عَنْ مَقالَةِ النّاطِقِیْنَ تَعْظِیْمُ شَأْنِهٖ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ

کی توصیف سے بڑھ کر ہے۔ اور جس کی شان کی عظمت و بزرگی ناطقین کی گفتار سے بالاتر ہے، محمد و آل محمد پر درود بھیج جو

مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِنا ما أَنْتَ أَهْلُهُ، یا أَهْلَ التَّقْوٰی وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ. تین مرتبہ۔

تیری شان ومقام کے لئے شائستہ ہے، اے اہل تقویٰ اور اے اہل مغفرت۔

پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں:

لا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِیْکَ لَهُ،سُبْحانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ،أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے، خداوند منزہ و پاک ہے اور اس کی حمد میں مشغول ہوں، اسی سے مغفرت طلب

ما شٰآءَ اللّٰهُ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظّاهِرُ وَالْباطِنُ،لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ

کرتا ہوں اور اس کی طرف پلٹتا ہے۔ وہ جو چاہئے وہی ہوتا ہے اور خدا کے سوا کوئی قوت نہیں ہے، وہی اوّل و آخر اور ظاہر و باطن ہے،

الْحَمْدُ، یُحْیِي وَیُمِیْتُ، وَیُمِیْتُ وَیُحْیِي، وَهُوَ حَيٌّ لایَمُوْتُ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ،وَهُوَ

حکم وفرمان اور حمد وثنا بھی اسی کے لئے ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے، اور وہ ایسا زندہ ہے جو

عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ

ہرگز نہیں مرے گا، تمام خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر گیارہ مرتبہ یہ کہیں:

سُبْحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ، أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ،

خداوند پاک ومنزہ ہے اور حمد وثنا خدا سے مخصوص ہے اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور خدا سے برتر ہے کہ اس کی توصیف کی جائے۔

ما شٰآءَ اللّٰهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف پلٹتا ہے۔ وہ جو چاہئے وہی ہوتا ہے اور کوئی قوت وحرکت نہیں ہے مگر خدا کے لئے جو حلیم وکریم

اَلْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ، عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِلْأَ سَماواتِهٖ وَأَرْضِیْهِ،

علی وعظیم، رحمٰن ورحیم، بادشاہ، نہایت پاک اور اشکار حق ہے۔ یہ ثناء گوئی اس کی مخلوق کی تعداد، عرش کے وزن اور اس کے آسمان وزمین کے

وَعَدَدَ مَا جَرىٰ بِهِ قَلَمُهُ وَأَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ

بھر جانے اور اس چیز کے برابر ہے کہ جس پر اس کا قلم جاری ہوا اور کتاب نے احاطہ کیا، اور اس کے کلمات اور اس کی رضائیت کے برابر ہے۔

پھر کہیں:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيْنَ، وَ صَلِّ عَلىٰ جَبْرَئِيْلَ

پروردگارا! محمد اور محمد کی بابرکت اہلبیت پر درود بھیج ، اور جبرئیل

وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ، وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ أَجْمَعِيْنَ، وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ

میکائل و اسرافیل اور تیرے عرش کے تمام حاملین اور مرب ملائکہ پر درود بھیج ۔ پروردگارا! ان پر اس قدر درود بھیج حتی کہ انہیں تیری

عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

رضائیت حاصل ہوجائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وہ چیز عطا فرما کہ جس کا تو اہل ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلىٰ مَلَكِ الْمَوْتِ وَأَعْوَانِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ

پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ملک الموت اور ان کے اعوان پر درود بھیج اور جناب رضوان و بہشت کے

رِضْوَانَ وَخَزَنَةِ الْجِنَانِ، وَصَلِّ عَلىٰ مَالِكٍ وَخَزَنَةِ النِّيْرَانِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى

خزانہ دار پر درود بھیج ۔ اور جناب مالک و خزانہ دار جہنم پر درود بھیج ۔ پروردگارا! ان پر اس قدر درود بھیج حتی کہ انہیں تیری رضائیت حاصل

تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ

ہوجائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وہ چیز عطا فرما کہ جس کا تو اہل ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! بزرگ فرشتوں

عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ، وَالسَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَ الْحَفِظَةِ لِبَنِي آدَمَ ، وَصَلِّ عَلىٰ

یعنی کرام کاتبین اور بزرگ و نیک سفیروں اور بنی آدم کے نگہبانوں پر درود بھیج ، اور ہوا اور بلند آسمان

مَلَائِكَةِ الْهَوَاءِ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلىٰ، وَمَلَائِكَةِ الْأَرْضِيْنَ السُّفْلىٰ، وَمَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

کے فرشتوں ،اور نچلی زمین کے فرشتوں، اور روز و شب اور زمین و ساحل، دریا و نہروں،

وَالْأَرْضِ وَالْأَقْطَارِ، وَ الْبِحَارِ وَالْأَنْهَارِ ، وَالْبَرَارِي وَالْقَلَوَاتِ وَالْقِفَارِ، وَصَلِّ عَلىٰ

خشکی، دشت و بیابان اور نباتات کے ملائکہ پر درود بھیج ۔ اور اپنے ان ملائکہ پر درود بھیج

مَلَائِكَتِكَ الَّذِيْنَ أَغْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ بِتَسْبِيْحِكَ وَتَقْدِيْسِكَ وَعِبَادَتِكَ

جنہیں تو نے اپنی تسبیح و تقدیس اور اپنی عبادت کے ذریعہ کھانے پینے سے بے نیاز کر دیا۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضٰا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضٰا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ

پروردگارا! ان پر اس قدر درود بھیج حتی کہ انہیں تیری رضائیت حاصل ہو جائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وہ چیز عطا فرما کہ جس کا تو اہل

الرّٰاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلٰى أَبَوَيْنَا آدَمَ، وَأُمِّنَا حَوّآءَ

ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ہمارے باپ آدمؑ اور ہماں حوا پر اور ان کے ان بیٹوں

وَمٰا وَلَدَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدٰآءِ وَالصّٰالِحِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى

پر درود بھیج کہ جو پیغمبر، صدیق، شہید اور صالح و شائستہ تھے۔ پروردگارا! ان پر اس قدر درود بھیج حتی کہ انہیں تیری رضائیت حاصل ہو

تُبَلِّغَهُمُ الرِّضٰا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضٰا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ

جائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وہ چیز عطا فرما کہ جس کا تو اہل ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا!

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَعَلٰى أَصْحٰابِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَعَلٰى أَزْوٰاجِهِ الْمُطَهَّرٰاتِ

محمد اور آپ کی پاک اہلبیت پر، اور آپ کے نجیب اصحاب پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر

وَعَلٰى ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَلَدَ مُحَمَّداً، وَعَلٰى

اور ذریت محمد پر درود بھیج اور ہر اس نبی پر درود بھیج جس نے محمد کی آمد کی بشارت دی اور ہر اس نبی پر کہ جو محمد کے اجداد میں سے ہیں، اور

كُلِّ مَنْ فِي صَلٰوتِكَ عَلَيْهِ رِضىً لَكَ وَرِضىً لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہر اس شخص پر کہ جس پر تیرا درود بھیجنا تیری رضا اور تیرے پیغمبر محمد (کہ ان پر اور ان کی آل پر اللہ کا درود ہو) کی رضا کا باعث ہے

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضٰا، وَ تَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضٰا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ

پروردگارا! ان پر اس قدر درود بھیج حتی کہ انہیں تیری رضائیت حاصل ہو جائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وہ چیز عطا فرما کہ جس کا تو اہل

الرّٰاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبٰارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور محمد و آل محمد پر برکت نازل فرما،

وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، كَأَفْضَلِ مٰا صَلَّيْتَ وَ بٰارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرٰاهِيْمَ

اور محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما، اس درود و برکت اور اپنی اس رحمت سے افضل و برتر کہ جو تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر بھیجا

وَآلِ إِبْرٰاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْوَسِيْلَةَ

بیشک تو حمید و مجید ہے۔ پروردگارا! محمد (ان پر اور ان کی آل پر درود بھیج) کو وسیلہ عطا فرما،

وَ الْفَضْلَ، وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَأَعْطِهِ حَتّٰى يَرْضٰى، وَزِدْهُ بَعْدَ الرِّضٰا مِنّا

اور انہیں فضل وفضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور اس انہیں قدر عنایت فرما کہ ان کی رضا حاصل ہو جائے اور رضا کے بعد انہیں مزید وچیز

أَنْتَ أَهْلُهُ، يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمٰا أَمَرْتَنٰا أَنْ

عطا فرما کہ جس کا تو اہل ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! محمد آل محمد پر درود بھیج جس طرح تو نے ہمیں

نُصَلِّيَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمٰا يَنْبَغِي لَنٰا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ

ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ پروردگارا! محمد آل محمد پر درود بھیج کہ جس طرح ہمارے لئے ان پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ پروردگارا!

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

محمد اور آل محمد پر درود بھیج اس عدد کے برابر کہ جس قدر ان پر درود بھیجا گیا۔ پروردگارا محمد وآل محمد پر درود بھیج اس تعداد کے برابر

بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ فِي

جنہوں نے ان پر درود نہیں بھیجا۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج، ان پر بھیجے گئے درود کے ہر

صَلٰوةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ

حرف کے برابر۔ پروردگارا! محمد آل محمد پر درود بھیج اور تمام کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے محمد وآل پر درود بھیجا اور جنہوں نے درود نہیں

يُصَلِّ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَلَفْظَةٍ وَلَحْظَةٍ وَنَفَسٍ

بھیجا۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج آپؑ پر درود بھیجنے والے اور درود نہ بھیجنے والے ہر شخص کے

وَصِفَةٍ وَسُكُوْنٍ وَحَرَكَةٍ مِمَّنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَمِمَّنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَبِعَدَدِ سٰاعٰاتِهِمْ

ہر بال، ہر لفظ، ہر لحظہ، ہر نفس، ہر صفت، ہر سکون اور ہر حرکت کے برابر۔ نیز ان کی زندگی کی تمام ساعتوں، دقیقوں، حرکات وسکنات،

وَدَقٰآئِقِهِمْ، وَسُكُوْنِهِمْ وَحَرَكٰاتِهِمْ، وَحَقٰائِقِهِمْ وَمِيْقٰاتِهِمْ، وَصِفٰاتِهِمْ وَأَيّٰامِهِمْ، وَشُهُوْرِهِمْ

ان کے حقائق، ان کی وعدہ گاہ اور صفات، دنوں، مہینوں اور سالوں، اور ان کے بالوں اور بدن کی جلد کی تعداد

وَسِنِيْهِمْ، وَأَشْعٰارِهِمْ وَأَبْشٰارِهِمْ، وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ مٰا عَمِلُوا، أَوْ يَعْمَلُوْنَ أَوْ بَلَغَهُمْ أَوْ

کے برابر، اور ان ذرات کے وزن کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے عمل کیا یا جو عمل کر رہے ہیں یا ان تک پہنچے یا انہیں دیکھا یا گمان کیا

رَأَوْا أَوْ ظَنُّوا أَوْ فَطِنُوا، أَوْ كٰانَ مِنْهُمْ، أَوْ يَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰامَةِ، وَكَأَضْعٰافِ ذٰلِكَ

یا فطانت وذہانت سے ان سے آگاہ ہو گئے، یا ان سے ملا یا قیامت کے دن تک ملے گا، بلکہ روز قیامت تک اس سے کئی گنا زیادہ

أَضْعافاً مُضاعَفَةً لِيَوْمِ الْقِيامَةِ،يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

(تمام مذکورہ چیزوں کی تعداد کے برابر) محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج

بِعَدَدِ ما خَلَقْتَ، وَما أَنْتَ خالِقُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيامَةِ،صَلٰوةً تُرْضِيْهِ. أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

اپنی اس مخلوق کی تعداد کے برابر جسے تو نے خلق کیا یا قیامت تک خلق کرے گا، ایسا درود جو اس بزرگوار کی رضا کا باعث ہو۔

وَالثَّناءُ وَالشُّكْرُ، وَالْمَنُّ وَالْفَضْلُ، وَالطَّوْلُ وَالْخَيْرُ وَالْحُسْنٰى وَالنِّعْمَةُ، وَالْعَظَمَةُ

پروردگارا! حمد و ثناء اور شکر ،اوراحسان و فضل،اوربرتری و نیکی،اورخوبی و نعمت ،اور عظمت و قدرت

وَالْجَبَرُوْتُ،وَالْمُلْكُ وَالْمَلَكُوْتُ،وَالْقَهْرُ وَالسُّلْطانُ، وَالْفَخْرُ وَالسُّؤْدَدُ، وَالْإِمْتِنانُ

شوکت ،اور عالم ظاہر و عالم باطن، اورقہر وسلطنت ، اورافتخار و ریاست ، اورشکر و امتنان و کرم اور جلال و اکرام،

وَالْكَرَمُ، وَالْجَلالُ وَالْإِكْرامُ، وَالْجَمالُ وَالْكَمالُ، وَالْخَيْرُ وَالتَّوْحِيْدُ وَالتَّمْجِيْدُ،

اور جمال و کمال،اورخیر اور توحید و تمجیداورحمد و تہلیل اور تکبیر و تقدیس،اورحمت و مغفرت اور کبریائی و عظمت

وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّقْدِيْسُ، وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالْكِبْرِياءُ وَالْعَظَمَةُ.

صرف تجھ سے ہی مخصوص ہیں۔ خدایا! سب سے زیادہ خالص، پاک اور پاکیزہ ترین مدح وثناء، نیک گفتار، اور ایسا حسن جو اس کے

وَلَكَ ما زَكىٰ وَطابَ وَطَهُرَ مِنَ الثَّناءِ الطَّيِّبِ، وَالْمَدِيْحِ الْفاخِرِ، وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ

قائل سے تیری رضا کا باعث ہو اور تو بھی اس کے قائل سے راضی ہو اور وہ گفتار وقول بھی تیری رضائیت کا باعث ہو، یہ سب تجھ سے

الْجَمِيْلِ الَّذِي تَرْضىٰ بِهِ عَنْ قائِلِهِ، وَتُرْضِيَ بِهِ قائِلَهُ وَهُوَ رِضىً لَكَ يَتَّصِلُ حَمْدِي

ہی مخصوص ہیں۔اور یہ باعث بنا کہ میری یہ حمد سب سے پہلے حمد کرنے والوں کی حمد سے،اور میری ثناء عالمین کے ربّ کی سب سے پہلے

بِحَمْدِ أَوَّلِ الْحامِدِيْنَ، وَثَنائِي بِثَناءِ أَوَّلِ الْمُثْنِيْنَ عَلٰى رَبِّ الْعالَمِيْنَ مُتَّصِلاً ذٰلِكَ

ثناء کرنے والوں کی ثناء سے اور میری حمد وثنا بھی ایک دوسرے سے اور میرا (لاالہ الااللہ) کہنا سب سے پہلے لاالہ الااللہ کہنے والوں کی

بِذٰلِكَ، وَتَهْلِيلِي بِتَهْلِيْلِ أَوَّلِ الْمُهَلِّلِيْنَ، وَتَكْبِيْرِي بِتَكْبِيْرِ أَوَّلِ الْمُكَبِّرِيْنَ، وَقَوْلِي

تہلیل سے اور میری تکبیر سب سے پہلے تکبیر کہنے والوں کی تکبیر سے ،اور میرا قول حسن وجمیل سب سے پہلے خوش گفتار

الْحَسَنُ الْجَمِيْلُ بِقَوْلِ أَوَّلِ الْقائِلِيْنَ الْمُجْمِلِيْنَ الْمُثْنِيْنَ عَلٰى رَبِّ الْعالَمِيْنَ، مُتَّصِلاً

اور ربّ العالمین کے ثناء خوانوں سے متصل ہو جائے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے وصل ہو جائے۔

ذٰلِکَ بِـذٰلِکَ، مِـنْ أَوَّلِ الـدَّهْـرِ اِلـی اٰخِرِهِ. وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِیْنَ،

ابتدائے زمان سے لے کر آخر تک۔ اور آسمان و زمین میں موجود تمام ذرات ، سنگریزوں ،

وَالـرِّمٰـالِ وَالتِّلَالِ وَالْـجِبٰـالِ، وَعَـدَدِ جُرَعِ مٰآءِ الْبِحٰارِ، وَعَدَدِ قَطْرِ الْأَمْطٰارِ، وَوَرَقِ

ٹیلوں، پہاڑوں کی تعداد کے برابر اور دریا میں پانی کے ہر گھونٹ ، بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں

الْأَشْـجٰارِ،وَعَدَدِ النُّجُوْمِ، وَعَدَدِ الثَّریٰ وَالْحَصیٰ وَالنَّویٰ وَالْمَدَرِ،وَعَدَدِ زِنَةِ ذٰلِکَ کُلِّهِ

اور ستاروں کی تعداد کے برابر اور مٹی و سنگریزوں ،دانوں، گٹھلیوں ،ڈھیلوں اور مذکورہ تمام چیزوں کے برابر اور آسمان و زمین کے

وَعَـدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّـمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِیْـنَ، وَمٰا فِیْهِـنَّ وَمٰا بَیْنَهُنَّ وَمٰا تَحْتَهُنَّ، وَمٰا بَیْنَ

ذرات اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے

ذٰلِکَ وَمٰا فَوْقَهُنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰامَةِ،مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ اِلَی قَرٰارِ أَرْضِکَ السّٰابِعَةِ السُّفْلٰی

تا روز قیامت ، عرش الٰہی سے ساتویں زمین تک اور ان الفاظ کے حروف کے برابر کہ جن سے وہاں کے لوگ

وَبِعَـدَدِ حُـرُوْفِ أَلْفَاظِ أَهْلِهِنَّ،وَعَدَدِ أَزْمانِهِمْ وَدَقٰائِقِهِمْ وَشَعٰائِرِهِمْ وَسٰاعٰاتِهِمْ وَأَیّٰامِهِمْ

استفادہ کرتے ہیں،ان کے زمان ، دقیقوں،اور ان کی نشانیوں،گھنٹوں، دنوں، مہینوں،

وَشُهُوْرِهِمْ وَسِنِیْهِمْ، وَسُکُوْنِهِمْ وَحَرَکَاتِهِمْ، وَأَشْعٰارِهِمْ وَأَبْشٰارِهِمْ. وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ مٰا

اور سالوں کے برابر،اور ان کے سکون وحرکت،ان کے بالوں اور بدن کی جلد کے برابر تیری تمجید وستائش کرتے ہیں۔اور ان ذرات

عَـمِـلُوا أَوْ یَعْمَلُوْنَ أَوْ بَلَغَهُمْ أَوْ رَأَوْا أَوْ ظَنُّوا أَوْ فَطِنُوا أَوْ کَانَ مِنْهُمْ أَوْ یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ

کے وزن کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے عمل کیا یا جو عمل کر رہے ہیں یا ان تک پہنچے یا انہیں دیکھا یا گمان کیا یا فطانت و ذہانت

الْقِیٰامَةِ، وَعَـدَدِ زِنَةِ ذَرِّ ذٰلِکَ وَأَضْعٰافِ ذٰلِکَ وَکَأَضْعٰافِ ذٰلِکَ أَضْعٰافاًمُضٰاعَفَةً

سے ان سے آگاہ ہو گئے ،یا ان سے ملا یا قیامت کے دن تک ملے گا، بلکہ روز قیامت تک اس سے کئی گنا زیادہ تیری ستائش کرتا

لاٰیَعْلَمُهٰا وَلاٰیُحْصِیْهٰا غَیْرُکَ یٰا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِکْرٰامِ، وَأَهْلِ ذٰلِکَ أَنْتَ، وَمُسْتَحِقُّهُ

ہوں کہ تیرے سوا کوئی انہیں نہ جانتا ہو اور نہ ہی انہیں شمار کر سکتا ہو،اے صاحب جلال واکرام ۔او تو ہی اس کے لئے شائستہ ہے او تو اس

وَمُسْتَوْجِبُهُ مِنِّی وَمِنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یٰا بَدِیْعَ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّکَ لَسْتَ

کا مستحق وسزاوار ہے ۔اے آسمان وزمین کو وجود دینے والے میری اور تمام مخلوقات کی طرف سے یہ ستائش تجھ پر نثار ہو۔ پروردگارا! تو

بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْناکَ ، وَلا مَعَکَ اِلٰهٌ فَیَشْرَکَکَ فِي رُبُوبِیَّتِکَ ،وَلا مَعَکَ اِلٰهٌ

وہ خدا نہیں ہے کہ جسے ہم نے ابھی تازہ پکارا ہو اور تیرے ساتھ کوئی ایسا معبود بھی نہیں ہے کہ جو تیری ربوبیت میں شریک ہو،

أَعانَکَ عَلی خَلْقِنا،أَنْتَ رَبُّنا کَما تَقُوْلُ وَفَوْقَ ما یَقُوْلُ الْقائِلُوْنَ، أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ

اور تیرے ساتھ کوئی ایسا خدا بھی نہیں جس نے ہماری خلقت میں تیری مدد کی ہو تو ہمارا پروردگار ہے جیسا کہ تو خود کہتا ہے اور تمام کمین کے

عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِيَ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ أَفْضَلَ ما سَأَلَکَ،

قول سے بالاتر ۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور محمدؐ (ان ہر اور ان کی آل پر درود ہو) کو اس سے زیادہ عطا فرما

وَأَفْضَلَ ما سُئِلْتَ، وَأَفْضَلَ ما أَنْتَ مَسْؤُولٌ لَهُ اِلی یَوْمِ الْقِیامَةِ .اُعِیْذُ أَهْلَ بَیْتِ النَّبِيِّ

جس کا تجھ سوال کیا جائے اور اس سے بھی زیادہ کہ تا روز قیامت تجھ سے ان کے لئے جس کی درخواست کی جائے،

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَنَفْسِي وَدِیْنِي وَذُرِّیَّتِي وَمالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَقَرابَتِي

میں پیغمبرحضرت محمدؐ کی اہلبیت (ان پر اور ان کی آل پر درود ہو)،اپنے نفس،دین،اپنی ذریت،اپنے مال و اولاد،اہل وعیال،

وَأَهْلِ بَیْتِي وَکُلَّ ذِي رَحِمٍ لِي دَخَلَ فِي الْاِسْلامِ، أَوْ یَدْخُلُ اِلی یَوْمِ الْقِیامَةِ، وَحُرْمانَتِي

رشتہ دار اور خاندان کو اور ان تمام لوگوں کو کہ جن کا مجھ سے رشتہ و ناطہ ہے کہ جو مسلمان ہوئے یا تا روز قیامت دائرہ اسلام میں داخل ہوں

وَخاصَّتِي، وَمَنْ قَلَّدَنِي دُعاءً أَوْ أَسْدیٰ اِلَيَّ یَداً، أَوْ رَدَّ عَنِّي غَیْبَةً،أَوْ قالَ فِيَّ خَیْراً، أَوِ

گے،اور اپنی عیال اور اپنے خاص الخاص،اور وہ تمام افراد کہ جنہوں نے میرے ذمہ دعا لگائی اور مجھ سے نیکی کی،یا میری غیبت سے گریز

اتَّخَذْتُ عِنْدَهُ یَداً أَوْ صَنِیْعَةً، وَجِیْرانِي وَاِخْوانِي مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِناتِ .بِاللّٰهِ

کیا،یا میرے سلسلہ میں زبان سے نیکی کی یا ان سے مدد طلب کی یا انہوں نے میرے لئے کام کیا،اور نیز ہمسایوں،مؤمنوں اور

وَبِأَسْمائِهِ التّامَّةِ الْعامَّةِ الشّامِلَةِ الْکامِلَةِ الطّاهِرَةِ الْفاضِلَةِ الْمُبارَکَةِ الْمُتَعالِیَةِ الزّاکِیَةِ

مؤمنات سے بھائی اور بہنوں کو خدا اور خدا کے کامل ،عام، شامل و کاملہ ،پاک،فاضل،مبارک ،بلند مرتبہ،خالص، پاکیزہ،

الشَّرِیْفَةِ الْمَنِیْعَةِ الْکَرِیْمَةِ الْعَظِیْمَةِ الْمَخْزُوْنَةِ الْمَکْنُوْنَةِ الَّتِي لایُجاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلافاجِرٌ

شرافت مند،کریم،عظیم،پنہان،ذخیرہ شدہ اسماء کہ جن تک کسی نیک و بد شخص کا گزر نہیں ،

وَبِاُمِّ الْکِتابِ وَخاتِمَتِهِ،وَما بَیْنَهُما مِنْ سُوْرَةٍ شَرِیْفَةٍ، وَآیَةٍ مُحْکَمَةٍ، وَشِفاءٍ وَرَحْمَةٍ،

اور ام الکتاب (سورۂ فاتحہ) اور اس کی انتہا اور جو کچھ ان دو حصوں کے درمیان سورۂ شریفہ و آیات محکمہ اور شفاء و رحمت

وَعَوْذَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَبِالتَّوْرِيٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَصُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسىٰ،
اور تعویذ و برکت موجود ہے اور توریت و انجیل و زبور و قرآن اور صحف ابراہیم و موسیٰ اور وہ تمام کتابیں کہ جنہیں خدا

وَبِكُلِّ كِتَابٍ أَنْزَلَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ رَسُوْلٍ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ حُجَّةٍ أَقَامَهَا اللّٰهُ، وَبِكُلِّ
نے نازل فرمایا اور وہ تمام رسول کہ جنہیں خدا نے بھیجا، اور وہ تمام حجتیں کہ جو خدا نے قائم کیں، اور تمام برہان کہ جنہیں خدا نے ظاہر کیا،

بُرْهَانٍ أَظْهَرَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ نُوْرٍ أَنَارَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ الْاٰءِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِهِ اُعِيْذُ وَأَسْتَعِيْذُ مِنْ
اور وہ تمام نور کہ جنہیں خدا نے روشن کیا، اور خدا کی تمام نعمتوں اور عظمتوں کے سپرد کرتا ہوں۔ میں ہر صاحب شر کے شر سے پناہ مانگتا

شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، وَمِنْ شَرِّ مَا رَبِّي مِنْهُ أَكْبَرُ، وَمِنْ شَرِّ
ہوں اور پناہ طلب کرتا ہوں، اور ان تمام چیزوں کے شر سے جن سے ڈرتا ہوں اور جن سے خوفزدہ ہوں، اور ان تمام چیزوں کے شر

فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالسَّلَاطِيْنِ،
سے جن سے میرا پروردگار بزرگ تر ہے۔ اور عرب و عجم کے فاسقوں اور گناہگاروں کے شر سے اور جن و انس کے فاسقوں کے شر

وَاِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ، وَمِنْ شَرِّ مَا دَهَمَ
سے، شیطانوں اور بادشاہوں کے شر سے، ابلیس اور اس کے لشکر، اس کے پیروکار اور رواج کرنے والوں کے شر سے، اور نور و ظلمت میں

أَوْ هَجَمَ أَوْ أَلَمَّ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ غَمٍّ وَهَمٍّ وَافِهٍ وَنَدَمٍ وَنَازِلَةٍ وَسَقَمٍ. وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ
موجود تمام چیزوں کے شر سے، اور انسان کو پیش آنے والے تمام سانحات کے شر سے کہ جو دردوالم کا باعث ہوں، اور ہر غم واندوہ اور

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَتَأْتِي بِهِ الْأَقْدَارُ، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْأَرْضِيْنَ
حزن و ملال ندامت اور بیماری کے شر سے، اور روز شب حادث ہونے والی اور مقدر شدہ چیزوں کے شر سے، اور آگ میں موجود تمام

وَالْأَقْطَارِ وَالْفَلَوَاتِ وَالْقِفَارِ وَالْبِحَارِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ الْفُسَّاقِ وَالْفُجَّارِ وَالْكُهَّانِ
چیزوں کے شر سے، اور زمین و ساحل، خشکی، بیابان، بنجر زمین، نباتات، دریاؤں اور نہروں میں موجود چیزوں کے شر سے، اور فاسقوں،

وَالسَّحَّارِ وَالْحُسَّادِ وَالْمُدَّعَارِ وَالْأَشْرَارِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فاجروں، کاہنوں، جادوگروں، حاسدوں، ڈرانے والوں، اور شریر لوگوں کے شر سے، اور زمین پر چلنے والی تمام چیزوں کے شر سے اور

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ، وَمَا يَعْرُجُ إِلَيْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي
زمین سے خارج ہونے والی اور آسمان سے نازل ہونے والی، اور آسمان کی طرف جانے والی چیزوں کے شر سے، اور ہر صاحب شر کے

اٰخِذٌ بِنٰاصِيَتِهٰا، اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرٰاطٍ مُسْتَقِيْمٍ، فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ، لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ

شر سے، اور ہر چار پائے کہ شر سے پناہ مانگتا ہو کہ جن کی زمام میرے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بیشک میرا خدا صراط مستقیم پر مستقر ہے۔ پس

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. وَأَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ،

اگر روگرداں ہوئے تو کہو: میرے لئے خدا کافی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ ہی عظمت عرش کا

وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَمِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ، وَمِنْ عَمَلٍ

رب ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے غم واندوہ جزن، ناتوانی، کسالت، خوف، بخل، قرض کی بھاری، مردوں کے تسلط سے پناہ مانگتا ہوں۔

لَايَنْفَعُ، وَمِنْ عَيْنٍ لَاتَدْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَايُسْمَعُ، وَمِنْ نَصِيْحَةٍ

نیز غیر مفید عمل سے، نہ رونے والی آنکھ سے، نہ ڈرنے والے دل سے، نہ سنی جانے والی دعا سے، اور غیر مؤثر نصیحت سے، اور واپس نہ

لَاتَنْجَعُ، وَمِنْ صَحَابَةٍ لَاتَرْدَعُ، وَمِنْ اِجْمَاعٍ عَلٰى نُكْرٍ وَتَوَدُّدٍ عَلٰى خُسْرٍ أَوْ تَؤَاخٍ

پلٹنے والے اصحاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور برائی وناپسندی پر جمع ہونے، خسارے والی دوستی، ناپاک لین دین سے پناہ مانگتا ہوں،

عَلٰى خُبْثٍ، وَمِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ مَلَائِكَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالْأَنْبِيَاءُ الْمُرْسَلُوْنَ، وَالْأَئِمَّةُ

نیز ان تمام چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جس سے مقرب فرشتوں، انبیاء مرسل، ائمہ اطہار، شہداء وصالحین اور مقرب بندوں نے پناہ

الْمُطَهَّرُوْنَ، وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ، وَعِبَادُكَ الْمُتَّقُوْنَ. وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ

مانگی۔ اے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور انہوں نے جس خیر وخوبی کی درخواست کی وہ مجھے بھی عطا

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي مِنَ الْخَيْرِ مَا سَأَلُوا، وَأَنْ تُعِيْذَنِي مِنْ شَرِّ مَا

فرما، اور انہوں نے جن چیزوں کے شر سے پناہ مانگی مجھے بھی ان کے شر سے پناہ دے۔ پروردگارا! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں

اسْتَعَاذُوا، وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ،

مجھے وہ جلد اور دیر از زمد کے لئے تمام خیر عطا فرما کر جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا۔ خدایا میں شیاطین کے وسوسوں سے پناہ

وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُوْنِ. بِسْمِ اللّٰهِ

مانگتا ہوں اور اے رب میں اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھے حاضر کریں۔ اہلبیت نبی حضرت محمدؐ (ان پر اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو)

عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِي وَدِيْنِي، بِسْمِ

پر خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں، اور اپنے نفس اور دین پر خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں، اپنے خاندان ومال پر خدا کے نام سے مدد مانگتا

اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِي وَمالِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ أَعْطانِي رَبّي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَحِبَّتِي

ہوں، اور اپنے پروردگار کی عطا کی گئی تمام چیزوں پر خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں۔ اپنے دوستوں، اولاد اور قرباء پر خدا کے نام سے

وَوَلَدِي وَقَراباتِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى جِيْرانِي وَاِخْوانِي، وَمَنْ قَلَّدَنِي دُعاءً، أَوِ اتَّخَذَ

مدد مانگتا ہوں، اپنے پڑوسیوں اور بھائیوں پر خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں، اور جنہوں نے مجھ سے التماس دعا کہا، یا جنہوں نے مجھ سے

عِنْدِي يَداً، أَوِ ابْتَدَءَ اِلَيَّ بِرّاً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى ما رَزَقَنِي رَبّي

مدد لی، اور تمام مؤمنین و مؤمنات کہ جنہوں نے میرے سلسلہ میں بغیر کسی سابقہ کے اچھے کام کا آغاز کیا، اور خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں

وَيَرْزُقُنِي، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّماءِ وَهُوَ

اس چیز کے لئے کہ جس کا خدا نے میرے لئے ارادہ فرمایا یا آئندہ ارادہ کرے گا۔ خدا کے نام سے مدد مانگتا ہوں کہ اس کے نام سے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصِلْنِي بِجَمِيْعِ ما سَأَلْكَ

زمین و آسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سمیع و علیم ہے۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج اور تیرے مؤمن بندوں

عِبادُكَ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَنْ تَصِلَهُمْ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، وَاصْرِفْ عَنِّي جَمِيْعَ ما سَأَلَكَ عِبادُكَ

نے جس چیز کی دعا کی ہے ان میں سے خیر انہیں عطا فرما اور مجھ پر بھی احسان فرما کہ تیرے مؤمن بندوں نے جس چیز کی بھی

الْمُؤْمِنُوْنَ، أَنْ تَصْرِفَهُ عَنْهُمْ مِنَ السُّوْءِ وَالرَّدىٰ، وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ ما أَنْتَ أَهْلُهُ وَوَلِيُّهُ

دعا کی ہے کہ ان سے بلاؤں اور پستیوں کو دور فرما، اور مجھ سے دور فرما، اور اپنے اس فضل کے طفیل کہ جس کا تو اہل

يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ

اور سزاوار ہے میرے لئے ان میں اضافہ فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! محمد اور آپ کی پاک و اطہار اہلبیت

وَفَرَجِي وَفَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَهْمُوْمٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ

پر درود بھیج، اور پروردگارا! ان کے اور میرے راحت و سکون اور گشائش میں تعجیل فرما، اور ہر مؤمن و مؤمنہ کے غم کو دور کرنے میں تعجیل

مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِي نَصْرَهُمْ، وَأَشْهِدْنِي أَيّامَهُمْ، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ

فرما۔ پروردگارا! محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے ان کی نصرت نصیب فرما، اور مجھے ان کی حکومت کے ایام کا شاہد فرما، اور مجھے دنیا و آخرت

وَاجْعَلْ مِنْكَ عَلَيْهِمْ واقِيَةً حَتّٰى لايُخْلَصَ اِلَيْهِمُ الّا بِسَبِيْلِ خَيْرٍ، وَعَلَيَّ مَعَهُمْ،

میں ان کے ساتھ رکھ اور اپنی جانب سے ان کے لئے نگہبان قرار دے تا کہ انہیں خیر و خوبی کے سوا کچھ نہ ملے

وَعَلٰى شِيْعَتِهِمْ وَمُحِبِّيْهِمْ ، وَعَلٰى أَوْلِيَائِهِمْ، وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،

میرے اوران کے شیعوں اوران کے محبوں اوران کے اولیاء اورتمام مؤمنین ومؤمنات پربھی ایسے ہی نگہبان مقررفرما،

فَاِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ، وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهِ

بیشک تو ہرچیز پرقادر ہے۔خدا کے نام سے،خدا کی مدد سے،خدا کی جانب سے خدا کی طرف اورخدا کے سوا کوئی غالب نہیں ہے خدا جو

مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَاُفَوِّضُ أَمْرِي اِلَى اللّٰهِ،

چاہے وہی ہوتا ہے،خدا کے سوا کوئی قوت نہیں ہے،میرے لئے خدا ہی کافی ہے،اوراسی پرتوکل کرتا ہوں میں اپنے امورخدا کوسونپتا ہوں

وَأَلْتَجِئُ اِلَى اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اُحَاوِلُ وَاُصَاوِلُ وَاُكَاثِرُ وَاُفَاخِرُ وَأَعْتَزُّ وَأَعْتَصِمُ،عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

اورخدا سے ہی پناہ لیتا ہوں،اورخدا کی مدد سے ہی قوت وتسلط،کثرت وافتخار،عزت وآبروواوربہبودی طلب کرتا ہوں،صرف تجھی پرتوکل

وَاِلَيْهِ مَتَابُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، عَدَدَ الذَّرٰى وَالنُّجُوْمِ، وَالْمَلَائِكَةِ الصُّفُوْفِ

کرتا ہوں اورمیری بازگشت بھی تمہاری طرف ہے۔خدا کے سوا کوئی معبودنہیں جوزندہ وپائندہ ہے۔خاک،ستاروں،صف بستہ ملائکہ،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ

خدا کے سوا کوئی معبودنہیں جویگانہ ہےاورجس کا کوئی شریک نہیں،بلندمرتبہ وعظیم ہے۔خدا کے سوا کوئی کوئی معبودنہیں۔خدایا!تومنزہ ہے

مِنَ الظّٰالِمِيْنَ.[1]

بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے دعائے حریق میں اس عبارت کا اضافہ فرمایا ہے کہ جو محمد بن صلت قمیؒ کے ذریعہ پہنچا ہے:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ،وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ،وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ،وَمُنْزِلَ

پروردگارا!اے باعظمت نور کے مالک،اے کرسی رفیع وبلند کے مالک، اے بحرِ بے پایاں کے ربّ،اورا ے توریت وانجیل کو

التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ،وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ،وَمُنْزِلَ الزَّبُوْرِوَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ،وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ

نازل کرنے،اورا ے سایہ آفتاب کے ربّ،اے زبوروقرآن عظیم کونازل کرنے والے،اے مقرب فرشتوں اورانبیاء مرسل کے ربّ

---

[1] البلدالأمین:۹۱،مصباح المتہجد:۲۲۰(کچھ فرق کے ساتھ)

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ. أَنْتَ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ وَاِلٰهُ مَنْ فِي الْأَرْضِ لاَ اِلٰهَ فِيْهِمَا

جو کچھ آسمان میں ہے تو اس کا خدا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تو اس کا خدا، تیرے سوا آسمان و زمین میں کوئی معبود نہیں ہے۔

غَيْرُکَ، وَأَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، وَجَبَّارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لاَ جَبَّارَ فِيْهِمَا غَيْرُکَ، وَ

اور پروردگارا! جو کچھ بھی آسمان اور جو کچھ زمین میں ہے تو اس پر مسلط ہے، اور ان دونوں میں تیرے سوا کوئی مسلط نہیں ہے۔

أَنْتَ خَالِقُ مَنْ فِي السَّمَآءِ، وَخَالِقُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لاَ خَالِقَ فِيْهِمَا غَيْرُکَ، وَأَنْتَ حَكَمُ

اور خدایا! جو کچھ آسمان اور جو کچھ زمین میں ہے تو اس کا خالق ہے، اور ان دونوں میں تیرے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔

مَنْ فِي السَّمَآءِ، وَحَكَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لاَ حَكَمَ فِيْهِمَا غَيْرُکَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ

اور جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تو اس حاکم ہے اور ان دونوں میں تیرے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔ پروردگارا! میں تیری

بِوَجْهِ الْكَرِيْمِ، وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْمُنِيْرِ، وَمُلْكِکَ الْقَدِيْمِ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ، أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ

بزرگ ذات کے واسطے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نور منیر کے واسطے، اور تیری قدیم فرمانروائی کے واسطے، اے زندہ و برپا رہنے والے!

الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُوْنَ، وَبِاسْمِکَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ

میں تیرے اس اسم کے ذریعہ درخواست کرتا ہوں کہ جس سے اوّلین و آخرین صالح و شائستہ ہوجائیں۔

يَاحَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَاحَيّاً حِيْنَ لاَ حَيٍّ، وَيَامُحْيِيَ الْمَوْتٰى، وَيَا

اے ہر زندہ سے پہلے زندہ، اور اے ہر زندہ کے بعد زندہ، اے وہ زندہ کہ جب کسی زندہ کا وجود نہیں تھا، اور اے مردوں کو زندہ

حَيُّ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ أَنْتَ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ. أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِي

کرنے والے، اے وہ زندہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور خدایا

مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لاَأَحْتَسِبُ رِزْقاً وَاسِعاً حَلاَلاً طَيِّباً وَأَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي

مجھے وہاں سے واسع و حلال اور پاک و پاکیزہ رزق عطا فرما، جہاں سے مجھے گمان تھا اور جہاں سے وہم و خیال بھی نہیں ہے، اور میری

كُلَّ غَمٍّ وَهَمٍّ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي مَا أَرْجُوْهُ وَاٰمُلُهُ، اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

تمام غم و اندوہ اور مشکلات برطرف فرما، اور مجھے وہ چیز عطا فرما کہ جس کی مجھے امید و آرزو ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

---

[1] البلد الأمین: ۹۷، مصباح المتہجد: ۲۲۷

﴿۴﴾

امام صادق علیہ السلام سے منقول دعائے الحاج

﴿جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی ہے﴾

ابونعیم انصاری کہتے ہیں: ہم مکہ میں رکن مستجار کے ساتھ تھے اور طائفۂ مقصرہ میں سے کچھ افراد بھی موجود تھے ان میں محمودی، علان کلینی، ابوہاشم دیناری، ابوجعفر احول ہمدانی بھی تھے وہ تقریباً تیس آدمی تھے اور میں ان کے درمیان محمد بن قاسم عقیقی کے سوا کسی مخلص شیعہ کو نہیں پہچانتا تھا۔

وہ ۶ ذی الحجہ ۲۹۳ھ کا دن تھا ہم ویسے ہی کھڑے تھے کہ اتنے میں ایک جوان جو خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا ہماری طرف آیا اس نے دو کپڑوں سے احرام باندھا تھا اور اس نے اپنا جوتا ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جب انہیں دیکھا تو ان کی ہیبت اور متانت سے ہم سبھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے، انہیں سلام کیا وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام دعائے الحاج میں کیا فرماتے تھے؟

ہم نے کہا: کیا کہتے تھے؟

فرمایا: وہ کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ، وَبِهِ تَقُوْمُ الْأَرْضَ، وَبِهِ تُفَرِّقُ

پروردگارا! بیشک میں تجھ سے تیرے اس اسم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ جس سے آسمان کو برپا کیا اور جس سے زمین کو برپا کیا،

بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ، وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُجْتَمَعِ، وَبِهِ أَحْصَيْتَ

اور جس سے حق و باطل کو آپس سے جدا کرتا ہے، اور جس سے متفرق چیزوں کو اکٹھا کرتا ہے، اور جس کے ذریعہ اجتماع کو جدا کرتا ہے، اور

عَدَدَ الرَّمْلِ، وَزِنَةَ الْجِبَالِ، وَكَيْلَ الْبِحَارِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

جس سے ٹنگریزوں کی تعداد کو شمار کرتا ہے اور جس سے پہاڑوں اور دریاؤں کے پانیوں کو جانتا ہے، میری تجھ سے درخواست ہے کہ محمد

تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاً وَ مَخْرَجاً [1]

اور آل محمد پر درود بھیج اور میرے امر میں سکون وگھلائش قرار دے۔

کتاب ''الجنتہ الواقیۃ'' میں روایت کرتے ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف فرماتے ہیں:

حضرت صادق علیہ السلام ہر صبح اس دعا کو پڑھتے تھے [2]

﴿۵﴾

واجب نماز کے بعد حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

﴿یہ دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے﴾

ابونعیم انصاری کہتے ہیں اس وقت حضرت اٹھے خانہ کعبہ کا طواف کرنا شروع کر دیا ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے، لیکن ہم ان کا نام پوچھنا بھول گئے۔ دوسرے دن اسی وقت اسی جگہ طواف سے باہر آئے اور ہم لوگ بھی اٹھ گھڑے ہوئے، پھر لوگوں کے درمیان بیٹھ گئے پھر دائیں اور بائیں دیکھ کر کہنے لگے کیا جانتے ہو حضرت امیر المومنین علیہ السلام واجب نماز کے بعد کون سی دعا پڑھتے تھے؟

ہم نے کہا: کیا پڑھتے تھے؟

فرمایا: آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

۱۔ کمال الدین: ۴۷۰، البحار ۹۵/۱۵۷، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۳۶۳، دلائل الامامۃ: ۵۴۳

۲۔ ''الجنۃ الواقیۃ'' میر دامادؒ سے منسوب ہے، قائل ذکر ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ یہ کتاب شیخ کفعمیؒ کی تالیفات میں سے ہے لیکن علامہ مجلسیؒ نے اس کی نسبت شیخ کفعمیؒ کی طرف دینے میں تردید کی ہے اور بحار الانوار: ۱/۱۷ میں کہتے ہیں: کتاب ''الجنۃ الواقیۃ'' بعض متاخرین کی تالیف ہے، ممکن ہے کہ اس کی شیخ کفعمیؒ کی طرف نسبت دی گئی ہو، مولا افندی نے بھی ''الریاض: ۱/۲۳'' پر اس کتاب کی نسبت کفعمیؒ کی طرف دینے میں تردید کی ہے، (المقام الأسنی: ۱۳)

أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَصْوَاتُ، (وَدُعِيَتِ الدَّعَوَاتُ)، وَلَكَ عَنَتِ الْوُجُوهُ،

خدایا! صدائیں تیری طرف ہی بلند ہوتی ہیں (اور دعائیں کی جاتی ہیں) اور چہرے صرف تیرے لئے ہیں متواضع و فروتن ہوتے ہیں،

وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ، وَإِلَيْكَ النُّحَاكُمُ فِي الْأَعْمَالِ، يَا خَيْرَ مَسْؤُولٍ

اور گردنیں صرف تیرے سامنے ہی خم ہوتی ہیں، اعمال میں حکومت صرف تیرے لئے ہی ہے اور سب سے بہتر مسؤل (جس سے سوال کیا

وَخَيْرَ مَنْ أَعْطَى، يَا صَادِقُ يَا بَارِئُ، يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ، يَا مَنْ أَمَرَ

جائے)، اور سب سے بہتر عطا کرنے والے، اے صادق، اے ایجاد کرنے والے، اور وہ کہ جو وعدہ کرے پر خلاف عمل نہیں کرتا، اے وہ کہ جس

بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ بِالْإِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [1]، يَا مَنْ قَالَ

نے دعا کرنے کا حکم دیا، اور دعا قبول کرنے کی کفالت کا ذمہ لیا، اے وہ کہ جس نے فرمایا: "مجھے پکارو میں مثبت جواب دوں گا" اے وہ کہ

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا

جس نے فرمایا: "اور اے پیغمبر! اگر میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں ان سے قریب ہوں پکارنے والے کی آواز

لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ [2]، يَا مَنْ قَالَ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

سنتا ہوں جب بھی پکارتا ہے لہٰذا مجھ سے طلب قبولیت کریں اور مجھ ہی پر ایمان واعتماد رکھیں کہ شاید اس طرح راہِ راست پر آجائیں" اے

عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ

وہ کہ جس نے فرمایا: "پیغمبر آپ پیغام پہنچا دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے رحمت خدا سے مایوس نہ ہونا اللہ

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [3]

تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے"

بحار الأنوار میں وارد ہوا ہے کہ اس دعا کے بعد مزید یوں ذکر ہوا ہے:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، هَا أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ، الْمُسْرِفُ عَلَى نَفْسِي، وَأَنْتَ الْقَائِلُ

خدایا! میں نے تیری دعوت کو سنا اور لبیک کیا اور تیرے سامنے میں ہی ہوں کہ جس نے اپنے نفس پر زیادہ روی و اسراف کیا جب کہ

﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾ [5]

تو نے فرمایا ہے: "رحمت خدا سے مایوس نہ ہونا اللہ تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے"

۱۔ سورۂ غافر، آیت: ۶۰ ۲۔ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۸۶ ۳۔ سورۂ زمر، آیت: ۵۳

۴۔ کمال الدین: ۴۷۰ ۵۔ بحار الأنوار: ۸۶/۲۷

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

سجدۂ شکر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

مذکورہ روایت میں مزید یوں ہے کہ: پھر اس دعا کے بعد حضرت نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: کیا جانتے ہو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سجدہ میں کیا پڑھتے تھے؟

ہم نے عرض کیا: سجدۂ شکر میں کیا پڑھتے تھے؟

فرمایا: آپ یہ پڑھتے تھے:

يا مَنْ لا يَزِيدُهُ اِلْحاحُ الْمُلِحّينَ اِلّا جُوداً وَ كَرَماً، يا مَنْ لَهُ خَزائِنُ السَّماواتِ

اے وہ کہ جس کی سخاوت و کرم میں اصرار کرنے والوں کے اصرار سے اضافہ ہوتا ہے اے وہ کہ جس کے لئے زمین و آسمان کے خزانے

وَالْأَرْضِ بِما مَنْ لَهُ خَزائِنُ ما دَقَّ وَجَلَّ، لاتَمْنَعُكَ اِساءَتِي مِنْ اِحْسانِكَ اِلَيَّ.

ہیں اے وہ کہ جس کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی چیز کے ذخائر ہیں، بیشک میری بدرفتاری میرے لئے تیرے احسان کو نہیں روک سکتی۔ اور

اِنّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْعَفْوِ يا رَبّاهُ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ساتھ وہی کر کہ جو تیرے مقام کے لئے شائستہ ہے تو صاحب جود و کرم اور صاحب عفو پروردگارا!

يا اَللّٰـهُ، اِفْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُـهُ، فَأَنْتَ قادِرٌ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَقَدِ اسْتَحَقَقْتُها،

خدایا! میرے لئے وہی انجام دے کہ جو تیرے مقام کے لئے شائستہ ہے، اور تو سزا و عذاب دینے پر قادر ہے اور بیشک میں اسی کا مستحق

لا حُجَّةَ لِي، وَلا عُذْرَ لِي عِنْدَكَ. أَبُوءُ اِلَيْكَ بِذُنُوبِي كُلِّها، وَأَعْتَرِفُ بِها كَيْ

ہوں اور میرے پاس کوئی دلیل و حجت بھی نہیں ہے اور میرے پاس تجھے پیش کرنے کے لئے کوئی عذر بھی نہیں ہے، میرے تمام گناہ

تَعْفُوَ عَنّي، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِها مِنّي، بُؤْتُ اِلَيْكَ بِكُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَبِكُلِّ خَطِيئَةٍ

تیرے سامنے ہیں، میں ان کا اعتراف کرتا ہوں تا کہ تو مجھے بخش دے، اور تو مجھ سے بہتر جانتا ہے کہ میں نے کون سے گناہ کئے، انجام

أَخْطَأْتُهَا، وَبِكُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلْتُهَا، يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ

دیئے گئے میرے ہر ایک گناہ، ہر ایک اشتباہ، ہر ایک بدرفتاری کا اعتراف کرتا ہوں۔ بندہ لاچار مجھے بخش دے، رحم فرما، اور ان تمام چیزوں سے درگذر

أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ۔[1]

فرما جن کو تو جانتا ہے، بیشک تو سب سے باعزت اور باکرامت ہے۔

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

مسجد الحرام میں امام سجاد علیہ السلام کی دعائے سجدہ

مزکورہ حدیث میں مزید بیان فرماتے ہوئے ابونعیم کہتے ہیں: وہ شخص اٹھے اور طواف کرنے میں مشغول ہو گئے اور ہم بھی ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔

دوسرے دن بھی وہ اسی وقت تشریف لائے اور ہم لوگوں نے گذشتہ روز کی طرح استقبال کیا اور کھڑے ہو گئے، وہ درمیان میں بیٹھ گئے اور پھر دائیں اور بائیں دیکھنے کے بعد فرمایا:

حضرت علی بن الحسین سید العابدین علیہ السلام اس جگہ (پھر آپ نے ہاتھ سے ناودان کی طرف اشارہ فرمایا) سجدے میں اس طرح کہتے ہیں:

"عُبَيْدُكَ بِفِنَائِكَ، (فَقِيرُكَ بِفِنَائِكَ) مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ، أَسْأَلُكَ

تیری حقیر بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے (تیرا نیازمند تیری بارگاہ میں آیا ہے) تیری مسکین و بیچارہ تیرے در پر آیا ہے، تجھ سے سوال

مَالَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ سِوَاكَ"

کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی انہیں انجام دینے پر قادر نہیں ہے۔

۱۔ کمال الدین: ۱/۴۷، دلائل الامامۃ: ۵۴۴

انہوں نے دوبارہ دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور محمد بن قاسم علوی کو دیکھ کر فرمایا:

اے محمد بن قاسم علوی! انشاءاللہ تم صحیح راستہ پر ہو۔

پھر اس کے بعد اٹھے اور طواف میں مشغول ہو گئے جتنی بھی دعا ہم کو تعلیم فرمائی تھی ہم نے یاد کر لی لیکن ہم سب ان کے متعلق پوچھنا بھول گئے۔

آخری دن محمودی نے ہم سے کہا: دوستو! کیا اس شخص کو جانتے ہو؟

ہم لوگوں نے کہا: نہیں۔

کہا: خدا کی قسم، یہ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

ہم نے کہا: اے ابوعلی! یہ کیسے معلوم ہوا؟

کہا: مدتوں سے میں یہاں پروردگار عالم سے درخواست کر رہا ہوں کہ مجھے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرائے اور یہ عمل سات سال سے انجام دیتا آ رہا ہوں۔

انہوں نے کہا: عرفہ میں ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا وہ دعا پڑھ رہے تھے اور میں نے ان سے پوچھا: یہ کس کی دعا ہے؟

فرمایا: میں لوگوں میں سے ہوں۔

ہم نے کہا: کن لوگوں سے؟ عرب یا عجم؟

فرمایا: عرب ہوں۔

ہم نے عرض کیا: کون سے عرب؟

فرمایا: ان میں سب سے شریف و افضل۔

ہم نے کہا: آپ کی مراد کون سے لوگ ہیں؟

فرمایا: بنی ہاشم۔

ہم نے کہا: بنی ہاشم میں کون؟

فرمایا: ان میں سب سے بلند و برتر۔

ہم نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟

فرمایا: جس نے کفار کے سر کو شگافتہ کیا، فقرا کو کھانا دیا اور آدھی رات کے وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے تھے۔

ہم سمجھ گئے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ہیں اور اسی لئے ہمیں ان سے محبت ہوگئی۔ لیکن وہ ہم سے غائب ہو گئے مجھے نہیں معلوم کہ وہ آسمان کی طرف چلے گئے یا زمین میں؟ میں نے اپنے اطراف میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا: کیا اس علوی شخص کو پہچانتے ہو۔

انہوں نے کہا: ہاں وہ ہر سال ہمارے ساتھ پیدل مکہ آتے ہیں۔

ہم نے کہا: سبحان اللہ! خدا کی قسم ہم نے ان میں پیدل چلنے کا اثر نہیں دیکھا۔ اس کے بعد ہم مزدلفہ کی طرف چلے گئے جب کہ ان کی جدائی کے غم واندوہ نے ہمارے وجود کو سمیٹ لیا۔

اس رات کو وہاں سویا تو عالم خواب میں رسول خدا کو دیکھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے محمد! تم جو دیکھنا چاہتے تھے دیکھ لیا۔

ہم نے عرض کیا: میرے آقا وہ کون شخص تھا؟

فرمایا: تم نے کل جنہیں دیکھا وہ تمہارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔[1]

۱۔ کمال الدین: ۴۷۱

دعائے عبرات کا واقعہ

علامہ حلیؒ کتاب ''منہاج الفلاح'' کے آخر میں دعائے عبرات کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ نہایت ہی معروف دعا ہے اور امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

اس دعا کے متعلق سید رضی الدین محمد بن محمد آوی کی ایک حکایت ہے جو بہت معروف ہے اور اسی کتاب کے حاشیہ پر کسی فاضل کے ہاتھوں مرقوم ہے:

جناب فخر الدین محمد بن شیخ جمال الدین اپنے والد اور فقیہ جد یوسف سے اور وہ سید رضی الدینؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

سید رضی الدین جزمانون کے حاکموں میں کسی ایک کے پاس طویل عرصہ تک اسیر تھے اور وہ ان سے نہایت شدت سے پیش آتا تھا کھانے پینے میں بھی سختی سے کام لیتا تھا، ایک رات پیغمبر اکرمؐ کے صالح جانشین حضرت خلف امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا تو رو کر کہا:

اے میرے مولا! اس ظالم سے رہائی کے لئے میری شفاعت کیجئے۔

حضرت نے فرمایا: دعائے عبرات پڑھو۔

عرض کیا: دعائے عبرات کون سی دعا ہے؟

فرمایا: یہ دعا تمہاری کتاب مصباح میں موجود ہے۔

عرض کیا: اے میرے مولا! میری مصباح میں ایسی کوئی دعا نہیں ہے۔

فرمایا: تلاش کرو ملے گی۔

سید نیند سے اٹھے نماز صبح پڑھی کتاب مصباح کھولی اور اس کے اوراق کے درمیان اس دعا کو ایک ورق پر لکھا ہوا دیکھا اور اسے چالیس مرتبہ پڑھا۔

اس امیر کی دو بیویاں تھیں ان میں ایک عاقل اور با تدبیر تھی اور حاکم کے نزدیک اسے خاص مقام حاصل تھا اور اسے اس پر کافی اعتماد تھا جس روز اس کی نوبت تھی اس کے گھر آیا اس بیوی نے

پوچھا؟ کیا تم نے امیر المومنین علیہ السلام کے فرزندوں میں سے کسی کو قید کرلیا ہے؟

کہنے لگا: تم کس لئے پوچھ رہی ہو؟

بیوی نے کہا: میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کی صورت سورج کی طرح چمک رہی تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے میرے گلے کو دبایا اور کہا تیرے شوہر نے میرے بیٹے کو قید کرلیا ہے اور کھانے پینے میں بھی اس کے ساتھ سختی کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: آقا آپ کون ہیں؟

فرمایا: میں علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں، اپنے شوہر سے کہہ دو اگر میرے بیٹے کو آزاد نہ کیا تو اس کے گھر کو نابود کردوں گا۔

اس خواب نے سلطان پر گہرا اثر چھوڑا اور اس نے کہا: مجھے اس واقعہ کا علم نہیں ہے لہذا اس نے اپنے نمائندوں کو بلایا اور ان سے پوچھا: کیا تم نے کسی کو قید کیا ہے؟

کہا: ایک علوی بوڑھا ہے جس کو قید کرنے کا حکم خود آپ نے دیا ہے۔

کہا: اسے آزاد کردو، اور ایک گھوڑے پر سوار کر کے اسے اس کے گھر کا راستہ بتاو تا کہ وہ چلا جائے۔

سید علی بن طاؤس کتاب ''مہج الدعوات'' کے آخر میں فرماتے ہیں: میرے دوست اور بھائی محمد بن محمد قاضی آوی نے اس دعا کے متعلق حیرت انگیز بات اور تعجب آمیز علت بتائی ہے:

وہ واقعہ یوں ہے کہ ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا اور اس دعا کو دیکھا جو اوراق پر لکھی ہوئی تھی جب کہ اس سے پہلے اس دعا کو ان اوراق میں نہیں رکھا تھا، اور جب اس کو دوسرے ورق پر اتار لیا تو اصل نسخہ گم ہوگیا۔ انہوں نے اس سے آگے دعا بیان کی اور ایک اور طریقہ سے دوسرا نسخہ ذکر کیا جو اس نسخہ سے مختلف تھا۔[1]

---

[1] جنۃ المأوی: ۲۲۱

﴿۸﴾

دعائے عبرات[1]

ہم یہاں مرحوم کفعمیؒ کی کتاب ''البلد الامین'' سے دعائے عبرات نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: یہ اہم اور عظیم دعا ہے جو حضرت امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے۔ یہ دعا اہم امور اور بڑی مشکلات میں پڑھی جاتی ہے اور اس دعا کو ''دعائے عبرات'' کہتے ہیں اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يا راحِمَ الْعَبَراتِ، وَيا كاشِفَ الزَّفَراتِ، أَنْتَ الَّذِي تَقْشَعُ

پروردگارا! تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے آنسوؤں کے قطروں پر رحم کرنے والے، اے درد دل کو برطرف کرنے والے، تو وہ ہے

سَحابَ الْمِحَنِ، وَقَدْ أَمْسَتْ ثِقالاً، وَتَجْلُو ضَبابَ الْفِتَنِ، وَ قَدْ سَحَبَتْ أَذْيالاً،

جو رنج وغم کے بادل پراکندہ کردیتا ہے جب کہ وہ بہت سنگین ہو چکے ہوں۔ اور فتنہ کے بادل ہٹادیتا ہے جب کہ وہ زمین گیر کر چکے

وَتَجْعَلُ زَرْعَها هَشِيماً، وَيُنْيانَها هَدِيماً، وَعِظامَها رَمِيماً، وَتَرُدُّ الْمَغْلُوبَ غالِباً،

ہوں، ان کی زمین وزراعت کو خشک قرار دے، اس کی ہریالیوں کو بوسیدہ کرتا ہے ان کی ہڈیوں کو بوسیدہ کرتا ہے اور مغلوب کو غالب کر

وَالْمَطْلُوبَ طالِباً، وَالْمَقْهُورَ قاهِراً، وَالْمَقْدُورَ عَلَيْهِ قادِراً. فَكَمْ مِنْ عَبْدٍ ناداكَ رَبَّ

دیتا ہے، مطلوب کو طالب کردیتا ہے، مقہور کو قاہر بنا دیتا ہے، مقدور کو قادر بنا دیتا ہے۔ کتنے ہی ایسے بندے ہیں جنہوں نے تجھے ندا دی

إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ، فَفَتَحْتَ لَهُ مِنْ نَصْرِكَ أَبْوابَ السَّماءِ بِماءٍ مُنْهَمِرٍ، وَفَجَّرْتَ

اور عرض کیا کہ پروردگارا! بیشک میں مغلوب ہوں پس میری نصرت فرما، اور تو نے اس کی مدد کرنے کے لئے آسمان کے دروازوں کو

لَهُ مِنْ عُرُنِكَ عُيُوناً، فَالْتَقَى الْماءُ عَلى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ، وَحَمَلْتَهُ مِنْ كِفايَتِكَ عَلى

برسنے والے پانی سے کھول دیا، اور اس کی مدد کے لئے چشمہ جاری کردیا، پس پانی مقدر شدہ امر سے پیوست ہوگیا، اور اسے اپنی کفایت

۱۔ ہم نے علامہ حلیؒ سے نقل کیا ہے کہ دعائے عبرات حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے سید رضی الدین آوی کو اسے پڑھنے کے لئے تاکید فرمائی ہے لیکن بعض بزرگوں کا خیال کہ یہ دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے۔

ذاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ، رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ.

سے تختہ ومیخوں سے بنی چیز (کشتی) پر سوار کیا۔ پروردگارا! میں مغلوب ہوں پس میری نصرت فرما۔

اسے تین مرتبہ پڑھیں۔

رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِي مِنْ نَصْرِكَ أَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

خدایا! محمد و آل محمد پر درود بھیج ،اور اپنی نصرت سے میرے لئے برسنے والے پانی سے آسمان کے در کھول دے۔

مُنْهَمِرٍ ،وَفَجِّرْ لِي مِنْ عَوْنِكَ عُيُوناً لِيَلْتَقِيَ مَآءُ فَرَجِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ، وَاحْمِلْنِي بِا

اور اپنی مدد سے میرے لئے چشمہ جاری فرما تا کہ پانی مقدر شدہ امر سے پیوست ہو کر راحت وسکون کا باعث بنے ،اور خدایا! مجھے اپنی

رَبِّ مِنْ كِفَايَتِكَ عَلٰى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ. يَا مَنْ اِذَا وَلَجَ الْعَبْدُ فِي لَيْلٍ مِنْ حَيْرَتِهِ

کفایت سے ایسی چیز پر سوار فرما جو تختہ اور میخ سے بنی ہو۔ اے وہ کہ جب بندہ رات کو وارد ہو اور حیرت سے سرگرداں ہو جائے اور

يَهِيْمُ، وَلَمْ يَجِدْ لَهُ صَرِيْخاً يَصْرُخُهُ مِنْ وَلِيٍّ وَلا حَمِيْمٍ، وَجَدَ يا رَبِّ مِنْ مَعُوْنَتِكَ

دستوں، رشتہ داروں میں سے کوئی بھی اس کی فریاد سننے والا نہ ملے تو اے پروردگار وہ تیری مدد کو اپنے لئے فریاد سننے والا پاتا ہے، اور ایسا

صَرِيْخاً مُغِيْثاً، وَوَلِيّاً يَطْلُبُهُ حَثِيْثاً، يُنْجِيْهِ مِنْ ضِيْقِ أَمْرِهِ وَحَرَجِهِ، وَيُظْهِرُ لَهُ أَعْلَامَ

ولی ومدد پرست کہ جو اسے سرعت سے طلب کرتا ہے تا کہ اسے مشکلات ورنج سے نجات دے اور اس کے لئے راحت وسکون کی نشانی

فَرَجِهِ .اَللّٰهُمَّ فَبِمَا مَنْ قُدْرَتُهُ قَاهِرَةٌ، وَاٰيَاتُهُ بَاهِرَةٌ، وَنَقِمَاتُهُ قَاصِمَةٌ لِكُلِّ جَبَّارٍ، دَامِغَةٌ

آشکار کرے۔ پروردگارا! اے وہ کہ جس کی توان قدرت مند اور کامیاب ہے اور جس کی آیات ونشانیاں آشکار ہیں، اور جس کا انتقام

لِكُلِّ كَفُوْرٍ خَتَّارٍ، صَلِّ يا رَبِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْظُرْ اِلَيَّ يا رَبِّ نَظْرَةً مِنْ

تمام جابروں اور سرکشوں کو ہلاک کر دیتا ہے، اور ہر کافر و مکار اور حیلہ گر کو ختم کر دے۔ محمد و آل محمد پر درود بھیج۔ خدایا! میری طرف نگاہ کر

نَظَرَاتِكَ رَحِيْمَةً، تَجْلِي بِهَا عَنِّي ظُلْمَةً عَاكِفَةً مُقِيْمَةً مِنْ عَاهَةٍ جَفَّتْ مِنْهَا الضُّرُوْعُ

ایسی نگاہ کر جو محبت ورحمت سے لبریز ہو تا کہ دیرینہ وپائیدار تاریکی ہر طرف ہو جائے کہ جس نے مجھے گرفتار کیا ہے، ایسی آفت کہ جس

وَتَلِفَتْ مِنْهَا الزُّرُوْعُ، وَانْهَمَلَتْ مِنْ أَجْلِهَا الدُّمُوْعُ، وَاشْتَمَلَ لَهَا عَلَى الْقُلُوْبِ الْيَأْسُ

سے سبزہ خشک ہو جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں، اور جن کی وجہ سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو جائے، اور دل پر ناامیدی چھا جائے،

وَخَرَّتْ بِسَبَبِهَا الْأَنْفَاسُ .اِلٰهِي فَاحْفَظْ حِفْظاً لِغَرَآئِسَ غَرَسُهَا بِيَدِ الرَّحْمٰنِ، وَشُرْبُهَا

جس کی وجہ سے سانسیں رک جائیں، خدایا! جو درخت خدائے رحمٰن کے دست قدرت سے لگائے گئے اور جن کی زندگی بخش پانی سے

مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ، وَنَجَاتُهَابِدُخُوْلِ الْجِنَانِ،أَنْ تَكُوْنَ بِيَدِ الشَّيْطَانِ تُحَزُّ، وَبِفَأْسِهِ

آبیاری کی گئی اور جنت میں داخل ہونے سے نجات پائے گا،اس کی حفاظت فرما کہ وہ شیطان کے ہاتھوں سے کاٹ نہ دیا جائے اور

تُقْطَعُ وَتُجَزُّ. اِلٰهِي فَمَنْ أَوْلٰى مِنْكَ بِأَنْ يَكُوْنَ عَنْ حَرِيْمِكَ دَافِعاً، وَمَنْ أَجْدَرُ

کٹائی سے اس کے گلڑے نہ کر دیئے جائیں۔خدایا! تجھ سے بڑھ کر اور کون اپنے حریم کا دفاع کر سکتا ہے؟ تجھ سے شائستہ اور کون ہو سکتا

مِنْكَ بِأَنْ يَكُوْنَ عَنْ حِمَاكَ حَارِساً وَمَانِعاً. اِلٰهِي اِنَّ الْأَمْرَ قَدْ هَالَ فَهَوِّنْهُ، وَخَشُنَ

ہے جو اپنے قریبی افراد کی نگہبانی کا ذمہ لے؟خدایا! بیشک یہ عمل مشکل ہو گیا پس اسے آسان فرما،اور یہ سخت ہو گیا ہے پس اسے نرم کر

فَأَلِنْهُ، وَاِنَّ الْقُلُوْبَ كَاعَتْ فَطَمِّنْهَا، وَالنُّفُوْسُ ارْتَاعَتْ فَسَكِّنْهَا. اِلٰهِي اِلٰهِي تَدَارَكْ

دے،اور دل سست و لرزاں ہو گئے ہیں پس انہیں آرام بخش،نفس خوف میں مبتلا ہو چکے ہیں پس انہیں آرام و سکون عطا فرما۔خدایا! خدایا!

أَقْدَاماً زَلَّتْ، وَأَفْكَاراً فِي مَهَامَهِ الْحَيْرَةِ ضَلَّتْ، بِأَنْ زَأَّتْ جَبْرَكَ عَلٰى كَسِيْرِهَا،

لرزتے قدموں مدد کر،سرگردانی میں گمشدہ افکار کی مدد کرتا کہ وہ دیکھ لیں کہ تو نے ان کی شکست کی تلافی کر دی ہے اور ان کے اسیروں

وَاِطْلَاقَكَ لِأَسِيْرِهَا، وَاِجَارَتَكَ لِمُسْتَجِيْرِهَا أَجْحَفَ الضُّرُّ بِالْمَضْرُوْرِ، وَلَبّٰى

کو آزاد کر دیا ہے اور ان میں سے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دے کر تو ان دھاڑت سے پہلے بچا رگی نے نقصان دہ ضرر دیا اور پکارنے

دَاعِيَهِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ. فَهَلْ يَحْسُنُ مِنْ عَدْلِكَ يَا مَوْلَايَ أَنْ تَدَعَهُ فَرِيْسَةَ الْبَلَاءِ وَهُوَ

والوں کو وای اور نالہ سے جواب دیا۔اے میرے مولا کیا یہ تیرے عدل کے لئے اچھا ہے کہ جسے تجھ سے امید ہے اسے بلا و مصیبت میں

لَكَ رَاجٍ، أَمْ هَلْ يَجْمُلُ مِنْ فَضْلِكَ أَنْ يَخُوْضَ لُجَّةَ الْغَمَّاءِ وَهُوَ اِلَيْكَ لَاجٍ

گرفتار کر دے؟! کیا یہ تیرے فضل کے لئے زیبا ہے کہ تیری پناہ میں آنے والے کو غموں کے دریاب میں ڈال دے؟!اے میرے

مَوْلَايَ لَئِنْ كُنْتُ لَا أَشُقُّ عَلٰى نَفْسِي فِي التُّقٰى، وَلَا أَبْلُغُ فِي حَمْلِ أَعْبَاءِ الطَّاعَةِ مَبْلَغَ

مولا!اگر چہ میں نے تقویٰ و پرہیزگاری شدت سے اختیار نہیں کی اور اس طرح سے تیری فرمانبرداری بھی نہیں کی کہ جو تیری رضا کا باعث

الرِّضٰى، وَلَا أَنْتَظِمُ فِي سِلْكِ قَوْمٍ رَفَضُوا الدُّنْيَا فَهُمْ خُمْصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الطَّوٰى،

بن جائے اور دنیا کو ترک کرنے والے گروہ میں بھی شامل نہیں ہوا جس کے نتیجہ میں ان کے پیٹ تیری بھوک سے خالی ہیں اور ان کے

ذُبَّلُ الشِّفَاهِ مِنَ الظَّمَآءِ، وَغُمْشُ الْعُيُوْنِ مِنَ الْبُكَآءِ، بَلْ أَتَيْتُكَ بِضَعْفٍ مِنَ الْعَمَلِ،

لب پیاس سے خشک ہو چکے ہیں اور گریہ کی وجہ سے ان کی آنکھیں غمگین ہو چکی ہیں، بلکہ میں دینی اعمال میں ضعیف تھا اور میری پیٹھ

وَظَهْرٍ ثَقِيلٍ بِالْخَطَايَا وَالزَّلَلِ، وَنَفْسٍ لِلرَّاحَةِ مُعْتَادَةٍ، وَلِلْمَوَاعِي الشَّهْوَةِ مُنْقَادَةٍ. أَمَا

گناہوں اور لغزشوں کے بوجھ سے سنگین ہو چکی ہے اور میں نے اپنے نفس کو راحت وسکون کا عادی بنا دیا ہے اور شہوات کا غلام بن چکا

يَكْفِيْنِي يَا رَبِّ وَسِيْلَةٌ اِلَيْكَ، وَذَرِيْعَةٌ لَدَيْكَ، أَنِّي لِأَوْلِيَآءِ دِيْنِكَ مُوَالٍ، وَفِي

ہوں لیکن اے میرے پروردگار! وسیلہ و واسطہ اور سبب کے ذریعہ تیری طرف راہ پیدا کروں تو کیا یہ کافی نہیں ہے کہ میں تیرے دین کے

مَحَبَّتِهِمْ مُغَالٍ، وَلِجِلْبَابِ الْبَلَاءِ فِيْهِمْ لَابِسٌ، وَلِكِتَابِ تَحَمُّلِ الْعَنَآءِ بِهِمْ دَارِسٌ.

اولیا کا محب وموالی ہوں اور ان کی محبت میں فراوان کوشش کرتا ہوں، اور ان کے سلسلہ میں لباس بلا زیب تن کرتا ہوں، اور سختیوں کو برداشت

أَمَا يَكْفِيْنِي أَنْ أَرُوْحَ فِيْهِمْ مَظْلُوْماً، وَأَغْدُوَ مَكْظُوْماً، وَأَقْضِيَ بَعْدَ هُمُوْمٍ هُمُوْماً

کرنے کی کتاب انہی کے سبب سے سیکھتا ہوں۔ کیا میرے لئے یہ کافی نہیں کہ میں ان بزرگوں کے لئے مظلوم واقع ہوا اور سکوت اختیار کیا

وَبَعْدَ وُجُوْمٍ وُجُوْماً، أَمَا عِنْدَكَ يَا مَوْلَايَ بِهٰذِهِ حُرْمَةٌ لَاتُضَيَّعُ، وَذِمَّةٌ بِأَذْنَاهَا

اور اپنا غصہ پی گیا اور ہمیشہ غم میں مبتلا ہوں؟ خوف کی شدت سے ہمیشہ خاموش ہوں؟ اے میرے مولا! کیا یہ میرے لئے اس حرمت واحترام

تُقْتَنَعُ، فَلِمَ لَاتَمْنَعُنِي يَا رَبِّ وَهَا أَنَا ذَا غَرِيْقٌ، وَتَدَعُنِي هٰكَذَا وَأَنَا بِنَارِ

کا باعث نہیں کہ جو ضائع نہ ہو؟ اور اس حق کا باعث نہیں کہ جو اگر چہ کم ہو لیکن نجات بخش ہو؟ اے میرے پروردگار! تو دیکھ رہا ہے کہ میں

عَدُوِّكَ حَرِيْقٌ. مَوْلَايَ أَتَجْعَلُ أَوْلِيَآئَكَ لِأَعْدَآئِكَ طَرَآئِدَ، وَلِمَكْرِهِمْ

غرق ہو گیا ہوں پس مجھے غرق ہونے سے کیوں مجھے غرق ہونے دیا؟ تو دیکھ رہا ہے کہ دشمن کی لگائی آگ میں جل رہا ہوں۔ میرے مولا!

مَصَآئِدَ، وَتُقَلِّمُهُمْ مِنْ خَسْفِهِمْ قَلَائِدَ، وَأَنْتَ مَالِكُ نُفُوْسِهِمْ، أَنْ لَوْ قَبَضْتَهَا

کیا تم اپنے دوستوں کو اپنے دشمنوں کے سامنے پھینک دے گا؟ اور انہیں ان کے مکر وفریب میں مبتلا کر دے گا؟ اور ان کی گردن میں رسوائی کا

جَمَدُوا، وَفِي قَبْضَتِكَ مَوَادُّ أَنْفَاسِهِمْ، أَنْ لَوْ قَطَعْتَهَا خَمَدُوا. فَمَا يَمْنَعُكَ

طوق ڈال دے گا؟ جب کہ تو تمام نفوس کا مالک ہے کہ اگر تو ان کی جان نکال لے تو وہ جامد و بے جان ہو جائیں، اور ان کی سانس بھی تیرے

يَا رَبِّ أَنْ تَكُفَّ بَأْسَهُمْ، وَتَنْزِعَ عَنْهُمْ مِنْ حِفْظِكَ لِبَاسَهُمْ، وَتُعَرِّيَهُمْ مِنْ

دست قدرت میں ہے اور اگر تو انہیں قطع کر دے تو وہ مر جائیں۔ پس اے میرے پروردگار! ان کے بد رفتاری کو روکنے کے لئے کون سی چیز

سَلَامَةٍ بِهَا فِي أَرْضِكَ يَسْرَحُوْنَ، وَفِي مَيْدَانِ الْبَغْيِ عَلٰى عِبَادِكَ يَمْرَحُوْنَ.

مانع ہے تا اپنی نگہبانی کا لباس ان کے تن سے اتر والے اور ان سے وہ سلامتی چھین لے کہ جس کے ذریعہ وہ تیری زمین پر ہیں، وہی سلامتی

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَدْرِكْنِي وَلَمّا يُدْرِكْنِي الْغَرَقُ

کہ جس سے وہ تیرے بندوں پر ظلم وستم کرتے ہیں اور تکبر سے چلتے ہیں؟ پروردگارا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے غرق ہونے سے پہلے

وَتَدارَكْنِي وَلَمّا غَيَّبَ شَمْسِيَ الشَّفَقُ، اِلٰهِي كَمْ مِنْ خآئِفٍ اِلْتَجَئَ اِلٰى سُلْطانٍ فَاٰبَ

میری مدد کر اور میری زندگی کا سورج غروب ہونے سے پہلے میری مدد کر۔ پروردگارا! کتنے ہی ایسے خائف ہیں جنہوں نے بادشاہ سے پناہ

عَنْهُ مَحْفُوظاً بِأَمْنٍ وَأَمانٍ. أَفَأَقْصُدُ يا رَبِّ أَعْظَمَ مِنْ سُلْطانِكَ سُلْطاناً، أَمْ أَوْسَعَ

لی اور امن وامان کے ساتھ اس بادشاہ سے واپس آئے، میرے خدا! کیا تیری سلطنت وقدرت سے بڑھ کوئی بادشاہ ہے کہ میں جس کے

مِنْ اِحْسانِكَ اِحْساناً، أَمْ أَكْبَرَ مِنِ اقْتِدارِكَ اقْتِداراً، أَمْ أَكْرَمَ مِنِ انْتِصارِكَ

پاس جاؤں؟ کیا تیرے احسان سے وسیع کوئی احسان ہے؟ کیا تیرے اقتدار سے بڑھ کر کوئی اقتدار ہے؟ کیا تیری نصرت بڑھ کر کوئی بااعظمت

انْتِصاراً، مالِ عُذْرِي يا اِلٰهِي اِذا حَرَمْتَ مِنْ حُسْنِ الْكَرامَةِ نآئِلَكَ، وَأَنْتَ الَّذِي

نصرت ہے؟ اے میرے خدا! اگر تو اپنے پاس آنے والے کو اپنے حسن وکرم سے محروم کرے تو پھر میرے پاس کیا عذر ہے؟ البتہ تو کبھی بھی

لاتُخَيِّبُ اٰمِلَكَ وَلاتَرُدُّ سآئِلَكَ. اِلٰهِي اِلٰهِي أَيْنَ أَيْنَ كِفايَتُكَ الَّتِي هِيَ نُصْرَةُ

آرزومند کو امید نہیں کرتا اور اپنے سائل کو رد نہیں کرتا۔ خدایا! خدایا! کہاں ہے کہاں ہے تیری کفایت کہ جو مستضعف لوگوں کے لئے نصرت

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْأَنامِ، وَأَيْنَ أَيْنَ عِنايَتُكَ الَّتِي هِيَ جُنَّةُ الْمُسْتَهْدِفِيْنَ بِجَوْرِ الْأَيّامِ،

ہے؟ کہاں ہے کہاں ہے تیری وہ عنایت کہ جو زمانے کے ظلم وجور کا نشانہ بننے والوں کے لئے نگہبانی کی ڈھال ہے؟ وہ مجھے عطا کر، وہ مجھے

اِلَيَّ اِلَيَّ بِهٰا يا رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّالِمِيْنَ، اِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِيْنَ

عطا کر اے میرے پروردگار! مجھے ظالم قوم سے نجات دے بیشک میں بیچارہ ہوں اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے میرے مولا! تو

مَوْلايَ تَرىٰ تَحَيُّرِي فِي أَمْرِي، وَتَقَلُّبِي فِي ضُرِّي، وَانْطِوائِي عَلٰى حُرْقَةِ قَلْبِي، وَحَرارَةِ

میرے امور میں سرگردانی کا مشاہدہ کر رہا ہے اور مشکل میں ہاتھ پاؤں مارنے کو بھی دیکھ رہا ہے جلا ہوا دل اور جلا ہوا سینہ بھی دیکھ رہا ہے

صَدْرِي، فَصَلِّ يا رَبِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَجُدْ لِي يا رَبِّ بِمٰا أَنْتَ أَهْلُهُ فَرَجاً

پس محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج۔ اور اے پروردگار! جس کے لئے تو شائستہ ہے میرے لئے وہی گشائش ونجات عطا فرما۔ اے میرے پروردگار!

وَمَخْرَجاً، وَيَسِّرْ لِي يا رَبِّ نَحْوَ الْبُشْرىٰ مَنْهَجاً. وَاجْعَلْ يا رَبِّ مَنْ يَنْصِبُ لِيَ

میرے لئے راہ روشن کھول دے۔ اے میرے پروردگار! جو مجھے جال میں پھنسانا چاہتا ہے اسے اسی کے جال میں پھنسا دے اور اسے اسی

الْحِبالَةَ لِيَصْرَعَنِي بِهَا صَرِيْعَ ما مَكَرَ ،وَمَنْ يَحْفِرُ لِيَ الْبِئْرَ لِيُوْقِعَنِي فِيْهَا واقِعاً فِيْما حَفَرَ

کے مکر و فریب میں مبتلا کر دے۔جو مجھے کنویں میں پھینکنے کے لئے کنواں کھودتا ہے اسے اسی میں پھینک دے۔

وَاصْرِفِ اللّٰهُمَّ عَنِّي مِنْ شَرِّهِ وَمَكْرِهِ وَفَسادِهِ وَضُرِّهِ، ما تَصْرِفُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُتَّقِيْنَ،

پروردگارا!مجھ شر، مکر، حیلہ وتباہی اور فساد وضرر کو ہر طرف کر دے کہ جس طرح پرہیز گاروں سے ہر طرف کرتا ہے۔اور جس طرح ان لوگوں

وَعَمَّنْ قادَ نَفْسَهُ لِدِيْنِ الدَّيّانِ، وَمُنادٍ يُنادِي لِلْإِيْمانِ. اِلٰهِي عَبْدُكَ عَبْدُكَ أَجابَ

سے ہر طرف کیا کہ جنہوں نے اپنے نفس کو خالص دین اور منادیٔ ایمان کے سامنے تسلیم کر دیا۔خدایا!تیرا بندہ،تیرا بندہ،اس کی دعا کا

دَعْوَتَهُ ضَعِيْفُكَ ضَعِيْفُكَ فَرِّجْ غُمَّتَهُ، فَقَدِ انْقَطَعَ بِهِ كُلُّ حَبْلٍ اِلّا حَبْلَكَ، وَتَقَلَّبَ

جواب دے،اپنے ضعیف وناتوان بندہ کے غم کو ہر طرف فرما،بیشک تجھ سے اتصال کے علاوہ باقی ہر رسی اس کے ہاتھ سے منقطع ہوگئی

عَنْهُ كُلُّ ظِلٍّ اِلّا ظِلَّكَ. مَوْلايَ دَعْوَتِي هٰذِهِ اِنْ رَدَدْتَها أَيْنَ تُصادِفُ مَوْضِعَ الْإِجابَةِ،

ہے اور اس کے سر سے تیرے سایۂ رحمت کے سوا ہر سایہ ختم ہوگیا ہے۔میرے مولا!اگر تو نے میری اس دعا کو رد کر دیا تو میں اجابت کے

وَمَخْيَلَتِي هٰذِهِ اِنْ كَذَّبْتَها أَيْنَ تُلاقِي مَوْضِعَ الْإِعانَةِ، فَلاتَرُدَّ عَنْ بابِكَ مَنْ لايَعْلَمُ

لئے کہاں جاؤں؟اور اگر میرا یہ حسن خیال جھوٹ ہوگیا تو میں کہاں مدد تلاش کروں؟پس جو تیرے در کے سوا کوئی در کا علم نہیں اسے کبھی

غَيْرَهُ باباً، وَلاتَمْنَعْ دُوْنَ جَنابِكَ مَنْ لايَعْلَمُ سِواهُ جَنابا.

بھی اپنے در سے نہ پلٹا اور جو تیرے آستانہ کے سوا کسی کو نہیں جانتا اسے اپنے سخاوت مند آستانہ سے محروم نہ فرما۔

پھر سجدہ کریں اور کہیں:

اِلٰهِي اِنَّ وَجْهاً اِلَيْكَ فِي رَغْبَتِهِ تَوَجَّهَ خَلِيْقٌ بِأَنْ تُجِيْبَهُ،وَاِنَّ جَبِيْناً لَكَ بِابْتِهالِهِ

پروردگارا! بیشک شوق واشتیاق سے تیری بارگاہ میں آنے والا تیرے مثبت جواب کا مستحق ہے اور جو پیشانی تضرع وزاری سے تیری

سَجَدَ حَقِيْقٌ أَنْ يَبْلُغَ ما قَصَدَ، وَاِنَّ خَدّاً لَدَيْكَ بِمَسْئَلَتِهِ تَعَفَّرَ جَدِيْرٌ أَنْ يَفُوْزَ

بارگاہ میں سجدہ ریز ہو تو اس کا اپنے مقصد تک پہنچنا شائستہ ہے،اور جو رخسار تیری بارگاہ میں خاک پر رکھے جائیں وہ اس لائق ہیں کہ وہ اپنے

بِمُرادِهِ وَيَظْفَرَ، وَهٰا أَنَا ذا يا اِلٰهِي قَدْ تَرىٰ تَعْفِيْرَ خَدِّي وَاجْتِهادِي فِي مَسْئَلَتِكَ

ارادہ میں کامیاب وکامران ہوں۔اے میرے خدا!یہ میں ہوں جسے تو دیکھ رہا ہے کہ میں نے اپنے رخسار خاک پر رکھے ہوئے ہیں اور تجھ

وَجِدّي، فَتَلَقَّ يا رَبِّ رَغْباتِي بِرَحْمَتِكَ قَبُوْلاً، وَسَهِّلْ اِلىٰ طَلِباتِي بِرَأْفَتِكَ وُصُوْلاً،

سے درخواست کے لئے کوشاں ہوں۔اے میرے رب!اپنی رحمت ومہربانی سے اس چیز کو قبول فرما کہ جس کا میں مشتاق ہوں،اور اپنے خاص

وَذَلِّلْ قُطُوْفَ ثَمَرَةِ اِجابَتِکَ لِي تَذْلِيْلاً . اِلٰهِي فَاِذا قامَ ذُو حاجَةٍ بِحاجَتِهِ شَفِيْعاً،

کرم ومہربانی سے مجھے میری چاہت وطلب تک پہنچادے اور میرے لئے اپنا ثمر اجابت فراہم کر۔خدایا! جب حاجت طلب کرنے

فَوَجَدْتَهُ مُمْتَنِعَ النَّجاحِ سَهْلَ الْقِيادِ مُطِيْعاً،فَاِنِّي أَسْتَشْفِعُ اِلَيْکَ بِکَرامَتِکَ،

والا اپنی حاجت کے لئے شفیع متعارف کرتا ہے اور اس حال میں ہوتا ہے کہ اس کی نجات ممتنع ہے کہ جو بآسانی منقاد ومطیع بن جاتا ہے۔

وَ الصَّفْوَةِ مِنْ أَنامِکَ الَّذِيْنَ أَنْشَأْتَ لَهُمْ ما تُظِلُّ وَتُقِلُّ،وَبَرَأْتَ ما يَدُقُّ وَيَجِلُّ

میں بھی تیری کرامت وبزرگی اور لوگوں میں سے برگزیدہ ہستیوں کو شفیع قرار دیتا ہوں، وہی ہستیاں جن کے لئے سایہ دار چیزیں اور جن

أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِأَوَّلِ مَنْ تَوَّجْتَهُ تاجَ الْجَلالَةِ، وَأَحْلَلْتَهُ مِنَ الْفِطْرَةِ الرُّوْحانِيَّةِ مَحَلَّ

کے لئے ہر چھوٹی وبڑی چیز کو خلق کیا۔میں تجھ سے اس پہلی شخصیت کے ذریعہ متقرب ہوتا ہوں جن کے سر پر تونے تاج جلالت رکھا اور

السُّلالَةِ، حُجَّتِکَ فِي خَلْقِکَ، وَأَمِيْنِکَ عَلى عِبادِکَ، مُحَمَّدٍ رَسُوْلِکَ صَلَّى

جن کے لئے فطرت وروحانیت قرار دی یعنی مخلوقات میں تیری حجت اور آشکار دلیل اور بندوں میں تیرا امین تیرا رسول حضرت محمدؐ (آپ پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ .وَبِمَنْ جَعَلْتَهُ لِنُوْرِهِ مُغْرِباً، وَعَنْ مَکْنُونِ سِرِّهِ مُعْرِباً، سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ

اور آپ کی آل پر خدا کا درود ہو) اسی طرح میں اس کو اپنا شفیع قرار دیتا ہوں کہ جو نور پیغمبر کے لئے صبح زود ہے اور جس نے آنحضرتؐ

وَاِمامِ الْأَتْقِياءِ،يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ، وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَأَبِي الْأَئِمَّةِ الرّاشِدِيْنَ عَلِيٍّ

کے اسرار کو بطور صحیح بیان فرمایا، سید الاوصیاء، امام المتقین، بادشاہ دین، چمکتے چہروں کے قائد، رشید ائمہ کے باپ امیر المومنین

أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلامُ .وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِخِيَرَةِ الْأَخْيارِ، وَأُمِّ الْأَنْوارِ، الْإِنْسِيَّةِ

حضرت علی علیہ السلام۔اور میں تجھ سے متقرب ہوتا ہوں سب سے نیک اور نور کی بنیاد اساس، انسان نما حور، پاک بتول ہیں، حضرت

الْحَوْرآءِ،الْبَتُوْلِ الْعَذْراءِ،فاطِمَةَ الزَّهْراءِ،وَبِقُرَّتَيْ عَيْنِ الرَّسُوْلِ،وَثَمَرَتَيْ فُؤادِ الْبَتُوْلِ

فاطمہ زہراء علیہا السلام کے وسیلہ سے۔اسی طرح شفیع قرار دیتا ہوں رسول کے دو نور عین، حضرت زہراء کے دل کے دو ثمر، یعنی دو

اَلسِّبْطَيْنِ الْإِمامَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ، وَبِالسَّجّادِ زَيْنِ الْعِبادِ

آقا دو امام حضرت ابو محمد حسن علیہ السلام اور حضرت ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کو۔نیز شفیع قرار دیتا ہوں حضرت سجاد، عبادت گذاروں کی

ذِي الثَّفَناتِ،راهِبِ الْعَرَبِ ،عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ .وَبِالْإِمامِ الْعالِمِ،وَالسَّيِّدِ الْحاكِمِ، اَلنَّجْمِ

زینت، صاحب ثفنات، قوم عرب میں راہب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو۔اور عالم امام، حکماء کے سردار، درخشاں ستارہ اور

الزَّاهِرِ،وَالْقَمَرِ الْبَاهِرِ مَوْلَايَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ،وَبِالْإِمَامِ الصَّادِقِ مُبِيْنِ الْمُشْكِلَاتِ

خوبصورت چاند یعنی حضرت محمد بن علی امام باقر علیہ السلام کو شفیع قرار دیتا ہوں ۔نیز صادق امام کو شفیع قرار دیتا ہوں جو مشکل مسائل کو

مُظْهِرِ الْحَقَائِقِ، اَلْمُفْحِمِ بِحُجَّتِهِ كُلَّ نَاطِقٍ،مُخْرِسِ أَلْسِنَةِ أَهْلِ الْجِدَالِ،مَسَاكِنِ

بیان کرنے والے، حقائق کے مظہر ہیں، جو دلائل سے ہر بولنے والے کو خاموش کر دیتے،اور جدال کرنے والے کی زبان کو گونگا کر

الشَّقَاشِقِ مَوْلَايَ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ،وَبِالْإِمَامِ النَّقِيِّ وَالْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ، وَالنُّوْرِ

دیتے،جن کا بہترین مقام تھا یعنی میرے مولا امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام ۔اور امام تقی کو شفیع قرار دیتا ہوں جو اخلاص و برگزیدہ،

الْأَحْمَدِيِّ،اَلنُّوْرِ الْأَنْوَرِ،وَالضِّيَآءِ الْأَزْهَرِ مَوْلَايَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ .وَبِالْإِمَامِ الْمُرْتَضٰى

نور احمدی،نور الانوار،درخشاں ضیاء میرے مولا امام موسی بن جعفر علیہ السلام ۔ اور امام مرتضیٰ کو شفیع قرار دیتا ہوں جو نیام سے

وَالسَّيْفِ الْمُنْتَضٰى،وَالرَّاضِي بِالْقَضَامَوْلَايَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا،وَبِالْإِمَامِ الْأَمْجَدِ،

نکلی ہوئی شمشیر، اور حکم خدا پر راضی ہیں یعنی میرے مولا علی بن موسی الرضا علیہ السلام ۔اور امام بزرگ کو شفیع قرار دیتا ہوں جو بہترین

وَالْبَابِ الْأَقْصَدِ، وَالطَّرِيْقِ الْأَرْشَدِ، وَالْعَالِمِ الْمُؤَيَّدِ، يَنْبُوْعِ الْحِكَمِ، وَمِصْبَاحِ الظُّلَمِ،

باب الٰہی اور بہترین راستہ اور (خدا کا) تائید شدہ عالم،حکمتوں کا سرچشمہ،تاریکیوں کا چراغ،عرب وعجم کے سردار،درست راہ کی طرف

سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، اَلْهَادِي اِلَى الرَّشَادِ، وَالْمُوَفَّقِ بِالتَّأْيِيْدِوَالسَّدَادِ مَوْلَايَ مُحَمَّدِ

ہدایت کرنے والے،جنہوں نے کامیاب وسدید اور استوار زندگی گزاری یعنی میرے مولا امام محمد بن علی جواد علیہ السلام ۔نیز شفیع قرار

بْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ .وَبِالْإِمَامِ مِنْحَةِ الْجَبَّارِ،وَوَالِدِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْمَوْلُوْدِ

دیتا ہوں بزرگ امام،ہدیہ الٰہی کو اور ائمہ اطہار کے والد حضرت علی بن محمد کو کہ جو دشمن کی چھاؤنی میں متولد ہوئے اور جنہوں نے

بِالْعَسْكَرِ،اَلَّذِي حَذَّرَ بِمَوَاعِظِهِ وَأَنْذَرَ،وَبِالْإِمَامِ الْمُنَزَّهِ عَنِ الْمَاثِمِ،اَلْمُطَهَّرِ مِنَ الْمَظَالِمِ

اپنے مواعظ سے انذار کیا ۔نیز اس امام کو شفیع قرار دیتا ہوں جو برائیوں سے پاک ومنزہ اور مظالم سے دور ہیں، جو کامل دانشور وعالم،

اَلْحِبْرِ الْعَالِمِ،رَبِيْعِ الْأَنَامِ، وَبَدْرِ الظَّلَامِ، اَلنَّقِيِّ النَّقِيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، مَوْلَايَ أَبِي

دلوں کی بہار، تاریکیوں میں روشنی عطا کرنے والا چاند،تقی ونقی، طاہر وزکی ہیں یعنی میرے مولا ابو محمد حسن بن علی عسکری علیہ السلام ۔

مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ .وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِالْحَفِيْظِ الْعَلِيْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ

اسی طرح تجھ سے متقرب ہوتا ہوں اس ہستی کے واسطہ سے کہ جسے تو نے زمین کے خزانوں کا نگہبان و دانا قرار دیا اور جسے مہربان باپ

عَلٰی خَزَآئِنِ الْأَرْضِ ،وَالْأَبِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ مَلَّكْتَهُ أَزِمَّةَ الْبَسْطِ وَالْقَبْضِ ،صَاحِبِ النَّقِيَّةِ

قرار دیا اور جس کے دست قدرت میں ہر قبض و بسط کی زمام رکھی، صاحب پیشوا و ریاست مبارک، شجر ملعونہ

الْـمَيْمُوْنَةِ، وَقَاصِفِ الشَّجَرَةِ الْمَلْعُوْنَةِ،مُكَلِّمِ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ، وَالدَّالِ عَلٰى مِنْهَاجِ

(بنی امیہ) کو کاٹنے والا،لوگوں سے گہوارہ میں کلام کرنے والا،راہ روشن کی طرف ہدایت کرنے والا،نظروں سے پوشیدہ،

الرُّشْدِ،اَلْغَآئِبِ عَنِ الْأَبْصَارِ،اَلْحَاضِرِ فِي الْأَمْصَارِ،اَلْغَآئِبِ عَنِ الْعُيُوْنِ،اَلْحَاضِرِ فِي الْأَفْكَارِ

شہروں میں ہمیشہ حاضر مگر لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے لیکن افکار میں حاضر ہیں ،نیک افراد میں سے باقی ماندہ،ذوالفقار کو

بَقِيَّةِ الْأَخْيَارِ،اَلْوَارِثِ لِذِي الْفِقَارِ،اَلَّذِي يَظْهَرُ فِي بَيْتِ اللّٰهِ ذِي الْأَسْتَارِ اَلْعَالِمِ الْمُطَهَّرِ

ارث میں لے والا، جو خانہ خدا میں ظہور فرمائیں گے کہ جو صاحب پردہ ہیں۔عالم مطہر محمد بن حسن علیہ السلام،ان سب

مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمْ أَفْضَلَ التَّحِيَّاتِ وَأَعْظَمَ الْبَرَكَاتِ، وَأَتَمَّ الصَّلَوَاتِ.

بزرگوں پر برترین اور با فضیلت ترین برکات اور کامل ترین درود ہو۔پروردگارا تیرے حضور میں یہ ہستیاں پناہگاہ اور میری درخواست

اَللّٰهُمَّ فَهٰؤُلَاءِ مَعَاقِلِي اِلَيْكَ فِي طَلِبَاتِي وَوَسَآئِلِي، فَصَلِّ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً لَايَعْرِفُ

اور عریضہ کے لئے وسیلہ ہیں،پس ان پر صلوات و درود ہو کہ جس کی مقدار کو تیرے سوا کوئی نہ جانتا ہو،اور لوگ جس قدر بھی اعلیٰ ہمت

سِوَاكَ مَقَادِيْرَهَا، وَلَايَبْلُغُ كَثِيْرُ هِمَمِ الْخَلَآئِقِ صَغِيْرَهَا، وَكُنْ لِي بِهِمْ عِنْدَ أَحْسَنِ

سے کوشش کریں وہ تیرے درود کی تھوڑی سی مقدار تک بھی نہ پہنچ سکیں،اور انہی کے واسطہ میرے نیک ترین گمان کو پورا فرما اور میری آرزوئی

ظَنِّي، وَحَقِّقْ لِي بِمَقَادِيْرِكَ تَفْيِئَةَ التَّمَنِّي . اِلٰهِي لَا رُكْنَ لِي أَشُدُّ مِنْكَ، فَاوِي اِلٰى

کو پورا فرما۔میرے پروردگارا میرے پاس تجھ سے محکم رکن و پایہ نہیں ہے پس اس محکم و مستحکم رکن کی پناہ میں آتا ہوں، تجھے پکارنے سے

رُكْنٍ شَدِيْدٍ، وَلَا قَوْلَ لِي أَسَدُّ مِنْ دُعَائِكَ،فَأَسْتَظْهِرُكَ بِقَوْلٍ سَدِيْدٍ، وَلَا شَفِيْعَ لِي

بہتر میرے پاس اور کوئی قول نہیں ہے پس بہترین قول وکلام سے تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اور ان بزرگوں (محمد وآل محمد علیہم السلام) سے

اِلَيْكَ أَوْجَهُ مِنْ هٰؤُلَاءِ فَأْتِيْكَ بِشَفِيْعٍ وَجِيْهٍ، وَقَدْ أَوَيْتُ اِلَيْكَ، وَعَوَّلْتُ فِي قَضَآءِ

بہتر اور کوئی شفیع وواسطہ نہیں ہے پس شفیع وجیہ کے ذریعہ تیرے پاس آیا اور اب تیری بارگاہ میں پناہ لی ہے اور اپنی حاجت روائی کے لئے تجھ پر

حَوَائِجِي عَلَيْكَ، وَدَعَوْتُكَ كَمَا أَمَرْتُكَ، فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ، فَهَلْ بَقِيَ يَا

اعتماد کیا ہے اور جس طرح تو نے حکم دیا ویسے ہی تجھے پکارا پس میری دعا مستجاب فرما جیسا کہ تم نے وعدہ فرمایا ہے۔اے میرے پروردگار! کیا

رَبِّ غَيْرَ أَنْ تُجِيْبَ وَتَرْحَمَ مِنِّي الْبُكَآءَ وَالنَّحِيْبَ. يا مَنْ لاٰ اِلٰهَ سِواهُ، يا مَنْ يُجِيْبُ

میرے جانسوز گریہ وبکا میں رحم کرنے کے علاوہ کچھ اور باقی رہ گیا ہے؟ اے وہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ کہ جو مضطر کو اس وقت جواب

الْمُضْطَرَّ اِذٰا دَعاهُ، يا كاشِفَ ضُرِّ أَيُّوْبَ، يا رٰاحِمَ عَبْرَةِ يَعْقُوْبَ، اِغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي،

دیتا ہے کہ جب وہ تجھے پکارے اے حضرت ایوب کی بیماری و مشکل کو دور کرنے والے، اے حضرت یعقوب کے آنسوؤں پر رحم کرنے والے،

وَانْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ، وَافْتَحْ لِي وَأَنْتَ خَيْرُ الْفاتِحِيْنَ. وَالْطُفْ بِي يا رَبِّ

میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، اور مجھ گروہ کفار پر نصرت عطا فرما اور مجھے کامیابی عطا فرما اور بطور احسن کامیاب کرنے والا ہے۔ اے

وَبِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ، يا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ،

میرے پروردگار مجھ پر اور تمام مؤمنین و مؤمنات پر رحم فرما۔ اے صاحب قوت محکم، تیری رحمت و مہربانی سے اے سب سے زیادہ رحم

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطّٰاهِرِيْنَ.[1]

کرنے والے۔ اور حمد خدا کے لئے جو عالمین کا رب ہے۔ اور خدا کا درود ہو ہمارے سردار پیغمبر خدا حضرت محمدؐ اور آپ کی پاک آل پر۔

---

[1] البلد الأمین: ۴۶۱

گیارہواں باب

زیارات

گیارہواں باب: زیارات

ہر وقت اور ہر جگہ

حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا استحباب

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت ہمیشہ اور ہر جگہ مستحب ہے۔ سرداب مقدس (سامرّا) اور آپ کے اجداد طاہرین علیہم السلام کی مطہر قبروں کے پاس اس کی فضیلت اور زیادہ ہے۔

آپ کی زیارت نیک اوقات بالخصوص آنحضرتؑ کے باسعادت میلاد کی رات یعنی شب پندرہ شعبان میں (صحیح ترین روایت کے مطابق) اور شب قدر میں زیادہ مناسب ہے کہ جس میں روح و ملائکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔[1]

ہم یہاں اس مطلب سے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن عیسیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

جب آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں نہ آسکوں تو کیسے آپ کی زیارت کروں؟

۱۔ بحار الأنوار: ۱۰۲/۱۱۹

آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے عیسیٰ! اگر تم میرے پاس نہ آسکو تو جمعہ کے دن غسل کرو یا وضو کرو اور اپنے گھر کی چھت پر جاؤ، دو رکعت نماز پڑھو اور ہماری طرف توجہ کرو (اور زیارت پڑھو) کیونکہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی گویا اس نے میری رحلت کے بعد بھی میری زیارت کی اور جو وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اس مطلب کی وضاحت:

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ جو امام بھی قید حیات میں ہوں ان کی زیارت بھی اسی طرح جائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان جہاں بھی چاہے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرسکتا ہے اور سرداب مقدس کی طرف رخ کرے اور حضرت کی زیارت کرے۔[1]

شیخ کفعمیؒ کہتے ہیں: مستحب ہے جب بھی اور جس جگہ بھی حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی جائے تو آنحضرتؑ کی زیارت کے وقت تعجیل فرج اور ظہور کے لئے بھی دعا کی جائے۔ البتہ سرداب مقدس (سامرّا) میں آنحضرتؑ کی زیارت پڑھنے کے متعلق بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔[2]

۱۔ بحار الأنوار: ۱۰۱/۳۲۶

۲۔ البلد الأمین: ۴۳۲

معصومین علیہم السلام کی زیارت

اور اس کا ثواب حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہدیہ کرنا

انسان زیارت کا ثواب پیغمبر اکرمؐ یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کو بھی ہدیہ کر سکتا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے داؤد صرمی سے روایت کی ہے کہ داؤد صرمی کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ کے والد محترمؑ کی زیارت کی اور اس کا ثواب آپ کو ہدیہ کیا ''کیا یہ عمل جائز ہے''؟

حضرت نے فرمایا: تمہیں خدا کی جانب سے اس کا بہت ہی اجر و ثواب ملے گا اور ہم تمہارے شکر گزار ہیں۔[1]

اب جب کہ شیعہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں ہیں اور آپ کا فراق برداشت کر رہے ہیں اور آپ کے زمانہ حضور میں زندگی نہیں گزار رہے لہٰذا وہ افراد جو ہمیشہ آنحضرتؑ سے مخصوص مقدس مقامات جیسے سرداب مقدس، مسجد سہلہ، مسجد جمکران وغیرہ پر شرفیاب نہیں ہو سکتے وہ دوسرے مقدس مقامات کی زیارت سے حاصل ہونے والا ثواب آنحضرتؑ کو ہدیہ کر کے اس کی تلافی کر سکتے ہیں اسی طرح آنحضرتؑ کی بعض زیارتوں کو حرم یا دیگر زیارت گاہوں میں پڑھنے کے ذریعہ پروردگار عالم سے قربت پیدا کریں اور آنحضرتؑ کی عنایات حاصل کریں۔

ابھی تک خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام کے چاہنے والے بہت سے افراد پر سرداب مقدس اور دوسرے مقدس مقامات پر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عنایات ہوئی ہیں اور متعدد کتابوں میں ان کا تذکرہ ہوا ہے اور ہم نے اس کتاب میں اس کی کچھ مثالیں بیان کی ہیں۔

۱۔ مفاتیح الجنات: ۱/۵۳۱

آداب زیارت

اہلبیت اطہار علیہم السلام کی زیارت کا ثواب حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ کرنا مستحب ہے لہذا ہم یہاں زیارت کے آداب بیان کرتے ہیں:

محدث قمیؒ نقل کرتے ہیں: زیارت کے بہت سے آداب ہیں، ہم یہاں ان میں سے چند چیزوں کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ زیارت کے سفر کے لئے نکلنے سے پہلے غسل کرنا۔

۲۔ راستہ میں بیہودہ بالغو گفتگو، اور لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا۔

۳۔ امامؑ کی زیارت کے لئے غسل کرنا اور غسل کرتے وقت کی منقول دعا پڑھنا۔

۴۔ باطہارت ہونا۔

۵۔ پاک پاکیزہ اور نیا لباس پہننا اور بہتر ہے کہ لباس سفید رنگ کا ہو۔

۶۔ روضۂ مقدس کی طرف جاتے وقت چھوٹے قدم اٹھانا اور سکون واطمینان سے وقار اور خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے اوپر اور چاروں طرف دیکھے بغیر حرم کی طرف جانا۔

۷۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے علاوہ دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے لئے خوشبو لگانا۔

۸۔ حرم جاتے وقت زبان کو تکبیر وتہلیل، تسبیح اور تمجید میں مشغول رکھنا اور دہن کو محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ذریعہ معطر کرنا۔

۹۔ حرم کے دروازے پر کھڑے ہو کر داخل ہونے کی اجازت چاہنا اور رقت قلب اور خشوع وخضوع کے حصول کی کوشش کرنا اور صاحب مرقد منور کی عظمت وجلالت کو تصور کرنا اور یہ یقین رکھنا کہ وہ بزرگوار اسے کھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں اور وہ اس کے کلام کو سن رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔

چنانچہ اذن دخول پڑھتے وقت ان سب باتوں کی گواہی دینا۔ پھر ان کی اپنے شیعوں اور زائرین کے ساتھ محبت ولطف وکرم کے بارے میں سوچنا چاہئے اور اپنے حال کی خرابی کے بارے میں سوچنا چاہئے اور ان ہستیوں کی جو نافرمانیاں کی ہیں اور ان کے بہت سے احکام کو نہیں سنا ہے اور ان کو یا ان کے شیعوں یا دوستوں کو (جو درحقیقت انہی کو اذیت دینا ہے) جو اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ اگر انسان ان چیزوں کا خیال کرے تو اس کے قدم بڑھنے سے رکیں گے اور دل خوفزدہ ہوگا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور یہی کیفیت آداب کی روح وجان ہے۔

۱۰۔ روضۂ مبارکہ کی چوکھٹ کا بوسہ دینا اور آستانۂ مبارکہ کو چومنا[۱]۔

۱۔ مؤلف کہتے ہیں: ائمہ اطہار علیہم السلام کے آستانہ مقدس اور ضریح مبارک کو چومنے کے بارے میں اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے ارشادات میں بہت اہم کلمات موجود ہیں:

آئمہ اطہار علیہم السلام کو وداع کرتے وقت زیارت کے متعلق علامہ مجلسیؒ نے بحار الأنوار میں نقل کیا ہے:

...**وا شوقاه ألى تقبيل أعتابكم، والولوج باذنكم لأبوابكم، وتعفير الخدّ على اريج ترابكم، واللياذ بعرصاتكم، ومحال أبدانكم وأشخاصكم، المحفوفه بالملائكة الكرام، والمتحوفة من اللّٰه بالرحمة والرضوان.** ...(۱۰۲/۲۰۵)

کس قدر آپ کی درگاہ کے آستانہ مقدس کو چومنے کا مشتاق ہوں اور آپ کی اجازت سے آپ کے گھر وارد ہونے اور اپنے چہرے پر معطر خاک ملنے کا متمنی ہوں آپ کی سرائے میں پناہ حاصل کرنے اور آپ کے ابدان واشخاص جن کا ملائکہ کرام احاطہ کئے ہوئے ہیں اور پروردگار کی رحمت وسلامتی شامل حال ہوئی ہیں۔ لہٰذا درگاہ مقدس کو چومنے اور آستانہ کی معطر خاک اپنے چہرے پر ملنے کی نہ صرف بزرگوں نے تائید کی ہے بلکہ اس کی آرزو وتمنا اور اشتیاق بھی تقرب الٰہی کا موجب ہے۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کے تبہ کو چومتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ حرم اور اہلبیت علیہم السلام کا تبہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قدم گاہ ہے کہ جہاں آنحضرتؑ غیبت صغریٰ وکبریٰ کے دوران سفیران مقدس مقامات کی عظمت میں اضافہ کیا ہے اور اپنے حضور سے انہیں مورد توجہ اور ان کی عظمت میں اضافہ کیا ہے۔

ہم قرآن کے احترام کے قائل ہونے کی وجہ سے قرآن کی جلد کو چومتے ہیں اسی طرح ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم کو بھی صاحب حرم کی عظمت وشرافت کے قائل ہونے کی وجہ سے چومتے ہیں۔

کیا اس کے علاوہ کچھ اور ہے کہ طویل مدت سے اہلبیت علیہم السلام کے یہ مقدس مقامات حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی آمد ورفت کی جگہ ہیں پس ان مقدس مقامات کو کیوں نہ چومیں؟.....

مرحوم شہیدؒ فرماتے ہیں:

اگر زیارت کرنے والا سجدہ کرے اور نیت کرے کہ خدا کے لئے سجدہ کر رہا ہوں کہ اس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا تو یہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔ حرم میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنے پاؤں کو اندر رکھنا اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا جیسا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت یہی عمل انجام دیتے ہیں۔

.....

.....مرحوم آیۃ اللہ احمد مستنبطؒ فرماتے ہیں۔

زیارت کے آداب میں سے ایک عتبۂ مقدسہ کو چومنا ہے اور ہم نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ سجدہ کے مصداق سے خارج ہے بلکہ یہ عشق و محبت کا اظہار ہے کہ جس طرح انسان اپنے فرزند کو چومنے کے لئے خم ہو تو کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ عمل اس کے لئے سجدہ ہا رکوع ہے۔

نقل ہوا کہ ہے مرحوم آیۃ اللہ شیخ انصاریؒ سے ائمہ اطہار علیہم السلام کے روضۂ مقدس کو چومنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں عتبہ حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام کو چومتا ہوں اور وہ بھی اس لئے کہ یہ حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی قدمگاہ ہے تو پھر آئمہ معصومین علیہم السلام کے حرم کو چومنا تو کہیں بالا ہے۔

بعض علماء ربانی کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حر بن یزید ریاحی رضوان اللہ علیہ کے عتبہ کو چوما کرتے تھے (الزیارۃ والابصار ۱۳/۱)

نیز آپ نے فرمایا ہے: امام علیہ السلام کے مقابل زمین کو چومنا بھی آداب زیارت میں سے ہے اور یہ اس وسائل میں کتاب ''عیون'' باب ۱۲۹ از ابواب ''عشرہ'' از کتاب حج پر صفوان بن یحیی کی سند سے نقل ہونے والی روایت کی بناء پر ہے۔

ابوقرہ مصاحب جاثلیق نے مجھ سے کہا کہ میں اسے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤں میں نے آنحضرتؑ سے اس کے متعلق اجازت چاہی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔

جب وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آنحضرتؑ کی مسند کو چوما اور عرض کیا کہ ہمارے دین میں لازم ہے کہ ہم اپنے زمانے کے بزرگوں کا اسی طرح سے احترام کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اسے اس کام سے منع نہیں فرمایا، یہ واضح ہے کہ معصوم علیہ السلام کسی بھی غلط امر کے سامنے کبھی سکوت نہیں فرماتے۔ اسی طرح ایسی ہی دوسری روایتیں اس مطلب کو بیان کرتی ہیں کہ جس میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اہل قم کا ایک قافلہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرتؑ نے انہیں ان لوگوں کے اموال کے متعلق بتایا کہ جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے، انہوں نے شکر الٰہی بجالانے کے لئے طور احترام پر زمین پر گرا دیا اور آنحضرتؑ کے سامنے کی زمین کو احترام کے طور پر بوسہ دیا۔ (الزیارۃ والابصار ۱۷/۱)

۱۲۔ضریح مقدس کے پاس کھڑا ہونا اور جس قدر ممکن ہو سکے اپنا چہرا ضریح کے ساتھ ملنا اور یہ خیال کرنا کہ دور کھڑے ہونا ادب شمار ہوتا ہے، یہ صرف وہم ہے۔کیونکہ ضریح سے مس کرنا اور اسے چومنا روایات میں وارد ہوا ہے۔

۱۳۔زیارت کے وقت قبر مطہر کی طرف رخ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہونا اور ظاہراً یہ ادب فقط معصوم کی زیارت کے ساتھ مخصوص ہے۔

زیارت سے فارغ ہونے کے بعد چہرے کے داہنے حصہ کو ضریح کے ساتھ لگا کر تضرّع کی حالت میں دعا کرنا اور پھر چہرے کا بائیاں حصہ ضریح سے لگا کر خدا کو صاحب قبر کے حق کا واسطہ دے کر یہ دعا کرنا کہ ان بزرگوار کو اس کے لئے شفاعت کرنے والوں میں قرار دے اور دعا والتجا زیادہ کرنا پھر سر مطہر کی جانب جا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کرنا۔

۱۴۔اگر کوئی عذر (ضعف، کمر درد، پاؤں کا درد وغیرہ) نہ ہو تو کھڑے ہو کر زیارت پڑھنا۔

۱۵۔قبر مطہر کو دیکھتے وقت زیارت پڑھنے سے پہلے تکبیر کہنا۔

روایت میں آیا ہے کہ جو بھی امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ'' کہے

اس کے لئے خدا کی خوشنودی لکھی جائے گی۔

۱۶۔ائمہ اطہار علیہم السلام سے روایت ہونے والی زیارات پڑھنا اور عوام میں بعض کم عقل لوگوں کی طرف سے بنائی گئی زیارات پڑھنے سے اجتناب کرنا۔

شیخ کلینیؒ نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

میں آپ پر قربان! میں نے اپنی طرف سے ایک دعا تیار کی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے اپنی ایجاد سے معاف رکھو، جب بھی تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو رسول اکرمؐ کے دامن میں پناہ لو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں ہدیہ کرو۔

۱۷۔نماز زیارت بجالانا جو کم سے کم دو رکعت ہے۔

مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر پیغمبر اکرمؐ کی زیارت ہو تو نماز روضۂ مطہر میں بجالاؤ اور اگر آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک کے حرم میں ہو تو ان کے بالائے سر مبارک کے مقام پر پڑھو اور اگر یہ دو رکعت اس جگہ کی مسجد یعنی حرم کی مسجد میں انجام دو تو یہ بھی جائز ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا: میری نظر میں نماز زیارت اور دوسری نمازیں قبر مطہر کے بالا سر یا پشت سر کیپاس بجالانا بہتر ہے۔(امام علیہ السلام کی قبر سے آگے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بے احترامی شمار ہوتی ہے)

۱۸۔پہلی رکعت میں سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ رحمٰن پڑھنا، اگر اس نماز زیارت کی کوئی خاص کیفیت ذکر نہ ہوئی ہو تو نماز کے بعد مروی دعائیں یا جو اسے یاد ہو، ان دعاؤں کے ذریعہ اپنے دین و دنیا اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرنا کیونکہ یہ قبولیت سے زیادہ نزدیک ہیں۔

۱۹۔مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر کوئی حرم مطہر میں داخل ہو اور دیکھے کہ نماز جماعت برپا ہو رہی ہے تو وہ پہلے نماز پڑھے اور اس کے بعد زیارت کرے (جب اس کے لئے نماز جماعت میں شرکت کی شرائط موجود ہوں)

۲۰۔مرحوم شہیدؒ نے صریح کے نزدیک قرآن کی تلاوت کرنا اور اسے امام معصوم علیہ السلام کی روح مقدس کو ہدیہ کرنا بھی آداب زیارت میں سے شمار کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا فائدہ زیارت کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔

۲۱۔نامناسب اور بیہودہ باتوں اور نازیبا کلمات سے اجتناب کرنا اور دنیاوی گفتگو کو ترک کرنا کیونکہ یہ ہر جگہ مذموم اور قبیح ہے اور رزق کو روکنے والی اور دل کی قساوت کا باعث بنتی ہے خاص کر ان

مقدس مقامات میں اوران بلند وبالا اور باعظمت گنبد تلے کہ جن کی عظمت وجلالت کوخدا نے سورۂ نور میں ﴿فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ .....﴾[1] کہہ کر بیان کیا ہے۔

۲۲۔زیارت کے وقت اپنی آواز کوزیادہ بلند نہ کرنا جیسا کہ میں نے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ان کے شہر سے باہر نکلتے وقت امام علیہ السلام سے ماثور زیارات وداع یا غیر ماثور طریقہ سے وداع کرنا۔

۲۴۔خدا کی طرف لوٹنا اور گناہوں سے استغفار کرنا اور اپنے کردار وگفتار کو بہتر بنانا تا کہ زیارت کرنے سے پہلے اور بعد کے حالات میں فرق ہو سکے۔

۲۵۔اپنی توان اور قدرت کے مطابق حرم کے خادموں کی خدمتکرنا اور ضروری ہے کہ ان مقدس مقامات کے خادمین اہل خیر وصلاح، دیندار اور بامروّت ہوں اور اگر انہیں زائرین سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کریں اوران پر غصہ ظاہر نہ کریں اوران سے سخت رویہ سے پیش نہ آئیں اور محتاجین کی حاجت روائی کی کوشش کریں اور غریبوں کی راہنمائی کریں اور مقصد گم نہ کردیں مختصر طور پر یہ کہ خادموں کو حقیقی معنوں میں خادم ہونا چاہئے اور صفائی ونگرانی اور زائرین کی حفاظت جیسے لازمی امور میں مشغول رہنا چاہئے۔

۲۶۔روضۂ مبارک کے مجاورین پر انفاق واحسان کرنا کہ جو فقر میں مبتلا ہیں لیکن آبرومند ہیں۔ خصوصاً سادات اور اہل علم کہ جنہوں نے دیار کو ترک کردیا اور غربت وتنگدستی میں گرفتار ہو گئے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے شعار الٰہی کی تعظیم کا پرچم بھی تھاما ہوا ہے۔

۲۷۔مرحوم شہیدؒ نے فرمایا ہے: آداب زیارت میں سے یہ بھی ہے کہ زیارت سے مستفید ہونے کے بعد تعظیم واحترام اور آئندہ مزید شوق کی شدت کے لئے باہر نکلنے میں جلدی کرنا۔

۱۔سورۂ نور آیت:۳۶

نیز فرمایا ہے: جب عورتیں زیارت کرنا چاہیں تو انہیں مردوں سے جدا اور تنہا زیارت کرنی چاہئے اور اگر یہ رات میں زیارت کریں تو زیادہ بہتر ہے اور انہیں اپنی حالت کو تبدیل کرنا چاہئے یعنی اچھے اور عالی لباس کو تبدیل کر کے پست لباس پہنیں تا کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور پوشیدہ حالت میں باہر آئیں تا کہ لوگ انہیں کم دیکھیں اور پہچانیں لیکن اگر مردوں کے ساتھ زیارت کریں تو یہ بھی جائز ہے اگر چہ مکروہ ہے۔

اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جو موجودہ دور میں رائج ہو چکا ہے کہ عام طور پر عورتیں زیارت کے نام پر بناؤ سنگھار کر کے عمدہ اور نفیس لباس پہن کر گھر سے نکلتی ہیں اور حرم مطہر میں نامحرموں کی نظروں میں آتی ہیں۔

جو خواتین مردوں کے قبلہ کی طرف بیٹھتی ہیں وہ اپنی رفتار سے لوگوں کے ہوش وحواس کو منتشر اور پراکندہ کرتی ہیں اور زائرین، نمازیوں اور عبادت کرنے والوں اور تضرع کرنے والوں کو ان کے مقصد سے باز رکھتی ہیں پس وہ خدا کی راہ سے روکنے والے گروہ میں سے شمار ہوتی ہیں۔ حقیقت میں اس طرح کی عورتوں کی زیارت منکرات میں شمار ہوتی ہے نہ کہ عبادات میں اور یہ ہلاکت کا ذریعہ ہے نہ کہ تقرب کا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اہل عراق سے فرمایا:

يا أهل العراق ؛ نبّئت أنّ نساؤكم يوافين الرّجال في الطريق أما تستحيون ؟

اے عراق والو! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں راستے میں مردوں سے ملتی ہیں، کیا تم کو حیا وشرم نہیں آتی؟

اس کے بعد فرمایا:

" لعن الله من لايغار"

خدا اس پر لعنت کرے کہ جس میں غیرت نہیں ہے۔

۲۸۔ جب زائرین بہت زیادہ ہوں تو مناسب ہے کہ جو ضریح تک پہلے پہنچ جائیں، وہ زیارت جلدی فارغ ہو جائیں تا کہ دوسرے بھی ان کی طرح ضریح مقدس سے نزدیک ہو کر فیض حاصل کر سکیں۔[1]

۲۹۔ جب مقدس مقامات اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے حرم میں مشرف ہوں تو زائر کے لئے زمان و مکان کے لحاظ سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنے کا بہترین موقع فراہم ہوتا ہے۔ اس بنا پر محترم زائرین کو تمام مقدس مقامات پر اپنی بنیادی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔

۳۰۔ چونکہ انسان جہاں بھی چاہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کر سکتا ہے، لہذا اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے حرم میں زیارت پڑھنے کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت پڑھ کر اپنی بنیادی ذمہ داری کو انجام دے اور ان کی زیارت سے اپنے دل کو نورانی کرے۔

اب ہم آنحضرتؑ کی بعض زیارات بیان کرتے ہیں:

﴿۱﴾

زیارت آل یٰس

شیخ طبرسیؒ کتاب ''الاحتجاج'' میں لکھتے ہیں:

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے محمد بن حمیری کے سوالات کے جواب دینے کے بعد یوں فرمایا:

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

لِاَلَّا مْرِهٖ تَعْقِلُوْنَ، وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهٖ تَقْبَلُوْنَ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِي النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

تم لوگ نہ اس کے امر کو سمجھتے ہو اور نہ اس کے اولیاء سے قبول کرتے ہو یہ اللہ کی حکمت بالغہ ہے مگر لوگوں کو ڈرانا بھی فائدہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ''

نہیں پہنچاتا ہے، سلام ہو ہم پر اور خدا کے صالح بندوں پر۔

جب بھی ہمارے ذریعہ پروردگار عالم اور ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو اسی طرح کہو جیسے پروردگار عالم نے فرمایا ہے:

﴿سَلَامٌ عَلٰى آلِ يٰسٓ﴾ [1] اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللّٰهِ وَرَبَّانِيَّ آيَاتِهٖ، اَلسَّلَامُ

''سلام ہو آل یٰسین پر'' سلام ہو آپ پر اے داعی خدا اور مظہر آلات الٰہی، سلام ہو آپ پر

عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ وَدَيَّانَ دِيْنِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ، اَلسَّلَامُ

اے دروازۂ رحمت خدا اور حاکم دین الٰہی، سلام ہو آپ پر اے جانشین خدا اور ناصر حق پروردگار، سلام ہو آپ

عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيْلَ إِرَادَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانِهٖ،

پر اے حجت خدا اور دلیل ارادۂ الٰہی، سلام ہو آپ پر اے قاری قرآن اور ترجمان کتاب الٰہی،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي آنَاءِ لَيْلِكَ وَأَطْرَافِ نَهَارِكَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهٖ

سلام ہو آپ پر رات کے اوقات اور دن کے اطراف میں، سلام ہو آپ پر اے زمین پر الٰہی کی باقی حجت،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِي

سلام ہو آپ پر اے پیمان الٰہی جس کی خدا نے تاکید کی ہے، سلام ہو آپ پر اے وعدۂ الٰہی جس کی خدا نے ضمانت دی ہے،

ضَمِنَهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ

سلام ہو آپ پر اے ہدایت کے نصب شدہ پرچم اور علم کے ذخیرہ اور فریاد رس اور رحمت واسعہ اور وعدۂ الٰہی جس

---

[1] سورۂ صافات، آیت: ۱۳۰

الْواسِعَةُ، وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوبٍ .اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ،

کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے،سلام ہو آپ پرجب آپ اٹھیں،سلام ہو آپ پر جب آپ بیٹھیں،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ وَتُبَيِّنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ، اَلسَّلامُ

سلام ہو آپ پر جب آپ قرأت وتفسیر کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ نماز و دعا میں مصروف ہوں،سلام ہو آپ پر جب

عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ .اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

آپ رکوع و سجود میں ہوں،سلام ہو آپ پر جب آپ تہلیل و تکبیر کریں، سلام ہو آپ پرجب

حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِي، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي

حمد و استغفار کریں،سلام ہو آپ پر جب صبح و شام کریں،سلام ہو آپ پرجب رات

اللَّيْلِ اِذا يَغْشٰى وَالنَّهارِ اِذا تَجَلّٰى،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمَأْمُوْنُ،اَلسَّلامُ

چھا جائے اور دن کا اجالا ہو جائے،سلام ہو آپ پرائے امام مامون،سلام ہو آپ پر اے وہ جس

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ بِجَوامِعِ السَّلامِ .أُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ

کو امیدوں کے ساتھ آگے بڑھایا جاتا ہے،سلام ہو آپ پرتمام جامع سلاموں کے ساتھ۔میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے مولا

أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، لا

اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں ان کے اور ان کے

حَبِيْبَ اِلّٰا هُوَ وَأَهْلُهُ، وَأُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهُ، وَالْحَسَنَ

اہلبیت کے علاوہ کوئی حبیب خدا نہیں ہے اور میں آپ کو شاہد بناتا ہوں میرے مولا کہ علیؑ امیر المومنین حجت خدا ہیں،حسن حجت خدا

حُجَّتُهُ، وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ،

ہیں،حسین حجت خدا ہیں،علی بن الحسین حجت خدا ہیں،محمد بن علی حجت خدا ہیں،

وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ،وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى حُجَّتُهُ،وَمُحَمَّدَ

جعفر بن محمد حجت خدا ہیں،موسیٰ بن جعفر حجت خدا ہیں،علی بن موسیٰ حجت خدا ہیں،محمد بن علی حجت خدا ہیں،

بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ،وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ،وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ

علی بن محمد حجت خدا ہیں،حسن بن علی حجت خدا ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی حجت خدا ہیں۔

اللّٰهِ. أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَأَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا

آپ اوّل و آخر ہیں اور آپ کی رجعت برحق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، اس دن جس دن کسی نفس کا کوئی

لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ نَاكِراً

ایمان کام نہیں آئے گا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی خیر حاصل نہ کیا ہو۔ میں گواہ ہوں

وَنَكِيراً حَقٌّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ،

موت برحق ہے، منکر و نکیر کا سوال برحق ہے، نشر برحق ہے، حشر میں اٹھنا برحق ہے، صراط برحق ہے، مرصاد برحق ہے،

وَالْمِيزَانَ حَقٌّ، وَالْحَشْرَ حَقٌّ، وَالْحِسَابَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيدَ

میزان برحق ہے، حشر و حساب برحق ہے، جنت و جہنم برحق ہیں، وعدہ و وعید برحق ہے۔

بِهِمَا حَقٌّ. يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ، وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكُمْ، فَاشْهَدْ عَلَى مَا أَشْهَدْتُكَ

اے میرے مولا آپ کا مخالف شقی و بدبخت ہے اور آپ کا مطیع سعید و خوش بخت ہے۔ آپ میری ان شہادتوں کی شہادت دیں۔

عَلَيْهِ، وَأَنَا وَلِيٌّ لَكَ، بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّكَ، فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ، وَالْبَاطِلُ مَا أَسْخَطْتُمُوهُ

میں آپ کا دوست اور آپ کے دشمن سے بیزار ہوں، حق وہی ہے جسے آپ پسند کریں، اور باطل وہی ہے جس سے آپ ناراض ہوں،

وَالْمَعْرُوفُ مَا أَمَرْتُمْ بِهِ، وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ، فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

معروف وہی ہے جس کا آپ حکم دیں اور منکر وہی ہے جس سے آپ انکار کریں، میرا نفس خدائے وحدہ لاشریک پر

لَهُ، وَبِرَسُولِهِ وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِكُمْ يَا مَوْلَايَ أَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ، وَنُصْرَتِي مُعَدَّةٌ لَكُمْ،

اور اس کے رسول پر اور امیر المومنین پر اور آپ کے اوّل و آخر پر اور آپ پر ایمان رکھتا ہے، میری نصرت آپ حضرات کے لئے حاضر

وَمَوَدَّتِي خَالِصَةٌ لَكُمْ آمِينَ آمِينَ.

ہے اور میری محبت آپ کے لئے خالص ہے۔ آمین آمین۔

زیارت کے بعد پڑھی جانے والی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُورِكَ، وَأَنْ

پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد نبی رحمت اور کلمۂ نور پر درود بھیج اور

تَمْلَأَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ، وَصَدْرِي نُورَ الْإِيمَانِ، وَفِكْرِي نُورَ النِّيَّاتِ، وَعَزْمِي نُورَ الْعِلْمِ

میرے دل کو نور یقین سے اور میرے سینہ کو نور ایمان سے اور میری فکر کو نورانیت سے اور میرے عزم کو نور علم سے

وَقَوِّتِي نُوْرَ الْعَمَلِ، وَلِسَانِي نُوْرَ الصِّدْقِ، وَدِيْنِي نُوْرَالْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِکَ، وَبَصَرِي
اور میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صداقت سے اور میرے دین وک نور بصیرت سے اور میری بصارت کو
نُوْرَ الضِّيَاءِ،وَسَمْعِي نُوْرَ الْحِكْمَةِ، وَمَوَدَّتِي نُوْرَالْمُوالاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ
نور ضیاء سے اور میری سماعت کو نور حکمت سے اور میری مودت کو نور مودت محمد و آل محمد علیہم السلام سے روشن کر دے
حَتّٰى أَلْقَاکَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِکَ وَمِيْثَاقِکَ،فَتُغْشَّيَنِي رَحْمَتَکَ، يا وَلِيُّ يا حَمِيْدُ
تا کہ میں اس عالم میں تجھ سے ملاقات کروں کہ میں نے تیرے عہد و میثاق کو وفا کر دیا اور تیری رحمت میرے شامل حال ہو،اے خدائے
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِکَ فِي أَرْضِکَ، وَخَلِيْفَتِکَ فِي بِلاَدِکَ، وَالدَّاعِي
ولی و حمید،پروردگارا!محمد پر درود بھیج جو زمین میں تیری حجت ہیں شہروں میں تیرے جانشین، تیری راہ کے
اِلٰى سَبِيْلِکَ،وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ، وَالثَّائِرِ بِأَمْرِکَ، وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبَوَارِ الْكَافِرِيْنَ
داعی،تیرے عدل سے قیام کرنے والے،تیرے امر سے بدلہ لینے والے،مؤمنین کے ولی ،کفار کے لئے جیہ ہلاکت،
وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ، وَمُنِيْرِ الْحَقِّ، وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ، وَكَلِمَتِ التَّامَةِ فِي
تاریکیوں کے روشن کرنے والے،حق کے واضح کرنے والے،حکمت و صداقت کے ساتھ بولنے والے،زمین میں تیرا کلمۂ تامہ،
أَرْضِکَ، اَلْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ، وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ، سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ، وَعَلَمِ الْهُدٰى، وَنُوْرِ
اور تیرے احکام کے نگران،حالات سے خوفزدہ تیرے ولی مخلص، سفینۂ نجات، پرچم ہدایت،مخلوقات کی آنکھوں کا نور،
أَبْصَارِ الْوَرٰى، وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى، وَمُجَلِّى الْعَمٰى، اَلَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً
اور جامۂ زیب، لوگوں میں سب سے بہتر،اور تاریکیوں کے روشن کرنے والے تھے،وہ جو زمین کو عدل و انصاف سے
وَقِسْطاً، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
ویسے ہی بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی ۔تو ہر چیز پر قادر ہے۔پروردگارا!درود بھیج اپنے
وَلِيِّکَ وَابْنِ أَوْلِيَائِکَ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ، وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ،وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ
ولی فرزند اولیاء پر جن کی اطاعت تو نے واجب کی ہے اور جن کے حق کو لازم قرار دیا ہے اور جن سے ہر برائی کو دور کر کے
الرِّجْسَ، وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْراً .أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ، وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِيْنِکَ،وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَائَکَ
انہیں طیب و طاہر بنایا ہے۔پروردگارا!اپنے ولی کی نصرت فرما،اور ان کے ذریعہ دین کی مدد فرما،اپنے اولیاء

وَأَوْلِيائَهُ، وَشِيْعَتَهُ وَأَنْصارَهُ، وَاجْعَلْنا مِنْهُمْ. اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ باغٍ وَطاغٍ، وَمِنْ

اوران کے اولیا اور ان کے شیعوں اور انصار کی مدد فرما اور ہمیں ان کے انصار میں قرار دیدے۔ پروردگارا! انہیں ہر باغی وسرکش اور

شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمالِهِ،

تمام مخلوقات کے شر سے اپنی پناہ میں رکھنا، انہیں سامنے سے پشت سے، داہنے سے، بائیں سے ہر طرف سے محفوظ رکھنا۔

وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ أَنْ يُوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ، وَاحْفَظْهُ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَآلَ رَسُوْلِكَ،

انہیں بچائے رکھنا کہ ان تک کوئی برائی نہ پہنچنے پائے۔ ان کے وجود میں اپنے رسول اور آل رسول کا تحفظ فرمانا،

وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ ناصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خاذِلِيْهِ، وَاقْصِمْ قاصِمِيْهِ،

ان کے ذریعہ عدل کا اظہار فرمانا اور اپنی نصرت سے ان کی تائید فرمانا، ان کے ناصروں کی مدد کرنا اور ان سے الگ رہنے والوں کو چھوڑ

وَاقْصِمْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفّارَ وَالْمُنافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ، حَيْثُ

دے، دشمنوں کی کمر توڑ دے، تمام جابروں کافروں کی کمر توڑ دے، تمام کفار و منافقین اور تمام الحدین شرق و غرب،

كانُوا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، بَرِّها وَبَحْرِها، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَظْهِرْ بِهِ

بحر و بر میں جہاں بھی ہوں انہیں فنا کر دے اور ان کے ذریعہ زمین کو عدل سے بھر دے دین نبی کو غالب بنا دے۔

دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ، وَأَتْباعِهِ وَشِيْعَتِهِ

پروردگارا! مجھے ان کے انصار واعوان، ان کی پیروی کرنے والوں اور شیعوں میں قرار دیدے۔ مجھے آل محمد کے بارے میں وہ دکھلا دے

وَأَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ ما يَأْمُلُوْنَ، وَفِي عَدُوِّهِمْ ما يَحْذَرُوْنَ، اِلٰهَ الْحَقِّ

جس کی وہ امید رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں کے بارے میں وہ دکھلا دے جس سے وہ لوگ ڈرتے ہیں، اے خدائے برحق آمین۔

آمِيْنَ، يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.[1]

اے صاحب جلال واکرام اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۔ الاحتجاج: ۲/۳۱۶، بحار الأنوار: ۹۴/۲، معادن الحکمۃ: ۲/۲۹

﴿۲﴾

زیارت ندبہ

علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں: ابوعلی حسن بن اشناس نے نقل کرتے ہیں کہ ابومفضل محمد بن عبداللہ شیبانی کہتے ہیں: ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری جس نے اپنی تمام روایات میں اجازت دی ہے، انہوں نے اس طرح نقل کیا ہے: نماز سے متعلق مسائل کا جواب دینے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف (کہ جن کا خدا نگہبان ومحافظ ہے) کی طرف توجہ کرنے کے بعد اس طرح فرمایا:[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

لاٰ لِأَمْرِهِ تَعْقِلُوْنَ، وَلاٰ مِنْ أَوْلِيَائِهِ تَقْبَلُوْنَ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِي النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

تم لوگ نہ اس کے امر کو سمجھتے ہو اور نہ اس کے اولیاء سے قبول کرتے ہو۔ یہ اللہ کی حکمت بالغہ ہے مگر لوگوں کو ڈرانا بھی فائدہ

لاٰ يُؤْمِنُوْنَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

نہیں پہنچاتا ہے، سلام ہو ہم پر اور خدا کے صالح بندوں پر۔

جب بھی ہمارے ذریعہ پروردگار عالم اور ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو اسی طرح کہو جیسے پروردگار عالم نے فرمایا ہے:

سَلاٰمٌ عَلٰى آلِ يٰاسِيْنَ، كَذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ، وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ، لِمَنْ

سلام ہو آل یسین پر، یہ وہی آشکار فضل ہے اور خداوند صاحب فضل عظیم ہے البتہ اس کے لئے کہ جسے وہ اپنے

يَهْدِيْهِ صِرٰاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ، قَدْ آتٰاكُمُ اللّٰهُ يٰا آلَ يٰاسِيْنَ خِلاٰفَتَهُ، وَعِلْمَ مَجٰارِيْ أَمْرِهِ،

راہ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔ اے آل یسین خدا نے آپ کو اپنی جانشین عطا کی ہے اور اپنے امر کے مجاری کا علم آپ کو عطا کیا ہے

۱۔ مرحوم علامہ مجلسیؒ نے یہاں نماز کا حکم نقل فرمایا ہے لیکن ہم نے اسے نمازوں کے باب میں بیان کیا ہے۔

فِيْمَا قَضَاهُ وَدَبَّرَهُ وَرَتَّبَهُ وَأَرَادَهُ فِي مَلَكُوْتِهِ، فَكَشَفَ لَكُمُ الْغِطَاءَ، وَ أَنْتُمْ خَزَنَتُهُ وَ

ان چیزوں کے بارے میں کہ جن میں قضاوقدر یہ ترتیب اس کا ارادہ ملکوت سے متعلق ہو لہذا آپ کے لئے ہر چیز سے پردہ اٹھا لیا گیا

شُهَدَاؤُهُ، وَعُلَمَاؤُهُ وَاُمَنَاؤُهُ، سَاسَةُ الْعِبَادِ، وَأَرْكَانُ الْبِلَادِ، وَقُضَاةُ الْاَحْكَامِ، وَأَبْوَابُ

ہے اور آپ خزینہ دار، شاہد علماء اور امین الٰہی ہیں، بندوں کے امور چلانے والے، زمین کی بنیادوں کے ارکان، احکام کے قاضی، ایمان کے

الْاِيْمَانِ، وَسُلَالَةُ النَّبِيِّيْنَ، وَصَفْوَةُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعِتْرَةُ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَمِنْ تَقْدِيْرِهِ

دروازے، نسل پیغمبران، رسولوں میں سے برگزیدہ، اور ربّ العالمین کی جانب سے بہترین برگزیدہ خاندان، تقدیر الٰہی سے ہی مخلوق

مَنَائِحَ الْعَطَاءِ بِكُمْ اِنْفَاذُهُ مَحْتُوْماً مَقْرُوْناً، فَمَا شَيْءٌ مِنْهُ اِلَّا وَ أَنْتُمْ لَهُ السَّبَبُ، وَ اِلَيْهِ

کو بخشے گئے ہدیہ آپ کے وسیلہ سے ہی حتمی ہوئے اور انہیں میسر آئے، ایسی کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ کہ جس کے سبب آپ ہوں، اور اس

السَّبِيْلُ خِيَارُهُ لِوَلِيِّكُمْ نِعْمَةٌ، وَانْتِقَامُهُ مِنْ عَدُوِّكُمْ سَخْطَةٌ، فَلَا نَجَاةَ وَلَا مَفْزَعَ اِلَّا أَنْتُمْ

کی طرف راہ آپ ہی ہیں، تمہارے دوستوں کے لئے جو چیز منتخب کی گئی وہ نعمت ہے اور تمہارے دشمنوں سے انتقام اس کا غضب ہے

وَلَا مَذْهَبَ عَنْكُمْ، يَا أَعْيُنَ اللّٰهِ النَّاظِرَةِ، وَحَمَلَةَ مَعْرِفَتِهِ، وَمَسَاكِنَ تَوْحِيْدِهِ فِي أَرْضِهِ

پس آپ کے بغیر کوئی راہ نجات اور پناہ گاہ نہیں ہے اور اس وجود کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، اے خدا کی چشم ناظر، اے اس کی معرفت

وَسَمَائِهِ. وَأَنْتَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَبَقِيَّتَهُ كَمَالُ نِعْمَتِهِ، وَوَارِثُ أَنْبِيَائِهِ وَخُلَفَائِهِ مَا بَلَغْنَاهُ مِنْ

کے حاملین اور روئے زمین و آسمان پر اس کی توحید کی منزل، اور آپ اے حجت خدا، بقیہ حجت الٰہی، کمال نعمت الٰہی اور اے انبیاء اور آج

دَهْرِنَا، وَصَاحِبُ الرَّجْعَةِ لِوَعْدِ رَبِّنَا الَّتِي فِيْهَا دَوْلَةُ الْحَقِّ وَفَرَجُنَا وَنَصْرُ اللّٰهِ لَنَا وَعِزُّنَا

تک اس کے جانشینوں کے وارث، اے ہمارے خدا کے لئے وعدۂ رجعت کہ جس میں حکومت حق اور ہمارے لئے راحت اور خدا کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ

جانب سے ہمارے لئے نصرت اور ہمارے لئے عزت ہے۔ سلام ہو آپ پر اے ہدایت کے نصب شدہ پرچم اور علم کے ذخیرہ اور فریاد

وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوْبٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَرْأَى وَالْمَسْمَعِ، اَلَّذِي بِعَيْنِ اللّٰهِ

رس، وسیع رحمت اور وعدۂ الٰہی جس کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے، آپ پر سلام ہو اے صاحب دیدگاہ و شنیدگاہ کہ جس کے عہدہ پر نگہبان خدا

مَوَاثِيْقُهُ، وَبِيَدِ اللّٰهِ عُهُوْدُهُ، وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ سُلْطَانُهُ. أَنْتَ الْحَلِيْمُ الَّذِي لَا تَعْجَلُهُ الْعَصَبِيَّةُ[1]

کے سامنے، اور جس کے عہد خدا کے ہاتھ میں ہیں اور جو قدرت خدا سے بادشاہ ہے، تو وہ حلیم ہے کہ تعصب جس کی جلد بازی کا باعث

۱۔ الحمیۃ خ، المصیۃ ش۔

وَالْكَرِيمُ الَّذِي لاتُبَخِّلُهُ الْحَفِيظَةُ، وَالْعالِمُ الَّذِي لاتُجَهِّلُهُ الْحَمِيَّةُ، مُجاهَدَتُكَ فِي

نہیں بن سکتا، ایسا کریم ہے غضب جس کے بخل کا باعث نہیں بن سکتا، ایسا عالم ہے کہ غیرت جس کی نادانی کا باعث نہیں بن سکتی،

اللّٰهِ ذاتُ مَشِيَّةِ اللّٰهِ، وَمُقارَعَتُكَ فِي اللّٰهِ ذاتُ انْتِقامِ اللّٰهِ، وَصَبْرُكَ فِي اللّٰهِ ذُوْ أَناةِ

راہ خدا میں جہاد وہی تقاضائے الٰہی ہے، راہ خدا میں کوبندگی وہی انتقام الٰہی ہے، راہ خدا میں تیرا صبر وہی مہلت الٰہی ہے،

اللّٰهِ، وَشُكْرُكَ لِلّٰهِ ذُوْ مَزِيْدِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَحْفُوْظاً بِاللّٰهِ، اَللّٰهُ نُوْرُ

تیرا خدا کا شکر کرنا وہی رحمت الٰہی ہے۔ سلام ہو تجھ پر اے وہ کہ جس کی خدا کے ذریعہ حفاظت ہوئی، نور خدا ان کے آگے پیچھے

أَمامِهِ وَوَرائِهِ، وَيَمِيْنِهِ وَشِمالِهِ، وَفَوْقِهِ وَتَحْتِهِ، يا مَحْرُوْزاً فِي قُدْرَةِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ نُوْرُ سَمْعِهِ

دائیں بائیں، اوپر اور نیچے روشنی فراہم کرتا ہے۔ اے قدرت الٰہی کے زیر سایہ استوار مقام رکھنے والے، خدا ان کے کانوں اور آنکھوں

وَبَصَرِهِ، وَيا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِي ضَمِنَهُ، وَيا مِيْثاقَ اللّٰهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

کا نور ہے۔ اے وعدۂ الٰہی جس کی خدا نے ضمانت دی ہے، اے میثاق خدا کہ جس کا لوگوں سے پیمان لیا گیا اور جس کی تاکید کی گئی۔

يا داعِيَ اللّٰهِ وَرَبّانِيَّ آياتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بابَ اللّٰهِ وَدَيّانَ دِيْنِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

آپ پر سلام ہو اے خدا کو پکارنے والے اور آیات الٰہی کے ربّ، آپ پر سلام ہو اے درگاہ خداوندی، اے حاکم و مدبر دین خدا۔ آپ پر

يا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ وَناصِرَ حَقِّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيْلَ إِرادَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

سلام ہو اے خلیفۂ خدا اور اس کے حق کے ناصر، آپ پر سلام ہو اے حجت الٰہی اور اس کے ارادہ کی دلیل، آپ پر سلام ہو اے کتاب خدا

يا تالِيَ كِتابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمانِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي آناءِ لَيْلِكَ وَأَطْرافِ نَهارِكَ .

کی تلاوت کرنے والے اور اس کے ترجمان، آپ پر سلام ہو رات کے لمحہ اور دن کے اوقات میں،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

آپ پر سلام ہو اے روئے زمین پر خدا کی بقیہ حجت، سلام ہو آپ پر جب آپ اٹھیں، سلام ہو آپ پر جب آپ بیٹھیں،

حِيْنَ تَقْعُدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ وَتُبَيِّنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ

سلام ہو آپ پر جب آپ قرأت و تفسیر کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ نماز و دعا میں مصروف ہوں،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُعَوِّذُ وَتُسَبِّحُ، اَلسَّلامُ

سلام ہو آپ پر جب آپ رکوع و سجود میں ہوں، سلام ہو آپ پر جب آپ تعوذ و تسبیح کہیں، سلام ہو آپ پر

عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

جب آپ تہلیل و تکبیر کریں، سلام ہو آپ پر جب حمد و استغفار کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ

حِيْنَ تُمَجِّدُ وَتَمْدَحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ

مدح و ثناء الٰہی بجا لائیں، سلام ہو آپ پر جب صبح و شام کریں، سلام ہو آپ پر جب رات چھا جائے اور

اِذا يَغْشٰى وَ(فِي)النَّهارِ اِذا تَجَلّٰى، وَالْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى. اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا حُجَجَ اللّٰهِ

دن کا اجالا ہو جائے، اور دنیا و آخرت میں۔ آپ پر سلام ہو اے خدا کی حجتو اور ہمارے سرپرستو

وَرُعاتَنا، وَهُداتَنا وَدُعاتَنا، وَقادَتَنا وَأَئِمَّتَنا، وَساداتَنا وَمَوالِيْنا، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ

اور ہماری ہدایت کرنے والو اور ہمیں دعوت دینے والو، ہمارے رہبرو اور راہنمو، اور ہمارے آقاو مولیٰ، آپ سب پر سلام ہو کہ آپ

نُوْرُنا، وَأَنْتُمْ جاهُنا أَوْقاتُ صَلاتِنا (صَلَواتِنا)، وَعِصْمَتُنا بِكُمْ لِدُعائِنا وَصَلاتِنا، وَصِيامِنا

ہمارے نور ہیں، آپ ہماری نماز کے اوقات میں ہمارے سامنے ہیں، اور دعا، نماز، استغفار اور ہمارے تمام اعمال کے اوقات میں

وَاسْتِغْفارِنا، وَسائِرِ أَعْمالِنا، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمَأْمُوْنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

آپ ہمیں خطا سے بچاتے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے امام مامون، سلام ہو آپ پر اے وہ جس کو امیدوں کے ساتھ

الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ بِجَوامِعِ السَّلامِ. أُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ

آگے بڑھایا جاتا ہے، سلام ہو آپ پر تمام جامع سلاموں کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے مولا اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی

لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، لا حَبِيْبَ إِلّا هُوَ وَ

معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ ان کے اور ان کے اہلبیت کے علاوہ کوئی حبیب خدا نہیں

أَهْلُهُ، وَأَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحَسَنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ عَلِيَّ

ہے اور میں آپ کو شاہد بناتا ہوں میرے مولا کہ علیؑ امیر المومنین حجت خدا ہیں، حسن حجت خدا ہیں، حسین حجت خدا ہیں، علی بن الحسین

بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ

حجت خدا ہیں، محمد بن علی حجت خدا ہیں، جعفر بن محمد حجت خدا ہیں،

مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى حُجَّتُهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ

موسیٰ بن جعفر حجت خدا ہیں، علی بن موسیٰ حجت خدا ہیں، محمد بن علی حجت خدا ہیں،

عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنْتَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ دُعَاةُ

علی بن محمد حجت خدا ہیں، حسن بن علی حجت خدا ہیں، اور آپ بھی حجت خدا ہیں۔ اور انبیاء آپ کی نیکی کی طرف دعوت دینے والے

وَهُدَاةُ رُشْدِكُمْ. أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَأَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا شَكَّ فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْساً

اور راہنما ہیں، آپ اوّل و آخر ہیں، اور آپ کی رجعت حق ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، اس دن جس دن کسی نفس کا کوئی ایمان

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَشْهَدُ

کام نہیں آئے گا، جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی خیر حاصل نہ کیا ہو۔ میں گواہ ہوں کہ موت برحق ہے،

أَنَّ مُنْكَراً وَنَكِيراً حَقٌّ، وَأَنَّ النُّشُرَ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ

منکر و نکیر کا سوال برحق ہے، نشر برحق ہے حشر میں اٹھنا برحق ہے، صراط برحق ہے، مرصاد برحق ہے

وَأَنَّ الْمِيزَانَ حَقٌّ، وَالْحِسَابَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالْجَزَاءَ بِهِمَا لِلْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ

میزان برحق ہے، حشر و حساب برحق ہے، جنت و جہنم برحق ہیں، وعدہ و وعید پر جزاء برحق ہے۔ اور بیشک آپ ہی شفاعت کرنے کے

حَقٌّ. وَأَنَّكُمْ لِلشَّفَاعَةِ حَقٌّ، لَا تُرَدُّونَ وَلَا تَسْبِقُونَ بِمَشِيَّةِ اللَّهِ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُونَ، وَلِلَّهِ

مستحق ہیں، اس رد نہیں کیا جائے گا، اور مشیت خدا پر سبقت نہیں لیں گے اور صرف اسی کے حکم پر عمل کریں گے، رحمت اور کلمۂ والا

الرَّحْمَةُ وَالْكَلِمَةُ الْعُلْيَا، وَبِيَدِهِ الْحُسْنَى، وَحُجَّةُ اللَّهِ النُّعْمَى (الْعُظْمَى)، خَلَقَ الْجِنَّ

صرف خدا کے لئے ہی ہے، اسی کے ہاتھ میں نیکیاں ہیں، اور حجت خدا سب سے مبارک ہے، جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے خلق کیا

وَالْإِنْسَ لِعِبَادَتِهِ، أَرَادَ مِنْ عِبَادِهِ عِبَادَتَهُ فَشَقِيٌّ وَسَعِيدٌ، قَدْ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ،

اپنے بندوں سے عبادت کا تقاضا کیا پس کچھ سعادتمند اور کچھ بدبخت ہو گئے، پس بدبخت وہ ہے جس نے تیری مخالفت کی، اور سعید وہ

وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكُمْ. وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ فَاشْهَدْ بِمَا أَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ، تَحْرُزُهُ وَتَحْفَظُهُ لِي

ہے جس نے تیری اطاعت کی۔ اے میرے مولا! پس میں نے جس چیز پر تجھے گواہ لیا تو اس پر گواہ رہنا اور اسے اپنے پاس میرے لئے

عِنْدَكَ، أُمْوَاتُ عَلَيْهِ، وَأَنْشُرُ عَلَيْهِ، وَأَقِفُ بِهِ وَلِيّاً لَكَ، بَرِيئاً مِنْ عَدُوِّكَ، مَاقِتاً

ذخیرہ محفوظ فرمانا کہ اسی عقیدہ پر مر جاؤں، اور اسی عقیدہ پر خدا کے ہاں اٹھایا جاؤں جب کی آپ کی ولایت میرے ساتھ ہو، اور آپ کے

لِمَنْ أَبْغَضَكُمْ، وَادّاً لِمَنْ أَحَبَّكُمْ، فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ، وَالْبَاطِلُ مَا أَسْخَطْتُمُوهُ،

دشمن سے بیزار ہوں، اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں، آپ کے دوستوں کا دوست ہوں، پس حق وہی ہے جس پر آپ راضی ہیں اور باطل

وَالْمَعْرُوْفُ مَا أَمَرْتَ بِهٖ، وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتَ عَنْهُ، وَالْقَضَاءُ الْمُثْبَتُ مَا اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ

وہی ہے جس سے آپ ناخوش ہوں، نیکی وہی ہے جس کا آپ حکم دیں اور برائی وہی ہے جس سے آپ منع کریں اور محکم قضائے الٰہی صرف

مَشِيَّتُكُمْ، وَالْمَمْحُوُّ مَا لَا اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ سُنَّتُكُمْ. فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وہی ہے جس سے آپ کی مشیت وابستہ ہو، اور محو ہونے والی وہی ہے جس سے آپ کی سنت وابستہ نہ ہو، اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عَلِيٌّ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ، اَلْحَسَنُ حُجَّتُهٗ، اَلْحُسَيْنُ حُجَّتُهٗ،

جو یگانہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد اور رسول ہیں اور علی امیر المؤمنین اس کی حجت ہیں، اور حسن اس کی حجت ہیں اور

عَلِيٌّ حُجَّتُهٗ، مُحَمَّدٌ حُجَّتُهٗ، جَعْفَرٌ حُجَّتُهٗ، مُوْسٰى حُجَّتُهٗ، عَلِيٌّ حُجَّتُهٗ، مُحَمَّدٌ حُجَّتُهٗ

حسین اس کی حجت ہیں علی اس کی حجت ہیں، محمد اس کی حجت ہیں، جعفر اس کی حجت ہیں، موسیٰ اس کی حجت ہیں، علی اس کی حجت ہیں،

عَلِيٌّ حُجَّتُهٗ، اَلْحَسَنُ حُجَّتُهٗ، أَنْتَ حُجَّتُهٗ، أَنْتُمْ حُجَّتُهٗ، وَبَرَاهِيْنُهٗ. أَنَا يَا مَوْلَايَ مُسْتَبْشِرٌ

محمد اس کی حجت ہیں، علی اس کی حجت ہیں، حسن اس کی حجت ہیں، آپ اس کی حجت ہیں، آپ سب اس کی حجت اور براہین ہیں۔ اے

بِالْبَيْعَةِ الَّتِي أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَرْطَهَا قِتَالاً فِي سَبِيْلِهٖ اشْتَرٰى بِهٖ أَنْفُسَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَنَفْسِي

میرے مولا! میں اس بیعت سے خوشنود ہوں کہ جو خدا نے مجھ پر مقرر فرمائی تا کہ اس کی راہ میں جنگ کروں کہ جس میں خدا مؤمنوں

مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِكُمْ يَا مَوْلَايَ، أَوَّلُكُمْ

سے ان کی جان خرید لیتا ہے۔ پس میرا نفس خدائے وحدہ لاشریک پر اور اس کے رسول اور امیر المؤمنین اور اے میرے مولا آپ پر ایمان

وَآخِرُكُمْ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، وَمَوَدَّتِي خَالِصَةٌ لَكُمْ، وَبَرَائَتِي مِنْ أَعْدَائِكُمْ أَهْلِ

رکھتا ہے، اوّل سے آخر تک ایمان رکھتا ہے، اور آپ کے لئے میری نصرت تیار ہے اور میری محبت صرف آپ کے لئے ہے۔ اور آپ

الْجَرَدَةِ وَ الْجِدَالِ ثَابِتَةٌ، لِثَارِكُمْ أَنَا وَلِيٌّ وَحِيْدٌ، وَاللّٰهُ اِلٰهُ الْحَقِّ يَجْعَلُنِي كَذٰلِكَ،

کے دشمنوں سے بیزاری کہ جو بطور دائم اہل جنگ وجدال ہیں، آپ کے خون کا انتقام لینے کے لئے میں تنہا دوست ہوں، اور خدا معبود

آمِيْنَ آمِيْنَ. مَنْ لِي اِلَّا أَنْتَ فِيْمَا دِنْتُ، وَاعْتَصَمْتُ بِكَ فِيْهِ، تَحْرُسُنِي فِيْمَا تَقَرَّبْتُ

برحق ہے اور مجھے ایسا ہی (جیسے کہا) قرار دے۔ آمین آمین، تیرے سوا میرا کون ہے کہ جس کا میں معتقد ہوں، اور اس میں تجھ سے متمسک

بِهٖ اِلَيْكَ، يَا وِقَايَةَ اللّٰهِ وَسِتْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ، أَغِثْنِي (أَدْنِنِي، أَعِنِّي) أَدْرِكْنِي، صِلْنِي بِكَ

ہوا ہوں، اور اس سے خود کو تجھ سے نزدیک کیا ہے، میری حفاظت فرما، اے محافظ و برکت الٰہی میری فریاد رسی کریں، مجھے نزدیک کریں

وَلاتَقْطَعْنِي. أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ بِهِمْ تَوَسَّلِي وَتَقَرُّبِي. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَصِلْنِي

میری مدد کریں، مجھ تک پہنچیں۔ مجھے خود سے متصل کرلیں اور خود سے جدا نہ کریں۔ خدایا! تجھ سے میرا توسل وتقرب انہی (محمد وآل محمدؐ)

بِهِمْ وَلاتَقْطَعْنِي. أَللّٰهُمَّ بِحُجَّتِکَ وَاعْصِمْنِي، وَسَلامُکَ عَلٰى آلِ يٰسٓ، مَوْلايَ أَنْتَ

کے طفیل ہے۔ خدایا! محمد وآل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے ان سے وصل کر اور ان سے جدا نہ فرما۔ خدایا! اپنی حجت کے وسیلے سے میری حفاظت

الْجٰاهُ عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّکَ وَرَبِّي، (اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ).

فرما، آل یٰس پر تیرا سلام ہو، میرے مولا تو خدا کے ہاں صاحب عزت ہے کہ میرا اور آپ کا ربّ ہے۔ (وہ حمید ومجید ہے)

زیارت کے بعد کی دعا:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ کُلِّکَ (مِنْ ذٰلِکَ) فَاسْتَقَرَّ

پروردگارا! بیشک میں تیری اس اسم کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جسے تو نے اپنی کلیت سے خلق کیا اور جو صرف تیرے وجود

فِيْکَ، فَلايَخْرُجُ مِنْ اِلٰى شَيْءٍ أَبَداً، أَيا کَيْنُوْنُ يا مَکَّوْنُ، أَيا مُتَعالُ، أَيا مُتَقَدِّسُ، أَيا

میں مستقر ہوا، وہ ہرگز تیرے وجود سے نکل کر کسی دوسری شیٔ کی طرف نہیں جائے گا، اے وجود حقیقی، اے پنہاں، اے بلند مرتبہ، اے پاکیزہ

مُتَرَحِّمُ، أَيا مُتَرَئِّفُ، أَيا مُتَحَنِّنُ. أَسْأَلُکَ بِما خَلَقْتَهُ غَضّاً أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ

اے رحم کرنے والے، اے رأفت مآب، اے مہربان عزیز! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو نے اس نام کو جلوہ دیا کہ محمد پر درود بھیج جو

رَحْمَتِکَ، وَکَلِمَةِ نُوْرِکَ، وَوالِدَهُداةِ رَحْمَتِکَ، وَامْلَأْ قَلْبِي نُوْرَ الْيَقِيْنِ، وَصَدْرِي

تیرے نبی رحمت ہیں اور جو تیرے نور کا کلمہ ہیں، جو تیری رحمت کی طرف رہنمائی کرنے والوں کے پدر ہیں، میرے دل کو نور یقین سے بھر دے

نُوْرَ الْإِيْمانِ، وَفِکْرِي نُوْرَ الثَّباتِ، وَعَزْمِي نُوْرَ التَّوْفِيْقِ، وَذُکائِي نُوْرَ الْعِلْمِ، وَقُوَّتِي

اور میرے سینہ کو نور ایمان سے اور میری فکر کو پائیداری کے نور سے، اور میرے عزم کو توفیق سے، اور میرے ذہانت کو نور علم سے اور

نُوْرَ الْعَمَلِ، وَلِسانِي نُوْرَ الصِّدْقِ، وَدِيْنِي نُوْرَ الْبَصائِرِ مِنْ عِنْدِکَ، وَبَصَرِي نُوْرَ الضِّيٰاءِ

میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صدق سے، اور میری دین کو اپنے آگاہ بخش نور سے، میری آنکھوں کو نور ہدایت سے،

وَسَمْعِي نُوْرَ وَعْيِ الْحِکْمَةِ، وَمَوَدَّتِي نُوْرَ الْمُوالاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ،

اور میرے کانوں کو حکمت حفظ کرنے کے نور سے اور میری مودت کو محمد وآل محمد علیہم السلام کے نور ولایت سے بھر دے، اور میری یقین کو

وَيَقِيْنِي قُوَّةَ الْبَرائَةِ مِنْ أَعْداءِ مُحَمَّدٍ وأَعْداءِ آلِ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى أَلْقاکَ وَقَدْ وَفَيْتُ

محمد وآل محمد کے دشمنوں سے برائت وبیزاری کی قوت سے بھر دے تاکہ میں تجھ سے تیرے ساتھ کئے گئے عہد وپیمان پر وفا کرتے ہوئے

بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ، فَلْتَسَعْنِي رَحْمَتُكَ، يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ، بِمَرْآكَ وَمَسْمَعِكَ

ملاقات کروں،اور میرے سلسلہ میں تیری رحمت کی وسعت کا باعث بنے،اے ولی!اے حمید، اے حجت خدا میری دعا تیری دید وشنید

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ دُعَائِي، فَوَفِّنِي مُنَجِّزَاتِ اِجَابَتِي، أَعْتَصِمُ بِكَ، مَعَكَ مَعَكَ مَعَكَ

کے حضور میں ہے،پس اپنا کیا گیا اجابت کا وعدہ وفا کر اور اسے کامل فرما، میں تجھ پر تکیہ کرتا ہوں اے کریم! میری سماعت اور رضا

سَمْعِي وَرِضَايَ يَا كَرِيْمُ!

تیرے ساتھ ہے، تیرے ساتھ ہے۔

﴿۳﴾

جمعہ کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

سید علی بن طاوسؒ نے جمعہ کے دن ہمارت آقا ومولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے یہ زیارت نقل کی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ،

اے خدا کی زمین پر حجت الٰہی آپ پر سلام ہو،اے مخلوق خدا میں عین اللہ آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ، وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ،

اے نور الٰہی آپ پر سلام ہو کہ جن کے ذریعہ ہدایت کے متلاشی افراد ہدایت پاتے ہیں جن کے ذریعہ مؤمنین کو کرامت حاصل ہوتی ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ، اَلسَّلَامُ

اے بے آلائش پاک شدہ اور خائف آپ پر سلام ہو،اے ولی ناصح آپ پر سلام ہو،

عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ

اے سفینۂ نجات آپ پر سلام ہو، اے چشمۂ حیات آپ پر سلام ہو،آپ پر سلام ہو ،آپ پر اور آپ کی

۱؎ المزار الکبیر:۵۶۷،بحار الأنوار:۹۴/۳۶،مصباح الزائر،۴۳۰ (کچھ فرق کے ساتھ)

عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَكَ مَا

پاک و پاکیزہ آل پر خدا کا درود ہو۔سلام ہو آپ پر ،خداوند جلد از جلد آپ کو خوشخبری عطا فرمائے کہ جس کا آپ سے

وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْأَمْرِ .اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، أَنَا مَوْلَاكَ، عَارِفٌ

وعدہ کیا ہے کہ آپ کی نصرت فرمائے گا اور آپ کی حکومت کو ظاہر کرے گا ۔اے میرے مولا آپ پر سلام ہو۔میں آپ کا موالی

بِأَوْلَاكَ وَاُخْرَاكَ، أَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِآلِ بَيْتِكَ، وَأَنْتَظِرُ ظُهُوْرَكَ

ہوں،آغاز سے آخر تک آپ سے آشنا ہوں،آپ اور آپ کی آل کے ذریعہ خدا سے متقرب ومتوسل ہوتا ہوں،آپ کے ظہور اور آپ

وَظُهُوْرَالْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ،وَأَسْئَلُ اللّٰهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَأَنْ يَجْعَلَنِي

کے ذریعہ حق کے آشکار ہونے کا منتظر ہوں،خدا سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے آپ کے

مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ،وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰى أَعْدَائِكَ، وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ

منتظرین میں سے قرار دے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے پیروکاروں اور ناصرین میں سے قرار دے ۔اور مجھے ان میں سے

بَيْنَ يَدَيْكَ فِيْ جُمْلَةِ أَوْلِيَائِكَ .يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

قرار دے کہ جو آپ اور آپ کے دشمنوں کے سامنے شہادت کے طالب ہیں ۔اے میرے مولا،اے صاحب الزمان،آپ پر اور آپ

وَعَلٰى آلِ بَيْتِ، هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ، وَالْفَرَجُ فِيْهِ

کی آل پر خدا کا درود ہو،آج روز جمعہ ہے کہ جو آپ کا دن ہے،جس میں آپ کا ظہور متوقع ہے،اور جس میں آپ کے دست مبارک

لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ، وَقَتْلُ الْكَافِرِيْنَ بِسَيْفِكَ، وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ

سے مؤمنین کے لئے راحت ہے اور جس میں آپ اپنی شمشیر سے کافروں کو قتل کریں گے ۔اے میرے مولا میں اس دن آپ کا مہمان

وَجَارُكَ، وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْكِرَامِ، وَمَأْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ،

اور آپ کی پناہ میں ہوں ۔اے میرے مولا آپ ان کریم ہستیوں کی آل واولاد میں سے کریم ہیں اور آپ کے لئے خدا کا یہ حکم ہے کہ

فَأَضِفْنِي وَأَجِرْنِي، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ .

مہمان کو قبول کریں اور اسے پناہ دیں ۔پس مجھے قبول فرمائیں اور مجھے پناہ دیں ۔آپ پر اور آپ کی پاک آل پر خدا کا درود ہو۔

سید رضی الدین علی بن طاوس حسنی فرماتے ہیں: میں یہ زیارت پڑھنے کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنے سامنے تصور کرتا ہوں اور آنحضرتؑ کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں:

نَزِيلُکَ حَيْثُ مَااتَّجَهَتْ رِكَابِي
وَ ضَيْفُکَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

جس جگہ بھی میرا قافلہ ٹھہرے میں آپ کے پاس آ کے ٹھہروں گا اور کسی بھی شہر میں رہوں آپ کا مہمان ہوں۔[1]

﴿۴﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

﴿یہ مشکلات اور خوفناک موارد میں پڑھی جاتی ہے﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْحُجَّةَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْأَمْرِ،

اے محمد بن حسن ،اے حجت خدا آپ پر سلام ہو ،اے صاحب امر آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ التَّدْبِيْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ،

اے صاحب تدبیر آپ پر سلام ہو، اے ہمارے مولا اے صاحب زمان آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْمُنْتَظَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْقَائِمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا

اے امام منتظر آپ پر سلام ہو ،اے قیام کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے معصوم اور پاک

الْخَلَفُ الصَّالِحُ لِلْأَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ،

ائمہ کے صالح و شائستہ جانشین آپ پر سلام ہو، اے مسلمانوں کے امام آپ پر سلام ہو،

۱۔ جمال الأسبوع:۴۱

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اے ولی خدا آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا آپ پر اور آپ کی آل پر خدا کا درود ہو۔ کے خلیفہ و جانشین آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا فِلْذَةَ كَبِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حُجَّةَ

اے پیغمبر خدا آپ پر اور آپ کی آل پر خدا کا درود ہو۔ کے جگر گوشہ آپ پر سلام ہو، اے حجت خدا آپ پر سلام ہو،

اللّٰهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بَضْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا جادَةَ

اے رسول خدا آپ پر اور آپ کی آل پر خدا کا درود ہو۔ کے پارۂ تن آپ پر سلام ہو، اے خدا کی جانب راہ آپ پر سلام ہو،

اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا غَوْثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا غَوْثَ الْمَلْهُوْفِيْنَ،

اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رسی کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے دل جلوں کی فریاد رسی کرنے والے آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا عَوْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا قُطْبَ الْعالَمِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

اے مظلومین کی مدد کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے محور کائنات آپ پر سلام ہو، اے مسیح (حضرت عیسیٰؑ) کے امام آپ پر

يا اِمامَ الْمَسِيْحِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا عَدِيْلَ الْخَيْرِ، أَدْرِكْنِي، أَدْرِكْنِي، أَدْرِكْنِي، أَغِثْنِي

سلام ہو، اے عدیل خیر آپ پر سلام ہو، مجھ تک پہنچئے، مجھ تک پہنچئے، مجھ تک پہنچئے، میری مدد کریں اور میرے برخلاف مدد نہ فرما،

وَلاتُمْهِلْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلاتَنْصُرْ عَلَيَّ، كُنْ مَعِي وَلاتُفارِقْنِي، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ شاكِراً

میری نصرت فرما اور میرے مخالفوں کی نصرت نہ کر، میرے ساتھ رہ اور مجھ سے جدا نہ ہو۔ شکر کرتے ہوئے اور نماز ادا کرتے ہوئے خدا

وَمُصَلِّياً وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ[1]

پر توکل کرتا ہوں، میرے لئے وہی کافی ہے اور وہ کتنا بہتر وکیل ہے، ہمارے سردار حضرت محمد اور آپ کی آل پر خدا کا درود ہو۔

---

[1] المجموع الرائق: ۱/۴۵۱

﴿۵﴾

ہفتہ کے دن حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت

''یہ زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے''

ایک روایت میں وارد ہوا ہے ایک شخص نے ہفتہ کے دن ''جو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دن ہے'' حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو بیداری کے عالم میں دیکھا کہ آنحضرتؑ اپنے جد حضرت علی علیہ السلام کی زیارت اس طرح پڑھ رہے ہیں:

اَلسَّلامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ،وَالدَّوْحَةِ الْهاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ،اَلْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ،

شجر نبوت پر سلام ہو، اور بزرگ سائبان ہاشمی پر سلام ہو کہ جس کا ثمر نبوت ہے

اَلْمُوْنِعَةِ بِالْإِمامَةِ، وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ آدَمَ وَنُوْحٍ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِ

اور جس کی شاخیں امامت ہیں، اور آپ کے پہلو میں آرام کرنے والے دو حضرات یعنی آدم ونوح پر سلام، آپ پر سلام اور آپ کی

الطَّيِّبِيْنَ الطّاهِرِيْنَ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ وَالْحَآفِّيْنَ

پاک اور طاہر اہلبیت پر سلام، آپ پر سلام ہو اور آپ کے پروردگار اور آپ کی قبر کا طواف کرتے ہوئے فرشتوں پر سلام، اے میرے مولا

بِقَبْرِكَ يا مَوْلايَ يا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذا يَوْمُ الْأَحَدِ، وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ، وَأَنَا

اے مؤمنوں کے امیر، آج یکشنبہ (اتوار) کا دن ہے جو آپ کا دن ہے اور آپ سے منسوب ہے، اس دن میں آپ کا مہمان اور آپ کی

ضَيْفُكَ فِيْهِ وَجارُكَ،فَأَضِفْنِي يا مَوْلايَ وَأَجِرْنِي،فَإِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيافَةَ،

پناہ میں آیا ہوں، پس مجھے اپنی مہمانی میں قبول فرمائیں اور مجھے پناہ دیں کیونکہ آپ کریم ہیں جو ضیافت ومہمانداری کو پسند کرتے ہیں،

وَمَأْمُوْرٌ بِالْإِجارَةِ فَافْعَلْ ما رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ، وَرَجَوْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ، وَآلِ

خدا کی جانب سے آپ کو لوگوں کو پناہ دینے کا امر کیا گیا ہے، پس آج مجھے جس کا شوق ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ وہ انجام دیں گے

بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكُمْ، وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پس اسے میرے لئے انجام دیں خدا کے نزدیک اپنے اور اپنی اہلبیت کے مقام ومنزلت کے طفیل، اور نیز اپنے چچازاد بھائی رسول خدا

وَعَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ!

کے طفیل کہ ان پر اور آپ سب پر خدا درود ہو۔

﴿۶﴾

زیارت ناحیہ مقدسہ

علامہ مجلسی ''بحارالأنوار'' میں لکھتے ہیں: شیخ مفیدؒ نے روایت کی ہے: جب کبھی عاشور کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو تو آنحضرتؑ کی قبر مطہر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور کہو:

اَلسَّلامُ عَلٰى آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى شَيْثٍ وَلِيِّ اللّٰهِ وَ خِيَرَتِهِ،

سلام ہو خلق خدا میں منتخب روزگار ربنی آدم پر، سلام ہو اللہ کے ولی اور اس کے نیک بندے شیث پر، سلام ہو خدا کی دلیلوں کے

اَلسَّلامُ عَلٰى اِدْرِيْسَ الْقَائِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى نُوْحٍ الْمُجَابِ فِي دَعْوَتِهِ، اَلسَّلامُ

مظہر ادریس پر، سلام ہو نوح پر اللہ نے جن کی دعا قبول کی، سلام ہو ہود پر جن کی مراد اللہ نے پوری کی، سلام ہو ہود پر جن کی

عَلٰى هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى صَالِحٍ الَّذِي تَوَجَّهُ اللّٰهِ بِكَرَامَتِهِ،

خدا کی جانب سے بہت مدد کی گئی، سلام ہو صالح پر جن کی اللہ نے اپنے لطف خاص سے رہبری کی،

اَلسَّلامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي حَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى اِسْمَاعِيْلَ الَّذِي فَدَاهُ اللّٰهُ

سلام ہو ابراہیم خلیل پر جنہیں اللہ نے اپنی دوستی کے خلعت سے آراستہ فرما کر چنا، سلام ہو فدیہ راہ حق اسماعیل پر جنہیں اللہ نے جنت

بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِنْ جَنَّتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى اِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ، اَلسَّلامُ

سے ذبح عظیم کا تحفہ بھیجا، سلام ہو اسحاق پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت قرار دی، سلام ہو یعقوب پر جن کی بینائی

عَلٰى يَعْقُوْبَ الَّذِي رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى يُوْسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللّٰهُ

اللہ کی رحمت سے واپس آ گئی، سلام ہو یوسف پر جو اللہ کی بزرگی کے طفیل

۱۔ اعمال الأسبوع: ۳۷، بدیۃ المآوی: ۲۷۱

مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى مُوْسَى الَّذِي فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى

کنویں سے رہاہوئے،سلام ہو موسیٰ پر جن کے لئے اللہ نے اپنی قدرت خاص سے دریا میں راستے بنادیئے،

هٰارُوْنَ الَّذِي خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِهِ،

سلام ہارون پر جنہیں اللہ نے اپنی نبوت کے لئے مخصوص فرمایا،سلام ہوشعیب پر جنہیں اللہ نے ان کی امت پر نصرت دے کر سرفراز کیا

اَلسَّلامُ عَلٰى دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ

سلام ہو داود پر جن کی توبہ کو اللہ نے شرف قبولیت عطا کیا،سلام ہو سلیمان پر جن کے سامنے اللہ کی عزت کے طفیل

لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى اَيُّوْبَ الَّذِي شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى يُوْنُسَ

جنوں سر جھکایا، سلام ہو ایوب پر جن کو اللہ نے بیماری شفادی، سلام ہو یونس پر جن

الَّذِي اَنْجَزَ اللّٰهُ لَهُ مَضْمُوْنَ عِدَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى عُزَيْرٍ الَّذِي اَحْيَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَيْتَتِهِ،

کے وعدہ کو اللہ نے پورا کیا،سلام ہو عزیر پرجن کو اللہ نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی،

اَلسَّلامُ عَلٰى زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِي مِحْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى يَحْيَى الَّذِي اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهِ،

سلام ہو زکریا جنہوں نے سخت آزمائشوں میں بھی صبر سے کام لیا،سلام ہو یحییٰ پر جنہیں اللہ نے شہادت سے سربلند کیا،

اَلسَّلامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَصِفْوَتِهِ،

سلام ہو عیسیٰ پر جو اللہ کی روح اوراس کا پیغام ہیں،سلام ہو محمد مصطفیٰ جو اللہ کے حبیب اوراس کے منتخب بندے ہیں،

اَلسَّلامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْمَخْصُوْصِ بِاُخُوَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى

سلام ہو امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب پر جنہیں نبی کریمؐ کی ہونے کا شرف حاصل ہے،سلام ہو

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ اَبِيْهِ وَخَلِيْفَتِهِ، اَلسَّلامُ

رسول کی بیٹی فاطمہ پر،سلام ہوابو محمد امام حسن پر جو اپنے بابا کے وصی و جانشین ہیں، سلام ہو

عَلَى الْحُسَيْنِ الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِي سِرِّهِ

امام حسین پر کہ جن نفس راہ خدا میں خون دے کر بزرگوار ہوگیا، سلام ہواس پر جس نے خلوت وجلوت میں چھپ کر آشکارا اللہ کی

وَعَلَانِيَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَاءَ فِي تُرْبَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ

اطاعت و بندگی کی، سلام ہواس پر جس کی قبر کی مٹی خاک شفا ہے،سلام ہواس پر جس کے حرم میں قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی

قُبَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى مَنِ الْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ. اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خاتَمِ الْأَنْبِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَى

ہیں،سلام ہو اس پر کہ سلسلہ امامت جس کی ذریت سے ہے،سلام ہو پسرمختمی مرتبت پر،سلام ہو سید

ابْنِ سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرىٰ

اوصیاء کے فرزندپر،سلام ہوفاطمہ زہراکے فرزند پر،سلام ہوخدیجہ الکبری کے فرزند پر،

اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهىٰ،اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَأْوىٰ،اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ

سلام ہوسدرۃ المنتہیٰ کے فرزندپر،سلام ہو جنت الماویٰ کے فرزندپر،سلام ہو

زَمْزَمَ وَالصَّفا. اَلسَّلامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّماءِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَهْتُوكِ الْخِباءِ، اَلسَّلامُ

زمزم وصفاکے فرزند پر،سلام ہو جو خاک وخون میں غلطاں ہوا،سلام ہو اس پر جس کی سرکارلوٹی گئی،سلام ہو

عَلَى خامِسِ أَصْحابِ الْكِساءِ،اَلسَّلامُ عَلَى غَرِيبِ الْغُرَباءِ، اَلسَّلامُ عَلَى شَهِيدِ

اصحاب کساء کی پانچویں شخصیت پر،سلام ہو سب سے بڑے پردیسی وغریب الغرباء پر،سلام ہو سرورشہیداں پر،

الشُّهَداءِ،اَلسَّلامُ عَلَى قَتِيلِ الْأَدْعِياءِ،اَلسَّلامُ عَلَى ساكِنِ كَرْبَلاءَ،اَلسَّلامُ عَلَى مَنْ

سلام ہو اس جو بے ننگ ونام لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوا،سلام ہوکربلا میں آکر بسنے والے پر،سلام ہو اس پر جس پر

بَكَتْهُ مَلائِكَةُ السَّماءِ،اَلسَّلامُ عَلَى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْأَزْكِياءُ. اَلسَّلامُ عَلَى يَعْسُوبِ الدِّينِ،

فرشتے روئے،سلام ہو اس پر جس کی ذریت پاک وپاکیزہ ہے،سلام ہو دین کے سید وسردار پر،

اَلسَّلامُ عَلَى مَنازِلِ الْبَراهِينِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ السّاداتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْجُيُوبِ

سلام ہوان پر جو دلائل وبراہین کی آماجگاہ ہیں،سلام ہوان پر جو سرداروں کے سردار امام ہیں،سلام ہو چاک گریبانوں پر،سلام ہو

الْمُضَرَّجاتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الشِّفاهِ الذّابِلاتِ،اَلسَّلامُ عَلَى النُّفُوسِ الْمُصْطَلَماتِ،

مرجھائے ہوئے ہونٹوں پر،سلام ہوکرب واندوہ میں گھرے ہوئے پژمردہ نفسوں پر،سلام ہوان روحوں پر جن کے جسموں کو دھوکے

اَلسَّلامُ عَلَى الْأَرْواحِ الْمُخْتَلَساتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَجْسادِ الْعارِياتِ، اَلسَّلامُ عَلَى

سے تہ تیغ کیا گیا،سلام ہو بے گوروکفن نعشوں پر،سلام ہو ان جسموں پر،دھوپ کی شدت سے جن کے رنگ بدل گئے،

الْجُسُومِ الشّاحِباتِ اَلسَّلامُ عَلَى الدِّماءِ السّائِلاتِ،اَلسَّلامُ عَلَى الْأَعْضاءِ الْمُقَطَّعاتِ

سلام ہو خون کی ان دھاروں پر جو کربلا کے دامن میں جذب ہوگئیں،سلام ہو بکھرے ہوئے اعضا پر،

اَلسَّلامُ عَلَى الرُّؤُسِ الْمُشالاتِ،اَلسَّلامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبارِزاتِ. اَلسَّلامُ عَلى حُجَّةِ

سلام ہو ان سروں پر جنہیں نیزوں پر بلند کیا گیا،سلام ہو ان مخدرات عصمت پر جنہیں بے ردا پھرایا گیا،

رَبِّ الْعالَمِيْنَ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلى آبائِکَ الطّاهِرِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلى أَبْنائِکَ

سلام ہو اربّ العالمین کی حجت پر،سلام ہو آپ اور آپ کے پاک وپاکیزہ آبا اجداد پر،سلام ہو آپ اور آپ کے شہید فرزندوں پر،

الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلى ذُرِّيَّتِکَ النّاصِرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلَى

سلام ہو آپ اور آپ کی نصرت کرنے والی ذریت پر،سلام ہو آپ اور آپ کی قبر کے مجاور فرشتوں پر،سلام ہو انتہائے

الْمَلائِکَةِ الْمُضاجِعِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَى الْقَتِيْلِ الْمَظْلُوْمِ، اَلسَّلامُ عَلى أَخِيْهِ الْمَسْمُوْمِ،

مظلومیت کے ساتھ قتل ہونے والے پر،سلام ہو آپ کے زہر سے شہید ہونے والے بھائی پر،

اَلسَّلامُ عَلى عَلِيٍّ الْكَبِيْرِ،اَلسَّلامُ عَلَى الرَّضِيْعِ الصَّغِيْرِ،اَلسَّلامُ عَلَى الْأَبْدانِ السَّلِيْبِ

سلام ہو علی اکبر پر، سلام ہو کمسن شیرخوار پر، سلام ہو ان نازنین جسموں پر جن پر کوئی کپڑا نہیں رہنے دیا گیا،

اَلسَّلامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيْبَةِ اَلسَّلامُ عَلَى الْمُجَلَّلِيْنَ فِي الْفَلَواتِ،اَلسَّلامُ عَلَى النّازِحِيْنَ

سلام ہو آپ کے دربدر کئے جانے والے خاندان پر،سلام ہو ان لاشوں پر جو صحراں میں بکھری رہیں،سلام ہو ان پر جن سے ان کا وطن

عَنِ الْأَوْطانِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَدْفُوْنِيْنَ بِلا أَكْفانٍ، اَلسَّلامُ عَلَى الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ

چھڑا لیا گیا،سلام ہو بے کفن دفن کئے جانے والوں پر،سلام ہو ان سروں پر جنہیں جسموں سے جدا کر دیا گیا،

الْأَبْدانِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصّابِرِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَظْلُوْمِ بِلا ناصِرٍ، اَلسَّلامُ

سلام ہو اس پر جس نے صبر وشکیبائی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان قربان کی،سلام ہو اس مظلوم پر جو بے یار ومددگار تھا،سلام ہو

عَلَى ساكِنِ الشُّرْبَةِالزّاكِيَةِ، اَلسَّلامُ عَلى صاحِبِ الْقُبَّةِ السّامِيَةِ. اَلسَّلامُ عَلى مَنْ

پاک وپاکیزہ خاک میں بسنے والے پر،سلام ہو بلند وبالا قبہ والے پر،سلام ہو اس پر جسے خدائے بزرگ وبرتر

طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ ناغاهُ فِي الْمَهْدِ

نے پاک کیا،سلام ہو اس پر جس کی خدمت گذاری پر جبرئیل کو ناز تھا،سلام ہو اس پر جسے میکائیل نے گہوارے میں لوری دی،

مِيْكائِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ، اَلسَّلامُ عَلى

سلام ہو اس پر جس کے دشمنوں نے اس کے واس کے سلسلہ میں عہد وپیمان کو توڑا۔سلام ہو اس پر جس کی حرمت پامال ہوئی۔سلام ہو

مَنْ اُرِيْقُ بِالظُّلْمِ دَمُهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُجَرَّعِ
اس پر جس کا خون ظلم کے ساتھ بہایا گیا، سلام ہو زخموں سے نہانے والے پر، سلام ہو اس پر جسے پیاس کی شدت میں نوک سناں کے تلخ

بِكَأْسَاتِ الرِّمَاحِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمَنْحُوْرِ فِي الْوَرىٰ
گھونٹ پلائے گئے، سلام ہو اس پر جس کو ظلم وستم کیا اور اس کا خون بہانا جائز سمجھا گیا، سلام ہو اس پر کہ جس کے سر کو لوگوں کے سامنے تن

اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنْ دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرىٰ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمَقْطُوْعِ الْوَتِيْنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُخَامِي
سے جدا کیا گیا، سلام ہو اس پر جس کو اہل قریٰ (بنی اسد) نے دفن کیا، سلام ہو اس پر جس کی شہ رگ کاٹی گئی، سلام ہو دین کے اس

بِلاٰ مُعِيْنٌ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى
حامی پر جس نے بغیر کسی مددگار کے دفاعی جنگ لڑی، سلام ہو اس ریش اقدس پر جو خون سے رنگین ہوئی، سلام ہو آپ کے خاک آلود

الْبَدَنِ السَّلِيْبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَنْقُرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الرَّأْسِ الْمَرْفُوْعِ
رخساروں پر، سلام ہو لٹے ہوئے بدن پر، سلام ہو اس دندان مبارک پر جس کی چھڑی سے بے حرمتی کی گئی، سلام ہو نیزے پر بلند کئے

اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْأَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ، تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ، وَتَخْتَلِفُ
جانے والے سر اقدس پر، سلام ہو ان مقدس جسموں پر جن کے ٹکڑے صحرا میں بکھرے ہوئے تھے اور تجاوز کرنے والے بھیڑیوں نے انہیں

اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ. اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا مَوْلاٰيَ وَعَلَى الْمَلاٰئِكَةِ الْمُرَفْرِفِيْنَ حَوْلَ
نوچا اور وحشی درندوں نے ان کی طرف رفت وآمد کی، اے میرے مولا! آپ پر ہمارا سلام ہو، نیز آپ کے قبہ کے گرد پروانہ وار

قُبَّتِكَ، اَلْحَافِيْنَ بِتُرْبَتِكَ، اَلطَّائِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ، اَلْوَارِدِيْنَ لِزِيَارَتِكَ، اَلسَّلاٰمُ
فدا ہونے والے، آپ کی تربت کو ہمیشہ گھیرے رہنے والے، آپ کی ضریح اقدس کا ہمیشہ طواف کرنے والے اور آپ کی زیارت کے

عَلَيْكَ فَإِنِّي قَصَدْتُ إِلَيْكَ، وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ سَلاٰمَ الْعَارِفِ
لئے آنے والے فرشتوں پر بھی ہمارا سلام ہو۔ میں آپ کے حضور سلام شوق کا ہدیہ لئے کامیابی وکامرانی کی آس لگائے حاضر ہوا ہوں۔

بِحُرْمَتِكَ، اَلْمُخْلِصِ فِي وِلاٰيَتِكَ، اَلْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ، اَلْبَرِيءِ مِنْ
آپ پر سلام ہو اس کا سلام جو آپ کی عزت وحرمت سے آگاہ، آپ کی ولایت میں مخلص، آپ کی محبت کے وسیلہ سے اللہ کے تقرب کا

أَعْدَائِكَ، سَلاٰمَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصَابِكَ مَقْرُوْحٌ، وَدَمْعُهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ، سَلاٰمَ
شیدا نیز آپ کے دشمنوں سے بری وبیزار ہے۔ اس کا سلام کہ جس کا دل آپ کی مصیبتوں کے سبب زخموں سے چھلنی ہو چکا ہے اور آپ

الْمَفْجُوعِ الْحَزِينِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِينِ، سَلاَمَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوفِ لَوَقَاكَ

کی یاد میں خون کے آنسو بہاتا ہے۔اس کا سلام جو آپ کے غم میں بڑھال بے حال اور بے چین ہے۔اس کا سلام ہوا گر آپ کے ساتھ

بِنَفْسِهِ حَدَّ السُّيُوفِ، وَبَذَلَ حُشَاشَتَهُ دُونَكَ لِلْحُتُوفِ، وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ،

ہوتا تو تلواروں سے ٹکرا کر اپنی جان کی بازی لگادیتا۔دل وجان سے آپ پر فدا ہونے کے لئے موت سے پنجہ آزمائی کرتا، آپ کے

وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ، وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ، وَرُوحُهُ

سامنے جہاد کرتا، آپ کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کرتا اور اپنی روح جسم مال اور آل آپ قربان کردیتا

لِرُوحِكَ فِدَاءٌ، وَأَهْلُهُ لِأَهْلِكَ وِقَاءٌ. فَلَئِنْ أَخَّرَتْنِي الدُّهُورُ، وَعَاقَنِي عَنْ نَصْرِكَ

اپنی روح آپ کی روح پر فدا اور اس کے اہل وعیال آپ کے اہل وعیال پر تصدق۔پس اگر زمانے نے مجھے آپ سے بہت دور کیا اور

الْمَقْدُورُ، وَلَمْ أَكُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِباً، وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِباً،

آپ کی نصرت سے محروم رہا، آپ کے سامنے میدان کارزار میں اترنے والوں میں شامل نہ ہوسکا اور نہ ہی میں آپ کے دشمنوں سے نبرد آزما

فَلَأَنْدُبَنَّكَ صَبَاحاً وَمَسَاءً، وَلَأَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَماً، حَسْرَةً عَلَيْكَ،

ہوسکا لہٰذا اب میں کمال حسرت سے صبح وشام مسلسل گریہ کرتا ہوں گا اور آنسوؤں کی بجائے خون روتا ہوں، اور آپ پر حسرت کرتا ہوں

وَتَأَسُّفاً عَلَى مَا دَهَاكَ، وَتَلَهُّفاً حَتَّى أَمُوتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ، وَغُصَّةِ الْاِكْتِيَابِ.

اور آپ کے غم میں افسوس کرتا ہوں اور سوز وغم مناتا ہوں یہاں تک کہ اس مصیبت اور غم والم میں مر جاؤں۔

أَشْهَدُ أَنَّ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاَةَ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کرنے کا حق ادا فرمایا، زکات ادا کی، نیکی کا حکم دیا، برائی اور دشمنی سے روکا،

وَالْعُدْوَانِ، وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهُ، وَتَمَسَّكْتَ بِهِ وَبِحَبْلِهِ فَأَرْضَيْتَهُ وَخَشِيتَهُ،

اللہ کی اطاعت کی، اور اس کی نافرمانی نہیں کی، اللہ اور اس کی رسی سے یوں وابستہ رہے کہ اس کی رضا حاصل کرلی، ہمیشہ اس کے احکام

وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَجَبْتَهُ، وَسَنَنْتَ السُّنَنَ، وَأَطْفَأْتَ الْفِتَنَ، وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ، وَأَوْضَحْتَ

کی نگہداشت و پاسبانی کرتے رہے، اس کی آواز پر لبیک کہی، اس کی سنتوں کو قائم کیا، فتنوں کی بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھایا، لوگوں کو ہدایت

سُبُلَ السَّدَادِ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ. وَأَنْتَ لِلّٰهِ طَائِعاً، وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ

کی طرف بلایا، ان کے لئے ہدایت کے راستوں کو روشن ومنور کرکے واضح کیا، نیز آپ نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کا حق کردیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تابِعاً، وَلِقَوْلِ أَبِيْكَ سامِعاً، وَإِلى وَصِيَّةِ أَخِيْكَ مُسارِعاً،

آپ ہمیشہ اللہ کے مطیع رہے، آپ نے ہمیشہ اپنے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا کیا، اپنے والد ماجد کے ارشادات کو سنا اور اس پر عمل کیا، بھائی

وَلِعِمادِ الدِّيْنِ رافِعاً، وَلِلطُّغْيانِ قامِعاً، وَلِلطُّغاةِ مُقارِعاً، وَلِلْأُمَّةِ ناصِحاً، وَفِي غَمَراتِ

کی وصیت کی تیزی سے تکمیل کی، دین کے ستون کو بلند کیا، بغاوتوں کا قلع قمع کیا نیز سرکشوں اور باغیوں کی سرکوبی کی۔ آپ ہمیشہ امت

الْمَوْتِ سابِحاً، وَلِلْفُساقِ مُكافِحاً، وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قائِماً، وَلِلْإِسْلامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے ناصح بندے بن کر رہے، آپ نے جان سپاری کی سختیوں کو صبر وتحمل اور بردباری سے برداشت کیا، فاسقوں کا جم کر مقابلہ فرمایا، اللہ کی

راحِماً، وَلِلْحَقِّ ناصِراً، وَعِنْدَ الْبَلاءِ صابِراً، وَلِلدِّيْنِ كالِفاً، وَعَنْ حَوْزَتِهِ

حجتوں کو قائم کیا، اسلام اور مسلمانوں کی دستگیری کی، حق کی مدد کی، آزمائشوں کے موقع پر صبر وشکیبائی سے کام لیا، دین کی حفاظت کی اور

مُرامِياً. تَحُوْطُ الْهُدىٰ وَتَنْصُرُهُ، وَتَبْسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ، وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهُ،

اس کے دائرہ کار کی نگہداشت فرمائی۔ آپ نے منار ہدایت کو قائم رکھا عدل کی نشر واشاعت کی، دین کی مدد کر کے اسے ظاہر کیا، دین

وَتَكُفُّ الْعابِثَ وَتَزْجُرُهُ، وَتَأْخُذُ لِلذَّنِيِّ مِنَ الشَّرِيْفِ، وَتُساوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ

کی تخریب کرنے والوں کو روکا اور انہیں قرار واقعی سزا دی، سفلوں سے شریفوں کا حق لے انہیں پہنچایا، نیز عدل وانصاف کے معاملہ میں

الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ. كُنْتَ رَبِيْعَ الْإِيْتامِ، وَعِصْمَةَ الْأَنامِ، وَعِزَّ الْإِسْلامِ، وَمَعْدِنَ الْأَحْكامِ،

کمزور اور طاقتور میں برابری روا رکھی۔ آپ یتیموں کے سرپرست اور ان کے دلوں کی بہار، خلق خدا کے لئے بہترین پناہ گاہ، اسلام کی عزت

وَحَلِيْفَ الْإِنْعامِ، سالِكاً طَرائِقَ جَدِّكَ وَأَبِيْكَ، مُشْبِهاً فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيْكَ، وَفِيَّ

احکام الٰہی کا خزینہ اور انعام واکرام کا معدن، اپنے جد امجد اور والد ماجد کے راستوں پر چلنے والے، نیز وصیت ونصیحت میں اپنے بھائی

الذِّمَمِ، رَضِيَّ الشِّيَمِ، طاهِرَ الْكَرَمِ، مُتَهَجِّداً فِي الظُّلَمِ، قَوِيْمَ الطَّرائِقِ، كَرِيْمَ

جیسے تھے۔ آپ ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے، صاحب اوصاف حمیدہ، جود وکرم میں مشہور، شب کی تاریکیوں میں تہجد گذار، مضبوط

الْخَلائِقِ، عَظِيْمَ السَّوابِقِ، شَرِيْفَ النَّسَبِ، مُنِيْفَ الْحَسَبِ، رَفِيْعَ الرُّتَبِ، كَثِيْرَ

طریقوں کو اختیار کرنے والے، خلق خدا میں سب سے زیادہ کریم، عظیم ماضی کے حامل، اعلیٰ حسب ونسب والے، بلند مرتبوں اور بے پناہ

الْمَناقِبِ، مَحْمُوْدَ الضَّرائِبِ، جَزِيْلَ الْمَواهِبِ. حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ مُنِيْبٌ، جَوادٌ عَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

مناقب کا مرکز، پسندیدہ نمونہ عمل کے خالق مثالی زندگی بسر کرنے والے، بردبار، کمال یافتہ، بلند مرتبہ، جواد دانا، قدرت مند،

اِمامٌ شَهِيدٌ، أَوّاهٌ مُنِيبٌ، حَبِيبٌ مَهِيبٌ. أَنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَلَداً

شہید امام، خوف وخشیت اور سوز وتپش رکھنے والا، حبیب اور صاحب ہیبت۔ آپ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کے فرزند،

وَلِلْقُرْآنِ سَنَداً، وَلِلْاُمَّةِ عَضُداً، وَفِي الطّاعَةِ مُجْتَهِداً، حافِظاً لِلْعَهْدِ وَالْمِيْثاقِ، ناكِباً

قرآن کے بچانے والے، امت کے مددگار، اطاعت الٰہی میں جفاکش، عہد و میثاق کے پابند و محافظ، فاسقوں کے راستوں سے دور

عَنْ سُبُلِ الْفُسّاقِ، (وَ)باذِلاً لِلْمَجْهُوْدِ، طَوِيْلَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. زاهِداً فِي الدُّنْيا

رہنے والے، حصول مقصد کے لئے دل وجان کی بازی لگانے والے اور طولانی رکوع وسجود ادا کرنے والے ہیں۔ آپ نے دنیا سے کوچ

زُهْدَ الرّاحِلِ عَنْها، ناظِراً اِلَيْها بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْها، آمالُكَ عَنْها مَكْفُوْفَةٌ،

کرنے والے کی طرح دنیا سے منہ موڑا، دنیا کی طرف خوفزدہ لوگ ہی دیکھتے ہیں، آپ کی تمنائیں اور آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں

وَهِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِها مَصْرُوْفَةٌ، وَأَلْحاظُكَ عَنْ بَهْجَتِها مَطْرُوْفَةٌ، وَرَغْبَتُكَ فِي

آپ کی ہمت وکوشش اس کی زینتوں سے بے نیاز تھی اور آپ نے دنیا کے چہرے کی طرف کبھی اچٹتی ہوئی نگاہ بھی نہیں ڈالی۔ بالبتہ

الْآخِرَةِ مَعْرُوْفَةٌ. حَتّٰى إِذَا الْجَوْرُ مَدَّ باعَهُ، وَأَسْفَرَ الظُّلْمِ قِناعَهُ، وَدَعَا الْغَيُّ أَتْباعَهُ،

آخرت میں آپ کی دلچسپی شہرۂ آفاق ہے یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب جور وستم نے لمبے لمبے ڈگ بھر کر سر کشی شروع کر دی، ظلم تمام تر ہتھیار جمع

وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قاطِنٌ، وَلِلظّالِمِيْنَ مُباينٌ، جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرابِ، مُعْتَزِلٌ

کر کے سخت جنگ کے لئے آمادہ ہو گیا، اور باغیوں نے اپنے تمام ساتھیوں کو بلا بھیجا، اس وقت آپ اپنے جد کے حرم میں پناہ گزیں، ظالموں سے

عَنِ اللَّذّاتِ وَالشَّهَواتِ، تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسانِكَ، عَلىٰ حَسَبِ طاقَتِكَ

الگ تھلگ، مسجد ومحراب کے سائے میں لذات اور خواہشات سے بیزار بیٹھے تھے، آپ اپنی طاقت اور امکانات کے مطابق دل وزبان کے

وَامْكانِكَ، ثُمَّ اقْتَضاكَ الْعِلْمُ لِلْاِنْكارِ، وَلَزِمَكَ أَنْ تُجاهِدَ الْفُجّارَ، فَسِرْتَ فِي

ذریعہ برائیوں سے نفرت کا اظہار کرتے اور لوگوں کو برائیوں سے روکتے تھے۔ مگر پھر آپ کے علم کا تقاضا ہوا کہ آپ کھلم کھلا بیعت سے انکار

أَوْلادِكَ وَأَهالِيْكَ، وَشِيْعَتِكَ وَمَوالِيْكَ، وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ، وَدَعَوْتَ

کریں اور فجار کے خلاف جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے اہل وعیال اپنے شیعوں اور چاہنے والوں کو لے کر روانہ ہو گئے

اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَأَمَرْتَ بِاِقامَةِ الْحُدُوْدِ، وَالطّاعَةِ لِلْمَعْبُوْدِ،

حق اور دلائل وبراہین کو اچھی طرح واضح کر دیا گیا، لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اللہ کی طرف بلایا، حدود الٰہی کے قیام اور اللہ

وَنَهَيْتَ عَنِ الْخَبائِثِ وَالطُّغْيانِ، وَواجَهُوكَ بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوانِ. فَجاهَدْتَهُمْ بَعْدَ

کی اطاعت کا حکم دیا نیز لوگوں کو خباثت و بے ہودگیوں اور سرکشی سے روکا، لیکن لوگ ظلم وستم کے ساتھ آپ کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔

الْإِيعاظِ لَهُمْ، وَتَأْكِيدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، فَنَكَثُوا ذِمامَكَ وَبَيْعَتَكَ، وَسَخِطُوا رَبَّكَ

آپ نے پہلے تو ان کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور ان پر حجت تمام کی پھر ان سے جہاد کیا۔ تب انہوں نے آپ سے کیا ہوا عہد توڑا اور

وَجَدَّكَ، وَبَدَؤُوكَ بِالْحَرْبِ، فَثَبَّتَ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ، وَطَحَنْتَ جُنُودَ الْفُجّارِ،

آپ کی بیعت سے نکل کر آپ کے رب اور آپ کے جد امجد کو ناراض کیا اور آپ کے ساتھ جنگ شروع کر دی لہذا آپ بھی میدان کارزار

وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبارِ، مُجالِداً بِذِي الْفِقارِ، كَأَنَّكَ عَلِيٌّ الْمُخْتارِ. فَلَمّا رَأَوْكَ

میں اتر آئے آپ نے فِجار کے لشکروں کو روند ڈالا اور ذوالفقار سونت کر جنگ کے گہرے غبار کے بادلوں میں گھس کر ایسے گھمسان کا رن ڈالا

ثابِتَ الْجَأْشِ، غَيْرَ خائِفٍ وَلا خاشٍ، نَصَبُوا لَكَ غَوائِلَ مَكْرِهِمْ، وَقاتَلُوكَ

کہ لوگوں کو پہلی کی جنگ یاد آ گئی۔ دشمنوں نے آپ کی ثابت قدمی، دلیری اور بے باکی دیکھی تو ان کا پتہ پانی ہو گیا اور انہوں نے مقابلہ کے

بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ، وَأَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ، فَمَنَعُوكَ الْماءَ وَوُرُودَهُ، وَناجَزُوكَ

بجائے مکاری سے کام لیا اور آپ کے قتل کے لئے فریب کے جال بچھا دیئے، اور ملعون نے لشکر کو حکم دیا کہ وہ آپ پر پانی بند کر دے اور آپ

الْقِتالَ، وَعاجَلُوكَ النِّزالَ، وَرَشَقُوكَ بِالسِّهامِ وَالنِّبالِ، وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكُفَّ

تک پانی پہنچنے کے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دے۔ پھر دشمن نے جنگ شروع کر دی اور حملے کئے، اور اس نے آپ کو تیروں اور نیزوں

الْإِصْطِلامِ، وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ ذِماماً، وَلا راقَبُوا فِيكَ آثاماً، فِي قَتْلِهِمْ أَوْلِيائَكَ،

سے چھلنی کر دیا، اور انتہائی درندگی کے ساتھ آپ کو لوٹ لیا، اس نے کسی عہد و پیمان کی پرواہ کی اور نہ ہی آپ کے دوستوں کے قتل نیز آپ اور آپ

وَنَهْبِهِمْ رِحالَكَ، وَأَنْتَ مُقَدَّمٌ فِي الْهَبَواتِ، وَمُحْتَمِلٌ لِلْأَذِيّاتِ، قَدْ عَجِمَتْ مِنْ

کے اہل بیت کا سامان غارت کے سلسلہ میں کسی گناہ کی فکر کی۔ اور آپ نے میدان جنگ میں سب سے آگے بڑھ کر مصائب و مشکلات

صَبْرِكَ مَلائِكَةُ السَّماواتِ. فَأَحْدَقُوا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهاتِ، وَأَثْخَنُوكَ بِالْجِراحِ،

کو یوں جھیلا کہ آسمان کے فرشتے بھی آپ کی صبر و استقامت پر دنگ رہ گئے، پھر دشمن ہر طرف سے آپ پر ٹوٹ پڑا اس نے آپ کو زخموں

وَحالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرَّواحِ، وَلَمْ يَبْقَ لَكَ ناصِرٌ، وَأَنْتَ مُحْتَسِبٌ صابِرٌ، تَذُبُّ عَنْ

سے چور چور کر کے نڈھال کر دیا اور دم لینے تک کی فرصت نہ دی، یہاں تک کہ آپ کا کوئی ناصر و مددگار باقی نہ رہا اور آپ انتہائی صبر سے

نِسْوَتِکَ وَأَوْلَادِکَ، حَتّٰی نَکُسُوْکَ عَنْ جَوَادِکَ، فَهَوَیْتَ اِلَی الْأَرْضِ جَرِیْحاً،
سب کچھ دیکھتے اور جھیلتے ہوئے یکہ وتنہا اپنی مخدرات عصمت وطہارت اور بچوں کو دشمن کے حملوں سے بچانے میں مصروف رہے۔ یہاں
تَطَؤُکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا، وَتَعْلُوْکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا. قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ،
تک کہ دشمن نے آپ کو گھوڑے سے گرادیا اور آپ زخموں سے پاش پاش جسم کے ساتھ زمین پر گر پڑے پھر وہ تلواریں لے کر آپ پر چل پڑا
وَاخْتَلَفَتْ بِالْإِنْقِبَاضِ وَالْإِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ، تُدِیْرُ طَرْفاً خَفِیّاً اِلَی رَحْلِکَ
یہ وہ وقت تھا جب آپ کی حسین اقدس پر موت کا پسینہ آگیا اور روح نکلنے کے سبب آپ کا جسم بائیں دائیں سکڑنے اور پھیلنے لگا ایسے
وَبَیْتِکَ، وَقَدْ شَغَلَتْ بِنَفْسِکَ عَنْ وُلْدِکَ وَأَهَالِیْکَ، وَأَسْرَعَ فَرَسُکَ شَارِداً،
میں آپ نے اپنے خیام اور گھر کی طرف نگاہ ڈالی اور آپ پر ہونے والے مصائب نے آپ کو اپنے فرزندوں اور اہلبیت کی طرف مشغول
اِلَی خِیَامِکَ قَاصِداً، مُحَمْحِماً بَاکِیاً، فَلَمّٰا رَأَیْنَ النِّسَاءُ جَوَادَکَ مَخْزِیّاً، وَنَظُرْنَ
کیا، آپ کا اسب تیزی سے ہنہناتا اور روتا ہوا سناٹی سنانے کے لئے خیام کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب مخدرات عصمت وطہارت نے
سَرْجَکَ عَلَیْهِ مَلْوِیّاً، بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ، نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ عَلَی الْخُدُوْدِ، لَاطِمَاتِ
آپ کیا سب کو شرمسارا ور آپ کی زین کو الٹا ہوا دیکھا تو خیموں سے نکل آئیں، انہوں نے اپنے بال چہروں پر بکھرا لئے اور بغیر نقاب
الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ، وَبِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ، وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ، وَاِلَی مَصْرَعِکَ
کے اپنے چہروں پر طمانچے مارتے ہوئے اپنے بزرگوں کو پکار پکار کر نوحہ وگریہ شروع کردیا، کیونکہ اب اس سنگین صدمے کے بعد ان کی
مُبَادِرَاتٍ. وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَی صَدْرِکَ، وَمُوْلِغٌ سَیْفَهُ عَلَی نَحْرِکَ، قَابِضٌ عَلَی
عزت واحترام کی نگاہوں سے نہیں دیکھا جارہا تھا اور سب کے سب غم سے نڈھال آپ کی شہادت گاہ کی طرف جارہے تھے شمر لعین آپ
شَیْبَتِکَ بِیَدِهِ، ذَابِحٌ لَکَ بِمُهَنَّدِهِ، قَدْ سَکَنَتْ حَوَاسُّکَ، وَخَفِیَتْ أَنْفَاسُکَ،
کیا آپ کے سینہ پر بیٹھا ہوا، آپ کے گلوئے مبارک پر اپنی تلوار رکھے ہوئے تھا وہ آپ کی ریش اقدس کو پکڑے ہوئے اپنی تلوار سے آپ
وَرُفِعَ عَلَی الْقَنَاةِ رَأْسُکَ، وَسُبِیَ أَهْلُکَ کَالْعَبِیْدِ، وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِیْدِ، فَوْقَ
کو ذبح کررہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے ہوش وحواس ساکن ہوگئے، آپ کی سانس مدھم پڑ گئی اور آپ کا پاکیزہ سر نیزہ پر بلند کردیا گیا
أَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ، تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ، یُسَاقُوْنَ فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ،
آپ کے اہل وعیال کو غلاموں اور کنیزوں کی طرح قید کرلیا گیا اور ان کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر اس طرح بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کردیا گیا دن

أَيْـدِيْهِـمْ مَـغْلُوْلَةٌ اِلَى الْأَعْنَاقِ، يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ. فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ، لَقَدْ

کی شدید گرمی ان کے چہروں کو جھلسائے دے رہی تھی، ان کو جنگلوں اور بیابانوں میں لیجایا جا رہا تھا اور ان کے ناز کہ ہاتھوں کو گردنوں کے پیچھے

قَتَـلُـوا بِقَـتْـلِكَ الْإِسْلَامَ، وَعَـطَّـلُـوا الـصَّـلَاةَ وَالـصِّـيَامَ، وَنَقَضُوا السُّـنَنَ وَالْأَحْكَامَ،

سختی سے باندھ کر بازاروں میں ان کی نمائش کر رہا تھا۔ لعنت ہو اس فاسق گروہ پر، جس نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو قتل اور نماز روزہ کو معطل

وَهَـدَمُـوا قَوَاعِدَ الْإِيْمَانِ، وَحَرَّفُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ، وَهَمَلَجُوا فِي الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ. لَقَدْ

کر دیا، احکام و سنن الٰہی کی نافرمانی کی، ایمان کی بنیادوں کو ہلا دیا، آیات قرآنی میں تحریف کی، اور بغاوت و دشمنی کی دلدل میں دھنستے ہی

أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوْتُوْراً، وَعَادَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَهْجُوْراً،

چلا گیا۔ آپ کی شہادت پر اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سراپا درد بن گیا، کتاب خدا کا کوئی پوچھنے والا نہ رہا، آپ پر جفا کرنے والوں

وَغُوْدِرَ الْحَقُّ إِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْراً، وَفُقِدَ بِفَقْدِ التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّحْرِيْمُ وَالتَّحْلِيْلُ،

کا حق سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ آپ کے اٹھ جانے سے تکبیر و تہلیل، حرام و حلال نیز تنزیل و تاویل پر پردے پڑ گئے۔ اس کے علاوہ آپ

وَالتَّـنْـزِيْلُ وَالتَّأْوِيْلُ، وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ وَالتَّبْدِيْلُ، وَالْإِلْحَادُ وَالتَّعْطِيْلُ، وَالْأَهْوَاءُ

کے نہ ہونے سے، دین میں کیا کیا بدلا گیا، کیسے کیسے تغیرات عمل میں لائے گئے بلکہ اذہان نظریوں کو فروغ ملا، احکام شریعت معطل کئے

وَالْأَضَالِيْلُ وَالْفِتَنُ وَالْأَبَاطِيْلُ. فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گئے، نفسانی خواہشوں کی گرفت مضبوط ہوئی، گمراہیوں نے زور پکڑا، فتنوں نے سر اٹھایا اور باطل کی بن آئی، پھر ہوا یہ کہ نوحہ گروں نے

وَآلِهِ فَنَعَاكَ إِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ قَائِلاً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَنَاكَ، وَاسْتُبِيْحَ

آپ کے جد امجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے مزار پر آ دھمکا اور گریہ و زاری کے ساتھ یوں مرثیہ خوانی کی: اے رسول خدا! آپ کا بیٹا،

أَهْلُكَ وَحِمَاكَ، وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ، وَوَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيْكَ

آپ کا نواسہ قتل کر ڈالا گیا، آپ کا گھر لوٹ لیا گیا، آپ کی ذریت اسیر ہوئی، آپ کی عترت پر بڑی افتاد پڑی۔ یہ سن کر پیغمبر کو بہت

فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ وَبَكَى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ، وَفُجِعَتْ بِكَ

صدمہ پہنچا، ان کے قلب تپاں نے خون کے آنسو بہائے، ملائکہ نے انہیں پرسہ دیا، انبیاء نے تعزیت کی۔ اور مولا! آپ کی مادر گرامی

أُمُّكَ الزَّهْـرَاءُ، وَاخْـتَـلَـفَـتْ جُنُوْدُ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، تُعَزِّي أَبَاكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ،

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر قیامت ٹوٹ پڑی، ملائکہ قطار اندر قطار آپ کے والد گرامی کے حضور تعزیت کے لئے آئے،

وَاُقِيْمَتْ لَكَ الْمَاتِمُ فِي أَعْلاٰ عِلِّيِّيْنَ،وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْمِيْنُ، وَبَكَتِ السَّمٰاءُ

اعلیٰ علیین میں صف ماتم بچھ گئی،حوریں اپنے رخساروں پر طمانچے مار مار کر نڈھال ہوگئیں،آسمان اور آسمانی مخلوق جنت اور جنت کے

وَسُكَّانُهَا، وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا، وَالْهِضَابُ وَأَقْطَارُهَا، وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا، وَالْجِنَانُ

درودیوار،بلندیوں اور پستیوں،سمندروں اور مچھلیوں،جنت کے خدام وسکان،خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم،مشعرحرام

وَوِلْدَانُهَا، وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ، وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ، وَالْحِلُّ وَالْأَحْرَامُ[1]. اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ

نیز حل واحرام سبھے مل کر آپ کی مصیبت پرخون کے آنسو بہائے۔پروردگارا!اس

هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ،

بابرکت وباعزت جگہ کے طفیل،محمد وآل محمد پردرود بھیج،مجھے ان کے ساتھ محشورفرماوران

وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ

کی شفاعت کے سبب مجھے جنگ عطاکر۔پروردگارا!اے جلد حساب کرنے والے،اے سب سے کریم ہستی اور

وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِيْنَ

اے سب سے بڑے حاکم میں تیری بارگاہ میں تمام جہانوں کی طرف تیرے رسول اورآخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ

أَجْمَعِيْنَ، وَبِأَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ الْأَنْزَعِ الْبَطِيْنِ، اَلْعَالِمِ الْمَكِيْنِ، عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ،

ان کے بھائی ابن عم،تواناباز واوردلش وآگہی کے مرکزامیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام،

وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ،وَبِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ.وَبِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ

تمام جہانوں کی خواتین کی سردار حضرت فاطمہ زہراسلام اللہ علیہا،پرہیزگاروں کے محافظ امام حسن زکی علیہ السلام،

الْحُسَيْنِ أَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ، وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ

شہداء کے سید وسردار حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام،نیز ان کی مقتول اولاد اورمظلوم عترت،

الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ، وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ الْأَوَّابِيْنَ،وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَصْدَقِ

اورعابدوں کی زینت حضرت علی ابن حسین علیہما السلام،جملہ حق لوگوں کے مرکزحضرت محمد ابن علی علیہ السلام سب سے بڑے صادق

الصَّادِقِيْنَ،وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ الْبَرَاهِيْنَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسىٰ نَاصِرِ الْمُحِقِّيْنَ، وَمُحَمَّدٍ

القول حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام،دلیلوں کے مددگار حضرت علی ابن موسی علیہ السلام،پیروکاروں کے رہنما

۱۔اَلحرم اسم جمع "حرم" خانہ کعبہ کے اطراف کو حرم کہا جاتا ہے۔

بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَارِثِ

حضرت محمد ابن علی علیہ السلام،سب سے بڑے پارسا حضرت علی ابن محمد علیہ السلام،نیز سلسلہ نبوت والامت کے

الْمُسْتَخْلَفِيْنَ، وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

تمام بزرگوں کے وارث،تیری تمام مخلوق پر تیری حجت کاواسطہ دیتاہوں کہ تو محمد وآل محمد پر درود بھیج

اَلصَّادِقِيْنَ الْأَبَرِّيْنَ، آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ

جو سچے اور نیکوکار بھی اور آل طٰہٰ و یٰسین بھی ہیں ۔اور مجھے روز قیامت ان لوگوں میں شامل فرما جن کو اس دن امن واطمینان حاصل ہوگا

الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ،

اور وہ اس پریشانی والے دن بھی خوش وخرم ہوں گے اورجنہیں جنت رضوان کی خوشخبری سنائی جائے گی ۔اے ارحم الراحمین اپنی رحمت

وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ، وَانْصُرْنِي عَلَى الْبَاغِيْنَ، وَاكْفِنِي كَيْدَ

کے صدقے میں میرا نام مسلمانوں میں لکھ لے، مجھے صالح اور نیکوکار لوگوں میں شامل فرما،میرے پسماندگان اور بعد والی نسلوں میں میرا

الْحَاسِدِيْنَ، وَاصْرِفْ عَنِّي مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ، وَاقْبِضْ عَنِّي أَيْدِي الظَّالِمِيْنَ، وَاجْمَعْ

ذکر سچائی اور بھلائی کے ساتھ جاری رکھ،باغیوں کے مقابلہ میں میری نصرت فرما،حسد کرنے والوں کے کید وشر سے میری حفاظت فرما،

بَيْنِي وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ، فِي أَعْلَا عِلِّيِّيْنَ، مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، مِنَ النَّبِيِّيْنَ

ظالموں کے ہاتھوں کو میری جانب بڑھنے سے روک دے، مجھے اعلیٰ علیین میں بابرکت پیشواوں اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے جوار میں

وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي

ان انبیا بصدیقین،شہدا اور صالحین کے ساتھ جمع کر جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں۔پروردگارا!تجھے قسم ہے،

أُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ، وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ، وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ، وَبِهٰذَا

تیرے معصوم نبی کی تیرے حتمی احکام کی ،تیرے مقررہ منہیات کی،اوراس پاک وپاکیزہ قبر کی

الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ، الْمُوَسَّدِ فِي كَنَفِهِ، اَلْإِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ، أَنْ تَكْشِفَ مَا

جس کے پہلو میں معصوم مقتول اورمظلوم امام دفن ہیں کہ تو مجھے دنیا کے غموں سے نجات

بِي مِنَ الْغُمُوْمِ، وَتَصْرِفَ عَنِّي شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ، وَتُجِيْرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ.

عطا فرما، میرے مقدر کی برائی اورشر کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے زہریلی آگ سے بچالے۔

أَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِي بِنِعْمَتِكَ، وَرَضِّنِي بِقِسْمِكَ، وَتَغَمَّدْنِي بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ، وَبَاعِدْنِي

تو اپنی نعمت کے طفیل مجھے عزت وآبرو مرحمت فرما، مجھے اپنی تقسیم کی ہوئی روزی پر راضی رکھ، مجھے اپنے کرم اور جود وسخا سے ڈھانپ لے

مِنْ مَكْرِكَ وَنِقْمَتِكَ. أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلَلِ، وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ،

نیز مجھے اپنی ناگواری اور ناراضگی سے محفوظ فرمادے لغزشوں سے میری حفاظت فرما، میرے قول وعمل کو درست کردے

وَافْسَحْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ، وَأَعْفِنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ، وَبَلِّغْنِي بِسَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ

میرے مدت عمر کو بڑھادے، مجھے دردوامراض سے عافیت عطا فرمادے اور مجھے اجر کے صدقے اور اپنے فضل وکرم کے طفیل بہترین

أَفْضَلَ الْأَمَلِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي، وَارْحَمْ عَبْرَتِي،

امیدوں تک پہنچادے۔ پروردگارا! محمد وآل محمد پر درود بھیج، میری توبہ قبول فرمالے، میرے آنسوں پر رحم فرما،

وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَنَفِّسْ كُرْبَتِي، وَاغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي، وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي. أَللّٰهُمَّ

میری تکالیف اور رنج وغم میں میرا سونس وغم خوار بن جا، میری خطائیں معاف فرمادے اور میری اولاد کو سعید وصالح بنادے، پروردگارا!

لَا تَدَعْ لِي فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ، وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا عَيْباً إِلَّا

اس عظیم بارگاہ و حرم میں اور اس کرامت مقام پر میرے تمام گناہ بخش دے، میرے سارے عیوب کو چھپا دے،

سَتَرْتَهُ، وَلَا غَمّاً إِلَّا كَشَفْتَهُ، وَلَا رِزْقاً إِلَّا بَسَطْتَهُ، وَلَا جَاهاً إِلَّا عَمَّرْتَهُ، وَلَا فَسَاداً إِلَّا

میرے تمام غموں کو دور کردے، میرے رزق میں وسعت عطا فرما، اور ہر مقام ومنزلت کو آباد فرما، اور ہر فساد کی اصلاح فرما

أَصْلَحْتَهُ، وَلَا أَمَلاً إِلَّا بَلَّغْتَهُ، وَلَا دُعَاءً إِلَّا أَجَبْتَهُ، وَلَا مَضِيْقاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا شَمَلاً إِلَّا

اور میری ہر آرزو کو پورا فرما، اور ہر دعا کو مستجاب فرما، اور تنگی وبختی میں آسانی وراحت عطا فرما، اور ہر پراکندگی وانتشار کو اجتماع میں

جَمَعْتَهُ، وَلَا أَمْراً إِلَّا أَتْمَمْتَهُ، وَلَا مَالاً إِلَّا كَثَّرْتَهُ، وَلَا خُلُقاً إِلَّا حَسَّنْتَهُ، وَلَا انْفَاقاً إِلَّا

بدل دے، اور ہر کام کو اختتام تک پہنچادے، اور ہر مال میں اضافہ فرما، اور ہر اخلاق کو نیک فرما، اور ہر انفاق کے لئے جاگزین قرار

أَخْلَفْتَهُ، وَلَا حَالاً إِلَّا عَمَّرْتَهُ، وَلَا حَسُوْداً إِلَّا قَمَعْتَهُ، وَلَا عَدُوّاً إِلَّا أَرْدَيْتَهُ، وَلَا شَرّاً إِلَّا

دے، اور حال کی ہر دگرگونی کو آباد کردے، اور ہر حاسد کا قلع قمع کردے، ہر دشمن کا خاتمہ کردے اور ہر شر وبدی میں کفایت فرما

كَفَيْتَهُ، وَلَا مَرَضاً إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا بَعِيْداً إِلَّا أَدْنَيْتَهُ، وَلَا شَعْثاً إِلَّا لَمَمْتَهُ، وَلَا سُؤْالاً إِلَّا

اور ہر مرض کو شفا عنایت فرما نیز اور ہر دوری کو نزدیک کردے، اور پراکندگی کو جمع فرما، اور سوال و درخواست میں عطا کر۔

أَعْطَيْتَهُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ، وَثَوَابَ الْآجِلَةِ. أَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنِ

پروردگارا! میں تجھ سے موجودہ خیر وخوبی اور آئندہ میں ثواب کا سوال کرتا ہوں۔ پروردگارا! اپنے حلال کے ذریعہ مجھے حرام سے

الْحَرَامِ، وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ جَمِيعِ الْأَنَامِ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَقَلْباً خَاشِعاً

بے نیاز کردے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے تمام مخلوقات سے بے نیاز کردے۔ پروردگارا! میں تجھ سے نفع بخش علم، خاشع دل،

وَيَقِيناً شَافِياً، وَعَمَلاً زَاكِياً، وَصَبْراً جَمِيلاً، وَأَجْراً جَزِيلاً. أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ

پختہ ایمان، پاکیزہ اور مخلصانہ عمل، صبر جمیل، اور بے پناہ اجر وثواب کا طلبگار رہوں۔ پروردگارا! تو نے مجھ پر جو فراوان نعمتیں نازل فرمائی

عَلَيَّ، وَزِدْنِي فِي إِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ إِلَيَّ، وَاجْعَلْ قَوْلِي فِي النَّاسِ مَسْمُوعاً، وَعَمَلِي

ہیں تو ہی مجھے ان کے بارے میں اپنے شکر وسپاس کی توفیق عطا فرما اور اس کے نتیجہ میں مجھ پر اپنے احسان وکرم میں اضافہ فرما، لوگوں

عِنْدَكَ مَرْفُوعاً وَأَثَرِي فِي الْخَيْرَاتِ مَتْبُوعاً وَعَدُوِّي مَقْمُوعاً. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

کے درمیان میرے قول میں تاثیر عطا کر، میرے عمل کو اپنی بارگاہ میں بلندی عطا فرما، مجھے ایسا بنادے کہ میری نیکیوں کی پیروی کی جائے

وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَخْيَارِ، فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَاكْفِنِي شَرَّ الْأَشْرَارِ، وَطَهِّرْنِي

گے اور میرے دشمن کو بتاہ وبرباد کردے۔ خدایا! اپنے بہترین بندوں یعنی محمد وآل محمد پر شب وروز درود بھیج اور مجھے بروں کی شر سے محفوظ رکھ،

مِنَ الذُّنُوبِ وَالْأَوْزَارِ، وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ، وَأَحِلَّنِي دَارَ الْقَرَارِ، وَاغْفِرْ لِي وَلِجَمِيعِ

گناہوں اور برائیوں سے پاک فرما، مجھے آہ سے نجات دے اور دار قرار یعنی جنت میں جگہ دے، نیز مجھے اور مومنین ومومنات میں سے میرے

إِخْوَانِي فِيكَ وَأَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

تمام بھائیوں اور بہنوں اور اعزا واقربا کو بخش دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت کے تصدق میری التجا کو قبول فرمالے۔

پھر قبلہ رخ ہوکر دو رکعت نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''سورۂ انبیاء'' اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''سورۂ حشر'' پڑھیں اور قنوت میں یہ دعا پڑھیں:

لاٰ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لاٰ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لاٰ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ

خدائے بردبار وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، خدائے بلند مرتبہ وعظیم کے سوا کوئی معبود نہیں، سات آسمانوں اور سات زمینوں

السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ، خِلَافاً لِأَعْدَائِهِ، وَتَكْذِيباً

اور جو کچھ ان کے درمیان اور ان کے بیچ میں ہے ان سب کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے دشمنوں کے برخلاف اور ان سے

لِمَنْ عَدَلَ بِهِ، وَاقْراراً لِرَبُوبِيَّتِهِ، وَخَضُوعاً لِعِزَّتِهِ، اَلْأَوَّلُ بِغَيْرِ أَوَّلٍ، وَالْآخِرُ اِلى غَيْرِ

رگڑ دلانی کرنے والے کی تکذیب، اور اس کی ربوبیت کا اقرار، اور اس کی عزت کے سامنے خضوع، وہ ایسا اوّل ہے کہ جس کا کوئی آغاز

آخِرٍ، اَلظّاهِرُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِهِ، اَلْباطِنُ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ وَلُطْفِهِ، لَاتَقِفُ

نہیں ہے اور ایسا آخر ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے، جو اپنی قدرت سے تمام چیزوں پر ظاہر ہے اور جو دانش و دقت سے ہر چیز کے باطن

الْعُقُوْلُ عَلى كُنْهِ عَظَمَتِهِ، وَلَاتُدْرِكُ الْأَوْهامُ حَقِيْقَةَ ماهِيَّتِهِ، وَلَاتَتَصَوَّرُ الْأَنْفُسُ

سے آگاہ ہے، عقول اس کی حقیقت عظمت تک نہیں پہنچ سکتیں، اوہام اس کی حقیقت ماہیت کو درک نہیں کر سکتے، نفوس اس کی کیفیت کو تصور

مَعانِيَ كَيْفِيَّتِهِ، مَطَّلِعاً عَلَى الضَّمائِرِ، عارِفاً بِالسَّرائِرِ، يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي

نہیں کر سکتے، وہ ضمائر سے مطلع اور اسرار سے آگاہ ہے، وہ آنکھوں کی خیانتوں اور سینہ میں مخفی امور بھی جانتا ہے

الصُّدُوْرُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ عَلى تَصْدِيْقِي رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاِيْمانِي

پروردگارا! میں تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے سلسلہ میں اپنی تصدیق پر اور ان پر ایمان اور ان کے مقام و منزلت سے آگاہی کے سلسلہ

بِهِ، وَعِلْمِي بِمَنْزِلَتِهِ، وَاِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي نَطَقَتِ الْحِكْمَةُ بِفَضْلِهِ، وَبَشَّرَتِ

تجھے گواہ قرار دیتا ہوں اور بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسے نبی ہیں جس کے فضل و حکمتیں ناطق ہوئیں، اور پیغمبروں کو ان کے آنے

الْأَنْبِياءُ بِهِ، وَدَعَتْ اِلَى الْاِقْرارِ بِما جاءَ بِهِ، وَحَثَّتْ عَلى تَصْدِيْقِهِ بِقَوْلِهِ تَعالى ﴿اَلَّذِيْ

کی بشارت دی، اور وہ جو کچھ لائے اس کے اقرار کی دعوت دی، اور اس کی تصدیق کی تشویق کی جیسا کہ خدا وند تعالیٰ کے فرمایا: "جس کا

يَجِدُوْنَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْراةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْأَغْلالَ الَّتِيْ

پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ اور

كانَتْ عَلَيْهِمْ﴾[1] فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ اِلَى الثَّقَلَيْنِ، وَسَيِّدِ الْأَنْبِياءِ الْمُصْطَفَيْنَ

قید و بند کو اٹھا دیتا ہے" پس جن و انس کی طرف بھیجے گئے اپنے رسول محمد پر درود بھیج، جو تیرے انبیاء اور برگزیدہ حضرات کا سید و سردار ہیں

وَعَلى أَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ اللَّذَيْنِ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً، وَعَلى فاطِمَةَ الزَّهْراءِ

اور درود بھیج ان کے بھائی اور چچازاد پر کہ ان دونوں نے حتی ایک لمحہ کے لئے بھی تیرا شرک نہیں کیا، اور درود بھیج فاطمہ زہراء پر جو عالمین

۱۔ سورۂ اعراف، آیت: ۱۵۷

سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، صَلَاةً

کی عورتوں کی سردار ہیں ، اور جوانان جنت کے سردار حسن و حسین پر درود بھیج، ایسا درود جو جاویدانہ اور

خَالِدَةَ الدَّوَامِ،عَدَدَ قَطْرِ الرِّهَامِ، وَزِنَةِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ مَا أَوْرَقَ السَّلَامِ، وَاخْتَلَفَ

دائمی ہو،بارش کی قطروں کی تعداد کے برابر، پہاڑوں اور ٹیلوں کی سنگینی کے برابر کہ جب تک پتے سلام کر رہے ہیں اور جب تک نور و

الضِّيَاءُ وَالظَّلَامُ،وَعَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، الْأَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ، اَلذَّائِدِيْنَ عَنِ الدِّيْنِ، عَلِيٍّ

ظلمت کی رفت و آمد جاری ہے، اوران کی آل پاک پر سلام اور ہدایت شدہ اماموں پر، کہ جو دین کے لئے مدافع ہیں، یعنی علی

وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ الْقُوَّامِ بِالْقِسْطِ

محمد اور جعفر اور موسیٰ اور علی اور محمد اور علی اور حسن اور حجت کہ جو عدل و انصاف قائم کریں گے اور

وَسُلَالَةِ السِّبْطِ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْإِمَامِ، فَرَجاً قَرِيْباً، وَصَبْراً جَمِيْلاً،

جو سبط پیغمبر کی نسل سے ہیں ۔پروردگارا! میں تجھ سے اس امام کے حق کے طفیل کھلا کشف قریب،صبر جمیل،باعزت نصرت،اور خلوق سے

وَنَصْراً عَزِيْزاً،وَغِنىً عَنِ الْخَلْقِ،وَثَبَاتاً فِي الْهُدٰى،وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَرِزْقاً

بے نیازی اور ہدایت میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور ایسی توفیق طلب کرتا ہوں کہ جو تیری محبت و رضائیت کا باعث ہو

وَاسِعاً حَلَالاً، طَيِّباً مَرِيْئاً، دَارّاً سَائِغاً، فَاضِلاً مُفَضَّلاً، صَبّاً صَبّاً، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا نَكَدٍ

رزق واسع وحلال کو سوال کرتا ہوں جو پاک ولذیذ ہو،منقطع نہ ہو،خوش ذائقہ،فراوان،زیادہ،مسلسل ومتصل ہو،زحمت وبختی کے بغیر ہو

وَلَامِنَّةِ مِنْ أَحَدٍ، وَعَافِيَةً مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَسُقْمٍ وَمَرَضٍ، وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالنُّعْمَاءِ،

جس میں کسی کی منت نہ ہو، جو ہر بلاو بیماری ومرض سے پاک ہو، اور عافیت وسلامتی اور نعمتوں کے سلسلہ میں اپنے شکر کی توفیق عطا فرما

وَإِذَا جَاءَ الْمَوْتُ فَاقْبِضْنَا عَلٰى أَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ لَكَ طَاعَةً، عَلٰى مَا أَمَرْتَنَا مُحَافِظِيْنَ

اور جب میری موت آئے تو میری روح احسن حال اور اپنی اطاعت کی حالت میں قبض فرما جب کہ تیری فرامین کی رفاہت کرنے کی

حَتّٰى تُؤْدِيَنَا إِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حالت میں ہوں یہاں تک کہ ہمیں نعمتوں سے بھری جنت میں لے جاما ے سب سے زیادہ مہربان اپنی رحمت کے طفیل ۔پروردگارا!

وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَوْحِشْنِي مِنَ الدُّنْيَا، وَآنِسْنِي بِالْآخِرَةِ،فَإِنَّهُ لَايُوْحِشُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا

محمد وآل محمد پر درود بھیج اور ہمیں دنیا سے وحشت زدہ اور آخرت سے مانوس فرما، کیونکہ تیرے خوف کے سوا دنیا سے وحشت نہیں ہو سکتی،

خَوْفُکَ، وَلاٰ یُؤْنِسُ بِالْآخِرَةِ اِلاّٰ رَجاؤُکَ. أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحُجَّةُ لاٰ عَلَیْکَ، وَاِلَیْکَ

اور تیری امید کے سوا آخرت سے مانوس نہیں ہو سکتے۔ پروردگارا! حجت تیرے نفع میں ہے نہ کہ تیرے خلاف، اور شکوے تیری طرف

الْمُشْتَکٰی لاٰ مِنْکَ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَعِنِّي عَلٰی نَفْسِيَ الظّالِمَةِ الْعاصِیَةِ،

ہیں نہ کہ تجھ سے شکوہ ہے، پس محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور ظالم و سرکش اور غالب آنے والی شہوت کے مقابلہ

وَشَهْوَتِيَ الْغالِبَةِ، وَاخْتِمْ لِي بِالْعافِیَةِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ اسْتِغْفارِي اِیّاکَ وَأَنَا مُصِرٌّ عَلٰی ما

میں میری مدد فرما، اور میرے امور کا اختتام عافیت سے فرما۔ پروردگارا! بیشک طلب مغفرت تجھ سے ہی ہے جب کہ میں اسی پر اصرار کرتا

نَهَیْتَ قِلَّةُ حَیاءٍ، وَتَرْکِيَ الْاِسْتِغْفارَ مَعَ عِلْمِي بِسَعَةِ حِلْمِکَ تَضْیِیعٌ لِحَقِّ الرَّجاءِ.

ہوں کہ جس سے تو نے منع کیا ہے، یہ میری حیا و شرم کی کمی ہے اور جاننے کے باوجود میرا استغفار کو ترک کرنا تیرے حلم کی وسعت ہے

أَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوبِي تُؤْیِسُنِي أَنْ أَرْجُوَکَ، وَاِنَّ عِلْمِي بِسَعَةِ رَحْمَتِکَ یَمْنَعُنِي أَنْ أَخْشاکَ

پروردگارا! بیشک میرے گناہوں نے مجھے تجھ سے امیدوار ہونے سے ناامید کر دیا اور تیری رحمت کی وسعت کے بارے میں میرے علم نے

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَدِّقْ رَجائِي لَکَ، وَکَذِّبْ خَوْفِي مِنْکَ، وَکُنْ

مجھے تیرے خوف سے منع کر دیا۔ پس محمد و آل محمد پر درود بھیج اور اپنے سلسلہ میں میری امید کو صادق کر دے تجھ سے میرے خوف کو بے جا قرار

لِي عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي بِکَ یا أَکْرَمَ الْأَکْرَمِیْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَیِّدْنِي

دے۔ اور میرے لئے ویسا ہی ہو جا جیسے تیرے لئے حسن ظن رکھتا ہوں اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے، پروردگارا! محمد و آل محمد پر

بِالْعِصْمَةِ، وَأَنْطِقْ لِسانِي بِالْحِکْمَةِ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ یَنْدَمُ عَلٰی ما ضَیَّعَهُ فِي أَمْسِهِ،

درود بھیج اور عصمت کے ذریعہ میری تائید فرما اور میری زبان کو حکمت کے ذریعہ حق بنا دے اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو

وَلاٰ یَغْبِنُ حَظَّهُ فِي یَوْمِهِ، وَلاٰ یَهِیمُّ لِرِزْقِ غَدِهِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ الْغَنِيَّ مَنِ اسْتَغْنٰی بِکَ وَافْتَقَرَ

اپنے ضائع شدہ ماضی پر پشیمان ہیں اور جو اپنے آج سے بہرہ مند ہونے سے مغبون نہیں ہیں اور جو آئندہ کل کی روزی کو اہمیت نہیں دیتے۔

اِلَیْکَ، وَالْفَقِیْرَ مَنِ اسْتَغْنٰی بِخَلْقِکَ عَنْکَ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

پروردگارا! غنی وہ ہے جو تیری ذریعہ بے نیازی طلب کرے اور خود کو تیرا فقیر سمجھے اور فقیر وہ ہے جو تیرے بجائے مخلوق سے بے نیازی طلب کرے

وَأَغْنِنِي عَنْ خَلْقِکَ بِکَ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ لاٰ یَبْسُطُ کَفّاً اِلاّٰ اِلَیْکَ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ الشَّقِيَّ

پس محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے اپنے وسیلہ سے اپنی مخلوق سے بے نیاز فرما اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے کہ جو تیرے سوا کسی

مَنْ قَنَطَ وَأَمامَهُ التَّوْبَةُ، وَوَرائَهُ الرَّحْمَةُ، وَاِنْ كُنْتُ ضَعِيفَ الْعَمَلِ فَاِنّي فِي

کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے ۔پروردگارا!شقی وبد بخت وہ شخص ہے کہ جو تیری بارگاہ سے ناامید ہو جب کہ اس کے سامنے توبہ اور اس کے

رَحْمَتِکَ قَوِيُّ الْأَمَلِ، فَهَبْ لِي ضَعْفَ عَمَلِي لِقُوَّةِ أَمَلِي. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمْ

پیچھے رحمت ہو۔اگر چہ عمل کے لحاظ سے میں معذور ہوں لیکن تیری رحمت کے سلسلہ میں میری امید قوی ہے ۔پس میرے عمل کے ضعف کو اپنی

أَنَّ ما فِي عِبادِکَ مَنْ هُوَ أَقْسىٰ قَلْباً مِنّي، وَأَعْظَمُ مِنّي ذَنْباً،فَاِنّي أَعْلَمُ أَنَّهُ

رحمت سے بخش دے۔خدایا! اگر چہ تجھے تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ سنگدل اور گناہ گار نہیں ملے گا لیکن میں بھی بخوبی یہ جانتا ہوں تجھ

لا مَوْلىٰ أَعْظَمُ مِنْکَ طَوْلاً، وَأَوْسَعُ رَحْمَةً وَعَفْواً، فَيامَنْ هُوَ أَوْحَدٌ فِي رَحْمَتِهِ،

سے زیادہ بخشنے والا کوئی اور مولا وآقا بھی نہیں ہے اور تجھ سے زیادہ کوئی رحمت والا اور بخشنے والا بھی نہیں ہے۔پس اے وہ کہ جو اپنی رحمت میں

اِغْفِرْ لِمَنْ لَيْسَ بِأَوْحَدَ فِي خَطِيئَتِهِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ أَمَرْتَنا فَعَصَيْنا، وَنَهَيْتَ فَمَا انْتَهَيْنا،

بے نظیر ہے اسے بخش دے کہ جو اپنے گناہوں میں یک وتنہا ہے۔خدایا! تو نے ہمیں حکم دیا مگر ہم نے نافرمانی کی، تو نے ہمیں منع کیا مگر ہم

وَذَكَّرْتَ فَتَناسَيْنا، وَبَصَّرْتَ فَتَعامَيْنا، وَحَذَّرْتَ فَتَعَدَّيْنا، وَما كانَ ذٰلِکَ جَزاءَ

نے اجتناب نہیں کیا، تو نے ہمیں ذکر کیا مگر ہم نے بھلا دیا تو نے ہمیں بصارت دی مگر ہم نے خود کو اندھا بنا لیا، تو نے ڈرایا اور ہم نے تجاوز کیا،

اِحْسانِکَ اِلَيْنا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِما أَعْلَنّا وَأَخْفَيْنا، وَأَخْبَرُ بِما نَأْتِي وَما أَتَيْنا،فَصَلِّ عَلىٰ

اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہ کام تیرے احسان کی پاداش نہیں ہے اور نہ ہمارے آشکار ومخفی امور کو ہم سے بہتر جانتا ہے اور ہم جو کچھ انجام

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تُؤاخِذْنا بِما أَخْطَأْنا وَنَسِيْنا، وَهَبْ لَنا حُقُوقَکَ لَدَيْنا،

دیں گے یا جو کچھ انجام دیا تو انہیں بہتر جانتا ہے،پس محمد وآل محمد پر درود بھیج ۔اور میرے گناہوں اور فراموشکاریوں پر میرا مؤاخذہ نہ فرما اور

وَأَتِمَّ اِحْسانَکَ اِلَيْنا، وَأَسْبِلْ رَحْمَتَکَ عَلَيْنا. اَللّٰهُمَّ اِنّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْکَ بِهٰذَا الصِّدّيقِ

مجھ پر اپنے حقوق بخش دے اور مجھ پر اپنے احسان کامل فرما، اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔پروردگارا!ہم اس صدیق لائم کے طفیل تجھ سے

الْإِمامِ، وَنَسْئَلُکَ بِالْحَقِّ الَّذِي جَعَلْتَهُ لَهُ،وَلِجَدِّهِ رَسُولِکَ، وَلِأَبَوَيْهِ عَلِيٍّ وَفاطِمَةَ

متوسل ہوتے ہیں اور تجھ سے اس حق کے واسطہ سے سوال کرتے ہیں کہ جو تو نے ان سے اور ان کے جد اپنے رسول اور ان کے پدر علی اور ان

أَهْلِ بَيْتِ الرَّحْمَةِ، اِدْرارَ الرِّزْقِ الَّذِي بِهِ قِوامُ حَياتِنا، وَصَلاحُ أَحْوالِ عِيالِنا، فَأَنْتَ

کی ماں فاطمہ اور اس اہلبیت رحمت سے مخصوص کیا ہے۔ہمارے رزق میں اضافہ فرما کہ جو ہماری زندگی کے لئے قوام ہے، اور ہمارے

الْكَرِيمُ الَّذِي تُعْطِي مِنْ سَعَةٍ، وَتَمْنَعُ مِنْ قُدْرَةٍ، وَنَحْنُ نَسْئَلُكَ مِنَ الرِّزْقِ مَا يَكُوْنُ

اہل وعیال کے احوال کی اصلاح فرما، پس تو ایسا کریم ہے جو وسعت سے بخشتا ہے، اور اپنی قدرت سے روکتا ہے، ہم تجھ سے اتنے

صَلاحاً لِلدُّنْيا، وَبَلاغاً لِلْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لَنا وَلِوالِدَيْنا

رزق وروزی کا سوال کرتے ہیں کہ جو ہماری دنیا کی اصلاح اور آخرت میں سعادت کا وسیلہ ہو۔ پروردگارا! محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج اور

وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِماتِ، اَلْاَحْياءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْواتِ

ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور تمام مؤمنین ومؤمنات اور تمام مسلمین ومسلمات کو بخش دے، چاہے وہ زندہ ہیں یا مر چکے ہیں، اور

وَآتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ النّارِ.

دنیا وآخرت میں ہمیں خیر ونیکی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

قنوت پڑھنے کے بعد رکوع وسجود بجالائیں اور پھر تشہد وسلام پڑھیں اور نماز تمام کرنے کے بعد جب تسبیح جناب سیدہ زہراء علیہا السلام پڑھ لیں تو اپنے رخسار مٹی پر رکھیں اور چالیس مرتبہ کہیں:

" سُبْحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاٰ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ "

خداوند منزہ ہے، حمد خدا کے لئے ہی ہے اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ بزرگ ہے۔

پھر پروردگار عالم سے دعا کریں کہ وہ آپ کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے عذاب سے نجات دے، آپ کے گناہ بخش دے اور نیک اعمال کی توفیق عطا کرے کہ جس سے خدا کا تقرب حاصل ہو جائے اور اس کے نزدیک میسر آنے والی آمرزش کو قبول کرلے اور پھر حضرت کے سرہانے پہلے بیان کئے گئے طریقہ کے مطابق دو رکعت نماز ادا کریں اور پھر اپنے کو قبر پر گرادیں، اسے بوسہ دیں اور کہیں:

" زَادَ اللّٰهُ فِي شَرَفِكُمْ ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ"

خداوند آپ کے شرف میں اضافہ فرمائے، آپ پر بطور دائم خدا کا سلام، رحمت اور برکتیں ہوں۔

پھر اپنے لئے اپنے والدین اور جس کے لئے بھی چاہیں دعا کریں[1]۔

---

[1] بحار الأنوار: ۱۰۱/۳۱۷

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں:

کتاب ''المزار الکبیر ''میں کہتے ہیں: عاشورا کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک اور زیارت بھی ہے کہ جو حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے نواب اربعہ میں سے کسی ایک کے لئے صادر فرمائی:

قبر مطہر کے کنارہ کھڑے ہوں اور کہیں:

" اَلسَّلامُ عَلٰی آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهِ"

پھر جیسے ہم نے بیان کیا ویسے ہی پوری زیارت نقل فرمائی۔

اس بناء پر یہ واضح ہے کہ یہ زیارت بھی حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف روایت ہوئی ہے۔ البتہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ زیارت صرف عاشورا کے دن سے مخصوص نہ ہو جیسا کہ سید مرتضیٰؒ بھی اسی چیز کے معتقد ہیں [1]

مرحوم آیت اللہ سید احمد مستنبطؒ لکھتے ہیں:

زیارت ناحیہ کی روایت یہ دلالت نہیں کرتی کہ یہ صرف عاشورا کے دن سے مخصوص ہے [2]

۱۔ بحار الأنوار: ۱۰۱/۳۲۸

۲۔ المزار والبحار: ۲/۴۸۸

﴿۷﴾

زیارت رجبیہ

﴿جو اہلبیت اطہار علیہم السلام کے حرم میں پڑھی جاتی ہے﴾

جناب ابوالقاسم حسین بن روح نوبختیؒ (جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تیسرے نائب ہیں) فرماتے ہیں: اگر کوئی آل محمد علیہم السلام میں سے کسی کے بھی حرم میں یہ زیارت پڑھے تو یقیناً وہاں سے واپسی پر اس کی حاجتیں پوری ہو جائیں گی اور دین و دنیا کے متعلق اس کی دعائیں مستجاب ہوں گی۔ پس اگر یہ زیارت پڑھنا چاہئیں تو ائمہ معصومین علیہم السلام میں کھڑے ہوں اور کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَشْهَدَنا مَشْهَدَ أَوْلِيائِهِ فِي رَجَبٍ، وَأَوْجَبَ عَلَيْنا مِنْ حَقِّهِمْ ما

ساری حمد اس اللہ کے لئے جس نے ماہ رجب میں ہمیں اپنے اولیاء کے مشہد پر حاضری کی توفیق دی اور ان کے حقوق کو ہمارے

قَدْ وَجَبَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَعَلى أَوْصِيائِهِ الْحُجُبِ. أَللّٰهُمَّ فَكَما

اوپر واجب قرار دیا۔ اللہ کی رحمت ہو حضرت محمد مصطفیٰ پر جو منتخب ہیں اور ان کے اولیاء جو بارگاہ احدیت کے پردہ دار ہیں۔ خدایا جس

أَشْهَدْتَنا مَشْهَدَهُمْ، فَأَنْجِزْ لَنا مَوْعِدَهُمْ، وَأَوْرِدْنا مَوْرِدَهُمْ غَيْرَ مُحَلَّئِينَ عَنْ وِرْدٍ فِي

طرح تو نے ہمیں ان کے مشاہد تک پہنچا دیا ہے اب ان کے وعدہ کو بھی پورا فرما دے اور ہمیں ان کی منزل میں وارد کر دے اور ہمیشہ

دارِ الْمُقامِ وَالْخُلْدِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ إِنِّي قَصَدْتُكُمْ، وَاعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْأَلَتِي وَحاجَتِي،

رہنے والے گھر میں وارد ہونے سے کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ سلام ہو تم پر اے اولیا خدا! میں تمہاری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اور اپنے

وَهِيَ فَكاكُ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، وَالْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِي دارِ الْقَرارِ، مَعَ شِيعَتِكُمُ الْأَبْرارِ،

کئے سوالات اور اپنی حاجت میں آپ پر اعتماد کیا ہے اور وہ حاجت یہ ہے کہ میری گردن آتش جہنم سے آزاد ہو جائے اور مجھے آپ کے

وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ. أَنَا سائِلُكُمْ وَآمِلُكُمْ فِيما إِلَيْكُمْ

ساتھ جنت میں جگہ مل جائے آپ کے نیک شیعوں کی رفاقت میں۔ سلام ہو آپ پر کہ آپ نے صبر کیا ہے جس کا انجام بہترین ہے۔

الـتَّـفْـوِيـضَ ، وَعَـلَيْكُمُ التَّعْوِيضُ، فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيضُ، وَيُشْفَى الْمَرِيضُ، وَمَا تَزْدَادُ

میں آپ کا سائل، آپ کا امیدوار ہوں ان معاملات میں جو آپ کے حوالہ کردئے گئے اور جن کے معاوضہ کی ذمہ داری بھی آپ ہی پر

الْأَرْحَامُ وَمَا تَغِيضُ ، انِّي بِسِرِّكُمْ مُؤْمِنٌ،وَلِقَوْلِكُمْ مُسَلِّمٌ، وَعَلَى اللّٰهِ بِكُمْ مُقْسِمٌ فِي

ہے۔آپ ہی سے شکستگی کا علاج ہوتا ہے۔مریضوں کو شفا دی جاتی ہے اور ارحام میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔میں آپ کے سر اور ایمان

رَجْعِي بِحَوائِجِي، وَقَضَائِهَا وَامْضَائِهَا ،وَانْجَاحِهَا وَابْرَاحِهَا، وَبِشُؤُونِي لَدَيْكُمْ وَ

لانے والا، آپ کے قول کا تسلیم کرنے والا اور اللہ کو آپ کے حق کی قسم دینے والا ہوں کہ وہ میری حاجتوں کو پورا فرمادے۔

صَلاحِهَا .وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ سَلامَ مُوَدِّعٍ، وَلَكُمْ حَوائِجَهُ مُوَدِّعٌ، يَسْأَلُ اللّٰهَ اِلَيْكُمْ

اور ان کے بارے میں فیصلہ کر کے مجھے کامیابی دے اور مشکلات کو زائل کردے میرے امور کی اصلاح۔سلام ہو آپ پر اس چاہنے

الْمَرْجِعَ،وَسَعْيُهُ اِلَيْكُمْ غَيْرُ مُنْقَطِعٍ، وَأَنْ يَرْجِعَنِي مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ،

والے کا جو آپ کو رخصت کر رہا ہے اور آپ سے رخصت ہو رہا ہے اور اپنی حاجتوں کو آپ کے پاس چھوڑ کر جا رہا ہے۔اللہ سے سوال

اِلَى جَنَابٍ مُمْرِعٍ،وَخَفْضٍ (عَيْشٍ) مُوَسَّعٍ، وَدَعَةٍ وَمَهَلٍ اِلَى حِيْنِ الْأَجَلِ،

ہے کہ آپ کی بارگاہ میں پھر پلٹ کر آؤں اور اس کی کوشش ختم نہ ہونے پائے۔اور جب بھی آپ کی بارگاہ سے پلٹوں تو بہترین واپسی ہو

وَخَيْرِ مَصِيرٍ وَمَحَلٍّ فِي النَّعِيمِ الْأَزَلِ، وَالْعَيْشِ الْمُقْبَلِ، وَدَوَامِ الْأُكُلِ،

بابرکت آستانے تک، وسیع عیش وسکون تک اور بہترین راحت تک یہاں تک کہ وقت اجل آجائے اور اس کے بعد بہترین برگشت اور

وَشُرْبِ الرَّحِيقِ وَالسَّلْسَلِ، وَعَلٍّ وَنَهَلٍ، لا سَأْمَ مِنْهُ وَلا مَلَلَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

بہترین منزل ملے جہاں دائمی نعمت ہو،پسندیدہ زندگی ہو،کھانے پینے کا مسلسل سامان ہو اور بر اس چشمۂ رحمت پر نزول ہوتا رہے

وَبَرَكَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكُمْ، حَتَّى الْعَوْدِ اِلَى حَضْرَتِكُمْ، وَالْفَوْزِ فِي كَرَّتِكُمْ، وَالْحَشْرِ

جہاں نہ کسی طرح خستگی ہو اور نہ کسی طرح کا رنج ہو۔اللہ کی رحمت اور برکات اور تحیات آپ اہلبیت پر نزول ہوتا رہے جہاں تک آپ کی

فِي زُمْرَتِكُمْ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ،وَصَلَواتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ،

بارگاہ میں پلٹ جاؤں اور پھر اس واپسی کی کامیابی حاصل کروں اور آپ کے زمرے میں محشور ہوں۔اللہ کی رحمت وبرکات اور صلوات

وَهُوَ حَسْبُنا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.[1]

اور تحیات آپ حضرات پر ہے۔وہی خدا ہمارے لئے کافی ہے۔وہی ہمارا بہترین وکیل ہے۔

۱۔مصباح المجہد:۸۲۱،مصباح الزائر:۴۹۳،المزار الکبیر:۲۰۳،اقبال الاعمال:۱۴۴

﴿۸﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا صاحِبَ الزَّمانِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا خَلِیْفَةَ الرَّحْمانِ،

اے صاحب الزمان آپ پر سلام ہو، اے جانشین خدا آپ پر سلام ہو

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا شَرِیْکَ الْقُرْآنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا قاطِعَ الْبُرْهانِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ

اے شریک القرآن آپ پر سلام ہو، اے قطعی دلیل و برہان آپ پر سلام ہو

یا اِمامَ الْاِنْسِ وَالْجانِّ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آبائِکَ الطَّیِّبِیْنَ، وَأَجْدادِکَ

اے جن و انس کے امام آپ پر سلام ہو، آپ پر اور آپ کے پاک آباء و اجداد پر سلام ہو کہ جو معصوم تھے

الطّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ.[1]

اور ان پر خدا کی رحمت و برکت ہو۔

---

[1] ضیاء الصالحین: ۲۴۳، ملحقات التحفة الطوسیة: ۱۴۰

﴿۹﴾

ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم اور سرداب مقدس میں داخل ہونے کے لئے اجازت

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: شیعہ علماء سے منسوب ایک قدیم نسخہ میں مجھے یہ تحریر ملی:

سرداب مقدس اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں داخل ہونے کی اجازت:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا، وَعُقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا، وَمَعالِمُ زَكَّيْتَهَا، حَيْثُ أَظْهَرْتَ

پروردگارا! یہ وہ مکان ہے جسے تو نے پاک و پاکیزہ کیا اور کے صحن کو شرافت مند بنایا اور اس کی نشانیوں کو خالص قرار دیا

فِيْهَا أَدِلَّةَ التَّوْحِيْدِ، وَأَشْبَاحَ الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، اَلَّذِيْنَ اصْطَفَيْتَهُمْ مُلُوْكًا لِحِفْظِ النِّظَامِ

اس میں تو حید کے دلائل اور عرش مجید کی نمائش رکھی جنہیں تو نے بادشاہوں کے عنوان سے منتخب کیا تا کہ وہ نظام کائنات کی حفاظت کریں

وَاخْتَرْتَهُمْ رُؤَسَآءَ لِجَمِيْعِ الْأَنَامِ، وَبَعَثْتَهُمْ لِقِيَامِ الْقِسْطِ فِي ابْتِدَآءِ الْوُجُوْدِ اِلٰى يَوْمِ

اور انہیں سب لوگوں کے لئے رئیس منتخب کیا، اور انہیں ابتدائے وجود سے روز قیامت تک قیام عدل کے لئے مبعوث کیا

الْقِيَامَةِ، ثُمَّ مَنَنْتَ عَلَيْهِمْ بِاسْتِنَابَةِ أَنْبِيَآئِكَ لِحِفْظِ شَرَايِعِكَ وَأَحْكَامِكَ، فَأَكْمَلْتَ

اور پھر ان پر احسان کیا اور پیغمبروں کو اپنی شریعت و احکام کے لئے اپنے نائب کے طور پر بھیجا۔ پس اس جانشینی سے منذرین کی رسالت

بِاسْتِخْلَافِهِمْ رِسَالَةَ الْمُنْذِرِيْنَ، كَمَا أَوْجَبْتَ رِيَاسَتَهُمْ فِي فِطَرِ الْمُكَلَّفِيْنَ فَسُبْحَانَكَ

کو مبعوث کیا جیسا کہ تو نے تمام مکلفین پر ان کی ریاست کو واجب قرار دیا پس تو منزہ ہے اور کیسا رؤف اور

مِنْ اِلٰهٍ مَا أَرْأَفَكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ مِنْ مَلِكٍ مَا أَعْدَلَكَ، حَيْثُ طَابَقَ صُنْعُكَ مَا

مہربان خدا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو کیسا عادل بادشاہ ہے۔ تیری مخلوق کی بناوٹ بالکل اس کے مطابق ہے جس پر تو نے عقل کو

فَطَرْتَ عَلَيْهِ الْمَعْقُوْلَ، وَوَافَقَ حُكْمُكَ مَا قَرَّرْتَهُ فِي الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ، فَلَكَ

خلق کیا اور تیرا حکم عقل و نقل کے ادراک کے مطابق ہے تیرے حسن تقدیر اور رحمال کی مناسبت سے حمد تیرے لئے ہی ہے اور تیری قضا اور

اَلْحَمْدُ عَلٰى تَقْدِيْرِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ، وَلَكَ الشُّكْرُ عَلٰى قَضَائِكَ الْمُعَلَّلِ بِأَكْمَلِ

سرنوشت پر تیرا شکر ہے کہ جو مکمل علل واسباب سے ثابت ہے۔ منزہ ہے وہ خدا جس سے کوئی اس کے امور کی انجام دہی میں سوال نہیں

التَّعْلِيْلِ، فَسُبْحَانَ مَنْ لَايُسْئَلُ عَنْ فِعْلِهِ، وَلَا يُنَازَعُ فِي أَمْرِهِ، وَسُبْحَانَ مَنْ كَتَبَ عَلٰى

کرسکتا اور نہ ہی اس کے امر میں تنازع کرسکتا ہے، اور منزہ ہے وہ ذات کہ جس نے مخلوق کی خلقت سے پہلے اپنے لئے رحمت کو لازم

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ خَلْقِهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا بِحُكَّامٍ يَقُوْمُوْنَ مَقَامَهُ

قرار دیا۔ حمد خدا کے لئے ہے کہ جس نے ہم پر احسان کیا اور ایسے حاکم مقرر فرمائے جو اس کے قائم مقام اور جانشین ہیں کہ اگر خدا امکان

لَوْ كَانَ حَاضِراً فِي الْمَكَانِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الَّذِي شَرَّفَنَا بِأَوْصِيَآءَ يَحْفَظُوْنَ الشَّرَائِعَ

میں حاضر ہو۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس نے ہمیں ایسے اوصیاء سے شرافت بخشی کہ جنہوں نے ہر دور میں دین وشریعت والٰہی کی

فِي كُلِّ الزَّمَانِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ الَّذِي أَظْهَرَهُمْ لَنَا بِمُعْجِزَاتٍ يَعْجُزُ عَنْهَا الثَّقَلَانِ، وَلَا

حفاظت کی۔ اللہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی توصیف کی جائے، وہی خدا کہ جس نے اپنے نمائندوں کو معجزات دیئے کہ جنہیں انجام

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَلَّذِي أَجْرَانَا عَلٰى عَوَائِدِهِ الْجَمِيْلِ فِي الْأُمَمِ

دینے سے جن وانس عاجز ہیں اور خدا کے سوا کوئی جنبش وتوانائی نہیں ہے کہ جو بلند مرتبہ اور بلا عظمت ہے جس نے سابقہ امتوں پر کئے

السَّالِفِيْنَ. اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالثَّنَآءُ الْعَلِيُّ كَمَا وَجَبَ لِوَجْهِكَ الْبَقَآءُ السَّرْمَدِيُّ،

گئے احسانات جمیلہ ہم پر بھی جاری رکھے۔ پروردگارا! درود اور حمد وثناء تیرے لئے ہی ہے کیونکہ جاودانی بقاء بھی صرف تیرے لئے ہے،

وَكَمَا جَعَلْتَ نَبِيَّنَا خَيْرَ النَّبِيِّيْنَ، وَمَلُوْكَنَا أَفْضَلَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، وَاخْتَرْتَهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

اور جس طرح تو نے ہمارے پیغمبر کو بہترین پیغمبر اور ہمارے ائمہ کو بہترین مخلوق قرار دیا اور علم سے انہیں سب اہل عالم پر

عَلَى الْعَالَمِيْنَ، وَفَّقْنَا لِلسَّعْيِ اِلٰى أَبْوَابِهِمُ الْعَامِرَةِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. وَاجْعَلْ أَرْوَاحَنَا

برگذیدہ قرار دیا اور ہمیں اس کی بارگاہ میں رسائی کی کوشش کرنے میں کامیاب کیا وہ بارگاہ کہ جو تا قیامت آباد ہے، ہماری روح کو ان

تَحِنُّ اِلٰى مَوْطِئِ أَقْدَامِهِمْ، وَنُفُوْسَنَا تَهْوِي النَّظَرَ اِلٰى مَجَالِسِهِمْ وَعَرَصَاتِهِمْ، حَتّٰى

کے قدموں کا مشتاق قرار دے، ہماری جان کو ان کی مجالس اور صحن کی طرف نگاہ کرنے کا شیدائی قرار دے حتی ایسے ہی کہ

كَأَنَّنَا نُخَاطِبُهُمْ فِي حُضُوْرِ أَشْخَاصِهِمْ، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سَادَةٍ غَائِبِيْنَ، وَمِنْ

جیسے وہ خود حاضر ہیں اور ہم ان سے محو گفتگو ہیں۔ پس خدا آنکھوں سے پنہاں اس آقا وسرور پر درود بھیج کہ طاہرین اور

سُلالَةِ طاهِرِيْنَ، وَمِنْ أَئِمَّةٍ مَعْصُوْمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ فَأْذَنْ لَنا بِدُخُوْلِ هٰذِهِ الْعَرَصاتِ الَّتِي

ائمۂ معصومین کی نسل سے ہیں ۔پروردگارا! ہمیں اس صحن میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرما تا کہ

اسْتَعْبَدْتَ بِزِيارَتِها أَهْلَ الْأَرْضِيْنَ وَالسَّماواتِ، وَأَرْسِلْ دُمُوْعَنا بِخُشُوْعِ الْمَهابَةِ،

زمینوں اور آسمانوں میں رہنے والے ان کی زیارت سے تیری عبادت کریں اور خشوع و ہیبت سے ہمارے آنسو جاری فرما،

وَذَلِّلْ جَوارِحَنا بِذُلِّ الْعُبُوْدِيَّةِ وَفَرْضِ الطّاعَةِ، حَتّٰى نُقِرَّ بِما يَجِبُ لَهُمْ مِنَ الْأَوْصافِ

اور ہمارے اعضا و جوارح کو وجوب اطاعت اور عبودیت کی ذمہ سے رام کردے تا کہ ان کی اوصاف کا اقرار کریں کہ جو ان کے وجود کا

وَنَعْتَرِفُ بِأَنَّهُمْ شُفَعآءُ الْخَلائِقِ اِذٰا نُصِبَتِ الْمَوازِيْنَ فِي يَوْمِ الْأَعْرافِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

لازمہ ہیں اور یہ اعتراف کریں کہ وہ روز قیامت تمام مخلوقات کے لئے شفیع ہیں کہ جب اعمال کو تولا جائے گا۔حمد خدا کے لئے ہے اور

وَسَلامٌ عَلٰى عِبادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ.

سلام ہو خدا کے برگزیدہ بندوں یعنی محمد اور آپ کی پاک آل پر۔

اس دعا کے بعد آستانہ کو بوسہ دیں اور خشوع خضوع اور گریہ کرتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ داخل ہوں کیونکہ یہ گریہ اور آنسو اس چیز کی علامت ہیں کہ ان بزرگ ہستیوں نے آپ کو داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔[1]

﴿۱۰﴾

سرداب مقدس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

سرداب مقدس میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرنے سے پہلے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام ہادی علیہ السلام کی زیارت کریں اور جب ان دونوں بزرگوں کی زیارت سے فارغ ہو جائیں تو سرداب مقدس کی طرف جائیں اور اس کے دروازے

۱۔بحار الأنوار:۱۰۲/۱۱۵

پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اِلٰهِي اِنِّي قَدْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابٍ مِنْ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ

خدایا! بیشک میں ایسے در پر کھڑا ہوں جو تیرے نبی حضرت محمد کے گھروں کے دروازوں میں سے ہے، تیرا درود ہو ان پر اور ان

آلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ مِنَ الدُّخُوْلِ اِلٰى بُيُوْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَقُلْتَ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کی آل پر اور تو نے لوگوں کو آنحضرت کی اجازت کے بغیر ان گھروں میں داخل ہونے سے منع کیا ہے پس تو نے فرمایا: "اے ایمان والو نبی

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾[1] اَللّٰهُمَّ وَاِنِّي اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِيِّكَ فِيْ غَيْبَتِهٖ،

کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر اس وقت جب تمہیں اجازت مل جائے" خدایا! میں تیرے نبی کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا اسی

كَمَا اَعْتَقِدُ فِيْ حَضْرَتِهٖ، وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَآئَكَ اَحْيَآءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ،

طرح معتقد ہوں جس طرح ان کے حضور میں معتقد تھا۔ اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسول اور تیرے خلفاء زندہ ہیں اور تیرے ہاں رزق

يَرَوْنَ مَكَانِيْ، وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ، وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِيْ عَلَيَّ، وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ

پاتے ہیں، وہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور میری معروضات سن رہے ہیں، اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور بیشک تو نے میرے

كَلَامَهُمْ، وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ. فَاِنِّيْ اَسْتَاْذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا

کانوں کو ان کا کلام سننے سے روکا ہے اور ان سے راز و نیاز کرنے میں میرے فہم کو کھول رکھا ہے۔ اور اے میرے ربّ! پہلے میں تجھ سے

وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ ثَانِيًا، وَاَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ

اجازت مانگتا ہوں، پھر تیرے رسول سے اجازت مانگتا ہوں کہ ان پر اور ان کی آل پر خدا کا درود ہو اور میں تیرے خلیفہ امام سے اجازت

عَلَيَّ طَاعَتُهٗ، فِي الدُّخُوْلِ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى بَيْتِهٖ، وَاَسْتَاْذِنُ مَلَائِكَتَكَ الْمُوَكَّلِيْنَ

مانگتا ہوں کہ جن کی اطاعت مجھ پر واجب ہے۔ تا کہ اسی ساعت ان کے بیت الشرف میں داخل ہوں۔ اور ان ملائکہ سے بھی

بِهٰذِهِ الْقِطْعَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُطِيْعَةِ السَّامِعَةِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ الْمُوَكَّلُوْنَ

اجازت مانگتا ہوں کہ جو اس بارگاہ کے نگہبان ، بابرکت، مطیع اور سامع ہیں۔ اس بابرکت و مبارک زیارت میں متعین

بِهٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيْفِ الْمُبَارَكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذْنِ رَسُوْلِهٖ،

فرشتو تم سب پر سلام ہو اور تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ خدا کے اذن سے اور اس کے رسول اور اس کے خلفاء اور اس امام کے

۱۔ سورۂ احزاب، آیت: ۵۳

وَاِذْنِ خُـلَـفـآئِـهِ، وَاِذْنِ هٰذَا الْاِمامِ، وَاِذْنِكُمْ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ. أَدْخُلُ اِلٰى

اذن واجازت سے اور تم فرشتوں کی اجازت سے کہ آپ سب پر خدا کا درود ہو، اس حرم میں داخل ہوتا ہوں ۔اس گھر میں اس حال میں

هٰذَا الْبَيْتِ مُتَقَرِّباً اِلَى اللّٰهِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ،فَكُوْنُوا مَلائِكَةَ اللّٰهِ

داخل ہوتا ہوں کہ خدا کا تقرب حاصل کروں اور اس کے رسول محمدؐ اور ان کی پاک آل کا تقرب حاصل کروں ۔اے فرشتو! آپ میری

أَعْوانِي، وَكُوْنُوا أَنْصارِي، حَتّٰى أَدْخُلَ هٰذَا الْبَيْتِ، وَأَدْعُوَ اللّٰهَ بِفُنُونِ الدَّعَواتِ،

مدد کرنے والے اور میرے یاور رہنا تا کہ میں اس عظیم الشان گھر میں داخل ہوسکوں اور مختلف دعاؤں سے خدا کو پکاروں ،اور خدا کی

وَأَعْتَرِفُ لِلّٰهِ بِالْعُبُوْدِيَّةِ، وَلِهٰذَا الْاِمامِ وَآبائِهِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ بِالطّاعَةِ.

عبودیت و بندگی کا اعتراف کروں ۔اور اس امام اور ان کے آباء کی اطاعت کروں کہ ان سب پر خدا کا درود ہو۔

پھر پہلے داہنا قدم بڑھائیں اور سرداب مقدس کی طرف جائیں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،

خدا کے نام سے اور خدا کی ذات سے اور خدا کی راہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پر خدا کی رحمت ہو، میں گواہی دیتا ہوں

أَشْهَدُ أَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد اور اس کے رسول ہیں

اس کے بعد سرداب مقدس میں اصل مقام تک پہنچنے تک تکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ)،تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)،تسبیح (سُبْحانَ اللّٰهِ) اور تہلیل (لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کہیں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر کہیں:

سَلامُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ وَتَحِيّاتُهُ وَصَلَواتُهُ عَلٰى مَوْلايَ صاحِبِ الزَّمانِ،صاحِبِ الضِّياءِ

خدا کا سلام و برکات اور تحیات اور درود ہو میرے مولا صاحب زمان پر،جو صاحب ضیاء و نور ہیں،

وَالنُّوْرِ، وَالدّيْنِ الْمَأْثُوْرِ، وَاللِّواءِ الْمَشْهُوْرِ، وَالْكِتابِ الْمَنْشُوْرِ، وَصاحِبِ الدُّهُوْرِ

جو ان کے آبا واجداد سے ارث میں ملا دین حق ہیں، جو پرچم آشکار ہیں اور منتشر شدہ کتاب ہیں، زمانوں اور عصر کے مالک ہیں،

وَالْعُصُوْرِ، وَخَلَفِ الْحَسَنِ. اَلْاِمامِ الْمُؤْتَمَنِ، وَالْقائِمِ الْمُعْتَمَدِ، وَالْمَنْصُوْرِ الْمُؤَيَّدِ،

فرزند و جانشین امام حسن عسکری ہیں، مورد اطمینان امام ہیں، اور با اعتماد قیام کرنے والے ہیں، تائید شدہ منصور ہیں

وَالْكَهْفِ وَالْعَضُدِ، عِمادِ الْاِسْلامِ، وَرُكْنِ الْأَنامِ، وَمِفْتاحِ الْكَلامِ، وَوَلِيِّ الْأَحْكامِ،

جو پناہگاہ اور پشتیبان ہیں، اسلام کی بنیاد، لوگوں کے لئے تکیہ گاہ، مفتاح سخن، اور احکام الٰہی کے ولی ہیں

وَشَمْسِ الظَّلَامِ، وَبَدْرِالتَّمَامِ، وَنَضْرَةِ الْأَيَّامِ وَصَاحِبِ الصَّمْصَامِ، وَفَلَّاقِ الْهَامِ،
اور جو خورشید درخشاں اور ماہ تمام، اور طراوت ایام ہیں اور صاحب شمشیر برّاں اور سروں کو شگافتہ کرنے والے ہیں
وَالْبَحْرِ الْقَمْقَامِ، وَالسَّيِّدِالْهُمَامِ، وَحُجَّةِ الْخِصَامِ، وَبَابِ الْمَقَامِ لِيَوْمِ الْقِيَامِ.وَالسَّلَامُ
اور جو پانی سے لبریز دریا، دلیروں کے شہنشاہ، دشمنوں کے خلاف حجت، قیام کے دن آستانۂ الٰہی کی درگاہ ہیں۔سلام ہو اس پر جو
عَلٰى مُفَرِّجِ الْكُرُبَاتِ، وَخَوَّاضِ الْغَمَرَاتِ، وَمُنَفِّسِ الْحَسَرَاتِ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ
تکلیفوں کو دور کرتا ہے، اور سنگین سختیوں کو آسان کرتا ہے،حسرتوں کو ختم کرتا ہے، جو خدا کی زمین پر خدا کی بقیہ حجت ہے
وَصَاحِبِ فَرْضِهِ، وَحُجَّتِهِ عَلٰى خَلْقِهِ، وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ، وَمَوْضِعِ صِدْقِهِ، وَالْمُنْتَهٰى إِلَيْهِ
جو صاحب فرض الٰہی ہے، جو خدا کی مخلوق پر حجت خدا ہے، جو مخزن علم الٰہی ہے، جو مقام صدق خدا ہے، اور جس پر انبیاء کا ارث
مَوَارِيثُ الْأَنْبِيَآءِ، وَلَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ آثَارُ الْأَوْصِيَآءِ، وَحُجَّةِ اللّٰهِ، وَابْنِ رَسُوْلِهِ، وَالْقِيِّمِ
اختتام پذیر ہوگا،اور جس کے پاس اوصیاء کے آثار ہیں، اور جو حجت خدا ہیں،اور فرزند رسول خدا اور ان کے قائم مقام ہیں،
مَقَامَهُ، وَوَلِيِّ أَمْرِ اللّٰهِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.اَللّٰهُمَّ كَمَا انْتَجَبْتَهُ لِعِلْمِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ
اور جو ولی امر الٰہی ہیں،اور ان پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔پروردگارا! جس طرح تو نے انہیں اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی حکمت
لِحُكْمِكَ، وَخَصَصْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ، وَجَلَّلْتَهُ بِكَرَامَتِكَ، وَغَشَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ
کے لئے چنا،اور انہیں اپنی معرفت سے مخصوص کیا، اور انہیں اپنی کرامت سے جلال دیا،اور انہیں اپنی رحمت سے نوازا، اور اپنی نعمتوں
وَرَبَّيْتَهُ بِنِعْمَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُ بِحِكْمَتِكَ، وَاخْتَرْتَهُ لِنَفْسِكَ،وَاجْتَبَيْتَهُ لِبَأْسِكَ،
سے ان کی پرورش کی،اور اپنی حکمت سے ان کو غذا دی اور انہیں اپنے نفس کے لئے اختیار کیا،اور اور انہیں اپنی قدرت کے لئے منتخب کیا،
وَارْتَضَيْتَهُ لِقُدْسِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَدَيَّانَ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ،
اپنی پاکی کے لئے پسند کیا اور انہیں اپنی مخلوق میں سے اس کے لئے ہادی قرار دیا کہ جس کی ہدایت تجھے مطلوب ہے،اور اپنی عادلانہ حکومت
وَفَصْلَ الْقَضَايَا بَيْنَ عِبَادِكَ.وَوَعَدْتَهُ أَنْ تَجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ، وَتُفَرِّجَ بِهِ عَنِ الْأُمَمِ،
کے لئے حاکم قرار دیا،اور لوگوں میں فیصلہ کرنے لئے قرار دیا، اور ان کے ذریعہ وحدت کلمہ ایجاد کرنے ، امتوں کو نجات دینے ،
وَتُنِيْرَ بِعَدْلِهِ الظُّلَمَ، وَتُطْفِيَ بِهِ نِيْرَانَ الظُّلْمِ، وَتَقْمَعَ بِهِ حَرَّ الْكُفْرِ وَآثَارَهُ، وَتُطَهِّرَ بِهِ
تاریکی کو ان کی عدالت سے روشنی میں بدلنے ،اور کفر اور اس کے آثار کو نابود کرنے اور ان کے ذریعہ شہروں کو پاک کرنے

بِلادَکَ، وَتَشْفِيَ بِهِ صُدُوْرَ عِبادِکَ،وَتَجْمَعَ بِهِ الْمُمالِکَ کُلَّهَا، قَرِيبَهَا وَبَعِيدَهَا،

اور بندوں کے سینوں کو شفا دینے اور تمام مملکتوں کو متحد کرنے کا وعدہ دیا۔ان میں سے نزدیک اور دور،ان میں سے

عَزِيزَهَا وَذَلِيلَهَا، شَرْقَهَا وَغَرْبَهَا، سَهْلَهَاوَ جَبَلَهَا، صَبَاهَا وَدَبُوْرَهَا، شِمالَهَا وَ جُنُوْبَهَا،

باعزت اور ذلیل ، ان کے مشرق و مغرب ،ان کے صحرا و پہاڑ،ان کی چراگاہوں اور بیابوں ،ان کے شمال و جنوب ،

بَرَّهَا وَبَحْرَهَا، حُزُوْنَهَا وَوُعُوْرَهَا، يَمْلَأُهَاقِسْطاً وَعَدْلاً، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً،

ان کی خشکی و دریا، اور کی بنجر و زرخیز زمین کوعدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا کہ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

وَتُمَكِّنَ لَهُ فِيْهَا،وَتُنْجِزَ بِهِ وَعْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ، حَتّٰى لايُشْرَکَ بِکَ شَيْئاً، وَحَتّٰى لايُبْقٰى

نیز تو نے وعدہ دیا ہے کہ انہیں قدرت دے گا اور مؤمنوں کووعدہ کو پورا کرے گا یہاں تک کہ تیرا کوئی شریک نہ ملے،اور حق کوئی حق نہ

حَقٌّ اِلّٰا ظَهَرَ، وَلاٰ عَدْلٌ اِلّٰا زَهَرَ، وَحَتّٰى لايُسْتَخْفٰى بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ

ملگر یہ وہ آشکار ہو،اور کوئی عدل نہ ملے مگر درخشاں،اور حق حق میں سے کوئی چیز بھی کسی ایک مخلوق کے خوف سے بھی مخفی نہ کی جائے۔

الْخَلْقِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً تُظْهِرُ بِهَا حُجَّتَهُ،وَتُوْضِحُ بِهَا بَهْجَتَهُ، وَتَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتَهُ

پروردگارا!ان پراس طرح سے درود بھیج کہ جس کے ذریعہ سے ان حجت و دلیل ظاہر کرے،اوران کی شادمانی ظاہر کرے،اور ان کے

وَتُؤَيِّدُ بِهَا سُلْطَانَهُ، وَتُعَظِّمُ بِهَا بُرْهَانَهُ، وَتُشَرِّفُ بِهَا مَكَانَهُ، وَتُعْلِي بِهَا بُنْيَانَهُ، وَتُعِزُّ

مقام کو بلند کرے،اوران کی سلطنت کوتقویت دے،اوران کے برہان کی تعظیم کرے، اوران کے مکان کو شرف دے،اوران کی بنیاد کو بلند

بِهَانَصْرَهُ، وَتَرْفَعُ بِهَا قَدْرَهُ، وَتُسَمِّي بِهَا ذِكْرَهُ، وَتُظْهِرُ بِهَا كَلِمَتَهُ، وَتُكَثِّرُ بِهَا نُصْرَتَهُ

مرتبہ کرے، اوران کی نصرت کوقوت دے،اوران کی قدر ومنزلت کوارفع کرے،اوران کے ذکر کوفراواں کرے،اوران کے کلمہ کوظاہر

وَتُعِزُّبِهَا دَعْوَتَهُ، وَتُزِيْدُهُ بِهَا اِكْراماً، وَتَجْعَلُهُ لِلْمُتَّقِيْنَ اِماماً، وَتُبَلِّغُهُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ

کرے۔اسی طرح تیرا درود ان کی نصرت،عزت،وجوت اوران کے کرم میں افزائش کا باعث بنے۔اورانہیں متقین کے لئے امام قرار دے

مِثْلَ هٰذَا الْأَوَانِ،وَفِي كُلِّ مَكَانٍ مِنّٰا تَحِيَّةً وَسَلاماً، لايُبْلٰى جَدِيْدُهُ، (وَلايُفْنٰى عَدِيْدُهُ)

اور اس مقام اور اس لحظہ اور ہر جگہ ہماری طرف سے ان تک سلام و احترام پہنچا کہ جس کا جدید کہنہ و پرانا نہ ہو۔

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَبِلادِهِ، وَحُجَّتِهِ عَلٰى عِبادِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

آپ پر سلام ہو اے خدا زمین اوراس کے شہروں میں بقیہ حجت الٰہی، اور بندوں پر خدا کی حجت، آپ پر سلام ہو گزشتگان کے حقیقی

يا خَلَفَ السَّلَفِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ الشَّرَفِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ الْمَعْبُوْدِ

جانشین، آپ پر سلام ہو اے صاحب شرف ، آپ پر سلام ہو اےاے حجت معبود

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا كَلِمَةَ الْمَحْمُوْدِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا شَمْسَ الشُّمُوْسِ، اَلسَّلامُ

آپ پر سلام ہو اے پسندیدہ کلمہ ، آپ پر سلام ہو اے آفتابوں کے آفتاب، آپ پر سلام

عَلَيْكَ يا مَهْدِيَّ الْأَرْضِ وَعَيْنَ الْفَرْضِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ

آپ پر سلام ہواے مہدی اورا ہل زمین کوہدایت دینے والے، آپ پر سلام ہواے اے میرے مولا اے صاحب زمان

وَالْعالِيَ الشَّأْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خاتَمَ الْأَوْصِياءِ وَابْنَ الْأَنْبِياءِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

اور اے صاحب شان ارفع و اعلیٰ، آپ پر سلام ہو اے خاتم الاوصیاء اور فرزند انبیاء، آپ پر سلام ہو

يا مُعِزَّ الْأَوْلِياءِ وَمُذِلَّ الْأَعْداءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْفَرِيْدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

اے اولیاء کے عزت دینے والے اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والے، آپ پر سلام ہواے امام فرید وتنہا، آپ پر سلام ہو

أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُنْتَظَرُ وَالْحَقُّ الْمُشْتَهَرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْوَلِيُّ الْمُجْتَبى

اے امام منتظر اور حقیقت مشہور ومعروف، آپ پر سلام ہواے امام ولی کہ جنہیں وقت سے منتخب کیا گیا اور اے وہ حقیقت کہ جس کے

وَالْحَقُّ الْمُشْتَهى، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُرْتَجى لِإِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ،

دیدار کے سب مشتاق ہیں، آپ پر سلام ہو اے وہ امام کہ ظلم و جور اور دشمنی کے خاتمہ کے لئے جس کی امید ہے،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُبِيْدُ لِأَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالطُّغْيانِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

آپ پر سلام ہو اے فاسقوں اور سرکشوں کو نابود کرنے والے امام، آپ پر سلام ہو اے

الْإِمامُ الْهادِمُ لِبُنْيانِ الشِّرْكِ وَالنِّفاقِ، وَالْحاصِدُ فُرُوْعَ الْغَيِّ وَالشِّقاقِ، اَلسَّلامُ

شرک و نفاق کو منہدم کرنے والے امام، اے گمراہی و بدبختی کی شاخوں کو دور کرنے والے، آپ پر سلام ہو اے

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرائِضِ وَالسُّنَنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا طامِسَ آثارِ

واجبات ومستحبات کی تجدید کے لئے ذخیرہ شدہ، آپ پر سلام ہو اے انحراف اور ہوا و ہوس کی ختم کرنے والے

الزَّيْغِ وَالْأَهْواءِ، وَقاطِعَ حَبائِلِ الْكِذْبِ وَالْفِتَنِ وَالْإِفْتِراءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُؤَمَّلُ

اور جھوٹ، فتنہ اور تہمت کی جڑوں کو کاٹنے والے ، آپ پر سلام ہو اے وہ کہ جس کی آرزو کی جارہی ہے

لِاِحْیآءِ الدَّوْلَةِ الشَّرِیْفَةِاَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاجَامِعَ الْکَلِمَةِ عَلَی التَّقْوٰی اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ

شریف حکومت کے احیاء کے لئے ، آپ پر سلام ہو اے تقویٰ کی بنیاد پر وحدت ایجاد کرنے والے، آپ پر سلام ہو اے

یا بابَ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا ثارَ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا مُحْیِیَ مَعالِمِ الدّیْنِ وَأَهْلِهِ

باب الٰہی، آپ پر سلام ہو اے خون خدا، آپ پر سلام ہو اے دین کی اصل نشانیوں اور دینداروں کو زندہ کرنے والے۔

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا قاصِمَ شَوْکَةِالْمُعْتَدِیْنَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وَجْهَ اللّٰهِ الَّذِي لایُهْلَکُ

آپ پر سلام ہو اے تجاوز کرنے والوں کی ظاہری شوکت کو نابود کرنے والے۔آپ پر سلام ہو اے وہ چہرۂ الٰہی کہ جو روز قیامت تک نابود

وَلایُبْلِی اِلی یَوْمِ الدّیْنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ أَیُّهَاالسَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَیْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمآءِ،

ہلاک ہو گا اور نہ تبدیل ہو گا، آپ پر سلام ہو اے زمین و آسمان کے اتصال کے سبب،

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا صاحِبَ الْفَتْحِ وَناشِرَ رایَةِ الْهُدٰی، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا مُؤَلِّفَ شَمْلِ

آپ پر سلام ہو اے صاحب فتح اور ہدایت کے پرچم کو اٹھانے والے ،آپ پر سلام ہو اے پراکندگی وصلاح اور

الصَّلاٰحِ وَالرِّضٰا، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا طالِبَ ثارِ الْأَنْبِیآءِ وَأَبْنآءِ الْأَنْبِیآءِ، وَالثّائِرَ بِدَمِ

رضاوخوشنودی کو جمع کرنے والے،آپ پر سلام ہو اے انبیاء اور انبیاء کے فرزندوں کے خون خواہ، اور مقتول کربلا امام حسین علیہ السلام

الْمَقْتُوْلِ بِکَرْبَلاءَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ أَیُّهَاالْمَنْصُوْرُ عَلٰی مَنِ اعْتَدٰی، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ

کے خون خواہ، آپ پر سلام ہو اے تجاوز کرنے والوں کے مقابلہ میں منصور، آپ پر سلام ہو اے

أَیُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْمُجابُ إِذادَعٰی، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا بَقِیَّةَ الْخَلآئِفِ،اَلْبَرُّ التَّقِیُّ، اَلْباقِي

منتظر اور وہ ذات کہ جب تو پکارے تو تجھے جواب دیا جاتا ہے، آپ پر سلام ہو اے خلفاء الٰہی کے بقیہ، اے نیک و پرہیزگار، کہ جو

لِإِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَا

ظلم وستم اور دشمنی کو زائل کرنے کے لئے باقی ہیں، آپ پر سلام ہو اے فرزند محمد مصطفیٰ، آپ پر سلام ہو اے

بْنَ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فاطِمَةَ الزَّهْرآءِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَدِیْجَةَ

فرزند علی مرتضیٰ، آپ پر سلام ہو اے فرزند فاطمۂ زہراء، آپ پر سلام ہو اے اے فرزند خدیجۂ کبریٰ

الْکُبْرٰی وَابْنَ السّادَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْقادَةِ الْمُتَّقِیْنَ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَابْنَ النُّجَبآءِ الْأَکْرَمِیْنَ

اور فرزند سرداران کہ جو مقرب درگاہ ربوبیت ہیں اور متقی فرمانرواؤں کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے کریم نجباء کے فرزند،

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْأَصْفِيآءِ الْمُهَذَّبِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْهُدٰاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ،

آپ پر سلام ہو اے پاک برگزیدگان کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے ہدایت شدہ ہادیوں کے فرزند

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ خِيَرَةِ الْخِيَرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ سادَةِ الْبَشَرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

آپ پر سلام ہو اے سب سے بہترین ہستیوں کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے سرداران بشریت کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے

يا بْنَ الْعَطارِفَةِ الْأَكْرَمِيْنَ، وَالْأَطايِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْبَرَرَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ

کریم سروروں کے فرزند، اور خوب و پاکیزہ ہستیوں کے فرزند، آپ پر سلام ہو برگزیدہ شدہ نیک ہستیوں کے فرزند

وَالْخَضارِمَةِ الْأَنْجَبِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْحُجَجِ الْمُنِيْرَةِ، وَالسُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ،

اور بہت زیادہ عطاو بخشش کرنے والوں کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے منیر حجتوں کے فرزند، اور روشن وتابان چراغوں کے فرزند،

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الشُّهُبِ الثّاقِبَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ قَواعِدِ الْعِلْمِ، اَلسَّلامُ

آپ پر سلام ہو اے درخشاں ستاروں کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے قواعد علم کے فرزند،

عَلَيْکَ يَا بْنَ مَعادِنِ الْحِلْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْكَواكِبِ الزّاهِرَةِ، وَالنُّجُوْمِ الْباهِرَةِ

آپ پر سلام ہو اے معادن حلم کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے درخشاں کواکب کے فرزند اور نورانی وخوبصورت ستاروں کے فرزند

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الشُّمُوْسِ الطّالِعَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْأَقْمارِ السّاطِعَةِ،

آپ پر سلام ہو اے طلوع شدہ آفتاب کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے تابندہ مہتاب کے فرزند

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ السُّبُلِ الْواضِحَةِ، وَالْأَعْلامِ اللّائِحَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ

آپ پر سلام ہو اے آشکار راہ ہائے ہدایتکے فرزند، اورپرچم ہائے دین کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے

السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْمَعالِمِ الْمَأْثُوْرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ

سنن مشہورہ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے مآثور آثار دین کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے

الشَّواهِدِ الْمَشْهُوْدَةِ وَالْمُعْجِزاتِ الْمَوْجُوْدَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الصِّراطِ الْمُسْتَقِيْمِ

گواہی شدہ گواہوں کے فرزند، اور موجودہ معجزات کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے صراط مستقیم کے فرزند

وَالنَّبَإِ الْعَظِيْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا بْنَ الْآياتِ الْبَيِّناتِ، وَالدَّلائِلِ الظّاهِراتِ. اَلسَّلامُ

اور خبر عظیم کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے آیات و بینات کے فرزند۔ اور روشن دلائل کے فرزند آپ پر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَراهِيْنِ الْواضِحاتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُجَجِ الْبالِغاتِ،وَالنِّعَمِ
اے واضح برہان و دلائل کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے پہنچی ہوئی حجتوں کے فرزند، اور فراوان نعمتوں کے فرزند
السّابِغاتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَماتِ، وَيٰسٓ وَالذّارِياتِ، وَالطُّوْرِ
آپ پر سلام ہو اے فرزند طٰہٰ و محکمات ، اور فرزند یٰس و ذاریات، اور فرزند طور و عادیات،
وَالْعادِياتِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى،وَاقْتَرَبَ
آپ پر سلام ہو اے اس کے فرزند جو قرب خدا میں اس قدر بڑھا کہ دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور وہ خدائے علی الاعلیٰ سے
مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى. لَيْتَ شِعْرِيْ أَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوىٰ،أَوْ أَيْنَ بِوادِي طُوىٰ، عَزِيْزٌ
قریب تر ہوتا گیا ۔ اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تیرا مستقر اور مرکز دوری نے کہاں پایا ہے، کیا تو وادی طویٰ میں ہے؟ میرے لئے یہ بہت
عَلَيَّ أَنْ أَرَى الْخَلْقَ وَلاتُرىٰ، وَلاٰ يَسْمَعُ لَكَ حَسِيْسٌ وَلاٰ نَجْوىٰ، عَزِيْزٌ عَلَيَّ أَنْ
سخت ہے کہ ساری دنیا کو دیکھوں اور تو نظر نہ آئے اور نہ ہی تیری کوئی پنہاں صدا اور گفتگو سنوں، میرے لئے بہت سخت ہے لوگ دیکھیں
يُرَى الْخَلْقُ وَلاتُرىٰ، عَزِيْزٌعَلَيَّ أَنْ تُحِيْطَ بِكَ الْأَعْداآءُ. بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ ما
جائیں مگر تو دکھائی نہ دے، میرے لئے بہت سخت ہے کہ دشمنوں نے تیرا احاطہ کیا ہو، میری جان قربان تو ایسا غائب ہے کہ جس سے
غابَ عَنّٰا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نازِحٍ ما نَزَحَ عَنّٰا وَنَحْنُ نَقُوْلُ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ،
درحقیقت ہم سے غائب نہیں ہے، میری جان قربان تو ایسا دور ہے کہ جو درحقیقت ہم سے جدا نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں حمد خدا کے لئے

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ.

ہے جو عالمین کا رب ہے اور محمد اور آپ کی تمام آپ کی تمام آل پر خدا کا درود ہو۔

پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کریں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ كاشِفُ الْكَرْبِ وَالْبَلْوىٰ، وَاِلَيْكَ نَشْكُو غَيْبَةَ اِمامِنا، وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّنا
پروردگارا! تو غم و اندوہ اور مصیبتوں کو برطرف کرنے والا ہے، ہم تجھ سے اپنے امام کی غیبت کی شکایت کرتے ہیں جو تیرے
أَللّٰهُمَّ فَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً، كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
نبی کا نواسہ ہے۔ پروردگارا! زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے کہ جس طرح وہ ظلم سے جور سے بھر چکی ہے۔ پروردگارا! محمد اور آپ کی
وَأَهْلِ بَيْتِهِ،وَأَرِنا سَيِّدَنا وَصاحِبَنا وَاِمامِنا وَمَوْلانا صاحِبَ الزَّمانِ،وَمَلْجَأَ أَهْلِ عَصْرِنا
اہلبیت پر درود بھیج، اور ہمارے آقا، ہمارے صاحب، ہمارے امام، ہمارے مولا صاحب زمان، ہمارے زمانے کے لوگوں کی پناہگاہ

وَمَنْجاأَهْلِ دَهْرِنا،ظَاهِرَ الْمَقالَةِ،واضِحَ الدَّلالَةِ،هادِياً مِنَ الضَّلالَةِ،مُنْقِذاً مِنَ الْجَهالَةِ

ہمارے زمانے کے لوگوں کو نجات دینے والے کو ہم تک پہنچا دے ظاہر گفتار، روشن دلائل گمراہی میں ہادی، جہالت سے نجات دینے والا، اپنی

وَأَظْهِرْ مَعالِمَهُ، وَثَبِّتْ قَواعِدَهُ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُ، وَأَطِلْ عُمْرَهُ،وَأَبْسِطْ جاهَهُ، وَأَحْيِ

نشانیوں کو آشکار کر، اور بنیادوں کو محکم کر، ان کی نصرت کو عزت دے، اور ان کی عمر کو طولانی فرما، ان کے مقام کو وسعت دے، ان کے امر کو زندہ

أَمْرَهُ، وَأَظْهِرْ نُورَهُ، وَقَرِّبْ بُعْدَهُ، وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ، وَأَوْفِ عَهْدَهُ. وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُولِ

کر، ان کے نور کو ظاہر کر، ان کے دور کو نزدیک کر، ان کے وعدہ کو پورا فرما، ان کے عہد کو وفا کر، اور ان کی بقاء سے زمین کو زینت عطا کر

بَقائِهِ، وَدَوامِ مُلْكِهِ، وَعُلُوِّ ارْتِقائِهِ وَارْتِفاعِهِ، وَأَبِرْ مَشاهِدَهُ،وَثَبِّتْ قَواعِدَهُ، وَعَظِّمْ

ان کی حکومت کو بلندی اور بلندیٔ کے ساتھ دوام دے، ان کے مکان حضور پر نور افشانی کر، ان کے بنیادوں کو محکم کر، ان کے برہان

بُرْهانَهُ، وَأَمِدَّ سُلْطانَهُ، وَأَعْلِ مَكانَهُ، وَقَوِّ أَرْكانَهُ، وَأَرِنا وَجْهَهُ،وَأَوْضِحْ بَهْجَتَهُ

کی تعظیم فرما، ان کی سلطنت کی مدد کر، ان کے مکان کو بلند کر، اور ان کے ارکان کو قوت دے، اور ہمیں ان کے چہرے کا دیدار کروا دے،

وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ، وَأَظْهِرْ كَلِمَتَهُ، وَأَعِزَّ دَعْوَتَهُ، وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ، وَبَلِّغْهُ يا رَبِّ مَأْمُولَهُ،

ان کی شادمانی کو ظاہر فرما، ان کے رتبہ کو بلند کر، ان کی دعوت کو عزت دے، امام کی چاہتیں ان کو ان کی عطا کر، خدایا! انہیں ان کی آرزوں

وَشَرِّفْ مَقامَهُ، وَعَظِّمْ إِكْرامَهُ. وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ، وَأَذِلَّ بِهِ

تک پہنچا دے اور ان کے مقام کو شرف دے، اور ان کے اکرام کو تعظیم کر، ان کے ذریعہ مؤمنوں کو عزت دے اور رسلوں کی سنتوں کو زندہ

الْمُنافِقِينَ، وَأَهْلِكْ بِهِ الْجَبّارِينَ، وَاكْفِهِ بَغْيَ الْحاسِدِينَ، وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكائِدِينَ،

کر اور ان کے ذریعہ منافقین کو ذلیل کر اور جابروں کو ہلاک کر، اور ان کی حاسدین سے کفایت کر، اور انہیں مکاروں کے شر سے بچا،

وَازْجُرْ عَنْهُ إِرادَةَ الظّالِمِينَ،وَأَيِّدْهُ بِجُنُودٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُسَوَّمِينَ،وَسَلِّطْهُ عَلى أَعْدائِهِ

انہیں ظالموں کے ارادے سے دور کر، اور ان کی فرشتوں میں سپاہیوں کے ذریعہ نصرت کر جو صاحب علامت ہیں، اور انہیں اپنے دین

دِينِكَ أَجْمَعِينَ. وَأَقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبّارٍ عَنِيدٍ، وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نارٍ وَقِيدٍ، وَأَنْفِذْ

کے تمام دشمنوں پر مسلط فرما، اور ان کے ذریعہ ہر جبار عنید کا خاتمہ فرما، ہر بھڑکی ہوئی آگ کو ان کی تلوار کے ذریعہ بجھا دے، ان کے حکم کو

حُكْمَهُ فِي كُلِّ مَكانٍ،وَأَقِمْ بِسُلْطانِهِ كُلَّ سُلْطانٍ، وَأَقْمِعْ بِهِ عَبَدَةَ الْأَوْثانِ، وَشَرِّفْ بِهِ

ہر جگہ نافذ فرما، ان کی بادشاہی سے ہر سلطنت ایجاد کر، اور ان کے ذریعہ بتوں کو نابود کر، اور ان کے واسطہ سے ہی اہل قرآن اور

أَهْلَ الْقُرْآنِ وَالْإِيْمَانِ،وَأَظْهِرْهُ عَلٰى كُلِّ الْأَدْيَانِ، وَأَكْبِتْ مَنْ عَادَاهُ، وَأَذِلَّ مَنْ نَاوَاهُ،

اہل ایمان کو شرف دے،اور انہیں تمام ادیان پر ظاہر فرما،ان کے دشمنوں کو نیچا دکھا دے،ان سے سوء ظن رکھنے والے کو ذلیل کر،

وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ،وَأَنْكَرَ صِدْقَهُ، وَاسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ، وَأَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهِ

ان کے حق ،ان کی صداقت کا انکار کرنے والے،ان کے کام سے ضعیف کرنے والے اور ان کی یاد کو محو کرنے والے اور ان کے ذکر کو

وَسَعٰى فِي اِطْفَاءِ نُوْرِهِ .اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ، وَاكْشِفْ بِهِ كُلَّ غُمَّةٍ، وَقَدِّمْ أَمَامَهُ

بجھانے والے کو ذلیل و رسوا کر۔ پروردگارا!ان کے نور سے ہر ظلمت کو منور کر، ان کے ذریعہ ہر غم کو دور کر،اور ان کے پیش پیش رعب اور

الرُّعْبَ، وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ، وَأَقِمْ بِهِ نُصْرَةَ الْحَرْبِ، وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ الْمُؤَمَّلَ، وَالْوَصِيَّ

وحشت بھیج،ان کے ذریعہ دل کو ثابت کر،ان کے لئے جنگ میں کامیابی برپا کر،اور انہیں قائم قرار دے کہ جس کی آرزو کی جاتی ہے،

الْمُفَضَّلَ، وَالْإِمَامَ الْمُنْتَظَرَ، وَالْعَدْلَ الْمُخْتَبَرَ، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً، كَمَا

برترین وصی، امام منتظر،امتحان دیا گیا عدل، اور ان کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے کہ جس طرح وہ ظلم و جور

مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً،وَأَعِنْهُ عَلٰى مَا وَلَّيْتَهُ وَاسْتَخْلَفْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ، حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهُ

سے بھری ہو، اور ان چیزوں کے سلسلہ میں ان کی نصرت کر جن کی ولایت و جانشینی اور رعایا ان کے سپرد کی ہے یہاں تک کہ ان کا حکم

عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَهْدِيَ بِحَقِّهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ .وَاحْرُسْهُ اللّٰهُمَّ بِعَيْنِكَ الَّتِي لَاتَنَامُ،

ہر حکم پر جاری ہو اور ان کے حق سے ہر گمراہ ہدایت پا جائے ۔پروردگارا!اپنی ان آنکھوں کے ذریعہ کہ جو کبھی سوتی نہیں ان کی حفاظت کر

وَاكْنُفْهُ بِرُكْنِكَ الَّذِي لَايُرَامُ، وَأَعِزَّهُ بِعِزِّكَ الَّذِي لَايُضَامُ، وَاجْعَلْنِي يَا اِلٰهِي مِنْ

انہیں اپنے رکن محکم میں لے کر جو شکستہ نہیں ہو سکتا،اور انہیں اپنی اس عزت کے ذریعہ عزت دے کہ جس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی

عَدَدِهِ وَمَدَدِهِ، وَأَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَرْكَانِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ، وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِ،

اور اے میرے خدا!مجھے ان کے لشکر، مدد،ان کے انصار و اعوان،ارکان اور ان کے شیعوں اور پیروی کرنے والوں میں سے قرار دے

وَأَلْبِسْنِي ثَوْبَ بَهْجَتِهِ، وَأَحْضِرْنِي مَعَهُ لِبَيْعَتِهِ، وَتَأْكِيْدِ عَقْدِهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ عِنْدَ

اور ان کی خوشی کا طعم مجھے چکھا دے، مجھے ان کی شادمانی کا لباس پہنا دے، مجھے ان کے پاس بھیج تا کہ خانۂ کعبہ کے ساتھ رکن و مقام کے

بَيْتِكَ الْحَرَامِ.وَوَفِّقْنِي يَا رَبِّ لِلْقِيَامِ بِطَاعَتِهِ، وَالْمُثْوٰى فِي خِدْمَتِهِ، وَالْمُكْثِ فِي

درمیان ان کی بیعت کر سکوں اور اس کی تاکید کروں،اور اے خدا مجھے ان کے فرمان کے انجام،ان کی خدمت میں منزل لینے،ان کی

دَوْلَتِهِ، وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّ تَوَفَّيْتَنِي اللّٰهُمَّ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ فِي مَنْ

حکومت میں رہنے اور ان کی نافرمانی سے دور رہنے کی توفیق دے۔ پروردگارا اگر ان کی تشکیل حکومت سے پہلے مجھے موت دے دی تو

يَكِرُّ فِي رَجْعَتِهِ، وَيَمْلِكُ فِي دَوْلَتِهِ، وَيَتَمَكَّنُ فِي أَيَّامِهِ، وَيَسْتَظِلُّ تَحْتَ أَعْلَامِهِ،

خدایا مجھے ان کی رجعت میں پلٹنے والوں، ان کی حکومت کے حاکموں، ان کے زمانۂ حکومت میں قوی ہونے والوں، ان کے زیر پرچم

وَيُحْشَرُ فِي زُمْرَتِهِ، وَتَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ، بِفَضْلِكَ وَاحْسَانِكَ، وَكَرَمِكَ وَامْتِنَانِكَ

آنے والوں، ان کے ساتھ محشور ہونے والوں، ان کے دیدار سے آنکھوں کو روشن کرنے والوں میں قرار دے اپنے فضل واحسان اور

اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ، وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ، وَالْاِحْسَانِ الْكَرِيْمِ.

کرم واحسان سے کہ بیشک تو عظیم فضل، قدیم منت اور کریم احسان والا ہے۔

پھر جس جگہ بھی ہوں وہیں (دو دو رکعت کر کے) بارہ رکعت نماز پڑھیں کہ جس میں جو سورہ چاہئیں پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ کریں اور ہر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی تسبیح انجام دیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ، حَيِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ

پروردگارا! تو سلام ہے، اور سلامتی صرف تجھ سے ہے، اور سلام تیری طرف ہی پلٹتا ہے، خدایا! اپنی طرف سے ہم پر سلام ہدیہ فرما۔

بِالسَّلَامِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ

پروردگارا! یہ چند رکعتیں میری طرف سے تیرے ولی اور تیری ولی کے فرزند اور تیرے اولیاء کے فرزند کے لئے ہدیہ ہیں

اَلْاِمَامِ بْنِ الْأَئِمَّةِ، اَلْخَلَفِ الصَّالِحِ، اَلْحُجَّةِ صَاحِبِ الزَّمَانِ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ

کہ جو امام بن ائمہ ہیں، صالح جانشین، حضرت حجت صاحب زمان۔ پس محمد و آل محمد پر درود بھیج اور یہ نمازیں آنحضرت کی

مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُ اِيَّاهَا، وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجَائِي فِيْكَ وَفِي رَسُوْلِكَ، صَلَوَاتُكَ

خدمت میں پہنچا دے اور مجھے بھی تجھ سے اور تیرے رسول اور امام زمان سے مربوط افضل آرزو اور امید عطا فرما۔

عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ أَجْمَعِيْنَ وَفِيْهِ!

آنحضرت اور ان کی تمام آل پر تیرا بیکراں درود ہو

۱۔ مصباح الزائر: ۴۱۸

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

نماز کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے کی معروف دعا پڑھیں۔[1]

﴿۱۱﴾

سرداب مقدس میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری زیارت

یہ زیارت، زیارت مذبہ کے نام سے معروف ہے کہ جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے صادر ہوئی اور جناب ابوجعفر محمد بن عبداللہ حمیریؒ کو ملی ہے[2] اور انہوں نے امر فرمایا ہے کہ اسے سرداب مقدس میں پڑھا جائے۔[3]

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی تیسری زیارت

ایک دوسری زیارت کہ جس کے ذریعہ اس مقدس مقام پر ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی جاتی ہے، وہ اس طرح ہے:

دو رکعت نماز پڑھیں اور اس کے بعد کہیں:

" سَلامُ اللّٰهِ الْكامِلُ التّامُ....."[3،4]

۱۔ ہم نے یہ دعا اس کتاب میں صفحہ ۳۶۲ میں ذکر کی ہے۔

۲۔ یہ زیارت اس کتاب میں صفحہ ۵۷۱ پر نقل ہوئی ہے۔

۳۔ مصباح الزائر: ۴۳۰

۴۔ یہ زیارت بھی اس کتاب میں صفحہ ۱۴۳ پر نقل ہوئی ہے۔

۵۔ مصباح الزائر: ۴۳۵

﴿۱۳﴾

سرداب مقدس میں چوتھی زیارت

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: اس سے پہلے ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے لئے اذن دخول کا تذکرہ کیا ہے، لہٰذا دیگر زیارتوں کے شروع میں اسے تکرار کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

پس اذن دخول کے بعد اس مقدس مقام پر وارد ہوں تو کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، وَخَلِيفَةَ رَسُولِهِ وَآبائِهِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ

آپ پر سلام ہو اے روئے زمین پر خدا اور رسول خدا کے خلیفہ کہ جن کے آباء معصوم اور ہدایت شدہ امام ہیں۔

الْمَهْدِيِّينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حافِظَ أَسْرارِ رَبِّ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وارِثَ

اے اسرار ربّ العالمین کے محافظ آپ پر سلام ہو، اے رسولوں کے علم کے وارث آپ پر سلام ہو

عِلْمِ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ مِنَ الصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

آپ پر سلام ہو اے خدا کی منتخب شدہ اور برگزیدہ حجتوں میں سے بقیہ، آپ پر سلام ہو

يا بْنَ الْأَنْوارِ الزّاهِرَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ الْأَشْباحِ الْباهِرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ

انوار تابان کے فرزند۔ آپ پر سلام ہو اے اشباح زیبا رو کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے پاک

الصُّوَرِ النَّيِّرَةِ الطّاهِرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وارِثَ كُنُوزِ الْعُلُومِ الْإِلٰهِيَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

اور نورانی چہروں آپ پر سلام ہو اے علوم الٰہیہ کے خزانوں کے وارث، آپ پر سلام ہو

يا حافِظَ مَكْنُونِ الْأَسْرارِ الرَّبّانِيَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مَنْ خَضَعَتْ لَهُ الْأَنْوارُ الْمَجْدِيَّةُ.

اے مخفی ربّانی رازوں کے نگہبان۔ آپ پر سلام ہو اے وہ ہستی کہ جس کے سامنے باشکوہ انوار بھی خاضع نظر آئیں،

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بابَ اللّٰهِ الَّذِي لايُؤْتىٰ إِلّا مِنْهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا سَبِيلَ اللّٰهِ الَّذِي

اے خدا کی بارگاہ میں داخل ہونے والے در آپ پر سلام ہو کہ آپ کے سوا خدا کی طرف جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اے راہ الٰہی

مَنْ سَلَکَ غَيْرَهُ هَلَکَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حِجابَ اللّٰهِ الْأَزَلِيِّ الْقَدِيمِ، اَلسَّلامُ

آپ پر سلام ہو کہ جو بھی اس راہ کو چھوڑ کر (کسی اور راہ پر) چلے وہ گمراہ و ہلاک ہو جائے گا آپ پر سلام ہو اے خدا کے دیرینہ و ازلی

عَلَيْکَ يَا بْنَ شَجَرَةِ طُوبٰى وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا نُورَ اللّٰهِ الَّذِي لايُطْفَأُ

اور قدیم حجاب۔ اے شجر طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے فرزند آپ پر سلام ہو، آپ پر سلام ہو اے وہ نور خدا کہ جو کبھی بجھ نہیں سکتا

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ الَّتِي لاتُخْفٰى، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا لِسانَ اللّٰهِ الْمُعَبِّرَ عَنْهُ،

آپ پر سلام ہو اے وہ حجت خدا کہ جو مخفی نہیں ہو سکتا، آپ پر سلام ہو اے خدا کی وہ زبان ناطق کہ جو خدا کے مقصد کو بیان کرتی ہے

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وَجْهَ اللّٰهِ الْمُتَقَلِّبَ بَيْنَ أَظْهُرِ عِبادِهِ، سَلامَ مَنْ عَرَفَکَ بِما تَعَرَّفْتَ

آپ پر سلام ہو اے وجہ الٰہی کہ جو اپنے بندوں کی پشت میں جا بجا ہوا، اس کا سلام کہ جس نے تجھے پہچانا جیسا کہ تو نے چاہا کہ میں پہچانا

بِهِ إِلَيْهِ، وَنَعَتَکَ بِبَعْضِ نُعُوتِکَ الَّتِي أَنْتَ أَهْلُهٰا وَفَوْقُهٰا .أَشْهَدُ أَنَّکَ الْحُجَّةُ عَلٰى

جاؤں، اور تو نے خود نہیں اپنا تعارف کروایا۔ اس کا سلام کہ جس نے بعض صفات کی توصیف کی کہ تو جن کا اہل بلکہ ان سے بالاتر ہے

مَنْ مَضٰى وَمَنْ بَقِيَ، وَأَنَّ حِزْبَکَ هُمُ الْغالِبُونَ، وَأَوْلِيٰائَکَ هُمُ الْفائِزُونَ، وَأَعْدائَکَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ گذشتگان اور باقی ماندہ کے لئے حجت ہیں، اور تیرا گروہ ہی غالب ہے اور وہی کامیاب و سرفراز ہیں، اور

هُمُ الْخاسِرُونَ، وَأَنَّکَ حائِزُ کُلِّ عِلْمٍ، وَفائِقُ کُلِّ رَتْقٍ، وَسابِقٌ لايُلْحَقُ، رَضِيتُ

تیرے دشمن ہی خسارے میں ہیں اور آپ ہر علم کے مالک اور ہر گرہ کے کھولنے والے ہیں اور ایسے سبقت لینے والے ہیں کہ کوئی وہاں

بِکَ يا مَوْلايَ إِماماً وَهادِياً، لا أَبْتَغِي بَدَلاً، وَلا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِکَ وَلِيّاً، وَأَنَّکَ الْحَقُّ

تک پہنچ نہیں سکتا، اے میرے مولا! میں آپ کے امام و ہادی ہونے پر راضی ہوں اور کوئی آپ کا بدل نہیں ہو سکتا اور آپ کے سوا کوئی

الثّابِتُ، اَلَّذِي لا أَغْيابُ وَلا أَرْتابُ لِأَمَدِ الْغَيْبِ، وَلا أَتَحَيَّرُ لِطُولِ الْمُدَّةِ. وَعْدُ اللّٰهِ

میرا سرپرست نہیں ہو سکتا، اور آپ پائیدار حقیقت ہیں کہ آپ کے زمانۂ غیبت کا طولانی ہونا اور آپ کا پنہاں ہونا میرے لئے شک و تردید کا

بِکَ حَقٌّ، وَنُصْرَتُهُ لِدِينِهِ بِکَ صِدْقٌ، طُوبٰى لِمَنْ سَعِدَ بِوِلايَتِکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ شَقِيَ

باعث نہ ہو، اور آپ کی مدت غیبت کا طولانی ہونا میری حیرت و سرگردانی کا باعث نہ ہو۔ آپ کے سلسلہ میں خدا کا وعدہ حقیقت ہے اور یہ جو

بِجُحُودِکَ، وَأَنْتَ الشّافِعُ الْمُطاعُ الَّذِي لايُدافَعُ، ذَخَرَکَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ لِنُصْرَةِ

کہا ہے کہ آپ کے وسیلے سے اپنے دین کی نصرت کرے گا یہ سچ ہے خوشا بحال کہ جو آپ کی ولایت سے سعادت مند ہوئے اور آپ کے انکار سے

الـدِّيْنِ،وَاعْزَازِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْإِنْتِقَامِ مِنَ الْجَاحِدِيْنَ. اَلْأَعْمَالُ مَوْقُوْفَةٌ عَلٰى وِلَايَتِكَ،

بد بخت ہونے والوں پر دلیل۔آپ وہی شافع اور مطاع (جس کی اطاعت کی جائے) ہیں کہ جن کے شفاعت رد نہیں ہوسکتی،خدائے سبحان

وَالْأَقْوَالُ مُعْتَبَرَةٌ بِإِمَامَتِكَ، مَنْ جَآءَ بِوِلَايَتِكَ وَاعْتَرَفَ بِإِمَامَتِكَ قُبِلَتْ أَعْمَالُهُ،

نے آپ کو دین کی نصرت اور مؤمنوں کو عزت دینے اور منکرین سے انتقام لینے کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔خدا کے ہاں لوگوں کے اعمال کی قبولیت

وَصُدِّقَتْ أَقْوَالُهُ، تُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَاتُ، وَتُمْحٰى عَنْهُ السَّيِّئَاتُ،وَمَنْ زَلَّ عَنْ

آپ کی ولایت پر موقوف ہے اور آپ کی امامت کو قبول کرنے والوں کے ہی اقوال معتبر ہیں،آپ کی ولایت کو قبول کرنے اور آپ کی امامت

مَعْرِفَتِكَ، وَاسْتَبْدَلَ بِكَ غَيْرَكَ، أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مِنْخَرَيْهِ فِي النَّارِ، وَلَمْ يَقْبَلْ لَهُ

کا اعتراف کرنے والے کے اعمال قبول ہیں اور اس کا قول صدق ہے اور اس کی نیکیاں کئی گنا ہو جائیں گی اور گناہ سیست ما یودہو جائیں گے

عَمَلاً، وَلَمْ يُقِمْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً. أَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ أَنَّ مَقَالِي ظَاهِرُهُ كَبَاطِنِهِ، وَسِرُّهُ

جو آپ کو پہچاننے کے سلسلہ میں متزلزل ہو جائے اور منحرف ہو کر کسی اور سے وابستہ ہو جائے خدا اسے منہ کے بل آتش جہنم میں پھینک دے

عَلَانِيَتُهُ، وَأَنْتَ الشَّاهِدُ عَلَيَّ بِذٰلِكَ،وَهُوَ عَهْدِي إِلَيْكَ، وَمِيْثَاقِي الْمَعْهُوْدُ

گا اور کسی صورت اس کا عمل قبول نہیں ہوگا اور روز قیامت اس کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ظاہری گفتار میرے

لَدَيْكَ، إِذْ أَنْتَ نِظَامُ الدِّيْنِ، وَعِزُّ الْمُوَحِّدِيْنَ،وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ، وَبِذٰلِكَ أَمَرَنِي

باطن کی مانند ہیں اور باطن ظاہر کی طرح ہے اور تو خود بھی اس کا شاہد ہے،یہ میرا تجھ سے عہد ہے اور تجھ سے میرا پیمان ہے کیونکہ تو نظام دین،

فِي رَبُّ الْعَالَمِيْنَ. فَلَوْ تَطَاوَلَتِ الدُّهُوْرُ، وَتَمَادَتِ الْأَعْصَارُ، لَمْ أَزْدَدْ بِكَ إِلَّا يَقِيْناً

توحید پرستوں کی عزت اور متقین کے فرمانروا ہیں،اور رب العالمین نے آپ کی سلسلہ میں مجھے یہی حکم دیا ہے پس اگر زمانہ طولانی ہو جائے اور

وَلَكَ إِلَّا حُبّاً، وَعَلَيْكَ إِلَّا اعْتِمَاداً، وَلِظُهُوْرِكَ إِلَّا مُرَابِطاً، بِنَفْسِي وَمَالِي وَجَمِيْعَ

مدت دراز ہو جائے تو آپ کے بارے میں صرف میرے یقین میں ہی اضافہ ہوگا اور آپ کے لئے صرف محبت میں اضافہ ہوگا۔اور آپ پر

مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ رَبِّي. فَإِنْ أَدْرَكْتُ أَيَّامَكَ الزَّاهِرَةَ، وَأَعْلَامَكَ الْقَاهِرَةَ، فَعَبْدٌ مِنْ

صرف اعتماد ہے اپنی جان مال اور پروردگار کی نعمتوں سے مرز کی حفاظت،دشمن کے نفوذ کو روکنا اور دشمن کو دفع کرنا اور آپ کے ظہور کے لئے

عَبِيْدِكَ، مُعْتَرِفٌ بِأَمْرِكَ وَنَهْيِكَ، أَرْجُوْ بِطَاعَتِكَ الشَّهَادَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ

تیار وہ تیاری کرنا ہے۔اگر آپ کے ظہور کا درخشاں زمانہ اور آپ کی کامیابی کی نشانیوں کو درک کرلیا تو میں بھی آپ کی درگاہ کا ادنیٰ خاکسار

وَبِوِلَايَتِكَ السَّعَادَةَ فِي مَا لَدَيْكَ .وَاِنْ أَدْرَكَنِيَ الْمَوْتُ قَبْلَ ظُهُورِكَ، فَأَتَوَسَّلُ

ہوں گا اور آپ کے امر دینی کو قبول کروں گا اور میں آپ کے حکم پر آپ کے حضور میں شہادت کی امید رکھتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کی

بِكَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ لِي كَرَّةً فِي

ولایت کو قبول کر کے آپ کے ہاتھ سے سعادت مندیوں اور اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آگئی تو آپ کے طفیل خدا سے توسل

ظُهُورِكَ، وَرَجْعَةً فِي أَيَّامِكَ، لِأُبْلُغَ مِنْ طَاعَتِكَ مُرَادِي،وَأَشْفِيَ مِنْ أَعْدَائِكَ

کروں گا کہ محمد وآل محمد پر درود بھیجے اور مجھے آپ کے زمانہ ظہور میں پلٹا دے تا کہ آپ کے زمانۂ حکومت میں میری رجعت ہو جائے تا کہ

فُؤَادِي .يَا مَوْلَايَ وَقَفْتُ فِي زِيَارَتِي اِيَّاكَ مَوْقِفَ الْخَاطِئِيْنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ النَّادِمِيْنَ،

آپ کی اطاعت سے اپنی مراد تک پہنچ جاؤں اور آپ کے دشمنوں سے انتقام لے کر اپنے دل کو شفا دوں۔ اے میرے مولا! آپ کی

أَقُوْلُ عَمِلْتُ سُوْءً ، وَظَلَمْتُ نَفْسِي، وَعَلى شَفَاعَتِكَ يا مَوْلَايَ مُتَكَلِّي وَمُعَوَّلِي،

زیارت کی حالت میں خطا کاروں، استغفار طلب کرنے والوں اور پشیمانوں کے مقام پر کھڑا ہوں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے بدرفتاری

وَأَنْتَ رُكْنِي وَثِقَتِي، وَوَسِيْلَتِي اِلى رَبِّي، وَحَسْبِي بِكَ وَلِيّاً وَمَوْلى وَشَفِيْعاً.

کی اور اپنے نفس پر ظلم کیا اور اے میرے مولا! آپ کی شفاعت پر ہی میرا توکل و تکیہ ہے اور آپ ہی خدا کے نزدیک میرے لئے تکیہ گاہ اور

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانِي لِوِلَايَتِكَ وَمَا كُنْتُ لِأَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانِيَ اللّٰهُ،

مورد اطمینان اور وسیلہ ہیں آپ ہی خدا کے نزدیک میری ولی آقا اور شفیع ہونے کے لئے کافی ہیں، حمد وثنا خدا کے لئے ہے جس نے رہنمائی

حَمْداً يَقْتَضِي ثَبَاتَ النِّعْمَةِ، وَشُكْراً يُوْجِبُ الْمَزِيْدَ مِنْ فَضْلِهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

کی تا کہ آپ کی ولایت کو جان ودل سے قبول کروں اور اگر خدا میری ہدایت نہ کرتا تو مجھ راہ میسر نہ آتی۔ خدا کی ایسی حمد کرتا ہوں کہ جو نعمتوں

يَا مَوْلَايَ وَعَلَى آبَائِكَ مَوَالِيَّ الْأَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

کے پائیدار ہونے کا باعث بنے اور ایسا شکر کرتا ہوں جو اس کے مزید فضل کا باعث بنے۔ آپ پر سلام ہو اے میرے مولا اور آپ کے آباء و

وَعَلَيَّ مِنْكُمُ السَّلَامُ.

اجداد پر جو ولی ہدایت کرنے والے امام ہیں۔ ان پر خدا کی رحمت و برکات ہوں اور آپ پر میری طرف سے درود وسلام ہو

پھر اسی طریقہ کے مطابق زیارت کی نماز ادا کریں جس طرح ہم نے پہلی زیارت میں بیان کیا تھا اور اس کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلْعُلَمَآءِ الصَّادِقِيْنَ،
پروردگارا! محمد اور آپ کی ہادی و مہدی آل پر درود بھیج کہ جو صادق علماء
اَلْأَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ، دَعَآئِمِ دِيْنِكَ، وَأَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ، وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ،
پسندیدہ جانشین ،تیرے دین کی بنیاد ،تیری توحید کے ارکان ،تیری وحی کو بیان کرنے والے
وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَخُلَفَآئِكَ فِيْ أَرْضِكَ. فَهُمُ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ،
تیری مخلوق پر تیری حجت اور تیری زمین پر تیرے جانشین ہیں ۔یہ وہ ہیں جنہیں تونے اپنے لئے اختیار کیا
وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ، وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ، وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ، وَجَلَّلْتَهُمْ
اور انہیں اپنے بندوں میں سے منتخب کیا اور انہیں اپنے دین کے لئے پسند کیا اور انہی سے اپنی معرفت کامل مخصوص کی اور اپنی
بِكَرَامَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ، وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ، وَزَيَّنْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُمْ
کرامت سے انہیں جلال بخشا ،اور اپنی حکمت سے انہیں غذا دی اور انہیں اپنی رحمت میں غرق کردیا، اور انہیں اپنی نعمتوں سے مزین کیا
مِنْ نُوْرِكَ، وَرَفَعْتَهُمْ فِيْ مَلَكُوْتِكَ، وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ، وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ
اور انہیں اپنے نور کا لبادہ پہنایا، اور انہیں اپنے ملکوت میں بلند کیا اور اپنے فرشتوں کو ان کے اردگرد قرار دیا اور اپنے نبی کے ذریعہ انہیں
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلَاةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيْرَةً، طَيِّبَةً دَائِمَةً لَايُحِيْطُ بِهَا إِلَّا
شرافت بخشی ۔پروردگارا! محمد اور ان پر درود بھیج ،خالص درود، بڑھنے والا ،کثیر و پاک اور دائمی کہ جس کا تیرے سوا کوئی احاطہ نہ کرسکے
أَنْتَ، وَلَايَسَعُهَا إِلَّا عِلْمُكَ، وَلَايُحْصِيْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ
اور جو تیرے علم کے سوا کسی میں نہ سمائے اور تیرے سوا کوئی اور اس کی تعداد کو شمار نہ کرسکے ۔پروردگارا! اپنے ولی پر درود بھیج جو تیری راہ کو
الْمُحْيِ السَّبِيْلِ، اَلْقَآئِمِ بِأَمْرِكَ، اَلدَّاعِيْ إِلَيْكَ، اَلدَّلِيْلِ عَلَيْكَ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى
زندہ کرے گا اور تیرے حکم سے قیام کرے گا، تیری طرف دعوت دے گا، تجھ پر دلیل ہوگا، تیرے بندوں پر تیری دلیل اور تیری زمین پر
خَلْقِكَ، وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ أَرْضِكَ، وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ. أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ،
تیرا خلیفہ و جانشین ہوگا اور تیرے بندوں پر گواہ ہوگا ۔پروردگارا! اس کی نصرت کو تقویت دے اور اس کی عمر کو دراز کر اور اس کی طولانی
وَامْدُدْ فِيْ عُمُرِهِ، وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُوْلِ بَقَآئِهِ. أَللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِيْنَ، وَأَعِذْهُ مِنْ
حیات سے زمین کو زینت دے ۔پروردگارا! حاسدوں کے شر سے اس کی کفایت فرما، اور حیلہ کرنے والوں سے اس کو پناہ دے، اسے

شَرّ الْكَائِدِيْنَ ،وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظّالِمِيْنَ ،وَخَلِّصْهُ مِنْ أَيْدِي الْجَبّارِيْنَ. أَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي
سے ظالموں کے برے ارادوں کو دور فرما، اسے جابروں کے ہاتھوں سے نجات دے ۔خدایا! انہیں اور ان کی ذریت اور ان کے شیعوں
نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَشِيْعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ، وَخاصَّتِهِ وَعامَّتِهِ وَجَمِيْعِ أَهْلِ الدُّنْيا، ما تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ،
اور ان کی رعیت اور ان کے خاص وعام اور تمام اہل دنیا کو وہ عطا فرما جس سے ان کی آنکھیں روشن اور نفس شاد ہو جائیں اور انہیں
وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ، وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ أَمَلِهِ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
دنیا و آخرت میں ان کی افضل آرزوں تک پہنچا دے ،بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔
اور پھر جو چاہیں دعا کریں۔[1]

﴿۱۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی پانچویں زیارت

کتاب ''مصباح الزائر'' میں ایک دوسری زیارت یوں بھی نقل ہوئی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ وَالْعامِلِ الَّذِي لا يَبِيْدُ [2]۔ اَلسَّلامُ عَلى مُحْيِي الْمُؤْمِنِيْنَ
سلام ہو تازہ حقیقت پر اور اس عامل پر جو ہرگز قدیم نہیں ہو گا ،سلام ہو مؤمنین کو زندہ کرنے والے
وَمُبِيْرِ الْكافِرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلى مَهْدِيِّ الْأُمَمِ، وَجامِعِ الْكَلِمِ، اَلسَّلامُ عَلى خَلَفِ السَّلَفِ
اور کافروں کو ہلاک کرنے والے پر، سلام ہو امتوں کے مہدی پر اور کلمات کو جمع کرنے والے پر، سلام ہو گذشتگان کے جانشین
وَصاحِبِ الشَّرَفِ، اَلسَّلامُ عَلى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ، وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ، اَلسَّلامُ عَلى مُعِزِّ
اور صاحب شرف پر ،سلام ہو حجت معبود اور کلمۂ محمود پر، سلام ہو اولیاء کو عزت بخشنے والے اور
الْأَوْلِياءِ، وَمُذِلِّ الْأَعْداءِ. اَلسَّلامُ عَلى وارِثِ الْأَنْبِياءِ، وَخاتَمِ الْأَوْصِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَى
دشمنوں کو خوار و ذلیل کرنے والے پر،سلام ہو پیغمبروں کے وارث اور خاتم الاوصیاء پر ،سلام ہو

۱۔مصباح الزائر: ۴۳۷، المزار شہید: ۲۲۹ مگر بہکافی فرق کے ساتھ بیان ہوا ہے۔
۲۔شہید کی کتاب ''مزار'' میں یوں آیا ہے: وَالْعالِمِ الَّذِي عِلْمُهُ لا يَبِيْدُ.

اَلْقَائِمِ الْمُنْتَظَرِ ،وَالْعَدْلِ الْمُشْتَهَرِ ، اَلسَّلاَمُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ ، وَالْقَمَرِ الزَّاهِرِ ،
قائم المنتظر پر اور شہرت یافتہ عدالت پر، سلام ہو نمایاں شمشیر اور قمر تاباں پر،
اَلسَّلاَمُ عَلَى شَمْسِ الظَّلاَمِ وَبَدْرِ التَّمَامِ، اَلسَّلاَمُ عَلَى رَبِيْعِ الْأَنَامِ وَفِطْرَةِ الْأَيَّامِ اَلسَّلاَمُ
سلام ہو تاریکیوں کے آفتاب اور ماہ تمام پر، سلام ہو انسانوں کی بہار اور فطرت ایام پر،
عَلَى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ (وَ)فَلَّاقِ الْهَامِّ، اَلسَّلاَمُ عَلَى اللَّيْنِ الْمَأْثُوْرِ وَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ
سلام ہوتیز دھار شمشیر کے حامل اور سروں کا شگافتہ کرنے والے پر، سلام ہو دین ماثور اور کتاب مسطور پر
اَلسَّلاَمُ عَلَى بَقِيَّةِ اللّٰهِ فِي بِلاَدِهِ، وَحُجَّتِهِ عَلَى عِبَادِهِ، اَلْمُنْتَهِيْ اِلَيْهِ مَوَارِيْثُ الْأَنْبِيَاءِ،
سلام ہو خدا کی نشانیوں میں باقی رہ جانے والی حجت پر اور بندوں پر خدا کی حجت پر سلام ہو کہ جسے انبیاء کی میراث ملی
وَلَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ آثَارُ الْأَصْفِيَاءِ، اَلْمُؤْتَمِنِ عَلَى السِّرِّ، وَالْوَلِيِّ لِلْأُمَمِ،اَلْمَهْدِيِّ الَّذِي
اور جن کے پاس اصفیاء کے آثار موجود ہیں، جو سرّ الٰہی کے امین اور امتوں کے ولی ہیں، وہ مہدی کہ جن کے سلسلہ میں
وَعَدَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ الْأُمَمَ أَنْ يَجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ، وَيَلُمَّ بِهِ الشَّعَثَ، وَيَمْلَأَ بِهِ الْأَرْضَ
خدائے عزوجل نے امتوں کو وعدہ دیا ہے کہ ان کے ذریعہ وحدت کلمہ ایجاد کرے گا اور پراکندگی کو دور کرے گا اور زمین کو
قِسْطاً وَعَدْلاً، وَيُمَكِّنَ لَهُ، وَيُنْجِزَ بِهِ وَعْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ .أَشْهَدُ يَا مَوْلاَيَ أَنَّكَ وَالْأَئِمَّةَ
عدل وانصاف سے بھر کرے گا، انہیں توانائی وقدرت بخشنے کا اور مؤمنوں سے کیا گیا وعدہ پورا ہوگا ۔اے میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں
مِنْ آبَائِكَ أَئِمَّتِي وَمَوَالِيَّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْأَشْهَادُ، أَسْأَلُكَ يَا مَوْلاَيَ
کہ آپ اور آپ کے آباء میں سے ہر دور کے امام میرے پیشوا، امام، دنیا و آخرت میں میرے حقیقی ولی اور شہود ہیں ۔اے میرے مولا! میں
أَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صَلاَحِ شَأْنِي،وَقَضَاءِ حَوَائِجِي، وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِي،
آپ سے سوال کرتا ہوں تا کہ آپ خدائے تبارک وتعالیٰ سے میرے امور کی اصلاح، حاجتوں کے پورا ہونے اور گناہوں کی بخشش کی
وَالْأَخْذِ بِيَدِي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي،لِيْ وَلِإِخْوَانِي وَاَخَوَتِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
درخواست کریں اور میرے دین و دنیا اور آخرت میں میری دستگیری کرے، میرے اور میرے تمام مؤمن بھائیوں اور بہنوں کے لئے
كَافَّةً، اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ.[1]
بھی یہ امور انجام دے بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ مصباح الزائر، ۴۲۱، معراج الشبیہ، ۲۳۰

پھر بارہ رکعت نماز زیارت پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد حضرت فاطمہؑ زہراء علیہا السلام کی تسبیح پڑھیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ فِي أَرْضِكَ، وَخَلِيفَتِكَ فِي بِلَادِكَ، اَلدَّاعِي اِلٰى

پروردگارا! تیری زمین پر موجود تیری حجت اور تیری زمین میں تیرے جانشین، تیری راہ کی جانب لوگوں کو دعوت دینے والے

سَبِيلِكَ، وَالْقَائِمِ الصَّادِعِ بِالْحِكْمَةِ، وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ، وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ

حکمت کے ساتھ بطور آشکار قیام کرنے والے، موعظہ حسنہ اور صدق و سچائی پر درود بھیج، جو کلمہ تکمیل راز اور تیری

وَعَيْنِكَ فِي أَرْضِكَ، اَلْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ، اَلْوَلِيِّ النَّاصِحِ، سَفِينَةِ النَّجَاةِ، وَعَلَمِ الْهُدٰى

زمین پر تیری آنکھ ہیں، خائف راہ پر چشم ہے، سرپرست و خیر خواہ، سفینۂ نجات، ہدایت کی نشانی،

وَنُورِ أَبْصَارِ الْوَرٰى، وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى، وَالْوِتْرِ الْمَوْتُورِ، وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ

لوگوں کی آنکھوں کا نور اور لباس و عبا پہننے والوں میں سے بہترین، اس کا خونخواہ کہ جس کا انتقام نہیں لیا گیا، غموں کو دور کرنے والا،

وَمُزِيلِ الْهَمِّ، وَكَاشِفِ الْبَلْوٰى. صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ

مصیبتوں کو زائل کرنے والا، بلاؤں کو ٹالنے والا، ان پر اور ان کے آباء پر خدا کا درود ہو کہ جو ائمہ ہدیٰ

وَالْقَادَةِ الْمَيَامِينَ، مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْأَسْحَارِ، وَأَوْرَقَتِ الْأَشْجَارِ، وَأَيْنَعَتِ الْأَثْمَارِ

اور مبارک فرمانروا ہیں کہ جب تک سحری کے ستارے طلوع کریں گے اور درختوں کو پتے لگیں گے اور پھل دیں گے اور روز و شب کا

وَاخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَغَرَّدَتِ الْأَطْيَارُ. أَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِحُبِّهِ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ

سلسلہ جاری رہے اور پرندے نغمہ سرائی کرتے رہیں۔ پروردگارا! ہمیں ان کی محبت سے بہرہ مند فرما اور ہمیں ان کے ساتھ اور ان کے

وَتَحْتَ لِوَائِهِ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ. [1]

زیر پرچم محشور فرما اے خدائے برحق اے ربّ العالمین اس دعا کو قبول فرما۔

۱۔ مصباح الزائر: ۴۴۲

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ذکر صلوات

زیارت کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ

خدایا رحمت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اہلبیت پر اور رحمت نازل فرما حضرت حسنی کے ولی، وارث اور وصی پر جو تیرے

اَلْقَائِمِ بِأَمْرِكَ، وَالْعَائِبِ فِي خَلْقِكَ، وَالْمُنْتَظِرِ لِإِذْنِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، وَقَرِّبْ

امر سے قیام کرنے والا مخلوقات کی نگاہ سے غائب اور تیرے امر کا منتظر ہے۔ خدایا ان پر رحمت نازل فرما ان کے زمانہ کو قریب تر بنا

بُعْدَهُ، وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ، وَأَوْفِ عَهْدَهُ، وَاكْشِفْ عَنْ بَأْسِهِ حِجَابَ الْغَيْبَةِ، وَأَظْهِرْ

دے۔ ان کے وعدہ کو مکمل کردے۔ ان کے عہد کو پورا کردے اور ان کے سامنے سے حجاب غیبت ہٹا دے۔ ان کے ظہور سے تمام رنج

بِظُهُورِهِ صَحَائِفَ الْمِحْنَةِ، وَقَدِّمْ أَمَامَهُ الرُّعْبَ، وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ، وَأَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ،

وغم کو زائل فرمادے اور رعب کو ان کے آگے قرار دیدے اور ان کے ذریعہ دلوں کو ثبات عطا فرما اور جنگ کو قائم کردے اور ان کی مدد

وَأَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ، وَسَلِّطْهُ عَلٰى أَعْدَاءِ دِيْنِكَ أَجْمَعِيْنَ. وَأَلْهِمْهُ أَنْ

ملائکہ کے لشکروں سے فرما جن پر نشان لگے ہوئے ہوں۔ انہیں اپنے دین کے تمام دشمنوں پر غالب بنادے اور انہیں یہ حکم دے دے کہ

لَا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْناً إِلَّا هَدَّهُ، وَلَا هَاماً إِلَّا قَلَّدَهُ، وَلَا كَيْداً إِلَّا رَدَّهُ، وَلَا فَاسِقاً إِلَّا حَلَّهُ، وَلَا

ہر رکن ضلالت کو منہدم کردیں۔ کفر کے سر کو کاٹ دیں اس کے سر کو رد کردیں۔ فاسقوں پر حد جاری کریں، فرعونوں کو ہلاک کردیں۔ ظلم

فِرْعَوْناً إِلَّا أَهْلَكَهُ، وَلَا سِتْراً إِلَّا هَتَكَهُ، وَلَا عَلَماً إِلَّا نَكَّسَهُ، وَلَا سُلْطَاناً إِلَّا كَبَسَهُ، وَلَا

کے پردوں کو چاک کردیں۔ گمراہی کے پرچم کو سرنگوں کردیں۔ حکومتوں کو حاصل کرلیں۔ نیزوں کو توڑ دیں۔ ہر پرچم کو پارہ پارہ کردیں

رُمْحاً إِلَّا قَصَفَهُ، وَلَا مُطْرِداً إِلَّا خَرَقَهُ، وَلَا جُنْداً إِلَّا فَرَّقَهُ، وَلَا مِنْبَراً إِلَّا أَخْرَقَهُ، وَلَا سَيْفاً

اور لشکروں کو متفرق کردیں۔ ظلم کے منبروں کو جلادیں اور ان کی تلواروں کو توڑ دیں۔ ان کے نیزوں کو گرد کردیں اور ان کے خونوں کو بہادیں

إِلَّا كَسَرَهُ، وَلَا صَنَماً إِلَّا رَضَّهُ، وَلَا دَماً إِلَّا أَرَاقَهُ، وَلَا جَوْراً إِلَّا أَبَادَهُ، وَلَا حِصْناً إِلَّا

ان کے ظلم کو فنا کردیں اور ان کے قلعوں کو منہدم کردیں۔ ان کے دروازوں کو بند کردیں اور ان کے قصروں کو خراب کردیں۔ ان کے

هَدَمَهُ، وَلَا بَاباً إِلَّا رَدَمَهُ، وَلَا قَصْراً إِلَّا أَخْرَبَهُ، وَلَا مَسْكَناً إِلَّا فَتَّشَهُ، وَلَا سَهْلاً إِلَّا

مکانوں کی تلاشی لیں اور ان کی زمینوں کو روند دیں، ان کے پہاڑوں پر قبضہ کرلیں اور ان کے خزانوں کو نکال لیں اور ظلم کی کوئی

وَطِئَهُ، وَلاٰ جَبَلاً اِلّٰا صَعَدَهُ، وَلاٰ كَنْزاً اِلّٰا أَخْرَجَهُ، بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[1]

نشانی باقی نہ رہنے پائے اپنی رحمت کے سہارے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

﴿۱۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی چھٹی زیارت

حضرت امام ہادی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کرنے کے بعد سرداب مقدس کی طرف جائیں اور اس پر ہاتھ رکھ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ جیسے کوئی داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہو اور خدا کا نام لے کر نہایت وقار اور ادب کے ساتھ سرداب کی سیڑھیاں اتریں اور اس کے آستانہ پر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ بزرگ تر ہے اور اللہ کے لئے ہی حمد ہے۔

الَّذِي هَدٰانَا لِهٰذٰا، وَعَرَّفَنَا أَوْلِيآئَهُ وَأَعْدٰآئَهُ، وَوَفَّقَنَا لِزِيارَةِ أَئِمَّتِنَا وَلَمْ يَجْعَلْنَا مِنَ

خدا کے لئے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی ہمیں اپنے دوستوں اور اپنے دشمنوں کی پہچان کرائی اور ہمیں ائمہ کی زیارت کی توفیق دی اس نے

الْمُعانِدِيْنَ النّٰاصِبِيْنَ، وَلاٰ مِنَ الْغُلاٰةِ الْمُفَوِّضِيْنَ، وَلاٰ مِنَ الْمُرْتٰابِيْنَ الْمُقَصِّرِيْنَ. اَلسَّلاٰمُ

ہمیں ان کے دشمنوں اور بیجا غلوں میں نہیں رکھا نہ غالیوں اور مفوضہ میں داخل کیا اور نہ شک کرنے والوں شان گھٹانے والوں میں قرار دیا

عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ أَوْلِيآئِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُدَّخَرِ لِكَرٰامَةِ اللّٰهِ وَبَوٰارِ أَعْدٰآئِهِ، اَلسَّلاٰمُ

سلام ہو ولی خدا اور اولیائے خدا کے فرزند پر! سلام ہو اس ذخیرہ پر جو دستان خدا کی عزت اور دشمنوں کی نابودی کا ذریعہ ہے! سلام ہو

---

[1] مصباح الزائر: ۴۴۲

ظاہر یا پانچویں، دوسری اور تیسری زیارت سرداب مقدس سے مخصوص نہیں ہے لیکن جیسا کہ شہیدؒ کے نسخہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹی، پہلی اور چوتھی زیارت سرداب سے مخصوص ہے۔

عَلَى النُّوْرِ الَّذِي أَرَادَ أَهْلُ الْكُفْرِ اِطْفَآئَهُ فَأَبَى اللّٰهُ اِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ بِكُرْهِهِمْ، وَأَمَدَّهُ

اس نور پر کہ اہل کفر جسے بجھانے پر آمادہ ہوئے تو خدا نے انہیں روکا تا کہ ان کی کراہت کے باوجود اس نور کو کامل کرے اسے زندہ رکھ کر

بِالْحَيَاةِ حَتّٰى يُظْهِرَ عَلٰى يَدِهِ الْحَقَّ بِرَغْمِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكَ صَغِيْراً،

قوت دے حتی کہ اس کے ہاتھ پر اور دشمنوں کے باوجود حق ظاہر ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً خدا نے آپ کو بچپن ہی میں چنا اور اپنے

وَأَكْمَلَ لَكَ عُلُوْمَهُ كَبِيْراً، وَأَنَّكَ حَيٌّ لَاتَمُوْتُ حَتّٰى تُبْطِلَ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوْتَ.

تمام علوم آپ کو عطا کیے اور بے شک آپ زندہ ہیں مریں گے نہیں جب تک بت پرست و سرکش کو تباہ نہ کر دیں ۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى خُدَّامِهِ وَأَعْوَانِهِ عَلٰى غَيْبَتِهِ وَنَأْيِهِ، وَاسْتُرْهُ سَتْراً عَزِيْزاً،وَاجْعَلْ

اے معبود و مہدی جل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر رحمت فرما ان کے خدمتگاروں پر ان کے ساتھیوں پر اور ان کی غیبت و دوری پر ان کو عزت

لَهُ مَعْقَلاً حَرِيْزاً، وَاشْدُدِ اللّٰهُمَّ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُعَانِدِيْهِ، وَاحْرُسْ مَوَالِيَهُ وَزَآئِرِيْهِ.

کے ساتھ پوشیدہ رکھا اور انہیں محفوظ جگہ پر پناہ دے اور اے معبود ان کے ہاتھوں ان کے دشمنوں پر سختی کر اور ان کے دوستوں اور زائروں

أَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَ قَلْبِي بِذِكْرِهِ مَعْمُوْراً، فَاجْعَلْ سِلاَحِي بِنُصْرَتِهِ مَشْهُوْراً، وَاِنْ حَالَ

کو تحفظ دے اے معبود جس طرح تو نے میرے دل کو ان کے ذکر سے آباد کیا پس میرے ہتھیاروں کو انکی مدد میں رواں کر دے اور اگر

بَيْنِي وَبَيْنَ لِقَآئِهِ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْماً،وَأَقْدَرْتَ بِهِ عَلٰى خَلِيْقَتِكَ

میری موت مجھے ان سے نہ ملنے دے جسے تو نے اپنے بندوں کے لیے لازم بنا رکھا اور تو نے مخلوق کی مرضی کے خلاف موت کو اس پر

رَغْماً،فَابْعَثْنِي عِنْدَ خُرُوْجِهِ طَاهِراً مِنْ حُفْرَتِي، مُؤْتَزِراً كَفَنِي،حَتّٰى أُجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حاوی کیا ہے تو بھی لائم کے خروج کے وقت مجھے کفن سمیت میری قبر سے اٹھانا تا کہ میں ان کے روبرو اس صف میں جہاد کروں جس کی تو

فِي الصَّفِّ الَّذِي أَثْنَيْتَ عَلٰى أَهْلِهِ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ﴿كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ﴾[1]

نے اپنی کتاب میں تعریف فرمائی ہے جسے تو نے کہا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار کی طرح ثابت قدم ہیں ۔

أَللّٰهُمَّ طَالَ الْاِنْتِظَارُ، وَشَمِتَ بِنَا الْفُجَّارُ، وَصَعُبَ عَلَيْنَا الْاِنْبِطَارُ.أَللّٰهُمَّ أَرِنَا وَجْهَ

اے معبود انتظار طویل ہو گیا بدکار ہم پر زیادتی کرتے ہیں جن سے بدلہ لینا ہمارے لیے مشکل ہے اے معبود ہمیں اس زندگی میں اور

وَلِيِّكَ الْمَيْمُوْنِ فِي حَيَاتِنَا وَبَعْدَ الْمَنُوْنِ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَدِيْنُ لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيِ

موت کے بعد اپنے ولی کا مبارک چہرہ دکھا دے !اے معبود میں معتقد ہوں کہ رجعت واقع ہو گی اس صاحب بارگاہ کے عہد

---

[1] سورہ صف، آیت: ۴

صاحِبِ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ، اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ يَاصَاحِبَ الزَّمَانِ، قَطَعْتُ فِي وَصْلَتِكَ
میں المدد المدد المدد اے امامؑ وقت آپ سے ملاقات کی خاطر میں دوستوں سے جدا ہوا ہوں
الْخُلَّانَ، وَهَجَرْتُ لِزِيارَتِكَ الْأَوْطَانَ، وَأَخْفَيْتُ أَمْرِيْ عَنْ أَهْلِ الْبُلْدَانِ، لِتَكُوْنَ
آپ کی زیارت کیلئے وطن چھوڑا ہے اور اپنے معاملے کو شہروں کے لوگوں سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ آپ اپنے
شَفِيْعاً عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّي، وَالِى آبائِكَ مَوالِيَّ فِي حُسْنِ التَّوْفِيْقِ، وَاسْباغِ النِّعْمَةِ
اور میرے رب کے سامنے میری شفاعت کریں اپنے بزرگوں اور میرے آقاؤں سے سفارش کریں کہ میرے لیے بہترین
عَلَيَّ، وَسَوْقِ الْاِحْسانِ اِلَيَّ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، أَصْحابِ الْحَقِّ
توفیق بالا تر نعمتوں اور لگاتار مہربانیوں کی دعا کریں اے معبود محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج جو حق کے حامل اور مخلوق کے رہبر ہیں
وَ قادَةِ الْخَلْقِ، وَاسْتَجِبْ مِنِّيْ ما دَعَوْتُكَ، وَأَعْطِنِي ما لَمْ أَنْطِقْ بِهِ فِي دُعائِي، مِنْ
اور جو دعا میں نے مانگی ہے قبول فرما وہ بھی عطا کر جو میں نے اپنی دعا میں طلب نہیں کیا دین و دنیا کی بہتری میں سے
صَلاحِ دِيْنِي وَدُنْيايَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ.
کہ بے شک تو تعریف والا شان والا ہے اور خدا محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ پر درود بھیج۔

پھر سرداب مقدس میں اصل مقام پر جائیں اور دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الزّآئِرُ فِي فِنآءِ وَلِيِّكَ الْمَزُوْرِ، الَّذِي فَرَضْتَ طاعَتَهُ عَلَى الْعَبِيْدِ
اے معبود تیرا یہ بندہ تیرے ولیؑ کے آستان کی زیارت کر رہا ہے اس امامؑ کی زیارت جس کی اطاعت تو نے ہر غلام و آزاد پر فرض
وَالْأَحْرارِ، وَأَنْقَذْتَ بِهِ أَوْلِيآئَكَ مِنْ عَذابِ النّارِ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْها زِيارَةً مَقْبُوْلَةً ذاتَ
کی اور جن کے ذریعے تیرے دوست عذاب جہنم سے چھوٹیں گے اے معبود اسے میری مقبول زیارت قرار دے جس میں دعا قبول ہو
دُعآءٍ مُسْتَجابٍ، مِنْ مُصَدِّقٍ بِوَلِيِّكَ غَيْرِ مُرْتابٍ. أَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ بِهِ وَلا
جائے جو تیرے ولیؑ کی تصدیق کرنے والے نے کی ہے، جس میں کوئی شک نہیں اے معبود اسے میری آخری حاضری و زیارت قرار نہ
بِزِيارَتِهِ، وَلاتَقْطَعْ أَثَرِي مِنْ مَشْهَدِهِ وَزِيارَةِ أَبِيْهِ وَجَدِّهِ. أَللّٰهُمَّ اخْلُفْ عَلَيَّ نَفَقَتِي،
دے اور اس کی زیارت گاہ سے میرا نشان قدم قطع نہ کر کہ میں نے ان کے باپ دادا کی زیارت بھی کی ہے میں نے جو خرچ کیا ہے اس کا
وَانْفَعْنِي بِما رَزَقْتَنِي فِي دُنْيايَ وَاجِرَتِي، لِي وَلِاِخْوانِي وَأَبَوَيَّ وَجَمِيْعِ عِتْرَتِي.
بدلہ دے دنیا و آخرت میں جو روزی دی ہے اسے مفید بنا میرے لیے میرے بھائیوں اور والدین کے لیے اور میرے سارے خاندان

أَسْتَوْدِعُکَ اللّٰهَ أَیُّهَا الْإِمامُ الَّذِي یَفُوْزُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَیَهْلِکُ عَلٰی یَدَیْهِ الْکَافِرُوْنَ

کے لیے میں نے آپ کو سپرد خدا کیا اے وہ امام جس کے ذریعے مومنین کامیاب ہوں گے اور جس کے ہاتھوں کافر اور جھٹلانے والے

الْمُکَذِّبُوْنَ، یا مَوْلایَ یَابْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، جِئْتُکَ زَائِراً لَکَ وَلِأَبِیْکَ وَجَدِّکَ،

لوگ ہلاک ہوں گے اے میرے مولا اے حسن عسکری بن علی تقی علیہم السلام کے فرزند حاضر ہوا ہوں آپ کی زیارت کرنے اور آپ کے

مُتَیَقِّناً الْفَوْزَ بِکُمْ، مُعْتَقِداً اِمامَتَکُمْ. أَللّٰهُمَّ اکْتُبْ هٰذِهِ الشَّهادَةَ وَالزِّیارَةَ لِي عِنْدَکَ

باپ دادا کی زیارت کرنے مجھے یقین ہے کہ آپ کے ذریعے کامیاب ہو جاؤں گا میرا ایمان ہے کہ آپ امام ہیں اے معبود میرے نام پر یہ

فِي عِلِّیِّیْنَ، وَبَلِّغْنِي بَلاغَ الصَّالِحِیْنَ، وَانْفَعْنِي بِحُبِّهِمْ یا رَبَّ الْعالَمِیْنَ.[1]

گواہی لکھ لے اور یہ زیارت اپنے یہاں علیین میں مجھے صالحین کے مقام و منزل پر پہنچا اور ان سے محبت کا اجر دے اے عالمین کے ربّ۔

سید علی بن طاؤس فرماتے ہیں:

امام ہادی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے حرم سے واپسی پر دوبارہ سرداب کی طرف آئیں اور جس قدر نماز پڑھ سکتے ہیں نماز پڑھیں اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِیِّکَ وَ خَلِیْفَتِکَ..... تا آخر[2]

﴿۱۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا طریقہ

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم شیعوں میں سے جو باقی ہو اور وہ ہمارے مہدی علیہ السلام سے ملاقات کرے تو جب ان پر نظر پڑے تو اس طرح عرض کرے:

۱۔ مصباح الزائر: ۴۴۴

۲۔ یہ دعا صفحہ ۳۵ پر نقل کی گئی ہے۔

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنَ الْعِلْمِ وَمَوْضِعَ الرِّسالَةِ۔ ۱

آپ پر سلام ہو اے اہلبیت پیغمبر اور معدن علم اور محل رسالت الٰہی

﴿۱۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا دوسرا طریقہ

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ۔ ۲

خدا کی زمین پر بقیہ حجت الٰہی آپ پر سلام ہو

﴿۱۸﴾

امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت

اس حصہ میں حضرت امام ہادی علیہ السلام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدۂ ماجدہ اور پھوپھی کی زیارت ذکر کرتے ہیں:

۱۔ جب حضرت امام ہادی علیہ السلام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے حرم میں جانے کا ارادہ کرو تو غسل زیارت بجالاؤ اور جب ان دو اماموں کے مرقد مطہر کے پاس کھڑے ہو جاؤ تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نَجِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نُورَيِ

اے دو ولی الٰہی آپ پر سلام ہو، اور خدا کے دو ہمرازوں آپ پر سلام ہو، زمین کی تاریکی وظلمت میں دو نور الٰہی آپ پر سلام ہو،

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۳۶، منتخب الاثر: ۵۱۷

۲۔ بحار الانوار ۵۱/۳۶، منتخب الاثر: ۵۱۷

اللّٰہِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا أَمِيْنَيِ اللّٰهِ. أَتَيْتُكُمَا زَائِراً لَكُمَا، عَارِفاً

اے دو امین الٰہی آپ پر سلام ہو، میں آپ دونوں کی زیارت کے قصد سے آپ کی خدمت میں آیا ہوں، آپ دونوں کے حق کی معرفت رکھتا

بِحَقِّكُمَا، مُؤْمِناً بِمَا آمَنْتُمَا بِهِ، كَافِراً بِمَا كَفَرْتُمَا بِهِ، مُحَقِّقاً لِمَا حَقَّقْتُمَا، مُبْطِلاً لِمَا

ہوں، اور جن پر آپ دونوں ایمان رکھتے ہیں اس پر میں ایمان رکھتا ہوں اور جن کا آپ انکار کرتے ہیں ان کا انکار کرتا ہوں جنہیں آپ

أَبْطَلْتُمَا. أَسْأَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمَا أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيَارَتِكُمَا، اَلصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ

حق جانتے ہیں میں بھی انہیں حق سمجھتا ہوں، جنہیں آپ باطل سمجھتے ہیں میں بھی انہیں باطل سمجھتا ہوں، خدا سے سوال کرتا ہوں کہ جو میرا

وَآلِهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي شَفَاعَتَكُمَا، وَلَا يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا، وَلَا يَسْلُبَنِي حُبَّكُمَا

اور آپ کا ربّ ہے کہ آپ کی زیارت سے میرے لئے یہ قرار دے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور آپ دونوں کی شفاعت میرے لئے مقدر

وَحُبَّ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِيْنَ، وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا، وَيَحْشُرَنِي

فرمائے، میرے آپ کے درمیان جدائی نہ فرمائے، اور مجھ سے آپ اور آپ کے صالح آبا کی محبت سلب نہ فرمائے، اور میرے لئے آپ

مَعَكُمَا، وَيَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهِ.

کی اس زیارت کو آخری زیارت قرار نہ دے اور مجھے آپ کے ساتھ محشور فرمائے اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں آپ کے ساتھ جمع فرمائے۔

پھر خود کو دونوں قبروں سے مس کریں، انہیں بوسا کریں اور ان پر اپنے رخسار رکھیں اور پھر سر اٹھانے کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّهُمْ، وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِي اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ،

پروردگارا! مجھے اہلبیت کی محبت عطا فرما، اور مجھے ان کے دین و ملت پر موت دے۔ پروردگارا! آل محمدؐ کے حق میں ظلم کرنے والوں

وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْأَوَّلِيْنَ مِنْهُمْ وَالْآخِرِيْنَ، وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ،

پر لعنت کر اور ان سے انتقام لے۔ خدایا! ان کے اوّلین و آخرین پر لعنت کر اور ان کے لئے اپنا دردناک عذاب کو کئی گنا کر دے،

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. أَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنَا

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ پروردگارا! اپنے ولی اور اپنے ولی کے فرزند کے فرج و گھاٹش میں تعجیل فرما، اور ہماری گھاٹش کو ان کی گھاٹش

مَعَ فَرَجِهِمْ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کے ساتھ قرار دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر چار رکعت نماز بجا لائیں اور اس کے بعد ان دو بزرگ اماموں علیہما السلام کے بالاسر کے مقام

پر جو کچھ پڑھنا چاہئیں پڑھیں اور اپنے لئے ،اپنے ماں باپ اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کریں اور جب واپس آنا چاہیں تو ان سے وداع کریں اور کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّيِ اللّٰهِ،أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكُمَا السَّلامَ،اٰمَنّا بِاللّٰهِ

اے دو ولی الٰہی آپ پر سلام ہو،آپ سے خدا حافظی کر رہا ہوں اور آپ پر سلام کر رہا ہوں ۔خدا، رسول اور جو کچھ آپ لائے اور

وَبِالرَّسُوْلِ وَبِما جِئْتُما بِهِ وَدَلَلْتُما عَلَيْهِ.أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِيْنَ.

جس کی طرف میری رہنمائی فرمائی ان سب پر ایمان رکھتا ہوں ۔پروردگارا!ہمارا نام گواہی دینے والوں میں ثبت کرنا ۔

۲۔حضرت امام ہادی علیہ السلام ،حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دوسری زیارت:

جب سامرّا میں داخل ہوتو حرم میں جانے سے پہلے غسل کرو اور جب حرم مطہر میں شرفیاب ہوتو ان دو اماموں کے مرقد مطہر کے پاس قبلہ رخ کھڑے ہوکر کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمايا أَمِيْنَيِ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نُوْرَيِ

اے دو ولی الٰہی آپ پر سلام ہو، اے دو امین الٰہی آپ پر سلام ہو، زمین کی تاریکی وظلمت میں دو نور الٰہی آپ پر سلام ہو،

اللّٰهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكُما مِنْ مُعْتَمِدٍ بَعْدَ اللّٰهِ سُبْحانَهُ عَلَيْكُما مِنْ

آپ پر اس کی جانب سے سلام ہو کہ جو خدائے سبحان کے بعد آپ پر اعتماد کرتا ہے، آپ کے عہد وزائر اور مخلص کی طرف سے ۔میں

عَبْدِكُما وَزائِرِكُما وَوَلِيِّكُما .أَتَيْتُكُما زائِراً لَكُما، عارِفاً بِحَقِّكُما، مُؤْمِناً بِكُما

آپ دونوں کی زیارت کے قصد سے آپ کی خدمت میں آیا ہوں،آپ دونوں کے حق کی معرفت رکھتا ہوں،جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں

آمَنْتُما بِهِ،كافِراً بِما كَفَرْتُما بِهِ، مُحَقِّقاً لِما حَقَّقْتُما، مُبْطِلاً لِما أَبْطَلْتُما.

میں بھی اس پر ایمان رکھتا ہوں اور جس کا انکار کرتے ہیں میں بھی ان کا منکر ہوں،جسے آپ حق سمجھتے ہیں اسے حق جانتا ہوں،جسے آپ

فَأَسْأَلُ اللّٰهَ رَبّي وَرَبَّكُما أَنْ يَجْعَلَ حَظّي مِنْ زِيارَتِكُما ،مَغْفِرَةَ ذُنُوْبِي،وَاعْطائِي

باطل سمجھیں اسے باطل سمجھتا ہوں ۔خدا سے سوال کرتا ہوں کہ جو میرا اور آپ کا ربّ ہے کہ آپ کے حق کے طفیل اس زیارت سے میرے

سُؤْلِي، وَأَنْ يُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَيَرْزُقَنِي شَفاعَتَكُما، وَلايُفَرِّقَ بَيْنِي

لئے یہ قرار دے کہ میری گناہوں کو بخش دے اور میرے درخواست پوری فرمائے اور محمد وآل محمد پر درود بھیجے اور مجھے آپ کی شفاعت

وَبَيْنَكُمَا، وَيَجْمَعَنِي وَإِيَّاكُمَا فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ.

عطا فرمائے میرے آپ کے درمیان جدائی نہ فرمائے، اور اپنی رحمت سے دار قرار یعنی جنت میں مجھے آپ کے ساتھ قرار دے۔

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو:

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِي

پروردگارا! مجھے محمد و آل محمد کی محبت عطا فرما، اور مجھے ان کے دین وملت پر موت دے۔ پروردگارا! آل محمد کے حق میں ظلم کرنے

آلِ مُحَمَّدٍ، وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ. أَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنَا

والوں لعنت کر اور ان سے انتقام لے۔ پروردگارا! اپنے ولی اور اپنے ولی کے فرزند کے فرج وگھا کش میں تعجیل فرما، اور ہماری گھا کش

مَقْرُوْناً بِفَرَجِهِمْ.

کو ان کی گھا کش کے ساتھ قرار دے۔

پھر جس جگہ بھی کھڑے ہوں وہاں چار رکعت نماز بجالائیں اور جو چاہیں دعا کریں۔[1]

﴿۱۹﴾

حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت

پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدۂ ماجدہ حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت کریں کہ جن کی قبر ہمارے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام کی قبر کے پیچھے ہیں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ، اَلصَّادِقِ الْاَمِيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَوْلَانَا

سلام ہو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ پر جو صادق و امین ہیں، سلام ہو ہمارے مولا

أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ، اَلْحُجَجِ الْمَيَامِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى وَالِدَةِ

امیرالمومنین پر، سلام ہو ان ائمہ پر جو پاک و پاکیزہ ہیں خدا کی بابرکت حجتیں، سلام ہو امام کی والدہ پر

۱۔ المزار الکبیر: ۵۵۴

الْإِمامِ، وَالْمُوْدَعَةِ أَسْرارِ الْمَلِكِ الْعَلّامِ، وَالْحامِلِ لِأَشْرَفِ الْأَنامِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكِ

کہ بادشاہ علام خدا نے اپنے اسرار ان کے سپرد کئے ، انہوں نے لوگوں میں سے افضل کو اٹھایا، سلام ہو آپ پر

أَيَّتُهَا الصِّدّيقَةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا شَبِيْهَةَ أُمِّ مُوْسىٰ، وَابْنَةِ حَوارِي عِيْسىٰ،

کہ آپ صدیقہ ہیں، خدا کی رضا یافتہ، سلام ہو آپ پر کہ آپ زچگی میں حضرت موسیٰ کی والدت جیسی اور حواری عیسیٰ کی بیٹی کی مانند ہیں

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلامُ

سلام ہو آپ پر کہ آپ تقویٰ دار و پاک و پاکیزہ ہیں، سلام ہو آپ پر کہ آپ پسندیدہ و پسند شدہ ہیں ،

عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمَنْعُوْتَةُ فِي الْإِنْجِيْلِ، اَلْمَخْطُوْبَةُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ الْأَمِيْنِ، وَمَنْ رَغِبَ فِي

سلام ہو آپ پر کہ آپ انجیل میں توصیف شدہ ہیں جن کی نسبت جبرئیل کی زبانی ہوئی، اور جس نے ان کے ذریعہ سے محمد سردار مرسلین

وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْمُسْتَوْدَعَةُ أَسْرارِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ

سے رشتہ و تعلق جوڑا اور اس کو عالمین کے پروردگار کے اسرار کا حامل بنایا گیا، سلام ہو آپ پر اور

وَعَلىٰ آبائِكِ الْحَوارِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ وَعَلىٰ بَعْلِكِ وَوَلَدِكِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ

آپ کے بزرگوں پر جو حواری ہیں، سلام ہو آپ پر اور آپ کے شوہر پر اور آپ کے فرزند پر، سلام ہو آپ پر

وَعَلىٰ رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ الطّاهِرِ. أَشْهَدُ أَنَّكِ أَحْسَنْتِ الْكَفالَةَ، وَأَدَّيْتِ الْأَمانَةَ،

اور کی روح پر اور پاک بدن پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خوب ذمہ داری نبھائی اور امانتداری کا حق ادا کیا

وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضاةِ اللّٰهِ وَصَبَرْتِ فِي ذاتِ اللّٰهِ، وَحَفِظْتِ سِرَّ اللّٰهِ، وَحَمَلْتِ وَلِيِّ

آپ نے رضائے الٰہی کے لئے بڑی جدوجہد کی، راہ خدا میں صبر سے کام لیا، خدا کے راز کی حفاظت کی، ولی خدا کو شکم میں رکھا

اللّٰهِ، وَبالَغْتِ فِي حِفْظِ حُجَّةِ اللّٰهِ، وَرَغِبْتِ فِي وُصْلَةِ أَبْنآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، عارِفَةً بِحَقِّهِمْ

حجت خدا کو بچانے میں کوشاں ہوئیں، آپ نے فرزندان رسول خدا سے رشتہ جوڑا اور ان کے حق کو پہچان کر ان کے حق کو تسلیم کرتے

مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِمْ، مُعْتَرِفَةً بِمَنْزِلَتِهِمْ، مُسْتَبْصِرَةً بِأَمْرِهِمْ، مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ، مُؤْثِرَةً هَوآهُمْ.

ہوئے اور ان کے مقام کو جانتے ہوئے ان کے فریضہ کو سمجھنے والی، ان کے لئے مہربان ، ان کی خاطر نرم دل، نرم خو۔

وَأَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلىٰ بَصِيْرَةٍ مِنْ أَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصّالِحِيْنَ، راضِيَةً مَرْضِيَّةً،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اپنے عمل کے شعور کے ساتھ دنیا سے گذریں جب نیکوکاروں کی پیروی میں تھیں ، راضی و پسندیدہ

تَـقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً، فَـرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَأَرْضَاكِ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ،

تقویٰ کا دروخالص اور پاکیزہ۔پس خدا آپ سے راضی ہواور آپ کوراضی کرےاور جنت کو آپ کی منزل ومقام جاویدانہ قرار دے

فَلَقَدْ أَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَوْلَاكِ،وَأَعْطَاكِ مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهِ أَغْنَاكِ،فَهَنَّاكِ

کہ اس نے آپ کو جو نیکیاں اور خوبیاں دیں وہ بہت ہیں اور آپ کو اپنی عزت دی کہ جس کی حد نہیں ہے،پس خدا آپ کے لئے وہ عطی

اللّٰهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَأَمْرَاكِ.

وانعام مبارک کرے کہ اس نے آپ کو دیا ہے۔

پھر سر اٹھائیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ،وَلِرِضَاكَ طَلَبْتُ، وَبِأَوْلِيَائِكَ إِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ، وَعَلَى

پروردگارا!میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں ،تیری خوشنودی چاہتا ہوں،تیرے حضور تیرے دوستوں کو وسیلہ بناتا ہوں،

غُفْرَانِكَ وَحِلْمِكَ اتَّكَلْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، وَبِقَبْرِ أُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ، فَصَلِّ عَلَى

تیری پردہ پوشی اور تیری نرمی کا سہارا لیتا ہوں، تیرا دامن تھامتا ہوں، اور تیرے ولی کی والدہ کی قبر کی پناہ لیتا ہوں، پس

مُـحَمَّـدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا، وَثَبِّتْنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا،وَلَاتُحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا

محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور مجھے ان بی بی کی زیارت کا اجر دے ،مجھے ان کی محبت پر قائم رکھ، مجھ کو ان بی بی کی شفاعت

وَشَـفَاعَةَ وَلَدِهَا، وَارْزُقْنِي مُرَافَقَتَهَا، وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ وَلَدِهَا كَمَا وَفَّقْتَنِي لِزِيَارَةِ

اور ان کے فرزند کی شفاعت سے محروم نہ فرما، مجھے ان کی رفاقت نصیب فرما، مجھے ان کے اور ان کے فرزند کے ہمراہ محشور فرما، جیسا کہ تو

وَلَدِهَاوَزِيَارَتِهَا .اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ،وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحُجَجِ

مجھے ان بی بی اور ان کے فرزند کی زیارت کی توفیق دی۔پروردگارا!میں پاک ائمہ کے واسطہ سے تیرے پاس آیا ہوں،اور تیرے حضور

الْـمَيَامِيْنِ مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي

بابرکت حجتوں کو وسیلہ قرار دیا ہے کہ جو آل طٰہٰ ویٰسین میں سے ہیں۔محمد اور آپ کی پاک آپ پر درود بھیج۔اور مجھے ان افراد میں سے قرار

مِنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَآئِزِيْنَ اَلْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ

دے جو پرسکون کامیاب خوش دل بشارت پانے والے ہیں کہ جن کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے۔اور مجھے ان لوگوں میں

وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ قَبِلْتَ سَعْيَهُ،وَيَسَّرْتَ أَمْرَهُ،وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَآمَنْتَ خَوْفَهُ.أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ

سے قرار دے جن کی کوشش مقبول ہے جن کے امور آسان ہوئے ،جن کے دکھ دور ہوئے اور جن کو تو نے خوف سے امان دی۔خدایا!

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلَاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي

محمد و آل کے واسطہ سے محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میری اس زیارت کو ان پی پی کے ہاں آکری زیارت قرار نہ دے اور بارہا

اِيّاهٰا، وَارْزُقْنِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهٰا أَبَداً مٰا أَبْقَيْتَنِي، وَاِذٰا تَوَفَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهٰا،

یہاں آنے کا موقع و شرف عطا کر، جب تک مجھے زندہ رکھے اور جب مجھے موت دے تو مجھے ان کے گروہ میں محشور کرنا

وَأَدْخِلْنِي فِي شَفٰاعَةِ وَلَدِهٰا وَشَفٰاعَتِهٰا، وَاغْفِرْ لِي وَلِوالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ،

اور مجھے ان کی اور ان کے فرزند مہدی کی شفاعت سے بہرہ مند فرمانا۔ مجھے میرے والدین اور تمام مؤمنین و مؤمنات کو بخش دینا

وَاٰتِنٰا فِي الدُّنْيٰا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنٰا بِرَحْمَتِكَ عَذٰابَ النّٰارِ، وَالسَّلٰامُ

ہم سب کو اس دنیا میں فلاح اور آخرت میں کامیابی عطا کرنا اور اپنی رحمت سے آگ کے عذاب سے بچا لینا۔ پس سلام ہو

عَلَيْكُمْ يٰاسٰادَتِي وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ[1]

آپ پر اے میرے سردار اور خدا کی رحمت و برکات ہوں۔

﴿۱۹﴾

حضرت حکیمہ خاتون علیہا السلام کی زیارت

اَلسَّلٰامُ عَلٰى جَدِّكِ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلٰامُ عَلٰى أَبِيْكِ الْمُرْتَضٰى، اَلسَّلٰامُ عَلَى

آپ کے جد جناب مصطفیٰ پر سلام ہو، آپ کے بابا جناب مرتضیٰ پر سلام ہو،

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلٰامُ، اَلسَّلٰامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، اَلسَّلٰامُ عَلٰى

حسن و حسین علیہما السلام پر سلام ہو، جناب خدیجۂ کبریٰ پر سلام ہو، جناب فاطمۂ زہراء پر سلام ہو

فَاطِمَةَ الزَّهْرٰاءِ سَيِّدَةِ نِسٰاءِ الْعٰالَمِيْنَ، اَلسَّلٰامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْفٰاخِرَةِ وَشُفَعٰائِي فِي الْاٰخِرَةِ

جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سلام ہو فاخر نفوس اور آخرت میں شفاعت کرنے والوں پر

۱۔ مصباح الزائر: ۴۱۳، المزار الکبیر: ۶۶۰، البحار: ۱۰۲/۷۰

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ حُجَّةِ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكِ

آپ پر سلام ہو اے ولی خدا کی دختر ،آپ پر سلام ہو اے حجت خدا کی دختر، آپ پر سلام ہو

يا اُخْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا عَمَّةَ وَلِيِّ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ

اے ولی خدا کی بہن،آپ پر سلام ہو اے امام محمد تقی بن علی کی دختر

التَّقِيِّ الْجَوادِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. أَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلى بَصِيْرَةٍ

اور آپ پر خدا کی رحمت و برکات ہوں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے امور بصیرت و آگاہی کے گذارے جب آپ خدا سے

مِنْ أَمْرِكِ، رٰاضِيَةً مَرْضِيَّةً، وَتَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَأَرْضاكِ، وَجَعَلَ

راضی تھیں اور خدا آپ سے راضی تھا اور آپ تقوی کی دار، خالص اور پاکیزہ تھیں۔خدا آپ سے راضی ہوا اور آپ کو خود سے راضی فرمائے،

الْجَنَّةَ مَأْواكِ وَمَنْزِلَكِ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ جَمِيْعاً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.[1]

اور جنت کو آپ کی منزل و مقام جاویدانہ قرار دیا۔آپ سب پر خدا کا درود و سلام اور رحمت و برکات ہوں۔

۱۔ہامش مصباح الزائر:۴۱۵

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات

اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے چار نائب تھے جن کے اسماء اس طرح ہیں: ۱۔ جناب ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عُمری اسدی، ۲۔ آپ کے فرزند جناب ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عُمری، ۳۔ جناب ابو القاسم حسین بن روح بن ابو بحر نوبختی، ۴۔ جناب ابو الحسن علی بن محمد سمری۔[۱]

یہ بزرگ افراد غیبت کے زمانہ میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائب تھے جو آپؑ کے خطوط شیعوں تک پہنچانے کا ذریعہ تھے اور غیبت کبریٰ کے شروع ہونے کے بعد ان کی نیابت اختتام پذیر ہوگئی۔

۱۔ مرحوم آیت اللہ معتبطؒ فرماتے ہیں: ممکن ہے نواب اربعہ دوسرے ائمہ علیہم السلام کے اصحاب سے افضل ہوں بلکہ ان کی عصمت کا قول بھی بعید نہیں ہے وہ اس زمانہ میں بھی شیعوں اور امام عصر (عج) کے درمیان واسطہ ہیں بالکل اسی طرح جیسا اپنی زندگی میں تقریباً ۷۰ سال غیبت صغریٰ کے دوران اس منصب کے مالک تھے۔ (الزیارۃ والابھارۃ: ۱/۱۳۲)

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب کی زیارت

شیخ طوسیؒ نے کتاب ''تہذیب الاحکام'' اور سید بزرگ علی بن طاؤسؒ نے ''مصباح الزائر'' میں فرمایا ہے: جناب شیخ ابوالقاسم حسین بن روحؒ سے منسوب زیارت کے ذریعہ آنحضرتؑ کے نائبین کی زیارت پڑھنا مستحب ہے۔ لہٰذا جناب عثمان بن سعیدؒ کے مرقد کے کنارہ کھڑے ہوں اور کہیں:

أَلسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَلسَّلامُ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَلسَّلامُ

حضرت رسول خدا پر سلام ہو، حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب پر سلام ہو

عَلٰى خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، أَلسَّلامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، أَلسَّلامُ عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ

جناب خدیجۂ کبریٰ پر سلام ہو، جناب فاطمۂ زہراء پر سلام ہو، حضرت حسن بن علی پر سلام ہو

أَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ

حضرت حسین بن علی پر سلام ہو، حضرت علی بن حسین پر سلام ہو، حضرت محمد بن علی پر سلام ہو

بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. أَلسَّلامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، أَلسَّلامُ عَلٰى

حضرت جعفر بن محمد پر سلام ہو، حضرت موسیٰ بن جعفر پر سلام ہو،

عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَلسَّلامُ

حضرت علی بن موسیٰ پر سلام ہو، حضرت محمد بن علی پر سلام ہو، حضرت علی بن محمد پر سلام ہو

عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ صَاحِبِ الزَّمَانِ.

حضرت حسن بن علی پر سلام ہو، حضرت صاحب زمان محمد بن حسن مہدی پر سلام ہو

أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ، أَشْهَدُ أَنَّكَ بَابُ الْمَوْلٰى، أَدَّيْتَ عَنْهُ وَأَدَّيْتَ

اے حضرت عثمان بن سعید آپ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مولا کا دروازہ ہیں، آپ نے ان کا فرمان پہنچایا، اور ان تک

إِلَيْهِ، مَا خَالَفْتَهُ وَلَا خَالَفْتَ عَلَيْهِ، قُمْتَ خَاصّاً، وَانْصَرَفْتَ سَابِقاً، جِئْتُكَ عَارِفاً

بات پہنچائی، آپ نے نہ تو ان کی مخالفت کی اور نہ ہی ان کے نام پر غلط بات کہی، آپ نیابت خاصہ پر قائم ہوئے اور رہبر و رہنما بنے۔

بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، وَأَنَّكَ مَا خُنْتَ فِي التَّأْدِيَةِ وَالسِّفَارَةِ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ مِنْ

میں آپ کے ہاں اس حق کو پہچانتے ہوئے آیا ہوں جس پر آپ تھے اور بیشک آپ نے پیغام رسانی و نمائندگی میں کمی نہ کی، سلام ہو آپ

بَابٍ مَا أَوْسَعَكَ، وَمِنْ سَفِيرٍ مَا آمَنَكَ، وَمِنْ ثِقَةٍ مَا أَمْكَنَكَ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ

پر اے باب وسیع و کشادہ باب اور وہ نمائندے اور جو مامنتدار با اعتماد ہیں، ثابت قدم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کو خاص

اخْتَصَّكَ بِنُورِهِ حَتّٰى عَايَنْتَ الشَّخْصَ، فَأَدَّيْتَ عَنْهُ وَأَدَّيْتَ إِلَيْهِ.

نور دیا جس سے آپ نے امام کو دیکھا پس ان کی طرف بات پہنچائی اور ان تک عرض پہنچائی۔

پھر دوبارہ پیغمبر اکرمؐ، ائمہ معصومین علیہم السلام اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف پر سلام بھیجیں اور کہیں:

جِئْتُكَ مُخْلِصاً بِتَوْحِيدِ اللّٰهِ وَمُوالاةِ أَوْلِيائِهِ، وَالْبَرائَةِ مِنْ أَعْدائِهِمْ وَمِنَ الَّذِينَ

میں آپ کے ہاں آیا ہوں جب کہ خدا کی توحید پر خالص ایمان ہے اس کے دوستوں سے سچی دوستی اور ان کے دشمنوں سے بیزاری

خَالَفُوكَ، يَا حُجَّةَ الْمَوْلٰى، وَبِكَ اللّٰهُمَّ تَوَجَّهِي، وَبِهِمْ إِلَيْكَ تَوَسَّلِي.

ہے آپ کے مخالفوں سے دوری رکھتا ہوں اے مولا کی حجت میں آپ کے ذریعہ ان کی طرف مڑا اور ان کو خدا کے حضور وسیلہ بنایا۔

اس کے بعد پھر جو دعا چاہیں پڑھیں اور خدا سے اپنی حاجات طلب کریں۔

اس کے بعد آنحضرتؑ کے دیگر نائبین کی بھی اسی طرح زیارت کریں اور ''یا عثمان بن سعید'' کہنے کی بجائے جس نائب کی زیارت کرنا چاہتے ہوں اسی کا نام لیں[1]

۱۔ مفتاح الجنات: ۱/۴۶۲، نقل از مصباح الزائر: ۵۱۴

﴿۲﴾

نائب اول جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ کی زیارت

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: میں نے شیعہ علماء کی تالیفات میں سے ایک با اعتماد عالم کی تالیف کے قدیمی نسخہ میں دیکھا کہ ہمارے آقا جناب ابومحمد بن عثمان بن سعید عمری اسدی کی زیارت اس طرح نقل ہوئی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ، اَلنَّاصِحُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَوْلِيآئِهِ، اَلْمُجِدُّ فِي

آپ پر سلام ہو اے عبد صالح جنہوں نے خدا اور اس کے رسول اور اس کے اولیاء کے لئے خیر خواہی کی، جو بیحد طور پر مخلوقات

خِدْمَةِ مَلُوْكِ الْخَلآئِقِ، اُمَنآءِ اللّٰهِ وَأَصْفِيآئِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَابُ الْأَعْظَمُ،

کے حقیقی بادشاہ کی خدمت میں یعنی خدا کے امین اور برگزیدہ ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے باب اعظم،

وَالصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ، وَالْوَلِيُّ الْأَكْرَمُ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُتَوَّجُ بِالْأَنْوَارِ الْإِمَامِيَّةِ،

اے بہت استوار راہ، اور بہت بزرگوار ولی، آپ پر سلام ہو اے کہ جس کے سر پر نور امامیہ کا تاج سجا ہے،

اَلْمُتَسَرْبَلُ بِالْجَلابِيْبِ الْمَهْدِيَّةِ، اَلْمَخْصُوْصُ بِالْأَسْرَارِ الْأَحْمَدِيَّةِ، وَالشُّهُبِ الْعَلَوِيَّةِ

جو لباس مہدویت سے پوشیدہ شدہ ہے، جو اسرار احمدیہ سے مخصوص ہے، جو درخشاں علوی ستارہ ہے،

وَالْمَوَالِيْدِ الْفَاطِمِيَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ الْعُيُوْنِ، وَالسِّرِّ الْمَكْنُوْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

جو فرزند جناب فاطمہ علیہا السلام ہے، سلام ہو آپ پر اے آنکھوں کے نور اور پنہاں راز، سلام ہو آپ پر

يَا فَرَجَ الْقُلُوْبِ، وَنِهَايَةَ الْمَطْلُوْبِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرُكْنَ الْأَشْيَاعِ

اے دلوں کی راحت اور نہایت مطلوب۔ آپ پر سلام ہو اے خورشید مؤمنین اور رکن راہ گم کردہ شیعوں کی تکیہ گاہ،

اَلْمُنْقَطِعِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَى وَلِيِّ الْأَيْتَامِ، وَعَمِيْدِ الْجَحَاجِحَةِ الْكِرَامِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْوَسِيْلَةِ

آپ پر سلام ہو اے یتیموں کے ولی، اور سروران کرام کے عمید و مورد اعتماد، اے لوگوں میں سز الٰہی

إِلَى سِرِّ اللّٰهِ فِي الْخَلآئِقِ، وَخَلِيْفَةِ وَلِيِّ اللّٰهِ الْفَائِقِ الرَّائِقِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا نَائِبَ

تک وسیلہ آپ پر سلام ہو اور سلام ہو آپ پر اے ولی خدا کے خلیفہ کہ جو شیعوں کے امور کے فائق و رائق۔ آپ پر سلام ہو اے اس کے

قِوامِ الْاِسْلامِ، وَبَهآءِ الْاَيّامِ،وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلّامِ عَلَى الْخاصِّ وَالْعامِّ،اَلْفارُوْقِ
نائب کرجن سے اسلام پائیدار ہے اور جودنوں کی روشنی ودرخشانی ہے اور خاص وعام پر ملک اور بہت داناخدا کی حجت ہیں، جوحلال اور
بَيْنَ الْحَلالِ وَالْحَرامِ، وَالنُّوْرِ الزّاهِرِ، وَالْمَنْجِدِ الْباهِرِ فِي كُلِّ مَوْقِفٍ وَمَقامٍ .اَلسَّلامُ
حرام کو آپس میں جدا کرنے والے ہیں، جو نور تاباں ہیں، اور موقف و مقام پر شکوہ درخشاں ہیں۔ آپ پر سلام ہو
عَلَيْكَ يا وَلِيَّ بَقِيَّةِ الْاَنْبِياٰءِ وَخِيَرَةِ اِلهِ السَّمآءِ، اَلْمُخْتَصِّ بِأَعْلٰى مَراتِبِ الْمُلْكِ
اے انبیاء اور خدائے آسمان کے باقی ماندہ ولی کہ جن سے بلند ترین و اعلیٰ ترین مراتب مختص ہیں، جو حوادث اور
الْعَظِيْمِ، اَلْمُنْجِي مِنْ مَتالِفِ الْعَطَبِ الْعَمِيْمِ، ذِي اللِّوآءِ الْمَنْصُوْرِ، وَالْعَلَمِ الْمَنْشُوْرِ،
ہر طرف پھیلی ہوئی ہلاکت میں نجات دینے والے ہیں، صاحب لواء المنصور، صاحب پرچم بلند و بالا،
وَالْعِلْمِ الْمَسْتُوْرِ، وَالْمَحَجَّةِ الْعُظْمىٰ، وَالْحُجَّةِ الْكُبْرىٰ، سَلالَةِ الْمُقَدَّسِيْنَ، وَذُرِّيَّةِ
اور صاحب علم پنہاں، اور طریقہ و راہ عظمیٰ، حجت کبریٰ، پاک و مقدس حضرات کی نسل سے، رسولوں کی ذریت
الْمُرْسَلِيْنَ،وَابْنِ خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَبَهْجَةِ الْعابِدِيْنَ، وَرُكْنِ الْمُوَحِّدِيْنَ، وَوارِثِ الْخِيَرَةِ
فرزند خاتم النبیین، عابدوں کے لئے نشاط و شادمانی، موحدین کے رکن، بہترین طاہرین سے ارث
الطّاهِرِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ صَلاةً لاتَنْفَدُ وَاِنْ نَفَدَ الدَّهْرُ، وَلاتَحُوْلُ وَاِنْ حالَ الزَّمَنُ
لینے والے، ان سب پر خدا کا درود ہو، ایسا درود کہ جو ختم نہ ہو اگر چہ زمانہ اختتام پذیر ہو جائے، ایسا درود کہ جو گرگون نہ ہو اگر چہ زمانہ
وَالْعَصْرُ .اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْ سُوالِي، اَلْاِعْتِرافَ لَكَ بِالْوَحْدانِيَّةِ، وَلِمُحَمَّدٍ
اور عصر متحول ہو جائے۔ پروردگارا! میں تیری بارگاہ میں اپنی درخواست سے پہلے تیری وحدنیت اور محمد کی نبوت اور علی کی
بِالنُّبُوَّةِ، وَلِعَلِيٍّ بِالْاِمامَةِ، وَلِذُرِّيَّتِهِما بِالْعِصْمَةِ وَفَرْضِ الطّاعَةِ، وَبِهٰذَا الْوَلِيِّ الرَّشِيْدِ،
امامت کا اور ان دو بزرگوں کی صاحب عصمت اور واجب الاطاعت نسل کا اعتراف کرتا ہوں اور اسی طرح اس رشید مولا اور اس
وَالْمَوْلَى السَّدِيْدِ،أَبِي مُحَمَّدٍ عُثْمانَ بْنِ سَعِيْدٍ،أَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ بِالشَّفاعَةِ اِلَيْهِ لِيَشْفَعَ
صاحب استقامت مولا یعنی جناب محمد عثمان بن سعید کی شفاعت سے خدا کی بارگاہ میں متوسل ہوتا ہوں تا کہ اپنے شیعوں
اِلى شُفَعآئِهِ، وَأَهْلِ مَوَدَّتِهِ وَخُلَصآئِهِ، أَنْ يَسْتَنْقِذُوْنِي مِنْ مَكارِهِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ .اَللّٰهُمَّ
اور اہل مودت اور ان کی راہ میں خالص کی شفاعت کریں اور مجھے دنیا و آخرت کے مکروہ امور سے نجات دے۔ پروردگارا! بیشک میں

اِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَيْکَ بِعَبْدِکَ عُثْمانَ بْنِ سَعِيْدٍ، وَأُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوائِجِي أَنْ تُصَلِّيَ

تیرے عبد عثمان بن سعید کے واسطہ تجھ سے متوسل ہوتا ہوں اور انہیں اپنی حاجات سے پہلے تیرے حضور مقدم کرتا ہوں کہ محمدؐ آل محمد

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَشِيْعَتِهِ وَأَوْلِيائِهِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِيَ الْحَوْبَ وَالْخَطايا، وَتَسْتُرَ

اور ان کے شیعوں اور ان کے اولیاء پر درود بھیج، اور میرے گناہوں اور اشتباہات کو بخش دے، اور میری خطاؤں اور لغزشوں کو

عَلَيَّ الزَّلَلَ وَالسَّيِّئاتِ، وَتَرْزُقَنِي السَّلامَةَ مِنَ الرَّزايا. فَكُنْ لِي يا وَلِيَّ اللّٰهِ شافِعاً

مجھ سے چھپا دے اور مجھے مصیبت سے سالم رکھنے کا ارادہ فرما، پس اے ولی خدا میرے لئے شافع، نافع، رکن و تکیہ گاہ، محکم اور مدافع

نافِعاً، وَرُكْناً مَنِيْعاً دافِعاً، فَقَدْ أَلْقَيْتُ اِلَيْکَ بِالْآمالِ، وَوَثِقْتُ مِنْکَ بِتَخْفِيْفِ الْأَثْقالِ

بن، تو جانتا ہے کہ میں فراوان آرزوؤں کے ساتھ آپ کے پاس آس لگا ہوں، اور مجھے اطمینان ہے کہ آپ میرے گناہوں کی سنگینی کو دور

وَقَرَعْتُ بِکَ يا سَيِّدِي بابَ الْحاجَةِ، وَرَجَوْتُ مِنْکَ جَمِيْلَ سِفارَتِکَ، وَحُصُوْلَ

فرمائیں گے اور اے میری آقا میں آپ کے واسطہ سے درحاجت پہ دستک دیتا ہوں، اور میں آپ سے بہترین پیغام رسانی کی امید

الْفَلاحِ بِسَفارِ غِياثٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَأَقْصُدُ اِلَيْهِ، وَأَطْرَحُ نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالسَّلامُ

رکھتا ہوں، اور میں آپ کے واسطہ سے فلاح کے حصول کا امیدوار رہوں، اور اس پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں

عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

اور اپنی جان آپ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکات ہوں۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں اور اسے آنحضرتؑ کے پہلے نائب اور نیابت میں شریک دوسرے افراد کو ہدیہ کریں ان سب پر خدا کا درود و سلام ہو۔ پھر ان کی طرف رخ کر کے ان سے سے وداع کہیں[1]

---

[1] بحار الأنوار: ۱۰۲/۲۹۶

﴿۳﴾

وسعت رزق کی نماز

﴿جو جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ سے منقول ہے﴾

مبشر بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ شیعوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! میں فقیر اور ضرورت مند ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

بدھ کے دن کا انتظار کرو اور اس دن روزہ رکھو اور روز پنجشنبہ و جمعہ کو بھی روزہ رکھو اور جمعہ کے دن ظہر کے وقت اپنے گھر کی چھت پر یا صحرا و بیابان میں جاؤ کہ جہاں تمہیں کوئی دیکھ نہ سکے، رسول خداؐ کی زیارت پڑھو اور پھر وہیں دو رکعت نماز بجالاؤ پھر دو زانو ہو کر اس طرح سے بیٹھ جاؤ کہ زانو زمین سے لگے ہوئے ہوں اور قبلہ رخ ہو کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھو اور آسمان کی طرف اوپر اٹھاؤ اور کہو:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَنْتَ، اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْکَ، وَخَابَتِ الْآمَالُ اِلَّا فِيْکَ، يَا ثِقَةَ مَنْ

پروردگارا! تو تو ہے، تیرے سوا میری تمام امیدیں منقطع ہو گئیں، اور تیرے سوا میری تمام آرزوئیں ناکام ہو گئیں، اے ثقہ کہ

لَا ثِقَةَ لَهُ، لَا ثِقَةَ لِي غَيْرُکَ، اِجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاً وَمَخْرَجاً، وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ

جس کے سوا کوئی مورد اطمینان نہیں ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی ثقہ نہیں ہے، میرے امور میں راحت و گشائش قرار دے، اور مجھے

أَحْتَسِبُ، وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ.

جہاں سے گمان ہے یا جہاں سے گمان نہیں ہے، وہاں سے میرے لئے روزی نصیب فرما۔

پھر زمین پر سجدہ کرو اور کہو:

یا مُغِیثُ، اِجْعَلْ لِي رِزْقاً مِنْ فَضْلِکَ.

اے فریادرس! میرے لئے اپنے فضل سے روزی قرار دے۔

پس ابھی شنبہ کے دن کا سورج طلوع نہیں ہوگا کہ تمہارے لئے نئی روزی آجائے گی۔

احمد بن مابنداذ (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عمریؒ سے عرض کیا: اگر کوئی یہ نماز، دعا اور رزق کی درخواست کرنا چاہتا ہو لیکن وہ شہر مدینہ میں نہ ہو تو کیا کرے؟

فرمایا: اس کے شہر میں جس امامؑ کا حرم ہو اس میں جائے اور حضرتؑ کے سرہانے ہمارے سید وسردار رسول خداؐ کی زیارت کرے۔

میں نے عرض کیا: اگر خود اس کے شہر میں کسی امام کا مرقد نہ ہو تو کیا کرے؟

فرمایا: صلحاء اور برگزیدہ افراد میں سے کسی ایک کی زیارت کرے اور پھر صحرا میں جائے اور صحرا کے داہنی طرف ہم نے جو کہا انجام دے انشاءاللہ یہ عمل کامیابی کا باعث بنے گا۔[1]

﴿۳﴾

اہم دعا

﴿جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ اس دعا کو بہت عظیم اور اہمیت کی حامل سمجھتے ہیں﴾

یہ دعا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام حضرت امام باقر علیہ السلام اور حضرت امام صادق علیہ السلام پڑھتے تھے، اس دعا کو جناب ابوجعفر محمد بن عثمانؒ کو دکھایا تو آپ نے فرمایا: اس دعا کی مانند کوئی دعا نہیں ہے اور اس دعا کا پڑھنا اہم ترین عبادت ہے اور وہ دعا یہ ہے:

۱۔ مصباح المتہجد: ۳۲۹، البلد الأمین: ۴۷۵

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ،اٰمَنْتُ بِكَ مُخْلِصاً لَكَ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ

پروردگارا!تو میرا ربّ اور میں تیرا عبد ہوں، میں مخلصانہ طور سے تجھ پر ایمان لایا اور اپنی توانائی کی انتہا اور جہاں تک ممکن ہوا میں

مَا اسْتَطَعْتُ ،أَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ سُوْءِ عَمَلِي، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوْبِيَ الَّتِي لَايَغْفِرُهَا

تجھ سے کئے گئے عہد و پیمان پر قائم رہا، میں اپنے برے اعمال پر توبہ کر کے تیری طرف پلٹ آیا ہوں اور ایسے گناہ کہ جنہیں تیرے سوا کوئی

غَيْرُكَ، أَصْبَحَ ذُلّي مُسْتَجِيْراً بِعِزَّتِكَ، وَأَصْبَحَ فَقْرِي مُسْتَجِيْراً بِغِنَاكَ، وَأَصْبَحَ

بخش نہیں سکتا،تجھ سے طلب بخشش کرتا ہوں،میری ذلت نے تیری قدرت کی پناہ لی،میرے فقر نے تیری بے نیازی کا دامن تھاما ہے،

جَهْلِي مُسْتَجِيْراً بِحِلْمِكَ،وَأَصْبَحَتْ قِلَّةُ حَيْلَتِي مُسْتَجِيْرَةً بِقُدْرَتِكَ. وَأَصْبَحَ

اپنے جہل کی تیرے حلم سے تلافی کی ہے ،تیری قدرت کی پناہ میں آکر اپنی بیچارگی کو برطرف کروں گا،تیری امان میں آکر

خَوْفِي مُسْتَجِيْراً بِأَمَانِكَ، وَأَصْبَحَ دَآئِي مُسْتَجِيْراً بِدَوَآئِكَ، وَأَصْبَحَ سُقْمِي

اپنے خوف کو برطرف کروں گا۔میرا درد تیری دوا کی پناہ میں آیا ہے ،میری بیماری تیری شفا کی پناہ میں آئی ہے ،

مُسْتَجِيْراً بِشِفَآئِكَ، وَأَصْبَحَ حَيْنِي مُسْتَجِيْراً بِقَضَآئِكَ، وَأَصْبَحَ ضُعْفِي مُسْتَجِيْراً

میری ہلاکت و نابودی نے تیری قضا کا دامن تھاما ہے،میری ناتوانی تیری قوت سے مدد لیتی ہے،

بِقُوَّتِكَ،وَأَصْبَحَ ذَنْبِي مُسْتَجِيْراً بِمَغْفِرَتِكَ،وَأَصْبَحَ وَجْهِيَ الْفَانِيَ الْبَالِيَ مُسْتَجِيْراً

میرے گناہ تیری بخشش کے پیچھے ہیں،میری فانی صورت نے تیری باقی و دائم حیارت کا دامن تھاما ہے

بِوَجْهِكَ الْبَاقِي الدَّآئِمِ الَّذِي لَايَبْلٰى وَلَايَفْنٰى.يَا مَنْ لَايُوَارِيْهِ لَيْلٌ دَاجٍ، وَلَا سَمَآءٌ

جو نہ کہنہ ہو گی اور نہ فنا،اے وہ کہ جسے رات کی تاریکی ،ستاروں کے مجموعہ سے لبریز آسمان ، پیوستہ حجاب اور

ذَاتُ أَبْرَاجٍ، وَلَا حُجُبٌ ذَاتُ ارْتِجَاجٍ (أَتْرَاجٍ)، وَلَا مَآءٌ فَجٌّ فِي قَعْرِ بَحْرٍ عَجَّاجٍ،

دریا کی گہرائیوں میں موجود آب ریزاں بھی پنہاں و مخفی نہیں کر سکتے ،اے دشمن کے تسلط اور کامیابی کو

يَا دَافِعَ السَّطَوَاتِ، يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ.

زائل کرنے والے،اے غموں کو برطرف کرنے والے،اے ساتھ آسمانوں کے اوپر سے برکتیں نازل کرنے والے،اے بہت کھلا کش

أَسْأَلُكَ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ، يَا مَنْ بِيَدِهِ خَزَآئِنُ كُلِّ مِفْتَاحٍ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى

گر،اے بہت نعمتیں دینے والے اے راحت،اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں تمام چابیوں کے خزانے ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ، وَأَنْ تَفْتَحَ لِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَنْ

محمد و آلِ محمد پر درود بھیج جو پاک و پاکیزہ ہیں، میرے لئے دنیا و آخرت کی خیر فراہم کر دے اور مجھے درپیش ہر فتنہ

تَحْجُبَ عَنِّي فِتْنَةَ الْمُوَكَّلِ بِي، وَلَاتُسَلِّطَهُ عَلَيَّ فَيُهْلِكَنِي، وَلَاتَكِلَنِي اِلٰى أَحَدٍ طَرْفَةَ

برطرف کردے اور اسے مجھ پر مسلط نہ کر کہ مجھے نابود کردے حتی پلک جھپکنے کے برابر بھی کسی کے سپرد نہ کرنا کیونکہ وہ میرے لئے کچھ نہیں

عَيْنٍ فَيَعْجِزَ عَنِّي، وَلَاتَحْرِمْنِي الْجَنَّةَ، وَارْحَمْنِي وَتَوَفَّنِي مُسْلِماً، وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ

کر سکتے اور مجھے جنت سے محروم نہ کرنا اور مجھ سے رحم فرما اور مسلمان کی موت دے اور مجھے صالحین کے ساتھ ملحق فرما، حلال کے

وَاكْفِنِي بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ، وَبِالطَّيِّبِ عَنِ الْخَبِيْثِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ

ذریعہ حرام اور طیب کے ذریعہ مجھے خبیث سے بے نیاز کردے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پروردگارا! تو نے دلوں کو اپنے

خَلَقْتَ الْقُلُوْبَ عَلٰى إِرَادَتِكَ، وَفَطَرْتَ الْعُقُوْلَ عَلٰى مَعْرِفَتِكَ، فَتَمَلْمَلَتِ الْأَفْئِدَةُ

ارادے کے مطابق خلق کیا ہے اور تو نے عقل کو اپنی شناخت پر خلق کیا، قلوب نے صدا و فریاد کی کہ وہ حیران ہیں

مِنْ مَخَافَتِكَ وَصَرَخَتِ الْقُلُوْبُ بِالْوَلَهِ وَتَقَاصَرَ وُسْعُ قَدْرِ الْعُقُوْلِ عَنِ الثَّنَآءِ عَلَيْكَ

اور تیری مدح کے لئے عقل کی توانائیاں کم پڑھ گئیں اور تیرے صفات اور خوبیوں کی حدود کو

وَانْقَطَعَتِ الْأَلْفَاظُ عَنْ مِقْدَارِ مَحَامِدِكَ، وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ اِحْصَآءِ نِعَمِكَ، فَإِذَا

بیان کرنے کے لئے الفاظ ختم ہو گئے اور تیری نعمتوں کو شمار کرنے کے لئے زبانیں کم پڑھ گئیں اور جب بھی کسی

وَلَجَتْ بِطُرُقِ الْبَحْثِ عَنْ نَعْتِكَ بَهَرَتْهَا حَيْرَةُ الْعَجْزِ عَنْ اِدْرَاكِ وَصْفِكَ. فَهِيَ

بھی صورت میں تیرے صفات کو بیان کرنا چاہا تو تیری صفات کو درک کرنے کی توانائی سے حیرت زدہ ہو گئے

تَتَرَدَّدُ فِي التَّقْصِيْرِ عَنْ مُجَاوَزَةِ مَا حَدَّدْتَ لَهَا، اِذْ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَتَجَاوَزَ مَا أَمَرْتَهَا، فَهِيَ

کیونکہ انہیں حق نہیں ہے کہ وہ تیری بیان کی گئی حد سے تجاوز کریں اور تیری عطا کی گئی قدرت و تو

بِالْإِقْتِدَارِ عَلٰى مَا مَكَّنْتَهَا تَحْمَدُكَ بِمَا أَنْهَيْتَ اِلَيْهَا، وَالْأَلْسُنُ مُنْبَسِطَةٌ بِمَا تُمْلِي عَلَيْهَا

ان کے مطابق ہی تیری حمد کر سکتے ہیں، اور زبانیں وہیں تک بولتی ہیں جہاں تک تو نے بتایا ہے،

وَلَكَ عَلٰى كُلِّ مَنِ اسْتَعْبَدْتَ مِنْ خَلْقِكَ أَلَّا يَمَلُّوا مِنْ حَمْدِكَ، وَاِنْ قَصُرَتِ

پس تمام مخلوق پر تیرا یہ حق ہے کہ تیری بندگی کریں اور تیری حمد سے خستہ و افسردہ نہ ہوں اگرچہ وہ جس قدر بھی تیری حمد اور شکر بجالائیں

الْمَحَامِدُ عَنْ شُكْرِكَ عَلٰى مَا أَسْدَيْتَ اِلَيْهَا مِنْ نِعَمِكَ. فَحَمِدَكَ بِمَبْلَغِ طَاقَةِ
پھر بھی تیری نعمتوں کے مقابلہ میں کم ہے ۔پس حمد کرنے والوں نے اپنی طاقت کے مطابق
جُهْدِهِمْ (حَمْدِهِمُ)الْحَامِدُوْنَ،وَاعْتَصَمَ بِرَجَآءِ عَفْوِكَ الْمُقَصِّرُوْنَ وَأَوْجَسَ بِالرُّبُوْبِيَّةِ
تیری حمد کی اورمقصرین نے تیری بخشش کا دامن تھاما اور خائفین تیرے مقام ربوبیت سے لرزاں ہیں
لَكَ الْخَآئِفُوْنَ،وَقَصَدَ بِالرَّغْبَةِ اِلَيْكَ الطَّالِبُوْنَ، وَانْتَسَبَ اِلٰى فَضْلِكَ الْمُحْسِنُوْنَ
اور طالبین رغبت سے تیری بارگاہ کا قصد کرتے ہیں اور محسنین تیرے فضل سے منسوب ہیں اور
وَكُلٌّ يَتَفَيَّأُ فِي ظِلَالِ تَأْمِيْلِ عَفْوِكَ، وَيَتَضَآئَلُ بِالذُّلِّ لِخَوْفِكَ، وَيَعْتَرِفُ بِالتَّقْصِيْرِ
سب تیرے عفو کی آرزو کے زیر سایہ بیٹھے ہیں اور تجھ سے خائف ہیں اور تیرے حمد میں کوتاہی کا اعتراف کرتے ہیں
فِي شُكْرِكَ. فَلَمْ يَمْنَعْكَ صُدُوْفٌ مَنْ صَدَفَ عَنْ طَاعَتِكَ،وَلَا عُكُوْفُ مَنْ عَكَفَ
کہ وہ تیری اطاعت سے روگرداں ہیں یا تیری نافرمانی میں مشغول ہیں اور انہیں اس چیز نے بھی باز نہ رکھا کہ ان پر
عَلٰى مَعْصِيَتِكَ أَنْ أَسْبَغْتَ عَلَيْهِمُ النِّعَمَ،وَأَجْزَلْتَ لَهُمُ الْقِسَمَ، وَصَرَفْتَ عَنْهُمُ النِّقَمَ
تیری نعمتیں نازل ہوتی ہیں ، ان کے حصہ کو زیادہ کیا، ان سے بلاؤں کو ٹال دیا ،انہیں آئندہ کی
وَخَوَّفْتَهُمْ عَوَاقِبَ النَّدَمِ،وَضَاعَفْتَ لِمَنْ أَحْسَنَ، وَأَوْجَبْتَ عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ شُكْرَ
ندامت وپشیمانی سے ڈرایا، جو نیکی کرے اور اسے کئی گنا پاداش دی اور تو نے محسنین پر لازم کیا کہ احسان کی توفیق کے سلسلہ میں تیرا شکر
تَوْفِيْقِكَ لِلْاِحْسَانِ، وَعَلَى الْمُسِيْءِ شُكْرَ تَعَطُّفِكَ بِالْاِمْتِنَانِ، وَوَعَدْتَ مُحْسِنَهُمْ
کریں اور گناہگار تیرے احسان اور مہربانی کی وجہ سے تیرا شکر کریں ۔البتہ محسنین سے وعدہ کیا کہ تو ان پر اپنے احسان میں اضافہ کرے گا
بِالزِّيَادَةِ فِي الْاِحْسَانِ مِنْكَ. فَسُبْحَانَكَ تُثِيْبُ عَلٰى مَا بَدْؤُهُ مِنْكَ، وَانْتِسَابُهُ
اے خدائے سبحان تو کس قدر منزہ اور بے عیب ہے کیونکہ تو جس پر پاداش دیتا ہے اس کا آغاز بھی تیری طرف سے ہے اور سب جانتے
اِلَيْكَ، وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ بِكَ، وَالْاِحْسَانُ فِيْهِ مِنْكَ، وَالتَّوَكُّلُ فِي التَّوْفِيْقِ لَهُ عَلَيْكَ،
ہیں کہ وہ تیری طرف سے ہے،اس کے انجام دینے کی توانائی بھی تو نے ہی عطا کی ہے ،یہ نیکی بھی تیری جانب سے
فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ الْحَمْدَ لَكَ، وَأَنَّ بَدْأَهُ مِنْكَ، وَمَعَادَهُ اِلَيْكَ
ہے اور اس کے انجام دینے کی توفیق بھی تجھ پر توکل سے حاصل ہوتی ہے پس تیری حمد کرتے ہیں ایسی حمد

حَمْداً لاَيَقْصُرُ عَنْ بُلُوْغِ الرِّضا مِنْكَ، حَمْدَ مَنْ قَصَدَكَ بِحَمْدِهِ،وَاسْتَحَقَّ الْمَزِيْدَ

جو مجھے تیری رضا تک لے جائے ایسی حمد کہ جس نے اپنی حمد سے تیرا قصد کیا اور یوں نعمتوں میں اضافہ کا مستحق

لَهُ مِنْكَ فِي نِعْمِهِ، وَلَكَ مُؤَيِّداتٍ مِنْ عَوْنِكَ، وَرَحْمَةٌ تَخُصُّ بِهَا مَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ

قرار پایا۔اور تیرے پاس اپنی مدد سے تائید کرنے والے ہیں،اور تو اپنی مخلوق میں جس سے محبت کرے اس سے رحمت مخصوص کر دیتا ہے

خَلْقِكَ. فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَالِهِ، وَاخْصُصْنا مِنْ رَحْمَتِكَ وَمُؤَيِّداتِ لُطْفِكَ،

پس محمد و آل محمد پر درود بھیج ۔اور تو ہمیں اپنی اس رحمت اور اپنے تائید کرنے والے لطف سے خاص فرما کر

بِأَوْجَبِهَا لِلإقالاتِ،وَأَغْصَمِهَا مِنَ الإصْاغاتِ، وَأَنْجاهَا مِنَ الْهَلَكَاتِ، وَأَرْشَدِهَا اِلَى

جو گناہوں سے بخشش،جانبیوں سے حفاظت،ہلاکتوں سے نجات، ہدایت کی راہوں میں رہنمائی،

الْهِدايَاتِ،وَأَوْقاهَا مِنَ الآفاتِ، وَأَوْفَرِهَا مِنَ الْحَسَناتِ، وَأَنْزِلِهَا بِالْبَرَكَاتِ، وَأَزْيَدِهَا

آفتوں سے حفاظت، نیکیوں میں فراوانی، برکتوں کے نزول ،حصوں میں اضافہ

فِي الْقِسَمِ،وَأَسْبَغِهَا لِلنِّعْمَةِ،وَأَسْتَرِهَا لِلْعُيُوْبِ،وَأَغْفَرِهَا لِلذُّنُوْبِ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ

نعمتوں میں افزائش ،عیوب کو چھپانے ،گناہوں کی مغفرت کا باعث ہیں۔بیشک تو قریب اور جواب دینے والا ہے ۔

فَصَلِّ عَلٰى خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ،وَصَفْوَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ، وَأَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ

پس اپنی بہترین مخلوق ،اپنی مخلوق میں سے برگزیدہ اور اپنی وحی کے امین پر درود بھیج اور سب سے افضل درود بھیج

بِأَفْضَلِ الصَّلَواتِ،وَبارِكْ عَلَيْهِ بِأَفْضَلِ الْبَرَكَاتِ،بِمَا بَلَّغَ عَنْكَ مِنَ الرِّسالاتِ،

اور ان سب پر سب سے افضل برکتیں نازل فرما کہ جس طرح انہوں نے تیرے پیغام رسالت کو پہنچایا

وَصَدَعَ بِأَمْرِكَ،وَدَعا اِلَيْكَ، وَأَفْصَحَ بِالدَّلائِلِ عَلَيْكَ بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ، حَتّٰى أَتاهُ

اور تیرے امر کو آشکار کیا اور تیری طرف دعوت دی اور تیرے وجود پر حق و آشکار طریقے سے افصح دلائل لائے حتی کہ وہ ارفاق سے کوچ کر

الْيَقِيْنُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهِ وَأَهْلِ

گئے ۔خدایا!ان کے اوّلین پر درود بھیج اور ان کے آخرین پر درود بھیج ، اور ان کی آل اور پاک و پاکیزہ

بَيْتِهِ الطّاهِرِيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْهِمْ بِأَحْسَنِ ما خَلَّفْتَ بِهِ أَحَداً مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ بِكَ يا أَرْحَمَ

اہلبیت پر درود بھیج،اور ان کے لئے بھی بہترین جانشین فرما کہ جو تو نے اپنے رسول کے لئے جانشین قرار دئے ہے سب سے زیادہ رحم

الرّٰاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَکَ اِرَادَاتٌ لَا تُعَارِضُ دُوْنَ بُلُوْغِهَا الْغَايَاتُ، قَدِ انْقَطَعَ مُعَارَضَتُهَا

کرنے والے۔ پروردگارا تیرے ایسے ارادے ہیں کہ جو حتمی طور پر اپنے مقصد و ہدف تک پہنچ جائیں گے اور کوئی ان ارادوں کا متعارض

بِعَجْزِ الْاِسْتِطَاعَاتِ عَنِ الرَّدِّ لَهَا دُوْنَ النِّهَايَاتِ، فَاَيَّةُ اِرَادَةٍ جَعَلْتَهَا اِرَادَةً لِعَفْوِکَ،

نہیں ہے، اگر وہ تیرے ارادہ کے برخلاف بھی آئیں تو ناتواں ہو جائیں گے اور تو حتمی طور پر اپنے مقصد تک پہنچے گا۔ پس تو نے بخشش

وَسَبَبًا لِنَيْلِ فَضْلِکَ، وَاسْتِنْزَالًا لِخَيْرِکَ. فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ،

کے لئے جو بھی ارادہ کیا او تو نے اپنے فضل تک پہنچنے کے لئے جو بھی سبب قرار دیا اور جو بھی تیری برکتوں کے نزول کا باعث ہے۔ پس

وَصِلْهَا اللّٰهُمَّ بِدَوَامٍ، وَابْدَأْهَا بِتَمَامٍ، اِنَّکَ وَاسِعُ الْعِطَآءِ، کَرِيْمُ الْعَطَآءِ، مُجِيْبُ

محمد اور اہلبیت محمد پر درود بھیج اور خدایا! انہیں جاودانگی کے ساتھ متصل فرما اور مکمل طور پر اس کا آغاز فرما۔ بیشک تو وسیع بخشش والا، کریمانہ

النِّدَآءِ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ.[1]

عطا والا ندا پر جواب دینے والا اور دعاؤں کو سننے والا ہے۔

﴿۵﴾

دعائے سمات

''جو دوسرے نائب جناب محمد بن عثمانؓ سے منقول ہے''

محمد بن علی کہتے ہیں: میں جناب محمد بن عثمان بن سعید عمریؓ کے حضور میں تھا انہوں نے فرمایا:

ابو عمر و محمد بن سعید نے مجھے خبر دی ہے اور انہوں نے محمد بن اسلم سے، انہوں نے محمد بن سنان اور انہوں نے مفضل بن عمر جعفی سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

البتہ اس روایت میں یوں ذکر ہوا ہے: مستحب ہے کہ یہ دعا جمعہ کے دن آخری اوقات میں پڑھی جائے۔

۱۔ بحار الأنوار: ۹۵/۴۰۲، مہج الدعوات: ۱۵۳

مرحوم شیخ طوسیؒ بھی اس دعا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دعائے سمات جناب عمریؒ سے نقل ہوئی ہے اور اسے جمعہ کے دن آخری اوقات میں پڑھنا مستحب ہے۔

اب ہم مرحوم کفعمی کی روایت کے مطابق دعا کا متن ذکر کرتے ہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ، الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ ، اَلَّذِي إِذَا

اے معبود میں تیرے عظیم بڑی عظمت والے بڑے روشن بڑی عزت والے نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں

دُعِيتَ بِهِ عَلَى مَغَالِقِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ، وَ إِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى

کہ جب آسمان کے بند دروازے رحمت کے لئے کھولنے کے لئے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ کھل جاتے ہیں اور جب

مَضَائِقِ أَبْوَابِ الْأَرْضِ لِلْفَرَجِ بِالرَّحْمَةِ انْفَرَجَتْ، وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ

زمین کے تنگ راستے کھولنے کیلئے تجھے اس نام سے پکارا جائے تو وہ کشادہ ہوجاتے ہیں اور جب سختی کے وقت آسانی کیلئے اس نام سے

تَيَسَّرَ [1]، وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى الْأَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ، وَإِذَا دُعِيتَ بِهِ عَلَى كَشْفِ

پکاریں تو آسانی ہوجاتی ہے اور جب مردوں کو اٹھانے کیلئے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور سختیاں

۱۔ دعا کا یہ فقرہ دعاؤں کی دیگر کتب میں اس طرح بیان ہوا ہے ''واذا دعیت بہ علی العسر للیسر تیسّرت'' یعنی تانیث کی صورت میں لیکن ''فیسَر'' صحیح ہے۔

علامہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ کتاب ''العبقری الحسان'' میں کہتے ہیں: خطیب زاہد حاجی مرزا حسن مجلل امین الواعظین اردبیلی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ۱۳۴۳ھ شمسی میں عراق کی زیارت سے مشرف ہوا اور عتبات عالیات کی زیارت میں میری سب سے اہم آرزو حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہونا تھا۔

کاظمین میں مشرف ہوتا تھا، ہمارا جو پروگرام تھا اس کے تحت جمعہ کے دن غسل کرتا تھا، حرم میں وارد ہوتا تھا، نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد اعمال اور روز جمعہ کے مستحبات جو کہ وارد ہوئے ہیں بجالاتا تھا اور نماز مغرب و عشاء کے وقت تک حرم میں ہی رہتا تھا پھر حرم سے باہر آتا تھا۔

میں جمعہ کے دن حرم میں مشرف ہوا اور حضرت امام جواد علیہ السلام کے سرہانے بیٹھ کر قرآن پڑھنے میں مشغول ہوا یہاں تک دعائے سمات کا وقت ''دن کا آخری حصہ'' آ گیا اور اس وقت کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کا مجمع زیادہ ہوگیا اور بھیڑ کی وجہ سے جگہ بھی تنگ ہوگئی، دوسری طرف غروب میں تھوڑا ہی وقت بچا تھا میں جلدی سے دعائے سمات پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔

اتنے میں متوجہ ہوا کہ ایک خوبصورت اور جمیل شخص میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے ان کا عمامہ سفید اور ڈاڑھی سیاہ قدر معتدل اور تن پر معمولی لباس تھا ڈاڑھی خوبصورت اور معمولی تھی داہنے رخسار پر ایک تل تھا، میں دعا پڑھ رہا تھا اور وہ دعا کو سن رہے تھے جہاں غلط پڑھتا.....

الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ انْكَشَفَتْ. وَبِجَلَالِ نُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَكْرَمِ الْوُجُوهِ وَأَعَزِّ الْوُجُوهِ

دور کرنے کیلئے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ دور ہو جاتی ہیں ۔سوائی ہوں تیری ذات کریم کے جلال کے ذریعے جو سب سے بزرگ

اَلَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ،وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ، وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ، وَوَجِلَتْ لَهُ

ذات ہے سب سے معزز ذات ہے کہ جس کے آگے چہرے جھکتے ہیں اس کے سامنے گردنیں خم ہوتی ہیں اس کے حضور آوازیں کانپتی

.....

.....تجاوہاں تصحیح کرتے تھا جب میں اس عبارت پر پہنچا تو اس طرح پڑھا:

"واذا دعیت علی العسر لیسر تیسّرت"

فرمایا: کیوں فعل کو مؤنث پڑھ رہے ہو جب کہ فاعل مؤنث نہیں ہے؟

میں نے کہا: **فعال** ماقبل و مابعد کے ہم جنس ہونے کی رعایت کی بناء پر چونکہ اس میں استعمال ہونے والے **فعال** مؤنث ہیں۔

فرمایا: یہ غلط ہے! بہتہ اس جملہ سے میرا مقصود تم پر تنقید نہیں فقط چاہتا تھا تمہیں معلوم ہو جائے چونکہ تم اہل علم ہو۔ میں نے ان کا اس بابت شکریہ ادا کیا، جب وہ اٹھے تو میرے دل میں آیا کہ دیکھیں یہ محترم ایسی صفات کے ساتھ ہیں کون؟ یہ اتنی بھیڑ کے باوجود وہ میرے ساتھ کیسے آ کے بیٹھے جب کہ یہاں جگہ بھی نہ تھی؟ میں نے دعا تک کی اور ان کے پیچھے گیا تا کہ انہیں پہچانوں۔ میں نے انہیں نہایت دقت کے ساتھ ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئے۔ غمگین ہو کر بیٹھ گیا، دعا گریہ وزاری کے ساتھ تمام کی اس کے بعد جب بھی یہ واقعہ یاد آتا آہ بھرتا ہوں۔

اپنے وطن واپس آ گیا اور اس واقعہ کو بھی بھول گیا، تین سال گذرنے کے بعد ایک شب عالم خواب میں دیکھا حرم مطہر کاظمین میں مشرف ہوا ہوں حضرت امام جواد علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا رنگ گندم گوں ہے۔ میں نے آنحضرتؑ سے بعض مشکل سوال پوچھے جن میں سے بعض کو بھول گیا۔

جو مسائل مجھے یاد رہے کہ جن کے متعلق میں نے آنحضرتؑ سے سوال کیا:

میں نے تمام مشاہد مشرفہ میں پروردگار عالم سے دعا کی اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے بھی متوسل ہوا کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں لیکن میری دعا مستجاب نہیں ہوئی؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

نہیں ایسا نہیں ہے تم نے دو مرتبہ امام کو دیکھا، ایک مرتبہ سامرا کے راستہ میں اور دوسری مرتبہ جب کاظمین میں بالاسر کے مقام پر بیٹھے ہوئے دعائے سمات پڑھ رہے تھے ان اوصاف کے ساتھ تمہیں یاد ہے تمہارے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور تم دعا کا ایک فقرہ اس طرح پڑھ رہے تھے۔"**واذا دعیت به للیسر تیسّرت**" اس نے تمہیں غلط پڑھنے سے روکا اور فرمایا کیوں فعل کو مؤنث پڑھ رہے ہو جب کہ فاعل مؤنث نہیں ہے وہ تمہارے امام زمانہ علیہا السلام تھے، یہ فرمایا اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔(العبقري الحسان، المسلک الأظفر:۱/۱۲۰)

الْقُلُوْبُ مِنْ مَخافَتِکَ، وَبِقُوَّتِکَ الَّتِي بِهٰا تُمْسِکُ السَّمٰاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَی الْأَرْضِ اِلّٰا

ہیں اور جس کے خوف سے دلوں میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور سوال کرتا ہوں تیری اس قوت کے ذریعے جس سے تو نے آسمان کو

بِاِذْنِکَ وَتُمْسِکُ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلاٰ وَبِمَشِیَّتِکَ الَّتِي دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ

زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر جب تو اسے حکم دے اور اس آسمان اور زمین کو روکا ہوا ہے کہ کھسک نہ جائیں اور تیری اس مشیت

وَبِکَلِمَتِکَ الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضَ، وَبِحِکْمَتِکَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا

کے ذریعے۔ سوائی ہوں عالمین جس کے مطیع ہیں تیرے ان کلمات کے واسطے سے۔ سوائی ہوں جن سے تو نے آسمانوں اور زمین کو پیدا

الْعَجٰائِبَ، وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهٰا لَيْلاً، وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ سَکَناً، وَخَلَقْتَ بِهَا

کیا تیری اس حکمت کے واسطے سے جس سے تو نے عجائب کو بنایا اور جس سے تو نے تاریکی کو خلق کیا اور اسے رات قرار دیا اور اسے آرام

النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ نَهٰاراً، وَجَعَلْتَ النَّهٰارَ نُشُوْراً مُبْصِراً، وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ

کے لئے خاص کیا اور اپنی حکمت سے تو نے روشنی پیدا کی اور اسے دن کا نام دیا اور دن کو جاگ اٹھنے اور دیکھنے کے لئے بنایا اور تو نے اس

الشَّمْسَ ضِيٰاءً، وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْراً، وَخَلَقْتَ بِهَا الْکَوٰاکِبَ

سے سورج کو پیدا کیا اور سورج کو روشن کیا تو نے اس سے چاند کو پیدا کیا اور چاند کو چمکدار بنایا اور تو نے اس سے ستاروں کو پیدا کیا

وَجَعَلْتَهٰا نُجُوْماً وَبُرُوْجاً، وَمَصٰابِيْحَ وَزِيْنَةً وَرُجُوْماً لِلشَّيٰاطِيْنِ. وَجَعَلْتَ لَهٰا مَشٰارِقَ

انہیں فروزاں کیا ان کے برج بنائے اور انہیں چراغ بنایا اور زینت بنایا، شکبار بنایا تو نے ان کیلئے مشرق اور

وَمَغٰارِبَ، وَجَعَلْتَ لَهٰا مَطٰالِعَ وَمَجٰارِيَ، وَجَعَلْتَ لَهٰا فَلَکاً وَمَسٰابِحَ، وَقَدَّرْتَهٰا فِي

مغرب بنائے تو نے ان کے چمکنے اور چلنے کی راہیں بنائیں تو نے ان کے لئے فلک اور سیر کی جگہ بنائی اور آسمان میں ان کی منزلیں مقرر

السَّمٰاءِ مَنٰازِلَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيْرَهٰا، وَصَوَّرْتَهٰا فَأَحْسَنْتَ تَصْوِيْرَهٰا، وَأَحْصَيْتَهٰا بِأَسْمٰائِکَ

کیں پس تو نے ان کا بہترین اندازہ ٹھہرایا اور تو نے انہیں شکل عطا کی کیا ہی اچھی شکل دی اور انہیں اپنے ناموں کے ساتھ پوری طرح

اِحْصٰاءً، وَدَبَّرْتَهٰا بِحِکْمَتِکَ تَدْبِيْراً فَأَحْسَنْتَ تَدْبِيْرَهٰا، وَسَخَّرْتَهٰا بِسُلْطٰانِ اللَّيْلِ

شمار کیا اور اپنی حکمت سے ان کا ایک نظام قائم کیا اور خوب تدبیر فرمائی اور رات کے عرصے اور دن کی مدت کے لئے مطیع بنایا

وَسُلْطٰانِ النَّهٰارِ وَالسّٰاعٰاتِ، وَعَدَدِ السِّنِيْنَ وَالْحِسٰابِ، وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهٰا لِجَمِيْعِ

اور ساعتوں اور سالوں کے حساب کا ذریعہ بنایا اور سب لوگوں کے لئے ان کو دیکھنا یکساں کردیا۔

النَّاسِ مَرْأًى وَاجِداً وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری اس بزرگی کے ذریعے جس سے تونے اپنے بندے اور رسول

مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي الْمُقَدَّسِيْنَ فَوْقَ احْسَاسِ الْكَرُّوْبِيِّيْنَ، فَوْقَ غَمَائِمِ

حضرت موسیٰ ؑ سے کلام فرمایا پاک لوگوں میں جو فرشتوں کی سمجھ سے بالا نور کے بادلوں سے بلند

النُّوْرِ، فَوْقَ تَابُوْتِ الشَّهَادَةِ فِي عَمُوْدِ النَّارِ، وَفِي طُوْرِ سِيْنَاءَ، وَفِي جَبَلِ حُوْرِيْثَ فِي

تابوت شہادت سے اونچا جو آگ کے ستون میں طور سینا میں کوہ حوریث میں وادی مقدس میں

الْوَادِ الْمُقَدَّسِ ،فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَفِي أَرْضِ

برکت والی زمین میں طور ایمن کی طرف ایک درخت سے جو سر زمین مصر میں پیدا ہوا۔

مِصْرَ بِتِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ .وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي إِسْرَائِيْلَ الْبَحْرَ، وَفِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِي

سوال کرتا ہوں واضح و روشن معجزوں کے واسطے سے اور اس دن کے واسطے سے کہ جس دن تونے بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُوْفٍ، وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ

بنایا اور ان چشموں میں جو پتھر سے جاری ہوئے کہ جن کے ذریعے تونے عجیب معجزات کو دریائے سوف میں ظاہر کیا۔اور تونے دریا کے

وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيْلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ الْحُسْنٰى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ

پانی کھنور کے درمیان پتھروں کی مانند جکڑ کے رکھ دیا اور تونے بنی اسرائیل کو دریا سے گذار دیا اور ان کے بارے میں تیرا بہترین وعدہ

مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْتَ فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ، وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهُ

پورا ہوا جب انھوں نے صبر کیا اور تونے ان کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنایا جن میں تونے عالمین کیلئے برکتیں رکھی ہیں اور تو

وَمَرَاكِبَهُ فِي الْيَمِّ .وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ

نے فرعون اور اس کے لشکر کو اور ان کی سواریوں کو دریائے نیل میں غرق کر دیا۔اور سوائی ہوں بواسطہ تیرے نام کے جو بلند تر عزت والا

وَبِمَجْدِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوْسٰى كَلِيْمِكَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي طُوْرِ سَيْنَاءَ وَلِإِبْرَاهِيْمَ

روشن بزرگی والا ہے اور بواسطہ تیری شان کے جو تو نے اپنے کلیم موسیٰ ؑ کے لیے طور سینا میں ظاہر کی اور اس سے پہلے اپنے

خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَلِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

خلیل ابراہیم ؑ کے لئے مسجد خیف میں اور اپنے برگزیدہ اسحاق ؑ کیلئے چاہ شیخ میں ظاہر کی اور اپنے

فِي بِئْرِ شَبِيعٍ، وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي بَيْتِ إِيلٍ، وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ

محبوب یعقوبؑ کے لئے بیت ایل میں ظاہر کی اور تو نے ابراہیم سے اپنا عہد و پیمان پورا کیا اور

السَّلامُ بِمِيثَاقِكَ، وَلِإِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلامُ بِحَلْفِكَ، وَلِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ،

اسحاقؑ کے لئے اپنی قسم پوری کی اور یعقوبؑ کے لئے اپنی شہادت ظاہر کی

وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ، وَلِلدَّاعِينَ بِأَسْمَائِكَ فَأَجَبْتَ. وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى

اور مومنین سے اپنا وعدہ وفا کیا اور جنہوں نے تیرے ناموں کے ذریعے دعائیں کیں انہیں قبول کیا۔ اور سوالی ہوں بواسطہ تیری اس

بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلامُ عَلَى قُبَّةِ الزُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ

شان کے جو قبۂ زمان پر موسیٰ ابن عمران کے لئے ظاہر ہوئی اور بواسطہ تیرے معجزوں کے جو ملک مصر میں تیری شان وعزت اور ظہور سے

بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ، بِآيَاتٍ عَزِيزَةٍ، وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ، وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ، وَبِشَأْنِ الْكَلِمَةِ

عزت والی نشانیوں سے غالب قوت سے قدرت کی بلندی اور پورا ہونے والے قول کی شان سے رونما ہوئے اور تیرے ان کلمات سے

التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جن کے ذریعے تو نے آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں اور اہل دنیا اور اہل آخرت پر احسان کیا۔

وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَنْتَ بِهَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا

اور سوالی ہوں تیری اس رحمت کے ذریعے سے جس سے تو نے اپنی ساری مخلوق پر کرم کیا سوالی ہوں تیری اس توانائی کے واسطے سے

عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِنُورِ الَّذِي قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهِ طُورُ سَيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلالِكَ وَكِبْرِيَائِكَ

جس سے تو نے اہل عالم کو قائم رکھا۔ سوالی ہوں بواسطہ تیرے اس نور کے جس کے خوف سے طور سینا چکنا چور ہوا سوالی ہوں تیرے اس

وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْأَرْضُ، وَانْخَفَضَتْ لَهَا السَّمَاوَاتُ،

علم وجلالت اور تیری بڑائی وعزت اور تیرے جبروت کے واسطے سے جس کو زمین برداشت نہ کر سکی اور آسمان عاجز ہو گئے

وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْأَكْبَرُ، وَرَكَدَتْ لَهَا الْبِحَارُ وَالْأَنْهَارُ، وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ،

اور اس سے زمین کی گہرائیاں کپکپا گئیں جس کے آگے سمندر اور نہریں رک گئیں پہاڑ اس کے لئے جھک گئے

وَسَكَنَتْ لَهَا الْأَرْضُ بِمَنَاكِبِهَا، وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلائِقُ كُلُّهَا، وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ

اور زمین اس کے لئے اپنے ستونوں پر ٹھہر گئی اور اس کے سامنے ساری مخلوق سرنگوں ہو گئی اپنی روں پر چلتی ہوائیں اس کے سامنے

فِي جَرَيَانِهَا، وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيْرَانُ فِي أَوْطَانِهَا .وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عُرِفَتْ لَكَ بِهِ

پریشان ہوگئیں اس کے لئے آگ اپنے مقام پر بجھ گئی۔سوائی ہوں بواسطہ تیری اس حکومت کے جس کے ذریعے ہمیشہ ہمیشہ تیرے غلبے

الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُوْرِ، وَحُمِدْتَ بِهِ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ، وَبِكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ

کی پہچان ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں اس سے تیری حمد ہوتی ہے۔سوائی ہوں بواسطہ تیرے اس سچے قول کے جو تو

الصَّادِقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِأَبِيْنَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ .وَأَسْأَلُكَ بِكَلِمَتِكَ

نے ہمارے باپ آدمؑ اوران کی اولاد کے لئے رحمت کے ساتھ فرمایا ہے۔سوائی ہوں بواسطہ تیرے اس کلمہ کے جو تمام چیزوں پر

الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَّ

غالب ہونے والی ہوں بواسطہ تیری ذات کے اس نور کے جس کا جلوہ تو نے پہاڑ پر ظاہر کیا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور

مُوْسٰى صَعِقًا، وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلٰى طُوْرِ سَيْنَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ

موسیٰؑ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔سوائی ہوں بواسطہ تیری اس بزرگی کے جو طور سیناپر ظاہر ہوئی تو، تو اپنے بندے اور اپنے رسول

مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ .وَبِطَلْعَتِكَ فِي سَاعِيْرَ، وَظُهُوْرِكَ فِي جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ

موسیٰ بن عمران سے ہم کلام ہوا۔سوائی ہوں تیری نورانیت کے ذریعے جناب عیسیٰ کی مناجات کی جگہ میں اور تیرے نور کے ظہور کے

الْمُقَدَّسِيْنَ، وَجُنُوْدِ الْمَلَائِكَةِ الصَّافِّيْنَ، وَخُشُوْعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ، وَبِبَرَكَاتِكَ

ذریعے کوہ فاران میں بلند و مقدس مقامات میں صفیں باندھے ہوئے ملائکہ کی فوج کے ذریعے اور تسبیح خواں ملائکہ کے خشوع کے ذریعے

الَّتِي بَارَكْتَ فِيْهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سوال کرتا ہوں بواسطہ تیری ان برکات کے ذریعے جن سے تو نے برکت عطا کی اپنے خلیل ابراہیمؑ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی

وَآلِهِ، وَبَارَكْتَ لِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ

امت میں برکت دی اور اپنے برگزیدہ اسحاقؑ کو حضرت عیسیٰؑ کی امت میں برکت دی اور برکت

إِسْرَائِيْلِكَ فِي أُمَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دی تو نے اپنے خاص بندے یعقوبؑ کو حضرت موسیٰؑ کی امت میں اور برکت دی تو نے اپنے حبیب حضرت محمد

وَآلِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأُمَّتِهِ .اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ

کو ان کی عترت، ذریت اور ان کی امت میں۔پروردگارا! جیسا کہ ہم ان کے عہد میں موجود نہ تھے اور ہم نے

وَآمَنّا بِهِ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقاً وَعَدْلاً، أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبارِكَ

انہیں دیکھا نہیں اور ان پر سچائی اور حقانیت کے ساتھ اور درستی سے ایمان لائے ہم چاہتے ہیں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور

عَلىٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ،وَتَرَحَّمَ عَلىٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ فَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ

محمد وآل محمد پر برکت نازل فرما اور محمد و آل محمد پر شفقت فرما جس طرح تو نے بہترین رحمت اور برکت

وَتَرَحَّمْتَ عَلىٰ اِبْراهِيمَ وَآلِ اِبْراهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، فَعّالٌ لِما تُرِيدُ، وَأَنْتَ

اور شفقت ابرہیم و آل ابراہیم پر فرمائی تھی بے شک تو حمد اور شان والا ہے جو چاہے سو کرنے والا ہے

عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.[1]

اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس دعا کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعاءِ، وَبِحَقِّ هٰذِهِ السَّماءِ الَّتِي لايَعْلَمُ تَفْسِيرَهاوَلايَعْلَمُ باطِنَها

پروردگارا! اس دعا کے واسطے اور ان ناموں کے واسطے سے کہ جن کی تفسیر تیرے سوا کوئی نہیں جانتا اور جن کی حقیقت سے سوائے

غَيْرُكَ، (صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَ)افْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ،وَلاتَفْعَلْ بِي ما أَنَا

تیرے کوئی آگاہ نہیں تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھ سے وہ سلوک کر جو تیرے شایان شان ہے نہ کہ وہ سلوک جسکا میں مستحق ہوں اور

أَهْلُهُ، (وَانْتَقِمْ لِي مِنْ ظالِمِي، وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَهَلاكَ أَعْدائِهِمْ مِنَ الْجِنِّ

مجھ پر ظلم کرنے والوں سے انتقام لے اور آل محمد کی کشائش میں تعجیل فرما اور جن وانس میں سے ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے میں تعجیل

وَالْإِنْسِ)وَاغْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي ما تَقَدَّمَ مِنْهاوَما تَأَخَّرَ،وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلالِ رِزْقِكَ،

فرما اور میرے گناہوں میں سے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں، بخش دے اور اپنا رزق حلال میرے لیے کشادہ کر دے

وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ اِنْسانِ سَوْءٍ (وَجارِ سَوْءٍ وَقَرِينِ سَوْءٍ)وَشَيْطانِ سَوْءٍ، اِنَّكَ عَلىٰ

اور مجھے برے انسان برے ہمسائے برے ساتھی اور برے حاکم کی اذیت سے بچائے رکھ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

(كُلِّ شَيْءٍ) قَدِيرٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ.[2]

اور حمد خدا کے لئے ہے جو عالمین کا ربّ ہے۔

۱۔ البلد الأمین: ۱۳۴، جمال الأسبوع: ۳۲۱، المصباح: ۵۵۹، مصباح المتہجد: ۴۱۶، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۹۳۰

۲۔ الجموع الرائق: ۱/ ۲۵۸

اور پھر کہیں:

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَاءِ وَالثَّرْوَةِ

پروردگارا! اس دعا کے واسطے سے غریب مؤمنین اور مؤمنات کو مال و متاع عطا فرما

وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ، وَعَلٰى أَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

بیمار مؤمنین اور مؤمنات کو تندرستی اور صحت عطا فرما اور زندہ مؤمنین اور

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰى أَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

مومنات پر لطف و کرم فرما اور مردہ مؤمنین اور مومنات پر بخشش و رحمت فرما

وَعَلٰى مُسَافِرِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ إِلٰى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

اور مسافر مؤمنین اور مومنات کو سلامتی و رزق کے ساتھ گھروں میں واپس لا اپنی رحمت سے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ،

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہمارے سردار نبیوں کے خاتم حضرت محمد پر رحمت خدا ہو اور ان کی پاکیزہ اولاد پر

وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.[1]

اور سلام ہو بہت زیادہ سلام۔

کتاب ''جمال الصالحین'' میں اس دعا کے بعد یہ دعا ذکر کی گئی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الدُّعَاءِ، وَبِمَافَاتِ مِنْهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ، وَبِمَا يَشْتَمِلُ

اے معبود! میں سوال کرتا ہوں بواسطہ اس دعا کی حرمت کے اور ان ناموں کے ذریعے جو اس میں مذکور نہیں اور اس تفسیر وتدبیر

عَلَيْهِ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالتَّدْبِيْرِ الَّذِي لَايُحِيْطُ بِهِ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کا سوائے تیرے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا کہ تو محمد وآل محمد پر درود بھیج اور ان کے امور میں عافیت کے

وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَتُهْلِكَ أَعْدَائَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَنْ تَرْزُقَنَا بِهِمْ

ساتھ گشائش میں تعجیل فرما اور دنیا وآخرت میں ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما، اور ان کے واسطہ سے وہ خیر عطا فرما کہ جس کی ہمیں امید

---

[1] بحار الأنوار: ٩٠/١٠١

خَيْرَ مَا نَرْجُوْ، وَخَيْرَ مَا لَانَرْجُوْ،وَتَصْرِفَ بِهِمْ عَنَّا شَرَّ مَا نَحْذَرُ، وَشَرَّ مَا لَانَحْذَرُ،

ہےاورجس کی امید نہیں ہے وہ بھی ہماری روزی قرار دےاورہم سے وہ شر دور فرما کہ جس سے ہم خائف ہیں اوراس شر بدی سے بھی

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ. [1]

محفوظ رکھ کہ جس سے ہم اجتناب نہیں کرتے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہےاور تو سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: اس دعا کے کلمات کی توضیح وتفسیر میں ملتا ہے کہ ''حوریث'' یا ''حوریثا'' وہی پہاڑ ہے جس پر پروردگار عالم نے سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا اوراس سے گفتگو کی نیز حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت بھی اسی پہاڑ کے نچلے حصہ سے طور سینا سے کی طرف منتقل ہوا۔

دریائے ''سوف'' عبری زبان میں ''یوسوف'' کو کہتے ہیں جس کے معنی گہرے سمندر کے ہیں اور ''ساعیر'' ایک پہاڑ ہے جو ''کوہ سرا'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا سے مناجات کیا کرتے تھے اور ''جبل فاران'' مکہ کے نزدیک ایک پہاڑ تھا جس پر رسول اکرمؐ خدا سے مناجات کیا کرتے تھے [2]

محمد بن علی راشدی کہتے ہیں:

میں نے اس دعا کو جس مشکل، گرفتاری اور بلاء میں بھی پڑھا بہت جلدی ہی رفع ہوگئی جو بھی اس دعا کو جس پہلو سے اور جس حاجت وغرض کے لئے پڑھے یا کسی دشمن کے روبرو یا سلطان کے سامنے جس سے ڈرتا ہو اس دعا کو پڑھے تو کسی سے نہ ڈرے گا، اوراس کی حاجت پوری ہوگی اور اگر نہیں پڑھ سکتا تو ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے رہے۔

علامہ شیخ محمد باقر بہبہانیؒ کتاب ''فاکھۃ الذاکرین'' میں لکھتے ہیں:

اجابت کے لحاظ سے اس دعا کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

۱۔کمال الکلام: ۳۳/۲ ۲۔جمال الأسبوع: ۳۲۵

مرحوم سید خامنہ تبریزی اپنی تالیفات میں سے ایک میں بیان کرتے ہیں:

حاجت پوری ہونے کے لئے جمعہ کے دن آخر وقت دعائے سمات پڑھنا مجرب ہے بالخصوص دشمنوں کے شر کو دفع کرنے کے لئے اس دعا کی قبولیت یقینی اور قطعی ہے بالخصوص اگر چالیس جمعہ پڑھی جائے۔[1]

﴿٦﴾

عید الفطر کے دن کی دعا

﴿جو جناب محمد بن عثمانؒ سے روایت ہوئی ہے﴾

اس دعا کو ہمارے آقا جناب محمد بن عثمانؒ نے قرائت فرمایا اور یہ آپ کے پاس مکتوب تھی کہ جس میں آپ نے ماہ رمضان کی دعائیں بھی لکھی ہوئیں تھیں۔

یہ دعا عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد پڑھی جاتی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ أَمامِي، وَعَلِيٌّ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَأَئِمَّتِي

پروردگارا میں تیری بارگاہ میں حضرت محمد کے واسطہ سے آیا ہوں کہ جو میرے آگے ہیں اور حضرت علی ان کے پیچھے اور دائیں طرف اور میرے

عَنْ يَسارِي، أَسْتَجِيرُ بِهِمْ مِنْ عَذابِكَ، وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ زُلْفىٰ لا أَجِدُ أَحَداً أَقْرَبُ إِلَيْكَ

امام ہیں جانب ہیں، میں ان بزرگوں کو تیرے حضور لایا ہوں تا کہ ان کے ذریعہ خود کو عذاب سے بچاؤں اور مرتبہ کے لحاظ سے تجھ سے قریب کریں

مِنْهُمْ، فَهُمْ أَئِمَّتِي، فَامْنُنْ بِهِمْ خَوْفِي مِنْ عِقابِكَ وَسَخَطِكَ، وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ

مجھے ان کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ملا جو مقام و مرتبہ کے لحاظ سے ان سے زیادہ تجھ سے قریب ہو، وہ میرے امام ہیں، میں تیرے عذاب و غضب سے

فِي عِبادِكَ الصّالِحِينَ. أَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِناً مُخْلِصاً عَلىٰ دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ، وَعَلىٰ

ڈرتا ہوں لہذا ان کے طفیل اسے آرام میں بدل دے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں

---

[1] التحفۃ الرضویۃ: ۱۱۹

دِيْنِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ، وَعَلٰى دِيْنِ الْأَوْصِيَآءِ وَسُنَّتِهِمْ، اٰمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ، وَأَرْغَبُ

خدا پر ایمان واخلاص رکھتا ہوں اور محمد کے دین اوران کی سنت اور علی کے دین اوران کی سنت اوران کے جانشینوں اوران کی سنت پر ثابت قدم ہوں

اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْمَا رَغِبَ فِيْهِ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْأَوْصِيَآءُ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا

ان کے پنہان وآشکار امور پر ایمان رکھتا ہوں اور میں انہی چیزوں کا مشتاق کہ خدا کے سلسلہ میں جن چیزوں کے حضرت محمد علی اوران کے جانشین

اسْتَعَاذُوا مِنْهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا عِزَّةَ وَلَا مَنْعَةَ وَلَا سُلْطَانَ اِلَّا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

کے جانشین مشتاق تھے، اورانہوں نے خدا سے جن چیزوں کے شر کی پناہ لی میں بھی اُنہیں چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور خدا کے سوا کوئی

الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ﴿فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ﴾[1]

جنبش قدرت نہیں ہے خدائے یگانہ وقہار اور عزیز وجبار وتکبر کے سوا کوئی قوت، کوئی منع کرنے والا اور سلطان نہیں ہے۔ میں خدا پر توکل کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أُرِيْدُكَ فَأَرِدْنِي، وَأَطْلُبُ مَا عِنْدَكَ فَيَسِّرْهُ لِي، وَاقْضِ لِي حَوَآئِجِي

جو خدا پر بھروسہ کرے گا خدا اس کے لئے کافی ہے۔ پروردگارا میں نے تیرا ہی ارادہ کیا پس تو بھی میرا ارادہ کیا، جو تیرے پاس ہے میں اس کی

فَاِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى

جستجو کرتا ہوں کہ میرے لئے یہ میسر فرما اور میری حاجتوں کو پورا فرما۔ بیشک تو نے اپنی کتاب میں فرمایا اور تیرا قول حق ہے "اس رمضان وہ مہینہ ہے

لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾[2] فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ، بِمَا أَنْزَلْتَ

جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق وباطل کے امتیاز کی واضح نشانیاں موجود ہیں" پس تو نے

فِيْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَخَصَّصْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ بِتَصْيِيْرِكَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقُلْتَ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ

ماہ رمضان کی حرمت کو عظمت دی چونکہ اس ماہ میں قرآن کو نازل کیا اور ماہ رمضان میں شب قدر قرار دینے سے خصوصیت وعظمت دی۔ پس تو نے

خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَآئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ

فرمایا: "شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے فرشتہ اور روح اذن خدا سے ہر امر کے لئے نازل ہوتے ہیں اور شب قدر طلوع فجر تک سلامتی ہے"

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ[3] اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهِ أَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدِ انْقَضَتْ، وَلَيَالِيْهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ

پروردگارا! ماہ رمضان کے ایام بھی گذر گئے اور ان کی راتیں بھی تمام ہوگئیں۔ خدایا! میں کو وہ بہتر جانتا ہوں کہ میں نے کیا کیا اور تو اس کی

۱۔ سورۂ طلاق، آیت: ۳

۲۔ سورۂ بقرہ آیت: ۱۸۵

۳۔ سورۂ قدر آیت: ۳۔۵

وَقَدْ صِرْتُ مِنْهُ يَاإِلٰهِي إِلٰى مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي،وَأَحْصٰى لِعَدَدِهِ مِنْ عَبْدِهِ فَأَسْأَلُكَ

تعداد کو بھی بخوبی جانتا ہے، پس خدایا! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں کہ جو تیرے صالح بندوں نے طلب کیا کہ محمد وآل محمد

يَا إِلٰهِي بِمَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور اہلبیت محمد پر درود بھیج اور مجھ سے ہر وہ چیز قبول کر کہ جس سے تیرا تقرب حاصل ہو اور میرے اعمال کے اجر کو کئی گنا زیادہ

وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ.وَأَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّي كُلَّمَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ،وَتَتَفَضَّلُ عَلَيَّ بِتَضْعِيفِ

کر کے اور تیرے قصد قربت سے انجام دیئے گئے میرے اعمال کو قبول کر کے اور میری دعا کو مستجاب کر کے مجھ پر احسان فرما

عَمَلِي، وَقَبُوْلِ تَقَرُّبِي وَقُرْبَاتِي، وَاسْتِجَابَةِ دُعَائِي، وَهَبْ لِي مِنْكَ عِتْقَ رَقَبَتِي مِنَ

اور مجھے آتش جہنم سے نجات دے کر مجھے بخش دے اور جنت میں جگہ دے کر روز قیامت کے خوف سے امان دے کر مجھ پر

النَّارِ،وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْفَوْزِبِالْجَنَّةِ وَالْأَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ فَزَعٍ،وَمِنْ كُلِّ هَوْلٍ أَعْدَدْتَهُ

احسان فرما اور مجھے روز قیامت تیار کئے گئے خوف و ہراس سے امان میں رکھ ۔تیرے وجہ کریم کی حرمت ،

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ . أَعُوْذُ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحُرْمَةِ الصَّالِحِيْنَ،

تیری نبی اور صالحین کی حرمت کے طفیل تیری پناہ مانگتا ہوں کہ آج کا دن بھی گذر جائے اور پھر بھی تیرے نزدیک

أَنْ يَنْصَرِمَ هٰذَا الْيَوْمِ،وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُؤَاخِذَنِي بِهَا، أَوْ ذَنْبٌ تُرِيْدُ أَنْ تُقَايِسَنِي

میرا جرم باقی ہو کہ جس پر تو میرا مؤاخذہ کرے، یا کوئی ایسا گناہ باقی رہے کہ جس کی وجہ سے تو مجھے عذاب دے اور مجھے بدبخت ورسو

بِهِ،وَتُشْقِيَنِي وَتُفْضَحَنِي بِهِ،أَوْ خَطِيْئَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُقَايِسَنِي بِهَا وَتَقْتَصَّهَا مِنِّي لَمْ تَغْفِرْهَالِي

کرے یا کوئی ایسی خطا باقی رہے کہ جس پر تو مجھے عذاب دینا چاہے اور پھر بھی تو نے مجھے نہ بخشا ہو ۔

وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيْدُ، اَلَّذِي يَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے وجہ کریم کی حرمت کے طفیل جو وہ چاہے وہی انجام دیتا ہے اور اگر کسی چیز کو حکم کرے تو وہ ہو جاتی ہے

لَاإِلٰهَ إِلَّاهُوَ .اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، إِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ

اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔خدایا! میں اس واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔اگر تو اس مہینہ میں

أَنْ تَزِيْدَنِي فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي رِضاً، فَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ ، فَمِنَ

مجھ سے راضی ہوا ہے تو میری باقی زندگی میں بھی رضائیت میں اضافہ فرما اور اگر اس مہینہ میں مجھ سے راضی نہیں ہوا تو ابھی مجھ سے راضی

اَلْآنَ فَارْضَ عَنِّي اَلسّاعَةَ السّاعَةَ السّاعَةَ،وَاجْعَلْنِي فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْمَجْلِسِ

ہو جا ،اسی گھڑی ،اسی گھڑی اور مجھے اسی گھڑی اور اسی مجلس میں آتش سے آزاد اور جہنم سے رہا ہونے والوں اور

مِنْ عُتَقَآئِکَ مِنَ النّارِ وَطُلَقَآئِکَ مِنْ جَهَنَّمَ وَسُعَدَآءِ خَلْقِکَ بِمَغْفِرَتِکَ وَرَحْمَتِکَ

اپنی رحمت و مغفرت کے واسطہ سے اپنے سعادتمند بندوں میں قرار دے ۔اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِحُرْمَةِ وَجْهِکَ الْکَرِیْمِ،أَنْ تَجْعَلَ شَهْرِي

پروردگارا!میں تیرے وجہ کریم کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ اس مہینہ کو میری زندگی کے دوسرے رمضان کے مہینوں کی نسبت بہترین قرار

هٰذا خَیْرَ شَهْرِ رَمَضانَ عَبَدْتُکَ فِیْهِ،وَصُمْتُهُ لَکَ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ اِلَیْکَ مُنْذُ أَسْکَنْتَنِي

دے کہ جس میں تیری عبادت کی ہے اور تیرے لئے روزہ رکھا ہے اور تیرا تقرب پایا کہ جس کا اجر عظیم ،کام ترین نعمت ،عام عافیت اور

فِیْهِ، أَعْظَمَهُ أَجْراً، وَأَتَمَّهُ نِعْمَةً، وَأَعَمَّهُ عافِیَةً،وَأَوْسَعَهُ رِزْقاً، وَأَفْضَلَهُ عِتْقاً مِنَ النّارِ،

وسیع رزق اور سب سے بڑھ کر آتش جہنم سے نجات دے اور ان میں تیری رحمت کا واجب ہونا ،اور عظیم ترین مغفرت اور کامل ترین

وَأَوْجَبَهُ رَحْمَةً، وَأَعْظَمَهُ مَغْفِرَةً، وَأَکْمَلَهُ رِضْواناً، وَأَقْرَبَهُ اِلٰی ما تُحِبُّ وَتَرْضٰی.

رضوان وخوشنودی ہے ۔اور یہ مہینہ سب سے زیادہ ان چیزوں سے نزدیک کرتا ہے کہ جنہیں تو پسند کرتا ہے اور جن سے تو خوشنود ہے۔

أَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ شَهْرِ رَمَضانَ صُمْتُهُ لَکَ، وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ حَتّٰی تَرْضٰی

پروردگارا!اس ماہ رمضان میرا آخری ماہ رمضان قرار نہ دے کہ جس میں میں نے روزہ رکھا اور مجھے یہاں تک بعد کے ماہ رمضان نصیب

وَبَعْدَ الرِّضٰا، وَحَتّٰی تُخْرِجَنِي مِنَ الدُّنْیا سالِماً وَأَنْتَ عَنِّي راضٍ وَأَنا لَکَ مَرْضِيٌّ.

فرما کہ تیری رضائیت حاصل ہو جائے اور تیری رضا کے بعد بھی مجھے ماہ رمضان میں حاضر فرما یہاں تک مجھے دنیا سے سالم خارج کر

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْما تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُوْمِ الَّذِي لایُرَدُّ وَلایُبَدَّلُ أَنْ تَجْعَلَنِي

جب کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میں بھی تیری رضائیت میں شامل ہوں ۔خدایا!جن سے قضا و قدر کا تعلق ہے اور جو قطعی و حتمی امور میں

مِمَّنْ تُثِیْبُ وَتُسَمِّي وَتَقْضِي لَهُ، وَتَزِیْدُ وَتُحِبُّ لَهُ وَتَرْضٰی، وَأَنْ تَکْتُبَنِي مِنْ حُجّاجِ

سے ہیں کہ جو رد نہیں ہو سکتا اور تبدیل نہیں ہو سکتا ، مجھے ان میں سے قرار دے کہ جو ثواب پاتے ہیں اور جن کا مرتبہ بلند ہوتا ہے اور جن

بَیْتِکَ الْحَرامِ فِي هٰذَا الْعامِ، وَفِي کُلِّ عامٍ، اَلْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ، اَلْمَشْکُوْرِ سَعْیُهُمْ،

کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں ،جن کے لئے تو اضافہ کرتا ہے ،جن سے محبت کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے ،مجھے اس سال اور آئندہ سالوں میں

اَلْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمْ، اَلْمُتَقَبَّلِ مِنْهُمْ مَنَاسِكُهُمْ، اَلْمُعَافِيْنَ عَلٰى أَسْفَارِهِمْ، اَلْمُقْبِلِيْنَ عَلٰى

بیت الحرام کے حاجیوں میں قرار دے کہ جن کا حج عالی اور جن کی سعی مشکور ہو، جن کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں اور جن کے مناسک حج

نُسُكِهِمْ، اَلْمَحْفُوْظِيْنَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ، وَكُلِّ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِمْ.

قبول ہوں، جن کے سفر عافیت و سلامتی کے ساتھ ہوں، اپنی مخصوص عبادت کو انجام دینا پسند کرتے ہوں اور جو اپنے اور اپنے اموال،

أَللّٰهُمَّ اقْلِبْنِي مِنْ مَجْلِسِي هٰذَا، فِي شَهْرِي هٰذَا، فِي يَوْمِي هٰذَا، فِي سَاعَتِي هٰذِهِ، مُفْلِحاً

ذریت اور ان کو دی گئی تیری ہر نعمت پر محفوظ ہوں۔ خدایا! مجھے اس مجلس، اس مہینہ، اسی دن اور اسی گھڑی فلاح والا، کامیاب، ثبت

مُنْجِحاً مُسْتَجَاباً لِي، مَغْفُوْراً ذَنْبِي، مُعَافاً مِنَ النَّارِ، وَمُعْتَقاً مِنْهَا عِتْقاً لاَ رِقَّ بَعْدَهُ أَبَداً

جواب دینے والا، گناہوں سے مغفرت شدہ، آتش سے معاف شدہ اور اس سے آزاد شدہ قرار دے کہ پھر کبھی اس میں گرفتار نہ ہوں اور

وَلاَرَهْبَةَ يارَبِّ الْأَرْبَابِ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ فِيمَا شِئْتَ، وَأَرَدْتَ وَقَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ

پھر کبھی اس سے ڈروں۔ اے رب الارباب۔ پروردگارا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو جو چاہتا ہے اور تو نے جس کا ارادہ کیا ہے اور

وَحَتَمْتَ وَأَنْفَذْتَ أَنْ تُطِيْلَ عُمْرِي، وَأَنْ تُنْسِئَ فِي أَجَلِي، وَأَنْ تُقَوِّيَ ضَعْفِي، وَأَنْ تُغْنِيَ

تو نے جس کے نافذ ہونے اور حتمی ہونے کا حکم دیا ہے انہیں مقرر فرما کر میری زندگی کو طولانی اور موت کو دیر سے قرار دے، میری ناتوانی

فَقْرِي، وَأَنْ تُجْبِرَ فَاقَتِي، وَأَنْ تَرْحَمَ مَسْكَنَتِي، وَأَنْ تُعِزَّ ذُلِّي، وَأَنْ تَرْفَعَ ضَعَتِي، وَأَنْ

کو قوت میں تبدیل کر، میرے فقر کو غنی میں بدل دے اور میری بیچارگی کی تلافی فرما اور میری بدبختی پر رحم فرما اور میری ذلت کو عزت میں

تُغْنِيَ عَآئِلَتِي، وَأَنْ تُؤْنِسَ وَحْشَتِي، وَأَنْ تُكَثِّرَ قِلَّتِي، وَأَنْ تُبَارِكَ رِزْقِي فِي عَافِيَةٍ وَيُسْرٍ وَخَفْضٍ

بدل دے اور میرے ضعف کو رفع کر دے اور میری خاندان کو بے نیاز کر دے، میری تنہائی میں میرا مونس و ہمدم بن جا، اور میری قلت کو

وَأَنْ تَكْفِيَنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، وَلاَتَكِلَنِي إِلٰى نَفْسِي فَأَعْجِزَ عَنْهَا،

کثرت میں بدل دے اور میرے لئے عافیت و آسانی اور فراوانی سے رزق قرار دے اور دنیا و آخرت کے اہم امور میں میری کفایت

وَلاَ إِلَى النَّاسِ فَيَرْفِضُوْنِي، وَأَنْ تُعَافِيَنِي فِي دِيْنِي وَبَدَنِي وَجَسَدِي وَرُوْحِي وَوُلْدِي وَأَهْلِي

فرما، اور مجھے خود پر ہی نہ چھوڑ کہ میں ان کے مقابلہ میں عاجز و ناتوان ہو جاؤں اور نہ مجھے لوگوں پر چھوڑ کر مجھے ایک کنارے لگا دیں نیز

وَأَهْلِ مَوَدَّتِي وَإِخْوَانِي وَجِيْرَانِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

مجھے میرے دین بدن جسم و روح، میری اولاد، میرے دوستوں، بھائیوں اور پڑوسیوں میں سے تمام مؤمنین و مؤمنات اور تمام مسلمین

اَلْأَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، وَأَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ مَا أَبْقَيْتَنِي، فَإِنَّكَ وَلِيِّي

وسلمات کو عافیت عطا فرما چاہے وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں۔ نیز میری پوری زندگی میں امن و امان کے ذریعہ منت و احسان کر۔ کیونکہ

وَمَوْلَايَ، وَثِقَتِي وَرَجَآئِي، وَمَعْدِنُ مَسْأَلَتِي، وَمَوْضِعُ شَكْوَايَ، وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِي. فَلَا

تو میرا ولی و سرپرست اور صاحب اختیار ہے، میرا مورد اطمینان اور میری امید ہے، میرے سوالوں کا معدن، میرے شکووں اور شکایتوں

تُخَيِّبْنِي فِي رَجَآئِي يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ، وَلَاتُبْطِلْ طَمَعِي وَرَجَآئِي، فَقَدْ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ

کا مرکز اور میری آرزوؤں کی انتہا ہے۔ اے میرے آقا و سردار میری امید کو ناامید نہ کر اور میری خوش خیالی اور امید کو باطل نہ کر۔ کیونکہ

بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَقَدَّمْتُهُمْ إِلَيْكَ أَمَامِي، وَأَمَامَ حَاجَتِي وَطَلِبَتِي، وَتَضَرُّعِي

میں محمد و آل محمد کے واسطہ تیری بارگاہ میں آیا ہوں اور انہیں اپنی حاجتوں، چاہتوں، گریہ وزاری اور اپنی خواہشوں سے پہلے تیری بارگاہ

وَمَسْأَلَتِي، فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيْهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ، فَإِنَّكَ مَنَنْتَ

میں لایا ہوں۔ پس مجھے دنیا و آخرت میں اپنی بارگاہ کے صاحب آبرو اور مقربین میں سے قرار دے کیونکہ تو نے ان کی معرفت سے مجھ پر

عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ، فَاخْتِمْ لِي بِهِمُ السَّعَادَةَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

احسان کیا ہے پس ان کے ذریعہ میری عاقبت کو سعید قرار دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

کچھ روایات میں اس عبارت کا اضافہ ہے:

مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهِمْ، فَاخْتِمْ لِي بِالسَّعَادَةِ وَالْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِيْمَانِ وَالْمَغْفِرَةِ

ان کے ذریعہ تو نے ہم پر احسان کیا، پس میری عاقبت کو سعادت امن و سلامتی، ایمان کامل، مغفرت،

وَالرِّضْوَانِ وَالسَّعَادَةِ وَالْحِفْظِ، يَا اَللّٰهُ أَنْتَ لِكُلِّ حَاجَةٍ لَنَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ،

رضوان، سعادت اور اپنی جانب سے حفاظت میں قرار دے اے اللہ تو میری تمام حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے

وَعَافِنَا وَلَاتُسَلِّطْ عَلَيْنَا أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ، وَاكْفِنَا كُلَّ أَمْرٍ مِنْ أُمُوْرِ

پس محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ہمیں عافیت بخش قرار دے اور مخلوقات میں سے مجھ پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى

کہ جسے میں برداشت نہ کر سکوں اور دنیا و آخرت میں میرے امور میں میری کفایت فرما، اے صاحب جلال و اکرام،

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ

اور محمد و آل محمد پر سلام بھیج، کہ جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر اپنا افضل درود و برکات،

وَتَرَحَّمْتَ وَسَلَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرٰاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔[1]

رحمت وسلام اور تحیات نازل کیں۔ بیشک تو حمید ومجید ہے۔

﴿۷﴾

ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت

﴿جناب عثمان بن سعیدؓ اور حسین بن روحؓ سے منقول﴾

ابوالحسین احمد بن حسین بن رجاء صیداوی نے یہ زیارت جناب عثمان بن سعیدؓ سے نقل کی ہے جب کہ جناب حسین بن روحؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے، وہ کہتے ہیں: جب یہ دونوں بزرگوار حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئے تو تو باب السلام کے قریب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے یوں زیارت کی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ، وَأَبَا مَوَالِيَّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

آپ پر سلام ہو اے میرے مولا اور میرے مولا کے فرزند، اور صاحب اختیار کے پدر اور میرے سردار آپ پر خدا کی رحمت وبرکات

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدَ دَارِ الْفَنَاءِ، وَزَعِيْمَ دَارِ الْبَقَاءِ، اِنَّا خَالِصَتُكَ وَمُوَالِيْكَ

ہوں، آپ پر سلام ہو اے وہ ہستی کہ جو اس دنیا میں ہمارے اور ہمارے اعمال کے شاہد وگواہ ہیں اور آخرت میں ہمارے زعیم ورئیس ہیں

وَنَعْتَرِفُ بِاَوْلَاكَ وَاُخْرَاكَ. فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى مُشَفِّعِكَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَبِّنَا وَرَبِّكَ، فَمَا

ہم آپ کے مخلص دموالی ہیں اور آپ کے اوّل وآخر کا اعتراف کرتے ہیں۔ پس شفاعت قبول کرنے والے یعنی خدا عزوجل متعال کے ہاں ہماری

خَابَ عَبْدٌ قَصَدَكَ رَبَّهُ وَأَتْعَبَ فِيْكَ قَلْبَهُ، وَهَجَرَ فِي أَهْلَهُ وَصَحْبَهُ، وَاتَّخَذَكَ

شفاعت فرما۔ جو بندہ بھی آپ کے ذریعہ اپنے خدا کا ارادہ کرے اور اپنے دل کو آپ کے سلسلہ میں غمگین کرے اور اپنے اہل خانہ اور دوستوں

وَلِيًّا وَحَسْبَهُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

سے کنارہ کشی کرے تا کہ تجھ تک پہنچ جائے اور تجھے اپنا ولی اور اپنے لئے کافی سمجھے۔ اور آپ پر خدا سلام، رحمت اور برکات ہوں۔

---

[1] اقبال الاعمال ۵۸۰

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: بعید نہیں ہے کہ یہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہو لیکن نسخہ اتارنے والوں نے غلطی کی ہو اور اسے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نسبت دی ہو۔[1]

﴿۸﴾

دعائے حضرت خضر علیہ السلام

﴿جو دعائے کمیل[2] کے نام سے معروف ہے﴾

دعائے کمیل کو شب پندرہ شعبان اور شب جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ

پروردگارا! میں تیری اس رحمت کے واسطہ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر محیط ہے اور تیری اس قوت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں

بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِي غَلَبْتَ

کہ جس سے ہر چیز پر قہر کرتا ہے، اور ہر چیز اس کے سامنے خاضع ہے اور اس کے سامنے ہر چیز ذلیل و خوار ہے اور تیرے جبروت کے

بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَايَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ،

واسطہ سے کہ جس سے تو نے ہر چیز پر غلبہ پایا، تیری عزت کے ذریعہ جس کے آگے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی، تیری عظمت کے ذریعے جس

وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمَائِكَ

نے ہر چیز کو پر کر دیا، تیری سلطنت کے ذریعہ جو ہر چیز سے بلند ہے، تیری ذات کے واسطے سے جو ہر چیز کی فنا کے بعد باقی رہے گی، اور

۱۔ بحار الأنوار: ۱۱۰/۲۱۱

۲۔ دعائے کمیل حضرت خضر کی دعا ہے، جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب کمیل کو تعلیم فرمائی اسی وجہ سے یہ دعائے کمیل کے نام سے معروف ہو گئی۔ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام (یہ دونوں بزرگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ہیں) اور آنحضرتؑ کے تمام یاور و انصار جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سی دعائیں ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم نے یہی دعا ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔

الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ

سوال کرتا ہوں تیرے ناموں کے ذریعہ جنہوں نے ہر چیز کے اجزا کو پر کر رکھا ہے، تیرے علم کے ذریعے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے

الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ، يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ، يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِيْنَ، وَيَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ. أَللّٰهُمَّ

اور تیری ذات کے نور کے ذریعے جس سے ہر چیز روشن ہوئی ہے۔یا نور یا قدوس، اے اولین میں سب سے اول اور اے آخرین میں

اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ. أَللّٰهُمَّ

سب سے آخر، پروردگارا! میرے ان گناہوں کو معاف کردے جو پردہ فاش کرتے ہیں، خدایا! میرے وہ گناہ معاف کردے جن سے

اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَا. أَللّٰهُمَّ

عذاب نازل ہوتا ہے، خدایا! میرے وہ گناہ بخش دے جن سے نعمتیں زائل ہوتی ہیں، خدایا!! میرے وہ گناہ معاف فرما جو دعا کو روک

اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ

لیتے ہیں، خدایا! میرے وہ گناہ بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہے، اے خدا! میرا ہر وہ گناہ معاف فرما جو میں نے کیا ہے اور ہر

أَخْطَأْتُهَا. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ، وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى نَفْسِكَ،

لغزش سے درگذر کر جو مجھ سے ہوئی ہے، اے اللہ! میں تیرے ذکر کے ذریعے تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیری ذات کو تیرے حضور اپنا

وَأَسْأَلُكَ بِجُوْدِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ، وَأَنْ تُوْزِعَنِي شُكْرَكَ، وَأَنْ تُلْهِمَنِي

سفارشی بناتا ہوں۔تیرے جود کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما اور توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں اور میری زبان

ذِكْرَكَ. أَللّٰهُمَّ وَ أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي

پر اپنا ذکر جاری فرما۔پروردگارا! میں سوال کرتا ہوں جھکے ہوئے گرے ہوئے ڈرے ہوئے کی طرح کہ مجھ سے چشم پوشی فرما مجھ پر رحمت

وَتَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ رَاضِياً قَانِعاً، وَفِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعاً. أَللّٰهُمَّ وَ أَسْأَلُكَ

کر اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی و قانع اور ہر قسم کے حالات میں نرم خو رہنے والا بنا دے۔خدایا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی

سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ، وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ، وَعَظُمَ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ

طرح جو سخت تنگی میں ہو، سختیوں میں پڑا ہوا اپنی حاجت لے کر تیرے پاس آیا ہوں اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں زیادہ رغبت رکھتا

أَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ، وَعَلَا مَكَانُكَ، وَخَفِيَ مَكْرُكَ، وَظَهَرَ أَمْرُكَ، وَغَلَبَ قَهْرُكَ

ہوں۔خدایا! تیری عظیم سلطنت اور تیرا مقام بلند ہے، تیری تدبیر پوشیدہ اور تیرا امر ظاہر ہے، تیرا قہر غالب تیری قدرت کارگر ہے اور

وَجَرَتْ قُدْرَتُکَ، وَلایُمْکِنُ الْفِرارُ مِنْ حُکُوْمَتِکَ .أَللّٰهُمَّ لا أَجِدُ لِذُنُوْبِي غافِراً،
تیری حکومت سے فرار ممکن نہیں ۔خداوندا !میں تیرے سوا کسی کو نہیں پاتا جو میرے گناہ بخشنے والا
وَلا لِقَبائِحِي ساتِراً، وَلا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلاً غَيْرَکَ، لا إِلٰهَ إِلّا
میری برائیوں کو چھپانے والااور میرے برے عمل کو نیکی میں بدل دینے والا ہو۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو
أَنْتَ سُبْحانَکَ وَبِحَمْدِکَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي، وَسَکَنْتُ إِلى قَدِيْمِ
پاک ہےاور حمد تیرے ہی لیے ہے۔میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اپنی جہالت کی وجہ سے جرأت کی اور میں نے تیری قدیم یاد آوری اور
ذِکْرِکَ لِي، وَمَنِّکَ عَلَيَّ .أَللّٰهُمَّ مَوْلايَ کَمْ مِنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهُ، وَکَمْ مِنْ فادِحٍ مِنَ
بچنے کے لیے تیری بخشش پر بھروسہ کیا ہے۔پروردگارا!!میرے مولا! کتنے ہی گناہوں کی تو نے پردہ پوشی کی اور کتنی ہی سخت بلاؤں سے مجھے
الْبَلاءِ أَقَلْتَهُ، وَکَمْ مِنْ عِثارٍ وَقَيْتَهُ، وَکَمْ مِنْ مَکْرُوْهٍ دَفَعْتَهُ، وَکَمْ مِنْ ثَناءٍ جَمِيْلٍ لَسْتُ
بچالیا۔کتنی ہی لغزشیں معاف فرمائیں اور کتنی ہی برائیاں مجھ سے دور کیں۔تو نے میری کتنی ہی تعریفیں عام کیں جن کا میں ہرگز اہل نہ
أَهْلاً لَهُ نَشَرْتَهُ .أَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلائِي، وَأَفْرَطَ بِي سُوْءُ حالِي، وَقَصُرَتْ بِي أَعْمالِي،
تھا۔پروردگارا!میری مصیبت عظیم ہے بدحالی کچھ زیادہ ہی بڑھ چکی ہے، میرے اعمال بہت کم ہیں،
وَقَعَدَتْ بِي أَغْلالِي،وَحَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بُعْدُ أَمَلِي، وَخَدَعَتْنِي الدُّنْيا بِغُرُوْرِها،وَنَفْسِي
گناہوں کی زنجیر نے مجھے جکڑ لیا ہے،لمبی لمبی آرزوں نے مجھے اپنا قیدی بنا رکھا ہے،دنیا نے دھوکہ بازی سے اور نفس نے جرائم اور حیلہ
بِجِنايَتِها، وَمِطالِي يا سَيِّدِي .فَأَسْأَلُکَ بِعِزَّتِکَ أَنْ لايَحْجُبَ عَنْکَ دُعائِي سُوْءُ
سازی سے مجھ کو فریب دیا ہے ۔اے میرے آقا!میں تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری بدعملی و بدکرداری میری دعا کو
عَمَلِي وَفِعالِي، وَلاتَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي، وَلاتُعاجِلْنِي بِالْعُقُوْبَةِ
تجھ سے نہ روکے اور تو مجھے میرے پوشیدہ کاموں سے رسوا نہ کرے جن میں تو میرے راز کو جانتا ہے اور مجھے اس پر سزا دینے میں جلدی
عَلى ما عَمِلْتُهُ فِي خَلَواتِي مِنْ سُوْءِ فِعْلِي وَاسائَتِي، وَدَوامِ تَفْرِيْطِي وَجَهالَتِي، وَکَثْرَةِ
نہ کر جو میں نے خلوت میں غلط کام کیا برائی کی تو ہمیشہ کوتاہی کی اس میں میری نادانی، خواہشوں کی کثرت اور غفلت بھی ہے۔اور اے
شَهَواتِي وَغَفْلَتِي.وَکُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِکَ لِي فِي کُلِّ الْأَحْوالِ رَؤُفاً، وَعَلَيَّ فِي جَمِيْعِ
میرے پروردگارا! تجھے تیری عزت کا واسطہ میرے لیے ہر حال میں مہربان رہ اور تمام امور میں مجھ پر عنایت فرما۔

الْأُمُوْرِ عَطُوْفاً، اِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ، أَسْأَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي، وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي.

میرے معبود! میرے رب! تیرے سوا میرا کون ہے جس سے سوال کروں کہ میری تکلیف دور کر دے اور میرے معاملے پر نظر رکھے۔

اِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْماً اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوىٰ نَفْسِي، وَلَمْ أَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ

میرے معبود اور میرے مولا! تو نے میرے لیے حکم صادر فرمایا لیکن میں نے اس میں خواہش کا کہا مانا اور میں دشمن کی فریب کاری سے بچ

تَزْيِيْنِ عَدُوِّي، فَغَرَّنِي بِمَا أَهْوىٰ وَأَسْعَدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرىٰ

نہ سکا، اس نے میری خواہشوں میں دھوکہ دیا اور وقت نے اسکا ساتھ دیا، پس تو نے جو حکم صادر کیا میں نے اس میں

عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ، وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوَامِرِكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي

تیری بعض حدود کو توڑا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کی پس اس معاملہ میں مجھ پر لازم ہے تیری حمد بجالانا اور میرے پاس کوئی حجت

جَمِيْعِ ذٰلِكَ، وَلَا حُجَّةَ لِي فِيْمَا جَرىٰ عَلَيَّ فِيْهِ قَضَاؤُكَ، وَأَلْزَمَنِي حُكْمُكَ

نہیں اس میں جو فیصلہ تو نے میرے لیے کیا ہے اور میرے لیے تیرا حکم اور تیری آزمائش لازم ہے اور

وَبَلَائُكَ، وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيْرِي وَاِسْرَافِي عَلٰى نَفْسِي، مُعْتَذِراً نَادِماً

اے اللہ! میں تیرے حضور آیا ہوں جب کہ میں نے کوتاہی کی اور اپنے نفس پر زیادتی کی ہے میں عذر خواہ و پشیماں، بارہا ہوا، معافی کا

مُنْكَسِراً مُسْتَقِيْلاً مُسْتَغْفِراً مُنِيْباً مُقِرّاً مُذْعِناً مُعْتَرِفاً، لَا أَجِدُ مَفَرّاً مِمَّا كَانَ مِنِّي، وَلَا

طالب، بخشش کا سوالی، تائب گناہوں کا اقراری، سرنگوں اور راقبال جرم کرتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہوا اس سے فرار کی راہ نہ کوئی پائے

مَفْزَعاً أَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِي أَمْرِي غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِي، وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ

پناہ کہ اپنے معاملے میں اسکی طرف توجہ کروں سوائے اسکے کہ تو میرا عذر قبول کر اور مجھے اپنی وسیع تر رحمت میں داخل کر لے۔

أَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي، وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي، وَفُكَّنِي مِنْ شَدِّ وَثَاقِي، يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ

پروردگارا! بس میرا عذر قبول فرما میری سخت تکلیف پر رحم کر اور بھاری مشکل سے رہائی دے۔ اے پروردگار! میرے کمزور بدن،

بَدَنِي، وَرِقَّةَ جِلْدِي، وَدِقَّةَ عَظْمِي، يَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي وَبِرِّي وَتَغْذِيَتِي،

نازک جلد اور باریک ہڈیوں پر رحم فرما اے وہ ذات جس نے میری خلقت ذکر، پرورش، نیکی اور غذا کا آغاز کیا اپنے پہلے کرم اور

هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِي. يَا اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي

گذشتہ نیکی کے تحت مجھے معاف فرما اے میرے معبود میرے آقا! اور میرے رب کیا میں یہ سمجھوں کہ تو مجھے اپنی آگ کا عذاب

بِـتَـارِكَ بَـعْدَ تَوْحِيْدِكَ، وَبَعْدَ مَا انْطَوىٰ عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ، وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي
دے گا جبکہ تیری توحید کا معترف ہوں اس کے ساتھ میرا دل تیری معرفت سے لبریز ہے اور میری زبان تیرے ذکر
مِنْ ذِكْرِكَ، وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيْرِي مِنْ حُبِّكَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي وَدُعَائِي خَاضِعاً
میں لگی ہوئی ہے میرا ضمیر تیری محبت سے جڑا ہوا ہے اور اپنے کیے ہوئے گناہوں کے سچے اعتراف اور تیری ربوبیت کے آگے میری عاجزانہ پکار
لِرُبُوْبِيَّتِكَ، هَيْهَاتَ، أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ، أَوْ تُبْعِدَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ، أَوْ تُشَرِّدَ
کے بعد بھی تو مجھے عذاب دے گا۔ ہرگز نہیں! تو بلند ہے اس سے کہ جسے پالا ہو اسے ضائع کرے یا جسے قریب کیا ہو اسے دور کرے یا
مَنْ آوَيْتَهُ، أَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ. وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَاِلٰهِي
جسے پناہ دی ہو اسے چھوڑ دے یا جس کی سرپرستی کی ہو اور اس پر مہربانی کی ہو اسے مصیبت کے حوالے کر دے۔ اے کاش میں جانتا اے
وَمَوْلايَ أَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلىٰ وُجُوْهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً، وَعَلىٰ أَلْسُنٍ نَطَقَتْ
میرے آقا میرے معبود اور میرے مولا کہ کیا تو ان چہروں کو آگ میں ڈالے گا جو تیری عظمت کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں اور
بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً، وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً، وَعَلىٰ قُلُوْبٍ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً،
ان زبانوں کو جو تیری توحید کے بیان میں سچی ہیں اور شکر کے ساتھ تیری تعریف کرتی ہیں اور ان دلوں کو جو تحقیق کیساتھ تجھے معبود مانتے
وَعَلىٰ ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً، وَعَلىٰ جَوَارِحَ سَعَتْ اِلىٰ
ہیں اور ان کے ضمیروں کو جو تیری معرفت سے پر ہو کر تجھ سے خائف ہیں تو انہیں آگ میں ڈالے گا؟ اور ان اعضا کو جو فرمانبرداری سے
أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً، وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً. مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَلَا
تیری عبادت گاہوں کی طرف دوڑتے ہیں اور یقین کے ساتھ تیری مغفرت کے طالب ہیں (تو انہیں آگ میں ڈالے) تیری ذات
أُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيْلٍ مِنْ بَلاءِ الدُّنْيَا
سے ایسا گمان نہیں، نہ یہ تیرے فضل کے مناسب ہے اے کریم اے پروردگار دنیا کی مختصر تکلیفوں اور مصیبتوں کے مقابل تو میری
وَعُقُوْبَاتِهَا، وَمَا يَجْرِي فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلىٰ أَهْلِهَا، عَلىٰ أَنَّ ذٰلِكَ بَلاءٌ وَمَكْرُوْهٌ
ناتوانی کو جانتا ہے اور اہل دنیا پر جو تنگیاں آتی ہیں (میں انہیں برداشت نہیں کر سکتا) اگرچہ اس تنگی و سختی کا ٹھہرا اور
قَلِيْلٌ مَكْثُهُ، يَسِيْرٌ بَقَاؤُهُ، قَصِيْرٌ مُدَّتُهُ، فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلاءِ الْآخِرَةِ، وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ
بقا کا وقت تھوڑا اور مدت کوتاہ ہے تو پھر کیونکر میں آخرت کی مشکلوں کو جھیل سکوں گا جو بڑی سخت ہیں اور وہ ایسی تکلیفیں ہیں

الْمَكارِهِ فِيهٰا، وَهُوَ بَلاءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهُ، وَيَدُوْمُ مَقامُهُ،وَلايُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ، لِأَنَّهُ لايَكُوْنُ

جن کی مدت طولانی ،اقامت دائمی ہے اوران میں سے کسی میں کمی نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ تیرے غضب تیرے انتقام اور

اِلّا عَنْ غَضَبِکَ وَانْتِقامِکَ وَسَخَطِکَ، وَهٰذا مالاتَقُوْمُ لَهُ السَّمٰاواتُ وَالْأَرْضُ،

تیری ناراضگی سے آتی ہیں اور یہ وہ سختیاں ہیں جن کے سامنے زمین وآسمان بھی کھڑے نہیں رہ سکتے

یا سَیِّدِي، فَکَیْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ الْحَقِیْرُ الْمِسْکِیْنُ الْمُسْتَکِیْنُ.

تو اے آقا مجھ پر کیا گزرے گی جبکہ میں تیرا کمزور پست، بے حیثیت، بے مایہ اور بے بس بندہ ہوں۔

یا اِلٰهِي وَرَبِّي وَسَیِّدِي وَمَوْلایَ، لِأَيِّ الْأُمُوْرِ اِلَیْکَ أَشْکُوْ، وَلِمٰا مِنْهٰا أَضِجُّ وَأَبْکِي،

اے میرے آقا اور میرے مولا! میں کن کن باتوں کی تجھ سے شکایت کروں اور کس کس کے لیے نالہ وشیون کروں؟

لِأَلِیْمِ الْعَذٰابِ وَشِدَّتِهِ،أَمْ لِطُوْلِ الْبَلاءِ وَمُدَّتِهِ،فَلَئِنْ صَیَّرْتَنِي لِلْعُقُوْباتِ مَعَ أَعْدٰائِکَ

دردناک عذاب اوراس کی سختی کے لیے یاطولانی مصیبت اوراس کی مدت کی زیادتی کے لئے پس اگرتو نے مجھے عذاب وعقاب میں اپنے

وَجَمَعْتَ بَیْنِي وَبَیْنَ أَهْلِ بَلاءِکَ، وَفَرَّقْتَ بَیْنِي وَبَیْنَ أَحِبّٰائِکَ وَأَوْلِیٰائِکَ. فَهَبْنِي

دشمنوں کے ساتھ رکھااور مجھے اوراپنے عذابیوں کو اکٹھا کر دیا اور میرے اوراپنے دوستوں اور محبوں میں دوری ڈال دی۔

یا اِلٰهِي وَسَیِّدِي وَمَوْلایَ وَرَبِّي، صَبَرْتُ عَلٰی عَذٰابِکَ فَکَیْفَ أَصْبِرُ عَلٰی فِرٰاقِکَ،

اے میرے معبود میرے آقا میرے مولا اور میرے رب! تو ہی بتا کہ میں تیرے عذاب پر صبر کرلوں تو تجھ سے دوری پر کیسے صبر

وَهَبْنِي صَبَرْتُ عَلٰی حَرِّ نٰارِکَ فَکَیْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰی کَرٰامَتِکَ، أَمْ کَیْفَ

کروں گا؟اور مجھے بتا کہ میں نے تیری آگ کی تپش پر صبر کرلیا تو تیرے کرم سے کس طرح چشم پوشی کرسکوں گا کیسے آگ میں پڑا

أَسْکُنُ فِي النّٰارِ وَرَجٰائِي عَفْوُکَ. فَبِعِزَّتِکَ یا سَیِّدِي وَمَوْلایَ أُقْسِمُ صٰادِقاً لَئِنْ

رہوں گا جب کہ میں تیرے عفوو بخشش کا امیدوار ہوں۔پس قسم ہے تیری عزت کی اے میرے آقا اور مولا سچی قسم کہ اگر تو نے میری

تَرَکْتَنِي ناطِقاً لَأَضِجَّنَّ اِلَیْکَ بَیْنَ أَهْلِهٰا ضَجِیْجَ الْآمِلِیْنَ، وَلَأَصْرُخَنَّ اِلَیْکَ صُرٰاخَ

گویائی باقی رہنے دی تو میں اہل نار کے درمیان تیرے حضور فریاد کروں گا آرزو مندوں کی طرح اور تیرے سامنے نالہ

الْمُسْتَصْرِخِیْنَ، وَلَأَبْکِیَنَّ عَلَیْکَ بُکٰاءَ الْفٰاقِدِیْنَ، وَلَأُنٰادِیَنَّکَ أَیْنَ کُنْتَ یا وَلِيَّ

کروں گا جیسے مددگار کے متلاشی کرتے ہیں تیرے فراق میں یوں گریہ کروں گا جیسے ناامید ہونے والے گریہ کرتے ہیں اور تجھے پکاروں

الْـمُؤْمِنِيْنَ، يا غايَةَ آمالِ الْعارِفِيْنَ، يا غِياثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصّادِقِيْنَ،
گا کہاں ہے تو اے مومنوں کے مددگار، اے عارفوں کی امیدوں کے مرکز، اے بیچاروں کی دادرسی کرنے والے، اے سچے لوگوں کے
وَيا اِلٰهَ الْعالَمِيْنَ. أَفَتُراكَ سُبْحانَكَ يا اِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيْها صَوْتَ عَبْدٍ
دوست اور اے عالمین کے معبود، کیا میں تجھے دیکھتا ہوں تو پاک ہے اس سے اے میرے اللہ اپنی حمد کے ساتھ کرتو وہاں سے بندۂ مسلم
مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيْها بِمُخالَفَتِهِ، وَذاقَ طَعْمَ عَذابِها بِمَعْصِيَتِهِ، وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْباقِها
کی آواز سن رہا ہے جو بوجہ نافرمانی دوزخ میں ہے اپنی برائی کے باعث عذاب کا ذائقہ چکھ رہا ہے اور اپنے جرم گناہ پر جہنم کے طبقوں کے
بِجُرْمِهِ وَجَرِيْرَتِهِ وَهُوَيَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ، وَيُنادِيْكَ بِلِسانِ
بیچوں بیچ بند ہے وہ تیرے سامنے گریہ کر رہا ہے تیری رحمت کے امیدوار کی طرح اور اہل توحید کی زبان میں تجھے پکار رہا ہے اور تیرے
أَهْلِ تَوْحِيْدِكَ، وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ. يا مَوْلايَ، فَكَيْفَ يَنْقَىٰ فِي الْعَذابِ
حضور تیری ربوبیت کو وسیلہ بنا رہا ہے۔ اے میرے مولا! پس کس طرح وہ عذاب میں رہے گا جب کہ وہ تیرے
وَهُوَ يَرْجُوما سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ، أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ
گذشتہ حلم کا امیدوار ہے یا پھر آگ کیونکر اسے تکلیف دے گی جبکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کی امید رکھتا ہے یا آگ کے
أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيْبُها وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرىٰ مَكانَهُ، أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ
شعلے کیسے اس کو جلائیں گے جبکہ تو اس کی آواز سن رہا ہے اور اس کے مقام کو دیکھ رہا ہے یا کیسے آگ کے شرارے اسے گھیریں گے جبکہ تو
زَفِيْرُها وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ، أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْباقِها وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ، أَمْ كَيْفَ
اس کی ناتوانی کو جانتا ہے یا کیسے وہ جہنم کے طبقوں میں پریشان رہے گا جبکہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیسے جہنم کے فرشتے اسے
تَزْجُرُهُ زَبانِيَتُها وَهُوَ يُنادِيْكَ يا رَبَّهُ، أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْها فَتَتْرُكُهُ
جھڑکیں گے جبکہ وہ تجھے پکار رہا ہے۔ اے میرے رب! یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خلاصی میں تیرے فضل کا امیدوار ہو
فِيْها، هَيْهاتَ، ما ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَلا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ، وَلا مُشْبِهٌ لِما عامَلْتَ
اور تو اسے جہنم میں رہنے دے۔ ہرگز نہیں! تیرے بارے میں یہ گمان نہیں ہوسکتا نہ تیرے فضل کا ایسا تعارف ہے نہ یہ تو حید پرستوں پر
بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسانِكَ. فَبِالْيَقِيْنِ أَقْطَعُ لَوْلا ما حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيْبِ
تیرے احسان و کرم سے مشابہ ہے پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے دشمنوں کو آگ کا عذاب دینے کا حکم نہ دیا ہوتا

جاحِدِيْكَ، وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ اِخْلادِ مَعانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النّارَ كُلَّها بَرْداً وَسَلاماً، وَما
اور اپنے مخالفوں کو ہمیشہ اس میں رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو ضرور تو آگ کو ٹھنڈی اور آرام بخش بنا دیتا اور کسی کو
كانَ لِأَحَدٍ فِيْها مُقِرّاً وَلا مُقاماً، لكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْماؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَها مِنَ
بھی آگ میں جگہ اور ٹھکانہ نہ دیا جاتا لیکن تو نے اپنے پاکیزہ ناموں کی قسم کھائی کہ جہنم کو تمام کافروں سے بھر دے گا
الكافِرِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالنّاسِ أَجْمَعِيْنَ، وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيْها الْمُعانِدِيْنَ، وَأَنْتَ جَلَّ ثَناؤُكَ
جنوں اور انسانوں میں سے اور یہ مخالفین ہمیشہ اس میں رہیں گے اور تو بڑی تعریف والا ہے۔ تو نے فضل و کرم
قُلْتَ مُبْتَدِئاً،وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعامِ مُتَكَرِّماً،أَفَمَنْ كانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كانَ فاسِقاً لايَسْتَوُوْنَ.
کرتے ہوئے بلا سابقہ یہ فرمایا کہ کیا وہ شخص جو مومن ہے وہ فاسق جیسا ہو سکتا ہے؟ یہ دونوں برابر نہیں۔
اِلهِي وَسَيِّدِي، فَأَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَها، وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَها وَحَكَمْتَها،
میرے معبود میرے آقا میں تیری قدرت جسے تو نے توانا کیا اور تیرا فرمان جسے تو نے یقینی و محکم بنایا
وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَها، أَنْ تَهَبَ لِي فِي هذِهِ اللَّيْلِ وَفِي هذِهِ السّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ
اور تو غالب ہے اس پر جس پر اسے جاری کرے اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں بخش دے اس شب میں اور اس ساعت میں میرے
أَجْرَمْتُهُ، وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ قَبِيْحٍ أَسْرَرْتُهُ، وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ، كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ،
تمام وہ جرم جو میں نے کیے تمام وہ گناہ جو مجھ سے سرزد ہوئے وہ سب برائیاں جو میں نے چھپائی ہیں جو نادانیاں میں نے جہل کی وجہ
أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ، وَكُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ بِإِثْباتِهَا الْكِرامَ الْكاتِبِيْنَ، الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ
سے کیں ہیں علی الاعلان یا پوشیدہ، رکھی ہوں یا ظاہر کیں ہیں اور میری بداعمالیاں جن کے لکھنے کا تو نے معزز کاتبین کو حکم دیا ہے جنہیں تو نے
ما يَكُوْنُ مِنِّي، وَجَعَلْتَهُمْ شُهُوْداً عَلَيَّ مَعَ جَوارِحِي، وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ
مقرر کیا ہے کہ جو کچھ میں کروں اسے محفوظ کریں اور ان کو میرے اعضا کے ساتھ مجھ پر گواہ بنایا اور ان کے علاوہ خود بھی مجھ پر نظر اور اس
وَرائِهِمْ، وَالشّاهِدَ لِما خَفِيَ عَنْهُمْ، وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ، وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ، وَأَنْ
بات کا گواہ ہے جو ان سے پوشیدہ ہے حالانکہ تو نے اپنی رحمت سے اسے چھپایا اور اپنے فضل سے اس پر پردہ ڈالا وہ معاف فرما اور
تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ، أَوْ إِحْسانٍ فَضَّلْتَهُ، أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ، أَوْرِزْقٍ بَسَطْتَهُ، أَوْ
میرے لیے وافر حصہ قرار دے ہر اس خیر میں جسے تو نے نازل کیا ہر اس احسان میں جو تو نے کیا ہر نیکی میں جسے تو نے پھیلایا رزق

ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ، أَوْ خَطَإٍ تَسْتُرُهُ. يا رَبِّ يا رَبِّ يا رَبِّ، يا اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلاَيَ وَمالِكَ

میں جسے تو نے وسیع کیا یا گناہ میں جسے تو معاف نے کیا یا غلطی میں جسے تو نے چھپایا یارب یارب یارب!! اے میرے معبود میرے آقا

رِقِّي، يا مَنْ بِيَدِهِ ناصِيَتِي، يا عَلِيْماً بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي، يا خَبِيْراً بِفَقْرِي وَفاقَتِي. يا رَبِّ

اور میرے مولا اور میری جان کے مالک! اے وہ جس کے ہاتھ میں میری لگام ہے اے میری تنگی و بے چارگی سے واقف اے میری

يا رَبِّ يا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ، وَأَعْظَمِ صِفاتِكَ وَأَسْمائِكَ، أَنْ

نا داری و تنگدستی سے باخبر یارب یارب یارب!! میں تجھ سے تیرے حق ہونے، تیری پاکیزگی، تیری عظیم صفات اور اسما کا واسطہ دے کر

تَجْعَلَ أَوْقاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً، وَأَعْمالِي

سوال کرتا ہوں کہ میرے رات دن کے اوقات اپنے ذکر سے آباد کر اور مسلسل اپنی حضوری میں رکھ اور میرے اعمال کو اپنی جناب میں

عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْمالِي وَأَوْرادِي كُلُّها وِرْداً واحِداً، وَحالِي فِي خِدْمَتِكَ

قبولیت عطا فرما حتی کہ میرے تمام اعمال اوراذکار تیرے حضور ورد قرار پائیں اور میرا یہ حال تیری بارگاہ میں ہمیشہ قائم رہے اے میرے

سَرْمَداً. يا سَيِّدِي يا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي، يا مَنْ اِلَيْهِ شَكْوَتُ أَحْوالِي، يا رَبِّ يا رَبِّ يا رَبِّ

آقا! اے وہ جس پر میرا تکیہ ہے اے جس سے میں اپنے حالات کی تنگی بیان کرتا ہوں یارب یارب یارب!!

قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوارِحِي، وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوانِحِي، وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي

میرے ظاہری اعضا کو اپنی حضوری میں قوی اور میرے باطنی اراوں کو محکم و مضبوط بنا دے اور مجھے توفیق دے کہ تجھ سے ڈرنے کی

خَشْيَتِكَ، وَالدَّوامَ فِي الْاِتِّصالِ بِخِدْمَتِكَ، حَتّٰى أَسْرَحَ اِلَيْكَ فِي مَيادِيْنِ السّابِقِيْنَ

کوشش کروں اور تیری حضوری میں ہمیشگی پیدا کروں تا کہ تیری بارگاہ میں سابقین کی راہوں پر چل پڑوں اور تیری طرف جانے والوں

وَأُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبارِزِيْنَ، وَأَشْتاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتاقِيْنَ، وَأَدْنُوَ مِنْكَ

سے آگے نکل جاؤں، تیرے قرب کا شوق رکھنے والوں میں زیادہ شوق والا بن جاؤں تیرے خالص بندوں کی طرح

دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ، وَأَخافَكَ مَخافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ، وَأَجْتَمِعَ فِي جِوارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

تیرے قریب ہو جاں اہل یقین کی مانند تجھ سے ڈروں اور تیرے آستانہ پر مومنوں کے ساتھ حاضر رہوں۔

اَللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرادَنِي بِسُوْءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كادَنِي فَكِدْهُ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْباً

پروردگارا! جو میرے لئے برائی کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایسا ہی کر جو میرے ساتھ مکر کرے تو اسکے ساتھ بھی ایسا ہی کر

عِبَادِكَ، وَأَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ، وَأَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ إِلَّا

مجھے اپنے بندوں میں قرار دے جو نصیب میں بہتر ہیں جو منزلت میں تیرے قریب ہیں جو تیرے حضور تقرب میں مخصوص ہیں

بِفَضْلِكَ، وَجُدْ لِي بِجُوْدِكَ، وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ، وَاحْفَظْنِي بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ

کیونکہ تیرے فضل کے بغیر یہ درجات نہیں مل سکتے بواسطہ اپنے کرم کے مجھ پر کرم کر بذریعہ اپنی بزرگی کے مجھ پر توجہ فرما بے مہ

لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهِجاً، وَقَلْبِي بِحُبِّكَ مُتَيَّماً، وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ إِجَابَتِكَ، وَأَقِلْنِي

اپنی رحمت میری حفاظت کر میری زبان کو اپنے ذکر میں گویا فرما اور میرے دل کو اپنا اسیر محبت بنا دے میری دعا بخوبی

عَثْرَتِي، وَاغْفِرْ زَلَّتِي، فَإِنَّكَ قَضَيْتَ عَلَى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ، وَأَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ،

قبول فرما مجھ پر احسان فرما میرا گرنا و معاف کردے اور میری خطا بخش دے کیونکہ تو نے بندوں پر عبادت فرض کی ہے اور انہیں دعا مانگنے کا

وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْإِجَابَةَ. فَإِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِي،

حکم دیا اور قبولیت کی ضمانت دی۔ پس اے پروردگار میں اپنا رخ تیری طرف کر رہا ہوں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں

فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي، وَبَلِّغْنِي مُنَايَ، وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي، وَاكْفِنِي

تو اپنی عزت کے طفیل میری دعا قبول فرما میری تمنائیں برلا اور اپنے فضل سے کبھی میری امید نہ توڑ میرے دشمن

شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي. يَا سَرِيعَ الرِّضَا، اِغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ، فَإِنَّكَ

جو جنوں اور انسانوں سے ہیں ان کے شر سے میری کفایت کر اے جلد راضی ہونے والے مجھے بخش دے جو دعا کے سوا کچھ نہیں

فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ، يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ، وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ، وَطَاعَتُهُ غِنًى، اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ

رکھتا بیشک تو جو چاہے کرنے والا ہے اے وہ جس کا نام دوا جس کا ذکر شفا اور اطاعت تونگری ہے رحم فرما اس پر جس کا سرمایہ محض امید

الرَّجَاءُ، وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ. يَا سَابِغَ النِّعَمِ، يَا دَافِعَ النِّقَمِ، يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ،

ہے اور جس کا ہتھیار گریہ ہے اے نعمتیں پوری کرنے والے اے سختیاں دور کرنے والے اے تاریکیوں میں ڈرنے والوں کے لئے

يَا عَالِماً لَا يُعَلَّمُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ

نور اے وہ عالم جسے پڑھایا نہیں گیا۔ محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیج۔ مجھ سے وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے۔ خدا اپنے رسول پر اور برکت

عَلَى رَسُوْلِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ آلِهِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.[1]

ائمہ پر سلام بھیجتا ہے بہت زیادہ سلام و تحیات جو انکی آل میں سے ہیں۔

---

[1] المصباح المتہجد: ۸۴۴، مفاتیح الجنان: ۱۲۶

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

کتاب کے آخر میں بعض دعائیں، زیارات اور کچھ ایسے مطالب بیان کریں گے جو کتاب کے موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں اور جنہیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے انجام دینے کا حکم فرمایا ہے۔

سب سے پہلے سید احمد رشتی موسویؒ کے واقعہ بیان کرتے ہیں کیونکہ ان کے واقعہ میں کچھ ایسے مطالب ہیں جنہیں ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے انجام دینے کا حکم دیا ہے۔

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: سید رشتی موسویؒ نے کہا کہ وہ ۱۲۸۰ھ ش میں حج کی غرض سے شہر رشت سے تبریز کی طرف روانہ ہوا اور تبریز میں معروف تاجر حاجی صفر علی تبریزی کے گھر گیا لیکن سفر حج کے لئے کوئی قافلہ نہیں مل رہا تھا جس کی وجہ سے میں حیران اور پریشان تھا البتہ اسی دوران پتہ چلا کہ حاجی جبار جلودار سمدہ ای اصفہانی کا قافلہ ''طربوزن'' کی طرف چل پڑا ہے۔

میں نے ان سے ایک سواری کرایہ پر لی اور چل پڑا جب راستہ میں پہلی منزل پر پہنچا تو حاجی صفر علی تاجر کے شوق دلانے پر دوسرے تین افراد بھی میرے ساتھ شامل ہو گئے۔ وہ تین افراد حاجی ملّا باقر تبریزی (یہ کسی دوسرے شخص کی نیابت میں حج کے لئے جا رہے تھے اور علماء میں معروف تھے) دوسرے شخص حاجی سید حسین تاجر تبریزی اور تیسرا شخص خادم تھا جسے حاجی علی کہتے تھے۔

ہم سفر کرتے ہوئے شہر ''ارضروم'' پہنچ گئے اور وہاں سے ''طربوزن'' جانے کا ارادہ کیا لیکن ان

دونوں شہروں کے درمیان ایک سرائے میں حاجی جبار (سالار قافلہ) ہمارے پاس آئے اور کہا: اس کے بعد جو سرائے آنے والی ہے وہ خطرناک ہے لہٰذا جلدی کریں تا کہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

کیونکہ ہم راستہ میں قافلہ سے کچھ پیچھے رہتے تھے صبح ہونے میں تقریباً ڈھائی یا تین گھنٹہ باقی تھے کہ ہم نے ایک ساتھ روانہ ہوئے ابھی ہم پہلے والی سرائے سے آدھا یا سہ چہارم فرسخ دور ہوئے ہوں گے کہ اچانک موسم تبدیل ہو گیا اور مکمل تاریکی چھا گئی اور پھر بارش اور برف برسنے لگی، ہمارے دوستوں نے اپنا سر ڈھانک لیا اور تیزی سے راستہ طے کرنے لگے۔

میں نے جتنی بھی تیز چلنے کی کوشش کی ان کے ہمراہ نہ ہو سکا وہ دور ہو گئے اور میں تنہا رہ گیا۔

گھوڑے سے اترا اور راستے کے کنارے بیٹھ گیا بہت ہی مضطرب تھا، زاد راہ کے لئے میرے پاس چھ سو تومان تھے، اپنی حالت کے بارے میں تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ میں صبح ہونے تک یہیں رہوں اور پہلے والی سرائے واپس پلٹ جاؤں، اور وہاں سے اپنے لئے کچھ محافظ لوں تا کہ دوبارہ قافلہ سے مل سکوں۔

میں اسی فکر میں تھا کہ اچانک اپنے سامنے ایک خوبصورت باغ دیکھا کہ جس میں باغبان بھی موجود تھا جو بیلچہ لئے ہوئے درختوں کی شاخوں اور پتوں سے برف گرا رہا تھا وہ میرے پاس آیا اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: میرے دوست چلے گئے میں تنہا رہ گیا ہوں اور راستہ سے واقف بھی نہیں ہوں اس لئے پریشان ہوں۔

انہوں نے فارسی زبان میں فرمایا: نافلہ پڑھو تا کہ راستہ مل جائے ان کی مراد نماز شب تھی۔

میں نماز شب پڑھنے میں مشغول ہو گیا نماز تمام کرنے کے بعد دوبارہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: کیا ابھی تک نہیں گئے؟

میں نے کہا: خدا کی قسم مجھے راستہ معلوم نہیں۔

فرمایا: جامعہ پڑھو۔

مجھے زیارت جامعہ یاد نہیں تھی اور ابھی تک یاد نہیں کر سکا اور کتاب دیکھے بغیر میں زیارت جامعہ نہیں پڑھ سکتا تھا جب کہ میں بارہا عتبات عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں اس کے باوجود کھڑا ہوا اور زیارت جامعہ کامل زبانی پڑھ گیا۔

وہ شخص پھر آئے اور فرمایا؟ ابھی تک نہیں گئے؟

بے اختیار میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رونے لگا اور کہا: ابھی تک یہیں ہوں کیونکہ راستہ نہیں معلوم۔

فرمایا: زیارت عاشورا پڑھو۔

زیارت عاشورا کے بارے میں بھی میری پہلے والی کیفیت تھی یعنی مجھے زیارت عاشورہ بھی یاد نہیں تھی لیکن میں اٹھا اور بے اختیار زیارت عاشورا پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور زیارت کو لعن وسلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ پڑھا۔

وہ حضرت پھر آئے اور کہنے لگے: ابھی تک نہیں گئے ہو؟!

ہم نے کہا: نہیں گیا، میں صبح تک یہیں رہوں گا۔

فرمایا: میں تمہیں ابھی قافلہ تک پہنچا دیتا ہوں۔

وہ گئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے پلیکہ کندھے پر رکھا اور آئے۔

فرمایا: میرے پیچھے گدھے پر سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا گھوڑے کی لجام کھینچی لیکن گھوڑا اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں۔

فرمایا: گھوڑے کی لگام مجھے دیدو، پلیکہ کو بائیں شانہ پر رکھا اور گھوڑے کی لجام کو داہنے ہاتھ سے پکڑا میرا گھوڑا بھی حیرت انگیز طور پر ان کا حکم مانتے ہوئے بہت ہی آرام سے پیچھے پیچھے آنے لگا۔

پھر اپنے ہاتھ کو میرے زانو پر رکھا اور فرمایا: کیوں تم نافلہ نہیں پڑھتے؟ نافلہ! نافلہ! نافلہ

کیوں تم عاشورا نہیں پڑھتے؟ عاشورا! عاشورا! عاشورا!

کیوں تم جامعہ نہیں پڑھتے؟ جامعہ! جامعہ! جامعہ!

وہ اس طرح سے راستہ طے کر رہے تھے کہ زمین ان کے پاؤں تلے چل رہی ہو اچانک انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہارے دوست وہاں ہیں اور ایک نہر کے پاس رکے ہوئے تھے اور اس کے پانی سے صبح کی نماز کے لئے وضو کرنے میں مشغول تھے۔

میں گدھے سے اترا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہ رہا تھا کہ سوار نہ ہو سکا، وہ خود بھی گدھے سے اترے بیلچے کو برف پر مارا اور مجھے سوار کیا اور گھوڑے کے سر کو اس طرف کر دیا کہ جہاں میرے دوست تھے۔

اس وقت مجھے خیال آیا کہ یہ شخص کون ہیں جو اتنی آسانی سے فارسی میں بات کر رہے ہیں؟ جب کہ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ اس علاقہ کے لوگ ترکی زبان میں بات کرتے ہیں اور مسیحی ہیں، دوسری طرف انہوں نے مجھے اتنی جلدی کیسے میرے دوستوں کے پاس پہنچا دیا؟!

مڑ کر پیچھے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا ان کا کہیں پتہ نہیں تھا لہذا میں اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔

نماز شب: جان لو؛ نماز شب کے فضائل و اوصاف اس قدر زیادہ ہیں کہ جو بیان سے خارج ہیں۔ قرآن مجید اور روایات میں اجمالاً اس کے نکات اور اسرار بیان ہوئے ہیں اس لئے جب بعض روایات میں نماز شب کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اس کے نام کو تین بار تکرار کیا گیا ہے۔

شیخ کلینیؒ، شیخ صدوقؒ اور شیخ برقیؒ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو چند چیزوں کی وصیت اور تاکید فرمائی اور حکم دیا کی ان کا خیال کیا جائے اور انہیں انجام دیا جائے، پھر خدا سے دعا فرمائی کہ پروردگارا! انہیں انجام دینے میں آنحضرتؐ کی مدد فرما۔ جن چیزوں کی تاکید فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

تمہیں نماز شب کی تاکید کرتا ہوں؛ نماز شب پڑھو! نماز شب پڑھو!

کتاب ''فقہ الرضا'' میں بھی اسی مضمون سے ملتی جلتی روایت موجود ہے۔

زیارت جامعہ: علماء کے ایک گروہ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ زیارت جامعہ سب سے بہترین اور کامل ترین زیارت ہے۔

علامہ مجلسیؒ اس زیارت کے بعض فقروں کی مختصر تشریح کرنے کے بعد فرماتے ہیں جب کہ آپ نے دوسری زیارات کی ایسی تشریح نہیں فرمائی:

اس زیارت کی شرح میں اختصار سے کام لیا ہے اگر چہ طولانی ہونے کا خوف دامن گیر تھا لہٰذا حق سخن ادا نہ ہوا اس لئے کہ یہ زیارت سند کے لحاظ سے صحیح ترین ہے اور اس کے راوی مشہور ترین راوی ہیں اور فصیح ترین الفاظ، معنی کے اعتبار سے سب زیادہ بلیغ اور شان و مقام کے لحاظ سے سب سے زیارہ باعظمت ہے۔

زیارت عاشورا: زیارت عاشورا کی شان وفضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ دوسری زیارات سے کوئی سنخیت نہیں رکھتی اور اگر چہ معصومین علیہم السلام کے احکامات عالم بالا سے اخذ ہوتے ہیں اور ظاہراً یہ زیارت اور دیگر زیارات معصومین علیہم السلام کے فرمان پر لکھی گئی ہیں لیکن زیارت عاشورا ایک حدیث قدسی ہے اور یہ اسی ترتیب (زیارت، لعن اور سلام) کے ساتھ حضرت احدیت سے جبرئیل امین تک اور ان سے پیغمبر اکرمؐ تک پہنچی ہے۔

تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اگر اس زیارت کو چالیس دن تک یا اس سے کم جاری رکھا جائے اور اسے دائمی طور پر ہر دن پڑھا جائے تو یہ مراد پانے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے میں بے نظیر ہے۔

اس کی پابندی سے سب سے بہتر نتیجہ جو حاصل ہوتا ہے وہ فائدہ ہے کہ جسے نجف اشرف کے مجاوروں میں سب سے نیک حاجی ملا حسن یزدی جو کہ شائستہ اور پرہیز گار بھی تھے ہمیشہ زیارت وعبادت میں مشغول رہا کرتے تھے، انہوں نے یزد کے موثق اور امین فرد حاجی علی یزدی جو کہ آخرت کی اصلاح کی کوشش میں رہا کرتے تھے اور با فضل شخص سے نقل کیا:

یزد میں ایک شخص تھا جو اپنی راتوں کو یزد کے باہر قبرستان گذارتا تھا کہ جہاں کچھ صالح افراد دفن ہیں اور اسے مزار کہا جاتا ہے ۔سید احمد کا ایک پڑوسی تھا جو بچپن سے ہی ان کے ساتھ رہا، ان کا استاد بھی ایک ہی تھا، وہ ایک ساتھ پڑھیا ور پھر حکومت کی طرف سے ٹیکس وصول کرنے پر مامور ہوگیا لیکن کچھ ہی دن زندہ رہا اور دنیا سے رخصت ہوگیا، اور انہیں اسی جگہ کے قریب دفن کیا گیا جہاں حاج محمد علی عبادت کیا کرتے تھے۔

انہوں نے اس کی موت کے بعد اسے خواب میں جنت کی نعمتوں کے ساتھ بہت اچھی حالت میں دیکھا، وہ خواب میں اپنے اس دوست کے قریب گیا اور اس سے کہا: میں تمہیں شروع سے آخر تک اور تمہارے ظاہر و باطن سے آگاہ ہوں اور تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم ان افراد میں سے نہ تھے کہ جس کے نیک باطن کا احتمال دیا جائے اور تمہارے برے کاموں کو تقیہ پر بھی حمل نہیں کیا سکتا کہ انہیں شرعی رنگ دیا جا سکے یا یہ کہا جا سکے کہ تم نے مجبوری کے عالم میں یا مظلوموں کی مدد کے لئے وہ حکومتی پیشہ اختیار کیا اور تمہارا وہ پیشہ بھی تمہیں عذاب ہی میں مبتلا کر رہا تھا پس میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کس عمل کے ذریعہ اس مقام پر پہنچے؟!

اس نے کہا: تم نے صحیح کہا میں جس روز مرا اور جب مجھے دفن کیا اس وقت سے لے کر کل تک میں شدید ترین عذاب میں مبتلا تھا کل استاد اشرف آہنگر کی زوجہ کا انتقال ہوا اور انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا (اور اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جو اس سے سو میٹر کے فاصلہ پر تھی) اور دفن ہونے کی شب میں حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام تین مرتبہ اسے دیکھنے کے لئے آئے اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ اس قبرستان سے عذاب اٹھالیا جائے، اس وقت سے ہماری حالت بہتر ہے اور وسعت و نعمت ہمارے شامل حال ہوئی۔

وہ اچانک خواب سے بیدار ہوئے، وہ نہ تو کسی استاد اشرف آہنگر کو جانتے تھے اور نہ ہی اس کے محلّہ سے واقف تھے۔ وہ لوہاروں کے بازار میں گئے اور اسے تلاش کرنا شروع کیا بالآخر مل گیا،

اس سے پوچھا: کیا تمہاری بیوی ہے؟

اس نے کہا: ہاں لیکن میری بیوی کا کل انتقال ہوگیا اور فلاں جگہ (اس قبرستان کا نام لیا) دفن کردیا۔

پوچھا: کیا وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گئی تھی؟ اس نے کہا: نہیں۔

پوچھا: کیا وہ آنحضرتؑ کے لئے عزاداری کرتی تھی؟ کہا: نہیں۔

پوچھا: کیا وہ گھر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے مجلس برپا کرتی تھی؟ کہا: نہیں۔

لوہار نے کہا: تم یہ سارے سوال کیوں کررہے ہو؟

انہوں نے اس سے خواب بیان کیا اور کہا: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہاری بیوی کا امام حسین علیہ السلام سے کیا رابطہ و واسطہ تھا؟

استاد اشرف آہنگر نے کہا: میری بیوی زیارت عاشورا پابندی سے پڑھتی تھی۔

قابل ذکر ہے کہ خود سید احمد (کہ جن کے حوالہ سے گذشتہ واقعہ نقل کیا) شائستہ اور پرہیزگار شخص تھے، اطاعت، عبادت، زیارت کی پابندی کرتے تھے، حقوق کی ادائیگی، بدن و لباس کی طہارت، شبہ والی چیزوں سے پرہیز کرتے تھے، اہل شہر کے درمیان سچائی اور پرہیزگاری میں مشہور تھے اور زیارتوں میں ایسے الطاف الٰہی ان کے شامل حال تھے کہ جنہیں یہاں نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۔ نجم الثاقب: ۲۰۱

نماز شب

ہم یہاں پر نماز شب کی کیفیت بیان کریں گے اس کے بعد زیارت جامعۂ کبیرہ اور زیارات عاشورا نقل کریں گے۔

نماز شب: اس کا وقت آدھی شب سے شروع ہوتا ہے اور نماز صبح سے جتنا نزدیک ہو اس کی فضیلت اور زیادہ ہے اور اگر اذان صبح کے وقت تک نماز گذار کے چار رکعت پڑھی ہوں تو اس کے بعد رکعتوں کو صرف سورہ حمد کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

نماز شب آٹھ رکعت ہے جنہیں دو، دو رکعت کر کے پڑھا جاتا اور پہلی دو رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور اگر اس ترتیب سے پڑھے تو نماز تمام کرنے کے بعد اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ باقی نہ بچے گا۔

اسی طرح پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے اور بقیہ چھ رکعت میں سورہ حمد اور جو بھی سورہ پڑھنا چاہے پڑھے۔

نیز نماز شب کی آٹھ رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے یا یہ کہ کوئی سورۂ نہ پڑھے بلکہ صرف سورۂ حمد پر اکتفا کرے۔

پہلی دو رکعت کے بعد تعجیل فرج کی دعا دعا پڑھے سے صفحہ ۱۹۸ پر نقل کیا ہے اور چوتھی رکعت کے بعد صفحہ ۲۰۰ پر نقل کی گئی دعا پڑھے۔

واجب نمازوں کی طرح نماز شب میں بھی قنوت مستحب ہے لہذا نماز شب کی ہر دوسری رکعت میں قنوت پڑھنا مستحب ہے اور قنوت کے ذکر میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہے یا پھر یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

خدایا! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہمیں سلامتی دے اور دنیا و آخرت میں ہمیں معاف کر بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

یا یہ کہے:

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَکْرَمُ"

پروردگارا! بخش دے، رحم فرما اور تو جو بھی جانتا ہے اس سے درگذر کر اور بیشک تو عزت مند، جلیل ترین اور سب سے بزرگوار ہے

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام جب رات کے وقت محراب عبادت میں کھڑے ہوتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّکَ خَلَقْتَنِي سَوِيّاً.....

پروردگارا! بیشک تو نے مجھے مناسب شکل میں خلق کیا

یہ صحیفۂ کاملۂ سجادیہ کی پچاسویں دعا ہے۔

نماز شب کی آٹھ رکعت پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز شفع کی نیت سے پڑھے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے بجالائے اور ان تین رکعتوں میں سورہ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے تا کہ ایک ختم قرآن کا ثواب حاصل ہو جائے کیونکہ ہر بار سورہ توحید کو پڑھنا ایک تہائی قرآن کا ثواب رکھتا ہے۔

نیز نماز شفع کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ "الناس" اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ "فلق" بھی پڑھ سکتا ہے۔

نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر سورۂ حمد اور سورۂ توحید کے ساتھ پڑھے یا پھر سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین یعنی ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھے پھر قنوت کے لئے ہاتھوں کو بلند کرے اور جو چاہے دعا کرے۔

شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: قنوت کی دعائیں بے شمار ہیں اور اس کے لئے کوئی مخصوص دعا وارد نہیں ہوئی کہ جسے پڑھنا واجب ہو۔

مستحب ہے انسان قنوت کی حالت میں خدا اور عذاب خدا کے خوف سے گریہ کرے یا گریہ کرنے کی صورت بنائے اور مومنین کے لئے دعا کرے اور مستحب ہے کہ چالیس مومنین کا نام لے اور ان کے لئے دعا کرے کیونکہ جو بھی شیعوں میں سے چالیس مومنین کے لئے دعا کرے انشاءاللہ اس

کی دعا مستجاب ہوگی اور پھر جس چیز کے لئے چاہے دعا کرے۔

شیخ صدوقؒ کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نماز وتر کے قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ،

پروردگارا! تو جن کی ہدایت فرمائے ان کے درمیان میری بھی ہدایت فرما، اور عافیت پانے والوں میں مجھے عافیت بخش، اور جن

وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ،

کی تو سرپرستی کرے مجھے بھی ان کے ضمن میں قرار دے، اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا اسے بابرکت کر، اور مقرر شدہ قضا میں مجھے شر و بدی

سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، وَأُوْمِنُ بِكَ، وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ،

سے محفوظ رکھ، کیونکہ تو حکم دیتا ہے اور کوئی تجھے حکم نہیں دیتا تو منزہ ہے اے خانہ کعبہ کے رب! میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا رَحِيْمُ.

طرف لوٹتا ہوں، اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیرے سوا کوئی قوت و جنبش نہیں ہے، اے رحیم۔

بہتر ہے کہ قنوت میں ستر مرتبہ ''**أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (رَبِّي) وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ**'' کہے۔

بہتر ہے کہ انسان اس دوران بائیں ہاتھ کو دعا کے لئے بلند رکھے اور داہنے ہاتھ سے استغفار شمار کرے۔[1]

تین سو مرتبہ ''**اَلْعَفْو**'' کہنا بھی مستحب ہے۔

جس نے اذان صبح سے پہلے چار رکعت نماز شب پڑھ لی ہو وہ بقیہ نماز کو بھی صبح کی نماز کے بعد ادا کی نیت سے پڑھ سکتا ہے اور جو آدھی رات کے بعد نماز شب نہیں پڑھ سکتا تو وہ اسے آدھی رات سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

۱۔ الباقیات الصالحات (حاشیۂ مفاتیح الجنان): ۲۶۰

زیارت عاشورا

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَبا عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ

اے ابا عبداللہ الحسین آپ پرسلام ہو،اے فرزندپیغمبرآپ پرسلام ہو،اے فرزندامیرالمؤمنین آپ پرسلام ہو،

يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ

اے اوصیاء کے سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو،آپ پر سلام ہواے فرزند جناب فاطمہ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں،

الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا ثارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثارِهِ، وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلَى

اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزند آپ پر سلام ہو اور وہ خون کہ جس کا بدلہ لیا جانا ہے ،سلام ہو آپ پر اوران

وَعَلَى الْأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِکَ، عَلَيْکُمْ مِنّي جَمِيْعاً سَلامُ اللّٰهِ أَبَداً ما بَقِيْتُ

روحوں پر جو آپ کے آستان میں مدفون ہیں ،آپ سب پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ جب تک میں باقی ہوں،

وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ. يا أَباعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ

اور رات دن باقی ہیں۔اے ابا عبداللہ آپ کی مصیبت بہت بڑی ہے۔ ہمارے لئے

بِکَ عَلَيْنا وَعَلى جَمِيْعِ أَهْلِ الْإِسْلامِ، وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُکَ فِي السَّماواتِ

اور تمام اہل اسلام کے لئے ،اور بہت بڑی اور بھاری ہے آپ کی مصیبت آسمان میں تمام اہل آسماں کے لئے۔

عَلى جَمِيْعِ أَهْلِ السَّماواتِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْکُمْ أَهْلَ

پس خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم کرنے کی بنیاد ڈالی ،اے اہلبیت۔اور خدا کی لعنت اس گروہ پر

الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً دَفَعَتْکُمْ عَنْ مَقامِکُمْ، وَأَزالَتْکُمْ عَنْ مَراتِبِکُمُ الَّتِي رَتَّبَکُمُ اللّٰهُ

جس نے آپ کو آپ کے مقام سے ہٹایا اور آپ کو آپ کے اس مرتبہ سے گرایا کہ جو آپ کو خدا نے عطا کیا۔خدا کی لعنت اس گروہ پر

فِيْها، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْکُمْ، وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْکِيْنِ مِنْ قِتالِکُمْ، بَرِئْتُ

جس نے آپ کو قتل کیا اور خدا کی لعنت ان پر جنہوں نے ان کو آپ کے ساتھ جنگ کرنے کی قوت فراہم کی، میں خدا کے اور آپ کے

اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْکُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ وَأَوْلِيائِهِمْ. يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، اِنّي سِلْمٌ لِمَنْ

سامنے ان سے اوران کے مددگاروں سے اوران کے پیروکاروں سے اوران کے دوستوں سے بری ہوں،اے ابا عبداللہ ! آپ سے

سالمکم، وحربٌ لمن حاربکم الی یوم القیامۃ، ولعن اللّٰہ آلَ زیادٍ وآلَ مروان،
صلح کرنے والوں سے میری صلح ہے اور آپ سے جنگ کرنے والوں سے میری جنگ ہے روز قیامت تک اور خدا لعنت کرے اولاد زیاد
ولعن اللّٰہُ بَنِي اُمَیَّۃَ قاطِبَۃً، ولعن اللّٰہُ ابْنَ مَرْجانَۃَ، ولعن اللّٰہُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ، ولعن اللّٰہُ
اور اولاد مروان پر خدا ہر صورت میں بنی امیہ سے اظہار بیزاری کرے خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے خدا لعنت کرے عمر بن سعد پر خدا
شِمْراً، ولعن اللّٰہُ اُمَّۃً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتالِکَ. بِأَبِي أَنْتَ وَاُمّي لَقَدْ عَظُمَ
لعنت کرے شمر پر اور خدا ان پر لعنت کرے جنہوں نے زین کسی اور گھوڑوں کو لگام دی اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے للکارا میرے
مُصابي بِکَ، فَأَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذي أَکْرَمَ مَقامَکَ، وَأَکْرَمَني بِکَ أَنْ یَرْزُقَني طَلَبَ
ماں باپ آپ پر قربان! یقیناً آپ کی خاطر میرا ماتم بڑھ گیا ہے، پس خدا سے سوال کرتا ہوں کہ جس نے آپ کو شان عطا کی اور آپ کے
ثارِکَ مَعَ اِمامٍ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْني
ذریعہ سے مجھے عزت دی یہ کہ وہ مجھے اس امام منصور کے ہمراہ آپ کے خون کا بدلہ لینے کا موقع دے کہ جو اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
عِنْدَکَ وَجیهاً بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلامُ فِي الدُّنْیا وَالْآخِرَۃِ. یا أَباعَبْدِاللّٰہِ، اِنّي أَتَقَرَّبُ
میں سے ہوں گے۔ پروردگارا! حسین کے طفیل مجھے دنیا و آخرت میں اپنے ہاں آبرومند بنا۔ اے ابا عبداللہ! بیشک میں خدا اور اس کے اور
اِلَی اللّٰہِ وَاِلی رَسُوْلِہِ وَاِلی أَمیرِالْمُؤْمِنیْنَ وَاِلی فاطِمَۃَ وَاِلَی الْحَسَنِ وَاِلَیْکَ بِمُوالاتِکَ
امیرالمؤمنین اور جناب فاطمہ اور حسن کا قرب چاہتا ہوں اور آپ کا قرب آپ کی حمایت سے
وَبِالْبَرائَۃِ مِمَّنْ قاتَلَکَ وَنَصَبَ لَکَ الْحَرْبَ، وَبِالْبَرائَۃِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَساسَ الظُّلْمِ
اور اس سے بیزاری کے ذریعہ کہ جس نے ایسی بنیاد قائم کی اور اس پر عمارت کھڑی کی اور پھر آپ اور آپ کے پیروکاروں پر ظلم و ستم کرنا
وَالْجَوْرِ عَلَیْکُمْ، وَأَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلی رَسُوْلِہِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَساسَ ذٰلِکَ، وَبَنیٰ عَلَیْہِ
شروع کیا، میں خدا اور آپ کے سامنے ان ظالموں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور خدا کا قرب چاہتا ہوں اور پھر آپ اور آپ کی
بُنْیانَہُ، وَجَریٰ فِي ظُلْمِہِ وَجَوْرِہِ عَلَیْکُمْ وَعَلیٰ أَشْیاعِکُمْ. بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِنْهُمْ
دوستی اور آپ کے دوستوں سے دوستی کے ذریعہ، اور دشمنوں اور آپ کے خلاف جنگ برپا کرنے والوں سے بیزاری کے ذریعہ اور ان
وَأَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ اِلَیْکُمْ بِمَوالاتِکُمْ وَمَوالاۃِ وَلِیِّکُمْ، وَبِالْبَرائَۃِ مِنْ أَعْدائِکُمْ وَالنّاصِبِیْنَ
کے طرفداروں اور پیروکاروں سے بیزاری کے ذریعہ۔ آپ سے صلح کرنے والوں سے میری صلح ہے اور آپ سے جنگ کرنے والوں

لَكُمُ الْحَرْبَ، وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ، اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ
سے میری جنگ ہے، میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں۔ پس سوال کرتا ہوں خدا سے کہ جس نے مجھے آپ
حَارَبَكُمْ، وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ، فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ
اور آپ کے دوستوں کی پہچان کے ذریعہ عزت دی اور مجھے آپ کے دشمنوں سے بیزاری کی توفیق دی کہ وہ مجھے دنیا و آخرت میں آپ
وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ، وَرَزَقَنِي الْبَرَائَةَ مِنْ أَعْدَائِكُمْ، أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،
کے ساتھ رکھے اور یہ کہ دنیا و آخرت میں مجھے آپ کے حضور سچائی کے ساتھ ثابت قدم رکھے اور اس سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بھی خدا
وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَسْئَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ
کے ہاں آپ کے لئے پسندیدہ مقام پر پہنچائے۔ نیز مجھے آپ میں سے اس امام کے ساتھ آپ کے خون کا بدلہ لینا نصیب کرے
لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي مَعَ اِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ، وَأَسْئَلُ
جو مددگار رہبر اور حق بات زبان پر لانے والا ہے۔ اور خدا سے آپ کے حق کے واسطہ اور خدا کے ہاں آپ کی اس شان کے واسطہ
اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ، أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطِي مُصَاباً
سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے آپ کی سوگواری پر وہ بہترین اجر عطا کرے کہ جو اس نے آپ کے کسی سوگوار کو دیا اور اس مصیبت پر
بِمُصِيبَتِهِ مُصِيبَةً مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
جو بہت بڑی مصیبت ہے اور جس کا رنج بہت زیادہ ہے اسلام میں اور آسمانوں میں اور زمینوں میں۔
أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
خدایا! مجھے ان افراد میں سے قرار دے کہ جن کو تیرا درود و رحمت اور بخشش نصیب ہوئی۔ خدایا! میری زندگی کو
مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا
محمد و آل محمد کی زندگی جیسی قرار دے اور میری موت کو محمد و آل محمد کی موت جیسا بنا۔ خدایا! بیشک یہ وہ دن ہے کہ
يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ، وَابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ بْنُ اللَّعِينِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ
جس کو بنی امیہ اور کلیجہ کھانے والے کا بیٹا بابرکت جانتا تھا جو لعین بن لعین ہے تیری زبان پر اور تیرے
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی زبان پر، ہر شہر میں جہاں رہے اور ہر جگہ جہاں ٹھہرے ہیں تیری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ۔

وَآلِهِ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَاسُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ،عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ

پروردگارا!ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سے اظہار برائت کر ایسی برائت کر جو تیری طرف سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو۔اور

وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ

یہ وہ دن ہے جس میں اولاد زیاد اور اولاد مروان کو خوشی ہوئی جنہوں نے حسین صلوات اللہ علیہ کو قتل کیا۔پروردگارا!تو اپنی طرف سے ان

فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيْمَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ

پر لعنت اور عذاب کو دوبرابر کردے۔اے معبود!بیشک میں تیرا قرب چاہتا ہوں آج کے دن اس جگہ پر جہاں کھڑا ہوں اور اپنی زندگی

وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ، وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ، وَبِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ

کے ایام میں ان سے بیزاری کرنے کے ذریعہ اور ان پر لعنت کرنے کے ذریعہ اور اس دوستی کے وسیلہ سے جو مجھے تیرے نبی اور تیرے

وَآلِ نَبِيِّكَ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

نبی کی آل سے ہے۔تیری نبی اور ان کی آل پر سلام ہو۔

پھر سو مرتبہ کہیں:

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

خدایا!لعنت کر ے ان لوگوں پر جنہوں نے محمد وآل محمد علیہم السلام پر ظلم کی بنیاد ڈالی۔خدایا!جس وقت پہلے والے نے محمد وآل

أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ، وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ.

محمد علیہم السلام پر ظلم کی بنیاد ڈالی اور اس کی اتباع چند لوگوں نے کی،تجھ سے میری یہی دعا ہے کہ ان سب پر لعنت کر۔بارالہا!جو بھی امام حسین

أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً.

سے جنگ کے لئے آیا ان سب پر لعنت کر۔خدایا!ان سارے ظالموں پر لعنت کر۔

اس کے بعد سو مرتبہ کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ، وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ، عَلَيْكَ

اے ابا عبداللہ آپ پر سلام ہو،سلام ہو آپ کے ان باوفا اصحاب پر جنہوں نے آپ اپنی جان قربان کردی۔سلام ہو آپ پر

مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ أَبَداً مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي

اس وقت تک کہ جب تک میں زندہ ہوں،سلام ہو آپ پر روز قیامت تک،خدا سے میری دعا ہے کہ مجھے پھر توفیق عنایت فرمائے تا کہ

لِزِيارَتِكُمْ، اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلى أَوْلادِالْحُسَيْنِ

میں آپ کی زیارت کے لئے دوبارہ حاضر ہوسکوں۔سلام ہوحسین پر،سلام ہوعلی اکبر پر!سلام ہوحسین کے تمام فرزندوں پر،

وَعَلى أَصْحابِ الْحُسَيْنِ.

سلام ہوآپ کے تمام اصحاب باوفا پر۔

پھر کہیں:

أَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنّي،وَابْدَأْ بِهِ أَوَّلاً ثُمَّ الثّانِيوَالثّالِثَ وَالرّابِعَ.

پروردگارا!میں اس پہلے شخص پرلعنت بھیجتا ہوں جس نے محمدؐ آل محمد علیہم السلام پرظلم کی ابتدا کی۔خدایا!سب سے پہلے یہ لعنت

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَخامِساً، وَالْعَنْ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ زِيادٍ وَابْنَ مَرْجانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْراً

پہلے،پھر دوسرے،پھر تیسرے اور پھر چوتھے پرلعنت کر۔پروردگارا!یزید پر پانچویں کے عنوان سے لعنت کر۔خدایا!عبیداللہ ابن زیاد

وَآلَ أَبِي سُفْيانَ وَآلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ.

عمر بن سعد اور شمر پر اور آل ابی سفیان (بنی امیہ)،آل زیاد اور آل مروان پر روزقیامت تک لعنت کر۔

پھر سجدے میں جائیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشّاكِرِيْنَ لَكَ عَلى مُصابِهِمْ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى عَظِيْمِ

خدا!تیرا شکر کرتو نے میرے دل کوغم حسین میں غمگین کیا اوراس عظیم مصیبت کے غم کی توفیق کی وجہ سے خدا کا شکر وحمد تجھ سے میری

رَزِيَّتِي.أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ، وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ

التجا ہے کہ روزقیامت ہمیں شفاعت حسین نصیب فرما،مجھے امام حسین اوران کے باوفا اصحاب کی راہ میں ثابت قدم مقرر اردے تا کہ میں ہمیشہ

الْحُسَيْنِ وَأَصْحابِ الْحُسَيْنِ، اَلَّذِيْنَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ.[1]

ان کی راہوں پر گامزن رہوں،میری خواہش ہے کہ ان لوگوں کی راہوں پر گامزن رہوں جنہوں نے امام حسین پر اپنی جان قربان کردی۔

اس کے بعد دو رکعت نماز اور دعائے علقمہ پڑھے۔

۱۔البلدالأمین:۳۸۲،مفاتیح الجنان:۹۰۲

علامہ امینیؒ نے نقل کیا ہے:علامہ مولی شریف شیروانی نے کتاب"الصدف" ج۲ص۱۹۹اپنے بزرگوں سے اورانہوں نے امام ہادی علیہ السلام سے روایت کی ہے:جوبھی زیارت عاشوراپڑھے اوراس کے بعد ایک مرتبہ کہے:أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظالِمٍ ظَلَمَ.....تا آخر،

دعائے علقمہ

﴿یہ دعا زیارت عاشورا کے بعد پڑھی جاتی ہے﴾

يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ، يا مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، يا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ،

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے بے چاروں کی دعا قبول کرنے والے! اے مشکلوں والوں کی مشکلیں حل کرنے والے!

يا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَيا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اے داد خواہوں کی دادرسی کرنے والے! اے فریادیوں کی فریاد کو پہنچنے والے اور اے وہ جو شہ رگ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے!

وَيا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَيا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰى وَبِالْأُفُقِ الْمُبِيْنِ، وَوَيا مَنْ

اے وہ جو انسان اور اسکے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور وہ جو نظر سے بالاتر جگہ اور روشن تر کنارے میں ہے! اے وہ جو

.....

.....اور اس کے بعد کہے: أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً اور اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ.... تا آخر اور اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً کہنا ایسے ہے کہ جیسا اس نے سو مرتبہ لعن اور سلام اوّل سے آخر تک پڑھا ہے۔ (ادب الزائر: ۲۰)

اس عبارت کے معنی میں کچھ احتمال پائے جاتے ہیں:

الف۔ جب ایک مکمل طور پر لعن کہنے کو ایک مرتبہ کہے: أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً اور اس کے بعد مکمل سلام پڑھے اور ایک بار کہے اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً۔

ب۔ ایک بار مکمل لعن پڑھنے کے بعد ۹۹ مرتبہ کہے أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً اور جب سلام پوری طرح پڑھے تو ۹۹ مرتبہ کہے: اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ.

پہلا احتمال ظاہر تر ہے اور اسی کی مانند روایات میں بھی وارد ہوا ہے، مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہونے کا قصد کیا تو پروردگار عالم نے ان پر وحی کی کہ ہزار مرتبہ "لاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" کہو چونکہ آنحضرت کے پاس وقت نہیں تھا اس لئے کہا: "لاإِلٰهَ إِلَا اللّٰه أَلفَ مَرَّة" اور پھر کشتی پر سوار ہو گئے، (رجوع فرمائیں: بحار الأنوار: ۱۱/۶۱)

امرحوم سید رشتی کے واقعہ میں نقل ہوا ہے کہ ان سے فرمایا: زیارت عاشورا پڑھو تو زیارت عاشورا اور دعائے علقمہ حفظ پڑھی جلا کہ اس سے پہلے انہیں یہ دونوں حفظ نہیں تھیں، اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ دعائے علقمہ پڑھنا بھی مورد تنبیہ ہے۔

هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ،وَيا مَنْ يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُوْرُ

بڑامہربان نہایت رحم والاعرش پرجاوی ہے!اے وہ جوآنکھوں کی ناروا حرکت اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے!اے وہ جس پر کوئی راز

وَيامَنْ لايَخْفىٰ عَلَيْهِ خافِيَةٌ وَيا مَنْ لاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْواتُ،وَيا مَنْ لاتُغَلِّطُهُ الْحاجاتُ

پوشیدہ نہیں !اے وہ جس کو آوازوں میں غلط فہمی نہیں ہوتی،! اے وہ جس کو حاجتوں میں بھول نہیں پڑتی !

وَيامَنْ لايُبْرِمُهُ اِلْحاحُ الْمُلِحّيْنَ،يا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ، وَيا جامِعَ كُلِّ شَمْلٍ، وَيا بارِئَ

اے وہ جس کو مانگنے والوں کا اصرار تنگ نہیں کرتا !اے ہرگمشدہ کو پالینے والے اے بکھروں کو اکٹھا کرنے والے اور اے لوگوں کو موت

النُّفُوْسِ بَعْدَالْمَوْتِ،وَيامَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يافاضِيَ الْحاجاتِ يا مُنَفِّسَ الْكُرُباتِ

کے بعد زندہ کرنے والے!اے وہ جس کی ہر روز نئی شان ہے اے حاجتوں کے پورا کرنے والے!اے مصیبتوں کو دور کرنے والے

يامُعْطِيَ السُّؤْلاتِ، يا وَلِيَّ الرَّغَباتِ، يا كافِيَ الْمُهِمّاتِ، يا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اے سوالوں کے پورا کرنے والے! اے خواہشوں پر مختار اے مشکلوں میں مددگار! اے وہ جو ہر امر میں مددگار ہے

وَلايَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ. أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيّيْنَ،

اور جس کے سوا زمین اور آسمانوں میں کوئی چیز مدد نہیں کرتی سوال کرتا ہوں تجھ سے نبیوں کے خاتم محمد کے حق کے واسطے اور مومنوں کے

وَعَلِيٍّ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِحَقِّ فاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَإِنِّي

امیر علی مرتضی (علیہ السلام) کے حق کے واسطے تیرے نبی کی دختر فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے حق کے واسطے اور حسن وحسین (علیہما السلام)

بِهِمْ أَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي مَقامِي هٰذا، وَبِهِمْ أَتَوَسَّلُ، وَبِهِمْ أَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ، وَبِحَقِّهِمْ

کے حق کے واسطے کیونکہ میں نے انہی کے وسیلے سے تیری طرف رخ کیا اس جگہ جہاں کھڑا ہوں انکو پناہ وسیلہ بنایا انہی کو تیرے ہاں

أَسْأَلُكَ وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَيْكَ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ، وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ

سفارشی بنایا اوران کے حق کے واسطے تیرا سوالی ہوں اسی کی قسم دیتا ہوں اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ان کی شان کے واسطے جو وہ تیرے

عِنْدَكَ، وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعالَمِيْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِهِ

ہاں رکھتے ہیں اس مرتبے کا واسطہ جو وہ تیرے حضور رکھتے ہیں کہ جس سے تو نے ان کو جہانوں میں بڑائی دی اور تیرے اس نام کے

خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعالَمِيْنَ، وَبِهِ أَبَنْتَهُمْ، وَأَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعالَمِيْنَ حَتّٰى فاقَ

واسطے سے جو تو نے ان کے ہاں قرار دیا اور اس کے ذریعے ان کو جہانوں میں خصوصیت عطا فرمائی ۔ان کو ممتاز کیا اور ان فضیلت کو جہانوں

فَضْلَهُمْ فَضْلَ الْعالَمِيْنَ جَمِيْعاً. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ

میں سب سے بڑھا دیا یہاں تک کہ ان کی فضیلت تمام جہانوں میں سب سے زیادہ ہوگئی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ آل محمدؐ پر درود

تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي، وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِي، وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي،

بھیج اور یہ کہ دور فرما دے میرا ہر غم ہر اندیشہ اور ہر دکھ اور میری مدد کر ہر دشوار کام میں میرا فرض ادا کر دے پناہ دے مجھ کو تنگدستی سے بچا

وَتُجِيْرَنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَتُجِيْرَنِي مِنَ الْفاقَةِ، وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ.

مجھ کو ناداری سے اور بے نیاز کر دے مجھ کو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اور میری مدد فرما! اس اندیشے میں جس

وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ أَخافُ هَمَّهُ، وَعُسْرَ مَنْ أَخافُ عُسْرَهُ، وَحُزُوْنَةَ مَنْ أَخافُ حُزُوْنَتَهُ،

سے میں ڈرتا ہوں اور اس تنگی میں جس سے پریشان ہوں اس غم میں جس سے گھبراتا ہوں اس تکلیف میں جس سے خوف کھاتا ہوں اس

وَشَرَّ مَنْ أَخافُ شَرَّهُ، وَمَكْرَ مَنْ أَخافُ مَكْرَهُ، وَبَغْيَ مَنْ أَخافُ بَغْيَهُ، وَجَوْرَ مَنْ أَخافُ

بری تدبیر سے جس سے ڈرتا رہتا ہوں اس ظلم سے جس سے سہما ہوا ہوں اس بے گھر ہونے سے جس سے ترساں ہوں اس کے تسلط سے

جَوْرَهُ، وَسُلْطانَ مَنْ أَخافُ سُلْطانَهُ، وَكَيْدَ مَنْ أَخافُ كَيْدَهُ، وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخافُ مَقْدُرَتَهُ

جس سے ہراساں ہوں اس فریب سے جس سے خائف ہوں اس کی قدرت سے جس سے ڈرتا ہوں دور کر مجھ سے دھوکہ دینے والوں

عَلَيَّ، وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيْدَةِ، وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ. اَللّٰهُمَّ مَنْ أَرادَنِي فَأَرِدْهُ، وَمَنْ كادَنِي

کے دھوکے اور فریب کاروں کے فریب کو مالے معبود! جو میرے لیے جیسا قصد کرے تو اس کے ساتھ ویسا قصد کر جو مجھے دھوکہ دینے تو

فَكِدْهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمانِيَّهُ، وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنّٰى شِئْتَ

اسے دھوکہ دے اور رد کر دے مجھ سے اس کے دھوکے فریب کینے اور اس کی بداندیشی کو روک دے اسے مجھ سے جس طرح تو چاہے اور

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لاتَجْبُرُهُ، وَبِبَلاءٍ لاتَسْتُرُهُ، وَبِفاقَةٍ لاتَسُدُّها، وَبِسُقْمٍ لاتُعافِيْهِ،

جہاں چاہے مالے معبود اس کو میرا خیال بھلا دے ایسے فاقے سے جو دور نہ ہو ایسی مصیبت سے جسے تو نہ ٹالے ایسی تنگدستی سے جسے تو نہ

وَذُلٍّ لاتُعِزُّهُ، وَبِمَسْكَنَةٍ لاتَجْبُرُها. اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ، وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ

ہٹائے ایسی بیماری سے جس سے تو نہ بچائے ایسی ذلت سے جس میں تو عزت نہ دے اور ایسی بے کسی سے جسے تو دور نہ کرے مالے معبود!

الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ، وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ شاغِلٍ لا فَراغَ لَهُ،

میرے دشمن کی خواری اسکے سامنے ظاہر کر دے اسکے گھر میں فقر و فاقہ کو داخل کر دے اور اسکے بدن میں دکھ اور بیماری پیدا کر دے یہاں

وَأَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ،وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ

تک کر مجھے بھول کر اسے اپنی ہی پڑ جائے کہ اسے برائی کا موقع نہ ملے اسے میری یاد بھلا دے جیسے اس نے تیری یاد بھلا رکھی ہے اور

وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ، وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ، وَلَاتَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ

میری طرف سے اس کے کان اس کی آنکھیں اس کی زبان اس کے ہاتھ اس کے پاں اس کا دل اور اس کے تمام اعضا کو روک دے اور

ذٰلِكَ لَهُ شُغْلاً شَاغِلاً بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي. وَاكْفِنِي يَا كَافِيَ مَا لَايَكْفِي سِوَاكَ،

دار کر دے ان سب پر بیماری اور اس سے اسے شفا نہ دے یہاں تک کر بنا دے اس کے لیے ایسی تختی جس میں دوچار ہے کر مجھ سے اور میری

فَإِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ، وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ، وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ

یاد سے غافل ہو جائے اور میری مدد کرا سے مددگار کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں کیونکہ تو میرے لیے کافی ہے تیرے سوا کوئی کافی نہیں تو کشائش

سِوَاكَ، وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ، خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ،وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ،

دینے والا ہے تیرے سوا کشائش دینے والا نہیں تو فریاد رس ہے تیرے سوا فریاد رس نہیں تو پناہ دینے والا ہے کوئی اور نہیں نا امید ہوا جسکا تو پناہ

وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ، وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِوَاكَ، وَمَلْجَأُهُ اِلٰى غَيْرِكَ،وَمَنْجَاهُ مِنْ

دینے والا نہیں جس کا فریاد رس تو نہیں وہ تیرے علاوہ کس سے فریاد کرے اور تیرے علاوہ کس کی طرف بھاگے جو سوائے تیرے کس کی

مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ، فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَائِي وَمَنْجَائِي، فَبِكَ

پناہ لے اور جسے بچانے والا سوائے تیرے کوئی اور ہو کیونکہ تو ہی میرا سہارا میری امید گاہ میری جائے فریاد پیرے قرار کی جگہ اور میری پناہ

اَسْتَفْتِحُ، وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ، وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ، وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ.

گاہ ہے تو مجھے نجات دینے والا ہے پس تجھی سے نجات کا طالب ہوں اور کامیابی چاہتا ہوں ۔ میں محمد و آل محمد کے واسطے سے تیری طرف

فَأَسْئَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى،

آیا اور انہیں وسیلہ بنانا اور شفاعت چاہتا ہوں ۔ پس سوال ہے تجھ سے اے اللہ اے اللہ پس حمد و شکر تیرے ہی لیے ہے تجھی سے

وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، فَأَسْئَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا أَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ

شکایت کی جاتی ہے اور تو ہی مدد کرنے والا ہے ۔ پس سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ اے اللہ اے اللہ محمد و آل محمد کے واسطے سے کر محمد و آل

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَرَبِّي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا

محمد پر درود بھیج ، تو میرا غم میرا اندیشہ اور میرا دکھ اس جگہ جہاں کھڑا ہوں جیسے تو نے دور کیا تھا اپنے نبی کا اندیشہ ان کا غم

كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ، وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ، فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا

اور ان کی تنگی اور دشمن سے خوف میں ان کی مدد فرمائی تھی پس دور کر میری مشکل جیسا ان کی مشکل دور کی تھی اور کشائش دے مجھ کو جیسا ان

كَشَفْتَ عَنْهُ، وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ، وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ

کو کشائش دی تھی اور میری مدد کر جیسے ان کی مدد فرمائی تھی میرا خوف دور کر جیسے ان کا خوف دور فرمایا تھا میری تکلیف دور کر جیسے ان کی

مَا أَخَافُ هَوْلَهُ،وَمَؤُونَةَ مَا أَخَافُ مَؤُونَتَهُ، وَهَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلا مَؤُونَةٍ عَلَى نَفْسِي

تکلیف دور فرمائی تھی اور وہ اندیشہ مٹا جس سے ڈرتا ہوں بغیر اس کے کہ اس سے مجھے کوئی زحمت اٹھانی پڑے مجھے پلٹا جبکہ میری حاجات

مِنْ ذٰلِكَ،وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي،وَكِفَايَةِ مَا أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ

پوری ہو جائیں جس امر کا اندیشہ ہے اس میں مدد دے میرے دنیا و آخرت کے تمام تر معاملات میں اے مومنوں کے امیر

يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّي سَلاَمُ اللّٰهِ أَبَداً مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اور اے ابا عبداللہ آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور رات دن باقی ہیں اور خدا میری

وَلاَ جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا، وَلاَ فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا .اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي

اس زیارت کو آپ دونوں کے لیے میری آخری زیارت نہ بنائے اور میرے اور آپ کے درمیان جدائی نہ ڈالے اے معبود! مجھے زندہ

عَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ، وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ،وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ،

رکھ محمد اور ان کی اولاد کی طرح مجھے انہی جیسی موت دے مجھے ان کی روش پر وفات دے مجھے ان کے گروہ میں محشور فرما اور میرے اور ان

وَلاَتُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداًفِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَاأَبَا عَبْدِاللّٰهِ

کے درمیان جدائی نہ ڈال ایک پل کی کبھی بھی دنیا اور آخرت میں اے امیر المومنین علیہ السلام اور اے ابا عبداللہ

أَتَيْتُكُمَا زَائِراً وَمُتَوَسِّلاً اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا،وَمُتَوَجِّهاً اِلَيْهِ بِكُمَا، وَمُسْتَشْفِعاً بِكُمَا ا

میں آپ دونوں کی زیارت کو آیا کہ اس کو خدا کے یہاں وسیلہ بناں جو میرا اور آپ کا رب ہے میں آپ کے ذریعے اس کی طرف متوجہ

لَى اللّٰهِ تَعَالَى فِي حَاجَتِي هٰذِهِ،فَاشْفَعَا لِي،فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَاللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ،وَالْجَاهَ

ہوا ہوں اور آپ دونوں کو خدا کے ہاں سفارشی بناتا ہوں اپنی حاجت کے بارے میں پس میری شفاعت کریں کہ آپ دونوں خدا کے

الْوَجِيْهَ،وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ، اِنِّي أَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا

حضور پسندیدہ مقام بہت زیادہ آبرو بہت اونچا مرتبہ اور محکم تعلق رکھتے ہیں بے شک میں پلٹ رہا ہوں آپ دونوں کے ہاں سے اس

وَنَجٰحِهٰا مِنَ اللّٰهِ بِشَفٰاعَتِكُمٰا لِي اِلَى اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ، فَلاٰ أَخِيْبَ وَلاٰيَكُوْنُ مُنْقَلَبِي

انتظار میں کہ میری حاجت پوری ہو اور مراد بر آئے خدا کے ہاں آپ کی شفاعت کے ذریعے جو میرے حق میں آپ خدا کے ہاں خدا

مُنْقَلَباً خٰائِباً خٰاسِراً بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِي مُنْقَلَباً رٰاجِحاً رٰابِحاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجٰاباً

کریں گے لہذا میں مایوس نہیں اور میری واپسی ایسی واپسی نہیں ہے جس میں ناامیدی و ناکامی ہو بلکہ میری واپسی ایسی جو بہترین نفع مند

بِقَضٰاءِ جَمِيْعِ حَوٰائِجِي، وَتَشَفُّعُكُمٰا لِي اِلَى اللّٰهِ. اِنْقَلَبْتُ عَلٰى مٰا شٰاءَ اللّٰهُ وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ

کامیاب قبول دعا کی حامل میری تمام حاجتیں پوری ہونے کے ساتھ ہے جبکہ آپ خدا کے ہاں میرے سفارشی ہیں میں پلٹ رہا ہوں

قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ، مُفَوِّضاً أَمْرِي اِلَى اللّٰهِ، مُلْجِأً ظَهْرِي اِلَى اللّٰهِ، مُتَوَكِّلاً عَلَى اللّٰهِ، وَأَقُوْلُ

اس امر پر جو خدا چاہے اور نہیں طاقت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں نے اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اس کا سہارا لے کر خدا پر ہی بھروسہ

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰى، لَيْسَ لِي وَرٰاءَ اللّٰهِ وَوَرٰاءَكُمْ يٰا سٰادَتِي مُنْتَهٰى

رکھتا ہوں اور کہتا ہوں خدا میرا ذمہ دار اور مجھے کافی ہے خدا سنتا ہے جو اسے پکارے میرا کوئی ٹھکانہ نہیں سوائے خدا کے اور سوائے آپ

مٰا شٰاءَ رَبِّي كٰانَ، وَمٰا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ، أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ،

کہا ہے میرے سردار جو میرا رب چاہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے نہیں ہوتا اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں آپ

وَلاٰ جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي اِلَيْكُمٰا. اِنْصَرَفْتُ يٰا سَيِّدِي يٰا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلاٰيَ،

دونوں کو سپرد خدا کرتا ہوں اور خدا اسکو آپکے ہاں میری آخری حاضری قرار نہ دے میں واپس جاتا ہوں اے میرے آقا اے مومنوں

وَأَنْتَ يٰا أَبٰا عَبْدِاللّٰهِ يٰا سَيِّدِي، وَسَلاٰمِي عَلَيْكُمٰا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهٰارُ،

کے امیر اور میرے مددگار اور آپ ہیں اے ابا عبداللہ اے میرے سردار میرا سلام ہو آپ دونوں پر متواتر جب تک رات اور دن باقی ہیں

وٰاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمٰا، غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمٰا سَلاٰمِي اِنْ شٰاءَ اللّٰهُ، وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُمَا

یہ سلام آپ دونوں کو پہنچتا رہے کبھی رکنے نہ پائے آپ پر میرا یہ سلام اگر خدا چاہے تو سوال کرتا ہوں اس سے آپ کے واسطے کہ وہ یہی

أَنْ يَشٰاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ، فَإِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اِنْقَلَبْتُ يٰا سَيِّدِي عَنْكُمٰا تٰائِباً حٰامِداً لِلّٰهِ،

چاہے اور یہ کرے کیونکہ وہ ہے حمد والا بزرگی والا میں آپ کے ہاں سے جاتا ہوں اے میرے سردار اور خدا سے توبہ کرتا ہوں اس کی حمد کرتا

شٰاكِراً رٰاجِياً لِلْاِجٰابَةِ، غَيْرَ آيِسٍ وَلاٰقٰانِطٍ، آئِباً عٰائِداً رٰاجِعاً اِلٰى زِيٰارَتِكُمٰا، غَيْرَ رٰاغِبٍ

ہوں شکر کرتا ہوں قبولیت کا امیدوار ہوں مجھے ناامید و مایوس نہ کرنا پھر آنے کی زیارت کرنے کے ارادے سے نہ کر آپ سے اور نہ آپ

عَنكُما، وَلاٰ مِنْ زِيارَتِكُما، بَلْ راجِعٌ عائِدٌ اِنْ شاءَ اللّٰهُ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ ۔یا

کی زیارت سے منہ موڑے ہوئے بلکہ دوبارہ آنے کے لیے اگر خدا چاہے اور نہیں طاقت وقوت مگر جو خدا سے ملتی ہے اے میرے سردار

سادَتِي رَغِبْتُ اِلَيْكُما وَاِلى زِيارَتِكُما بَعْدَ أَنْ زَهِدَ فِيْكُما وَفِي زِيارَتِكُما أَهْلُ الدُّنْيا،

میں شائق ہوں آپ کا اور آپ کی زیارت کا جبکہ بے رغبت ہو گئے ہیں آپ سے اور آپ دونوں کی زیارت کرنے سے یہ دنیا والے پس

فَلاٰ خَيَّبَنِيَ اللّٰهُ مِما رَجَوْتُ، وَمِما أَمَّلْتُ فِي زِيارَتِكُما،اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ۔[1]

خدا مجھے نا امید نہ کرے اس سے جس کی امید وآرزو رکھتا ہوں آپکی زیارت کے واسطے بے شک وہ نزدیک تر ہے قبول کرنے والا ہے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جانب سے زیارت جامعہ کی تجلیل

مرحوم علامہ مجلسی اوّلؒ زیارت جامعہ کبیرہ کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ زیارت ایک مکمل زیارت ہے جو تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں پڑھی جاسکتی ہے اور جب انسان کسی ایک امام کے حرم میں جائے تو وہ دوسرے تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کرسکتا ہے چاہے وہ نزدیک ہوں یا دور، اور اگر ہر مرتبہ ترتیب کے ساتھ ان میں سے ایک ایک کی نیت کرے اور بقیہ کی اس کے ضمن میں زیارت کرے تو بہتر ہے جیسا کہ میں بھی اسی نیت سے زیارت کرتا ہوں۔

میں نے ایک سچے خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی اور آنحضرتؑ نے اس عمل کی تعریف کی اور اس کی تاکید فرمائی اور جب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضرت کے مقدس روضہ میں تہذیب، تزکیہ اور مجاہدۂ نفس میں مشغول ہو گیا پروردگار عالم نے ہمارے مولا کی برکت سے ایسے مکاشفات کے دروازے ہم پر کھول دیئے کہ جنہیں ضعیف عقلیں سننا بھی تحمل نہیں کرا سکتیں۔

۱۔ مفاتیح الجنان: ۹۰۸

اس عالم مکاشفہ میں (یا یوں کہوں عالم خواب اور بیداری کے بیچ کی کیفیت میں) جب میں رواق ''عمران'' میں بیٹھا ہوا تھا تو دیکھا کہ میں سامرا میں ہوں، میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کا حرم دیکھا جو نہایت بلندی پر ہے اور نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا ہے ان دو بزرگوں کی قبر پر سبز رنگ کا بہشتی لباس پڑا ہوا اور میں نے دنیا میں اس جیسا کوئی لباس نہیں دیکھا تھا۔

میں نے اسی حال میں اپنے اور ساری دنیا کے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھا ان کا چہرہ دروازہ کی طرف اور پشت قبر کی طرف تھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرتؑ کو دیکھا تو مداحوں کی طرح بلند آواز میں زیارت جامعہ پڑھنا شروع کر دیا جب تمام کر چکا تو حضرت نے فرمایا: کیا اچھی زیارت ہے۔

میں نے عرض کیا: میرے مولا میں آپ پر قربان جاؤں! یہ آپ کے جد بزرگوار کی زیارت ہے یعنی یہ وہ زیارت ہے جو آپ کے جد امجد حضرت امام ہادی علیہ السلام سے ہم تک پہنچی ہے اور پھر میں نے آنحضرتؑ قبر منور کی طرف اشارہ کیا۔

فرمایا: ہاں! اندر آؤ، جب میں داخل ہوا تو دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا۔

حضرتؑ نے فرمایا: اور آگے آؤ۔

میں نے عرض کیا: میرے آقا ڈرتا ہوں کہیں بے ادبی کی وجہ سے کافر نہ ہو جاؤں۔

فرمایا: اگر یہ کام میری اجازت سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میں خوف اور لرزش کے ساتھ تھوڑا آگے بڑھا، فرمایا: اور آگے آؤ؛ اور آگے آؤ، یہاں تک کہ حضرت کے قریب پہنچ گیا۔

فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں نے عرض کیا: آقا میں ڈرتا ہوں۔

فرمایا: مت ڈرو۔

میں آنحضرتؑ کی خدمت میں ایسے بیٹھا جیسے ایک غلام آقا کی خدمت میں بیٹھتا ہے۔

حضرت نے فرمایا: اطمینان سے رہو، اور چار زانو بیٹھ جاؤ اس لئے کہ تم تھکے ہوئے ہو، پیدل پا برہنہ آئے ہو۔

خلاصہ یہ کہ آنحضرتؑ اپنے غلام سے محبت وشفقت فرما رہے تھے حضرت کے کلمات بہت زیادہ تھے جن کی توصیف کرنا اور بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور میں ان میں سے اکثر بھول گیا ہوں۔

اس خواب سے بیدار ہوا، ایک مدت سے سامراء کا راستہ بند تھا اور وہاں جانا ممکن نہ تھا اس واقعہ کے بعد اسی روز زیارت کے اسباب فراہم ہوگئے اور خدا کے فضل سے بڑی رکاوٹ دور ہوگئی اور جیسا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تھا میں اسی طرح پیدل اور ننگے پاؤں زیارت سے مشرف ہوا۔

ایک رات حرم مطہر میں رہا اور یہ زیارت کئی مرتبہ پڑھی اور اس رات راستہ میں اور روضۂ مطہر میں عجیب وغریب کرامتیں بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ حیرت انگیز معجزے دیکھے، جنہیں بیان کرنے سے بحث طولانی ہوجائے گی۔

خلاصہ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زیارت جامعہ حضرت امام ہادی علیہ السلام سے ہے اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے اور یہ بہترین اور کامل ترین زیارت ہے۔ میں اس خواب کے بعد اکثر اوقات اسی زیارت کے ذریعہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کرتا ہوں اور عتبات عالیہ ان مقدس ہستیوں کی صرف اسی زیارت کے ذریعہ زیارت کرتا ہوں اسی وجہ سے اکثر زیارتوں کی شرح میں تأخیر کی تا کہ اس زیارت کی شرح پہلے کرسکوں۔[1]

---

[1] ۱۔ رأ السلام: ۴۳/۲

زیارت جامعۂ کبیرہ

شیخ صدوقؒ نے کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' اور ''عیون اخبار الرضا علیہ السلام'' میں یوں روایت کی ہے:
موسیٰ نخعی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام سے عرض کیا:
اے فرزند رسول! مجھے کوئی ایسی بلیغ اور کامل زیارت تعلیم فرمایئے کہ میں جب بھی آپ میں سے کسی کی زیارت کرنا چاہوں تو اسے پڑھوں۔
آنحضرتؑ نے فرمایا: جب بھی ہم سے کسی کی زیارت کرنا چاہو تو غسل کرو اور جب بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کے حرم میں پہنچو تو کھڑے ہو جاؤ اور خدا کی وحدنیت اور حضرت محمد مصطفیؐ کی رسالت کی گواہی دو اور یوں کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ اِلـهَ اِلاَّ اللّـهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا و یگانہ ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وَ اٰلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

اس کے عبد اور رسول ہیں

جب حرم میں داخل ہو جاؤ اور قبر کو دیکھو تو تیں مرتبہ ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہو، پھر آہستہ آہستہ آرام سے چھوٹے قدم اٹھاؤ اور پھر کھڑے ہو کر تیں مرتبہ '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہو، پھر قبر کے نزدیک ہونے کے بعد چالیس مرتبہ ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' کہو تا کہ تکبیر مکمل ہو جائیں۔ اس کے بعد پڑھو:

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ ، وَمَوْضِعَ الرِّسالَةِ ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلاٰئِكَةِ ،

آپ پر سلام ہو اے خاندان نبوت اے پیغام الٰہی کے آنے کی جگہ اور ملائکہ کے آنے جانے کے

وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ ، وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ ، وَخُزّانَ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ ، وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ

مقام وحی نازل ہونے کی جگہ زول رحمت کے مرکز علوم کے خزینہ دار حد درجہ کے بردبار اور بزرگواری کے حامل ہیں۔ آپ قوموں

وَقادَةَ الْاُمَمِ ، وَأَوْلِيآءَ النِّعَمِ ، وَعَناصِرَ الْاَبْرارِ ، وَدَعآئِمَ الْاَخْيارِ ، وَ سِاسَةَ الْعِبادِ

کے پیشوا نعمتوں کے بانٹنے والے سرمایۂ نیکوکاران، پارساں کے ستون، بندوں کے لیے تدبیر کار، آبادیوں کے سردار،

وَأَرْكَانَ الْبِلَادِ وَأَبْوَابَ الْإِيْمَانِ وَأُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ ،وَسُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ ، وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ

ایمان و اسلام کے دروازے،اور خدا کے امانتدار ہیں اور آپ نبیوں کی نسل و اولاد رسولوں کے پسندیدہ

وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.اَلسَّلَامُ عَلٰى أَئِمَّةِ الْهُدٰى، وَمَصَابِيْحِ

اور جہانوں کے رب کے پسند شدگان کی اولاد ہیں۔آپ پرسلام خدا کی رحمت ہواور اس کی برکات ہوں آپ پر جو ہدایت دینے والے

الدُّجٰى ، وَأَعْلَامِ التُّقٰى ، وَذَوِي النُّهٰى ، وَأُولِ الْحِجٰى ، وَكَهْفِ الْوَرٰى، وَوَرَثَةِ الْأَنْبِيَآءِ

امام ہیں تاریکیوں کے چراغ ہیں پرہیزگاری کے نشان صاحبان عقل وخرد اور مالکان دانش ہیں آپ،لوگوں کی پناہ گاہ نبیوں کے وارث

وَالْمَثَلِ الْأَعْلٰى ، وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى،وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى

بلندترین نمونۂ عمل اور بہترین دعوت دینے والے ہیں آپ دنیاوالوں پرخدا کی حجتیں ہیں آغاز وانجام میں۔آپ پرسلام خدا کی

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ، وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ ، وَمَعَادِنِ

رحمت ہواوراس کی برکات ہوں۔سلام ہوخدا کی معرفت کے ذریعوں پر جوخدا کی برکت کے مقام اورخدا کی حکمت کی کانیں ہیں

حِكْمَةِ اللّٰهِ ، وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ ، وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ ، وَأَوْصِيَآءِ نَبِيِّ اللّٰهِ ، وَذُرِّيَّةِ

خدا کے رازوں کے نگہبان خدا کی کتاب کے حامل خدا کے آخری نبی کے جانشین اور خدا کے رسول کی اولاد ہیں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ ،

خدااان پراوران کی آلؑ پر درود بھیجے اورخدا کی رحمت ہواوراس کی برکات ہوں۔سلام ہوخدا کی طرف بلانے والوں پراورخدا کی

وَالْأَدِلَّآءِ عَلٰى مَرْضَاتِ اللّٰهِ ، وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِي أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالتَّامِيْنَ فِي مَحَبَّةِ اللّٰهِ ،

رضا سے آگاہ کرنے والوں پر جو خدا کے معاملے میں ایستادہ خدا کی محبت میں سب سے کامل

وَالْمُخْلِصِيْنَ فِي تَوْحِيْدِ اللّٰهِ ، وَالْمُظْهِرِيْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ ، وَعِبَادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ

ورخدا کی توحید کے عقیدے میں کھرے ہیں وہ خدا کے امرونہی کو بیان کرنے والے اوراس کے گرامی قدر بندے ہیں

اَلَّذِيْنَ لَايَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .اَلسَّلَامُ عَلٰى

جواس کے آگے بولنے میں پہل نہیں کرتے اوراس کے حکم پرعمل کرتے ہیں ان پرخدا کی رحمت ہواوراس کی برکات ہوں۔سلام ہو

الْأَئِمَّةِ الدُّعَاةِ ، وَالْقَادَةِ الْهُدَاةِ ، وَالسَّادَةِ الْوُلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ

ان پر جو دعوت دینے والے امام ہیں ہدایت دینے والے راہنما صاحب ولایت سردار حمایت کرنے والے نگہدار ذکر الٰہی کرنے والے

وَأُولِي الْأَمْرِ ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ ، وَحِزْبِهِ وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ ، وَحُجَّتِهِ وَصِرَاطِهِ ، وَنُوْرِهِ

اور والیانِ امر ہیں وہ خدا کا سرمایا اس کے پسندیدہ اس کی جماعت اور اس کے علوم کا خزانہ ہیں وہ خدا کی حجت اس کا راستہ اس کا نور اور

وَبُرْهَانِهِ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، كَمَا

اس کی نشانی ہیں خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں

شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلاَئِكَتُهُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ

جیسا کہ خدا نے اپنے لیے گواہی دی اس کے ساتھ اس کے فرشتے اور اس کی مخلوق میں سے صاحبانِ علم بھی گواہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی

الْحَكِيْمُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى ، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى

جو زبردست ہے حکمت والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے برگزیدہ بندے اور اس کے پسند کردہ رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت

وَدِيْنِ الْحَقِّ ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ. وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ

اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دیں اگر چہ مشرک پسند نہ بھی کریں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں

الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ ، اَلْمُقَرَّبُوْنَ اَلْمُتَّقُوْنَ ، اَلصَّادِقُوْنَ

ہدایت والے سنورے ہوئے گناہ سے بچائے ہوئے بزرگیوں والے اس سے نزدیک تر پرہیز گار صدق والے چنے ہوئے خدا کے

الْمُصْطَفَوْنَ ، اَلْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ ، اَلْقَوَّامُوْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلْعَامِلُوْنَ بِارَادَتِهِ ، اَلْفَائِزُوْنَ بِكَرَامَتِهِ

اطاعت گزار اس کے حکم پر کمربستہ اس کے ارادے پر عمل کرنیوالے اور اس کی مہربانی سے کامیاب ہیں کہ اس نے اپنے علم کے لئے

اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ ،وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ ، وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ ،وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ ، وَأَعَزَّكُمْ

آپ کو چنا اپنے غیب کے لئے آپ کو پسند کیا اپنے راز کے لئے آپ کو منتخب کیا اپنی قدرت سے آپ کو اپنا بنایا اپنی ہدایت سے عزت دی

بِهُدَاهُ ، وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ ، وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهِ (بِنُوْرِهِ)، وَأَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهِ ، وَرَضِيَكُمْ

اور اپنی دلیل کے لئے خاص کیا اس نے آپ کو اپنے نور کے لئے چنا روح القدس سے آپ کو قوت دی اپنی زمین میں آپ کو اپنا نائب

خُلَفَآءَ فِي أَرْضِهِ،وَحُجَجاً عَلٰى بَرِيَّتِهِ ، وَأَنْصَاراً لِدِيْنِهِ ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ

قرار دیا اپنی مخلوق پر اپنی حجتیں بنایا اپنے دین کے ناصر اور اپنے راز کے نگہدار اور اپنے علم کے خزینہ دار بنایا اپنی حکمت ان کے سپرد کی

وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ ، وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيْدِهِ ، وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهِ

آپ کو اپنی وحی کے ترجمان اور اپنی توحید کا مبلغ بنایا اس نے آپ کو اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا اپنے بندوں کے لئے نشان منزل اپنے

وَأَعْلاماً لِعِبادِهِ ، وَمَناراً فِي بِلادِهِ ، وَأَدِلاّءَ عَلى صِراطِهِ .عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ ،
شہروں کی روشنی اور اپنے راستے کے رہبر قرار دیا خدا نے آپ کو خطاؤں سے بچایا فتنوں سے محفوظ کیا اور ہر آلودگی سے صاف رکھا
وَاٰمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَذْهَبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ ، وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً
آلائش آپ سے دور کر دی اور آپ کو پاک رکھا جیسے پاک رکھنے کا حق ہے پس آپ نے اس کے جلال کی بڑائی کی اس
فَعَظَّمْتُمْ جَلالَهُ ، وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ ، وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ ، وَوَكَّدْتُمْ مِيثاقَهُ ،
کے مقام کو بلند جانا اس کی بزرگی کی توصیف کی اس کے ذکر کو جاری رکھا اس کے عہد کو پختہ کیا اس کی
وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طاعَتِهِ وَنَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ ،وَدَعَوْتُمْ اِلى سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ
فرمانبرداری کے عقید ے کو محکم بنایا آپ نے پوشیدہ وظاہر اس کا ساتھ دیا اور اس کے سیدھے راستے کی طرف لوگوں کو دانشمندی اور
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَبَذَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضاتِهِ . وَصَبَرْتُمْ عَلى ما أَصابَكُمْ فِي
بہترین نصیحت کے ذریعے بلایا آپ نے اس کی رضا کیلئے اپنی جانیں قربان کیں اور اس کی راہ میں آپ کو جو دکھ پہنچے ان کو صبر سے
جَنْبِهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاةَ ، وَاٰتَيْتُمُ الزَّكاةَ ، وَأَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ،
جھیلا آپ نے نماز قائم کی اور زکاۃ دیتے رہے آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا برے کاموں سے منع فرمایا
وَجاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ ،حَتّٰى أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ ، وَبَيَّنْتُمْ فَرائِضَهُ ،وَأَقَمْتُمْ حُدُودَهُ
اور خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا چنانچہ آپ نے اس کا پیغام عام کیا اس کے عائد کردہ فرائض بتائے اور اس کی مقررہ حدیں جاری کیں
وَنَشَرْتُمْ شَرائِعَ أَحْكامِهِ ،وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضا ، وَسَلَّمْتُمْ
آپ نے اس کے احکام بیان کئے اس کے طریقے رائج کئے اور اس میں آپ اس کی رضا کے طالب ہوئے آپ نے اس کے ہر فیصلے کو
لَهُ الْقَضاءَ ، وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضى.فَالرّاغِبُ عَنْكُمْ مارِقٌ ، وَاللّازِمُ لَكُمْ لاحِقٌ
تسلیم کیا اور آپ نے اس کے گذشتہ پیغمبروں کی تصدیق کی پس آپ سے بچنے والا دین سے نکل گیا آپ کا ہمراہی دیندار رہا اور آپ
وَالْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زاهِقٌ،وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ
کے حق کو کم سمجھنے والا نابود ہوا حق آپ کے ساتھ ہے آپ میں ہے آپ کی طرف سے ہے آپ کی طرف آیا ہے آپ حق والے ہیں اور
وَمِيراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ ، وَاِيابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ ، وَحِسابُهُمْ عَلَيْكُمْ ، وَفَصْلُ الْخِطابِ
مرکز حق ہیں نبوت کا ترکہ آپ کے پاس ہے لوگوں کی واپسی آپ کی طرف اور ان کا حساب آپ کو لینا ہے آپ حق و باطل کا فیصلہ کرنے

عِنْدَكُمْ ،وَاٰيَاتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ ، وَعِزَآئِمُهُ فِيْكُمْ ، وَنُوْرُهُ وَبُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ ، وَأَمْرُهُ اِلَيْكُمْ

والے ہیں خدا کی آیتیں اور اس کے ارادے آپ کے دلوں میں ہیں اس کا نور اور محکم دلیل آپ کے پاس ہے اور اس کا حکم آپ کی

مَنْ وَالاكُمْ فَقَدْ وَالَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَاداكُمْ فَقَدْ عَادَ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ

طرف آیا ہے آپ کا دوست خدا کا دوست اور جو آپ کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی

وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ ، أَنْتُمُ الصِّرَاطُ

اور جس نے آپ سے نفرت کی اس نے خدا سے نفرت کی اور جو آپ سے وابستہ ہوا وہ خدا سے وابستہ ہوا کیونکہ آپ سیدھا راستہ دنیا

الْأَقْوَمُ،وَشُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ،وَشُفَعَآءُ دَارِ الْبَقَآءِ،وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ،وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ

میں لوگوں پر شاہد و گواہ اور آخرت میں شفاعت کرنے والے ہیں آپ ختم نہ ہونے والی رحمت محفوظ شدہ آیت

وَالْأَمَانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ،وَالْبَابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النَّاسُ. مَنْ أَتَيْكُمْ نَجٰى وَمَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ

سنبھالی ہوئی امانت اور وہ راستہ ہیں جس سے لوگ آزمائے جاتے ہیں جو آپ کے پاس آیا نجات پا گیا اور جو بچتا رہا وہ تباہ ہو گیا

اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ، وَعَلَيْهِ تَدُلُّوْنَ ، وَبِهِ تُؤْمِنُوْنَ ، وَلَهُ تُسَلِّمُوْنَ ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُوْنَ ، وَ

آپ خدا کی طرف بلانے والے اور اس کی طرف رہبری کرنے والے ہیں آپ اس پر ایمان رکھتے اور اس کے فرمانبردار ہیں آپ اس کا

اِلٰى سَبِيْلِهِ تُرْشِدُوْنَ ، وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُوْنَ ، سَعْدَ مَنْ وَالاكُمْ ، وَهَلَكَ مَنْ عَاداكُمْ ،

حکم ماننے والے اس کے راستے کی طرف لے جانے والے اور اس کے حکم سے فیصلہ دینے والے ہیں کامیاب ہوا وہ جو آپ کا دوست

وَخَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ ، وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ ، وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ ، وَأَمِنَ مَنْ لَجَأَ

ہے ہلاک ہوا وہ جو آپ کا دشمن ہے اور خوار ہوا وہ جس نے آپ کا انکار کیا گمراہ ہوا وہ جو آپ سے جدا ہوا اور بامراد ہوا وہ جو آپ کے

اِلَيْكُمْ ، وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ ، وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ . مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوٰيهُ ،

ہمراہ رہا اور راہ امن ملا جس نے آپ کی پناہ لی سلامت رہا وہ جس نے آپ کی تصدیق کی اور ہدایت پا گیا وہ جس نے آپ کا دامن

وَمَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوٰيهُ ، وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ ، وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ رَدَّ

پکڑا جس نے آپ کا اتباع کیا اس کا مقام جنت ہے اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے جس نے آپ کا انکار کیا وہ

عَلَيْكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيْمَا مَضٰى ، وَجَارٍ

کافر ہے جس نے آپ سے جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے آپ کو غلط قرار دیا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگا میں گواہی دیتا

لَكُمْ فِيمَا بَقِيَ ، وَأَنَّ أَرْوَاحَكُمْ وَنُوَرَكُمْ وَطِينَتَكُمْ وَاحِدَةٌ ، طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا

ہوں کہ یہ مقام آپ کو گذشتہ زمانے میں حاصل تھا اور آئندہ زمانے میں بھی حاصل رہے گا بے شک آپ سب کی روحیں آپ کے نور

مِنْ بَعْضٍ. خَلَقَكُمُ اللّٰهُ أَنْوَاراً فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِيْنَ ، حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ ،

اور آپ کی اصل ایک ہے جو خوش آیند اور پاکیزہ ہے کہ آپ میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں خدا نے آپ کو نور کی شکل میں پیدا کیا پھر

فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ ، وَجَعَلَ صَلَاتَنَا (صَلَوَاتِنَا)

آپ سب کو اپنے عرش کے اردگرد رکھا حتی کہ ہم پر احسان کیا اور آپ کو بھیجا پس آپ کو ان گھروں میں رکھا جن کو خدا نے بلند کیا اور ان

عَلَيْكُمْ ، وَمَا خَصَّنَا بِهِ مِنْ وِلَايَتِكُمْ ، طِيْباً لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِأَنْفُسِنَا ، وَتَزْكِيَةً لَنَا ،

میں اس کا نام لیا جاتا ہے اس نے آپ پر ہمارے درود وسلام قرار دیئے اس سے ہمیں آپ کی ولایت میں خصوصیت دی اسے ہماری

وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا ، فَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ ، وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا إِيَّاكُمْ. فَبَلَغَ

پاکیزہ پیدائش ہمارے نفسوں کی صفائی ہمارے باطن کی درستی کا ذریعہ اور گناہوں کا کفارہ بنایا پس ہم اس کے حضور آپ کی فضیلت کو

اللّٰهُ بِكُمْ أَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ ، وَأَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَأَرْفَعَ دَرَجَاتِ

ماننے والے اور آپ کی تصدیق کرنے والے قرار پا گئے ہیں ۔ہاں خدا آپ کو صاحبان عظمت کے بلند مقام پر پہنچائے اور اپنے

الْمُرْسَلِيْنَ ، حَيْثُ لَايَلْحَقُهُ لَاحِقٌ ، وَلَايَفُوْقُهُ فَائِقٌ ، وَلَايَسْبِقُهُ سَابِقٌ ، وَلَايَطْمَعُ فِي

مقربین کی بلند منزلوں تک لے جائے اور اپنے پیغمبروں کے اونچے مراتب عطا کرے اس طرح کہ پیچھے والا وہاں نہ پہنچے کوئی اوپر والا

إِدْرَاكِهِ طَامِعٌ ، حَتّٰى لَايَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ، وَلَا صِدِّيْقٌ وَلَا شَهِيْدٌ

اس مقام سے بلند نہ ہوا اور کوئی آگے والا آگے نہ بڑھے اور کوئی طمع کرنے والا اس مقام کی طمع نہ کرے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی

وَلَا عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ ، وَلَا دَنِيٌّ وَلَا فَاضِلٌ ، وَلَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ ، وَلَا فَاجِرٌ طَالِحٌ ، وَلَا

مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل نہ کوئی صدیق اور نہ شہید نہ کوئی عالم اور نہ جاہل نہ کوئی پست اور نہ کوئی بلند نہ کوئی نیک مومن اور نہ کوئی فاسق

جَبَّارٌ عَنِيْدٌ ، وَلَا شَيْطَانٌ مَرِيْدٌ ، وَلَا خَلْقٌ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ إِلَّا عَرَّفَهُمْ جَلَالَةَ

وفاجر اور گناہ گار نہ کوئی ضدی سرکش اور نہ کوئی مفرور شیطان اور نہ ہی کوئی مخلوق گواہی دے سوائے اس کے کہ وہ ان کو آپ کی شان

أَمْرِكُمْ ، وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ ، وَكِبَرَ شَأْنِكُمْ ، وَتَمَامَ نُوْرِكُمْ ، وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ ،

سے آگاہ کرے آپ کے مقام کی بلندی آپ کی شان کی بڑائی آپ کے نور کی کاملیت آپ کے درست درجات آپ کے مراتب کی

وَثَبَاتَ مَقَامِكُمْ ، وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ ، وَمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ ، وَكَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ ، وَخَاصَّتَكُمْ

بیشک آپ کے خاندان کی بزرگی اس کے ہاں آپ کے مقام اس کے سامنے آپ کی بزرگواری اس کے ساتھ آپ کی خصوصیت اور اس

لَدَيْهِ وَقُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ. بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَأَهْلِي وَمَالِي وَأُسْرَتِي أُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ

سے آپ کے مقام کے قرب کی گواہی دے میرے ماں باپ میرا گھر میرا مال اور میرا خاندان آپ پر قربان ۔میں گواہ بناتا ہوں خدا کو

أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكُمْ ، وَبِمَا آمَنْتُمْ بِهِ ، كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَبِمَا كَفَرْتُمْ بِهِ ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ ،

اور آپ کو کہ اس پر میں ایمان رکھتا ہوں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں منکر ہوں آپ کے دشمن کا اور جس چیز کا آپ انکار کرتے ہیں آپ

وَبِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ ، مُوَالٍ لَكُمْ وَلِأَوْلِيَائِكُمْ ، مُبْغِضٌ لِأَعْدَائِكُمْ وَمُعَادٍ لَهُمْ ، سِلْمٌ

کی شان کو جانتا ہوں اور آپ کے مخالف کی گمراہی کو سمجھتا ہوں محبت رکھتا ہوں آپ سے اور آپ کے دوستوں سے نفرت کرتا ہوں آپ

لِمَنْ سَالَمَكُمْ ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ، مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ ، مُبْطِلٌ لِمَا أَبْطَلْتُمْ ، مُطِيعٌ

کے دشمنوں سے اور ان کا دشمن ہوں میری صلح ہے اس سے جو آپ سے صلح رکھے اور جنگ ہے اس سے جو آپ سے جنگ کرے حق کہتا

لَكُمْ ، عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ ، مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ ، مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ

ہوں اسے جس کو آپ حق کہیں باطل کہتا ہوں اسے جس کو آپ باطل کہیں آپ کا فرمانبردار ہوں آپ کے حق کو پہچانتا ہوں آپ کی بڑائی

مُعْتَرِفٌ بِكُمْ ، مُؤْمِنٌ بِإِيَابِكُمْ ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ . مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ ، مُرْتَقِبٌ

کو مانتا ہوں آپ کے علم کا معتقد ہوں آپ کی ولایت میں پناہ گزین ہوں آپ کی ذات کا اقرار کرتا ہوں آپ کے بزرگان کا معتقد

لِدَوْلَتِكُمْ ، آخِذٌ بِقَوْلِكُمْ ، عَامِلٌ بِأَمْرِكُمْ ، مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ ، زَائِرٌ لَكُمْ ، لَائِذٌ عَائِذٌ

ہوں آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں آپ کے دور کا منتظر ہوں آپ کی حکومت کا انتظار کرتا ہوں آپ کے قول کو قبول کرتا ہوں آپ

بِقُبُورِكُمْ ، مُسْتَشْفِعٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ ، وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ إِلَيْهِ ، وَمُقَدِّمُكُمْ أَمَامَ

کے حکم پر عمل کرتا ہوں آپ کی پناہ میں ہوں آپ کی زیارت کو آیا ہوں آپ کے قبر سے میں پوشیدہ ہو کر پناہ ڈھونڈتا ہے خدا کے حضور آپ کو اپنا

طَلِبَتِي وَحَوَائِجِي ، وَإِرَادَتِي فِي كُلِّ أَحْوَالِي وَأُمُورِي ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ

سفارشی بناتا ہوں آپ کے ذریعے اس کا قرب چاہتا ہوں آپ کو اپنی ضرورتوں حاجتوں اور ارادوں کا وسیلہ بناتا ہوں اپنے ہر حال اور

وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ ، وَأَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ ، وَمُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ ، وَمُسَلِّمٌ

ہر کام میں اور ایمان رکھتا ہوں آپ میں سے نہاں اور عیاں پر آپ میں سے ظاہر اور پوشیدہ پر آپ میں سے اوّل اور آخر پر ان تمام امور

فِيهِ مَعَكُمْ ، وَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ ، وَرَأْيِي لَكُمْ تَبَعٌ ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ ، حَتّٰى يُحْيِيَ

کے ساتھ خود کو آپ کے سپرد کرتا ہوں اور ان میں آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں میرا دل آپ کا معتقد ہے میرا ارادہ آپ کے تابع ہے

اللّٰهُ تَعالٰى دِينَهُ بِكُمْ ، وَيَرُدَّكُمْ فِي أَيّامِهِ ، وَيُظْهِرَكُمْ لِمَعالِمِهِ ، وَيُمَكِّنَكُمْ فِي أَرْضِهِ

میری مدد و نصرت آپ کے لئے حاضر ہے یہاں تک کہ خدا آپ کے ہاتھوں اپنے دین کو زندہ کرے آپ کو اس زمانے میں لے جائے

فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ ، اٰمَنْتُ بِكُمْ ، وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِما تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ ،

قیام عدل میں آپ کی مدد کرے اور آپ کو اپنی زمین میں اقتدار دے پس میں صرف آپ کے ساتھ ہوں آپ کے غیر کے ساتھ نہیں

وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَعْدائِكُمْ ، وَمِنَ الْجِبْتِ وَالطّاغُوتِ وَالشَّياطِينِ

آپ کا معتقد ہوں اور آپ میں سے آخری کا محب ہوں جیسے آپ میں سے اول کا محب ہوں میں خدائے عزوجل کے سامنے آپ کے

وَحِزْبِهِمُ الظّالِمِينَ لَكُمْ ، اَلْجاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ ، وَالْمارِقِينَ مِنْ وِلايَتِكُمْ ، وَالْغاصِبِينَ

دشمنوں سے بیزاری کرتا ہوں اور بیزار ہوں جنوں سے سرکشوں سے شیطانوں سے اور ان کے گروہ سے جو آپ پر ظلم کرنے والے آپ

لِإِرْثِكُمْ ، اَلشّاكِّينَ فِيكُمْ ، اَلْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ ، وَكُلِّ

کے حق کا انکار کرنے والے آپ کی ولایت سے نکل جانے والے آپ کی وراثت غصب کرنے والے آپ پر شک لانے والے آپ

مُطاعٍ سِواكُمْ ، وَمِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ اِلَى النّارِ. فَنَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَداً ما حَيِيتُ عَلٰى

سے پھر جانے والے ہیں اور میں آپ کے سوا ہر جماعت، آپ کے سوا ہر اطاعت کئے جانے والے اور ان پیشواؤں سے بیزار ہوں جو

مُوالاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَدِينِكُمْ، وَوَفَّقَنِي لِطاعَتِكُمْ ، وَرَزَقَنِي شَفاعَتَكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِنْ

جہنم میں لے جانے والے ہیں پس جب تک زندہ ہوں خدا مجھے آپ کی دوستی، آپ کی محبت، آپ کے دین پر قائم رکھے اور آپ کی پیروی

خِيارِ مَوالِيكُمْ ، اَلتّابِعِينَ لِما دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ ، وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ اٰثارَكُمْ ، وَيَسْلُكُ

کرنے کی توفیق دے اور آپ کی شفاعت نصیب کرے خدا مجھ کو آپ کے بہترین دوستوں میں رکھے جو اس کی پیروی کرنے والے ہوں

سَبِيلَكُمْ ، وَيَهْتَدِي بِهُداكُمْ ، وَيُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَيَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ ، وَيُمَلَّكُ

جن کی طرف آپ نے دعوت دی اور مجھے ان میں سے قرار دے جو آپ کے اقوال نقل کرتے ہیں مجھے آپ کی راہ پر چلائے آپ کی ہدایت

فِي دَوْلَتِكُمْ ، وَيُشَرَّفُ فِي عافِيَتِكُمْ ، وَيُمَكَّنُ فِي أَيّامِكُمْ ، وَتَقِرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ.

سے بہرہ ور کرے آپ کے گروہ میں اٹھائے آپ کی رجعت میں مجھے بھی لوٹائے آپ کی حکومت میں آپ کی رعایا بنائے آپ کے دامن

بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ، مَنْ أَرادَ اللّٰهُ بَدَأَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ،

میں عزت دے آپ کے عہد میں اعلیٰ مقام دے اور ان میں رکھے جو کل آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کریں گے میرے ماں باپ

وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ . مَوالِيَّ لا أُحْصِي ثَنائَكُمْ ، وَلا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ ،

میری جان میرا خاندان اور مال آپ پر قربان ۔ جو خدا کو چاہے وہ آپ سے ملتا ہے جو اسے یکتا سمجھے وہ آپ کی بات مانتا ہے جو اس کی طرف

وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ ، وَأَنْتُمْ نُورُ الْأَخْيارِ ، وَهُداةُ الْأَبْرارِ ، وَحُجَجُ الْجَبّارِ ، بِكُمْ

بڑھے وہ آپ کا رخ کرتا ہے میرے سردار میں آپ کی تعریف کا انداز نہیں کر سکتا نہ آپ کی مدح کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہوں اور نہ آپ کی

فَتَحَ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّماءَ أَنْ تَقَعَ

شان کا تصور کر سکتا ہوں آپ شرفا کا نور نیکوں کے رہبر خدائے قادر کی حجتیں ہیں خدا نے آپ سے آغاز وانجام کیا ہے وہ آپ کے ذریعے

عَلَى الْأَرْضِ اِلاّ بِاِذْنِهِ ، وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ ، وَيَكْشِفُ الضُّرَّ ، وَعِنْدَكُمْ ما نَزَلَتْ بِهِ

بارش برساتا ہے آپ کے ذریعے آسمان کو روکے ہوئے ہے تا کہ زمین پر نہ آ گرے مگر اسکے حکم سے وہ آپ کے ذریعے غم دور کرتا اور سختی

رُسُلُهُ ، وَهَبَطَتْ بِهِ مَلآئِكَتُهُ ، وَ اِلى جَدِّكُمْ .

ہٹاتا ہے وہ پیغام آپ کے پاس ہے جو اس کے رسول لائے اور فرشتے جس کو لے کر آئے اور آپ کے نانا کی طرف۔

اگر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زیارت ہو تو "وَ اِلى جَدِّكُمْ" کی بجائے "وَ اِلى أَخِيكَ" کہو:

بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ اِلى اَبِيكُمُ اللّٰهُ ما لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ ، طَأْطَأَ كُلُّ

اور آپ کے نانا کی طرف اور آپ کے بھائی کے پاس روح الامین آیا خدا نے آپ کو وہ نعمت دی جو جہانوں میں کسی کو نہ دی

شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ ، وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطاعَتِكُمْ ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبّارٍ لِفَضْلِكُمْ ، وَذَلَّ

ہر بڑائی والا آپ کی بڑائی کے آگے جھکتا ہے ہر مغرور آپ کا حکم مانتا ہے ہر زبردست آپ کی فضیلت کے سامنے خم ہوتا ہے ہر چیز آپ

كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ ، وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ ، وَفازَ الْفائِزُونَ بِوِلايَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ

کے آگے پست ہے زمین آپ کے نور سے چمکتی ہے کامیابی پانے والے آپ کی ولایت سے کامیابی پاتے ہیں کہ آپ کے ذریعے

اِلَى الرِّضْوانِ ، وَعَلى مَنْ جَحَدَ وِلايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمانِ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي

رضائے الٰہی حاصل کرتے ہیں اور جو آپ کی ولایت کے منکر ہیں ان پر خدا کا غضب آتا ہے میرے ماں باپ میری جان میرا خاندان

وَأَهْلِي وَمالِي ، ذِكْرُكُمْ فِي الذّاكِرِينَ ، وَأَسْمائُكُمْ فِي الْأَسْماءِ ، وَأَجْسادُكُمْ فِي

اور مال آپ پر قربان آپ کا ذکر ہے ذکر کرنے والوں میں ہے آپ کے نام ناموں میں خاص ہیں آپ کے جسم اعلیٰ ہیں جسموں میں آپ

الْأَجْسَادِ ، وَأَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ ، وَأَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ ، وَآثَارُكُمْ فِي الْآثَارِ ،

کی روحیں بہترین ہیں روحوں میں آپ کے دل پاکیزہ ہیں دلوں میں آپ کے نشان عمدہ ہیں نشانوں میں اور آپ کی قبریں پاک ہیں

وَقُبُورُكُمْ فِي الْقُبُورِ .فَمَا أَحْلَى أَسْمَآئَكُمْ ، وَأَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ ، وَأَجَلَّ

قبروں میں پس کتنے پیارے ہیں آپ کے نام کتنے گرامی ہیں آپ کے نفوس آپ کی شان بلند ہے آپ کا مقام عظیم ہے آپ کا بیان

خَطَرَكُمْ،وَأَوْفَى عَهْدَكُمْ وَأَصْدَقَ وَعْدَكُمْ. كَلَامُكُمْ نُورٌ وَأَمْرُكُمْ رُشْدٌ وَوَصِيَّتُكُمُ

پورا ہونے والا اور آپ کا وعدہ سچا ہے آپ کا کلام روشن آپ کے حکم میں ہدایت آپ کی وصیت پرہیز گاری آپ کا

التَّقْوَى ، وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ ، وَعَادَتُكُمُ الْإِحْسَانُ ، وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ ، وَشَأْنُكُمُ الْحَقُّ

فعل عمدہ آپ کی عادت پسندیدہ آپ کے اطوار میں بزرگواری آپ کی شان سچائی راستی اور ملائمت ہے آپ کا قول

وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ ، وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ ، إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ

مضبوط و یقینی ہے آپ کی رائے میں نرمی اور پختگی ہے اگر نیکی کا ذکر ہوتو آپ اس میں اول اس کی جڑ اس کی

كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ ، وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ ، وَمَأْوِيهُ وَمُنْتَهَاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي ، كَيْفَ

شاخ اس کا مرکز اس کا ٹھکانہ اور اس کی انتہا ہیں قربان آپ پر میرے ماں باپ اور میری جان، کس طرح میں آپ کی

أَصِفُ حُسْنَ ثَنَآئِكُمْ ، وَأُحْصِي جَمِيلَ بَلَآئِكُمْ ، وَبِكُمْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ

زیبا تعریف وتوصیف کروں اور آپ کی بہترین آزمائشوں کا تصور کروں کہ خدا نے آپ کے ذریعے ہمیں خواری سے بچایا ہمارے

وَفَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ ، وَأَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ بِأَبِي أَنْتُمْ

رنج و غم کو دور فرمایا اور ہمیں تباہی کی وادی سے نکالا اور جہنم کی آگ سے آزاد کیا میرے ماں باپ

وَأُمِّي وَنَفْسِي، بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِينِنَا ، وَأَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا ،

اور میری جان آپ پر قربان آپ کی دوستی کے وسیلے سے خدا نے ہمیں دینی تعلیمات عطا کی اور ہماری دنیا کے بگڑے کام سنوار دیے

وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ ، وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ ، وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ ، وَبِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ

آپ کی ولایت کی بدولت کلمہ مکمل ہوا نعمتیں بڑھ گئیں اور آپس کی دوریاں مٹ گئیں آپ کی دوستی کے باعث اطاعت واجبہ قبول ہوئی

الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ ، وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ ، وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ ، وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

ہے آپ سے محبت رکھنا واجب ہے خدائے عزوجل کے ہاں آپ کے لئے بلند درجے پسندیدہ مقام اور اونچا مرتبہ ہے نیز اس کے حضور

وَالْمَكَانُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ ، وَالشَّأْنُ الْكَبِيْرُ ، وَالشَّفَاعَةُ
آپ کی بڑی عزت ہے بہت اونچی شان ہے اور آپ کی شفاعت قبول شدہ ہے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل
الْمَقْبُوْلَةُ. رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ، رَبَّنَا لَاتُزِغْ
کیا اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ ہونے دے جب
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، سُبْحَانَ
کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہم کو اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے پاک تر ہے ہمارا رب یقیناً ہمارے
رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلاً يَا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْباً لَايَأْتِي
رب کا وعدہ پورا ہوگا اے ولی خدا بے شک میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان گناہ حائل ہیں جو آپ چاہیں تو معاف ہو سکتے ہیں
عَلَيْهَا اِلَّا رِضَاكُمْ ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلٰى سِرِّهٖ ، وَاسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهٖ ، وَقَرَنَ
پس واسطہ اس کا جس نے آپ کو اپنا رازداں بنایا اپنی مخلوق کا معاملہ آپ کو سونپا آپ کی اطاعت اپنی اطاعت کے ساتھ واجب قرار دی
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهٖ ، لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِي ، وَكُنْتُمْ شُفَعَآئِي ، فَاِنِّي لَكُمْ مُطِيْعٌ ، مَنْ
آپ میرے گناہ معاف کروائیں اور میرے سفارشی بن جائیں کہ یقیناً میں آپ کا پیروکار ہوں جس نے آپ کی پیروی کی تو اس نے
أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ،
خدا کی فرمانبرداری کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی خدا کی نافرمانی کی جس نے آپ سے محبت کی تو اس نے خدا سے محبت کی اور جس
وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَآءَ أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ
نے آپ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اے معبود یقیناً جب میں نے ایسے سفارشی پالئے ہیں جو تیرے مقرب ہیں یعنی
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ، اَلْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ ، لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَآئِي ، فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ
حضرت محمد اور ان کے اہلبیت جو نیک اور خوش کردار امام ہیں ضرور میں نے انہیں اپنے سفارشی بنایا ہے پس ان کے حق کے واسطے سے جو
عَلَيْكَ ، أَسْئَلُكَ أَنْ تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ، وَفِي زُمْرَةِ
تو نے خود پر لازم کر رکھا ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں داخل فرما جو ان کی اور ان کے حق کی معرفت رکھتے ہیں اور مجھے
الْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفَاعَتِهِمْ ، اِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
اس گروہ میں رکھ جس پر ان کی سفارش سے رحم کیا گیا ہے بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور خدا محمد پر اور ان کی پاکیزہ آل

الطّٰهِرِيْنَ ، وَسَلِّمْ كَثِيْراً ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔[1]

پر درود بھیجیے اور بہت بہت سلام بھیجیے سلام اور کافی ہے ہمارے لیے خدا جو بہترین کارساز ہے۔

زیارت امین اللہ اور اس کی فضیلت

ہم نے یہاں زیارت امین اللہ کو چند وجوہات کی بنا پر بیان کیا ہے:

۱۔حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے شیعوں میں سے جب بھی کوئی اس دعا (زیارت امین اللہ) کو امیر المؤمنین علیہ السلام یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی قبر مطہر کے پاس پڑھے تو بلا شک وشبہ حتمی طور پر اس کی دعا نور کے صندوقچہ میں اوپر جاتی ہے اور قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔

۲۔یہ زیارت ان زیارات میں سے ہے جسے حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے خود پڑھا ہے جیسا کہ حاج علی بغدادی کے آنحضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے واقعہ میں اس کی تصریح ہوئی ہے۔

۳۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے حاج علی بغدادی سے ملاقات کے واقعہ میں تصریح وتاکید فرمائی ہے کہ یہ زیارت افضل ترین زیارت ہے۔

مذکورہ واقعہ سے جو اہم نکتہ استفادہ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ زیارت، زیارت جامعہ میں سے ہے اور جو اہلبیت اطہار علیہم السلام کے تمام حرم میں پڑھی جاتی ہے جیسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے یہ زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے حرم میں قرائت فرمائی۔یہ نکتہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت میں صراحت سے بیان ہوا ہے۔

۱۔مفاتیح الجنان:۱۰۷۱،مزار آقا جمال خوانساری:۶۰

مرحوم محدث قمیؒ کہتے ہیں: یہ ایک معتبر زیارت ہے کہ جو دعاؤں اور زیارات کی تمام کتابوں میں نقل ہوئی ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے اس زیارت کے بارے میں فرمایا ہے: یہ زیارت متن اور سند کے اعتبار سے بہترین زیارت ہے اور اس زیارت کو تمام روضوں پر پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ معتبر سندوں سے جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے گئے اور قبر مطہر کے ساتھ کھڑے ہو کر گریہ کیا اور پھر یوں زیارت پڑھی:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَمِيْنَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ ، وَحُجَّتَهُ عَلى عِبادِهِ ،(اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

آپ پر سلام ہو اے خدا کی زمین میں اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ،(سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے

يا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ)[1] أَشْهَدُ أَنَّكَ جاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ ، وَعَمِلْتَ بِكِتابِهِ،

سردار) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا اس کی کتاب پر عمل کیا اور اس کے نبی کی سنتوں کی

وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، حَتّٰى دَعاكَ اللّٰهُ اِلى جِوارِهِ ، فَقَبَضَكَ

پیروی کی خدا رحمت کرے ان پر اور ان کی آل پر پھر خدا نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اپنے اختیار سے آپ کی جان قبض

اِلَيْهِ بِاخْتِيارِهِ ، وَأَلْزَمَ أَعْداٰئَكَ الْحُجَّةَ ، مَعَ ما لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلى جَمِيْعِ

کر لی اور آپ کے دشمنوں پر حجت قائم کی جبکہ تمام مخلوق کے لئے آپ کے وجود میں بہت سی کامل حجتیں ہیں۔

خَلْقِهِ. اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ ، راضِيَةً بِقَضاٰئِكَ ، مُوْلَعَةً بِذِكْرِكَ

اے اللہ! میرے نفس کو ایسا بنا کہ تیری تقدیر پر مطمئن ہو تیرے فیصلے پر راضی و خوش رہے تیرے ذکر کا مشتاق اور دعا میں

وَدُعاٰئِكَ ، مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِياٰئِكَ ، مَحْبُوْبَةً فِي أَرْضِكَ وَسَماٰئِكَ ، صابِرَةً

حریص ہو تیرے برگزیدہ دوستوں سے محبت کرنے والا تیرے زمین و آسمان میں محبوب و منظور ہو تیری طرف سے

عَلى نُزُوْلِ بَلاٰئِكَ، شاكِرَةً لِفَواضِلِ نَعْماٰئِكَ ، ذاكِرَةً لِسَوابِغِ الْآئِكَ ، مُشْتاقَةً

مصائب کی آمد پر صبر کرنے والا ہو تیری بہترین نعمتوں پر شکر کرنے والا تیری کثیر مہربانیوں کو یاد کرنے والا ہو تیری

۱۔ زیارت کا یہ فقرہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے حرم میں پڑھا جاتا ہے۔

اِلٰی فَرْحَةِ لِقَآئِکَ،مُتَزَوِّدَةُ التَّقْوٰی لِیَوْمِ جَزَآئِکَ ، مُسْتَنَّةٌ بِسُنَنِ أَوْلِیَآئِکَ ، مُفَارِقَةٌ

ملاقات کی خوشی کا خواہاں یوم جزا کے لئے تقویٰ کو زادراہ بنانے والا ہو تیرے دوستوں کے نقش قدم پر چلنے والا تیرے دشمنوں کے طور

لِأَخْلَاقِ أَعْدَآئِکَ ، مَشْغُوْلَةٌ عَنِ الدُّنْیَا بِحَمْدِکَ وَثَنَآئِکَ .

طریقوں سے متنفر و دور اور دنیا سے بچ بچا کر تیری حمد و ثنا میں مشغول رہنے والا ہو۔

پھر آپ نے اپنا رخسار مبارک قبر مطہر پر رکھا اور فرمایا:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْکَ وَالِهَةٌ ، وَسُبُلَ الرَّاغِبِیْنَ اِلَیْکَ شَارِعَةٌ ،

پروردگارا! بے شک ڈرنے والوں کے قلوب تیرے لئے بے تاب ہیں شوق رکھنے والوں کے لئے راستے کھلے ہوئے ہیں تیرا

وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِیْنَ اِلَیْکَ وَاضِحَةٌ ،وَأَفْئِدَةَ الْعَارِفِیْنَ مِنْکَ فَازِعَةٌ وَأَصْوَاتَ الدَّاعِیْنَ

قصد کرنے والوں کی نشانیاں واضح ہیں معرفت رکھنے والوں کے دل تجھ سے کانپتے ہیں تیری بارگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں

اِلَیْکَ صَاعِدَةٌ ، وَأَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ ، وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاکَ مُسْتَجَابَةٌ وَتَوْبَةَ

بلند ہیں اور ان کے لئے دعا کی قبولیت کے دروازے کھلے ہیں تجھ سے رازو نیاز کرنے والوں کی دعا قبول ہے جو تیری

مَنْ أَنَابَ اِلَیْکَ مَقْبُوْلَةٌ وَعَبْرَةَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَوْفِکَ مَرْحُوْمَةٌ وَالْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ

طرف پلٹ آئے اس کی توبہ منظور و مقبول ہے تیرے خوف میں رونے والے کے آنسوں پر رحمت ہوتی ہے جو

بِکَ مَوْجُوْدَةٌ ،وَالْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِکَ مَبْذُوْلَةٌ ، وَعِدَاتِکَ لِعِبَادِکَ مُنْجَزَةٌ ،

تجھ سے فریاد کرے اس کے لئے داد رسی موجود ہے جو تجھ سے مدد طلب کرے اس کو مدد ملتی ہے اپنے بندوں سے

وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَکَ مُقَالَةٌ وَأَعْمَالَ الْعَامِلِیْنَ لَدَیْکَ مَحْفُوْظَةٌ وَأَرْزَاقَکَ اِلَی الْخَلَآئِقِ

کیے گئے تیرے وعدے پورے ہوتے ہیں تیرے ہاں عذر خواہوں کی خطائیں معاف اور عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ ہوتے ہیں

مِنْ لَدُنْکَ نَازِلَةٌ ،وَعَوَائِدَ الْمَزِیْدِ اِلَیْهِمْ وَاصِلَةٌ ،وَذُنُوْبَ ذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ مَغْفُوْرَةٌ

مخلوقات کے لئے رزق و روزی تیری جانب سے ہی آتی ہے اور ان کو مزید عطائیں حاصل ہوتی ہیں طالبان بخشش کے گناہ بخش دیے

وَحَوَآئِجَ خَلْقِکَ عِنْدَکَ مَقْضِیَّةٌ وَجَوَآئِزَ السَّآئِلِیْنَ عِنْدَکَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِیْدِ

جاتے ہیں ساری مخلوق کی حاجتیں تیرے ہاں سے پوری ہوتی ہیں تجھ سے سوال کرنے والوں کو بہت زیادہ ملتا ہے اور پے در پے عطائیں

مُتَوَاتِرَةٌ وَمَوَآئِدَ الْمُسْتَطْعِمِیْنَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلَ الظِّمَآءِ مُتْرَعَةٌ. أَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ

ہوتی ہیں کھانے والوں کے لئے دستر خوان تیار ہے اور پیاسوں کی خاطر چشمے بھرے ہوئے ہیں۔

وَاقْبِلْ ثَنَآئِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَآئِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

اے معبود! میری دعائیں قبول کرلے اس ثنا کو پسند فرما مجھے میرے اولیا کے ساتھ جمع کردے کہ واسطہ دیتا ہوں محمدؐ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ اور

اِنَّکَ وَلِيُّ نَعْمَآئِي، وَمُنْتَهَ مُنَايَ ، وَغَايَةُ رَجَآئِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ .

حسین علیہ السلام کا بے شک تو مجھے نعمتیں دینے والا دنیا و آخرت میں میری آرزوں کی انتہا میری امیدوں کا مرکز۔

کتاب ''کامل الزیارات'' میں اس زیارت کے بعد یہ فقرات بھی بیان کئے گئے ہیں:

أَنْتَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ ، اِغْفِرْ لِأَوْلِيَآئِنَا ، وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَآئَنَا ، وَاشْغَلْهُمْ

تو میرا معبود اور میرا آقا اور میرا مالک ہے ہمارے دوستوں کو معاف فرما، دشمنوں کو ہم سے دور کر، ان کو ہمیں اذیت

عَنْ أَذَانَا،وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا،وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلٰى

دینے سے باز رکھ کلمہ حق کا ظہور فرما اور اسے بلند قرار دے کلمہ باطل کو دبا دے اور اس کو پست قرار دے

اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو بھی یہ زیارت اور دعا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی قبر مطہر پر پڑھے خداوند اس زیارت اور دعا کو نامۂ اعمال میں نور سے درج کرے گا اور اس پر حضرت محمدؐ کی مہر ہوگی اور وہ اسی طرح محفوظ ہو جائے گا اور اسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے حوالہ کر دیا جائے گا اور یہ عمل کرنے والے کا بشارت و کرامت کے ساتھ استقبال کریں گے۔ انشاءاللہ [1]

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۹۸، مصباح المجہد: ۷۳۸، مصباح الزائر: ۴۷۴، مزار آقا جمال خوانساری: ۹۸ (کچھ فرق کے ساتھ)

زیارت وارث[1]

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے آدم کے وارث جو خدا کے منتخب کردہ ہیں، سلام ہو آپ پر اے نوح کے وارث جو نبی خدا ہیں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اِبْراهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ

سلام ہو آپ پر اے ابراہیم کے وارث جو خلیل خدا ہیں، سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کے وارث جو کلیم خدا ہے

اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُحَمَّدٍ

سلام ہو آپ پر اے عیسیٰ روح اللہ کے وارث،سلام ہو آپ پر اے محمد کے وارث جو حبیب خدا ہیں

حَبِیْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ

سلام ہو آپ پر اے امیر المؤمنین کے وارث جو خدا کے ولی ہیں، سلام ہو آپ پر اے حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے فرزند،

مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ

سلام ہو آپ پر اے علی مرتضیٰ کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہراء کے فرزند

الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا ثارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثارِهِ

سلام ہو آپ پر اے خدیجۂ کبریٰ کے فرزند،سلام ہو آپ پر اے خدا کے نام پر قربان شدہ اور قربان شدہ کے فرزند

وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ. أَشْهَدُ أَنَّ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ، وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ،

اے ناحق بہائے گئے خون۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم فرمائی اور زکات دیتے رہے اور آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا

وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ، وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنُ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْکَ،

اور برے کاموں سے منع فرمایا، آپ خدا اور رسول کی اطاعت میں رہے یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے۔ پس خدا کی لعنت اس پر جس

وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْکَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهِ. یا مَوْلایَ یا أَبَا

نے آپ کو قتل کیا اور خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے یہ واقعہ سنا تو اس پر

۱۔ حرم مطہر کاظمین علیہما السلام میں مرحوم حاج علی بغدادی کے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے واقعہ میں ہے کہ آنحضرتؑ نے زیارت امین اللہ کے بعد زیارت وارث قرائت فرمائی۔

عَبْدِاللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُوراً فِي الْأَصْلَابِ الشّٰامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ،
راضی وخوشنود ہوا ۔اے میرے مولا اے ابوعبداللہ! میں گواہ ہوں کہ بیشک آپ وہ نور ہیں جو بلند مرتبہ پشتوں اور پاک وپاکیزہ رحموں میں
لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا، وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمّٰاتِ ثِيَابِهَا، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
منتقل ہوتا آیا، آپ زمانہ جاہلیت کی ناپاکیوں سے آلودہ نہ ہوئے اور اس زمانہ کے ناپاک لباس میں ملبوس نہ ہوئے ۔اور میں گواہی دیتا
مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الْإِمَامَ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
ہوں کہ آپ دین کی اساس وبنیاد اور مؤمنوں کے ارکان ہیں، اور میں گواہ ہوں کہ آپ وہ امام ہیں جو نیک کردار، تقویٰ دار، پسندیدہ،
الْهَادِيُّ الْمَهْدِيُّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوىٰ، وَأَعْلَامُ الْهُدىٰ،
پاکیزہ، ہدایت دینے والے اور ہدایت پائے ہوئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد سے ہوئے ہیں وہ مظہر تقویٰ،
وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقىٰ، وَالْحُجَّةُ عَلىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا. وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَنْبِيَآئَهُ وَرُسُلَهُ أَنِّي
نشان ہدایت، محکم رسی اور اہل دنیا پر خدا کی حجت ودلیل ہیں۔اور میں گواہ کرتا ہوں خدا کو اس کے فرشتوں کو اور اس کے نبیوں اور رسولوں
بِكُمْ مُؤْمِنٌ، وَبِإِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ، بِشَرَايِعِ دِيْنِي، وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِي، وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ،
کو، میں آپ اور آپ کے آباء واجداد پر ایمان رکھتا ہوں، اپنے دین کے احکام اور اپنے عمل کے انجام پر میرا دل آپ کے دل کے
وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلىٰ أَرْوَاحِكُمْ، وَعَلىٰ أَجْسَادِكُمْ
ساتھ ہے اور میرا کام آپ کے امر کی پیروی ہے ۔خدا کا درود اور رحمتیں ہوں آپ پر اور آپ کی ارواح پر اور آپ کے پاک
وَعَلىٰ أَجْسَامِكُمْ، وَعَلىٰ شَاهِدِكُمْ وَعَلىٰ غَائِبِكُمْ، وَعَلىٰ ظَاهِرِكُمْ وَعَلىٰ بَاطِنِكُمْ.
وجودوں پر اور رحمت ہو آپ میں سے حاضر پر اور غائب پر اور رحمت ہو آپ کے ظاہر اور باطن پر۔

پھر قبر مطہر سے لپٹ کر اسے بوسہ دیں اور کہیں:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ
میرے ماں باپ آپ پر قربان اے رسول خدا کے فرزند، میرے ماں باپ آپ پر قربان اے ابوعبداللہ، بیشک ہمارے لئے
الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلىٰ جَمِيْعِ أَهْلِ السَّمٰاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ
آپ کا سوگ بہت نیا وہ اور آپ کی مصیبت ہمارے لئے بہت بڑی ہے اور آسمان وزمین والوں کے لئے بہت سنگین ہے پس خدا کی لعنت
أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ. يَا مَوْلَايَ يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ، قَصَدْتُ حَرَمَكَ،
ہو اس گروہ پر جس نے زین کسی، لگام چڑھائی، اور آپ سے لڑنے کو تیار ہوئے ۔اے میرے مولا اے ابوعبداللہ! میں آپ کی بارگاہ

وَأَتَيْتُ اِلٰى مَشْهَدِكَ، أَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّأْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُ، وَبِالْمَحَلِّ الَّذِي لَكَ
میں چل کر آیا ہوں اور آپ کے روضہ کے قریب پہنچا ہوں، خدا کے ہاں آپ کی شان کے طفیل خدا سے سوال کرتا ہوں اور خدا کے حضور
لَدَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.
آپ کے مقام کے واسطہ سے کہ وہ محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور مجھے دنیا و آخرت میں آپ کے ساتھ رکھے۔

پھر سرہانے کے پاس کھڑے ہو کر کسی بھی سورہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیں، نماز کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لِأَنَّ
پروردگارا! بیشک میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، رکوع کیا اور سجدہ کیا کہ تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے یہی وجہ
الصَّلٰوةَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَايَكُوْنُ اِلَّا لَكَ، لِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ
ہے کہ نماز رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا مگر صرف تیرے ہی لئے، بیشک تو اللہ ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پروردگارا!
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ، وَارْدُدْ عَلَيَّ
محمد و آل محمد پر درود بھیج، اور ان کو میری طرف سے بہترین سلام پہنچا، اور دعا، اور ان کی طرف سے میرے لئے دعائے سلامتی
مِنْهُمُ السَّلَامَ. أَللّٰهُمَّ وَهاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا
لوٹا۔ پروردگارا! یہ دو رکعت نماز میری طرف سے میرے مولا حسین بن علی علیہما السلام کی خدمت میں ہدیہ ہے۔
السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، وَأْجُرْنِي عَلٰى ذٰلِكَ بِأَفْضَلِ
پروردگارا! محمد اور حسین پر درود بھیج اور میرا یہ عمل قبول فرما اور مجھ کو اس پر وہ بہترین اجر دے جس کی میں تجھ سے امید و تمنا کرتا ہوں
أَمَلِي وَرَجَائِي فِيْكَ وَفِي وَلِيِّكَ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.
جب کہ تیرے اس ولی اور مؤمنوں کے مولا کے دربار میں ہوں۔

اس کے بعد حضرت کی قبر کے پائے مبارک کی جانب جائیں اور حضرت علی اکبر علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہوں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
سلام ہو آپ پر اے رسول خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے نبی خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر
يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيْدُ
اے امیر المؤمنین کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے حسین شہید کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے شہید،

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ، لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً

سلام ہو آپ پر اے مظلوم بن مظلوم، خدا کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے آپ کو قتل کیا، خدا کی لعنت ان پر جنہوں نے آپ پر ظلم کیا،

ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ.

خدا کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے یہ واقعہ سنا اور اس پر خوشنود ہوئے۔

پھر قبر مطہر سے مس ہوں، اسے بوسہ دیں اور کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ، وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ

سلام ہو آپ پر اے ولی خدا اور ولی کے فرزند، یقیناً آپ کے دکھ اور سوگ میرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ناقابل

عَلَيْنا وَعَلى جَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَأَبْرَءُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكَ مِنْهُمْ.

برداشت ہے، پس خدا کی لعنت ہو آپ کے قاتلوں پر، اور میں آپ کے اور خدا کے سامنے ان سے بیزار ہوں۔

پھر حضرت علی اکبر علیہ السلام کے پائے مبارک کی طرف موجود دروازے سے باہر جائیں اور شہداء کربلا کی قبر کی طرف رخ کر کے کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَوْلِيآءَ اللّٰهِ وَأَحِبّائَهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَصْفِيآءَ اللّٰهِ وَأَوِدّائَهُ،

سلام ہو تم پر اے اولیاء خدا اور ان کے محبو، سلام ہو تم پر خدا کے پسندیدہ گان اور ان کے دوست دارو،

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ دِيْنِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ

سلام ہو تم پر اے دین خدا کی مدد کرنے والو، سلام ہو تم پر اے رسول خدا کی نصرت کرنے والو، سلام ہو تم پر اے امیر المومنین

يا أَنْصارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسآءِ الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ

کی نصرت کرنے والو، سلام ہو تم پر اے فاطمہ زہراء کی نصرت کرنے والو کہ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں،

عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النّاصِحِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ

سلام ہو تم پر اے ابو محمد حسن بن علی کے مددگارو کہ جو ولی اور ناصح ہیں، سلام ہو تم پر اے ابو عبداللہ الحسین کی نصرت کرنے والو،

أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي، طِبْتُمْ وَطابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيْها دُفِنْتُمْ، وَفُزْتُمْ فَوْزاً

میں ماں باپ تم پر قربان، تم پاکیزہ ہو اور وہ زمین بھی پاک ہے جس میں تم مدفون ہو تم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے،

عَظِيْماً، فَيا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوْزُ مَعَكُمْ.

اے کاش میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا تو یہ کامیابی حاصل کیا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کے سرہانے واپس آئیں اور جتنا ممکن ہو سکے اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، والدین کے لئے، بھائیوں کے لئے دعا کریں اس لئے کہ اس مقدس روضۂ اطہر میں کوئی دعا اور کوئی سوال رد نہیں ہوتا۔[1]

آپ نے اس کتاب میں جو نمازیں، دعائیں اور زیارتیں پڑھیں بندۂ حقیر نے انہیں پروردگار عالم کی توفیق اور حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت سے تألیف کیا۔

عبدالفانی

سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

۱۔ مفاتیح الجنان: ۸۴۹

منابع ومصادر کتاب

قرآن کریم

(الف)

ابواب الجنّات فی آداب الجمعات :

تألیف: آیۃ اللہ سید تقی موسوی اصفہانی ،مؤسسہ الامام المہدی

الاحتجاج:

تألیف :احمد بن علی طبرسی ،مکتبہ مصطفوی۔قم

ادب الزائر:

تألیف :مرحوم علامہ امینیؒ: ۔نجف اشرف

اربعۃ ایّام:

تألیف :مرحوم میر داماد ؒ۔قم

اصول کافی:

تالیف:محدث مرحوم کلینیؒ ،دار الکتب الاسلامیہ۔تہران

اقبال الاعمال:

تألیف :سید ابن طاؤسؒ،مؤسسہ مطبوعاتی اعلمی ۔بیروت

الأمان من اخطار الاسفار والازمان:

تألیف: سید ابن طاؤس، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔قم

(ب)

الباقیات الصالحات:

تألیف: مرحوم محدث قمی، علمی۔تہران

بحارالانوار:

تألیف: علامہ سید باقر مجلسیؒ، منشورات مکتبہ اسلامیہ۔تہران

بشارة الاسلام:

تألیف: سید مصطفیٰ کاظمی، منشورات مکتبۂ حیدریہ۔نف اشرف

البلد الأمین:

تألیف: شیخ ابراہیم کفعمیؒ، مؤسسہ اعلمی۔بیروت

(ت)

تبصرة الولي:

تألیف: علامہ سید ہاشم بحرانی، مؤسسہ معارف اسلامی۔قم

التحفة الرضویة فی مجرّبات الامامیّة:

تألیف: محمد رضی رضوی۔تہران

تحفۂ طوسیہ:

تألیف: مرحوم محدث قمیؒ، انتشارات فؤاد - تہران

التشریف بالمنن المعروف بالملاحم والفتن:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، نشر مؤسسہ صاحب الأمر۔قم

تكاليف الأنام في غيبة الامام:

تألیف: علی اکبر ہمدانی، انتشارات بدر۔تہران

(ث)

ثواب الأعمال:

تألیف: شیخ صدوقؒ، منشورات مطبعۂ حیدریہ۔نجف اشرف

(ج)

جمال الأسبوع:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، مؤسسہ آفاق۔تہران

جنّات الخلود :

تألیف: امامی خاتون آبادی، چاپ سنگی۔تہران

جنّة المأوىٰ:

تألیف: مرحوم محدث نوریؒ، منشورات مکتبۂ اسلامیہ۔تہران

(د)

دار السلام:

تألیف: شیخ محمود عراقی، منشورات مکتبۂ اسلامیہ۔تہران

دار السلام فيما يتعلق بالرؤيا والمنام:

تألیف: مرحوم محدث نوریؒ، انتشارات معارف اسلامی۔قم

الدعوات:

تألیف: قطب الدین راوندی، مؤسسۂ الامام المہدی۔قم

دلائل الامامة:

تألیف: محدث ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، مؤسسہ بعثت ۔قم

(ز)

زاد المعاد:

تألیف: علامہ مجلسیؒ، مکتبۂ اسلامیہ ۔تہران

الزيارة والبشارة:

تألیف: آیت اللہ سید احمد مستنبط، مطبعۂ جدید الغری ۔نجف

(ص)

الصحيفة الصادقية:

تألیف: آیۃ اللہ شیخ احمد بحرانی قطیفی، تحقیق دار المصطفیٰ ۔قم

(ع)

العبقريّ الحسان:

تألیف: آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندی، انتشارات دبستانی ۔تہران

علّة الداعي:

تألیف: علامہ احمد بن فہد حلیؒ، منشورات مکتبۂ وجدانی ۔قم

العدد القويّة:

تألیف: علی بن یوسف حلی، منشورات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی ۔قم

عمدة الزائر:

تألیف: آیت اللہ سید حیدر حسنی کاظمی، منشورات دار التعارف ۔بیروت

(غ)

الغدیر:

تألیف: علامہ امینیؒ، منشورات کتابخانہ عمومی امیر المؤمنین علیہ السلام۔ تہران

الغیبة:

تألیف: ابوجعفر محمد طوسی، منشورات کتاب فروشی بصیرتی۔ قم

(ف)

فتح الابواب:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔ قم

فرحة الغري:

تألیف: عبدالکریم بن طاؤس، مطبعۂ حیدریہ۔ نجف اشرف

الفقه المنسوب للامام الرضا علیه السلام:

تحقیق مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، عالمی کانفرنس امام رضا علیہ السلام۔ مشہد مقدس

فلاح السائل:

تألیف: سید بن طاؤس: منشورات دار الاسلامیہ۔ بیروت

(ق)

قصص الانبیاء:

تألیف: قطب الدین راوندی نشر الہادی۔ قم

(ک)

کامل الزیارات:

تألیف: محدث جعفر بن محمد بن قولویہؒ نشر الفقاہۃ۔ قم

الکلم الطیب:
تألیف: سید علی خان مدنی، مکتبۂ نجاح۔ تہران
کمال الدین:
تألیف: شیخ صدوقؒ، منشورات دار الکتب اسلامیہ۔ تہران
(م)
المجموع الرائق من ازھار الحدائق:
تألیف: سید ہبۃ اللہ موسوی، وزارت ارشاد۔ تہران
المختار من کلمات الامام المھدی:
تألیف: آیت اللہ شیخ محمد غروی۔ قم
المزار الکبیر:
تألیف: ابو عبداللہ محمد بن جعفر مشہدی، نشر قیوم۔ قم
المزار:
تألیف: مرحوم شیخ مفیدؒ، مؤسسہ الامام المہدی۔ قم
المزار:
تألیف: شہید اوّل، مؤسسہ معارف اسلامی۔ قم
مزار:
تألیف: آقا جمال خوانساری۔ قم
مستدرک الوسائل:
تالیف: مرحوم محدث نوری: تحقیق مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔ قم

المصباح:
تألیف: ابراہیم عاملی کفعمیؒ، منشورات مؤسسۂ اعلمی۔ بیروت
مصباح الزائر:
تألیف: سید بن طاؤسؒ، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔ قم
مصباح المتہجد:
تألیف: شیخ الطائفۃ ابوجعفر محمد طوسیؒ، مؤسسہ فقہ الشیعہ۔ بیروت
معادن الحکمۃ:
تألیف: محدث محمد بن فیض کاشانی، مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم
مفاتح الغیب:
تألیف: علامہ مجلسیؒ، آستان قدس رضوی، ۔مشہد مقدس
مفاتیح الجنان :
تألیف: مرحوم محدث قمیؒ، مؤسسہ علمی۔ تہران
مفتاح الجنّات:
تألیف: آیت اللہ سید محسن امین، دار التعارف۔ بیروت
مفتاح الفلاح:
تألیف: بہاء الدینی عاملیؒ، مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم
المقام الأمنی:
تألیف: شیخ ابراہیم کفعمی، مؤسسہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف۔ قم
مکارم الأخلاق:
تألیف: محدث شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ، منشورات مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم

مکیال المکارم في فوائد الدعاء للقائم:

تألیف: آیت اللہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی، مؤسسہ الامام المہدی۔قم

المنتخب:

تألیف: فخر الدین طریحی، منشورات شریف رضی۔قم

منہاج العارفین:

تألیف: محمد حسن سمنانی، مکتبہ محمودی۔تہران

مہج الدعوات:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، دار الکتب اسلامیہ۔تہران

(ن)

نجم الثاقب:

تألیف: مرحوم محدث نوریؒ، انتشارات مسجد مقدس جمکران۔قم

نزہۃ الزاہد:

تألیف: اہل قلم۔قم

فہرست مطالب

حرف مترجم..... ۷

مقدمہ

اہم نکتہ..... ۱۸
عقلی اور روائی دلیلوں کی رو سے دعا کی ترغیب..... ۲۱
آداب دعا..... ۲۵
دعا پڑھنے میں مداومت کی اہمیت..... ۴۱
دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت..... ۴۲
یقین اور اس کے حیرت انگیز آثار..... ۴۵
امام زمانہؑ کے لئے دعا ضروری ہے..... ۴۸
کائنات کی سب سے مظلوم ہستی..... ۵۲
مرحوم حاجی شیخ رجب علی خیاط کی ایک نصیحت..... ۵۴
مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم تجربہ..... ۵۵
امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنے والے کے لئے آنحضرتؑ کی دعا..... ۵۸
امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے مجالس دعا کا انعقاد..... ۶۲
حضرت امام مہدیؑ سے مخصوص مقامات..... ۶۴

مسجد کوفہ کی فضیلت ۶۶
مسجد سہلہ کی فضیلت ۶۷
مسجد مقدس جمکران ۶۹
زمانۂ غیبت کے فرائض پر توجہ ۷۵
امام زمانہؑ کی غیبت کا عادی ہو جانا ۷۷
اپنی فکری روش تبدیل کریں ۷۹
کائنات کے امیر کی جانب ۸۱
حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کی طرف توجہ ۸۸
انتظار ۹۲
ظہور کا انتظار یا ظہور کا اعتقاد؟! ۹۸
معرفت یا راہِ انتظار ۹۹
احساس حضور یا معرفت کی علامت ۱۰۱
حضور کے معنی کیا ہیں؟ ۱۰۷
اہل بیتؑ کے کلمات میں امام زمانہؑ کی عظمت ۱۰۸

پہلا باب

نمازیں

امام زمانہؑ کی نماز ۱۲۹
امام زمانہؑ کی دوسری نماز ۱۳۰
مسجد مقدس جمکران کی نماز ۱۳۱

امام زمانہؑ سے مخصوص مقام حلہ و نعمانیہ میں آنحضرتؑ کی نماز ۱۳۲
حاجتیں پوری ہونے کے لئے امام زمانہؑ سے منسوب ایک اور نماز ۱۳۴
حضرت امام زمانہؑ کے لئے نماز توجہ ۱۳۵
اہم مشکلات کے حل کے لئے نماز اور دعائے فرج ۱۳۶
امام زمانہؑ کے لئے نماز استغاثہ ۱۴۳
امام زمانہؑ کی خدمت میں نماز ہدیہ ۱۴۶
پنجشنبہ کے دن امام زمانہؑ کو نماز ہدیہ کرنا ۱۴۸
شب جمعہ اور روز جمعہ امام زمانہؑ کے لئے نماز استغاثہ ۱۴۹
نماز استغاثہ کا دوسرا طریقہ ۱۵۰
شب جمعہ کو امام زمانہؑ کی نماز ۱۵۱
امام زمانہؑ کی دوسری نماز ۱۵۳
ستائیس رجب کے دن کی نماز ۱۵۴
شب نیمہ شعبان کی نماز ۱۵۵
شب نیمہ شعبان کی دوسری نماز ۱۵۶

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نمازوں کے قنوت میں دعا ۱۶۳
دنیا سے ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے حضرت امام سجاد علیہ السلام کا قنوت ۱۶۴
حضرت امام باقر علیہ السلام کا قنوت ۱۶۶

حضرت امام رضا علیہ السلام کا قنوت ۱۶۹
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قنوت ۱۷۰
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی قنوت میں دوسری دعا ۱۷۲
حضرت امام ہادی علیہ السلام کا قنوت ۱۷۵
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی قنوت میں دعا ۱۷۶
امام زمانہؑ کی دعائے قنوت ۱۸۸
امام زمانہؑ کی قنوت میں دوسری دعا ۱۸۹
امام زمانہؑ کی قنوت میں تیسری دعا ۱۹۳
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز جمعہ کے قنوت میں دعا ۱۹۳

تیسرا باب
نماز کے بعد کی دعائیں

نماز صبح کے بعد کی دعا ۱۹۷
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ہر واجب نماز کے بعد کی دوسری دعا ۱۹۸
امام زمانہؑ کی زیارت کے لئے دعائے تشرف ۱۹۹
امام زمانہؑ کے دیدار کی دعا ۲۰۰
نماز صبح کے بعد کی دعا ۲۰۲
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دعا ۲۰۳
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا ۲۰۴
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی ایک اور دعا ۲۰۴

شدید مشکلات سے نجات کے لئے حضرت امام زمانہؑ کی دعائیں ۲۰۵
ہر روز صبح اور ظہر کی نماز کے بعد حضرت امام زمانہؑ کے لئے دعا ۲۰۹
ہر روز ظہر کی نماز کے بعد حضرت امام زمانہؑ کے لئے دعا ۲۰۹
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے عصر کی نماز کے بعد دعا ۲۱۳
نماز شب کی پہلی دو رکعتوں کے بعد امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۱۶
نماز شب کی چوتھی کے بعد امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۱۸

چوتھا باب

ایام ہفتہ کی دعائیں

روز پنجشنبہ امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۲۱
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے روز پنجشنبہ عصر سے روز جمعہ کے آخر تک صلوات ۲۲۲
شب جمعہ امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۲۳
دعائے علوی مصری کا واقعہ ۲۲۳
امام زمانہؑ سے منقول دعائے علوی مصری ۲۲۵
جمعہ کا دن، امام زمانہؑ کا دن ۲۵۲
دعائے ندبہ کی فضیلت ۲۵۴
دعائے ندبہ ۲۵۶
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن نماز صبح کے بعد کی دعا ۲۶۹
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن دعا ۲۶۹
ظہور امام زمانہؑ کے لئے جمعہ کے دن دوسری دعا ۲۷۰

نماز جمعہ کے بعد پڑھی جانے والی صلوات ۲۷۱
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۷۱
ضراب اصفہانی کی صلوات کا واقعہ ۲۷۳
صلوات ضرّاب اصفہانی ۲۷۸
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا و صلوات ۲۸۳
ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھنے کی فضیلت ۲۸۴

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

روز عاشورا ظہر کے وقت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۸۷
عاشورا کے دن کی دوسری دعا ۲۹۵
امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دعا ۲۹۶
امام زمانہؑ سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دوسری دعا ۲۹۹
ماہ رجب کے ایام کی تیسری دعا ۳۰۰
تیسری شعبان کی دعا ۳۰۳
شب پندرہ شعبان کی فضیلت ۳۰۵
شب پندرہ شعبان کی دعا ۳۰۷
پندرہ شعبان کی رات دعائے خضر علیہ السلام پڑھنے کی فضیلت ۳۰۸
دعائے افتتاح ۳۱۰
ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد امام زمانہؑ کے لئے دعا ۳۱۷

ظہور امام زمانہؑ کے لئے تیرہویں ماہ رمضان کی دعا ۳۱۸
تیرہویں ماہ رمضان کی دوسری دعا ۳۱۹
ماہ رمضان میں عجیب آواز کے واقع ہونے کے وقت کی دعا ۳۲۵
ظہور امام زمانہؑ کے لئے اٹھارہویں ماہ رمضان کی دعا ۳۲۶
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تئیسویں رات کی دعا ۳۲۸
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تئیسویں رات کی دوسری دعا ۳۲۹
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تئیسویں رات کی تیسری دعا ۳۳۰
عید فطر کے دن امام زمانہؑ کی نسبت شیعوں کا ادب واحترام ۳۳۱
عید غدیر کے دن کی دعا ۳۳۳
امام زمانہؑ کی تسبیح ۳۳۸

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

دعائے عہد ۳۴۱
حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کا معنی ۳۴۴
دوسری دعائے عہد ۳۴۷
غیبت کے زمانے کی دعا ۳۵۰
ایک دوسری روایت کے مطابق غیبت کے زمانے کی دعا ۳۵۵
غیبت کے زمانے میں دعائے معرفت ۳۶۲
غیبت کے زمانے میں دوسری دعا ۳۶۹

غیبت کے زمانے میں ایک اور دعا ۳۷۰
غیبت کے زمانے میں دعائے غریق ۳۷۱
غیبت کے زمانے سے مناسب دعا ۳۷۲
آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کی دعا ۳۷۳
دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا ۳۷۵
دجّال کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا ۳۷۶
دعائے فرج (الهي عظُم البلاء) ۳۸۰
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۳۸۱
ظہور امام زمانہؑ کے لئے سجدۂ شکر میں دعا ۳۸۲
چھینک آنے کے وقت کی دعا ۳۸۴
امام زمانہؑ سے مخصوص وقت میں دعاء سفر ۳۸۴
دن کے بارہویں حصہ میں امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۳۸۶
امام زمانہؑ سے مخصوص وقت کی دوسری دعا ۳۸۸
امام زمانہؑ پر صلوات ۳۹۱
نمازوں کے آغاز میں امام زمانہؑ سے منقول دعا ۳۹۳
حضرت صاحب الامرؑ کی دعا ۳۹۴
دعائے سہم اللیل ۳۹۵
امام زمانہؑ سے دوسری دعا ۳۹۷
امام زمانہؑ سے مروی دعاء "یَا نُوْرَ النُّور" ۳۹۹
مشکلات سے نجات کے لئے امام زمانہؑ سے روایت دوسری دعا ۴۰۰

امام زمانہؑ سے منقول حاجت روا ہونے کے لئے ایک دوسری اہم دعا..... ۴۰۱
امام زمانہؑ سے منقول بیماریوں سے شفا کے لئے دعا..... ۴۰۳
امام زمانہؑ سے منقول مشکلات سے نجات اور چوروں سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۴۰۴
مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لئے امام زمانہؑ سے منقول دعا..... ۴۰۵
حرز امام زمانہؑ..... ۴۰۷
امام زمانہؑ سے منقول دعاء حجاب..... ۴۰۸
ظہور میں تعجیل کے لئے دعا..... ۴۱۰
ظہور کے آغاز میں امام زمانہؑ کی دعا..... ۴۱۱
امام زمانہؑ کے قیام کے وقت دعاء شیعہ..... ۴۱۲
وادی السلام سے عبور کرتے وقت امام زمانہؑ کی دعا..... ۴۱۳
حضرت فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا پر صلوات..... ۴۱۴
سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب..... ۴۱۵
سورۂ یٰس کے خواص..... ۴۱۶
فضیلت سور مسبحات..... ۴۱۷
سورۂ "القارعۃ" کی تلاوت دجّال کے فتنوں سے نجات کا سبب..... ۴۱۹

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

حضرت خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کا واقعہ..... ۴۲۴
دعائے توسل..... ۴۲۸

امام زمانہؑ سے توسل کی دعا ۴۴۰
مشکلات کے وقت امام زمانہؑ سے توسل ۴۴۱
مشکلات میں امام زمانہؑ سے دوسرا توسل ۴۴۴
مشکلات میں امام زمانہؑ سے دیگر توسل ۴۴۴
امام زمانہؑ سے ایک اور توسل ۴۴۸
امام زمانہؑ سے دیگر توسل ۴۴۹
امام زمانہؑ سے ایک اور توسل ۴۵۰
بیماری سے نجات کے لئے توسل ۴۵۰

آٹھواں باب

عریضے

امام زمانہؑ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا واقعہ ۴۵۶
امام زمانہؑ کو عریضہ لکھنے کا دوسرا واقعہ ۴۵۸
امام زمانہؑ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا طریقہ ۴۶۱
پروردگار عالم کو عریضہ ۴۶۷
امام زمانہؑ سے استغاثہ کا دوسرا عریضہ ۴۷۱

نواں باب

استخارے

دعاء استخارہ ۴۸۰
امام زمانہؑ سے منقول دعائے استخارہ ۴۸۱

اہم نکتہ ۴۸۳
قرآن سے استخارہ کرنے کی دعا میں ظہور امام زمانہؑ کے لئے دعا ۴۸۳
امام زمانہؑ سے منقول رقعہ سے استخارہ ۴۸۵
امام زمانہؑ سے منقول تسبیح سے استخارے کی کچھ انواع ۴۸۷
پہلا استخارہ ۴۸۷
دوسرا استخارہ ۴۸۸
تیسرا استخارہ ۴۸۹
چوتھا استخارہ ۴۸۹
پانچواں استخارہ ۴۹۰

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

مشکلات کے وقت امام زمانہؑ سے منقول حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۴۹۳
حرز یمانی کا واقعہ ۵۰۷
حرز یمانی ۵۱۱
دعائے حریق ۵۲۱
امام صادق علیہ السلام سے منقول دعائے الحاح ۵۳۴
واجب نماز کے بعد حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۵۳۵
امام زمانہؑ سے منقول سجدۂ شکر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۵۳۷
امام زمانہؑ سے منقول مسجد الحرام میں امام سجاد علیہ السلام کی دعائے سجدہ ۵۳۸

دعائے عبرات کا واقعہ ۵۴۱
دعائے عبرات ۵۴۳

گیارہواں باب

زیارات

ہر وقت اور ہر جگہ حضرت امام عصرؑ کی زیارت کا استحباب ۵۵۵
معصومین علیہم السلام کی زیارت اور اس کا ثواب حضرت بقیۃ اللہ (عج) کو ہدیہ کرنا ۵۵۷
آداب زیارت ۵۵۸
زیارت آل یٰسٓ ۵۶۵
زیارت ندبہ ۵۷۱
جمعہ کے دن امام زمانہؑ کی زیارت ۵۷۸
حضرت امام زمانہؑ کی زیارت ۵۸۰
ہفتہ کے دن حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت ۵۸۲
زیارت ناحیۂ مقدسہ ۵۸۳
زیارت رجبیہ ۶۰۴
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں امام زمانہؑ کی زیارت ۶۰۶
ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم اور سرداب مقدس میں داخل ہونے کے لئے اجازت ۶۰۷
سرداب مقدس امام زمانہؑ زیارت ۶۰۹
سرداب مقدس میں امام عصرؑ کی دوسری زیارت ۶۲۱
امام زمانہؑ کی تیسری زیارت ۶۲۱

سرداب مقدس میں چوتھی زیارت ۶۲۲
امام زمانہؑ کی پانچویں زیارت ۶۲۷
امام زمانہؑ کے لئے ذکر صلوات ۶۳۰
امام زمانہؑ کی چھٹی زیارت ۶۳۱
امام زمانہؑ کو سلام کرنے کا طریقہ ۶۳۴
امام زمانہؑ کو سلام کرنے کا دوسرا طریقہ ۶۳۵
امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت ۶۳۵
حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت ۶۳۸
حضرت حکیمہ خاتون علیہا السلام کی زیارت ۶۴۱

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

امام زمانہؑ کے نواب کی زیارت ۶۴۶
نائب اول جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ کی زیارت ۶۴۸
وسعت رزق کی نماز ۶۵۱
اہم دعا ۶۵۲
دعائے سمات ۶۵۷
عید الفطر کے دن کی دعا ۶۶۷
ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت ۶۷۳

دعائے حضرت خضر علیہ السلام ۶۷۴

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

نماز شب ۶۹۴
زیارت عاشورا ۶۹۷
دعائے علقمہ ۷۰۲
امام زمانہؑ کی جانب سے زیارت جامعہ کی تجلیل ۷۰۸
زیارت جامعۂ کبیرہ ۷۱۱
زیارت امین اللہ اور اس کی فضیلت ۷۲۲
زیارت وارث ۷۲۶
منابع ومصادر کتاب ۷۳۱
فہرست مطالب ۷۳۹